بسم الله
الرحمن
الرحيم

خصوصیات تفسیر نور القرآن

﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى﴾ (طٰہٰ: ۱۲۳)

یعنی جو میری ہدایت کو مانے گا وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ ہی آخرت میں اسے بدنصیبی حاصل ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت، اگر ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رہو گے تو میرے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے۔

❶ تفسیر میں بیان کردہ مسائل الحمد اللہ عقیدہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں۔

❷ ترجمہ وتفسیر کی زبان معیاری اور آسان ہے۔

❸ ترجمہ وتفسیری فوائد، فقہی احکام اور آیتوں کے درمیان ربط وتعلق پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

❹ تفسیر میں مذکور زیادہ تر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے بیان کر دیئے گئے ہیں اور ضعیف وموضوع احادیث اور من گھڑت روایات سے مکمل طور پر اجتناب کیا گیا ہے۔

❺ اس تفسیر میں معروفِ کتب تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

"اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟" (القمر: ١٧)

تفسیر نُور القرآن

ترتیب وتألیف
اشتیاق احمد قریشی

نام کتاب	:	تفسیر نور القرآن
تالیف	:	اشتیاق احمد قریشی
اشاعت سوم:	:	۲۰۱۸ء
پیشکش	:	ساجد رحمٰن فضلی
ناشر	:	فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ڈسٹی بیوٹرز	:	**فضلی بک سپر مارکیٹ، نزد ریڈیو پاکستان، اردو بازار، کراچی**
فون	:	(9221)32212991,(9221)32629724

فیکس: (9221)32633887

E-mail:fazleepublisher@gmail.com

website:www.fazleebooks.com

کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور

فون:(9242)7320318

بسم الله الرحمن الرحيم

المعهد السلفي للتعليم والتربية

تحت اشراف: جمعية أهل الحديث السند باكستان

AL-MAHAD-US-SALAFI LITTALEEM-WAT-TARBIYAH

ST-20, Gulistan - e - Jouhar, Block No. 2, Main University Road, Karachi - Pakistan. Tel : 4610381

الرقم ____________ التاريخ 23/01/2018

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله، وبعد

وہ شخص انتہائی خوش نصیب ہے جسے اللہ رب العزت کتاب وسنت کی خدمت کے لئے چن لے، جو اپنے انفاس ونفائس خدمت وحفاظتِ قرآن وحدیث کے لئے وقف کردیں، خدمت کا یہ جذبہ اگر پوری طرح اخلاصِ نیت پر مبنی ہو اور منہج نبوی نیز منہجِ سلف صالحین کارفرما ہے تو ایسا بندہ یقیناً مقربین کی فہرست میں شامل ہو جائے گا، واللہ ولی التوفیق.

ہمارے برادرِ گرامیٔ قدر جناب اشتیاق احمد قریشی صاحب اسی نفیس ذوق کے حاملین میں سے ہیں، خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار ہیں، جس کا انتہائی روشن ثبوت یہ تفسیر قرآن ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(نور القرآن) کے عنوان سے معنون یہ تفسیر زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے اور ہر خاص وعام کے نفع کے لئے موجود ومستحضر ہے، اندازِ بیان کی شستگی اور سلاست، اس تفسیر کا اصل حسن ہے، جابجا احادیثِ نبویہ علی صاحبہا ألف ألفِ تحية سے استشہاد موجود ہے، جس سے بطریقِ احسن یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ دونوں کا ایک ہی مدلول ہے، فجزاہ الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء وأسعده في الدارين.

(نور القرآن) کے نام سے محترم اشتیاق صاحب کی ایک تفسیری کاوش پہلے سے موجود ہے، مگر وہ قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر پر مشتمل تھی، جبکہ موجودہ تفسیر، کامل قرآن پاک کی تفسیر ہے، یوں یہ ایک مکمل اور کامیاب مشروع تیار ہو چکا ہے، اللہ تعالیٰ اس تفسیر کے ذریعے لوگوں پر علم وعمل کے دروازے کھول دے، اور اسے ایک خلقِ کثیر کی ہدایت کا موجب بنا دے، وما ذلك على الله بعزيز، وهو سبحانه وتعالىٰ ولي التوفيق وبنعمته تتم الصالحات وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين.

کتبه/ عبدالله ناصر الرحماني

رئيس: المعهد السلفي للتعليم والتربية كراتشي باكستان

DEPARTMENT OF USOOL UDDIN
UNIVERSITY OF KARACHI

Phone: 99261300-7
Ext : 2220, 2403

Chairman

Dated 02 . 01 . 2012

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه

بلاشبہ انسان ہی اس کائنات کی یکتا و وحید مخلوق ہے، جس کے عمل و کردار سے ہماں قسم کی تبدیلی رونما ہوتی ہے، ان خداداد صلاحیتوں کو مثبت و مفید بنانے کے لئے رب العالمین نے انسان کی اصلاح و درستگی سمت کے لئے نزول وحی اور سلسلہ انبیاء و رسل کو جاری فرمایا۔

تمام ادیان و مذاہب کی تعلیمات کا ہدف و موضوع انسان کی درستگی و رہنمائی ہی رہا اور ہے، کہ انسان کی درستگی و رہنمائی فرمائی جائے اور عمل و کردار میں با اختیار رکھا جائے، یوں انسان کے حقوق و فرائض کا تحفظ بھی ہوگا اور انسان مسلسل صحیح سمت و صراط مستقیم کا مسافر رہے گا، فرمان الٰہی ہے (ذٰلِکَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ) یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں ہے (کہ یہ کلامِ باری تعالیٰ ہے۔ اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنما ہے، اور فرمان مصطفوی ﷺ (العلماء ورثة الانبياء لم يورثو ادرهما ولا دينارا انما ورثوا العلم فمن أخذ اخذ بحظ وافر)

تو یوں ہر دور و عصر میں انسانی معاشرتی و عمرانی اصلاح و فلاح کے لئے بھرپور کوشاں رہے، اور قرآن مجید ہر دور میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ رہا ہے۔

برادرم محترم جناب **اشتیاق احمد قریشی** نے بھی **،،نور القرآن،،** کے نام سے بہت عمدہ کوشش کی ہے، جس میں طوالت سے گریز کیا اور اختصار بھی ایسا نہیں کہ بات سمجھ نہ آئے، ان کی یہ کاوش یقیناً قابل ستائش اور ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ کتاب پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ برادرم **اشتیاق احمد قریشی** کو اللہ رب العالمین نے مسائل کی تفہیم کا ملکہ مرحمت فرمایا ہے، اور اس پر آپ کو مکمل دسترس حاصل ہے۔

اُمید کہ قارئین کرام کے لئے یہ کاوش یقیناً نئی، عمدہ اور تفہیم مسائل میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

ڈاکٹر نصیر اُحمد اُختر

چیئرمین

شعبہ اصول الدین، کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی

Dr. Khalil-ur-Rahman Habib-ur-Rahman

PRINCIPAL,
Institute of The Holy Quran, Karachi, Pakistan.
Graduate Islamic University Medina.
Saudi Missionary, Ministry of Islamic Affairs, Call & Guidance, Riyadh, Kingdom of Saudi Arabia.

د/ خليل الرحمن حبيب الرحمن
رئيس، معهدالقرآن الكريم، بكراتشي، باكستان-
خريج الجامعة الاسلامية بالمدينة -
مبعوث، وزارة الشئون الاسلامية والدعوة والإرشاد،
بالرياض ،بالمملكة العربية السعودية -

Date: 04/02/2017 التاريخ :

Ref. No.: الرقم :

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمدﷺ وعلى آله وصحبه اجمعين وبعد:

ہمارے محترم بھائی جناب اشتیاق احمد قریشی صاحب علم اور واہل علم دوستی میں معروف ہیں، منہج سلف کے مطابق خالص توحید واتباع سنت کی ترویج کا جذبہ رکھتے ہیں قلمکاری کا بھی اچھاذوق ملاہے۔ جس کی وجہ سے گاہے بگاہے مفید موضوعات پر کتابیں مرتب کر کے شائع کرتے رہتے ہیں، مصنف کی تالیف کو علمی حلقوں میں کافی پذیرائی ملی ہے وللہ الحمد۔

چندسال قبل نور القرآن کے نام سے ایک تفسیری خلاصہ مرتب فرمایا تھا، جس میں صحت روایات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

اب انہوں نے مذکورہ تفسیر کو مزید مفید بنانے کے لئے نئے قالب میں ڈھالا ہے، جس میں مکمل قرآن کریم بمع ترجمہ کے اضافہ کر دیا گیا ہے۔اور نور القرآن کو موقع و محل کی مناسبت سے نیچے حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے، یہ کتاب قارئین کیلئے سہل الاستفادہ بنادی گئی ہے۔

آخر میں دعاہے کہ مولا کریم اس کام کو موصوف کے لئے صدقہ جاریہ اور عامۃ المسلمین کے لئے ذریعہ ہدایت بنادے۔آمین

ڈاکٹر خلیل الرحمٰن لکھوی
رئیس، معہد القرآن الکریم کراچی
مبعوث وزارت مذہبی امور سعودیہ

Gulistan-e-Jauhar Karachi
MAHAD AL-QURAN AL-KARIM

P.O.Box No. 17825, Karachi-75300, Cell: +92 333 31 22 128, E-mail: dr.3333122128@gmail.com

عرض مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رُسُلَهٗ بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی لِیُخْرِجُوْ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَیَهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ

تمام تعریفیں اس اللہ رب العزت کے لیے جس نے اپنے رسولوں کو واضح تعلیمات اور ہدایت کے ساتھ اس لیے بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں اور اللہ رب العزت بزرگ و برتر کی سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کریں۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ رُسُلِهٖ وَاَشْرَفِ دُعَاتِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَمَّا بَعْدُ!

اور درود و سلام ہو اس کے افضل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور افضل الانبیا اور داعی برحق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جن پر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی آمد کا سلسلہ ختم کیا۔

ہر قسم کی حمد و ثناء صرف اور صرف اللہ رب العزت کے شایان شان ہے، جس نے تمام عالم کی بہترین تخلیق فرمائی اور اس ناچیز کو خدمت قرآن کریم کی سعادت نصیب فرمائی۔

تفاسیر قرآن کریم اس سے قبل بھی جیدّ علمائے کرام اور فقہائے عظام تصنیف فرما چکے ہیں فدوی کو اس تفسیر کے لکھنے کی توفیق اور مہمیز اپنے قیام سعودی عرب کے دوران اللہ باری تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی اور اس عنایتِ عظیم کے پس منظر میں اس عاجز و کمترین خانوادے کا نہایت بلیغ مذہبی پسِ منظر والدین کی تربیت علماء کرام اور احباب کی تعلیم و شفقت اور حوصلہ افزائی کا بھی کلیدی کردار ہے میرے والدین اور اساتذہ کرام جو میرے علم و آگہی کا منبع و مخزن ہیں، کا لگایا ہوا یہ پودا آج اس منزل پر پہنچا کہ قرآن کریم کی مختصر تفسیر لکھنے کے قابل ہوا، اگرچہ خیر الکلام میں ارشادِ ربِ خیر الانام ہے۔

﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝١٠٩﴾

"کہہ دیجئے اگر میرے پروردگار کے کلمات کو لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائیں تو میرے پروردگار کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر خشک ہو جائے گا، چاہے مدد کیلئے ہم اسی جیسا اور سمندر بھی لے آئیں"۔ (الکہف:۱۰۹)

اس تفسیر کی تحریر نے مجھے رب کریم سے قرب اور تعلیماتِ خداوندی پر عملِ راسخ سے متصف بھی کیا اور دورانِ تحریر اُس اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت وجلال نے قلبِ مضطر کو گریہ اور ادراک سے بھی نوازا۔

قرآن کی اس آسان و مختصر تفہیم و تفسیر کے ساتھ ساتھ انتہائی اہم اور ضروری دعائیں بھی شامل کی گئی ہیں تا کہ قارئین کرام کے لیے کلام اللہ کے اسرار و رموز کو جاننے کے ساتھ ساتھ اُس کے حضور ان دعاؤں کے ذریعے قرب و نجات کا بھی کچھ سامان اور مفسدات سے بھی خود کو محفوظ رکھنے کے اسباب بھی مہیا ہو سکے۔ اب ۲۰۱۷ میں تفسیر نور القرآن بمہ ترجمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اللہ سے دعا ہے اللہ اس

نئے کام کو بھی اللہ بھر پور کامیابیوں سے نوازے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے (مَنۡ لَمۡ یَشۡکُرِ النَّاسَ لمۡ یَشۡکُرِ اللہ) ترجمہ: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ رب العزت کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ (ترمذی)

تفسیر ھذا کو جن جید علمائے کرام نے دیکھا میں ان کا از حد ممنون و مشکور ہوں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

☆ فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء والمشائخ محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمن لکھوی صاحب حفظہ اللہ

(فاضل الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ، سعودی عربیہ) (مبعوث وزارت مذہبی امور سعودیہ) بانی و رئیس معہد القرآن الکریم، کراچی۔

☆ فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء والمشائخ محترم جناب علامہ پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ ناصر رحمانی صاحب حفظہ اللہ

(فاضل الجامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض، سعودی عربیہ) (بانی و رئیس و شیخ الحدیث المعہد السّلفی للتعلیم والتربیۃ، کراچی)

☆ فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء محترم جناب پروفیسر علامہ محمد یونس الصدیقی صاحب حفظہ اللہ

(فاضل الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ، سعودی عربیہ، مبعوث وزارت مذہبی امور سعودیہ و شیخ الحدیث جامعہ ابی بکر الاسلامیہ، کراچی)

☆ فضیلۃ الشیخ استاذ العلماء محترم جناب ڈاکٹر مولانا منظور احمد مینگل صاحب حفظہ اللہ

(فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، کراچی)

☆ مذہبی اسکالر فضیلۃ الشیخ استاذ الاساتذہ محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد اختر صاحب حفظہ اللہ

(فاضل الجامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض، سعودی عربیہ، شعبہ معارف اسلامیہ کراچی یونیورسٹی)

☆ فضیلۃ الشیخ استاذ الاساتذہ محترم جناب ڈاکٹر محمد حسین لکھوی صاحب حفظہ اللہ

(استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی، فاضل الجامعۃ الملک سعود، ریاض، سعودی عربیہ، مدیر المعہد: جامعہ ابی بکر اسلامیہ، کراچی)

☆ فضیلۃ الشیخ محترم جناب قاری محمود احمد صاحب حفظہ اللہ

(فاضل جامعۃ لاہور الاسلامیہ، لاہور، استاذ معہد القرآن الکریم، کراچی)

☆ فضیلۃ الشیخ استاذ الاساتذہ محترم جناب پروفیسر یعقوب طاہر صاحب حفظہ اللہ

(فاضل الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منورہ، سعودی عربیہ، استاذ معہد القرآن الکریم، کراچی)

اللہ سبحانہ تعالیٰ ان تمام علمائے کرام کو جزائے خیر سے سرفراز فرمائے اور ان کی اس نیکی کو ان کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنادے۔ انہوں نے اس تفسیر پر نظر ثانی کا فریضہ نہایت اخلاص کے ساتھ انجام دیا اللہ رب العزت انہیں اجر عظیم اور دنیا و آخرت کی بھلائی مقدر فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

دعا گو

اشتیاق احمد قریشی

کلمۂ تشکر

اس اللہ رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ محض اسی کی توفیق سے آج بروز جمعرات بوقت تہجد ۱۰ رمضان ۱۴۲۶ھ، ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو یہ تفسیر تکمیل سے متصف ہوئی۔

اے میرے اللہ! تو نے جس طرح مجھے اس سعادت عظیم سے سرفراز فرمایا، میری یہ التجا بھی قبول فرمالے کہ اس کاوش کو جو میری زندگی کا بہت بڑا سرمایہ ہے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما، اسے میرے والدین، آباء واجداد، اُم سمیر اور ان کے والدین، آباء واجداد، میری آل، اور میرے لئے، میرے دوست احباب، رشتہ داروں اور پڑھنے والوں کے لئے بہترین توشہ آخرت اور نجات کا ذریعہ بنادے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمادے، اس کی تحریر وتالیف میں جو میں اور میرے رفقائے کار نے محنت ومشقت اٹھائی ہے اس کا دونوں جہانوں میں بہترین صلہ نصیب فرما۔ آمین

میرے اللہ! تو میری اس تفسیر کو قبول عام عطا فرما اور جب تک کائنات کا وجود باقی ہے تو اسے مسلمانوں کے درمیان مفید اور نافع بنا کر باقی رکھ۔

اے رب العزت! تو اس نیک کام کو محض اپنی رضا کے لئے بنادے اور اگر میرے دل میں کوئی ایسی بات گزری ہو جو اخلاص کے بموجب نہ رہی، یا اس تفسیر میں میرے قلم نے کوئی ایسی بات لکھ دی ہے جو تیری مراد کے مطابق نہیں تو مجھے معاف فرما اور میرے علم وآگہی کو اس درجہ تک پہنچا کہ میں تیرے کلام بلاغت سے کما حقہ کسب علم رکھ سکوں، میں نے وہی لکھا ہے جسے حق سمجھا ہے اس لئے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اسے معاف کردے اور اسے قبول فرمالے۔

اے خالق کون ومکاں! میں تیری ان گنت تعریف بیان کرتا ہوں اور اس احسان عظیم پر تیرا بے حد شکر گزار ہوں اور درود وسلام بھیجتا ہوں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر، اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

اشتیاق احمد قریشی الخرج سعودی عربیہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامُ الْمُتَقِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَمَن تبعهم الى يومِ الدِين، أَمَا بَعَد!

ہر اہم کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھو۔تاہم قرآن کریم کی تلاوت سے قبل ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ سے پہلے ﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ﴾ پڑھنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل:۹۸)

''جب تم قرآن پڑھنے لگو تو اللہ کی جناب میں شیطان رجیم سے پناہ مانگو''۔

بسم اللہ کی بابت اختلاف ہے کہ قراء مکہ وکوفہ نے اسے سورۂ فاتحہ سمیت ہر سورت کی آیت قرار دیا ہے، قراء مدینہ، بصرہ وشام نے اسے کسی بھی سورت کی آیت تسلیم نہیں کیا ہے، سوائے سورۂ نمل کی آیت ۳۰ کے، کہ اس میں بالاتفاق بسم اللہ اس کا جزو ہے۔اسی طرح جہری نمازوں میں اسے اکثر علماء نے سری آواز سے پڑھنے کو راجح قرار دیا ہے، تاہم جہری (آواز سے) بھی پڑھنا جائز ہے۔

بسم اللہ کی فضیلت:

قرآن کریم کی کئی آیتوں اور کئی صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بڑی فضیلت اور اہمیت ہے اور کوئی بھی کام کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنا باعث خیر و برکت اور اللہ رب العزت کی نصرت وحمایت اور تائید و حفاظت کا سبب ہے۔

قرآن کے اُسماء:

القرآن:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ (الحجر:۸۷)

اور ہم نے تم کو سات (آیتیں) جو (نماز میں) دوہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورہ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے۔"

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾ (البروج:۲۲۲۱)

(یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے۔لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔"

الکتاب:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝﴾ (البقرۃ:۲)

یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا ہے، خدا سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے۔"

الفرقان:

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۝﴾ (الفرقان:۱)

وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے۔

الذکر:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾ (الحجر:۹)

بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔"

التنزیل:

﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (الشعراء:۱۹۲)

اور یہ (قرآن خدائے) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے۔"

النباء:

﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝﴾ (ص:۶۸-۶۷)

کہہ دو کہ یہ ایک بڑی (ہولناک چیز کی) خبر ہے۔جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے۔"

قرآن کریم کے مزید صفاتی نام:

﴿هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران:۱۳۸)

یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بیان صریح اور اہل تقوی کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝﴾ (النساء:۱۷۴)

لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل (روشن) آ چکی ہے۔اور ہم نے (کفر اور ضلالت کا اندھیرا دور کرنے کو) تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیج دیا ہے۔"

ایاتها ۷ ۱ سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ۵ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝ۙ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ۝ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۝ؕ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۝ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۬ۙ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ۝ع

سورۃ (۱) الفاتحہ مکی ہے اس میں 7 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے ۝۱

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۝۲ بڑا
مہربان نہایت رحم کرنے والا ۝۳ بدلے کے دن (یعنی قیامت کا) مالک
ہے ۝۴ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے
ہیں ۝۵ ہمیں سچی اور سیدھی راہ دکھا ۝۶ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام
کیا۔ ان کا نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا ۝۷ع

(۱) سورۂ الفاتحہ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت ہے۔ جس کی احادیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ فاتحہ کے معنی آغاز اور ابتداء کے ہیں، اس لیے اسے الْفَاتِحَةُ یعنی فَاتِحَةُ الْكِتَاب کہا جاتا ہے۔ اس کے اور بھی متعدد نام احادیث سے ثابت ہیں، مثلاً: اُمُّ الْقُرآن، السَّبعُ الْمَثَانِي، الْقُرآنُ الْعَظِيْمُ، الشِّفَآءُ، الرُّقْيَةُ، الصَّلَاةُ (دم) وغیرها من الاسماء۔ ایک حدیث میں سورۂ فاتحہ کو "نماز" سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے فرمایا:

(قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي) "میں نے صلاۃ (نماز) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے"۔ جس سے مراد سورۂ فاتحہ ہے، اس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ کے ارشادات میں اس کی خوب وضاحت کر دی گئی ہے، فرمایا:۔ (لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.) (بخاری و مسلم) ''اُس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی۔''

(۲) الحمدللہ: یہ کلمہ شکر ہے جس کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے ایک حدیث میں لا اله الا الله کو أفضل الذكر اور الحمد الله کو أفضل الدعا کہا گیا ہے۔ (سنن، ترمذی، صحیح مسلم، سنن نسائی کی روایت ہے)۔ (الحمد الله تملا الميزان) الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے اسی لئے ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ ہر کھانے اور پینے پر بندہ اللہ کی حمد کرے۔ (صحیح مسلم)

سورۃ الفاتحہ کے آخر میں آمین: کہنے کی نبی کریم ﷺ نے بڑی تاکید اور فضیلت فرمائی ہے اس لئے امام اور مقتدی ہر ایک کو آمین کہنا چاہئے نبی کریم ﷺ (جہری نمازوں میں اونچی آواز سے آمین کہتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی، حتیٰ کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ (سنن، ابن ماجہ، سنن ابوداوٗد، صحیح بخاری)۔ آمین اونچی آواز سے کہنا سنت ہے آمین کے معنی "اے اللہ ہماری دُعا قبول فرمالے" ربوبیت بادشاہت کا بیان ہے اور نصف حصے میں دُعا ومناجات ہے جو بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہے حدیث میں سورت کو نماز سے تعبیر کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب امام ''آمین'' کہے تو تم بھی کہو، اس لیے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی، اُس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم) ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب امام (ولا الضالين) کہے تو آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ جہری نمازوں میں جب امام سورۃ الفاتحہ ختم کرے تو تمام مقتدیوں کو با آواز بلند آمین کہنا چاہیں اور اگر سرّی نماز ہے تو جب نمازی سورۃ الفاتحہ پڑھ لے تو آہستگی کے ساتھ آمین کہہ لے تاکہ ان حدیثوں پر عمل ہو جائے، اور آمین کہنے کی خیر و برکت حاصل ہو۔ آمین کے معنی ہیں (اللهم استجب لنا) اے اللہ رب العزت ہماری دعا قبول فرمالے۔

﴿ اٰیاتھا ٢٨٦ ﴾ ﴿ ٢ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ٨٧ ﴾ ﴿ رکوعاتھا ٤٠ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

الٓـمّٓ ۝١ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْہِ ۛۚ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝٢ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝٣ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥

سورۃ البقرہ مدنی ہے اس میں 286 آیات، 40 رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓـمّٓ ۝١ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے ۝٢ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں ۝٣ اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں ۝٤ یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں ۝٥

حدیث شریف میں (سورۃ البقرہ) کی ایک خاص فضیلت ہے: (لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ) ''کہ جس گھر میں پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''یہی وہ زنگ ہے جسے اللہ رب العزت نے بیان فرمایا ہے۔ ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ (المطففین: ١٤) ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے دل پر زنگ چڑھ گیا جو ان کی مسلسل بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ اسی کو بعض جگہ: ﴿ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ ... ﴾ (النساء: ١٥٥) کے الفاظ کا ذکر کیا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر مہر لگا دی۔

سورۃ البقرہ میں مختصر واقعات:

- حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس نے بہکایا وہ زمین پر آ گئے۔
- ابلیس نے سجدہ نہیں کیا تکبر کیا اور کافروں میں ہو گیا۔
- حضرت آدم رضی اللہ عنہن جب پشیمانی میں ڈوبے دنیا میں تشریف لائے تو توبہ و استغفار میں مصروف ہو گئے اور آپ کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور کلماتِ معافی سکھا دیئے جو سورۃ الاعراف میں ہیں ﴿ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا ﴾ (الاعراف: 23)

نوٹ: بعض حضرات ایک موضوع روایت کا سہارا لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت آدم رضی اللہ عنہن نے عرشِ الٰہی پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ دیکھا اور محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے دُعا مانگی تو پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں معاف کر دیا۔ روایت بے سند ہے اور قرآن کریم کے بھی معارض ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقے کے بھی خلاف ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کی ہیں۔ کسی بھی نبی، ولی بزرگ کا واسطہ وسیلہ نہیں پکڑا اسی لئے نبی کریم ﷺ سمیت تمام انبیاء کا طریقہ دُعا یہی رہا ہے کہ بغیر کسی واسطے اور وسیلے کے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا کی۔ ﴿ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ (یونس: 62) کا مقام ہر مومن صادق کو حاصل ہے کوئی ایسا مقام نہیں جو بعض اولیاء اللہ کو حاصل بھی ہو اس مقام کا مفہوم کچھ اور بیان کیا جاتا ہے حالانکہ تمام مومنین متقین بھی اولیاء اللہ ہیں۔ اولیاء اللہ کوئی الگ مخلوق نہیں۔ ہاں البتہ اولیا کے درجات میں فرق ہو سکتا ہے۔

٢- مختصراً موسیٰ علیہ السلام کو تورات دینے کے لئے چالیس راتوں کے لئے کوہ طور پر بلایا حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہن کے جانے کے بعد بنی اسرائیل نے ..... سامری کے پیچھے لگ کر بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔

٢- حضرت یعقوب علیہ السلام کے 12 بیٹے تھے 12 قبیلے بنے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ٘ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۝ع

کافروں کو آپ کا ڈرانا، یا نہ ڈرانا برابر ہے، یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے۝ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اوران کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہےاوران کے لیے بڑا عذاب ہے۝ع

آیت 5-2: **اہل تقویٰ مومنین کی صفات/ پہچان**

علمی افادات: "الٓمّٓ" یہ کتاب کہ جس کے کلام اللہ ہونے میں کوئی شک نہیں،منزل من اللہ''تنزیل العزیز الحمید'' ہونے میں کوئی شک نہیں،جس کے محمد رسول اللہ ﷺ پر بذریعہ وحی نازل کیے جانے میں کوئی شک نہیں،جس کے سرچشمہ رشد وہدایت ہونے میں کوئی شک نہیں،جس کے مصدر شریعت اور جس کے موعظت ونصیحت کیلئے آسان بنادیے جانے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ﴾ پر کوئی شک نہیں۔ یہ قرآن جن متقین کیلئے سامان راہنمائی وہدایت ہے ان کی پہچان مذکورہ ذیل پانچ ایمانی صفات ہیں:

1۔{اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ} جوغیب پر ایمان رکھتے ہیں۔"امورغیبیہ" سے مراد وہ چیزیں ہیں، جن کا ادراک عقل وحواس سے ممکن نہیں۔ جیسے: ذات باری تعالیٰ وحی الٰہی، جنت، دوزخ، عذاب قبر اور حشر اجساد وغیرہ۔اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول کی بتلائی ہوئی ماورائے عقل واحساس باتوں پر یقین رکھنا، جزو ایمان ہے، اوران کا انکار کفر وضلالت ہے۔

2۔﴿وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں۔"اقامت صلاۃ" سے مراد پابندی سے تمام شروط وآداب کے ساتھ اور سنتِ نبوی کے مطابق نماز کا اہتمام کرنا ہے۔ورنہ نماز تو منافقین بھی پڑھتے تھے۔

3۔﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ اور ہمارے دیے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔یہاں (انفاق) کا لفظ عام ہے،جوفرض زکوۃ اور نفلی صدقات دونوں کو شامل ہے۔اہل ایمان حسب استطاعت دونوں میں کوتاہی نہیں کرتے، بلکہ ماں باپ اور اہل وعیال پر صحیح طریقے سے خرچ کرنا بھی اس میں داخل ہے،اور باعث اجر وثواب ہے۔

4۔﴿والَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ اور جولوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جوآپ کی طرف اتارا گیا اور جوآپ سے پہلے اتارا گیا۔قرآن حکیم کے رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ وحی الٰہی ہونے پر ایمان لاتے ہیں،اور پچھلی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو کتابیں انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں وہ سب سچی ہیں، وہ اب اپنی اصل شکل میں دنیا میں پائی نہیں جاتیں، نیز: نزول قرآن اور رسالتِ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد اب یہ مصدر شریعت نہیں رہیں، اب صرف قرآن اوراس کی تشریح نبوی'سنت' پر ہی عمل کیا جانا ہے۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ: وحی ورسالت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا گیا ہے، ورنہ اس پر بھی ایمان لانے کا ذکر اللہ تعالیٰ ضرور فرماتا۔

5۔﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ان کا بعث بعد الموت اور روزِ آخرت نظام جزاء وسزا پر مکمل یقین ہے، چنانچہ دوزخ کے عذاب سے بچنے اور جنت کی نعمتوں کے حصول کیلئے موجب اجر وثواب اعمال کی بحسن وخوبی انجام دہی کیساتھ ساتھ موجب نقمت وعذاب، کاموں سے مکمل اجتناب کیلئے سرگرم رہتے ہیں......اور رحمت کی امید سے دامن کو وابستہ رکھتے ہیں۔نتیجتاً: ﴿اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ "یہی لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی ہیں فلاح پانے والے، کامیاب وکامران"۔

اس آیت میں ان اہل ایمان کا انجام بیان کیا گیا ہے جو محض زبان سے اظہار ایمان کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ایمان لانے کے بعد عقیدہ صحیحہ اور تقویٰ وعمل کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔کامیابی سے مراد آخرت میں رضائے الٰہی اوراس کی رحمت ومغفرت کا حصول ہے......اس کیساتھ دنیا میں بھی خوش حالی اور سعادت وکامرانی مل جائے تو سبحان اللہ! ورنہ اصل کامیابی آخرت ہی کی ہے۔چنانچہ: مذکورہ بالا اوصاف کسی بھی دعویدار ایمان کی صحتِ ایمانی وپختگی یقین کی پہچان ہوتے ہیں،جس قدر اس میں یہ اوصاف پائی گئیں، اسی نسبت سے اس میں ایمان کی کاملیت اور قوت یا کمی اور کمزوری ہوگی۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا
هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا
يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ؕ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ ۙ۬ بِمَا
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١٠﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي
الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ
الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا
كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ
اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا
مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ
يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾

بعض کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن در
حقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں ﴿٨﴾ وہ اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کو دھوکا
دیتے ہیں، لیکن دراصل وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں مگر سمجھتے
نہیں ﴿٩﴾ ان کے دلوں میں بیماری تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید
بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿١٠﴾
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم
تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ﴿١١﴾ خبردار ہو یقیناً یہی لوگ فساد کرنے
والے ہیں لیکن شعور (سمجھ) نہیں رکھتے ﴿١٢﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ
اور لوگوں (یعنی صحابہ) کی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں کہ ہم
ایسا ایمان لائیں جیسا بیوقوف لائے ہیں، خبردار ہو جاؤ یقیناً یہی بیوقوف ہیں،
لیکن جانتے نہیں ﴿١٣﴾ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی
ایمان والے ہیں جب اپنے بڑوں کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم
تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف ان سے مذاق کرتے ہیں ﴿١٤﴾ اللہ تعالیٰ بھی ان
سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی اور بہکاوے میں اور بڑھا دیتا
ہے ﴿١٥﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے میں خرید لیا،
پس نہ تو ان کی تجارت ہی نے ان کو فائدہ پہنچایا اور نہ یہ ہدایت والے
ہوئے ﴿١٦﴾

آیت 8-16: **نفاق کی حقیقت اور منافقوں کا بیان**

علمی افادات:

خبث باطن، مکر وفریب، کذب بیانی، خودنمائی، دجل وفریب، فتنہ پروری، شر انگیزی، نیز حقائق کو توڑ موڑ کے پیش کرنا، غلط افواہیں پھیلانا فساد فی الارض کو مقصد زندگی بنائے رکھنا......اور ان جیسی دیگر مذموم صفات کسی بھی قوم کیلئے ناسود ہوتی ہیں، ان بیماریوں کے تناسب سے معاشرہ اخلاقی برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، وہاں خیر اور بھلائی دم توڑ دیتی ہے، ان آیات میں اہل نفاق کو بے نقاب کیا گیا ہے، اور منافقین کے بیخ وبن سے پردہ اٹھایا گیا ہے، ان کی مکاریوں وچالبازیوں سے ہوشیار کیا گیا ہے۔

چنانچہ آیت نمبر 8 سے آیت نمبر 16 تک بتایا گیا ہے کہ منافقین:

١۔ایمان کے دعویدار ہونے کے باوجود بے ایمان ہیں۔

٢۔اللہ سے فریب اور اہل ایمان سے دھوکہ دہی کرنا ان کا شیوہ ہے۔

٣۔ان کے دل نفاق کے مرضِ کہن کا شکار ہیں۔....

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا
حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا
يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ
كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ
اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ
مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ
اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، پس آس پاس کی
چیزیں روشنی میں آئی ہی تھیں کہ اللہ ان کے نور کو لے گیا اور انہیں اندھیروں
میں چھوڑ دیا، جو نہیں دیکھتے ﴿۱۷﴾ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، پس وہ نہیں
جانتے ﴿۱۸﴾ یا آسمانی برسات کی طرح جس میں اندھیریاں اور گرج اور بجلی ہو،
موت سے ڈر کر کڑاکے کی وجہ سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیتے
ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرنے والا ہے ﴿۱۹﴾ قریب ہے کہ بجلی ان کی
آنکھیں اچک لے جائے، جب ان کے لئے روشنی کرتی ہے تو اس میں چلتے
پھرتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا کرتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر
اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے کان اور آنکھوں کو بیکار کردے یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز
پر قدرت رکھنے والا ہے ﴿۲۰﴾

....۴۔ جب انہیں فساد فی الارض سے باز رہنے کو کہا جاتا ہے تو یہ خود کو اصلاح پسند اور خیر و بھلائی کے ٹھیکیدار ثابت کرنے لگتے ہیں۔

۵۔ ایمان سے سرشار، سچے دین پرستوں کو بیوقوف گردانتے ہیں۔

۶۔ اہل ایمان کے سامنے ایمان کے شیدائی ہونے کا دم بھرتے ہیں لیکن اہل زیغ و باطل کے ہاں پہنچ کر اسے سیاسی پالیسی کا نام دے کر انہیں یقین دلاتے ہیں کہ دین پرستوں کی ہاں میں ہاں ملانا ایک سیاسی حربہ ہے، درحقیقت ہم تمہارے وفادار حلیف ہیں ہماری منزل تمہارے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنا ہے۔

۷۔ یہ اہل نفاق دین سے بیزار ہوتے ہیں، ضلالت وگمراہی ان کا دین دھرم ہوتا ہے، دین اسلام اور اس کے تقاضوں کی سودا بازی کر کے کفر وضلال کے کارندے رہتے ہیں۔

۸۔ نور اسلام کی روشن کرنیں چہار دانگ عالم کو منور کر رہی ہوتی ہیں، لیکن یہ اہل نفاق اپنے خبثِ باطن کیوجہ سے گمراہی کے اندھیروں میں ہی ٹامک ٹوئیاں لیتے لیتے زیر زمین چلے جاتے ہیں۔

۹۔ اپنی خیر وبھلائی دین ودنیا کی خیرات وبرکات اور آخرت میں کامیابی کا راز اسلام میں ہی مضمر ہونے کا علم ہونے کے باوجود نفاق میں گونگے، بہرے اور اندھے ہو جانے کے باعث انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

۱۰۔ ان کی زندگیاں ہمیشہ تردد واضطراب کا شکار رہتی ہیں، جس طرف روشنی کی کرن نظر آنے لگتی ہے وہیں ڈھلک پڑتے ہیں اور بے پیندے کے یہ لوٹے کسی کے وفادار اور خیر خواہ ہونا تو کجا خود اپنی ذات کے ساتھ بھی مخلص نہیں رہ پاتے۔ العیاذ باللہ

❁❁❁❁❁

ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ
قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَۙ ﴿۲۱﴾ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ
الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ‌ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا وَّاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ
﴿۲۲﴾ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ
مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ
وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَ بَشِّرِ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ
تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ كُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡهَا مِنۡ ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا‌ۙ قَالُوۡا
هٰذَا الَّذِىۡ رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُۙ وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا‌ؕ وَلَهُمۡ
فِيۡهَآ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ‌ۙ وَّهُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵﴾

اے لوگوں اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے
لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے ﴿۲۱﴾ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش
اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے
تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو ﴿۲۲﴾ ہم
نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو
اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے
مددگاروں کو بھی بلا لو ﴿۲۳﴾ پس اگر تم نے نہ کیا۔ اور تم ہرگز نہیں کر سکتے تو (اسے
سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں
کے لئے تیار کی گئی ہے ﴿۲۴﴾ اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو جنت
کی خوشخبریاں دو جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب کبھی وہ پھلوں کا
رزق دیئے جائیں گے اور ہم شکل لائے جائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے
جو ہم اس سے پہلے دیئے گئے تھے اور ان کے لئے بیویاں ہیں صاف ستھری
اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ﴿۲۵﴾

آیت 21-22: اپنے رب کو پہچانئے

علمی فوائد:

۔عبادت صرف اور صرف اس کی...... جو اگلے پچھلے تمام انس وجن و دیگر مخلوقات کا خالق و مالک ہے۔

۔ایک (اللہ) کی خالص عبادت پر مداومت کا ثمر تقویٰ ہے۔

۔یہ عظیم تر کارہائے تخلیق اور تدبیر کائنات اس خالق و مدبر کی ہی عبادت کے متقاضی ہیں۔

۔وہ صناع حقیقی ہر چیز پر مطلق قادر ہے، آسمانوں کا بغیر ستونوں کے ابدالآباد سے تھمے رہنا، زمینوں کا پانیوں پر ٹھہرے رہنا، نیز فضاؤں سے بارش برسا کر انس وجن اور تمام ذی روح مخلوقات کیلئے اناج غلہ، پھل سبزیاں، چارہ وخوراک کا بندوبست کر دینا وغیرہ رب کی پہچان کے واضح ثبوت ہیں۔

۔ان آیات میں انسان کو تمام مخلوقات سے بے نیاز ہو کر صرف ایک اللہ کا ہو رہنے کا درس دیا گیا ہے، فرمایا فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰهِ أَنۡدَاداً اللہ کیلئے شریک نہ بناؤ۔

حالانکہ یہ حقیقت معبودانِ باطلہ کے پجاریوں پر عیاں ہے اور وہ اس کے اقراری بھی ہیں کہ خلق وتدبیر کون ومکاں صرف اور صرف اللہ ہی کی قدرت کے شاہکار ہیں پھر بھی نہ جانے کیوں یہ لوگ غیر اللہ کو اللہ کے برابر لا کھڑا کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ (وأنتم تعلمون)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا
مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ
بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ
تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ
فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ
اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ
الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى
وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ کسی مثال کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا خواہ مچھر کی ہو، یا
اس سے بھی ہلکی چیز۔ ایمان والے تو اپنے رب کی جانب سے صحیح سمجھتے ہیں
اور کفار کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ کی کیا مراد ہے؟ اس کے ذریعے بیشتر کو
گمراہ کرتا ہے اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے۔ اور گمراہ تو صرف
فاسقوں کو ہی کرتا ہے ﴿٢٦﴾ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مضبوط عہد کو توڑ دیتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، انہیں کاٹتے ہیں اور
زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿٢٧﴾ تم اللہ
کے ساتھ کیسے کفر کرتے ہو؟ حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر
تمہیں مار ڈالے گا پھر زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿٢٨﴾ وہ
اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا پھر آسمان کی
طرف قصد کیا اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا
ہے ﴿٢٩﴾ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ
بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کہ ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین
میں فساد کرے اور خون بہائے ہم تیری تسبیح اور پاکیزگی بیان کرنے والے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ﴿٣٠﴾ اور اللہ تعالیٰ
نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا،
اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ ﴿٣١﴾ ان سب نے کہا اے اللہ! تیری
ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے،
پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے ﴿٣٢﴾ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) آدم علیہ
السلام سے فرمایا تم ان کے نام بتا دو۔ جب انہوں نے بتا دیئے تو فرمایا کہ
میں نے تمہیں (پہلے ہی) نہ کہا تھا زمین اور آسمان کا غیب میں ہی جانتا ہوں
اور میرے علم میں ہے جو تم ظاہر کر رہے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ﴿٣٣﴾ اور جب ہم
نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔
اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا ﴿٣٤﴾

وَ قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝۳۵ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۝۳۶ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۝۳۷

اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے ۳۵ لیکن شیطان نے ان کو بہکا کر وہاں سے نکلوا دیا اور ہم نے کہہ دیا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے ۳۶ (حضرت) آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بیشک وہ ہی توبہ قبول کرنے والا ہے ۳۷

آیت 34-37: حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

حضرت آدم علیہ السلام کی اس بہت بڑی بزرگی کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اپنا بہت بڑا احسان فرمایا اور خبر دی کہ اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ اس کی تصدیق میں بہت سی حدیثیں ہیں۔

تعارف ابلیس: ابن عباس فرماتے ہیں ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ میں سے تھا جنہیں جن کہتے تھے جو آگ کے شعلوں سے پیدا ہوئے تھے۔ اس کا نام حارث تھا اور جنت کا خازن تھا۔ اس قبیلے کے سوا اور فرشتے سب کے سب نوری تھے۔ قرآن نے بھی ان جنوں کی پیدائش کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے:

﴿وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ﴾ (الرّحمن:۱۵)

آگ کے شعلے کی جو تیزی سے بلند ہوتے ہیں اسے مارج کہتے ہیں جس سے جن پیدا کئے گئے تھے۔

حاکم اپنی مستدرک میں بہت سی ایسی روایتیں لائے ہیں اور ان کی سند کو بخاری سے مشروط کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم حضرت آدم کو سجدہ کرو تو اس خطاب میں ابلیس بھی داخل تھا اس لئے کہ گو وہ ان میں سے نہ تھا لیکن ان ہی جیسا اور ان ہی جیسے کام کرنے والا تھا اس لئے اس خطاب میں داخل تھا اور پھر نافرمانی کی سزا بھگتی۔ ابن عباس t کہتے ہیں نافرمانی سے پہلے وہ فرشتوں میں تھا۔ عزازیل اس کا نام تھا زمین پر اس کی رہائش تھی اجتہاد اور علم میں بہت بڑا تھا اور اسی وجہ سے دماغ میں رعونت تھی اور اس کی جماعت کا اور اس کا تعلق جنوں سے تھا۔ اس کے چار پر تھے۔ جنت کا خازن تھا زمین اور آسمان دونوں کا سلطان تھا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں۔ ابلیس کبھی فرشتہ نہ تھا اس کی اصل جنات سے ہے جیسے کہ آدم کی اصل انس سے ہے اس کی اسناد صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم اور شہر بن حوشب کا بھی یہی قول ہے۔ اگلی امتوں میں سجدہ تعظیم جائز تھا لیکن ہمارے دین میں یہ منسوخ ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شامیوں کو اپنے سرداروں اور علماء کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا تو حضور ﷺ سے گزارش کی کہ حضور ﷺ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں کسی انسان کو کسی انسان کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دینے والا ہوتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں کیونکہ ان کا ان پر بہت بڑا حق ہے۔ امام رازی علیہ الرحمۃ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ یہ سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کے اکرام بڑائی احترام اور سلام کے طور پر تھا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ماتحت تھا کیونکہ اس کا حکم تھا جس کی بجا آوری ضروری تھی۔ امام رازی نے بھی اسی قول کو قوی قرار دیا ہے اور اس کے .....

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ
تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ
فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا
تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۠ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ
وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى
الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ، جب کبھی تمہارے پاس میری
ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف وغم نہیں ﴿۳۸﴾ اور جو
انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں، وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں
گے ﴿۳۹﴾ بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور
میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو ﴿۴۰﴾
اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل
فرمائی ہے اور اس کے ساتھ تم ہی پہلے کافر نہ بنو اور میری آیتوں کو تھوڑی
تھوڑی قیمتوں پر نہ فروخت کرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرو ﴿۴۱﴾ اور حق کو باطل
کے ساتھ خلط ملط نہ کرو اور نہ حق کو چھپاؤ، تمہیں تو خود اس کا علم ہے ﴿۴۲﴾ اور
نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ﴿۴۳﴾
کیا لوگوں کو بھلائیوں کا حکم کرتے ہو؟ اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو
باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو، کیا اتنی بھی تم میں سمجھ نہیں؟ ﴿۴۴﴾ صبر اور نماز کے
ساتھ مدد طلب کرو یہ چیز شاق ہے، مگر ڈر رکھنے والوں پر نہیں ﴿۴۵﴾

..... سوا دوسرے اقوال کو ضعیف قرار دیا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب سے پہلا گناہ یہی تکبر ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا۔ صحیح حدیث میں ہے جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اسی تکبر کفر وعناد کی وجہ سے ابلیس کے گلے میں طوق لعنت پڑا اور رحمت سے مایوس ہو کر جناب باری سے دھتکارا گیا۔ اس سجدے کا حکم زمین وآسمان کے تمام فرشتوں کو تھا گو ایک جماعت کا قول یہ بھی ہے کہ صرف زمین کے فرشتوں کو یہ حکم تھا لیکن یہ ٹھیک نہیں قرآن کریم میں ہے آیت:

"فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ۔" (الحجر:۳۰-۳۱)

یعنی ابلیس کے سوا تمام فرشتوں نے سجدہ کیا پس اول تو جمع کا صیغہ لانا پھر "كُلُّهُمْ" سے تاکید کرنا پھر "اَجْمَعُوْنَ" کہنا اس کے بعد صرف ابلیس کا استثناء کرنا ان چاروں وجوہات سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حکم عام تھا واللہ اعلم۔

جو کلمات حضرت آدم علیہ السلام نے سیکھے تھے ان کا بیان خود قرآن میں موجود ہے۔ آیت:

"قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔" (الاعراف:۲۳)

یعنی ان دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو یقینا ہم نقصان والے ہو جائیں گے۔ اکثر بزرگوں کا یہی قول ہے۔

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴿۴۶﴾
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا
بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ
تَنْظُرُوْنَ﴿۵۰﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا
اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ
بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴿۵۴﴾ وَاِذْ
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً
فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۵۶﴾

جو جانتے ہیں کہ بیشک وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے اور یقیناً اسی
کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں﴿۴۶﴾ اے اولادِ یعقوب میری اس نعمت کو
یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت
دی﴿۴۷﴾ اس دن سے ڈرتے رہو جب کوئی کسی کو نفع نہ دے سکے گا اور نہ
شفاعت اور نہ سفارش قبول ہوگی اور نہ کوئی بدلہ اس کے عوض لیا جائے گا اور
نہ مدد کئے جائیں گے﴿۴۸﴾ اور جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو
تمہیں بدترین عذاب دیتے تھے جو تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے تھے اور
تمہاری لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے، اس نجات دینے میں تمہارے رب کی
بڑی مہربانی تھی﴿۴۹﴾ اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا چیر (پھاڑ) دیا اور
تمہیں اس سے پار کر دیا اور فرعونیوں کو تمہاری نظروں کے سامنے اس میں
ڈبو دیا﴿۵۰﴾ اور ہم نے (حضرت) موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ
کیا، پھر تم نے اس کے بعد بچھڑا پوجنا شروع کر دیا اور ظالم بن گئے﴿۵۱﴾ لیکن
ہم نے باوجود اس کے پھر بھی تمہیں معاف کر دیا، تاکہ تم شکر کرو﴿۵۲﴾ اور ہم
نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو تمہاری ہدایت کے لئے کتاب اور
معجزے عطا فرمائے﴿۵۳﴾ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا
کہ اے میری قوم بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔
اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اپنے آپ کو آپس میں
قتل کرو، تمہاری بہتری اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں ہے، تو اس نے تمہاری
توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے﴿۵۴﴾ اور (تم
اسے بھی یاد کرو) تم نے (حضرت) موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ جب تک
ہم اپنے رب کو سامنے دیکھ نہ لیں گے ہرگز ایمان نہ لائیں گے (جس گستاخی
پر سزا میں) تم پر تمہارے دیکھتے ہوئے بجلی گری﴿۵۵﴾ لیکن پھر اس لئے کہ تم
شکر گزاری کرو، اس موت کے بعد بھی ہم نے تمہیں زندہ کر دیا﴿۵۶﴾

آیت 56: مرنے کے بعد 80 آدمی دوبارہ زندہ ہو گئے اللہ کے حکم سے۔

وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا
حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ فَبَدَّلَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٥٩﴾
وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا
تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ
نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا
وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ
خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ
وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾

اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری
دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، البتہ وہ خود اپنی
جانوں پر ظلم کرتے تھے ﴿٥٧﴾ اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو
کچھ جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سجدے
کرتے ہوئے گزرو اور زبان سے کہو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں
گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے ﴿٥٨﴾ پھر ان ظالموں نے اس
بات کو جو ان سے کہی گئی تھی بدل ڈالی، ہم نے بھی ان ظالموں پر ان کے فسق
اور نافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب نازل کیا ﴿٥٩﴾ جب موسیٰ علیہ السلام نے
اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، جس سے بارہ
چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا چشمہ پہچان لیا، (اور ہم نے کہہ دیا کہ)
اللہ تعالیٰ کا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو ﴿٦٠﴾ اور جب تم نے
کہا اے موسیٰؑ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا، اس
لئے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ، ککڑی، گیہوں
مسور اور پیاز دے آپ نے فرمایا بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب
کرتے ہو! اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی۔
ان پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور اللہ کا غضب لے کر وہ لوٹے یہ اسلئے
کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے نبیوں کو ناحق تنگ کرتے تھے،
ان کی نافرمانیاں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے ﴿٦١﴾ جو مسلمان ہوں، یہودی ہوں
نصاریٰ ہوں یا صابی ہوں جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر
ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجر ان کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو
کوئی خوف ہے اور نہ اداسی ﴿٦٢﴾ جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور پہاڑ لا
کھڑا کر دیا (اور کہا) جو ہم نے تمہیں دیا اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ
اس میں ہے اسے یاد کرو تا کہ تم بچ سکو ﴿٦٣﴾

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٤ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ
اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِئِيْنَ ۝٦٥ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٦٧ قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا
تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٨ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ
النّٰظِرِيْنَ ۝٦٩ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ
الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝٧٠
قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَ لَا
تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَ مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧١ۧ وَاِذْ قَتَلْتُمْ
نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝٧٢ۚ
فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٧٣ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا
يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٧٤

لیکن تم اس کے بعد بھی پھر گئے، پھر اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم
پر نہ ہوتی تو تم نقصان والے ہو جاتے ۝٦٤ اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی
ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ
دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ ۝٦٥ اسے ہم نے اگلوں پچھلوں کے لئے عبرت کا
سبب بنا دیا اور پرہیز گاروں کے لئے وعظ و نصیحت کا ۝٦٦ اور (حضرت) موسیٰ
علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح
کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ آپ
نے جواب دیا میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں ۝٦٧
انہوں نے کہا اے موسیٰ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس کا حلیہ بیان
کر دے، آپ نے فرمایا سنو وہ گائے نہ تو بالکل بڑھیا ہو، نہ بچہ، بلکہ درمیانی
عمر کی نوجوان ہو، اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے بجا لاؤ ۝٦٨ وہ پھر کہنے لگے کہ دعا
کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے وہ
گائے زرد رنگ کی ہو، چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ
ہو ۝٦٩ وہ کہنے لگے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی مزید حلیہ بتلائے،
اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا، اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت
والے ہو جائیں گے ۝٧٠ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ وہ گائے کام
کرنے والی زمین میں ہل جوتنے والی اور کھیتوں کو پانی پلانے والی نہیں، وہ
تندرست اور بے داغ ہو۔ انہوں نے کہا، اب آپ نے حق واضح کر دیا گو
وہ حکم برادری کے قریب نہ تھے، لیکن اسے مانا اور وہ گائے ذبح کر دی ۝٧١
جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا، پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور
تمہاری پوشیدگی کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا ۝٧٢ ہم نے کہا اس گائے کا ایک
ٹکڑا مقتول کے جسم پر لگا دو (وہ جی اٹھے گا) اس طرح اللہ مردوں کو زندہ کر
کے تمہیں تمہاری عقلمندی کے لئے اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ۝٧٣ پھر اس کے بعد
تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس بھی زیادہ سخت ہو گئے بعض پتھروں سے
نہریں بہہ نکلتی ہیں، اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے،
اور بعض اللہ کے ڈر سے گر گر پڑتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے
غافل نہ جانو ۝٧٤

آیت 73: بنی اسرائیل میں ایک لاوارث مالدار آدمی کا قتل پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ
یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ
یَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ
عَلَیْكُمْ لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦ اَوَ لَا
یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝٧٧ وَمِنْهُمْ
اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا
یَظُنُّوْنَ ۝٧٨ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ
یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ
فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا
یَكْسِبُوْنَ ۝٧٩ وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ
قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ
تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨٠ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَیِّئَةً
وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓــَٔتُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝٨١ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨٢ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ
بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا
وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا
مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٨٣ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا
تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ
اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝٨٤

(مسلمانوں) کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں، حالانکہ
ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام اللہ کو سن کر، عقل وعلم والے ہوتے
ہوئے، پھر بھی بدل ڈالا کرتے ہیں ۝٧٥ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو
اپنی ایمانداری ظاہر کرتے ہیں اور جب آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ
مسلمانوں کو کیوں وہ باتیں پہنچاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھائی ہیں، کیا
جانتے نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے پاس تم پر ان کی حجت ہو جائے گی ۝٧٦ کیا یہ
نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدگی اور ظاہر داری کو جانتا ہے ۝٧٧ ان میں
سے بعض ان پڑھ ایسے بھی ہیں جو کتاب کے صرف ظاہری الفاظ کو ہی
جانتے ہیں صرف گمان اور اٹکل ہی پر ہیں ۝٧٨ ان لوگوں کے لئے ''ویل'' ہے
جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کی کہتے ہیں اور اس
طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ہلاکت
اور افسوس ہے ۝٧٩ یہ لوگ کہتے ہیں ہم تو چند روز جہنم میں رہیں گے، ان سے
کہو کہ تمہارے پاس اللہ کا کوئی پروانہ ہے اگر ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے
وعدے کے خلاف نہیں کرے گا بلکہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہو
جنہیں تم نہیں جانتے ۝٨٠ یقیناً جس نے برے کام کئے اور اس کی نافرمانیوں
نے اسے گھیر لیا اور وہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہے ۝٨١ اور جو لوگ ایمان لائیں اور
نیک کام کریں وہ جنتی ہیں جو جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۝٨٢ اور جب ہم نے
بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں
باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں
کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوۃ دیتے رہا
کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا ۝٨٣ اور
جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہانا (قتل نہ کرنا) اور آپس
والوں کو جلاوطن مت کرنا، تم نے اقرار کیا اور تم اس کے شاہد بنے ۝٨٤

آیت 83: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، نماز قائم کرنا، اچھے کام کرنا اور زکوۃ دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ
مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ
يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَ
اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ
اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَ
لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا
مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا
اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ
يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ
عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس کے ایک فرقے کو جلا وطن بھی کیا
اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ان کے خلاف دوسرے کی طرف داری
کی، ہاں جب وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئے تم نے ان کے فدیے
دیئے، لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا اس کا کچھ خیال نہ کیا، کیا بعض احکام
پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو تم میں سے جو بھی ایسا
کرے، اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے
عذاب کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بےخبر نہیں ﴿۸۵﴾ یہ وہ لوگ ہیں
جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے، ان کے نہ تو
عذاب ہلکے ہونگے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ﴿۸۶﴾ ہم نے حضرت موسیٰ کو
کتاب دی اور ان کے پیچھے اور رسول بھیجے اور ہم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم
کو روشن دلیلیں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید کروائی لیکن جب کبھی
تمہارے پاس رسول وہ چیز لائے جو تمہاری طبیعتوں کے خلاف تھی، تم نے
جھٹ سے تکبر کیا، پس بعض کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو قتل بھی کر ڈالا ﴿۸۷﴾ یہ کہتے
ہیں کہ ہمارے دل غلاف والے ہیں نہیں نہیں بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے
انہیں اللہ تعالیٰ نے ملعون کر دیا ان کا ایمان بہت ہی تھوڑا ہے ﴿۸۸﴾ اور ان کے
پاس جب اللہ تعالیٰ کی کتاب ان کی کتاب کو سچا کرنے والی آئی، حالانکہ کہ
پہلے یہ خود اس کے ذریعہ کافروں پر فتح چاہتے تھے تو باوجود آ جانے اور
باوجود پہچان لینے کے پھر کفر کرنے لگے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کافروں پر ﴿۸۹﴾
بہت بری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا وہ انکا
کفر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ چیز کے ساتھ محض اس بات
سے جل کر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جس بندہ پر چاہا نازل فرمایا اس کے
باعث یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے اور ان کافروں کے لیے
رسوا کرنے والا عذاب ہے ﴿۹۰﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لاؤ تو کہہ دیتے ہیں کہ جو ہم پر اتاری گئی اس پر
ہمارا ایمان ہے حالانکہ اس کے بعد والی کے ساتھ جو ان کی کتاب کی تصدیق
کرنے والی ہے، کفر کرتے ہیں، اچھا ان سے یہ تو دریافت کریں اگر تمہارا
ایمان پہلی کتابوں پر ہے تو پھر تم نے اگلے انبیاء کو کیوں قتل کیا؟ ﴿۹۱﴾

آیت 87: جیسے حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام کو قتل کیا۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ
بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا
سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ٭ وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ
قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ
اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٩٤﴾ وَ لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ
اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٩٥﴾
وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِیْنَ
اَشْرَكُوْا ۛۚ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ مَا هُوَ
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا
یَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی
قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ هُدًی وَّبُشْرٰی
لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَجِبْرِیْلَ وَمِیْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿٩٨﴾ وَ لَقَدْ
اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾
اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا
یُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ ز وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا
الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ
الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ٭ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَی
الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ

تمہارے پاس تو موسیٰ یہی دلیلیں لے کر آئے لیکن تم نے پھر بھی بچھڑا پوجا تم ہو ہی ظالم ﴿٩٢﴾ جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو کھڑا کر دیا اور کہہ دیا کہ ہماری دی ہوئی چیز کو مضبوط تھاموا اور سنو، تو انہوں نے کہا، کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت (گویا) پلا دی گئی بسب ان کے کفر کے ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارا ایمان تمہیں بُرا حکم دے رہا ہے، اگر تم مومن ہو ﴿٩٣﴾ آپ کہہ دیجئے اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے ہی لئے ہے، اللہ کے نزدیک اور کسی کے لئے نہیں، تو آؤ اپنی سچائی کے ثبوت میں موت طلب کرو ﴿٩٤﴾ لیکن اپنی کرتوتوں کو دیکھتے ہوئے کبھی بھی موت نہیں مانگیں گے اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے ﴿٩٥﴾ بلکہ سب سے زیادہ دنیا کی زندگی کا حریص اے نبی، آپ انہیں کو پائیں گے، یہ حرص زندگی میں مشرکوں سے بھی زیادہ ہیں ان میں سے تو ہر شخص ایک ایک ہزار سال کی عمر چاہتا ہے، گو یہ عمر دیا جانا بھی انہیں عذاب سے نہیں چھڑا سکتا، اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو بخوبی دیکھ رہا ہے ﴿٩٦﴾ ع (اے نبیؐ) آپ کہہ دیجئے کہ جو جبرائیل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے ﴿٩٧﴾ جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور رسولوں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے ﴿٩٨﴾ اور یقیناً ہم نے آپ کی طرف روشن دلیلیں بھیجی ہیں جن کا انکار سوائے بدکاروں کے کوئی نہیں کرتا ﴿٩٩﴾ یہ لوگ جب کبھی کوئی عہد کرتے ہیں تو ان کی ایک نہ ایک جماعت اسے توڑ دیتی ہے، بلکہ ان میں سے اکثر ایمان سے خالی ہیں ﴿١٠٠﴾ جب کبھی ان کے پاس اللہ کا کوئی رسول ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والا آیا، ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا کہ جانتے ہی نہ تھے ﴿١٠١﴾ اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا، بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جادو اتارا گیا تھا وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے

حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ
بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا
يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ
خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۲ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۰۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا
رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۰۴
مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِيْنَ
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۱۰۵ مَا
نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ
تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۰۶ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ۝۱۰۷ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ
كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ
بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۱۰۸ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنْ
عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ۝۱۰۹ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۰

جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تو کفر نہ کر پھر لوگ ان سے وہ
سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ
کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان
پہنچائے اور نہ نفع پہنچا سکے، اور وہ جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا
آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے
آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے ۝۱۰۲ اگر یہ لوگ صاحب
ایمان متقی بن جاتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین ثواب انہیں ملتا، اگر یہ
جانتے ہوتے ۝۱۰۳ اے ایمان والو تم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو) راعنا نہ کہا کرو،
بلکہ انظرنا کہو یعنی ہماری طرف دیکھئے اور سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے
دردناک عذاب ہے ۝۱۰۴ نہ تو اہل کتاب کے کافر اور نہ مشرکین چاہتے ہیں کہ
تم پر تمہارے رب کی کوئی بھلائی نازل ہو (ان کے اس حسد سے کیا ہوا)
اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت خصوصیت سے عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ بڑے
فضل والا ہے ۝۱۰۵ جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں، یا بھلا دیں اس سے بہتر یا
اس جیسی اور لاتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝۱۰۶ کیا
تجھے علم نہیں کہ زمین اور آسمان کا مالک اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا
تمہارا کوئی ولی اور مددگار نہیں ۝۱۰۷ کیا تم اپنے رسول سے یہی پوچھنا چاہتے ہو
جو اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا (سنو) ایمان کو کفر سے
بدلنے والا سیدھی راہ سے بھٹک جاتا ہے ۝۱۰۸ ان اہل کتاب کے اکثر لوگ
باوجود حق واضح ہو جانے کے محض حسد و بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا
دینا چاہتے ہیں، تم بھی معاف کرو اور چھوڑو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم
لائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۝۱۰۹ تم نمازیں قائم رکھو اور
زکوۃ دیتے رہا کرو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے، سب کچھ اللہ
کے پاس پالو گے، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ۝۱۱۰

وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾
بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ
الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ
الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ
اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي
الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ
اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ
قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا
تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ
وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ
الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ
الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاریٰ کے سوا اور کوئی نہ جائے گا، یہ صرف
ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو ﴿۱۱۱﴾ سنو
جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے، بیشک اسے
اس کا رب پورا بدلہ دے گا، اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا، نہ غم اور اداسی ﴿۱۱۲﴾ یہود
کہتے ہیں کہ نصرانی حق پر نہیں اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں،
حالانکہ یہ سب لوگ تورات پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان ہی جیسی بات بے علم
بھی کہتے ہیں قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے
درمیان کر دے گا ﴿۱۱۳﴾ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی
مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش
کرے ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے ان کے
لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے ﴿۱۱۴﴾ اور مشرق
اور مغرب کا مالک اللہ ہی ہے۔ تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا منہ ہے اللہ
تعالیٰ کشادگی اور وسعت والا اور بڑے علم والا ہے ﴿۱۱۵﴾ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
کی اولاد ہے، (نہیں بلکہ) وہ پاک ہے زمین اور آسمان کی تمام مخلوق اس کی
ملکیت میں ہے اور ہر ایک اس کا فرمانبردار ہے ﴿۱۱۶﴾ وہ زمین اور آسمانوں کو
پیدا کرنے والا ہے، وہ جس کام کو کرنا چاہے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، بس وہی ہو
جاتا ہے ﴿۱۱۷﴾ اسی طرح بے علم لوگوں نے بھی کہا کہ خود اللہ تعالیٰ ہم سے باتیں
کیوں نہیں کرتا، یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی اسی طرح ایسی ہی
بات ان کے اگلوں نے بھی کہی تھی، ان کے اور ان کے دل یکساں ہو گئے۔
ہم نے تو یقین والوں کے لئے نشانیاں بیان کر دیں ﴿۱۱۸﴾ ہم نے آپ کو حق کے
ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنمیوں کے
بارے میں آپ سے پرسش نہیں ہوگی ﴿۱۱۹﴾ آپ سے یہودی اور نصاریٰ ہرگز
راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں
آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے
پاس علم آجانے کے، پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس آپ کا
نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار ﴿۱۲۰﴾

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا
شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ
بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا
الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ
مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ
لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ
اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ
الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ
كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ
اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَ مَنْ يَّرْغَبُ
عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي
الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

جنہیں ہم نے کتاب دی اور وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں
وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کرے وہ
نقصان والا ہے ﴿۱۲۱﴾ ع اے اولادِ یعقوب میں نے جو نعمتیں تم پر انعام کی ہیں
انہیں یاد کرو اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دے رکھی تھی ﴿۱۲۲﴾ اس
دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی نفس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا، نہ کسی شخص
سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا نہ اسے کوئی شفاعت نفع دے گی نہ ان کی مدد
کی جائے گی ﴿۱۲۳﴾ جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے رب نے کئی کئی باتوں
سے آزمایا اور انہوں نے سب کو پورا کر دیا تو اللہ نے فرمایا کہ میں تمہیں
لوگوں کا امام بنا دوں گا، عرض کرنے لگے میری اولاد کو فرمایا میرا وعدہ
ظالموں سے نہیں ﴿۱۲۴﴾ ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن وامان
کی جگہ بنائی تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو ہم نے ابراہیم علیہ السلام
اور اسماعیل (علیہما السلام) سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے
والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک
صاف رکھو ﴿۱۲۵﴾ جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا
اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے
والے ہوں پھلوں کی روزیاں دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں کافروں کو بھی
تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا۔
یہ پہنچنے کی بری جگہ ہے ﴿۱۲۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام)
کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جا رہے تھے کہ ہمارے
پروردگار تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ اے
ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک
جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ
قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے ﴿۱۲۸﴾ اے
ہمارے رب ان میں، انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری
آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو
غلبے والا اور حکمت والا ہے ﴿۱۲۹﴾ ع دین ابراہیمی سے وہ ہی بے رغبتی کرے گا جو
محض بیوقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں
بھی وہ نیکوکاروں میں سے ہے ﴿۱۳۰﴾

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾
وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى
لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ
مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ قَالُوْا
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ
اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ
اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا
فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ
وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ
شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾
تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ
لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾

جب کبھی بھی انہیں ان کے رب نے کہا، فرمانبردار ہو جا، انہوں نے کہا، میں
نے رب العالمین کی فرمانبرداری کی ﴿١٣١﴾ اس کی وصیت ابراہیم اور یعقوب
نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس دین کو
پسند فرمالیا، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا ﴿١٣٢﴾ کیا (حضرت) یعقوب کے انتقال
کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم
کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور
آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہم
السلام کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں
گے ﴿١٣٣﴾ یہ جماعت تو گزر چکی، جو انہوں نے کہا وہ ان کے لئے ہے اور جو تم
کرو گے تمہارے لئے ہے۔ ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھے
جاؤ گے ﴿١٣٤﴾ یہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پاؤ گے۔ تم کہو بلکہ
صحیح راہ پر ملت ابراہیمی والے ہیں، اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے
اور مشرک نہ تھے ﴿١٣٥﴾ اے مسلمانوں! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور
اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس چیز پر بھی جو ابراہیم،
اسماعیل اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ
اللہ کی جانب سے موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو
دیئے گئے۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ کے
فرمانبردار ہیں ﴿١٣٦﴾ اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں، اور اگر منہ
موڑیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی
کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے ﴿١٣٧﴾ اللہ کا رنگ اختیار
کرو اور اللہ تعالیٰ سے اچھا رنگ کس کا ہوگا ہم تو اسی کی عبادت کرتے
ہیں ﴿١٣٨﴾ آپ کہہ دیجئے کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو جو ہمارا
اور تمہارا رب ہے، ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے
تمہارے اعمال، ہم تو اسی کے لئے مخلص ہیں ﴿١٣٩﴾ کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور
اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد یہودی یا
نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو۔ یا اللہ تعالیٰ اللہ کے پاس شہادت
چھپانے والے سے زیادہ ظالم اور کون ہے؟ اور اللہ تمہارے کاموں سے
غافل نہیں ﴿١٤٠﴾ یہ امت ہے جو گزر چکی، جو انہوں نے کیا ان کے لئے ہے اور
جو تم نے کیا وہ تمہارے لئے، تم ان کے اعمال کے بارے میں سوال نہ کئے
جاؤ گے ﴿١٤١﴾ ع

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ
كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝١٤٢ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا
لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَ اِنْ
كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ
لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٤٣ قَدْ
نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ
فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
يَعْمَلُوْنَ ۝١٤٤ وَ لَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا
تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَ مَا بَعْضُهُمْ
بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٤٥ اَلَّذِيْنَ
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ
فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝١٤٦ اَلْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝١٤٧ وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ
مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ۟ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ
جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٤٨ وَ مِنْ حَيْثُ
خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝١٤٩

عنقریب یہ لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر یہ تھے اس سے انہیں کس چیز نے
ہٹایا؟ آپ کہہ دیجئے کہ مشرق اور مغرب کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ جسے
چاہے سیدھی راہ کی ہدایت کر دے ۝١٤٢ ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت
بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہو جائیں
جس قبلہ پر تم پہلے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان
لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ
جاتا ہے گو یہ کام مشکل ہے، مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے ان پر کوئی
مشکل نہیں اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال ضائع نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے
ساتھ شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے ۝١٤٣ ہم آپ کے چہرے کو بار بار
آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب آپکو ہم اس قبلہ کی طرف
متوجہ کریں گیں جس سے آپ خوش ہو جائیں آپ اپنا منہ مسجد حرام کی
طرف پھیر لیں آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ اہل
کتاب کو اس بات کے اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ
تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں ۝١٤٤ اور آپ اگرچہ اہل کتاب
کو تمام دلیلیں دے دیں لیکن وہ آپ کے قبلے کی پیروی نہیں کریں گے اور
نہ آپ کے قبلے کو ماننے والے ہیں اور نہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے قبلے
کو ماننے والے ہیں اور اگر آپ باوجود کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے پھر بھی
ان کی خواہشوں کے پیچھے لگ جائیں تو بالیقین آپ بھی ظالموں میں
ہو جائیں گے ۝١٤٥ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ تو اسے ایسا پہچانتے ہیں جیسے
کوئی اپنے بچوں کو پہچانے، ان کی ایک جماعت حق کو پہچان کر پھر چھپاتی
ہے ۝١٤٦ آپ کے رب کی طرف سے یہ سراسر حق ہے، خبردار آپ شک کرنے
والوں میں نہ ہونا ۝١٤٧ ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہو رہا ہے تم اپنی نیکیوں
کی طرف دوڑو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے، اللہ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ
تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝١٤٨ آپ جہاں سے نکلیں اپنا منہ (نماز کے لئے)
مسجد حرام کی طرف کر لیا کریں، یعنی یہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے،
جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں ۝١٤٩

آیت 143: اشارہ قبلہ رخ تبدیل کرنے کا عصر کی نماز میں حکم صادر ہوا اور نماز پھر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے ادا کی گئی۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۙ۝١٥٠ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ
وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۛ۝١٥١ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ
وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ۝١٥٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝١٥٣ وَ لَا
تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ
لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝١٥٤ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ
وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَ
بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ۝١٥٥ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝١٥٦ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝١٥٧

اور جس جگہ سے آپ نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور جہاں کہیں تم ہو اپنے چہرے اسی طرف کیا کرو تا کہ لوگوں کی کوئی حجت باقی نہ رہ جائے سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ہے تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ہی ڈرو تا کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور اس لئے بھی کہ تم راہ راست پاؤ۝١٥٠ جس طرح ہم نے تم میں تمہیں سے رسول بھیجا اور ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھا تا ہے جس سے تم بے علم تھے۝١٥١ اس لئے تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۝١٥٢ اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۝١٥٣ اور اللہ تعالیٰ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں، لیکن تم نہیں سمجھتے۝١٥٤ اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۝١٥٥ جنہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۝١٥٦ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۝١٥٧

صبر وشکیمت

آیت 153۔157:

علمی افادات:

یہ دنیا آفات کا گھر اور ابتلاء وآزمائش کا گڑھ ہے، اللہ تعالیٰ دے کر بھی آزماتا ہے، اور لے کر بھی ﴿وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾ لیکن مؤمن ہر دو صورت میں فطری آزمائشوں پر پورا اترتا ہے، مثلاً: کوئی خوف اس کا پیچھا کر رہا ہو، یا اس کے گھر پر فاقوں کا ڈیرہ ہو، خساروں سے وہ دو چار رہے، یا جوان جہاں اموات اس کی کمر توڑ دیں اور یا روٹی پورا کرنا ہی روگِ جان بن کر رہ جائے وغیرہ وغیرہ۔ تو وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا بلکہ نماز کی بروقت، باجماعت اور مکمل خشوع وخضوع کیساتھ بمطابق سنت ادائیگی کی مدد سے اپنے ایمان ویقین کو متزلزل نہیں ہونے دیتا، بلکہ ہمہ قسم معصیت وبرائی سے بچتے رہنے کیلئے بھی جان لڑا دیتا ہے، اور ساتھ ہی عقیدہ وعمل سے متعلق تمام اوامر الٰہیہ کی پاسداری وحفاظت کا مکمل اہتمام رکھنے کے صبر آزما عمل پر بھی کاربند رہتا ہے، اور اپنے ہر معاملہ کو اللہ کے سپرد رکھتا ہے۔ دل وزبان سے مجسم اقرار وتسلیم کی تصویر بنے یہی ورد حرزِ جان بنا لیتا ہے کہ: ہم اور ہمارا سب کچھ اللہ ہی کا تو ہے، ہمیں اور سب کچھ کو پلٹ کے بھی اسی کی طرف ہی جانا ہے، کچھ کھو بیٹھے بھی تو کیا غم، اور کچھ پالیا تو الحمد للہ رب العالمین......

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸

صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لئے بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں اپنی خوشی سے کرنے والوں کا اللہ قدردان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے ۝۱۵۸

......یہی تو ہیں کہ جو اللہ کے راستے میں جانیں لٹا دیں تو وہ مر کے بھی زندہ وجاوید اور امر ہو جاتے ہیں......انہی پیکر ایمان ویقین، اور مجسم رضا وتسلیم صابر وشاکر بندگانِ الٰہ کیلئے ان کے رب کی طرف سے رحمتیں ہی رحمتیں ہیں اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

اہل ایمان کے اوصاف:

نعمتوں کی فراوانی بھی ایک آزمائش ہوتی ہے اور بسا اوقات محرومیاں ایک لحاظ سے کسی نعمت سے کم نہیں ہوتیں۔ ہر مومن کا اس پر کامل ایمان ہے کہ سب کچھ اللہ کی مرضی اور اس کے حکم سے ہی ہوتا ہے، لہٰذا وہ بوقت مصیبت نفس پر اندرونی کنٹرول بذریعہ صبر حاصل کرتا ہے، بیرونی مظہر عبادت یعنی نماز کا سہارا لیتا ہے، جس کی بدولت وہ دنیا سے کٹ کے اللہ کیساتھ جڑ جاتا ہے، دل پر جلال الٰہی کی اثر خیزی جہاں خشوع وخضوع پیدا کرتی ہے، وہاں درپیش مصائب وآلام کی شدت میں کمی لا کر نماز کو باعث طمانیت وسکینت بنا دیتی ہے، صبر کا دامن تھامے رکھنا سہل ہو جاتا ہے اور اللہ سے مضبوط تر تعلق ایمان وایقان کو مزید بڑھاتا ہے تو مشکلات آسان ہوتی چلی جاتی ہیں، نیکیاں کرنا، فطرت ثانیہ بن جاتی ہے اور برائیوں بے حیائیوں (فحشاء ومنکر) سے بچنا سہل ہو جاتا ہے ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ کی رو سے لذت نماز اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

نوٹ: نماز کو فرائض وسنن اور شرائط وآداب کیساتھ، افضل اوقات نماز میں، سنتِ نبوی کے عین مطابق، کامل خشوع وخضوع سے ادا کرنا اقامتِ صلاۃ کہلاتا ہے۔ اگر اس میں کمی رہ جاتی ہے تو یہ (اقامت صلاۃ) سے متصف تو کیا الٹا اپنے نمازی کیلئے اللہ کے دربار میں بددعا بن جاتی ہے۔

نوٹ: صبر کا ایک مفہوم تو دنیاوی مصائب وآلام، بیماری وتکلیف، مال واولاد میں کمی ونقصان اور زندگی میں درپیش مادی مسائل ومشکلات کی حالت میں صبر کرنے سے تعبیر ہے، یہ ایک فطری صبر ہے، جو تقدیر کے فیصلوں کے آگے چاروناچار کرنا ہی پڑتا ہے، جبکہ [إنما الصبر عند الصدمة الأولى] (بخاری عن انس)

یعنی مصیبت آنے پر جزع وفزع، گریہ ونوحہ، اور واویلا کیے بغیر سر دھننے، گریبان پھاڑنے، سینہ کوبی اور ماتم وچلہ کرنے کی بجائے آغاز مصیبت پر ہی صبر کر جانا اور ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ کے اقرار سے فیصلہ قدرت پر صابر وشاکر ہونا مومن کا قرینۂ حیات ہے۔ جبکہ نیکی کے راستے میں پیش آنے والے مصائب وآلام پر صبر کرنا اسی طرح برائی سے بچنے میں درپیش مشکلات ومسائل کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنا اور لاحق ہونے والے خطرات ونقصانات کو خاطر میں لائے بغیر اللہ کی رضا وخوشنودی کے حصول کو حاصل زندگی بنا کر مومنانہ شان سے جینا اہل ایمان کا منفرد سلیقۂ زندگی ہے۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی؟ دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے (البقرۃ ۲۱۴)۔

❋❋❋❋❋

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ
بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ
وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ﴿١٥٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا
فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿١٦١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾ ع

جولوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے ﴿١٥٩﴾ مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں ﴿١٦٠﴾ یقیناً جو کفار اپنے کفر میں ہی مر جائیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ﴿١٦١﴾ جس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی ﴿١٦٢﴾ تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے ﴿١٦٣﴾ ع

آیت 163-164:

کائناتی شواہد

☆ جب یہ آیت کریمہ ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ نازل ہوئی تو کفار مکہ نے یہ شوشہ چھوڑا کہ اتنے سارے بنی نوع انسان کیلئے صرف ایک معبود...... بھلا کیسے پورا پڑے گا؟ تو بعد کی آیت کریمہ ''اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......'' نازل ہوئی۔

☆ صرف اللہ ہی کی عبادت کے کائناتی شواہد۔

جب اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ کا حکم جاری فرمادیا تو کون ومکان کے منہ بولتے شواہد وحقائق کا تذکرہ فرمایا، تاکہ یہ غافل دلوں اور محجوب عقلوں پر دستک ثابت ہو، چنانچہ اسطرح دعوت فکر ونظر دی کہ بغیر معاونین ومشیران کے، جہاں نہ کوئی اسمبلی ہے اور نہ سینٹ بلکہ اکیلے اللہ وحدہ لاشریک لہ کے تقاضائے قدرت کے تحت آسمان کی ایسی تخلیق کہ نہ تو وہ اوپر سے کسی رسی وغیرہ سے لٹکا ہوا ہے اور نہ ہی کسی زمینی ستون کے سہارے قائم ہے، یقیناً اس کی خلاقی وصناعی کا عظیم مظہر ہے۔ اور زمین...... اپنے بیرونی رخ پر نہروں دریاؤں کا بہتا جال لیے، اپنے پیٹ میں معدنیات کے خزانے سمیٹے، سطح زمین پر حجر وشجر کے سلسلوں کے سلسلے اگل اگل کے، زرخیز وبنجر، میدانی وسواحلی، ریگستان وجنگلات کے رنگا رنگ شاہکاروں کیساتھ زمین کے عظیم مظہر قدرت ہونے کی منادی دے رہی ہے۔ رات اور دن کے تسلسل وتعاقب کے حقائق، کوئی روشن روشن تو کوئی گھپ اندھیرے، کبھی راتیں لمبی اور دن چھوٹے تو کبھی دن لمبے اور راتیں چھوٹی، کہیں چاند سورج کے طلوع ہونے تو کہیں غروب ہونے کے حسین مناظر، اور اس طرح ماہ وسال، ایام ولیل کے دوران کے اوقات کا ایسا تعین کہ کارخانۂ زندگی کہ جس پر انسانی معاشرت کا انحصار ہے۔ کا ہر عمل فطرت کے عین مطابق رواں دواں ہے، وغیرہ یہ سب اسی (اللہ واحد لاشریک) کی توحید کے راز اگل رہے ہیں۔

مذکورہ آیت کریمہ میں، سمندروں کی پیٹھ پر تیرتے تجارتی سامان کی نقل وحمل پر مامور بحری جہاز، سمندری ذخائر اور تازہ گوشت (مچھلی) کی تلاش میں لہروں کو چیرتی یہ پہاڑ نما زکشتیاں...... ان پانیوں سے بخارات کا اٹھنا، جمع ہونا، ہوا کا انہیں ہانک کے پہچانا، پھر ان پانی بھرے پہاڑوں کا زمین پر اپنے درے کھول دینا، کہیں عذاب الٰہی تو کہیں رحمت خداوندی بن کے برسنا، ہمہ قسم ضروریات معاش کا زمین سے اگ کر انسانی ضرورت کو پورا کردینا، انسان ہی نہیں ہر ذی روح کیلئے پیغام حیات کی نوید بن جانا...... اسی طرح تیز وتند طوفانی آندھیوں یا ٹھنڈی میٹھی بشارتوں بھری ہواؤں کا چلنا...... وغیرہ اسی واحد لاشریک لہ کی توحید کے منادی ہیں۔

☆ یہ کائناتی شواہد چیخ چیخ کر کہہ رہے کہ ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ جب صناع وخلاق، مدبر ومصرف، اور الحی القیوم وہی اکیلا ہے تو معبود (عبادت کے لائق۔ عبادت کا حقدار) بھی صرف وہی اکیلا ہی ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ﴿۱۶۵﴾

آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزیں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا۔ آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں﴿۱۶۴﴾ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہرگز شرک نہ کرتے)﴿۱۶۵﴾

آیت 165: **شرک/اہل شرک/شرکاء اللہ**

علمی افادات

شرک باللہ سب سے بڑا جرم ہے، جس کی کسی حال میں بھی بخشش نہیں ہے۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴾ ” خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا“۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ: ”یا رسول اللہ! أی الذنب أعظم؟ قال أن تجعل للہ ندا و ھو خلقک “ (بخاری و مسلم)

”اے رسول الٰہی! کونسا گناہ سب سے برا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو برابر کر دے حالانکہ تجھے پیدا اسی۔ اللہ۔ نے کیا ہے۔“

واقعتاً یہ مقام افسوس ہے کہ مخلوق نے حقیقی خالق سے نظریں چرا کر نامعلوم کس کس کو اس ذات عالی صفات کے برابر لا کھڑا کر دیا ہے، اور وہ بھی ایسے عقیدت بھرے جذبات کیساتھ کہ وہ ان معبودانِ باطل کو اس خلاق وعلیم کی نسبت زیادہ عزت ومحبت کے مقام پر دیکھتا ہے، ان سے اس کے دل کے تار جڑے ہیں، ان پر نگاہیں جمی ہیں، ان مذہبی وروحانی پیشواؤں، حقیقی یا بناوٹی ولیوں، بزرگوں اور سچے جھوٹے اکابرینِ دین کی عقیدت ومحبت میں اللہ سے اس کے رسول سے محبت کی نسبت کہیں زیادہ ان کا اسیر ہوا نظر آتا ہے۔

اللہ کا حق عبادت غیر اللہ کے نام کر دیتا ہے، اللہ کے در پر جھکے رہنے کی بجائے در در کی خاک چھانتا ہے، اللہ سے ناامیدی اور غیر اللہ سے امیدیں باندھ لیتا ہے، اپنے رکوع، سجود، دعا والتجاء، بیم ورجاء، نذر وقسم، بھروسہ وتوکل، قربانی وخیرات سب غیر اللہ کیلئے وقف کر رکھتا ہے۔

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾

جس وقت پیشوا لوگ اپنے تابعداروں سے بیزار ہو جائیں گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور کل رشتے ناتے ٹوٹ جائیں گے ﴿١٦٦﴾ اور تابعدار لوگ کہنے لگیں گے، کاش ہم دنیا کی طرف دوبارہ جائیں تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال دکھائے گا ان کو حسرت دلانے کو، یہ ہرگز جہنم سے نہیں نکلیں گے ﴿١٦٧﴾

آیت166۔167:

اہل شرک اللہ کے ماسوا کیلئے ایسی محبت رکھتے ہیں کہ جیسے اہل ایمان اپنے اللہ کیلئے محبت کے جذبات رکھتے ہیں، بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ یہ مشرک بھول رہے ہیں کہ ان کے یہ معبودان غیر اللہ روز آخرت ان کے اس عقیدت و پیار، ان کی اس عبادت و پرستش کا صاف صاف انکار کر دیں گے، اور اپنے عبادت گزاروں سے بیزاری دکھائیں گے اور اعلان براءت کر دینگے۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ: وہ تو گزر چکے تھے، منوں مٹی تلے چلے گئے تھے، دنیا اور دنیا والوں سے ان کا رشتہ کٹ چکا تھا، انہیں کیا معلوم کہ ان سے متعلق کیا کیا خرافات نے جنم لیا، ان کی قبروں کو مزارات میں بدل کر عبادت گاہیں بنا دیا گیا، انہیں اپنا مشکل کشا، حاجت روا مان لیا گیا، ان کے نام کی نذر و نیاز دی گئی، مرغے، چھترے اور چڑھاوے چڑھائے گئے۔ گویا انہیں خدا بنا دیا گیا۔

یہ شرکاء اللہ ان سے اعلان برأت کر دیں گے، ان کے منہ پر اللہ کے روبرو کہیں گے کہ نہ ہم نے انہیں اپنی عبادت کا کہا تھا، اور نہ ہی ہمیں ان کی عبادت کا کوئی علم ہے، ہمارا ان سے کوئی واسطہ و رشتہ نہ تھا اور نہ ہے۔ جو کچھ انہوں نے کہا کیا اس کے ذمہ دار یہ خود ہیں، ہم نہیں ہیں۔ یہ ساری عبادات ان مشرکوں کیلئے حسرت و ندامت کے سوا کچھ نہ ہوں گی، ان کے اعمال ان کے منہ چڑا رہے ہوں اور مشرک کا ٹھکانہ بالآخر جہنم قرار پائے گا جس سے وہ کبھی نکل نہ پائیں گے۔ والعیاذ باللہ

❀❀❀❀❀

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ
نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا
يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ
بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَ لَحْمَ
الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ
لَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۖۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ
اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي
الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ
عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ

لوگو! زمین میں جتنی بھی حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں انہیں کھاؤ پیو اور شیطانی
راہ پر مت چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿۱۶۸﴾ وہ تمہیں صرف برائی اور بے حیائی کا
اور اللہ تعالیٰ پر ان باتوں کے کہنے کا حکم دیتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں ﴿۱۶۹﴾ اور ان
سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو
تو جواب دیتے ہیں ہم اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے
باپ دادوں کو پایا، گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں ﴿۱۷۰﴾
کفار کی مثال ان جانوروں کی طرح ہے جو اپنے چرواہے کی صرف پکار اور
آواز ہی سنتے ہیں (سمجھتے نہیں) وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں، انہیں
عقل نہیں ﴿۱۷۱﴾ اے ایمان والو جو پاکیزہ روزی ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں
انہیں کھاؤ پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے رہو ﴿۱۷۲﴾
تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا
دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے
والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی پابندی نہیں،
اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۷۳﴾ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی
کتاب چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو
کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے
بات بھی نہ کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک
عذاب ہے ﴿۱۷۴﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت کے بدلے اور
عذاب کو مغفرت کے بدلے خرید لیا ہے، یہ لوگ آگ کا عذاب کتنا برداشت
کرنے والے ہیں ﴿۱۷۵﴾ ان عذابوں کا باعث یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سچی
کتاب اتاری اور اس کتاب میں اختلاف کرنے والے یقیناً دور کے خلاف
میں ہیں ﴿۱۷۶﴾ ساری اچھائی مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں
بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر،
کتاب اللہ اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے
باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو

السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى
الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي
الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۗ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۗ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ
فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۗ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ
تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ اۨلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ ؕ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ
اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾ ؕ
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ ۙ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِيْنَ
يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۗ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّهٗ ۗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾

دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوۃ کی ادائیگی کرے،
جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت
صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں ﴿١٧٧﴾ اے ایمان والو تم پر
مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد، آزاد کے بدلے، غلام، غلام
کے بدلے عورت، عورت کے بدلے، ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف
سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی اتباع کرنی چاہیے اور آسانی
کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور
رحمت ہے اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا ﴿١٧٨﴾
عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے اس کے باعث تم (قتل ناحق
سے) رکو گے ﴿١٧٩﴾ تم پر فرض کر دیا گیا کہ جب تم میں سے کوئی مرنے لگے اور
مال چھوڑ جاتا ہو تو اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھائی کے
ساتھ وصیت کر جائے پرہیزگاروں پر یہ حق اور ثابت ہے ﴿١٨٠﴾ اب جو شخص
اسے سننے کے بعد بدل دے اس کا گناہ بدلنے والے پر ہی ہوگا، واقع ہی
اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿١٨١﴾ ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی
جانبداری یا گناہ کی وصیت کر دینے سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں صلح
کرا دے تو اس پر گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ﴿١٨٢﴾ اے ایمان
والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے
گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ﴿١٨٣﴾ گنتی کے چند دن ہیں لیکن تم میں سے
جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی پورا کر لے اور اس کی
طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں
سبقت کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام
روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو ﴿١٨٤﴾

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ
بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ
اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَ
لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اور روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں وہ چاہتا ہے تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس طرح کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو ﴿۱۸۵﴾

آیت 185: قرآن کریم اور رمضان المبارک کا گہرا تعلق ہے کیونکہ پہلی وحی غارِ حرا میں آئی اور وہ بھی رمضان المبارک میں آئی۔

❁❁❁❁❁

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى
نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ
اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ
فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَ
اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا
تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ؑ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ
مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ
مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ
وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ
الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى
يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ
قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ
انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ
دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے
پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے وہ میری بات مان لیا
کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے (۱۸۶) روزوں کی
راتوں میں اپنی بیویوں سے جماع تمہارے لئے حلال کیا گیا وہ تمہارا لباس
ہیں اور تم ان کے لباس ہو تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے اس
نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرما لیا اب تمہیں ان سے مباشرت
کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کی تلاش کرنے کی اجازت ہے۔ تم کھاتے
پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر
رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب
کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں تم ان کے قریب
بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے
تا کہ وہ بچیں (۱۸۷) اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو
رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو (۱۸۸)
لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ
لوگوں (کی عبادت) کے وقتوں اور حج کے موسم کے لئے ہے (احرام کی
حالت میں) اور گھروں کے پیچھے سے تمہارا آنا کچھ نیکی نہیں، بلکہ نیکی والا وہ
ہے جو متقی ہو اور گھروں میں تو دروازوں میں سے آیا کرو اور اللہ سے ڈرتے
رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ (۱۸۹) لڑو اللہ کی راہ میں جو تم سے لڑتے ہیں اور
زیادتی نہ کرو اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا (۱۹۰) انہیں مارو
جہاں بھی پاؤ اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے اور (سنو)
فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب
تک کہ یہ خود تم سے نہ لڑیں، اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں مارو کافروں کا
بدلہ یہی ہے (۱۹۱) اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے (۱۹۲) ان
سے لڑو جب تک کہ فتنہ نہ مٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کا دین غالب نہ آجائے
اگر یہ رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے (۱۹۳)

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا
رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ
صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۗ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى
الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَ مَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ
التَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا
هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ
اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٩٩﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾

حرمت والے مہینے حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادلے
بدلے کی ہیں جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جو تم
پر کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ
پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ﴿١٩٤﴾ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں
ہلاکت میں نہ پڑو اور سلوک و احسان کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے ﴿١٩٥﴾ حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو ہاں اگر تم
روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالو اور سر نہ منڈواؤ جب تک کہ
قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں
کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے خواہ
روزے رکھ لے خواہ صدقہ دے دے، خواہ قربانی کرے پس جب تم امن
کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے پس
اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالے جسے طاقت نہ ہو تو وہ تین روزے حج
کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی پر یہ پورے دس ہو گئے یہ حکم ان
کے لئے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو
اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ﴿١٩٦﴾ حج کے مہینے مقرر ہیں
اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے،
گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے تم جو نیکی کرو گے اس
سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر
توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو ﴿١٩٧﴾ تم پر اپنے
رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مسجد
حرام کے پاس ذکر الٰہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت
دی ہے، تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے ﴿١٩٨﴾ پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس
جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو یقیناً
اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ﴿١٩٩﴾ پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا
ذکر کرو جس طرح تم اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی
زیادہ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں
دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں بھی کوئی حصہ نہیں ﴿٢٠٠﴾

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّ فِى
الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ
مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ فِىۡٓ
اَيَّامٍ مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ تَعَجَّلَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۚ وَ
مَنۡ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اعۡلَمُوۡٓا اَنَّكُمۡ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿٢٠٣﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ
يُّعۡجِبُكَ قَوۡلُهٗ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ يُشۡهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىۡ
قَلۡبِهٖ ۙ وَ هُوَ اَلَدُّ الۡخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الۡاَرۡضِ
لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَيُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ وَ النَّسۡلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الۡفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ
فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور عذاب جہنم سے نجات دے ﴿٢٠١﴾ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ﴿٢٠٢﴾ اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان گنتی کے چند ایام (ایام تشریق) میں کرو دو دن کی جلدی کرنے والوں پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو تم سب اس کی طرف جمع کئے جاؤ گے ﴿٢٠٣﴾ بعض لوگوں کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کر دیتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ دراصل وہ زبردست جھگڑالو ہے ﴿٢٠٤﴾ جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین پر فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے ﴿٢٠٥﴾ اور جب اسے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو تکبر اور تعصب اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ ایسے کے لئے بس جہنم ہی ہے اور یقیناً وہ بدترین جگہ ہے ﴿٢٠٦﴾

علمی افادات

آیت 204۔206:

زورِ زبان، حجت و برہان اور اپنا موقف پیش کرنے میں قوت تاثیر ایک خداداد صلاحیت ہے، اگر حق بات ثابت کرنی ہو تو یہ حکمت و دانائی کہلاتی ہے، لیکن اگر جھوٹ کو سچ کر دکھانے، باطل کو حق ثابت کرنے اور مفادات کے حصول کیلئے حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کرنے میں ایسی مہارت دکھائی جا رہی ہو تو اسے عیاری اور چرب لسانی کا نام دیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا آیات میں کچھ ایسی ہی کیفیت کا ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ منافقین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ منافق گفتگو میں دیگران پر چھایا رہتا ہے، بولتے آدمی کو چپ کرا دینا، اور خود کو سچا منوانے کیلئے قسمیں تک کھانے پر اتر آنا اس کا خاصہ ہے۔ گویا یہ چرب لسانی، اپنی سچائی پر رب کی قسمیں کھانا اور بحث و مقابلہ میں حریف کو چت کر دینا، منافق آدمی کی کامیاب چال ہوا کرتی ہے...... پھر مجمع میں سچا ہونے کی دیر ہے کہ اب اس کا حقیقی روپ کھل کر سامنے آ جاتا ہے، ہر اچھائی کے راستے کی رکاوٹ بن جانا، ہر بگاڑ کا سرخیل ہونا، اور درپردہ حق کی جڑیں کاٹنا اس کا وطیرہ ہوتا ہے۔ اور جب کوئی ناصح اسے اللہ سے ڈرنے کا درس دینے لگتا ہے تو یہ منافق سٹپٹا اٹھتا ہے، اس کی جاہلی حمیت باگیں تڑوانے لگتی ہے، وہ نصیحت آموزی کی بجائے اس خیر خواہی کو اپنی بے عزتی سمجھ بیٹھتا ہے، اس طرح یہ ناصح اسے اپنی توہین آمیزی کا گویا مرتکب نظر آتا ہے، وہ اس سے چڑتا ہے، اس سے نالاں ہو جاتا ہے اور برائی پر ڈٹے رہنے کو اپنی عزت و وقار کا مسئلہ بنا لیتا ہے۔

دراصل یہ اس کے منافق ہونے کی دلیل ہے جبکہ: حق کے طالب، حق کے متلاشی اور اللہ کی رضا کو مقصد زندگی جاننے والے تو حق بات کو قبول کرنے میں ادنیٰ تامل بھی نہیں کرتے، بلکہ ناصح کے شکر گزار ہوتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس نے بھلائی کا راستہ بتایا ہے، دنیا و آخرت کے سنوارنے میں اس نے راہنمائی کی ہے۔

❀❀❀❀❀

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ
اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي
السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾ؒ سَلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ
بَيِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ
النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ
اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى
يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ
اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلْ مَاۤ
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَ
الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان
تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی مہربانی کرنے والا
ہے ﴿٢٠٧﴾ ایمان والو اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے
قدموں کی تابعداری نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿٢٠٨﴾ اگر تم باوجود تمہارے
پاس دلیل آجانے کے بھی پھسل جاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت
والا ہے ﴿٢٠٩﴾ کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ تعالیٰ
بادل کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی اور کام انتہا تک پہنچا دیا
جائے، اللہ ہی کی طرف سے تمام کام لوٹائے جاتے ہیں ﴿٢١٠﴾ بنی اسرائیل سے
پوچھو تو کہ ہم نے انہیں کس قدر روشن نشانیاں عطا فرمائیں اور جو شخص اللہ
تعالیٰ کی نعمتوں کو اپنے پاس پہنچ جانے کے بعد بدل ڈالے (وہ جان لے)
کہ اللہ تعالیٰ بھی سخت عذابوں والا ہے ﴿٢١١﴾ کافروں کے لئے دنیا کی زندگی
خوب زینت دار کی گئی ہے، وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں
حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ ہونگے، اللہ تعالیٰ جسے
چاہتا ہے بےحساب روزی دیتا ہے ﴿٢١٢﴾ دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ
تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے
ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں، تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو
جائے۔صرف ان ہی لوگوں نے جو اسے دیئے گئے تھے، اپنے پاس دلائل
آچکنے کے بعد آپس کے بغض وعناد کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا اس لئے
اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی
مشیت سے رہبری کی اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری
کرتا ہے ﴿٢١٣﴾ کیا تم یہ گمان کئے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب
تک تم پر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے انہیں
بیماریاں اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور ان
کے ساتھ کے ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ
اللہ کی مدد قریب ہی ہے ﴿٢١٤﴾ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ
کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لئے ہے اور رشتہ داروں اور
یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ
تعالیٰ کو اس کا علم ہے ﴿٢١٥﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْـًٔا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ
لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ
اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ
وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ
اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ
كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ
لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا
يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ ۙ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ
فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ
حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ
اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ
مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى
النَّارِ ۖ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ
اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٢١﴾

تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں دشوار معلوم ہو، ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو
اور دراصل وہی تمہارے لئے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو،
حالانکہ وہ تمہارے لئے بری ہو حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو ﴿٢١٦﴾ لوگ
آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ
دیجئے کہ ان میں لڑائی کرنا سخت گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اس کے ساتھ
کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ
کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے یہ لوگ تم سے لڑائی
بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین
سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اسی کفر کی
حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیاوی اور آخروی سب غارت ہو جائیں گے۔
یہ لوگ جہنمی ہونگیں اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ﴿٢١٧﴾ البتہ ایمان لانے والے،
ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار
ہیں، اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے ﴿٢١٨﴾ لوگ آپ سے
شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ
ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے
بہت زیادہ ہے، آپ سے بھی دریافت کرتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں، تو آپ
کہہ دیجئے حاجت سے زیادہ چیز اللہ تعالیٰ اسطرح سے اپنے احکام صاف صاف
تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے تا کہ تم سوچ سمجھ سکو ﴿٢١٩﴾ امور دینی اور دنیاوی کو۔ اور
تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر
خواہی بہتر ہے، تم اگر ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں،
بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت
میں ڈال دیتا یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے ﴿٢٢٠﴾ اور شرک کرنے والی
عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو ایماندار لونڈی بھی شرک
کرنے والی آزاد عورت سے بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک
کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں،
ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے، گو مشرک تمہیں اچھا لگے، یہ لوگ جہنم کی
طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا
ہے وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرما رہا ہے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں ﴿٢٢١﴾

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ
فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ
فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا
حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۠ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا
اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ
النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ
اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ
اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾
وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ
يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ
وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ
اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ
بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ
اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے،
حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان
کے قریب نہ جاؤ ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے
اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں
کو پسند فرماتا ہے ﴿۲۲۲﴾ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتوں میں
جس طرح چاہو آؤ اور اپنے لئے (نیک اعمال) آگے بھیجو اور اللہ تعالیٰ سے
ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو اور ایمان والوں کو
خوشخبری دیجئے ﴿۲۲۳﴾ اور اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا (اس طرح) نشانہ نہ بناؤ کہ
بھلائی اور پرہیزگاری اور لوگوں کے درمیان کی اصلاح کو چھوڑ بیٹھو اور اللہ
تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۲۲۴﴾ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ان قسموں پر نہ
پکڑے گا جو پختہ نہ ہوں ہاں اس کی پکڑ اس چیز پر ہے جو تمہارے دلوں کا
فعل ہو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور بردبار ہے ﴿۲۲۵﴾ جو لوگ اپنی بیویوں سے
(تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں، ان کی چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر وہ
لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے ﴿۲۲۶﴾ اور اگر طلاق کا ہی قصد
کرلیں تو اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو
تین حیض تک روکے رکھیں انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو
پیدا کیا ہو چھپائیں اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، ان
کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے کے پورے حقدار ہیں اگر ان کا ارادہ
اصلاح کا ہو اور عورتوں کو بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں
اچھائی کے ساتھ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اللہ تعالیٰ غالب ہے
حکمت والا ہے ﴿۲۲۸﴾ یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی
کے ساتھ چھوڑ دینا اور تمہیں حلال نہیں تم نے انہیں جو دیا ہے اس میں سے
کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا
خوف ہو اس لئے اگر تمہیں ڈر ہو کہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو
عورت رہائی پانے کے لئے کچھ دے ڈالے، اس پر دونوں پر گناہ نہیں یہ
اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہیں بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے
تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں ﴿۲۲۹﴾

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ
ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَ لَا
تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ
وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ
اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

پھر اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اس کے لئے حلال نہیں
جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے، پھر اگر وہ بھی
طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ
جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جنہیں
وہ جاننے والوں کے لئے بیان فرما رہا ہے ﴿۲۳۰﴾ جب تم عورتوں کو طلاق دو وہ
اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ یا بھلائی کے
ساتھ الگ کر دو اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم اور زیادتی کے
لئے نہ روکو جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تم اللہ کے احکام کو
ہنسی کھیل نہ بناؤ اور اللہ کا احسان جو تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب وحکمت
اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے اس سے بھی۔ اور
اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے ﴿۲۳۱﴾
اور جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو انہیں ان
کے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ وہ آپس میں دستور کے
مطابق رضامند ہوں یہ نصیحت انہیں کی جاتی ہے جنہیں تم میں سے اللہ تعالیٰ
پر اور قیامت کے دن پر یقین وایمان ہو اس میں تمہاری بہترین صفائی اور
پاکیزگی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿۲۳۲﴾

وضاحت

آیت 232:

وضاحت:

اگر دونوں میں سے کوئی صورت اختیار نہیں کرے گا تو عدالت اس کو دونوں میں سے کسی ایک بات کے اختیار کرنے پر مجبور کرے گی کہ وہ اس سے تعلق قائم کرے، یا طلاق دے، تا کہ عورت پر ظلم نہ ہو۔ (تفسیر ابن کثیر) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ چار مہینے گزرتے ہی از خود طلاق واقع نہیں ہوگی۔ (بلکہ خاوند کے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوگی جس پر اسے عدالت بھی مجبور کرے گی۔ جیسا کہ جمہور علماء کا مسلک ہے (ابن کثیر) اس سے وہ مطلقہ عورت مراد ہے جو حاملہ بھی نہ ہو (کیوں کہ حمل والی عورت کی مدت وضع حمل ہے) جسے دخول سے قبل طلاق مل گئی ہو، وہ بھی نہ ہو (کیوں کہ اس کی کوئی عدت ہی نہیں ہے) آئینہ بھی نہ ہو یعنی جن کو حیض آنا بند ہو گیا ہو (کیوں کہ ان کی عدت تین مہینے ہے) گویا یہاں مذکورہ عورتوں کے علاوہ صرف مدخولہ عورت کی عدت بیان کی جا رہی ہے اور وہ ہے تین قروء۔ جس کے معنی طہر یا تین حیض کے ہیں۔ یعنی تین طہر یا تین حیض عدت گزار کے وہ دوسری جگہ شادی کرنے کی مجاز ہے۔ سلف نے قروء کے دونوں ہی معنی صحیح قرار دیے ہیں، اس لیے دونوں کی گنجائش ہے (ابن کثیر وفتح القدیر)......

وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس کی طاقت ہو ماں کو اس بچے کی وجہ سے یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے، پھر اگر دونوں (یعنی ماں باپ) اپنی رضامندی سے باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں جب کہ تم ان کو مطابق دستور کے جو دینا ہو وہ ان کے حوالے کر دو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے ﴿۲۳۳﴾

......اس سے حیض اور حمل دونوں ہی مراد ہیں۔حیض نہ چھپائیں، مثلا کہے کہ طلاق کے بعد مجھے ایک یا دو حیض آئے ہیں، درآں حالیکہ اسے تینوں حیض آچکے ہوں مقصد پہلے خاوند کی طرف رجوع کرنا ہو (اگر وہ رجوع کرنا چاہتا ہو) یا اگر رجوع کرنا نہ چاہتی ہو تو یہ کہہ دے کہ مجھے تو تین حیض آچکے ہیں۔جبکہ وقعتاً ایسا نہ ہو، تا کہ خاوند کا حق رجوع ثابت نہ ہو سکے اسی طرح حمل نہ چھپائیں کیوں کہ اس طرح دوسری جگہ شادی کرنے کی صورت میں نسب میں اختلاط ہو جائے گا۔نطفہ وہ پہلے خاوند کا ہوگا اور منسوب دوسرے خاوند کی طرف ہو جائے گا۔یہ سخت کبیرہ گناہ ہے۔رجوع کرنے سے خاوند کا مقصد اگر تنگ کرنا نہ ہو تو عدت کے اندر خاوند کو رجوع کرنے کا پورا حق حاصل ہے عورت کے ولی کو اس حق میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں ہے۔یعنی دونوں کے حقوق ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، جن کے پورا کرنے کے دونوں شرعاً پابند ہیں، تاہم مرد کو عورت پر فضیلت یا درجہ حاصل ہے، مثلاً فطری قوتوں میں، جہاد کی اجازت میں، میراث کے دوگنا ہونے میں، قوامیت اور حاکمیت میں اور اختیار طلاق و رجوع (وغیرہ) میں ہیں، پھر یا تو اچھائی سے روکنا ( ) یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ( ) اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لئے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لئے کچھ دے ڈالے، اس میں دونوں پر گناہ نہیں ( ) یعنی وہ طلاق سے جس میں خاوند کو (عدت کے اندر) رجوع کا حق حاصل ہے، وہ دو مرتبہ ہے۔پہلی مرتبہ طلاق کے بعد بھی اور دوسری مرتبہ طلاق کے بعد بھی رجوع ہو سکتا ہے۔تیسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد رجوع کی اجازت نہیں زمانہ جاہلیت میں یہ حق طلاق و رجوع غیر محدود تھا، جس سے عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا آدمی بار بار طلاق دے کر رجوع کرتا رہتا تھا، اس طرح اسے نہ بساتا تھا نہ آزاد کرتا تھا اللہ نے اس ظلم کا راستہ بند کر دیا اور پہلی یا دوسری مرتبہ سوچنے اور غور کرنے سہولت سے محروم بھی نہیں کیا ورنہ اگر پہلی مرتبہ کی طلاق میں ہی ہمیشہ کے لیے جدائی کا حکم دے دیا جاتا تو اس سے پیدا ہونے والی معاشرتی مسائل کی پیچیدگیوں کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے "طلقتان" (دو طلاقیں) نہیں فرمایا بلکہ ﴿ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ﴾ (طلاق دو مرتبہ) فرمایا جس......

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۳۴

تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن عدت میں رکھیں پھر جب مدت ختم کر لیں تو جو اچھائی کے ساتھ وہ اپنے لئے کریں اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے خبردار ہے۝۲۳۴

......سے اس بات کی طرف اشارہ فرما دیا کہ بیک وقت دو یا تین طلاقیں دینا اور انہیں بیک وقت نافذ کر دینا حکمت الٰہیہ کے خلاف ہے۔ حکمت الٰہی اسی بات کی مقتضی ہے کہ ایک مرتبہ طلاق کے بعد (چاہے وہ ایک ہو یا کئی ایک) اور اسی طرح دوسری مرتبہ طلاق کے بعد (چاہے وہ ایک ہو یا کئی ایک) مرد کو سوچنے اور جلد بازی یا غصے میں کیے گئے کام کے ازالے کا موقع دیا جائے یہ حکمت ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق رجعی قرار دینے میں ہی باقی رہتی ہے جیسا کہ محدثین اور سلف صالحین کا مذہب ہے، نہ کہ تینوں کو بیک وقت نافذ کر کے سوچنے اور غلطی کا ازالہ کرنے کی سہولت سے محروم کر دینے کی صورت میں جیسا کہ بعض لوگوں کا نقطۂ نظر ہے۔

(۱) یعنی رجوع کر کے اچھے طریقے سے اسے بسانا۔

(۲) یعنی تیسری مرتبہ طلاق دے کر۔

(۳) اس میں خلع کا بیان ہے یعنی عورت خاوند سے علیحدگی حاصل کرنا چاہے تو اس صورت میں خاوند عورت سے اپنا دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے۔ خاوند اگر علیحدگی قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو تو عدالت خاوند کو طلاق دینے کا حکم دے گی اور اگر وہ اسے نہ مانے تو عدالت نکاح فسخ کر دے گی۔ گویا طلاق بذریعہ خلع بھی ہو سکتی ہے اور بذریعہ فسخ بھی دونوں صورتوں میں عدت ایک حیض ہے (ابوداود، ترمذی، نسائی والحاکم بحوالہ فتح القدیر) عورت کو یہ حق دینے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی سخت تاکید کی گئی ہے کہ عورت بغیر کسی معقول عذر کے خاوند سے علیحدگی یعنی طلاق کا مطالبہ نہ کرے اگر ایسا کرے گی تو نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے لیے یہ سخت وعید بیان فرمائی ہے کہ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائیں گی۔ (ابن کثیر)۔

پھر اگر اس کو طلاق دے دے تو اب اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے تو ان دونوں کو میل جول کر لینے میں کوئی گناہ نہیں، جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت ختم کرنے پر آئیں تو اب انہیں اچھی طرح بساؤ، یا بھلائی کے ساتھ الگ کر دو، اور انہیں تکلیف پہنچانے کی غرض سے ظلم و زیادتی کے لئے نہ روکو جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تم اللہ کے احکام کو ہنسی کھیل نہ بناؤ اور اللہ کا احسان جو تم پر ہے یاد کرو اور جو کچھ کتاب و حکمت اس نے نازل فرمائی ہے جس سے تمہیں نصیحت کر رہا ہے اسے بھی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔

(۱) اس طلاق سے تیسری طلاق مراد ہے۔ یعنی تیسری طلاق کے بعد خاوند اب نہ رجوع کر سکتا ہے اور نہ نکاح۔ البتہ یہ عورت کسی اور جگہ نکاح کر لے اور دوسرا خاوند اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے، یا فوت ہو جائے تو اس کے بعد زوج اول سے اس کا نکاح جائز ہوگا لیکن اس کے لیے ہمارے ملک میں جو حلالہ کا طریقہ رائج ہے، یہ لعنتی فعل ہے۔ نبی ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ترمذی، کتاب النکاح، باب نمبر ۲۸۔ والنسائی کتاب الطلاق، باب الحلال المطلقہ ثلاثا و مافیہ من التغلیظ)۔......

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ
اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ
لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَ
لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۳۵

تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن ان سے پوشیدہ وعدے نہ کرلو ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو اور عقد نکاح جب تک عدت ختم نہ ہو جائے پختہ نہ کرو، جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم رکھتا ہے تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ بخشش اور حلم والا ہے ۝۲۳۵

...... حلالہ کی غرض سے کیا گیا نکاح، نکاح نہیں ہے زنا کاری ہے اس نکاح سے عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ آج کل کے بعض علماء اس آیت سے اپنے حلالہ مروجہ کا جسے حدیث میں باعث لعنت قرار دیا گیا ہے اثبات کرتے ہیں ان کی یہ شوخ چشمانہ قرآن کریم کی معنوی تحریف کے مترادف ہے فنعوذ باللہ من ہذا۔

(۲) (اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ) میں بتلایا گیا تھا کہ دو طلاق تک رجوع کرنے کا اختیار ہے اس آیت میں کہا جا رہا ہے کہ رجوع عدت کے اندر اندر ہو سکتا ہے عدت گزرنے کے بعد نہیں اس لیے یہ تکرار نہیں ہے جس طرح کہ بظاہر معلوم ہوتی ہے۔

(۳) بعض لوگ مذاق میں طلاق دے دیتے یا نکاح کر لیتے یا آزاد کر دیتے ہیں پھر کہتے کہ میں نے تو مذاق کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے آیات الٰہی سے استہزاء قرار دیا جس سے مقصود اس سے روکنا ہے اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مذاق سے بھی اگر کوئی مذکورہ کام کرے گا تو وہ حقیقت ہی سمجھا جائے گا اور مذاق کی طلاق یا نکاح یا آزادی نافذ ہو جائے گی۔ (سنن ابی داؤد، سنن ترمذی وابن ماجہ کتاب الطلاق)۔

(۱) اس میں مطلقہ عورت کی بابت ایک تیسرا حکم دیا جا رہا ہے وہ یہ کہ عدت گزرنے کے بعد (پہلی یا دوسری طلاق کے بعد) اگر سابقہ خاوند بیوی باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو تم ان کو مت روکو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک ایسا واقعہ ہوا تو عورت کے بھائی نے انکار کر دیا جس پر یہ آیت اتری۔ (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی)۔

اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی، بلکہ اس کے نکاح کے لیے ولی کی اجازت اور رضامندی ضروری ہے۔ تب ہی تو اللہ تعالیٰ نے ولیوں کو اپنا حق ولایت غلط طریقے سے استعمال کرنے سے روکا ہے۔ شانِ نزول کی اس روایت سے، جو صحیح بخاری میں ہے، ولایت نکاح کا مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی ابہام یا اشکال نہیں رہتا۔ اس کی مزید تائید دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے مثلاً: (لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِي) (ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں) (رواہ الخمسۃ الا النسائی ارواء الغلیل ج2 ص235۔ صححہ الالبانی)۔

ایک اور روایت میں ہے: (ایما امراۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل) (حوالہ مذکورہ صححہ ایضاً الالبانی) "جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا پس اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے"۔ ان احادیث کو علامہ انور شاہ کشمیری نے بھی دیگر محدثین کی طرح صحیح اور احسن تسلیم کیا ہے (فیض الباری ج ٤ کتاب النکاح) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عورت کے ولیوں کو بھی عورت پر جبر کرنے کی اجازت نہیں بلکہ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ عورت کی رضامندی کو بھی ضرور ملحوظ رکھیں اگر ولی عورت کی رضامندی کو نظر انداز کر کے زبردستی نکاح کر دے، تو شریعت نے عورت کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا اختیار دیا ہے۔......

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ
عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ
قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ
يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٧﴾ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ
الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ
رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ
اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ
اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ
مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ ع

اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کئے طلاق دے دو تو بھی تم پر
کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو۔ خوش حال اپنے انداز سے اور
تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائی
کرنے والوں پر یہ لازم ہے ﴿٢٣٦﴾ اور اگر تم عورتوں کو اس سے پہلے طلاق دے
دو کہ تم نے انہیں ہاتھ نہیں لگایا ہو اور تم نے ان کا مہر بھی مقرر کر دیا تو مقررہ
مہر کا آدھا مہر دے دو یہ اور بات ہے وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف
کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے تمہارا معاف کر دینا تقویٰ سے
بہت نزدیک ہے اور آپس کی فضیلت اور بزرگی کو فراموش نہ کرو یقیناً اللہ
تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے ﴿٢٣٧﴾ نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص
درمیان والی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو ﴿٢٣٨﴾ اگر تمہیں
خوف ہو تو پیدل ہی سہی یا سواری سہی، ہاں جب امن ہو جائے تو اللہ کا ذکر
کرو جس طرح کے اس نے تمہیں اس بات کی تعلیم دی جسے تم نہیں جانتے
تھے ﴿٢٣٩﴾ جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں اور وہ
وصیت کر جائیں ان کی بیویاں سال بھر تک فائدہ اٹھائیں انہیں کوئی نہ
نکالے، ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے لئے اچھائی
سے کریں، اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے ﴿٢٤٠﴾ طلاق والیوں کو اچھا فائدہ دینا
پرہیزگاروں پر لازم ہے ﴿٢٤١﴾ اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنی آیتیں تم پر ظاہر فرما رہا
ہے تاکہ تم سمجھو ﴿٢٤٢﴾ ع

......اس لئے ضروری ہے کہ نکاح میں دونوں کی رضامندی حاصل کی جائے کوئی ایک فریق بھی من مانی نہ کرے اگر عورت من مانے طریقے سے ولی کی اجازت نظر انداز کرے گی تو وہ نکاح ہی صحیح نہیں ہوگا اور ولی زبردستی کرے گا اور لڑکی کے مفادات کے مقابلے میں اپنے مفادات کو ترجیح دے گا تو عدالت ایسے ولی کو حق ولایت سے محروم کر کے ولی ابعد کے ذریعے سے یا خود ولی بن کر اس عورت کے نکاح کا فریضہ انجام دے گی۔ (فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی لها) (ارواء الغلیل ج ٦) پس اگر ولی آپس میں لڑیں تو اس عورت کا ولی بادشاہ ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔ جھگڑے سے مراد ایسا جھگڑا ہے جو بالغ لڑکی کے نکاح میں رکاوٹ بن جائے ایسے موقعے پر حاکم مجاز یا قاضی معاملے کا جائزہ لے گا اور ولی غیر مشفق کو ولایت سے معزول کر کے خود نکاح کرانے کا فریضہ انجام دے گا۔ لیکن کسی بھی قاضی یا حاکم کا محض اس بنا پر کہ لڑکی بالغ ہے، اس لیے اس کی رائے یا فیصلہ باپ کے مقابلے میں صحیح ہے لڑکی کے حق میں فیصلہ کر دینا غیر صحیح ہے۔ جیسا کہ آج کل بہت سی عدالتیں کر رہی ہیں۔ عدالتوں کو خیر خواہ والدین کے حق ولایت کو ختم کرنے کی مذموم سعی نہیں کرنی چاہئے جو شریعت نے انہیں دیا ہے۔

آیت ٢٣٣-٢٤٢: تمام آیات موضوع طلاق پر مشتمل ہیں، عدت ٤ ماہ ١٠ دن ہے۔

❁❁❁❁❁

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا مر جاؤ، پھر انہیں زندہ کر دیا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں ﴿۲۴۳﴾ اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سنتا، جانتا ہے ﴿۲۴۴﴾ ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے پس اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے گا اللہ ہی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿۲۴۵﴾ کیا آپ نے (حضرت) موسیٰ کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا جب کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجئے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد فرض ہو جانے کے بعد تم جہاد نہ کرو، انہوں نے کہا بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے؟ ہم تو اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کر دیئے گئے ہیں۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے تھوڑے سے لوگوں کے سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے ﴿۲۴۶﴾

آیت 243: **موت وحیات...... صرف اللہ کے ہاتھ میں**

آیات مبارکہ میں رب تعالیٰ نے اپنے ''المحي، المميت'' ہونے کی صفت پاک کے چند تاریخی مظاہر بطور نمونہ وشہادت پیش فرما کر بعث بعد الموت کے منکرین کو دعوتِ فکر ونظر دی ہے۔ ذیل میں ان واقعات کا مختصراً احاطہ کیا جا رہا ہے۔

قوم بنی اسرائیل کے کسی قبیلہ یا کسی بستی سے ہزاروں باشندے یا تو دشمن سے دبک کر یا طاعون کی وباء پھیل جانے کے بسبب یا پھر جہاد سے فرار اختیار کرتے ہوئے موت سے بچ نکلنے اور زندگیاں بچانے کی ہوس میں یا مارے خوف کے، بے ہمتی، بے ثباتی کی تصویر بن کر، اللہ پر بھروسہ رکھنے کی بجائے وہاں سے بزدلانہ انداز میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک انہیں عبرت آموزی کا نشان بنا دیا، چنانچہ ان سب کو موت کی نیند سلا دیا کہ اللہ کے فیصلوں سے بچ کر جاؤ گے بھی تو کہاں؟ زمین کی گود ہو یا آسمان کی چھت تمہیں زندہ قبول کرے گی تو کونسی جگہ؟ یاد رکھو! تمہارا بچاؤ کہیں بھی ممکن نہیں ہے۔ بالآخر ایک روایت کے مطابق بنو اسرائیل کے ایک نبی ''حزقیل'' کی التجاء ودعا کے نتیجے میں رب تعالیٰ نے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا، تاکہ رہتی دنیا تک یہ مثال اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں موت وحیات کی قدرت واختیار کا منہ بولتا ثبوت رہے، اور یہ پیغام بن جائے کہ، مہلک امراض یا اعداء ومخالفین نہیں بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے مارنا بھی اور دوبارہ جی اٹھانا بھی۔ اور اسی طرح وہ ذات قدیر وحکیم روز قیامت ہر ایک کو دوبارہ جی اٹھائے گا اور جزاء وسزا کے فیصلے فرمائے گا۔

❀❀❀❀❀

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ
قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ
مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ اللّٰهُ يُؤْتِیْ
مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٤٧ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٤٨ ع
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ
بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ
فَاِنَّهٗ مِنِّیْۤ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا
قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً
كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٢٤٩ وَ لَمَّا بَرَزُوْا
لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٥٠ؕ فَهَزَمُوْهُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ
وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٥١ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٥٢

اور انہیں ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا
ہے تو کہنے لگے بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہوسکتی ہے؟ اس سے تو ہم بہت
زیادہ حقدار بادشاہت کے ہم ہیں، اس کو تو مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی۔ نبی
نے فرمایا سنو، اللہ تعالیٰ اسی کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور اسے علمی اور جسمانی
برتری بھی عطا فرمائی ہے بات یہ ہے اللہ جسے چاہے اپنا ملک دے، اللہ
تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۝٢٤٧ ان کے نبی نے پھر کہا کہ اس کی
بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس
میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون کا بقیہ
ترکہ ہے۔ فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔ یقیناً یہ تمہارے لئے کھلی دلیل
ہے اگر تم ایمان والے ہو۝٢٤٨ جب حضرت طالوت لشکروں کو لے کر نکلے تو کہا
سنو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے، جس نے اس میں
سے پانی پی لیا وہ میرا نہیں اور جو اسے نہ چکھے وہ میرا ہے، ہاں یہ اور بات
ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ لیکن سوائے چند کے باقی سب نے
وہ پانی پی لیا (حضرت طالوت مومنین سمیت جب نہر سے گزر گئے تو وہ لوگ
کہنے لگے آج تو ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑیں
لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات پر یقین رکھنے والوں نے کہا بسا اوقات چھوٹی اور
تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پا لیتی
ہیں، اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۝٢٤٩ جب ان کا جالوت اور اس کے
لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمیں صبر دے
ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۝٢٥٠ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے
انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور (حضرت) داؤد علیہ اسلام) کے
ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو مملکت وحکمت اور
جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ
کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر فضل وکرم
کرنے والا ہے۝٢٥١ یہ اللہ تعالیٰ کی آیاتیں ہیں جنہیں ہم نے حقانیت کے
ساتھ آپ پر پڑھتے ہیں، بالیقین آپ رسولوں میں سے ہیں۝٢٥٢

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بات چیت کی ہے اور بعض کے درجے بلند کئے ہیں، اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آجانے کے بعد ہرگز آپس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے، لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا، ان میں سے بعض تو مومن ہوئے اور بعض کافر، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے ﴿۲۵۳﴾ اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں ﴿۲۵۴﴾ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو اس کے سامنے ہے جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر وہ جتنا چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین اور آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے ﴿۲۵۵﴾

علمی افادات

آیت الکرسی 225:

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ ہی معبود برحق ہے، موجودات وکائنات میں کوئی بھی چیز حجر وشجر، انس وجن، نبی ورسول، مقرب فرشتہ، کوئی بھی ماسوائے اللہ کے عبادت کے لائق ہرگز نہیں ہے۔ وہ واحد واَحد ہے، فرد وصمد ہے، لم یلد ولم یولد ہے، بے مثل وبے مثال ہے، یکتا، اکیلا، مالک الملک ہے، ذوالملکوت والجبروت ہے، الحی القیوم ہے، باقی ودائم، لم یزل ولایزال ہے، وہ اکیلا ہی خالق، مدبر، اور مصرف الکون ہے، مخلوقات میں کوئی بھی شیء اس کے جیسی نہیں، نا تو ذات میں نہ اس کی صفات میں اور نہ ہی اس کے امر وتدبیر میں ﴿لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر﴾ وہ نور ہے، اگر حجاب نور ذرا بھی سرکا دے تو تاحد موجودات سب کچھ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے جل کر راکھ ہوجائے، اسے نہ کبھی نیند آتی ہے، نہ ہی وہ اونگتا ہے، نہ اکتاتا ہے، نہ اسے تھکاوٹ ہوتی ہے۔ آسمان وزمین ومافیہما اس کی ملکیت ہے ہر شے اس کے حکم کی تابع ہے، اس کی مشیت کے تحت ہے اس کے جلال وعظمت اور شہنشاہت کے آگے بے بس وتابع فرمان ہے۔ یہ اسی کی عظمت کا شاہکار ہے کہ کوئی بھی کسی کیلئے اس کے ہاں شفاعت کرنے کی جسارت تک بھی نہیں کرسکتا مگر اس کی اجازت سے۔ اس کا علم ہر شئ کو محیط ہے، کوئی بھی چھوٹی بڑی، پوشیدہ وظاہری عمل ہو یا چیز، یا دلوں میں آنے والے خیال، نیت اور ارادے سب کچھ اس پر مکمل عیاں ہے۔ اس کا علم کائنات کے ذرے ذرے کو، ماضی حاضر اور مستقبل کو، اور دنیا وآخرت کے سب امورر کو محیط ہے۔ کوئی بھی کچھ بھی نہیں جان سکتا مگر اتنا ہی جتنا وہ کسی کو بتائے، علم دے دے وہ واسع الملک، وسیع المقدرت، .....

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت اور دلالت سے روشن ہو چکی ہے اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿٢٥٦﴾ ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے، وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں رہیں گے ﴿٢٥٧﴾

.....ذوالملکوت والجبروت ہے، حکم صرف اسی کا چلتا ہے، مرضی صرف اسی کی غالب ہے، کوئی بادشاہ وشہنشاہ، کوئی فقیر وگدا، کوئی پیر وولی، کوئی زندہ و مردہ، حتیٰ کہ کوئی نبی مرسل یا ملک مقرب اس کی مرضی کے آگے پر نہیں مار سکتا۔

اس کا علم وسیع ہے، اس کی قدرت وسیع ہے، اس کی کرسی آسمانوں، زمینوں پر حاوی اور ان کو محیط ہے اور اس کے عرش کی وسعت کے آگے اس کرسی کی مثال بے کنار لامحدود، وسیع وعریض میدان کے بیچ ایک چھوٹے سے کڑے کی مانند ہے۔

وہ رب جلیل عرش عظیم پر موجود اس کرسی پر مستوی ہے اور کون ومکان کی اور اس کی ہر ہر چیز کی حفاظت ونگہبانی فرما رہا ہے جو اسے قطعاً بھی تھکاتی نہیں، لیکن ﴿ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ (سورۃ الزمر:67)

"اور انہوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اسکے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے اور وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالیشان ہے"۔

وہ ذات قدوسی صفات ہر قسم کے شریک وسہیم، ہر قسم وزیر ومشیر، ہر قسم کے مدد ومعاون سے بالاتر اور مکمل پاک ذات ہے، تخلیق کائنات میں بھی، تدبیر امور کائنات میں بھی۔

وہ اعلیٰ واعظم ہے انسانی عقول ومدارک اس کا ادراک نہیں کر سکتے اس پر ایسا ایمان لانا فطرتی امر ہے جو اس کی ذات پاک کے شایان شان ہے کیونکہ "وهو العلي العظيم" وہی ہے بلند قدر، عظیم ذات، اور کوئی نہیں، کوئی نہیں۔

یہ آیت الکرسی ہے جس کی بڑی فضیلت ہے صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اس کو پڑھنے سے رات کو شیطان سے تحفظ رہتا ہے۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے یہ اللہ رب العزت کی صفات جلال اس کی شان اور اس کی قدرت وعظمت پر مبنی نہایت جامع آیت ہے۔

❁❁❁❁❁

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَنۡ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ‌ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُۙ قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ‌ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَرَ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ‌ۚ﴿۲۵۸﴾

کیا تو نے اسے نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم (علیہ السلام) سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے، وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے اور تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا، اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا﴿۲۵۸﴾

آیت 258:

علمی افادات

وسیع وعریض مملکت، بلاشرکت غیرے بادشاہت، بااختیار حکومت، مکمل غلبہ وسطوت، اشاروں میں بندھی عوام اور بے پناہ فوج وسپاہ کے گھمنڈ میں خودسر، سرکش، شہنشاہِ وقت، جابر حکمران اور خود میں خدائی کے دعویدار......جو مزاج کے خلاف کوئی بات سننا تک گوارہ نہیں کرتے......جنہیں اپنی طاقت پر، اپنی دولت پر اور اپنے حاشیہ برداروں پر ناز، اعتماد اور ان کی فدائیت کا زعم اڑائے اڑائے پھرتا ہے......۔

ایسے شوریدہ سر، بدمزاج اور متکبر ومغرور بادشاہ "نمرود" کا عبرتناک واقعہ اس آیت کا موضوع ہے جو ایک فطری حقیقت کا بین ثبوت ہے کہ منطقی انداز میں پیش کر کے اہل خرد وانس کو دعوت تفکیر دے رہا ہے۔خدائی کے دعویدار نمرود کو ابراہیم علیہ السلام نے دعوت توحید کے سلسلے میں مناظرہ کے انداز میں رب کائنات کی پہچان کروائی کہ ''میرا رب وہ رب جو زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے'' نمرود تلملا کر بولا ''یہ کام تو میں بھی کرسکتا ہوں۔

تو اس نے کسی بے قصور کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور واجب القتل کو چھوڑ کر زندگی لوٹادی (حالانکہ یہ عمل ابتداءً پیدا کرسکنے اور رفطری انداز میں موت دے دینے کے عمل سے یکسر مختلف ہے) بہرحال ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ ﴿فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ﴾ خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجئے۔لہٰذا جب قانون قدرت الٰہیہ سے ہٹ کر کچھ کردکھانے کا مطالبہ کیا تو کافر کی تو جیسے ماں مرگئی، جیسے سانپ سونگھ گیا ہو اسے، وہلا جواب ونامراد ٹھہرا اور دم بخود رہ گیا۔نتیجہ نکلا کہ کوئی بادشاہ ہو یا گدا، طاقتور سے طاقتور ہو یا لاغر وکمزور کوئی کچھ بھی تو نہیں...... ہے صرف اور صرف اللہ: جو ﴿عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ﴾ ہے ہر قدرت وطاقت صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔

❁❁❁❁

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾

یا اس شخص کی مانند کہ جس کا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مار دیا سو سال کے لیئے، پھر اسے اٹھایا، پوچھا کتنی مدت تم پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو سو سال تک رہا پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۵۹﴾

آیت 259: علمی افادات

کھنڈرات میں بدل چکی، زمین بوس، مکمل تباہ و برباد ایک بستی کو دیکھ کر ذہن میں ہلچل سی مچی کہ اینٹ سے اینٹ بجی، ریزہ ریزہ ہوئی، مٹی کے ڈھیر کی شکل کی اس بستی کے باسی پھر سے جی بھی اٹھیں گے؟ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ فرما دے گا؟ یہ سوال معرفت و علم تھا اللہ کے جس بندے کا مذکورہ بستی پر سے گزر ہوا اس کی یہ حیرت زدگی، نظام قدرت اور ایمان و یقین کے ہرگز منافی نہیں تھی، بلکہ اعترافِ قدرت اور تسلیم و رضا کا مظہر تھی...... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود اسے ہی سو سال کے لئے بے حس و حرکت کر چھوڑا یا بے روح کر کے ہی باقی رکھا۔ (روایات مختلف ہیں اس بارے میں)۔ اور بالآخر اسے اٹھا بٹھایا، جب اس کے ذہن میں یہ سوال اٹھا تھا تب صبح تھی، اور جب اسے دوبارہ اٹھایا گیا تو دن کے آخری پہر کا وقت تھا۔ تبھی تو اس نے ''کتنی دیر سے تم یہاں ہو'' کے جواب میں کہا کہ: ﴿لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ﴾ کوئی ایک دن یا دن کے بھی کچھ حصے سے۔ اس پر اسے اللہ کی طرف سے بذریعہ فرشتہ یا آسمانی آواز کہا گیا کہ تم سو سال اسی کیفیت میں رہے ہو...... اب اپنے سوال کے جواب میں ہماری قدرت کا نظارہ کرو۔ کھانا عادتاً جو چند ہی گھنٹوں میں بدبودار اور خراب ہو جاتا ہے، ابھی تک بالکل تازہ ہے، جبکہ تمہارا گدھا...... کہ جو زیادہ عرصے تک زندہ رہ سکتا تھا۔ اس کی ہڈیاں بھی گل سڑ چکی ہیں اب دیکھو بعث بعد الموت کی قدرت پر ہمارا اختیار...... ۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے: دائیں بائیں بکھری ہڈیاں ایک دوسرے سے جڑیں اور ڈھانچہ بن گیا اور آن کی آن میں ان پر پٹھوں اور رگوں کا جال بچھ گیا، گوشت کا لیپ آیا اور چمڑا چڑھ گیا...... اللہ کے حکم سے فرشتے نے آ کر اس میں روح پھونک دی اور گدھا ہنہنانے لگا۔ عزیر علیہ السلام (راجح روایت کے مطابق) نے کھلی آنکھوں، جیتے جاگتے یہ نظارہ دیکھا اور مجسم تسلیم و رضا کی تصویر بن گئے۔ تو یہ رب کائنات جو عدم سے وجود بخشتا ہے، اس وجود کو ختم کر کے دوبارہ جی اٹھانا اس پر کچھ بھاری نہیں۔ بل هو أهون عليه'

❁❁❁❁❁

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَ
وَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ
اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ
حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿٢٦١﴾
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ
اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ
خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًی ؕ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿٢٦٣﴾
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ۙ
كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ
لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ
جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ
یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿٢٦٥﴾

اور جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا جناب باری تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہیں ایمان نہیں؟ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی فرمایا چار پرندوں کے ٹکڑے کر ڈالو پھر ہر پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر انہیں پکارو تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمتوں والا ہے ﴿٢٦٠﴾ جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سے سو دانے ہوں، اور اللہ تعالیٰ اسے چاہے اور بڑھا دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے ﴿٢٦١﴾ جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں اور نہ ایذاء دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہونگے ﴿٢٦٢﴾ نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذاء رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے ﴿٢٦٣﴾ اے ایمان والو اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذاء پہنچا کر برباد نہ کرو جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر، اس کی مثال اس صاف پتھر کی طرح ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو پھر اس پر زوردار مینہ برسے اور وہ اس کو بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے ان ریاکاروں کو اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی اور اللہ تعالیٰ کافروں کی قوم کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا ﴿٢٦٤﴾ ان لوگوں کی مثال ہے جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اونچی زمین پر ہو اور زوردار بارش اس پر برسے اور وہ اپنا پھل دوگنا لاوے اور اگر اس پر بارش نہ بھی پڑے تو پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ﴿٢٦٥﴾

آیت 260: یہ احیائے موتی کا دوسرا واقعہ جو ایک نہایت جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہش اور اُن کے اطمینان قلب کے لئے دکھایا گیا یہ پرندے تھے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا اور پھر انہیں پکارا تو وہ زندہ ہو کر آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس واقعے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ. (بخاری) ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کے حق دار ہیں اگر انہوں نے شک کیا ہوتا تو ہم ان سے زیادہ شک کرنے کے حقدار ہوتے۔

آیت ۲۶۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا. اللہ رب العزت پاک ہے۔ پاک حلال چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ (مسلم) ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران:92) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہیں پاؤ گے۔ بعض انصار مدینہ خراب اور نکمی کھجوریں بطور صدقہ مسجد میں دے جاتے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ
وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ
فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ
تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ
يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا
يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ
نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا
وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ
سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ
هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۫ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ
التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾

کیاتم میں سے کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو،
جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور ہر قسم کے پھل موجود ہوں، اس شخص کا
بڑھاپا آ گیا ہو اور اس کے ننھے ننھے سے بچے بھی ہوں اور اچانک باغ کو
بگولہ لگ جائے جس میں آگ بھی ہو، پس وہ باغ جل جائے اس طرح اللہ
تعالیٰ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے تا کہ تم غور فکر کرو ﴿۲۶۶﴾ اے ایمان والو
اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے ہماری نکالی ہوئی
چیزوں میں سے خرچ کرو ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد
نہ کرو جسے تم خود لینے والے نہیں ہو ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو اور جان لو کہ اللہ
تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے ﴿۲۶۷﴾ شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے
اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا
ہے اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے ﴿۲۶۸﴾ وہ جسے چاہے حکمت اور دانائی
دیتا ہے اور جو شخص حکمت اور سمجھ دیا جائے وہ بہت ساری بھلائی دیا گیا اور
نصیحت صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں ﴿۲۶۹﴾ تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات
اور جو کچھ نذر مانو اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار
نہیں ﴿۲۷۰﴾ اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے
پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تعالیٰ
تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کی خبر رکھنے
والا ہے ﴿۲۷۱﴾ انہیں ہدایت پر کھڑا کرنا تیرے ذمے نہیں بلکہ ہدایت اللہ تعالیٰ
دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو بھلی چیز اللہ کی راہ میں دو گے اس کا فائدہ خود
پاؤ گے۔ تمہیں صرف اللہ کی رضامندی کی طلب کے لئے ہی خرچ کرنا
چاہئے تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا اور
تمہارا حق نہ مارا جائیگا ﴿۲۷۲﴾ صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ کی راہ
میں روک دیئے گئے، جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے نادان لوگ ان کی
بےسوالی کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے
دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں
کرتے تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے ﴿۲۷۳﴾

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا
يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ
الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا
سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا
بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ
ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ
اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ
الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ

جولوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان
کے رب تعالیٰ کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف اور نہ غمگینی ﴿٢٧٤﴾ سودخور نہ
کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھوکر
خبطی بنادے یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح
ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اللہ تعالیٰ کی
نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی
طرف ہے اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ
ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے ﴿٢٧٥﴾ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا ﴿٢٧٦﴾ بیشک جو لوگ
ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں نمازوں کو قائم
رکھتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے
ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم ﴿٢٧٧﴾ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو
اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو ﴿٢٧٨﴾ اور اگر ایسا
نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ
ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا
جائے ﴿٢٧٩﴾ اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور
صدقہ کرو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو ﴿٢٨٠﴾ اور اس دن
سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس
کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿٢٨١﴾ اے
ایمان والو جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقررہ پر قرض کا معاملہ
کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارا آپس کا معاملہ عدل
سے لکھے، کاتب کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے
سکھایا ہے پس اسے بھی لکھ دینا چاہیے جس کے ذمہ حق ہو وہ لکھوائے اور
اپنے اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ گھٹائے
نہیں، جس شخص کے ذمہ حق ہے وہ اگر نادان ہو یا کمزور ہو یا لکھوانے کی

يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ
مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا
تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا
بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا
تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا
فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا
فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى
اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ
وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨٣﴾
لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىٓ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ
رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾

طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کا ولی عدل کے ساتھ لکھوائے اور اپنے میں سے دو مرد
گواہ رکھ لو۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہوں میں
پسند کرلو تا کہ ایک کی بھول چوک کو دوسری یاد دلا دے اور گواہوں کو چاہیے
کہ وہ جب بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور قرض کو جس کی مدت مقرر ہے
خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو لکھنے میں کاہلی نہ کرو، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت
انصاف والی ہے اور گواہی کو بھی درست رکھنے والی ہے شک وشبہ سے بھی
زیادہ بچانے والی ہے ہاں یہ اور بات ہے کہ معاملہ نقد تجارت کی شکل میں ہو
جو آپس میں تم لین دین کر رہے ہو تم پر اس کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔
خرید وفروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کرلیا کرو اور (یاد رکھو کہ) نہ لکھنے
والے کو نقصان پہنچایا جائے نہ گواہ کو اور تم یہ کرو تو یہ تمہاری کھلی نافرمانی ہے،
اللہ سے ڈرو اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے
والا ہے ﴿٢٨٢﴾ اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو رہن قبضہ میں رکھ لیا کرو
ہاں آپس میں ایک دوسرے سے مطمئن ہو تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے
ادا کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے جو اس کا رب ہے۔ اور گواہی کو نہ
چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گناہ گار دل والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے
اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ﴿٢٨٣﴾ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی
ملکیت ہے۔ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ
اس کا حساب تم سے لے گا پھر جسے چاہے بخشے جسے چاہے سزا دے اور اللہ
تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ﴿٢٨٤﴾ رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ
تعالیٰ کی جانب سے اترے اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اور
اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے،
اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے انہوں نے کہہ دیا کہ
ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے
رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے ﴿٢٨٥﴾

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦ ع

اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے، اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے، ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما ۝٢٨٦ ع

آیت 286: حدیث میں آتا ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام بڑے پریشان ہوئے انہوں نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز، روزہ، زکوٰۃ، جہاد وغیرہ سارے اعمال جن ہمیں حکم دیا ہے ہم بجالاتے ہیں کیونکہ یہ ہماری طاقت سے بالا نہیں۔ لیکن دل میں پیدا ہونے والے خیالات وسوسوں پر ہمارا اختیار نہیں ہے اور وہ انسانی طاقت سے بھی ماوراء ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر محاسبہ کا اعلان فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فی الحال تم ﴿ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ﴾ کہو چنانچہ صحابہ کے جذبے سمع وطاعت کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اسے آیت ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ ﴾ "اللہ رب العزت کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا" سے منسوب کر دیا۔ صحیح حسن وسنن اربعہ کی حدیث بھی اس سے تائید کرتی ہے۔

اس آیت کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو رات کو 2 آیتیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہے۔ (بخاری)

اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتا ہے اور بعض کے نزدیک رات کے قیام سے زیادہ ہے۔ معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تین چیزیں ملیں ان میں ایک ایک سورۃ البقرہ کی آخری 2 آیتیں بھی ہیں۔ صحیح مسلم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ایک خزانے سے عطا کی گئیں جو عرش کے نیچے ہے اور یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کو بھی نہیں دی گئی (احمد، نسائی، طبرانی، بیہقی، حاکم، دارمی وغیرہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس سورت کے خاتمے پر آمین کہتے تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اٰیاتھا ٢٠٠ | ٣ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ٨٩ | رکوعاتھا ٢٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي
الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ
اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ
تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ
يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨

(سورۃ آل عمران ۔ سورۃ نمبر ٣ ۔ تعداد آیات ٢٠٠)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے
اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا نگہبان ہے ۝
جس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا جو اپنے سے پہلے کی
تصدیق کرنے والی ہے اسی اس سے پہلے تورات اور انجیل کو اتارا تھا ۝ اس
سے پہلے لوگوں کو ہدایت کرنے والی بنا کر اور قرآن بھی اسی نے اتارا جو
لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور
اللہ تعالیٰ غالب ہے، بدلہ لینے والا ۝ یقیناً اللہ تعالیٰ پر زمین و آسمان کی کوئی
چیز پوشیدہ نہیں ۝ وہ ماں کے پیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا
ہے بناتا ہے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ غالب ہے حکمت والا ہے ۝
وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں
ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں ۔ پس جن کے دلوں میں کجی
ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، فتنے کی طلب اور ان
کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی
نہیں جانتا اور پختہ اور مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان
لا چکے ہیں، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقلمند
حاصل کرتے ہیں ۝ اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد
ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً
تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے ۝

یہ سورت مدنی ہے اس کی تمام آیتیں مختلف اوقات میں ہجرت کے بعد اتریں اور اس کا ابتدائی حصہ یعنی 83 آیات تک عیسائیوں کے وفد نجران کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ جو 9 ہجری میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا عیسائیوں نے آ کر نبی کریم ﷺ سے عیسائی عقائد اور اسلام کے بارے میں مذاکرہ و مباحثہ کیا جس کو رد کرتے ہوئے اُنہیں دعوت مباہلہ بھی دی گئی جس کی تفصیل آگے آئے گی اس ہی پس منظر میں قرآن کریم کی ان آیات کا مطالعہ کیا جائے۔

آیت 2: احادیث میں آتا ہے کہ ان تین آیتوں میں اللہ رب العزت کا اسمِ اعظم ہے جس کے ذریعے سے دُعا کی جائے وہ رد نہیں ہوتی، دوسری آیت الکرسی، تیسری سورۃ طٰہٰ میں ﴿وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ﴾ (طٰہٰ:١١١)

❁❁❁❁❁

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ
اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمْ وَقُوْدُ
النَّارِ ۝۱۰ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَھُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۝۱۱ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى
جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِھَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ
الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ
يَّرَوْنَھُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۱۳ زُيِّنَ
لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝۱۴ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۱۵ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۱۶ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ
وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝۱۷ شَهِدَ اللّٰهُ
اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ۙ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۸ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَھُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ
اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹

اے ہمارے رب! تو یقیناً لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والا ہے جس کے
آنے میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۝۹ کافروں کے
مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے چھڑانے میں کچھ کام نہ
آئیں گی، یہ تو جہنم کا ایندھن ہی ہیں ۝۱۰ جیسا آل فرعون کا حال ہوا اور ان کا
جو ان سے پہلے تھے انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی
انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے ۝۱۱
کافروں سے کہہ دیجئے! کہ تم عنقریب مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف
جمع کئے جاؤ گے اور وہ برا ٹھکانا ہے ۝۱۲ یقیناً تمہارے لئے عبرت کی نشانی تھی
ان دو جماعتوں میں جو گتھ گئی تھیں، ایک جماعت تو اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی
اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا وہ انہیں اپنی آنکھوں سے اپنے سے دو گنا دیکھتے
تھے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی مدد سے قوی کرتا ہے یقیناً اس میں آنکھوں
والوں کے لئے بڑی عبرت ہے ۝۱۳ مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لئے
مزیّن کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے جمع کئے
ہوئے خزانے اور نشاندار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا
سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانا تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے ۝۱۴ آپ کہہ
دیجئے! کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے
لئے ان کے رب تعالیٰ کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں
جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی
ہے، سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں ۝۱۵ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے
رب ہم ایمان لا چکے اس لئے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے
عذاب سے بچا ۝۱۶ جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبرداری
کرنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور پچھلی رات کو بخشش
مانگنے والے ہیں ۝۱۷ اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب
اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۝۱۸ بیشک اللہ تعالیٰ کے
نزدیک دین اسلام ہے اور اہل کتاب اپنے پاس علم آ جانے کے بعد آپس
کی سرکشی اور حسد کی بناء پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے
ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ۝۱۹

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۱ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۲۲ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۲۸ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۹

پھر بھی اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو آپ کہہ دیں کہ میں اور میرے تابعداروں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ہے اور اہل کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجئے! کہ کیا تم بھی اطاعت کرتے ہو؟ پس اگر یہ بھی تابعدار بن جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں اور اگر یہ روگردانی کریں، تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھ بھال رہا ہے ۝۲۰ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں اور ناحق نبیوں کو قتل کر ڈالتے ہیں اور جو لوگ عدل و انصاف کی بات کہیں انہیں بھی قتل کر ڈالتے ہیں تو اے نبی! انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے ۝۲۱ ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں ۝۲۲ کیا آپ نے نہیں دیکھا جنہیں ایک حصہ کتاب کا دیا گیا ہے وہ اپنے آپس کے فیصلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف بلائے جاتے ہیں، پھر بھی ایک جماعت ان کی منہ پھیر کر لوٹ جاتی ہے ۝۲۳ اس کی وجہ ان کا یہ کہنا ہے کہ ہمیں تو گنے چنے چند دن ہی آگ جلائے گی، ان کی گھڑی گھڑائی باتوں نے انہیں ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے ۝۲۴ پس کیا حال ہوگا جبکہ ہم انہیں اس دن جمع کریں گے؟ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور ہر شخص کو اپنا اپنا کیا پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۝۲۵ آپ کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے جس سے چاہے سلطنت چھین لے تو جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ۝۲۶ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بیشمار روزی دیتا ہے ۝۲۷ مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں یہ ان کے شر سے کس طرح بچاؤ مقصود ہو اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے ۝۲۸ کہہ دیجئے! کہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالیٰ بہر حال جانتا ہے، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسے معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝۲۹

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّ مَا
عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ؕ
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝٣٠ ع قُلْ اِنْ
كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣١ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٢ اِنَّ
اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٣ لا ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝٣٤ ج اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا
فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ۝٣٥ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ
سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ۝٣٦ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا
حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚۛ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا
الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ
هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٧ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ
لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝٣٨
فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٣٩ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ
لِيْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ
اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝٤٠

جس دن ہر نفس (شخص) اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو
موجود پا لے گا، آرزو کرے گا کہ کاش! اس کے اور برائیوں کے درمیان
بہت سی دوری ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے ۝٣٠ کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے
ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ
معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۝٣١ کہہ دیجئے! کہ
اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ
کافروں سے محبت نہیں کرتا ۝٣٢ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لوگوں میں
سے آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو، ابراہیم علیہ السلام کے خاندان
اور عمران کے خاندان کو منتخب فرمایا ۝٣٣ کہ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی
نسل سے ہیں اور اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے ۝٣٤ جب عمران کی بیوی نے کہا
کے اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے، اسے میں نے تیرے
نام آزاد کرنے کی نذر مانی، تو میری طرف سے قبول فرما، یقیناً تو خوب سننے
والا اور پوری طرح جاننے والا ہے ۝٣٥ جب بچی کو جنا تو کہنے لگی اے
پروردگار! مجھے تو لڑکی ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے کہ کیا اولاد ہوئی
ہے اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں میں نے اس کا نام مریم رکھا میں اسے اور اس کی
اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ۝٣٦ پس اسے اس کے
پرورگار نے اچھی طرح قبول فرمایا اور اسے بہترین پرورش دی۔ اس کی خیر
خبر لینے والا زکریا علیہ السلام کو بنایا جب کبھی زکریا علیہ السلام ان کے حجرے
میں جاتے ان کے پاس روزی رکھی ہوئی پاتے وہ پوچھتے اے مریم یہ روزی
تمہارے پاس کہاں سے آئی وہ جواب دیتیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے
ہے، بیشک اللہ تعالیٰ جسے چاہے بیشمار روزی دے ۝٣٧ اسی جگہ زکریا (علیہ
السلام) نے اپنے رب سے دعا کی، کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے
پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو دعا کا سننے والا ہے ۝٣٨ پس فرشتوں
نے انہیں آواز دی، جب وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، کہ اللہ
تعالیٰ تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کرنے
والا سردار، ضابطہ نفس اور نبی ہے نیک لوگوں میں سے ۝٣٩ کہنے لگے اے
میرے رب! میرے بال بچہ کیسے ہوگا؟ میں بالکل بوڑھا ہوں اور میری
بیوی بانجھ ہے۔ فرمایا، اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے ۝٤٠

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ
بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ
اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ
اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ
يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ
بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي
الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ
لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا
يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾
وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ
فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا
تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾

کہنے لگا پروردگار میرے لئے اس کی کوئی نشانی مقرر کردے، فرمایا، نشانی یہ
ہے تین دن تک تو لوگوں سے بات نہ کرسکے گا صرف اشارے سے سمجھائے
گا تو اپنے رب کا ذکر کثرت سے کر اور صبح شام اسی کی تسبیح بیان کرتا رہ ﴿٤١﴾ اور
جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کرلیا اور تجھے
پاک کردیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کرلیا ﴿٤٢﴾ اے
مریم تم اپنے رب کی اطاعت کرو اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے
ساتھ رکوع کر ﴿٤٣﴾ یہ غیب کی خبروں سے جسے ہم تیری طرف وحی سے پہنچاتے
ہیں، تو ان کے پاس نہ تھا جب کہ وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کو ان
میں سے کون پالے گا؟ اور نہ تو ان کے جھگڑنے کے وقت ان کے پاس تھا ﴿٤٤﴾
جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری
دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے
اور وہ میرے مقربین میں سے ہے ﴿٤٥﴾ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں
باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا ﴿٤٦﴾ کہنے
لگیں الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں
لگایا، فرشتے نے کہا، اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے، جب کبھی وہ
کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے ہوجا! تو وہ ہوجاتا ہے ﴿٤٧﴾ اللہ
تعالیٰ اسے لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائے گا ﴿٤٨﴾ اور وہ بنی
اسرائیل کی طرف سے رسول ہوگا، کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی
نشانی لایا ہوں، میں تمہارے لئے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا
ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا
ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کرلیتا
ہوں اور مردے کو جگا دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں
ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں، اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔
اگر تم ایمان لانے والے ہو ﴿٤٩﴾

آیت 47-49: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمہ (کلمۃ اللہ) اس لئے کہا گیا کہ ان کی ولادت اعجازی شان کی مظہر اور عام انسانی اصولوں کے برعکس، اور باپ کے بغیر اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت اور کلمہ کُن کی تحقیق ہے۔ ﴿لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ صحیح حدیث میں ہے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اُسے مس کرتا ہے یعنی اُسے (چھوتا) ہے جس سے وہ چیختا ہے لیکن اللہ رب العزت نے اس شیطان سے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسی علیہ السلام کو محفوظ رکھا۔ (بخاری، مسلم)۔

❁❁❁❁❁

ج وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ
الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قف فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ۝۵۰ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ط هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۵۱ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ
مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
اللّٰهِ ج اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ج وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ
اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۳ وَمَكَرُوْا
وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۵۴ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى
اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ ج ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ۝۵۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۵۶
وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۷ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ
الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝۵۸ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ
كَمَثَلِ اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۵۹
اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۶۰ فَمَنْ حَآجَّكَ
فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۱

اور میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں جو میرے سامنے ہے اور میں
اس لئے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی گئیں
اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں اس لئے تم اللہ سے
ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو۝۵۰ یقین مانو میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے تم
سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۝۵۱ مگر جب حضرت عیسیٰ (علیہ
السلام) نے ان کا کفر محسوس کر لیا تو کہنے لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری مدد
کرنے والا کون کون ہے حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ کے
مددگار ہیں، ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہئے کہ ہم تابعدار
ہیں۝۵۲ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان
لائے اور ہم نے تیرے رسول کی اتباع کی، پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ
لے۝۵۳ اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (مکر) خفیہ تدبیر کی اور
اللہ تعالیٰ بہتر جاننے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں
تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں
سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعداروں کو کافروں کے اوپر غالب
کرنے والا ہوں قیامت کے دن تک پھر تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے
میں ہی تمہارے آپس کے تمام تر اختلافات کا فیصلہ کرونگا۝۵۵ پھر کافروں کو تو
میں دنیا اور آخرت میں سخت تر عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۝۵۶
لیکن ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ ان کا ثواب پورا پورا
دے گا اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۝۵۷ یہ جسے ہم تیرے سامنے
پڑھ رہے ہیں آیتیں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہیں۝۵۸ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی
سے بنا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا۝۵۹ تیرے رب کی طرف سے حق
یہی ہے خبردار شک کرنے والوں میں نہ ہونا۝۶۰ اس لیے جو شخص آپ کے
پاس اس علم کے آجانے کے بعد بھی آپ سے اس میں جھگڑے تو آپ کہہ
دیں کہ آؤ ہم تم اپنے اپنے فرزندوں کو اور ہم تم اپنی اپنی عورتوں کو اور ہم تم
خاص اپنی اپنی جانوں کو بلا لیں، پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجا کریں اور
جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۝۶۱

آیت 61: یہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے یعنی دو فریقین کا ایک دوسرے پر لعنت یا بد دعا کرنا۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْـــًٔـا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ يٰٓاَھْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ
وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَاۗءِ
حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ
اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ
لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ
يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾
يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾
يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا
بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا
اٰخِرَهٗ لَعَلَّھُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ
دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى ھُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ
مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ
بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

یقیناً صرف یہی سچا ایمان ہے اور کوئی معبود برحق نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اور
بیشک غالب اور حکمت والا اللہ تعالیٰ ہی ہے ﴿٦٢﴾ پھر بھی اگر قبول نہ کریں تو اللہ
تعالیٰ بھی صحیح طور پر فسادیوں کو جاننے والا ہے ﴿٦٣﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل
کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں
نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں پس اگر وہ
منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں ﴿٦٤﴾ اے اہل کتاب! تم
ابراہیم کی بابت جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل کی
گئیں، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے ﴿٦٥﴾ سنو! تم لوگ اس میں جھگڑ چکے جس کا تمہیں
علم تھا پھر اب اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں اور اللہ
تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے ﴿٦٦﴾ ابراہیم تو نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ وہ تو
ایک طرفہ (خالص) مسلمان تھے مشرک بھی نہ تھے ﴿٦٧﴾ جنہوں نے ان کا
کہنا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ ہی
ہے ﴿٦٨﴾ اہل کتاب کی ایک جماعت چاہتی ہے کہ تمہیں گمراہ کر دیں دراصل
وہ خود اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور سمجھتے نہیں ﴿٦٩﴾ اے اہل کتاب تم باوجود
قائل ہونے کے پھر بھی دانستہ اللہ کی آیات کا کیوں کفر کر رہے ہو ﴿٧٠﴾ اے
اہل کتاب! باوجود جاننے کے حق و باطل کو کیوں خلط ملط کر رہے ہو اور کیوں
حق کو چھپا رہے ہو ﴿٧١﴾ اور اہل کتاب کی ایک اور جماعت نے کہا جو کچھ ایمان
والوں پر اتارا گیا ہے اس پر دن چڑھے تو ایمان لاؤ اور شام کے وقت کافر
بن جاؤ تاکہ یہ لوگ بھی پلٹ جائیں ﴿٧٢﴾ اور سوائے تمہارے دین پر چلنے
والوں کے اور کسی کا یقین نہ کرو آپ کہہ دیجئے کہ بیشک ہدایت تو اللہ ہی کی
ہدایت ہے (اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس بات کا بھی یقین نہ کرو) کہ کوئی اس
جیسا دیا جائے جیسے تم دیئے گئے ہو یا یہ کہ تم سے تمہارے رب کے پاس
جھگڑا کریں گے، آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، وہ
جسے چاہے اسے دے، اللہ تعالیٰ وسعت والا اور جاننے والا ہے ﴿٧٣﴾

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾
وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ
وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا
دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي
الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ
وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ
لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ
الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ۙ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا
الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ۧ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ
مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى
ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾

وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہے مخصوص کر لے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل
والا ہے ﴿٧٤﴾ بعض اہل کتاب تو ایسے ہیں کہ اگر تو خزانے کا امین بنا دے تو بھی
وہ واپس کر دیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک دینار
بھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ تو اس کے سر پر
ہی کھڑا رہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ہم پر ان جاہلوں (غیر
یہودی) کے حق کا کوئی گناہ نہیں یہ لوگ باوجود جاننے کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ
کہتے ہیں ﴿٧٥﴾ کیوں نہیں (مواخذہ ہوگا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور
پرہیزگاری کرے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے ﴿٧٦﴾
بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے
ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات چیت
کرے گا، اور نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے
گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿٧٧﴾ یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو
کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی
عبارت خیال کرو حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں، اور یہ کہتے بھی ہیں
کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ دراصل وہ اللہ کی طرف سے نہیں،
وہ تو دانستہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں ﴿٧٨﴾ کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ
کتاب و حکمت اور نبوت دے، یہ لائق نہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم
اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب
کے ہو جاؤ تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور تمہارے کتاب پڑھنے
کے سبب ﴿٧٩﴾ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنانے کا
حکم دے کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمہیں کفر کا حکم دے گا ﴿٨٠﴾
جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت سے
دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو
تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم
اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں
اقرار ہے۔ فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں
ہوں ﴿٨١﴾

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٨٢ اَفَغَيْرَ
دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝٨٣ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ۝٨٤ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ
مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٨٥ كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ
قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ
جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٨٦
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ۝٨٧ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا
هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٨٨ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٨٩ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝٩٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ
كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ
افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۝٩١ ۧ

پس اس کے بعد بھی جو پلٹ جائیں وہ یقیناً پورے نافرمان ہیں ۝٨٢ کیا وہ
اللہ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں اور
سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی
سے سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ۝٨٣ آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ
پر اور جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ
السلام اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر اتارا گیا اور جو کچھ موسیٰ و عیسیٰ
علیہما السلام پر اور دوسرے (انبیاء علیہما السلام) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے
گئے ان سب پر ایمان لائے ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں
کرتے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں ۝٨٤ جو شخص اسلام کے سوا اور دین
تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے
والوں میں ہوگا ۝٨٥ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان
لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں
آجانے کے بعد کافر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ
راست پر نہیں لاتا ۝٨٦ ان کی تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں
کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو ۝٨٧ جس میں یہ ہمیشہ پڑے رہیں گے نہ تو ان
سے عذاب ہلکا کیا جائے گا نہ انہیں مہلت دی جائے گی ۝٨٨ مگر جو لوگ اس
کے بعد توبہ اور اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۝٨٩
بیشک جو لوگ اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کریں پھر کفر میں بڑھ جائیں ان
کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی یہی گمراہ لوگ ہیں ۝٩٠ ہاں جو لوگ کفر کریں
اور مرتے دم تک کافر رہیں ان میں سے کوئی اگر زمین بھر سونا دے گو فدیے
میں ہی ہو تو بھی ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے تکلیف
دینے والا عذاب ہے اور جن کا کوئی مددگار نہیں ۝٩١

آیت 84: یعنی تمام سچے نبیوں پر ایمان لانا کہ وہ اپنے اپنے وقت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے معبوث تھے نیز ان پر جو کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے ان کی بابت بھی یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ آسمانی کتابیں تھیں جو واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں ضروری ہے۔ گو اب یہ عمل صرف اور صرف قرآن کریم ہی پر ہوگا کیوں کہ قرآن کریم نے تمام پچھلی کتابوں کو منسوخ کر دیا۔

آیت ٨٦: نبی کریم ﷺ کی رسالت پوری انسانیت کے لئے ہے۔ ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴾ (الفرقان:١) "برکتوں والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تا کہ وہ جہانوں کا ڈرانے والا ہو"۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ
شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ۝٩٢ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىۡۤ
اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ
تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ۝٩٣ فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۝٩٤ قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۗ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ
اِبۡرٰهِيۡمَ حَنِيۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝٩٥ اِنَّ اَوَّلَ
بَيۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىۡ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى
لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝٩٦ۚ فِيۡهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِيۡمَ ۚ وَمَنۡ
دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الۡبَيۡتِ مَنِ
اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ
الۡعٰلَمِيۡنَ ۝٩٧ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ
وَاللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝٩٨ قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لِمَ
تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا وَّ اَنۡتُمۡ
شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝٩٩ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوۡا فَرِيۡقًا مِّنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ يَرُدُّوۡكُمۡ
بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ كٰفِرِيۡنَ ۝١٠٠ وَكَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تُتۡلٰى
عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيۡكُمۡ رَسُوۡلُهٗ ؕ وَمَنۡ يَّعۡتَصِمۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ
هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ۝١٠١ۚ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝١٠٢
وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا ۖ وَاذۡكُرُوۡا
نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ

جب تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ
پاؤ گے اور تم جو خرچ کرو اسے اللہ بخوبی جانتا ہے ۝٩٢ تورات کے نزول سے
پہلے (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے جس چیز کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا
اس کے سوا تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے
ہو تو تورات لے آؤ اور پڑھ کر سناؤ ۝٩٣ اس کے بعد بھی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر
جھوٹ بہتان باندھیں وہ ہی ظالم ہیں ۝٩٤ کہہ دیجئے کہ اللہ سچا ہے تم سب
ابراہیم حنیف کی ملت کی پیروی کرو جو مشرک نہ تھے ۝٩٥ اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو
لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے
لئے برکت اور ہدایت والا ہے ۝٩٦ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم
ہے اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس
طرف کی راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو
اللہ تعالیٰ (اس سے) بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے ۝٩٧ آپ کہہ دیجئے کہ
اے اہل کتاب تم اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کیوں کرتے ہو جو کچھ تم
کرتے ہو اللہ اس پر گواہ ہے ۝٩٨ ان اہل کتاب سے کہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ
سے لوگوں کو کیوں روکتے ہو؟ اور اس میں عیب ٹٹولتے ہو حالانکہ تم خود شاہد ہو
اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ۝٩٩ اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب
کی کسی جماعت کی باتیں مانو گے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے بعد مرتد و کافر
بنا دیں گے ۝١٠٠ (گویا یہ ظاہر ہے کہ) تم کیسے کفر کر سکتے ہو؟ باوجودیکہ تم پر اللہ
تعالیٰ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) موجود ہیں جو
شخص اللہ کے دین کو مضبوط تھام لے تو بلاشبہ اسے راہ راست دکھا دی گئی ۝١٠١
اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے دیکھو مرتے دم تک
مسلمان ہی رہنا ۝١٠٢ اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب ملکر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو
اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن
تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی

فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِهٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَكُنۡتُمۡ عَلٰى شَفَا حُفۡرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ مِّنۡهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۝١٠٣ وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝١٠٤ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝١٠٥ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّ تَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۟ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝١٠٦ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝١٠٧ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيۡدُ ظُلۡمًا لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٠٨ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ۝١٠٩ كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اٰمَنَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَاَكۡثَرُهُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝١١٠

پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گھڑے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ۝١٠٣ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح اور نجات پانے والے ہیں ۝١٠٤ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا انہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے ۝١٠٥ جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض سیاہ، سیاہ چہروں والوں (سے کہا جائے گا) کہ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کا عذاب چکھو ۝١٠٦ اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ۝١٠٧ اے نبی! ہم ان حقانی آیتوں کی تلاوت آپ پر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ لوگوں پر ظلم کرنے کا نہیں ۝١٠٨ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں ۝١٠٩ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان لانے والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں ۝١١٠

آیت110: اس آیت میں امت مسلمہ کو (خیر امّت) قرار دیا ہے۔

❁❁❁❁❁

لَنۡ يَّضُرُّوۡكُمۡ اِلَّاۤ اَذًى‌ؕ وَاِنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ يُوَلُّوۡكُمُ الۡاَدۡبَارَ قف
ثُمَّ لَا يُنۡصَرُوۡنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ اَيۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا
اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡمَسۡكَنَةُ‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ‌ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا
وَّ كَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿١١٢﴾ قلے لَيۡسُوۡا سَوَآءً‌ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ
قَآٮِٕمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿١١٣﴾
يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ
وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ‌ؕ وَاُولٰٓٮِٕكَ
مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ‌ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ
عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا‌ؕ وَاُولٰٓٮِٕكَ
اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنۡفِقُوۡنَ فِىۡ
هٰذِهِ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَثَلِ رِيۡحٍ فِيۡهَا صِرٌّ اَصَابَتۡ حَرۡثَ
قَوۡمٍ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَاَهۡلَكَتۡهُ‌ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰـكِنۡ
اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿١١٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا
بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ‌ۚ قَدۡ
بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ‌ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ
اَكۡبَرُ‌ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿١١٨﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ
اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ‌ۚ
وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ‌ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ
مِنَ الۡغَيۡظِ‌ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوۡرِ ﴿١١٩﴾

یہ تمہیں ستانے کے سوا اور زیادہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اگر لڑائی کا موقع
آجائے تو پیٹھ موڑ لیں گے پھر مدد نہ کئے جائیں گے ﴿١١١﴾ ان کو ہر جگہ ذلت کی
مار پڑی الا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی یا لوگوں کی پناہ میں ہوں یہ غضب الٰہی کے مستحق
ہو گئے اور ان پر فقیری ڈال دی گئی یہ اس لئے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں
سے کفر کرتے تھے اور بے وجہ انبیاء کو قتل کرتے تھے یہ بدلہ ہے ان کی
نافرمانیوں اور زیادتیوں کا ﴿١١٢﴾ یہ سارے کے سارے یکساں نہیں بلکہ ان اہل
کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے
وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں ﴿١١٣﴾ یہ اللہ
تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں بھلائیوں کا حکم کرتے
ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں
یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں ﴿١١٤﴾ یہ جو کچھ بھی بھلائیاں کریں ان کی
ناقدری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ﴿١١٥﴾
کافروں کو ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی یہ
جہنمی ہیں جو ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے ﴿١١٦﴾ یہ کفار جو خرچ کریں اس کی
مثال یہ ہے ایک تند ہوا چلی جس میں پالا تھا جو ظالموں کی کھیتی پر پڑا اور اسے
تہس نہس کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم
کرتے تھے ﴿١١٧﴾ اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا اور
کسی کو نہ بناؤ۔ (تم تو) نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں کوئی کسر
اٹھا نہیں رکھتے وہ چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو ان کی عداوت تو خود ان کی
زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت
زیادہ ہے ہم نے تمہارے لئے آیتیں بیان کر دیں اگر عقلمند ہو (تو غور
کرو) ﴿١١٨﴾ ہاں تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے تم پوری
کتاب کو مانتے ہو وہ نہیں مانتے پھر محبت کیسی؟ یہ تمہارے سامنے تو اپنے
ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں مارے غصہ کے انگلیاں چباتے ہیں
کہہ دو کہ اپنے غصہ ہی میں مر جاؤ اللہ دلوں کے راز کو بخوبی جانتا ہے ﴿١١٩﴾

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ
الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢١﴾ اِذْ
هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى
اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ
اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا
وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١٢٦﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ
يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ
اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ لِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾

تمہیں اگر بھلائی ملے تو یہ ناخوش ہوتے ہیں ہاں! اگر برائی پہنچے تو خوش
ہوتے ہیں تم اگر صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ
دے گا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے ﴿١٢٠﴾ اے نبی! اس وقت
کو بھی یاد کرو جب صبح ہی صبح آپ اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو میدان
جنگ میں لڑائی کے مورچوں پر باقاعدہ بٹھا رہے تھے اللہ تعالیٰ سننے اور
جاننے والا ہے ﴿١٢١﴾ جب تمہاری دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں اللہ
تعالیٰ ان کا ولی اور مددگار ہے اور اسی کی پاک ذات پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا
چاہیے ﴿١٢٢﴾ جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی
جب کہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے اس لیے اللہ ہی سے ڈرو! (نہ
کسی اور سے) تاکہ تمہیں شکر گزاری کی توفیق ہو ﴿١٢٣﴾ (اور یہ شکر گزاری
باعث نصرت و امداد ہو) جب آپ مومنوں کو تسلی دے رہے تھے کیا آسمان
سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہوگا ﴿١٢٤﴾
کیوں نہیں بلکہ اگر تم صبر کرو پرہیز گاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس
آ جائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا جو نشاندار
ہوں گے ﴿١٢٥﴾ اور یہ تو محض تمہارے دل کی خوشی اور اطمنان قلب کے لئے ہے
ورنہ مدد تو اللہ کی طرف سے ہے جو غالب و حکمت والا ہے ﴿١٢٦﴾ (اس امداد الٰہی
کا مقصد یہ تھا کہ اللہ) کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل
کر ڈالے اور (سارے کے سارے) نامراد ہو کر واپس چلے جائیں ﴿١٢٧﴾
اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول
کر لے یا عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں ﴿١٢٨﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ
ہے سب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے اللہ تعالیٰ
بخشش کرنے والا مہربان ہے ﴿١٢٩﴾ اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ
اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تمہیں نجات ملے ﴿١٣٠﴾ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں
کے لئے تیار کی گئی ہے ﴿١٣١﴾

آیت 121: اس کے بعد (122/123/124/125/126) ان آیات میں واقعہ احد جو شوال 3 ہجری میں ہوا مختصراً، اور جنگ بدر 2 ہجری کو کفار کو عبرتناک شکست ہوئی کا بیان ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۳۲ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۳ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ
وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳۴ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ
الْعٰمِلِيْنَ ۝۱۳۶ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۳۷ هٰذَا
بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۸ وَ لَا تَهِنُوْا
وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹ اِنْ
يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ
الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۰
وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۱ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۲ وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ
تَنْظُرُوْنَ ۝۱۴۳ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ
وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِي
اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۴۴

اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۝۱۳۲ اور
اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض
آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۝۱۳۳
جو لوگ آسانی میں اور سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے
ہیں غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اللہ نیکوکاروں سے
محبت کرتا ہے ۝۱۳۴ جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر
بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں فی
الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم
کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے ۝۱۳۵ انہیں کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے
مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ
رہیں گے ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے ۝۱۳۶ تم
سے پہلے بھی ایسے واقعات گزر چکے ہیں سو زمین میں چل پھر کر دیکھ لو
(آسمانی تعلیم کے) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۝۱۳۷ عام لوگوں کے لئے تو
یہ (قرآن) بیان ہے اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ تم
نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو ۝۱۳۹ اگر تم زخمی
ہوئے ہو تو تمہارے مخالف لوگ بھی تو ایسے ہی زخمی ہو چکے ہیں ہم دنوں کو
لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں (شکست احد) اس لئے تھی کہ
اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ظاہر کر دے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ
عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا ۝۱۴۰ (یہ بھی وجہ تھی) کہ اللہ
تعالیٰ ایمان والوں کو بالکل الگ کر دے اور کافروں کو مٹا دے ۝۱۴۱ کیا تم یہ
سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر
نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون
ہیں ۝۱۴۲ جنگ سے پہلے تم شہادت کی آرزو میں تھے اب اسے اپنی آنکھوں
سے دیکھ لیا ۝۱۴۳ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف رسول ہی ہیں اس سے
پہلے بہت سے رسول ہو چکے کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا شہید ہو جائیں تو
اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو کوئی پھر جائے اپنی
ایڑیوں پر تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا عنقریب اللہ تعالیٰ شکرگزاروں کو
نیک بدلہ دے گا ۝۱۴۴

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ
وَ مَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ۚ وَمَنۡ يُّرِدۡ ثَوَابَ
الۡاٰخِرَةِ نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا ؕ وَسَنَجۡزِى الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَيِّنۡ مِّنۡ
نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوۡنَ كَثِيۡرٌ ۚ فَمَا وَ هَنُوۡا لِمَاۤ اَصَابَهُمۡ
فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوۡا وَ مَا اسۡتَكَانُوۡا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ مَا كَانَ قَوۡلَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡا رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا
ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِىۡۤ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى
الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا وَ حُسۡنَ
ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تُطِيۡعُوا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يَرُدُّوۡكُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ
فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ وَ هُوَ خَيۡرُ
النّٰصِرِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلۡقِىۡ فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ
اَشۡرَكُوۡا بِاللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ
وَبِئۡسَ مَثۡوَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ لَقَدۡ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعۡدَهٗۤ
اِذۡ تَحُسُّوۡنَهُمۡ بِاِذۡنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلۡتُمۡ وَتَنَازَعۡتُمۡ فِى
الۡاَمۡرِ وَعَصَيۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰٮكُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ مِنۡكُمۡ
مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَ مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمۡ
عَنۡهُمۡ لِيَبۡتَلِيَكُمۡ ۚ وَلَقَدۡ عَفَا عَنۡكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡفَضۡلٍ عَلَى
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَ لَا تَلۡوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ
الرَّسُوۡلُ يَدۡعُوۡكُمۡ فِىۡۤ اُخۡرٰٮكُمۡ فَاَثَابَكُمۡ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيۡلَا
تَحۡزَنُوۡا عَلٰى مَا فَاتَكُمۡ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا
تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

بغیر اللہ کے حکم کے کوئی جاندار نہیں مر سکتا مقرر شدہ وقت لکھا ہوا ہے دنیا کی
چاہت والوں کو ہم دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کا ثواب چاہنے والوں کو
ہم وہ بھی دے دیں گے اور احسان ماننے والوں کو ہم بہت جلد نیک بدلہ
دیں گے ﴿۱۴۵﴾ بہت سے نبیوں کے ہم رکاب ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد
کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت
ہاری اور نہ سست رہے اور نہ دبے اللہ صبر کرنے والوں کو ہی چاہتا ہے ﴿۱۴۶﴾ وہ
یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے
ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں
ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے ﴿۱۴۷﴾ اللہ تعالیٰ نے!
انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ
نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے ﴿۱۴۸﴾ اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی باتیں مانو
گے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے پلٹا دیں گے (یعنی تمہیں مرتد بنا دیں
گے) پھر تم نامراد ہو جاؤ گے ﴿۱۴۹﴾ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ ہی بہترین
مددگار ہے ﴿۱۵۰﴾ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے، اس
وجہ سے کہ یہ اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرتے ہیں جس کی کوئی دلیل
اللہ نے نہیں اتاری ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ان ظالموں کی بری جگہ ہے ﴿۱۵۱﴾
اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جبکہ تم اس کے حکم سے انہیں کاٹ
رہے تھے یہاں تک کہ جب تم نے پست ہمتی اختیار کی اور کام میں جھگڑنے
لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا
دی تم میں سے بعض دنیا چاہتے تھے اور بعض کا ارادہ آخرت کا تھا تو پھر اس
نے تمہیں ان سے پھیر دیا تاکہ تم کو آزمائے اور یقیناً اس نے تمہاری لغزش
سے درگزر فرما دیا اور ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ﴿۱۵۲﴾ جب
کہ تم چڑھے چلے جا رہے تھے اور کسی کی طرف توجہ تک نہیں کرتے تھے اور
اللہ کے رسول تمہیں تمہارے پیچھے سے آوازیں دے رہے تھے بس تمہیں غم
پر غم پہنچا تاکہ تم فوت شدہ چیز پر غمگین نہ ہو اور نہ پہنچنے والی (تکلیف) پر
اداس ہو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے خبردار ہے ﴿۱۵۳﴾

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى
طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ
بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ
الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ
اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ
الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ
وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا
كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا
لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ
كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ
حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ لَئِنْ
مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ
اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ
حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾

پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت
کو امن کی نیند آنے لگی ہاں کچھ وہ لوگ بھی تھے کہ انہیں اپنی جانوں کی پڑی
ہوئی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ناحق جہالت بھری بدگمانیاں کر رہے تھے اور
کہتے تھے کہ ہمیں بھی کسی چیز کا اختیار ہے کہہ دیجئے کام کل کا کل اللہ کے
اختیار میں ہے یہ لوگ اپنے دلوں کے بھید آپ کو نہیں بتاتے کہتے ہیں کہ
ہمیں کچھ بھی اختیار ہوتا تو یہاں قتل نہ کئے جاتے آپ کہہ دیجئے گو تم اپنے
گھروں میں بھی ہوتے پھر بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا تھا وہ تو مقتل کی
طرف چل کھڑے ہوتے اللہ تعالیٰ کو تمہارے سینوں کے اندر کی چیز کا
آزمانا اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو پاک کرنا تھا اور اللہ تعالیٰ
سینوں کے بھید سے آگاہ ہے ﴿۱۵۴﴾ تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ
دکھائی جس دن دونوں جماعتوں کی مڈبھیڑ ہوئی تھی یہ لوگ اپنے بعض
کرتوتوں کے باعث شیطان کے پھسلانے پر آگئے لیکن یقین جانو کہ اللہ
تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور تحمل والا ہے ﴿۱۵۵﴾ اے
ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے کفر کیا اپنے بھائیوں
کے حق میں جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں کہا اگر ہمارے پاس ہوتے نہ
مرتے اور نہ مارے جاتے اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خیال کو اللہ تعالیٰ ان کی
دلی حسرت کا سبب بنا دے اللہ تعالیٰ جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے عمل کو
دیکھ رہا ہے ﴿۱۵۶﴾ قسم ہے اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے جاؤ یا اپنی موت
مرو تو بیشک اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت اس سے بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے
ہیں ﴿۱۵۷﴾ بالیقین خواہ تم مر جاؤ یا مار ڈالے جاؤ جمع تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی کئے
جاؤ گے ﴿۱۵۸﴾ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں اور اگر آپ
بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے سو
آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لئے استغفار کریں اور کام کا مشورہ ان
سے کیا کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں
بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ﴿۱۵۹﴾

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا
الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ
بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ
عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ
مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۗ قُلْ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَ مَآ
اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۗ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا
اتَّبَعْنٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا
مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اگر وہ تمہیں چھوڑ
دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ ہی
پر بھروسہ رکھنا چاہئے ﴿۱۶۰﴾ ناممکن ہے کہ نبی سے خیانت ہو جائے ہر خیانت
کرنے والا خیانت کو لئے ہوئے قیامت کے دن حاضر ہو گا پھر ہر شخص اپنے
اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے ﴿۱۶۱﴾ کیا پس وہ
شخص جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے درپے ہے اس شخص جیسا ہے جو اللہ تعالیٰ
کی ناراضگی لے کر لوٹتا ہے؟ اور جس کی جگہ جہنم ہے جو بدترین جگہ ہے ﴿۱۶۲﴾ اللہ
تعالیٰ کے پاس ان کے الگ الگ درجے ہیں اور ان کے تمام اعمال کو اللہ
بخوبی دیکھ رہا ہے ﴿۱۶۳﴾ بیشک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ انہیں
میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور
انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے یقیناً یہ سب اس
سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ﴿۱۶۴﴾ (کیا بات ہے) کہ جب تمہیں ایک ایسی
تکلیف پہنچی کہ تم اس جیسی دو چند پہنچا چکے تو یہ کہنے لگے یہ کہاں سے آ گئی؟
آپ کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر
ہے ﴿۱۶۵﴾ تمہیں جو کچھ اس دن پہنچا جس دن دو جماعتوں میں مڈبھیڑ ہوئی تھی
وہ سب اللہ کے حکم سے تھا اس لئے تا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ظاہری طور
پر جان لے ﴿۱۶۶﴾ اور منافقوں کو بھی معلوم کرلے جن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ
میں جہاد کرو یا کافروں کو ہٹاؤ تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہم لڑائی جانتے ہوتے تو
ضرور ساتھ دیتے وہ اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر کے بہت نزدیک تھے
اپنے منہ سے وہ باتیں بناتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں ﴿۱۶۷﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور اپنے
بھائیوں کی بابت کہا کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ کئے جاتے کہہ دیجئے! کہ
اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹا دو ﴿۱۶۸﴾

آیت 164: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو یہودی، یا نصرانی مجھ پر ایمان لائے بغیر فوت ہو گیا وہ جہنمی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان) اس آیت میں نبوت کے تین اہم مقاصد بیان ہیں۔

(۱) تلاوت آیات (۲) تزکیہ (۳) تعلیم کتاب وحکمت۔

وَ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ
اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ ۙ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيۡنَ بِمَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ
مِنۡ فَضۡلِهٖ ۙ وَ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ لَمۡ يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ مِّنۡ
خَلۡفِهِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾
يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ
اَجۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚۛ اَلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ
بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الۡقَرۡحُ ؕۛ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡهُمۡ وَ اتَّقَوۡا
اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ ۚ اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ
جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ
وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ
يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ
عَظِيۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيۡطٰنُ يُخَوِّفُ اَوۡلِيَآءَهٗ ۖ فَلَا
تَخَافُوۡهُمۡ وَ خَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَا يَحۡزُنۡكَ
الَّذِيۡنَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡكُفۡرِ ۚ اِنَّهُمۡ لَنۡ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيۡـًٔا ؕ
يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجۡعَلَ لَهُمۡ حَظًّا فِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ
عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ لَنۡ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيۡـًٔا ۚ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَ لَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡۤا اَنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ خَيۡرٌ لِّاَنۡفُسِهِمۡ ؕ اِنَّمَا نُمۡلِىۡ لَهُمۡ
لِيَزۡدَادُوۡۤا اِثۡمًا ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَذَرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَمِيۡزَ الۡخَبِيۡثَ
مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطۡلِعَكُمۡ عَلَى الۡغَيۡبِ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجۡتَبِىۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَلَكُمۡ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۷۹﴾

جولوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ
ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں ﴿۱۶۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فضل جو
انہیں دے رکھا ہے اس سے وہ بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان
لوگوں کی بابت جو اب تک ان کو نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں اس پر انہیں نہ
کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ﴿۱۷۰﴾ وہ خوش ہوتے ہیں کہ اللہ کی نعمت
اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں
کرتا ﴿۱۷۱﴾ جن لوگوں نے اللہ اور رسول کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انہیں
پورے زخم لگ چکے تھے ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیز گاری
برتی ان کے لئے بہت زیادہ اجر ہے ﴿۱۷۲﴾ وہ لوگ جب ان سے لوگوں نے کہا
کہ کافروں نے تمہارے مقابلے میں لشکر جمع کر لئے ہیں۔تم ان سے خوف
کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ
کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے ﴿۱۷۳﴾ (نتیجہ یہ ہوا) کہ اللہ کی نعمت اور
فضل کے ساتھ یہ لوٹے انہیں کوئی برائی نہیں پہنچی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی
رضامندی کی پیروی کی اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ﴿۱۷۴﴾ یہ خبر دینے والا
شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور
میرا خوف رکھو اگر تم مومن ہو ﴿۱۷۵﴾ کفر میں آگے بڑھنے والے لوگ تجھے
غمناک نہ کریں یقین مانو یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اللہ تعالیٰ کا ارادہ
ہے کہ ان کے لئے آخرت کا کوئی حصہ عطا نہ کرے اور ان کے لئے بڑا
عذاب ہے ﴿۱۷۶﴾ کفر کو ایمان کے بدلے خریدنے والے ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کو
کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ان ہی کے لئے سخت المناک عذاب ہے ﴿۱۷۷﴾
کافر لوگ ہماری دی ہوئی مہلت کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں، یہ مہلت تو
اس لئے ہے کہ وہ گناہوں میں اور بڑھ جائیں ان ہی کے لئے ذلیل کرنے
والا عذاب ہے ﴿۱۷۸﴾ جس حال میں تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑے گا
جب تک کہ پاک اور ناپاک الگ الگ نہ کر دے اور نہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ
تمہیں غیب سے آگاہ کر دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کا
چاہے انتخاب کر لیتا ہے اس لئے تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو اگر تم ایمان لاؤ اور
تقویٰ کرو تو تمہارے لئے بڑا بھاری اجر ہے ﴿۱۷۹﴾

وَ لَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ
هُوَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ بَلۡ هُوَ شَرٌّ لَّهُمۡ ؕ سَيُطَوَّقُوۡنَ مَا بَخِلُوۡا بِهٖ
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ
بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۱۸۰﴾ لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا
اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّ نَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ۘ سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا
وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ
الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ
بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿۱۸۲﴾ اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا
نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ
جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِىۡ قُلۡتُمۡ فَلِمَ
قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ
رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ
الۡمُنِيۡرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ
اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ
الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾
لَتُبۡلَوُنَّ فِىۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَ اَنۡفُسِكُمۡ ۟ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ
اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَ مِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى
كَثِيۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ
الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾

جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی
کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے بدتر ہے عنقریب قیامت
والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے آسمانوں اور زمین
کی میراث اللہ ہی کے لئے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ
ہے ﴿۱۸۰﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا قول بھی سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
فقیر ہے اور ہم تونگر ہیں۔ ان کے اس قول کو ہم لکھ لیں گے اور ان کا انبیاء کو
قتل کرنا بھی اور ہم ان سے کہیں گے کہ جلانے والا عذاب چکھو ﴿۱۸۱﴾ یہ
تمہارے پیش کردہ اعمال کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے
والا نہیں ﴿۱۸۲﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ
کسی رسول کو نہ مانیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جسے
آگ کھا جائے آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو مجھ سے پہلے تمہارے پاس
جو رسول دیگر معجزوں کے ساتھ یہ بھی لائے جسے تم کہہ رہے ہو پھر تم نے انہیں
کیوں مار ڈالا ﴿۱۸۳﴾ پھر بھی یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو آپ سے پہلے بھی بہت
سے وہ رسول جھٹلائے گئے جو روشن دلیلیں صحیفے اور منور کتاب لے کر آئے ﴿۱۸۴﴾
ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے
پورے دیئے جاؤ گے، پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں
داخل کر دیا جائے بیشک وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے
کی جنس ہے ﴿۱۸۵﴾ یقیناً تمہارے مالوں اور جانوں سے تمہاری آزمائش کی
جائے گی اور یہ بھی یقین ہے کہ تمہیں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے کتاب دیئے
گئے اور مشرکوں کو بہت سی دکھ دینے والی باتیں بھی سننی پڑیں گی اور اگر تم صبر
کرلو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یقیناً یہ بہت بڑی ہمت کا کام ہے ﴿۱۸۶﴾

آیت 180: اس آیت میں بخیل کا بیان کیا گیا ہے جو اللہ رب العزت کے دیئے ہوئے مال سے خرچ نہیں کرتا حتیٰ کہ اس میں سے فرض زکوٰۃ تک نہیں دیتا۔ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ قیامت والے دن اس کے مال کو ایک زہریلا سانپ بنا کر طوق کی طرح اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا وہ کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں مال ہوں۔

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ
لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝١٨٧ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا
فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝١٨٨ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٨٩ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝١٩٠ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝١٩١ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ
النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝١٩٢

اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے
ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو
اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت
برا ہے ۝١٨٧ وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں
نے نہیں کیا اس پر بھی تعریفیں کی جائیں آپ انہیں عذاب سے چھٹکارہ میں
نہ سمجھئے ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۝١٨٨ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی
اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝١٨٩ آسمانوں اور زمین کی
پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقلمندوں کے لئے نشانیاں
ہیں ۝١٩٠ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے
کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے
ہیں اے ہمارے پروردگار تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے پس
ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے ۝١٩١ اے ہمارے پالنے والے تو جسے جہنم
میں ڈالے یقیناً تو نے اسے رسوا کیا اور ظالموں کا مددگار کوئی نہیں ۝١٩٢

آیت 190-195: تخلیقی شاہکار اور تجدید ایمان

علمی افادات:

ایک مرتبہ جناب عبداللہ بن عمر، عطاء بن ابی الرباح اور عبید بن عمیر رحمہم اللہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے، ابن عمر نے درخواست کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی أعجب العجائب بات تو بتائیے؟......صدیقہ کائنات یہ سنتے ہی آنسوؤں پہ قابو نہ رکھ سکیں، بولیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو ایک ایک بات ہی عمدہ اور خوب ہوا کرتی تھی......فرمانے لگیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میرے ہاں تشریف لائیے، میرے قریب رہے اور پھر فرمانے لگے اب مجھے مصروف عبادت ہونا چاہیے، میں نے عرض کی: آپ کے قرب کی مجھے تمنا بھی ہے، اور آپ کا رب کی عبادت کرنا بھی مجھے دل سے بھاتا ہے ......بہر حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضوء فرمایا: نماز شروع کر دی، پھر اتنا روئے کہ داڑھی مبارک بھیگ گئی، حالت سجدہ میں تھے تو رورو کے زمین بھیگ گئی، پھر کروٹ پر لیٹے روتے رہے......تا آنکہ بلال رضی اللہ عنہ نماز فجر کیلئے بتائے آ گئے، حالت دیکھ کر رونے کی بابت پوچھنے لگے......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال! یہ آیات نازل ہوں اور آنسووں پر کنٹرول رہے، بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آل عمران کی آخری آیات پڑھ کر سنائیں اور فرمایا: ہلاکت ہو اس شخص کیلئے کہ جو انہیں بطور تلاوت پڑھتا ہے لیکن ان پر غور و غوض نہیں کرتا۔

ان آیات مبارکہ میں قدرت ربانی کے تخلیقی شاہکاروں کا تذکرہ اور ان پر تفکر و تدبر کرنے کی ترغیب و مدحت ہے......جن کا مفہوم و مدلول یہ ہے کہ: آسمان کو بلند و بالا اور وسیع و عریض پیدا کرنے میں، زمین کو بچھا کر اور ہمہ قسم حیاتیات سے زرخیز بنانے میں، فلکیات و کواکب و نجوم، ان کی گزرگاہیں اور ٹھکانے مقرر کرنے میں، کہیں پہاڑ جما دینے میں (جو زمین کی جکڑن کے کیل ہیں) تو کہیں صحراء وادیاں پھر کہیں سمندر، دریا اور....

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ
فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا
تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ
لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ
اُنْثٰی ۚ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴿۱۹۵﴾ لَا
یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ قف
ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ﴿۱۹۷﴾ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ
مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَ
مَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا
قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ
الْحِسَابِ﴿۱۹۹﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ع﴿۲۰۰﴾

اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا با آواز بلند ایمان کی
طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے یا الٰہی!
اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کردے اور
ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر ﴿۱۹۳﴾ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ
دے جس کا وعدہ تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی کیا ہے اور ہمیں
قیامت کے دن رسوا نہ کر یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ﴿۱۹۴﴾ پس ان کے رب
نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ
وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک دوسرے کے
ہم جنس ہو اس لئے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال
دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور
شہید کئے گئے میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا اور
بالیقین انہیں جنتوں میں لے جاؤنگا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے
ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب
ہے ﴿۱۹۵﴾ تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے ﴿۱۹۶﴾ یہ تو
بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ
ہے ﴿۱۹۷﴾ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے جنتیں ہیں جن
کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی
طرف سے اور نیکوکاروں کے لئے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہت ہی بہتر
ہے ﴿۱۹۸﴾ یقیناً اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان
لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا اور ان کی طرف جو نازل ہوا اس پر
بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت
پر بیچتے بھی نہیں ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے یقیناً اللہ تعالیٰ جلد
حساب لینے والا ہے ﴿۱۹۹﴾ اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے
کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو ﴿۲۰۰﴾

.... نہریں بہا دینے میں، اور پانیوں کی مدد سے لہلہاتے کھیت، ہرے بھرے درخت، پھلدار و پھولدار پودے اگا دینے میں، زمین کی تہوں میں خزانے، معدنیات، اور سمندروں کی تہوں میں ذخائر، ہیرے و جواہرات چھپا دینے میں، لیل و نہار کی گردش، رات دن کے بڑے چھوٹے ہونے میں، موسموں کے بدلنے اور اس کے نتیجے میں گرمی و سردی کی انسانی ضرورت کو پورا کر دینے میں وغیرہ وغیرہ۔ یہ اور بہت کچھ یقیناً اہل ایمان اللہ کے وجود حق، اس کی خلاقی و صناعی پر اٹھتے بیٹھے، لیٹے ہوئے نیز قدرت کی ان نشانیوں پر تدبر و تفکیر سے تجدید ایمان کرتے رہتے ہیں۔ ان مظاہر قدرت میں پنہاں اسرار و رموز، اور ان سے عیاں دلائل و براہین قدرت کے ذریعے اللہ کی بندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔ اور کہہ اٹھتے ہیں ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ﴾ بس ہمیں عذاب جہنم سے بچالے، اور اپنا بندہ بنالے۔

❁❁❁❁❁

﴿ ايـاتها ١٧٦ ﴾ ﴿ ٤ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ٩٢ ﴾ ﴿ ركوعاتها ٢٤ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ① وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا
تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى
اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ② وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى
وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ③ۭ وَاٰتُوا النِّسَآءَ
صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا
فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ④ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ
جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑤

(سورۃ النسآء۔سورہ نمبر ٤۔تعداد آیات ١٧٦)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناتے توڑنے سے بھی بچو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے ① اور یتیموں کا مال ان کو دے دو اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھا نہ جاؤ، بیشک یہ بہت بڑا گناہ ہے ② اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے (کہ ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھکنے سے بچ جاؤ ③ اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھاؤ پیو ④ بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری گزران کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے ہاں انہیں اس مال سے کھلاؤ پلاؤ، پہناؤ، اوڑھاؤ اور انہیں معقولیت سے نرم بات کہو ⑤

آیت 1: نِسَآءً کے معنی عورتیں ہیں اس میں بہت سی عورتوں کے اہم مسائل کا ذکر ہے۔ایک جان سے مراد ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ﴿وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾ سے وہی "جان" یعنی آدم مراد ہے یعنی آدم سے اِن کی زوجہ (بیوی) حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا کیا۔حضرت حوّا علیہا السلام حضرت آدم علیہ السلام سے کس طرح پیدا ہوئیں اس میں اختلاف ہے۔ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حوّا علیہا السلام مرد یعنی (آدم) کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ: قرآن کریم کے الفاظ ﴿وَّ خَلَقَ مِنْهَا﴾ سے ایسے موقف کی تائید ہوتی ہے حضرت حوّا علیہا السلام کی تخلیق ایسی نفس واحد سے ہوئی ہے جسے آدم کہا جاتا ہے۔

❁❁❁❁❁

وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ
مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَآ
اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا
فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا
دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
حَسِيْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ
الْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ
الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَ اِذَا
حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ
مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ
تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ
الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ
سَعِيْرًا ۝۱۰ ؑ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا
تَرَكَ ۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ
لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ
نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱

اور یتیموں کو ان کے بالغ ہونے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان
میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو اور ان کے
بڑے ہوجانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں
تباہ نہ کر دو مال داروں کو چاہیے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں ہاں مسکین
محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طرح سے کھالے، پھر جب انہیں ان کے
مال سونپو تو گواہ بنا لو دراصل حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے ۝۶ ماں
باپ اور خویش واقارب کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا
بھی (جو مال ماں باپ اور خویش واقارب چھوڑ کر مریں) خواہ وہ مال کم ہو یا
زیادہ (اس میں) حصہ مقرر کیا ہوا ہے ۝۷ جب تقسیم کے وقت قرابت دار اور
یتیم اور مسکین آجائیں تو تم اس میں سے تھوڑا بہت انہیں بھی دے دو اور ان
سے نرمی سے بولو ۝۸ چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے
(ننھے ننھے) ناتواں بچے چھوڑ جاتے جنکے ضائع ہوجانے کا اندیشہ رہتا (تو
ان کی چاہت کیا ہوتی) پس اللہ تعالیٰ سے ڈر کر جچی تلی بات کہا کریں ۝۹ جو
لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر
رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے ۝۱۰ اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے
بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر
صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی
ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ
میں سے ہر ایک لئے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے اگر اس
میت کی اولاد ہو اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں
کے لئے تیسرا حصہ ہے ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا
چھٹا حصہ ہے یہ حصے اس کی وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر
گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں
نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے یہ
حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں بیشک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل
حکمتوں والا ہے ۝۱۱

وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ
فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ
كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ
فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ
يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع وَ الّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا
عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى
الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ
اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ
الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

تمہاری بیویاں جو چھوڑ مریں اور ان کی اولاد نہ ہو تو آدھوں آدھ تمہارا اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے اس کی وصیت کی ادائیگی کے بعد جو وہ کر گئیں ہوں یا قرض کے بعد۔ اور جو (ترکہ) تم چھوڑ جاؤ اس میں سے ان کے لئے چوتھائی ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو اور اگر تمہاری اولاد ہو تو پھر انہیں تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا اس وصیت کے بعد جو تم کر گئے ہو اور قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو اور اس کا ایک بھائی اور ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو یہ مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بردبار ﴿۱۲﴾ یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۳﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ایسوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے ﴿۱۴﴾ تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور راستہ نکالے ﴿۱۵﴾ تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کرلیں انہیں ایذا دو اگر وہ توبہ اور اصلاح کرلیں تو ان سے منہ پھیر لو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے ﴿۱۷﴾ ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر ہی مر جائیں یہی لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۱۸﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا يَحِلُّ لَكُمۡ اَنۡ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرۡهًا ؕ
وَ لَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ لِتَذۡهَبُوۡا بِبَعۡضِ مَاۤ اٰتَيۡتُمُوۡهُنَّ اِلَّاۤ اَنۡ
يَّاۡتِيۡنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ فَاِنۡ
كَرِهۡتُمُوۡهُنَّ فَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔـا وَّ يَجۡعَلَ اللّٰهُ فِيۡهِ
خَيۡرًا كَثِيۡرًا ۝١٩ وَ اِنۡ اَرَدْتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّكَانَ زَوۡجٍ ۙ
وَّاٰتَيۡتُمۡ اِحۡدٰٮهُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡهُ شَيۡـًٔـا ؕ
اَتَاۡخُذُوۡنَهٗ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۝٢٠ وَ كَيۡفَ تَاۡخُذُوۡنَهٗ
وَقَدۡ اَفۡضٰى بَعۡضُكُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ وَّ اَخَذۡنَ مِنۡكُمۡ مِّيۡثَاقًا
غَلِيۡظًا ۝٢١ وَ لَا تَنۡكِحُوۡا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا
قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقۡتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيۡلًا ۝٢٢ ع
حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَ بَنٰتُكُمۡ وَ اَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَ
خٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىۡۤ
اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآٮِٕكُمۡ وَ
رَبَآٮِٕبُكُمُ الّٰتِىۡ فِىۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآٮِٕكُمُ الّٰتِىۡ دَخَلۡتُمۡ
بِهِنَّ ۖ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ ۖ
وَحَلَاۤٮِٕلُ اَبۡنَآٮِٕكُمُ الَّذِيۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ ۙ وَ اَنۡ تَجۡمَعُوۡا
بَيۡنَ الۡاُخۡتَيۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا
رَّحِيۡمًا ۝٢٣ ۙ

اے ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے ورثے میں لے بیٹھو انہیں اس لئے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بود و باش رکھو گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت بھلائی کر دے ۝١٩ اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اور ان میں کسی کو تم نے خزانے کا خزانہ دے رکھا ہو تو بھی اس میں سے کچھ نہ لو کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ ہوتے ہوئے بھی لے لو گے ۝٢٠ تم اسے کیسے لے لو گے حالانکہ تم ایک دوسرے کو مل چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے مضبوط عہد و پیمان لے رکھا ہے ۝٢١ اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا ہے یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بری راہ ہے ۝٢٢ حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا۔ ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۝٢٣

❁❁❁❁❁

وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا
بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ
مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ
يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ
بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ
نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا
وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

اورحرام کی گئی شوہر والی عورتیں مگر وہ جوتمہاری ملکیت میں آ جائیں اللہ تعالیٰ
نے احکام تم پر فرض کر دیئے ہیں، ان عورتوں کے سواء اور عورتیں تمہارے
لئے حلال کی گئیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو برے
کام سے بچنے کے لئے نہ کہ شہوت رانی کے لئے اس لئے جن سے تم فائدہ
اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو اور مہر مقرر ہونے کے بعد تم آپس کی
رضامندی سے جو طے کر لو تم پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت
والا ہے ۲۴ اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی
پوری وسعت و طاقت نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو اپنا
نکاح کر لو اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک
ہی تو ہو اس لئے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو اور قاعدہ
کے مطابق ان کے مہر ان کو دے دو، وہ پاک دامن ہوں نہ کہ اعلانیہ بدکاری
کرنے والیاں، پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آ جائیں پھر اگر وہ بے حیائی
کا کام کریں تو انہیں آدھی سزا ہے اس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے کنیزوں
سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا
اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی
رحمت والا ہے ۲۵ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان
کرے اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری
توبہ قبول کرے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے ۲۶ اور اللہ چاہتا ہے
کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں
کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ ۲۷ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے
کیونکہ انسان کمزور پیدا ہوا ہے ۲۸ اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال
ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید
وفروخت اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے ۲۹
اور جو شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے کرے گا تو عنقریب ہم اس کو
آگ میں داخل کریں گے۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے ۳۰

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۝۳۱ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا
فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا
اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۝۳۲ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا
مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
شَهِيْدًا۝۳۳ۧ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ
نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ
وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا۝۳۴ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ
اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا
۝۳۵ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِی
الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
فَخُوْرَا ۙ۝۳۶

اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جس سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم
تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے اور عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں
گے ۝۳۱ اور اس کی آرزو نہ کرو جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے تم سے بعض کو
بعض پر بزرگی دی ہے، مردوں کا اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا
اور عورتوں کے لئے ان میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالیٰ
سے اس کا فضل مانگو یقیناً اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ۝۳۲ ماں باپ یا قرابت
دار جو چھوڑ مریں اس کے وارث ہم نے ہر شخص کے لئے مقرر کردیئے ہیں
جن سے تم نے اپنے ہاتھوں معاہدہ کیا ہے انہیں ان کا حصہ دو حقیقتاً اللہ تعالیٰ
ہر چیز پر حاضر ہے ۝۳۳ مرد عورت پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے
ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے مال خرچ
کئے ہیں پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الٰہی
نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں
خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی
سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر راستہ تلاش نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ
بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے ۝۳۴ اگر تمہیں میاں بیوی کے درمیان آپس کی
ان بن کا خوف ہو تو ایک منصف مرد والوں میں اور ایک عورت کے گھر
والوں میں سے مقرر کرو اگر یہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ دونوں میں
ملاپ کرادے گا یقیناً پورے علم والا اور پوری خبر والا ہے ۝۳۵ اور اللہ تعالیٰ کی
عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ
سلوک و احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور
قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسائے سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ
کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام، کنیز)
یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا ۝۳۶

آیت34: نافرمانی کی صورت میں عورت کو سمجھانے کے لئے وعظ و نصیحت۔

آیت36: حدیث: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دِل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ (مسلم)

الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَ يَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَيَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا
مُّهِيۡنًا‌ۚ ۳۷ وَ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا
يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ وَ مَنۡ يَّكُنِ الشَّيۡطٰنُ
لَهٗ قَرِيۡنًا فَسَآءَ قَرِيۡنًا ۳۸ وَمَاذَا عَلَيۡهِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ
الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ‌ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمۡ
عَلِيۡمًا ۳۹ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ‌ۚ وَ اِنۡ تَكُ
حَسَنَةً يُّضٰعِفۡهَا وَيُؤۡتِ مِنۡ لَّدُنۡهُ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۴۰ فَكَيۡفَ
اِذَا جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ
شَهِيۡدًا‌ؕ ۴۱ يَوۡمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ عَصَوُا الرَّسُوۡلَ لَوۡ
تُسَوّٰى بِهِمُ الۡاَرۡضُ‌ؕ وَلَا يَكۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِيۡثًا ۴۲

جولوگ خود بخیلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخیلی کرنے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ
نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں ہم نے ان کافروں
کے لئے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے ۳۷ اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کے
دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر
ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو وہ بدترین ساتھی
ہے ۳۸ بھلا ان کا کیا نقصان تھا اگر یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان
لاتے اور اللہ تعالیٰ نے جو انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے اللہ
تعالیٰ انہیں خوب جاننے والا ہے ۳۹ بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں
کرتا اور اگر نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور خاص اپنے پاس سے بڑا
ثواب دیتا ہے ۴۰ پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ
ہم لائیں گے اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے ۴۱ جس روز کافر
اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش! انہیں زمین
کے ساتھ ہموار کر دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے ۴۲

آیت 41: ہر اُمت میں سے اس کا پیغمبر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی دے گا کہ یا اللہ ہم نے تو تیرا پیغام اپنی قوم کو پہنچا دیا تھا اب انہوں نے نہیں مانا تو ہمارا کیا قصور ہے؟ پھر اِن سب پر نبی کریم ﷺ گواہی دیں گے کہ یہ سب سچے ہیں۔

آپ ﷺ یہ گواہی اس قرآن کی وجہ سے دیں گے جو آپ پر نازل ہوا یہ ایک سخت مقام ہوگا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن کریم سننے کی خواہش ظاہر فرمائی وہ سناتے ہوئے جب اِس آیت پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا بس اب کافی ہے۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (بخاری)

نوٹ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھے ایسے وہ (شہید) گواہ کے معنی حاضر و ناظر کو کرتے ہیں اور یوں وہ نبی کریم ﷺ کو (حاضر و ناظر) باور کراتے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کو حاضر و ناظر سمجھنا یہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی صفت میں شریک کرنا ہے۔ جو شرک ہے کیوں کہ حاضر و ناظر صرف اور صرف اللہ رب العزت کی صفت ہے (شہید) کے لفظ سے ان کا استدلال اپنے اندر کوئی قوت نہیں رکھتا۔ لیکن شہادت۔۔۔ علم کی بنیاد پر بھی ہوتی ہے قرآن کریم میں بیان کردہ واقعات حقائق سے زیادہ علم کس کا ہوسکتا ہے؟ اسی علم کی بنیاد پر اُمتِ محمدیہ کو بھی قرآن کریم نے ﴿شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ "تمام کائنات کے لوگوں پر گواہ" کہا ہے اگر گواہی کیلئے حاضر و ناظر ضروری ہے تو پھر جناب امتِ محمدیہ کے ہر فرد کو حاضر و ناظر ماننا پڑے گا۔ بہر حال نبی ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ مشرکانہ اور بے بنیاد ہے۔

❁❁❁❁❁

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى
تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝٤٣ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا
السَّبِيْلَ ۝٤٤ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ
وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝٤٥ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ
مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ
اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا
قَلِيْلًا ۝٤٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا
عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٤٧ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ
افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝٤٨

اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ
اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کرلو ہاں
اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہوں تو اور بات ہے اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا
تم سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو
اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو اور اپنے منہ اور اپنے ہاتھ مل لو
بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ۝٤٣ کیا تم نے نہیں دیکھا،
جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا ہے، وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں
کہ تم بھی راہ سے بھٹک جاؤ ۝٤٤ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جاننے والا
ہے اور اللہ تعالیٰ کا دوست ہونا کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کا مددگار ہونا بس ہے ۝٤٥
بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اس کے بغیر کہ تو سنا جائے اور ہماری
رعایت کر (لیکن اس کہنے میں) اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں
طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی
آپ سنئے ہمیں دیکھئے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر اور نہایت ہی مناسب تھا،
لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر سے انہیں لعنت کی ہے پس یہ بہت ہی کم
ایمان لاتے ہیں ۝٤٦ اے اہل کتاب جو کچھ ہم نے نازل فرمایا جو اس کی
تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے اس پر ایمان لاؤ اس سے پہلے
کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور انہیں الٹا کر پیٹھ کی طرف کر دیں یا ان پر لعنت
بھیجیں جیسے ہم نے ہفتے کے دن والوں پر لعنت کی اور ہے اللہ تعالیٰ کا کام کیا
گیا ۝٤٧ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے
سواء جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے
اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا ۝٤٨

آیت 43: یعنی نشے ناپاکی کی حالت میں نماز ممنوع ہے۔

آیت 48: "اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا"۔ یعنی شرک ظلم عظیم ہے۔ ایسے گناہ جن سے مومن توبہ کئے بغیر مرجائے اگر اللہ تعالیٰ ان کے لئے چاہے گا تو بغیر کسی قسم کی سزا دیئے معاف فرمادے گا اور بہت کو سزا کے بعد اور بہت کو نبی کریم ﷺ کی شفاعت پر معاف کردے گا لیکن شرک کسی صورت پر معاف نہیں ہوگا۔ اور مشرک پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔

❁❁❁❁❁

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ
مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ
وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ
يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ
الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ
النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ
مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ
كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ
نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جو اپنی پاکیزگی اور ستائش خود کرتے ہیں،
بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاکیزہ کرتا ہے کسی پر ایک دھاگے کے برابر ظلم نہ کیا
جائے گا ﴿۴۹﴾ دیکھو یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر کس طرح جھوٹ باندھتے ہیں اور یہ
(حرکت) گناہ ہونے کے لئے کافی ہے ﴿۵۰﴾ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا
جنہیں کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے؟ جو بت کا اور باطل معبود کا اعتقاد رکھتے ہیں
اور کافروں کے حق میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان والوں سے زیادہ راہ
راست پر ہیں ﴿۵۱﴾ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جسے
اللہ تعالیٰ لعنت کر دے تو اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا ﴿۵۲﴾ کیا ان کا کوئی حصہ
سلطنت میں ہے؟ اگر ایسا ہو تو پھر یہ کسی کو ایک کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے
برابر بھی کچھ نہ دیں ﴿۵۳﴾ یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے
اپنے فضل سے انہیں دیا ہے پس ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت بھی
دی ہے اور بڑی سلطنت بھی عطا فرمائی ﴿۵۴﴾ پھر ان میں سے بعض نے اس
کتاب کو مانا اور بعض اس سے رک گئے اور جہنم کا جلانا کافی ہے ﴿۵۵﴾ جن
لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا، انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے
جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے
تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے ﴿۵۶﴾ اور جو لوگ
ایمان لائے اور شائستہ اعمال کئے ہم عنقریب انہیں ان جنتوں میں لے
جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے،
ان کے لئے وہاں صاف ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں
(اور پوری راحت) میں لے جائیں گے ﴿۵۷﴾

آیت 49: ﴿فَلَا تُزَكُّوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ ٱتَّقَىٰٓ﴾ (النجم:32) "اپنے نفسوں کی پاکیزگی اور ستائش مت کرو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم میں متقی کون ہے"۔

آیت 57: گھنی، گہری، عمدہ اور پاکیزہ چھاؤں جس کو ترجمہ میں (پوری) راحت سے تعبیر کیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا سایہ اتنا ہے کہ ایک سوار اُسے 100 سال تک بھی طے نہیں کر سکتا یہ ہے شجرۃ الخلد۔ (مسند احمد، بخاری)۔

❁❁❁❁❁

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا
حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا
يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا
﴿۵۹﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ أُنْزِلَ
إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا إِلَى
الطَّاغُوْتِ وَقَدْ أُمِرُوْٓا أَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ
أَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَآ
أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُوْلِ رَأَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ
صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ
إِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ۗ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا
بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَ
رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا
يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾
وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوْٓا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوْا مِنْ
دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ إِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا
يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾

اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ اور
جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرو یقیناً وہ بہتر چیز ہے
جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ سنتا ہے دیکھتا ہے
﴿۵۸﴾ اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو (رسول
اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز پر اختلاف
کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، اگر
تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور
باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے ﴿۵۹﴾ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا
دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے،
لیکن وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا
گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں، شیطان تو یہ چاہتا ہے بہکا کر دور ڈال
دے ﴿۶۰﴾ ان سے جب کبھی کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کی اور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آؤ تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے
منہ پھیر کر رکے جاتے ہیں ﴿۶۱﴾ پھر کیا بات ہے کہ جب ان پر ان کے کرتوت
کے باعث کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو پھر یہ آپ کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ کی
قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی اور میل ملاپ ہی کا تھا ﴿۶۲﴾ یہ
وہ لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کا بھید اللہ تعالیٰ پر بخوبی روشن ہے آپ ان سے
چشم پوشی کیجئے، انہیں نصیحت کرتے رہیے اور انہیں وہ بات کہئے جو ان کے
دلوں میں گھر کرنے والی ہو ﴿۶۳﴾ ہم نے ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اس
لئے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ
جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ
سے استغفار کرتے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے استغفار کرتے
تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے ﴿۶۴﴾ سو قسم ہے
تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے
اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان
سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے
ساتھ قبول کر لیں ﴿۶۵﴾ اگر ہم ان پر یہ فرض کر دیتے ہیں کہ اپنی جانوں کو قتل کر
ڈالو! یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ! تو اسے ان میں سے بہت ہی کم لوگ حکم
بجالاتے اور اگر یہ وہی کریں جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو یقیناً یہی ان
کے لئے بہتر اور زیادہ مضبوطی والا ہو ﴿۶۶﴾

وَّ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿٦٧﴾ۙ وَّلَهَدَیْنٰهُمْ
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿٦٨﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ
مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ
الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِیْقًا ﴿٦٩﴾ؕ ذٰلِكَ
الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ﴿٧٠﴾ؒ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿٧١﴾ وَ
اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّیُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالَ قَدْ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا ﴿٧٢﴾ وَ لَىِٕنْ اَصَابَكُمْ
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ
یّٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿٧٣﴾ فَلْیُقَاتِلْ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ
یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ
اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿٧٤﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ
وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ
نَصِیْرًا ﴿٧٥﴾ؕ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ
وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا
اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ ۚ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا ﴿٧٦﴾ؒ اَلَمْ تَرَ
اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ
یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا
لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ

اور تب تو انہیں ہم اپنے پاس سے بڑا ثواب دیں ﴿٦٧﴾ اور یقیناً انہیں راہ
راست دکھا دیں ﴿٦٨﴾ اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام
کیا، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں ﴿٦٩﴾ یہ
فضل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کافی ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ﴿٧٠﴾
اے مسلمانو! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو پھر گروہ گروہ بن کر کوچ کرو یا سب
کے سب اکھٹے ہو کر نکلو ﴿٧١﴾ اور یقیناً تم میں بعض وہ بھی ہیں جو پس و پیش
کرتے ہیں پھر اگر تمہیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا ﴿٧٢﴾ اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کا
کوئی فضل مل جائے تو اس طرح کہ گویا تم میں ان میں دوستی تھی ہی نہیں کہتے
ہیں کاش! میں بھی ان کے ہمراہ ہوتا تو بڑی کامیابی کو پہنچتا ﴿٧٣﴾ پس جو لوگ
دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں
جہاد کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت
پالے یا غالب آجائے، یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت کرتے ہیں ﴿٧٤﴾
بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان ناتواں مردوں، عورتوں اور ننھے
ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لئے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دعائیں مانگ رہے
ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے
اور ہمارے لئے خاص اپنے پاس سے حمایتی مقرر کر دے اور ہمارے لئے
خاص اپنے پاس سے مددگار بنا ﴿٧٥﴾ جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کی
راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں
کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو یقین مانو
کہ شیطانی حیلہ (بالکل بودا اور) سخت کمزور ہے ﴿٧٦﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا
جنہیں حکم کیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نمازیں پڑھتے رہو
اور زکوۃ ادا کرتے رہو، پھر جب انہیں جہاد کا حکم دیا گیا تو اسی وقت ان کی
ایک جماعت لوگوں سے اس قدر ڈرنے لگی جیسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو، بلکہ
اس سے بھی زیادہ، اور کہنے لگے اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد
کیوں فرض کر دیا کیوں ہمیں تھوڑی سی زندگی اور نہ جینے دیا؟

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۛ وَ لَا
تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۷۷ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ
كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا
هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ
مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ
لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝۷۸ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ
فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ
اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۷۹ مَنْ يُّطِعِ
الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ
حَفِيْظًا ۝۸۰ؕ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا
يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ۝۸۱ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ
غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝۸۲ وَ اِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى
الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ
يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳

آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کی سودمندی تو بہت ہی کم ہے اور پرہیزگاروں کے
لئے تو آخرت ہی بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ستم روا نہ رکھا
جائے گا ۝۷۷ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ کر پکڑے گی گو تم مضبوط قلعوں
میں ہو اور اگر انہیں کوئی بھلائی ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے
انہیں کہہ دو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ
کوئی بات سمجھنے کے بھی قریب نہیں ۝۷۸ تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی
طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے
ہم نے تجھے تمام لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ
کافی ہے ۝۷۹ اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو اطاعت کرے اسی نے
اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھیر لے تو ہم نے آپ کو کچھ ان پر
نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ۝۸۰ یہ کہتے ہیں کہ اطاعت ہے، پھر جب آپ کے
پاس سے اٹھ کر باہر نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک جماعت، جو بات آپ
نے یا اس نے کہی ہے اس کے خلاف راتوں کو مشورہ کرتی ہے ان کی راتوں
کی بات چیت اللہ لکھ رہا ہے، تو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور اللہ پر بھروسہ
رکھیں اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہے ۝۸۱ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟
اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بھی کچھ
اختلاف پاتے ۝۸۲ جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے
مشہور کرنا شروع کر دیا، حالانکہ اگر یہ لوگ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے تو
اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا
فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب
شیطان کے پیروکار بن جاتے ۝۸۳

آیت 80: اس لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت میں جو بھی جائے گا اللہ رب العزت کی رحمت سے جائے گا۔ (اپنے عمل کی وجہ سے نہیں) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (وَلَا اَنْتَ) آپ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جائیں گے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب تک اللہ مجھے بھی اپنے دامنِ رحمت میں نہیں ڈھانک لے گا جنت میں نہیں جاؤں گا۔ (بخاری)۔

❁❁❁❁

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ
اللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝٨٤ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً
حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
مُّقِيْتًا ۝٨٥ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ
رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝٨٦ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝٨٧ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ
وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ
اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝٨٨
وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا
تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَ لَا
تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝٨٩ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ
اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ
صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ
سَبِيْلًا ۝٩٠ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ
وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ

تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہ، تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا
ہے، ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہ، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی
جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت قوت والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت
ہے ۝۸۴ جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے اسے بھی اس کا کچھ حصہ
ملے گا اور جو برائی اور بدی کی سفارش کرے اس کے لئے بھی اس میں سے
ایک حصہ ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۝۸۵ اور جب تمہیں
سلام کیا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو بے شبہ اللہ تعالیٰ
ہر چیز کا حساب لینے والا ہے ۝۸۶ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تم
سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے (آنے) میں کوئی شک
نہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہوگا ۝۸۷ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟
کہ منافقوں میں دو گروہ ہو رہے ہو؟ انہیں تو ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ
تعالیٰ نے اوندھا کر دیا ہے۔ اب کیا تم یہ منصوبے بنا رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
گمراہ کئے ہوؤں کو تم راہ راست پر لا کھڑا کرو، جسے اللہ تعالیٰ راہ بھلا دے تو
ہرگز اس کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا ۝۸۸ ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے
کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ، پس
جب تک یہ اسلام کی خاطر وطن نہ چھوڑیں ان میں سے کسی کو حقیقی دوست نہ
بناؤ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو انہیں پکڑو اور قتل کرو جہاں بھی ہاتھ لگ جائیں
خبردار ان میں سے کسی کو اپنا رفیق اور مددگار نہ سمجھ بیٹھنا ۝۸۹ سوائے ان کے جو
اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے یا جو تمہارے
پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ کرنے سے بھی تنگ دل ہیں اور اپنی
قوم سے بھی جنگ کرنے میں تنگ دل ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر
مسلط کر دیتا اور تم سے یقیناً جنگ کرتے پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار
کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں تو اللہ تعالیٰ
نے تمہارے لئے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی ۝۹۰ تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی
پاؤ گے جن کی (بظاہر) چاہت ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں۔ اور اپنی قوم
سے بھی امن میں رہیں لیکن جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لائے جاتے ہیں تو
اوندھے منہ اس میں ڈال دیئے جاتے ہیں پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی نہ
کریں اور تم سے صلح کا سلسلہ جنبانی نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روک لیں

فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۖ وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ
مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۖ فَاِنْ
كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۖ وَ كَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ
اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ
السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫
فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۖ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ
عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا
يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ
الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۖ فَضَّلَ اللّٰهُ
الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۖ وَ
كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۖ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى
الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ
رَحْمَةً ۖ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾

تو انہیں پکڑو اور مار ڈالو جہاں کہیں بھی پاؤ یہی وہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں
ظاہر حجت عنایت فرمائی ﴿٩١﴾ کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا
نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مسلمان کو بلاقصد
مار ڈالے، اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرانا اور مقتول کے
عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ
معاف کر دیں اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف
ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرانی لازمی ہے اور اگر مقتول اس قوم سے ہو
کہ تم میں اور ان میں عہد و پیماں ہے تو خون بہا لازم ہے، جو اس کے کنبے
والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا بھی ضروری ہے پس جو
نہ پائے اس کے ذمے لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں اللہ تعالیٰ سے
بخشوانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے ﴿٩٢﴾ اور جو
کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ
رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اسے اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور
اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿٩٣﴾ اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ
میں جا رہے ہو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم سے سلام علیک کرے تم اسے یہ نہ
کہہ دو کہ تو ایمان والا نہیں تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو تو اللہ
تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے
تم پر احسان کیا لہٰذا تم ضرور تحقیق اور تفتیش کر لیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ
تمہارے اعمال سے باخبر ہے ﴿٩٤﴾ اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں
جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں
اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ
تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے
ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر
بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے ﴿٩٥﴾ اپنی طرف سے مرتبے کی بھی
اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے
والا ہے ﴿٩٦﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ
كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ
اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا
يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ
بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ
وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؑ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا
ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ
الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ
الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ
فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ
وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا
مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ
اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ
وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض
کرتے ہیں تو پوچھتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم
اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ
تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ پہنچنے
کی بری جگہ ہے ﴿۹۷﴾ مگر جو مرد عورتیں اور بچے بے بس ہیں جنہیں نہ تو کسی کا
چارہ کار کی طاقت اور نہ کسی راست کا علم ہے ﴿۹۸﴾ بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ
ان سے درگزر کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور معاف کرنے والا
ہے ﴿۹۹﴾ جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے گا، وہ زمین میں بہت سی قیام کی
جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی (۱) اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت نے
آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ بڑا
بخشنے والا مہربان ہے ﴿۱۰۰﴾ جب تم سفر پر جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر
کرنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے یقیناً
کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں ﴿۱۰۱﴾ جب تم ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی
کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی
ہو، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں اور وہ دوسری
جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آ جائے اور تیرے ساتھ نماز ادا کرے
اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہے، کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے
ہتھیاروں اور اپنے سامان سے بے خبر ہو جاؤ، تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول
دیں ہاں اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ
تکلیف ہو یا بوجہ بارش کے یا بسبب بیمار ہو جانے کے اور اپنے بچاؤ کی
چیزیں ساتھ لئے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ نے منکروں کے لئے ذلت کی مار تیار کر
رکھی ہے ﴿۱۰۲﴾ پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو

فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝۱۰۳ وَ لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ
اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ
تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۝۱۰۴ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ
النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۝۱۰۵
وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۰۶ وَ لَا
تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝۱۰۷ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝۱۰۸ هٰٓاَنْتُمْ
هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ
عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝۱۰۹ وَ مَنْ
يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۱۰ وَ مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى
نَفْسِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱۱ وَ مَنْ يَّكْسِبْ
خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ
اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۱۱۲ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ
طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ
مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝۱۱۳

اور جب اطمنان پاؤ تو نماز قائم کرو یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض
ہے۝۱۰۳ ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہارے دل ہو کر بیٹھ نہ رہو اگر تمہیں
بے آرامی ہوتی ہے تو انہیں بھی تمہاری طرح بے آرامی ہوتی ہے اور تم اللہ
سے وہ امید رکھتے ہو، جو امید انہیں نہیں، اور اللہ تعالیٰ دانا اور حکیم ہے۝۱۰۴
یقیناً ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ اپنی کتاب نازل فرمائی ہے تاکہ تم
لوگوں میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کرو جس سے اللہ نے تم کو شناسا کیا ہے
اور خیانت کرنے والوں کے حمایتی نہ بنو۝۱۰۵ اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو!
بیشک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۝۱۰۶ اور ان کی طرف
سے جھگڑا نہ کرو جو خود اپنی ہی خیانت کرتے ہیں، یقیناً دغاباز گنہگار اللہ تعالیٰ
کو اچھا نہیں لگتا۝۱۰۷ وہ لوگوں سے چھپ جاتے ہیں (لیکن) اللہ تعالیٰ سے
نہیں چھپ سکتے وہ راتوں کے وقت جب کہ اللہ کی ناپسندیدہ باتوں کے
خفیہ مشورے کرتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کے پاس ہوتا ہے، ان کے
تمام اعمال کو وہ گھیرے ہوئے ہے۝۱۰۸ ہاں تو یہ تم لوگ کہ دنیا میں تم نے ان کی
حمایت کی لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن ان کی حمایت کون
کرے گا؟ اور وہ کون ہے جو ان کا وکیل بن کر کھڑا ہو سکے گا۝۱۰۹ جو شخص کوئی
برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ کو بخشنے
والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۝۱۱۰ اور جو گناہ کرتا ہے اس کا بوجھ اسی پر ہے
اور اللہ بخوبی جاننے والا ہے۝۱۱۱ اور جو شخص کوئی گناہ یا خطا کرکے کسی بے گناہ
کے ذمہ تھوپ دے، اس نے بڑا بہتان اٹھایا اور کھلا گناہ کیا۝۱۱۲ اگر اللہ تعالیٰ
کا فضل اور رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد
کر ہی لیا تھا مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں
بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا
ہے جسے تو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۝۱۱۳

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ
مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (۱۱۴) وَ مَنْ
يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ
سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ
مَصِيْرًا (۱۱۵) ع اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا
دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا (۱۱۶) اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ
يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا (۱۱۷) ۙ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (۱۱۸) ۙ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ
لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَ لِيًّا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (۱۱۹) ؕ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (۱۲۰) اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَ
لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا (۱۲۱)

ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں بھلائی اس کے مشورے میں جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے (۱۱۴) جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے (۱۱۵) اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا (۱۱۶) یہ تو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف عورتوں کو پکارتے ہیں اور دراصل یہ صرف سرکش شیطان کو پوجتے ہیں (۱۱۷) جسے اللہ نے لعنت کی ہے اس نے بیڑا اٹھایا ہے کہ تیرے بندوں میں سے میں مقرر شدہ حصہ لے کر رہوں گا (۱۱۸) اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیر دیں اور ان سے کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا (۱۱۹) وہ ان سے زبانی وعدے کرتا رہے گا، اور سبز باغ دکھاتا رہے گا (مگر یاد رکھو!) شیطان کے جو وعدے ان سے ہیں وہ سراسر فریب کاریاں ہیں (۱۲۰) یہ وہ لو ہیں جن کی جگہ جہنم ہے، جہاں سے انہیں چھٹکارہ نہ ملے گا (۱۲۱)

آیت ۱۱۴: احادیث میں اعمال مذکورہ کی بڑی فضیلت آئی ہے اللہ کی راہ میں حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ بھی احد پہاڑ جتنا ہو جائے گا۔ (مسلم) نیک بات کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ اسی طرح رشتے داروں، دوستوں باہم ناراض دیگر لوگوں کے درمیان صلح کرا دینا بڑا عمل ہے ایک حدیث میں اسے نفلی روزوں، نفلی نمازوں، نفلی خیرات سے افضل بتایا گیا ہے۔ (ابوداؤد، مسلم، بخاری)

آیت ۱۱۵: معیارِ حق: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:۷) ”جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے“۔ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء:65) ”تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے“۔

❁❁❁❁❁

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّاؕ
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَ لَاۤ
اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖۙ وَ لَا
یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ
مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَ مَنْ اَحْسَنُ
دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ
اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾ؑ
وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِؕ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّۙ وَمَا
یُتْلٰى عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ فِیْ یَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ
مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ
مِنَ الْوِلْدَانِۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْیَتٰمٰى بِالْقِسْطِؕ وَ مَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِیْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَ اِنِ امْرَاَةٌ
خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ
یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًاؕ وَالصُّلْحُ خَیْرٌؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ
الشُّحَّؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ
حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِؕ وَ
اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾
وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا
حَكِیْمًا ﴿۱۳۰﴾

اور جو ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ہم انہیں ان جنتوں میں لے جائیں
گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں، جہاں یہ ابدالآباد رہیں گے، یہ ہے اللہ کا
وعدہ جو سراسر سچا ہے اور کون ہے جو اپنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا ہو ﴿۱۲۲﴾
حقیقت حال نہ تو تمہاری آرزو کے مطابق ہے اور نہ اہل کتاب کی امیدوں
پر موقوف ہے، جو برا کرے گا اس کی سزا پائے گا اور کسی کو نہ پائے گا جو اس
کی حمایت و مدد اللہ کے پاس کر سکے ﴿۱۲۳﴾ جو ایمان والا ہو مرد ہو یا عورت اور وہ
نیک اعمال کرے یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے
شگاف کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا ﴿۱۲۴﴾ باعتبار دین کے اس سے اچھا
کون ہے جو اپنے کو اللہ کے تابع کر دے وہ بھی نیکوکار، ساتھ ہی یکسوئی
والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو اور ابرہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے
اپنا دوست بنایا ہے ﴿۱۲۵﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے
اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو گھیرنے والا ہے ﴿۱۲۶﴾ؑ آپ سے عورتوں کے بارے میں
حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے! خود اللہ ان کے بارے میں حکم
دے رہا ہے اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی
جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق نہیں دیتے اور انہیں اپنے نکاح میں لانے کی
رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس بارے میں کہ یتیموں
کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو تم جو نیک کام کرو، بے شبہ اللہ اسے
پوری طرح جاننے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی بددماغی اور
بے پرواہی کا خوف ہو تو دونوں آپس میں صلح کر لیں اس میں کسی پر کوئی گناہ
نہیں صلح بہتر چیز ہے، طمع ہر ہر نفس میں شامل کر دی گئی ہے اگر تم اچھا سلوک
کرو اور پرہیزگاری کرو تو تم جو کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ پوری طرح خبردار
ہے ﴿۱۲۸﴾ تم سے یہ کبھی نہیں ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو
گو تم اس کی کتنی ہی خواہش و کوشش کر لو اس لئے بالکل ہی ایک کی طرف
مائل ہو کر دوسری کو ادھڑ لٹکتی نہ چھوڑو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو
تو بیشک اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے ﴿۱۲۹﴾ اور اگر میاں بیوی جدا
ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا اللہ تعالیٰ
وسعت والا حکمت والا ہے ﴿۱۳۰﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي
الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا
النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ
كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا
قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ
الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا
بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ
كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا
لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ
جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

زمین اور آسمانوں کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے واقعی ہم نے
ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ
اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو کہ اللہ کے لئے ہے جو کچھ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بہت بے نیاز اور تعریف
کیا گیا ہے ﴿۱۳۱﴾ اللہ کے اختیار میں ہے آسمانوں کی سب چیزیں اور زمین کی
بھی اور اللہ کارساز کافی ہے ﴿۱۳۲﴾ اگر اسے منظور ہو تو اے لوگو! وہ تم سب کو لے
جائے اور دوسروں کو لے آئے، اللہ تعالیٰ اس پر پوری قدرت رکھنے والا
ہے ﴿۱۳۳﴾ جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ کے پاس تو دنیا
اور آخرت (دونوں) کا ثواب موجود ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور
خوب دیکھنے والا ہے ﴿۱۳۴﴾ اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم
جانے والے اور خوشنودی مولا کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ
خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ داروں عزیزوں
کے وہ شخص اگرچہ امیر ہو یا فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے اس
لئے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی
کی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح
باخبر ہے ﴿۱۳۵﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے اور
ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل فرمائی گئی ہیں، ایمان لاؤ! جو شخص اللہ
تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے
رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دور کی گمراہی
میں جا پڑا ﴿۱۳۶﴾ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور پھر گئے، پھر ایمان لا کر پھر کفر
کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھ گئے اللہ تعالیٰ یقیناً انہیں نہ بخشے گا اور نہ انہیں راہ
ہدایت سمجھائے گا ﴿۱۳۷﴾ منافقین کو اس امر کو پہنچا دو کہ ان کے لئے دردناک
عذاب یقینی ہے ﴿۱۳۸﴾ جن کی حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو
دوست بناتے پھرتے ہیں کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں؟
(تو یاد رکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے ﴿۱۳۹﴾

ط وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿١٤٠﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ
بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ
وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ
نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ اِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَ لَآ
اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾

اور اللہ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس
والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو
تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں
نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام
کافروں اور سب منافقین کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے ﴿١٤٠﴾ یہ لوگ تمہارے
انجام کار کا انتظار کرتے رہتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ فتح دے تو یہ کہتے ہیں کہ
کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں اور اگر کافروں کو تھوڑا غلبہ مل جائے تو (ان سے)
کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں
کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا پس قیامت میں خود اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان
فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دے گا ﴿١٤١﴾
بیشک منافق اللہ سے چال بازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا
بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت
میں کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یاد الٰہی تو یونہی
برائے نام کرتے ہیں ﴿١٤٢﴾ وہ درمیان میں ہی معلق ڈگمگا رہے ہیں، نہ پورے
ان کی طرف اور نہ صحیح طور پر ان کی طرف جسے اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال
دے تو اس کے لئے کوئی راہ نہ پائے گا ﴿١٤٣﴾

آیت 142: علمی افادات

منافق اپنی بے وقوفی اور جہالت کیوجہ سے سمجھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے رہا ہے، حالانکہ وہ اللہ تو اس کے دل کے رازوں، بھیدوں کو بخوبی جانتا ہے، وہ اس کے نفسیاتی مریض پن سے خوب آگاہ ہے۔ ان آیات میں منافق کی یہ نشانی بھی بتائی گئی ہے کہ: نمازوں میں سست روی، بوجھ پن، بددلی اور دوران نماز اکتاہٹ کا شکار رہنا بجائے خود نفاق کی علامات ہیں۔ منافق کبھی بھی جذبۂ صادق، دل کی تڑپ اور جذب اندروں سے متصف نہیں ہوتا، وہ بظاہر جھکتا اور سجدہ میں جاتا نظر ضرور آتا ہے لیکن دورانِ عبادت بوجھل بوجھل رہتا ہے، اس کی زبان پر ذکر، تکبیر وتحمید اور تہلیل وتقدیس کے اوراد بے معنی ہی گھومتے ہیں۔ اس کا دل غافل اور دماغ دیگر توہمات کی آماجگاہ بنا رہتا ہے، وہ کھل کر فرض عبادات کا انکار بھی نہیں کر پاتا، لیکن عبادت گزاری میں اس کا دل بھی نہیں لگتا، عبادت کی لذت وچاشنی سے محروم، لوگوں کیساتھ صف میں کھڑا ایک بے جان مجسمہ ہوتا ہے۔ ہمیں سوچنا ہے کہ اگر یہی کیفیت رہتی ہے تو ہمیں خود احتسابی کا عمل کرنا چاہیے وگرنہ بے جان عبادات، بے معنی ذکر واذکار اور بغیر سمجھے اور بغیر اثر لیے تلاوتِ قرآن کس معنی کی؟ یاد رہے کہ: نماز مومن کی معراج ہے، اللہ تعالیٰ اور بندے کے مابین براہ راست مکالمے کا عمل ہے، یہ تضرع وگڑگڑاہٹ کا مظہر ہے، انابت ولجاجت کی دہلیز پر سر جھکا کے دعا والتجاء کا ذریعہ ہے اللہ کے قرب تر ہونے کا زریں موقعہ ہے۔ نماز مومن کو حیاتِ تازہ بخشتی ہے، رب سے جوڑے رکھتی ہے...

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾	اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کرلو ﴿۱۴۴﴾ منافق تو یقیناً جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جائیں گے ناممکن ہے کہ تو ان کا کوئی مددگار پالے ﴿۱۴۵﴾

...﴿ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ o الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ o الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ o وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴾ (الماعون:4/7) "تو ایسے نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں۔ جو ریا کاری کرتے ہیں۔ اور برتنے کی چیزیں عاریۃً نہیں دیتے"۔ جبکہ یہ نماز منافق پر انتہائی بھاری ہے۔ ذرا غور کیجئے اور سمجھئے کہ: مومن کی کیا پہچان ہے اور منافق کہاں کہاں سے پہچانا جاسکتا ہے؟﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ o وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ﴾(العنکبوت:10/11) "اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے جب ان کو خدا (کے راستے) میں کوئی ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی ایذا کو (یوں) سمجھتے ہیں جیسے خدا کا عذاب اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے مدد پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں کیا جو اہل عالم کے سینوں میں ہے خدا اس سے واقف نہیں؟ اور خدا ان کو ضرور معلوم کرے گا جو (سچے) مومن ہیں اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا"۔

آیت 143:

علمی افادات۔مرتد ہونے والے

ان منافقوں کا ذکر ہو رہا ہے جو زبانی ایمان کا دعویٰ کر لیتے ہیں لیکن جونہی مخالفین کی طرف سے کوئی دکھ پہنچا تو یہ اسے اللہ کا عذاب سمجھ کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ یہی معنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کئے ہیں جیسے اور آیت میں ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ﴾(الحج:11) یعنی بعض لوگ ایک کنارے کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اگر راحت ملی تو مطمئن ہو گئے اور اگر مصیبت پہنچی تو منہ پھیر لیا یہاں بیان ہو رہا ہے کہ اگر حضور کو کوئی غنیمت ملی کوئی فتح ملی تو اپنا دیندار ہونا ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ جیسے کہ آیت کریمہ میں ہے کہ: ﴿الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ﴾ (النساء:141) وہ تمہیں دیکھتے رہتے ہیں اگر فتح و نصرت ہوئی تو ہانک لگانے لگتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں؟ اور اگر کافروں کی بن آئی تو ان سے اپنی ساز جتانے لگتے ہیں کہ دیکھو ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تمہیں بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت ممکن ہے کہ اللہ اپنے بندوں کو بالکل ہی غالب کر دے پھر تو یہ اپنی اس چھپی ہوئی حرکت پر صاف نادم ہو جائیں۔ یہاں فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کیا انہیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ اللہ عالم الغیب ہے۔ وہ جہاں زبانی بات جانتا ہے وہاں قلبی کیفیت بھی اسے معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ بھلائیاں برائیاں پہنچا کر نیک و بد کو مومن و منافق کو الگ الگ کر دے گا۔ نفس کے پرستار نفع کے خواہاں یکسو ہو جائیں گے اور نفع نقصان میں ایمان کو نہ چھوڑنے والے ظاہر ہو جائیں گے۔ جیسے فرمایا﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ﴾47(-محمد:31) ہم.....

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

ہاں جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لئے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا ﴿۱۴۶﴾ اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا؟ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور باایمان رہو اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے ﴿۱۴۷﴾

..... تمہیں آزماتے رہا کریں گے یہاں تک کہ تم میں سے مجاہدین کو اور صابرین کو ہم دنیا کے سامنے ظاہر کردیں اور تمہاری خبریں دیکھ بھال لیں۔احد کے امتحان کا ذکر کرکے فرمایا کہ اللہ مومنوں کو جس حالت پر وہ تھے رکھنے والا نہ تھا جب کہ خبیث وطیب کی تمیز نہ کریں۔

ان آیات میں ان منافقوں کا ذکر ہورہا ہے جو زبانی ایمان کا دعوی کرلیتے ہیں،لیکن جونہی مخالفین کیطرف سے کوئی دکھ پہنچا،تو الٹے پاؤں اس طرح پلٹ جاتے ہیں کہ جیسے ان پر اللہ کا کوئی عذاب آن پڑا ہو، بعینہ یہی کیفیت اس فرمان الٰہی میں بھی بیان کی گئی ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ﴾ "اور لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو کنارے پر (کھڑے رہ کر) خدا کی عبادت کرتے ہیں"۔یعنی کچھ لوگ اپنی ایمانی کمزور کیفیت میں گویا۔ایک کنارے پر اٹکے ہوتے ہیں،اگر تو راحت ملتی ہے تو مطمئن رہتے ہیں،لیکن جونہی کوئی مصیبت آتی محسوس ہوتی ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں، اگر مومنوں کیلئے فتح ونصرت دکھائی دے تو ہانک لگانے لگتے ہیں کہ ہم بھی تمہارے ہی ساتھ ہیں، اور اگر خوانخواستہ کافروں کی بن آئے تو ان سے اپنی وفاداریاں جتانے لگتے ہیں کہ دیکھو ہم تمہارے حلیف ہیں، ہم نے تمہارا ساتھ دیا،تمہارے کارندے بنے رہے لہٰذا ہم تو تم ہی میں سے ہیں، ہم تم ایک ہی ہیں۔کیا انہیں معلوم نہیں کہ یہ منافق ٹولہ اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتا، وہ تو ''عالمین'' کے سینوں میں پنہاں رازوں سے بخوبی باخبر ذات ہے وہ جانتا ہے کہ مومن کون ہے اور منافق کون؟ سورۃ الاحزاب کی آیات ۹ تا ۲۰ تک میں منافقین کی حقیقت عیاں کی گئی ہے۔

❁❁❁❁❁

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ
وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٥١﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ
مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿١٥٢﴾ ع يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا
مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا
اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ
وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا
تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ
بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ ۠ وَّبِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى
مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ ۙ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ
شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا
لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ ۙ

برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے اور
اللہ تعالیٰ خوب سنتا اور جانتا ہے ﴿١٤٨﴾ اگر تم کسی نیکی کو اعلانیہ کرو یا پوشیدہ کسی برائی سے
درگزر کرو پس یقیناً اللہ تعالیٰ پوری معافی کرنے والا ہے اور پوری قدرت والا
ہے ﴿١٤٩﴾ جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ
یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں
کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان
راہ نکالیں ﴿١٥٠﴾ یقین مانو کہ سب لوگ اصلی کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت
آمیز سزا تیار کر رکھی ہے ﴿١٥١﴾ اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے
ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ پورا ثواب دے گا اور
اللہ بڑی مغفرت والا اور بڑی رحمت والا ہے ﴿١٥٢﴾ آپ سے یہ اہل کتاب درخواست
کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے انہوں نے اس سے بہت بڑی درخواست کی تھی کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دکھا
دے، پس ان کے اس ظلم کے باعث ان پر کڑاکے کی بجلی آپڑی پھر باوجودیکہ ان
کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں انہوں نے بچھڑے کو اپنا محبوب بنا لیا، لیکن ہم نے
یہ معاف فرما دیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلا غلبہ (اور صریح دلیل) عنایت فرمائی ﴿١٥٣﴾ اور ان کا
قول لینے کے لئے ہم نے ان کے سروں پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا اور انہیں حکم دیا سجدہ
کرتے ہوئے دروازے میں جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ ہفتہ کے دن میں تجاوز نہ کرنا اور
ہم نے ان سے قول وقرار لئے ﴿١٥٤﴾ (یہ سزا تھی) یہ سبب ان کی عہد شکنی کے اور احکام
الٰہی کے ساتھ کفر کرنے کے اور اللہ کے نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالنے کے اور اس سبب
سے کہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ حالانکہ دراصل ان کے کفر کی
وجہ سے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔ اس لئے یہ قدر قلیل ہی ایمان
لاتے ہیں ﴿١٥٥﴾ ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث
﴿١٥٦﴾ اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا
حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لئے (عیسیٰ) کا شبیہ
بنا دیا گیا تھا یقین جانو کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے
والے ان کے بارے میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں
پر عمل کرنے کے اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے انہیں قتل نہیں کیا ﴿١٥٧﴾

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنْ
مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ
اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ
اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ
وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ
وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ
قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى
تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ
بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾

بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں
والا ہے ﴿۱۵۸﴾ اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لا چکے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہونگے
﴿۱۵۹﴾ جو نفیس چیزیں ان کے لئے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کر دیں ان
کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث ﴿۱۶۰﴾ اور
سود جس سے منع کئے گئے تھے اسے لینے کے باعث اور لوگوں کا مال ناحق مار
کھانے کے باعث اور ان میں جو کفار ہیں ہم ان کے لئے المناک عذاب مہیا کر
رکھا ہے ﴿۱۶۱﴾ لیکن ان میں سے جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان والے ہیں
جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا
اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوۃ کو ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور
قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا
فرمائیں گے ﴿۱۶۲﴾ یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ
السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور
اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور
ہارون اور سلیمان کی طرف ہم نے (داؤد علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی ﴿۱۶۳﴾ اور
آپ سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کئے
ہیں اور بہت کے رسولوں کے نہیں بھی کئے اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے
صاف طور پر کلام کیا ﴿۱۶۴﴾ ہم نے انہیں رسول بنایا، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ
کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ
تعالیٰ پر رہ نہ جائے اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑا باحکمت ہے ﴿۱۶۵﴾ جو کچھ آپ کی
طرف اتارا ہے اس کی بابت خود اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اسے اپنے علم سے اتارا
ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے ﴿۱۶۶﴾

آیت 164: جن رسولوں کے اسمائے گرامی اور ان کے واقعات قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں ان کی تعداد 24 یا 25 ہے۔ آدم، ادریس، نوح، ہود، صالح، ابراہیم، لوط، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، ایوب، شعیب، موسیٰ، ہارون، یونس، داؤد، سلیمان، الیاس، الیسع، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، ذوالکفل اکثر مفسرین کے نزدیک حضرت محمد علیہم السلام۔ جن انبیاء یا رُسل کے نام اور واقعات قرآن میں بیان نہیں کئے گئے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اللہ رب العزت ہی بہتر جانتا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا
ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ إِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ أَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰٓأَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا
لَّكُمْ ؕ وَ إِنْ تَكْفُرُوْا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ
دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ؕ إِنَّمَا الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ أَلْقٰهَآ إِلٰى مَرْيَمَ وَ
رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ
إِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ أَنْ
يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ ؕ وَ
كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ أَنْ يَّكُوْنَ
عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ
عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَأَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ أُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ۚ وَ أَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا أَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا
نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ
أَنْزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّ
يَهْدِيْهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا وہ یقیناً گمراہی میں
دور نکل گئے ﴿۱۶۷﴾ جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، انہیں اللہ تعالیٰ یہ ہرگز ہرگز نہ
بخشے گا اور نہ انہیں کوئی راہ دکھائے گا ﴿۱۶۸﴾ بجز جہنم کی راہ کے جس میں وہ ہمیشہ
پڑے رہیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے ﴿۱۶۹﴾ اے لوگو! تمہارے
پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر رسول آ گیا ہے، پس تم ایمان لاؤ
تا کہ تمہارے لئے بہتری ہو اور اگر تم کافر ہو گئے تو اللہ ہی کی ہے ہر وہ چیز جو
آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ دانا اور حکمت والا ہے ﴿۱۷۰﴾ اے اہل کتاب
اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے کچھ نہ کہو، مسیح
عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے
پیدا شدہ) ہیں جسے مریم علیہا السلام کی طرف سے ڈال دیا گیا تھا اور اس کے
پاس کی روح ہیں اس لئے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ
تین ہیں اس سے باز آ جاؤ کہ تمہارے لئے بہتری ہے، اللہ عبادت کے لائق تو
صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو، اسی کے لئے
ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافی ہے کام
بنانے والا ﴿۱۷۱﴾ مسیح (علیہ السلام) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی ننگ و عار نہیں یا
تکبر و انکار ہرگز ہو ہی نہیں سکتا اور ان مقرب فرشتوں کو اس کی بندگی سے جو بھی
دل چرائے اور تکبر و انکار کرے اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا اپنی طرف جمع کرے
گا ﴿۱۷۲﴾ پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور شائستہ اعمال کئے ہیں ان کو ان کا پورا
پورا ثواب عنایت فرمائے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور جن
لوگوں نے ننگ و عار اور سرکشی اور انکار کیا انہیں المناک عذاب دے گا اور وہ
اپنے لئے سوائے اللہ کے کوئی حمایتی، اور امداد کرنے والا نہ پائیں گے ﴿۱۷۳﴾ اے
لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے سند اور دلیل آ پہنچی اور ہم نے
تمہاری جانب واضح اور صاف نور اتار دیا ہے ﴿۱۷۴﴾ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر
ایمان لائے اور اسے مضبوط پکڑ لیا، انہیں تو وہ عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں
لے لے گا اور انہیں اپنی طرف کی راہ راست دکھا دے گا ﴿۱۷۵﴾

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا
هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ
هُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ
فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ
نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ
تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ (خود) تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کے اولاد نہ ہو پس اگر بہن دو ہوں تو انہیں کل چھوڑے ہوئے کا دو تہائی ملے گا اور کئی شخص اس ناطے کے ہیں مرد بھی عورتیں بھی تو مرد کے لئے حصہ ہے مثل دو عورتوں کے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بہک جاؤ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے ﴿١٧٦﴾

اٰياتها ١٢٠ — ٥ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٢ — رکوعاتها ١٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(سورۃ المآئدہ۔ سورہ نمبر ۵۔ تعداد آیات ۱۲۰)

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ
الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْيَ وَ لَا
الْقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ
رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾

اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو تمہارے لئے مویشی چوپائے حلال کئے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے ﴿١﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو نہ ادب والے مہینوں کی نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جا رہے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جا رہے ہوں ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو جن لوگوں نے تمہیں مسجد احرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر امادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ ظلم زیادتی میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے ﴿٢﴾

آیت 1: بَہِیمَۃُ. چوپائے (چار ٹانگوں والے جانور) کو کہا جاتا ہے۔ الْأَنْعَٰمِ. اونٹنی، گائے، بکری اور بھیڑ کو کہا جاتا ہے۔ بہیمۃ انعام نر اور مادہ بن کر 8 قسمیں ہیں۔ جس کی تفصیل سورۃ انعام آیت نمبر 124 میں ہے۔ علاوہ ازیں جو جانور وحشی کہلاتے ہیں مثلاً ہرن، نیل گائے وغیرہ اِن کا شکار کیا جاتا ہے حلال ہیں۔ البتہ حالت احرام میں اِن کا اور دیگر جانوروں کا شکار ممنوع ہے۔ سنت میں بیان ہے مثلاً وہ جانور جو اپنے کچلی کے دانت سے اپنا شکار پکڑتا ہے اور چیرتا ہو مثلاً شیر، چیتا، کتا، بھیڑیا وغیرہ یا وہ پرندہ جو اپنے پنجے کے ذریعے سے شکار پر جھپٹتا اور اسے پکڑتا ہو مثلاً: شکرہ، باز، شاہین، عقاب وغیرہ حرام ہیں۔

آیت ۲: حج وعمرے کی ادائیگی میں کسی کے درمیان رکاوٹ مت بنو یہ بھی بے حرمتی ہے۔ حرمات اللہ (جن کی تعظیم وحرمت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے) وہ حج وعمرہ ہیں۔ الشَّهْرُ الْحَرَام: مراد اس سے جنس ہے یعنی حرمت والے چاروں مہینوں رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کی حرمت برقرار رکھو۔ اور ان میں قتال مت کرو۔ بعض نے اس سے صرف ایک ماہ (ذوالحجہ) یعنی حج کا مہینہ مراد لیا ہے۔ بعض نے اس حکم کو: ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ﴾ (التوبۃ:5) "مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کردو" سے منسوخ مانا ہے۔ مگر اس کی ضرورت نہیں ہے.....

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۗ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤

تم پرحرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو، اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو، جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو، اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو، لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو، اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری ہو، یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار دین سے ناامید ہو گئے، خبردار ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا نام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بیقرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور بہت بڑا مہربان ہے ۝٣ آپ سے دریافت کرتے ہیں ان کے لئے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے، یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے پس جس شکار کو وہ تمہارے لئے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھا لو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ۝٤

..... دونوں احکام کے اپنے اپنے دائرے ہیں جن میں تعارض نہیں۔ اس سے قبل جب مسلمان اور مشرک اکٹھے حج وعمرہ کرتے تھے لیکن جب یہ آیت: ﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (التوبۃ:28) "مشرکین تو پلید ہیں بس اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ کے پاس نہ جائیں"۔ (نازل ہوگئی) تو مشرکین کی حد تک یہ حکم منسوخ ہو گیا بعض کے نزدیک یہ آیت غیر منسوخ ہے۔ یہ حکم مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ (فتح القدیر)۔ 6ہجری کو مشرکین کو مسجد حرام میں جانے سے روک دیا گیا تھا۔

بندوق کا شکار: بندوق کا شکار کئے ہوئے جانور کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام شوکانی نے ایک حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بندوق کے شکار کو حلال قرار دیا ہے۔ (فتح القدیر) یعنی اگر بسم اللہ پڑھ کر گولی چلائی گئی اور شکار ذبح کرنے سے پہلے مر گیا تو اُس کا کھانا اس قول کے مطابق حلال ہے۔

آیت 3: مشرکین اپنے بتوں کے قریب پتھر یا کوئی اور چیز نصب کر کے ایک خاص جگہ بناتے تھے جسے (نُصُب) (تھان یا آستانہ) کہتے تھے اسی پر بتوں کے نام نذر کئے گئے جانوروں کو ذبح کرتے تھے یعنی یہ ﴿وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ:173) "اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے" ہی کی ایک شکل تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ آستانوں، مقبروں اور درگاہوں پر جہاں لوگ طلب حاجات کے لئے جاتے ہیں اور وہاں مدفون افراد کی خوشنودی کے لئے جانور (مرغا، بکرا وغیرہ) ذبح کرتے ہیں یا پکی ہوئی دیگیں تقسیم کرتے ہیں ان کا کھانا حرام ہے یہ ﴿وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ﴾ (المائدۃ:3) "اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے" میں داخل ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ
الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ
وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ
عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ؑ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ
اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى
الْكَعْبَيْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ
النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مِيْثَاقَهُ
الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫ وَ اتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۗ هُوَ اَقْرَبُ
لِلتَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝١٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١١ؑ

کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے
لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور
جولوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں جب
کہ تم ان کے مہر ادا کرو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ
زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو، منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں اور
آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں ۝٥ اے ایمان والو! جب تم نماز کے
لئے اُٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کو مسح کرو
اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو
ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم سے کوئی حاجت ضروری فارغ ہوکر آیا
ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے
اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ
اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر
ادا کرتے رہو ۝٦ تم پر اللہ کی نعمتیں نازل ہوئی ہیں انہیں یاد رکھو اور اس کے اس
عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ ہوا ہے جبکہ تم نے سنا اور مانا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے
رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ دلوں کی باتوں کو جاننے والا ہے ۝٧ اے ایمان والو! تم اللہ کی
خاطر حق پر قائم ہوجاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ کسی
قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کردے عدل کیا کرو جو پرہزگاری کے
زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
اعمال سے باخبر ہے ۝٨ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان
کے لئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر اور ثواب ہے ۝٩ جن لوگوں نے کفر کیا اور
ہمارے احکام کو جھٹلایا وہ دوزخی ہیں ۝١٠ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم
پر کیا ہے اسے یاد کرو جب ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ
نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور
مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ۝١١

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ
عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
عَلٰى خَآىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا
نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠
فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ
سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ
مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ
وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ۙ

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیماں لیا اور انہی میں سے بارہ سردار ہم نے
مقرر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم
رکھو گے اور زکوۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد
کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم
سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے
ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ
راست سے بھٹک گیا ﴿۱۲﴾ پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل
فرما دی اور ان کے دل سخت کر دیئے کہ وہ کلام کو اپنی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو
کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے ان کی ایک نہ ایک خیانت
تجھے ملتی رہے گی ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں پس تو انہیں معاف کرتا رہ بیشک
اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ﴿۱۳﴾ جو اپنے آپ کو نصرانی کہتے ہیں
ہم نے ان سے بھی عہد و پیمان لیا، انہوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا جو
انہیں نصیحت کی گئی تھی، تو ہم نے بھی ان کے آپس میں بغض اور عداوت ڈال دی جو
تا قیامت رہے گی اور جو کچھ یہ کرتے تھے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں سب بتا دے گا ﴿۱۴﴾
اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکا جو
تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے
تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور
اور واضح کتاب آچکی ہے ﴿۱۵﴾

آیت 15: نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد قرآن کریم ہے ان کے درمیان واؤ مغایرت مصداق نہیں مغایرت معنی کے لئے ہے اور یہ عطف تفسیری جس کی واضح دلیل قرآن کریم کی اگلی آیت ہے جس میں کہا جا رہا ہے ﴿يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (المائدة:16) اس کے ذریعے سے اللہ رب العزت ہدایت فرماتا ہے" اگر نور اور کتاب دو الگ الگ چیزیں ہوتیں تو الفاظ: ﴿يَهْدِيْ بِهِمَا اللّٰهُ﴾ ہوتے یعنی" اللہ تعالی ان دونوں کے ذریعے سے ہدایت فرماتا ہے" قرآن کریم کی اس نص سے واضح ہو گیا کہ نور اور کتاب مبین دونوں سے مراد ایک ہی ہے یعنی قرآن کریم ہے یہ نہیں ہے کہ نور سے آنحضرت ﷺ اور کتاب سے قرآن مجید مراد ہے۔ جیسا کہ وہ گمراہ لوگ باور کراتے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی بابت نور من نور اللہ کا عقیدہ گھڑ رکھا ہے۔ آپ کی بشریت کا انکار کرتے ہیں اور ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی کریم ﷺ کا نور پیدا کیا اور پھر اس نور سے ساری کائنات پیدا کی۔ حالانکہ یہ حدیث، حدیث کے کسی بھی مستند مجموعے میں موجود نہیں ہے اور یہ صحیح حدیث کے خلاف بھی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ یہ روایت ترمذی اور ابوداؤد میں ہے۔ محدث البانی لکھتے ہیں" فالحديث صحيح بلا ريب وهو من الادلة الظاهرة على بطلان الحديث المشهور أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نور بِنَبِيِّكِ يَا جَابر". (تعلیقات المشکوٰۃ جلد ا ص 34) مشہور حدیث جابر کہ اللہ نے سب سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور پیدا کیا باطل ہے۔ کیونکہ صحیح حدیث میں سب سے پہلے قلم پیدا کرنے کا ذکر ہے۔

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ
وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ
اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَ مَنْ فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا
بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَ
قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ
فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ
تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ
بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ؑ وَ اِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ
فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ
كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہ
بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ
راست کی طرف راہبری کرتا ہے ﴿١٦﴾ یقیناً وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا اللہ ہی
مسیح ابن مریم ہے، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم اور اس کی
والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہیے تو کون ہے جو اللہ پر کچھ
بھی اختیار رکھتا ہو؟ آسمانوں اور زمین دونوں کے درمیان کا کل ملک اللہ تعالیٰ ہی کا
ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿١٧﴾ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم
اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر تمہیں تمہارے گناہوں کے
باعث اللہ کیوں سزا دیتا ہے نہیں بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو وہ
جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب کرتا ہے زمین و آسمان اور ان
کے درمیان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ﴿١٨﴾ اے اہل
کتاب ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے کے بعد آپہنچا ہے۔
جو تمہارے لئے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ
ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں، پس اب تو یقیناً خوشخبری
سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آپہنچا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ﴿١٩﴾ اور یاد کرو
موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا، کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کے اس
احسان کا ذکر کیا کہ اس نے تم سے پیغمبر بنائے اور تمہیں بادشاہ بنا دیا اور تمہیں وہ دیا جو
تمام عالم میں کسی کو نہیں دیا ﴿٢٠﴾ اے میری قوم والو! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ
جو اللہ نے تمہارے نام لکھ دی ہے اور اپنی پشت کے بل روگردانی نہ کرو کہ پھر نقصان
میں جا پڑو ﴿٢١﴾

آیت 19: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان جو تقریباً 570 یا 600 سال کا فاصلہ ہے یہ زمانہ فطرت کہلاتا ہے اہل کتاب کو کہا جا رہا ہے کہ اس فطرت کے بعد ہم نے اپنا آخری رسول بھیج دیا ہے۔ اب تم یہ بھی نہ کہہ سکو گے کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر پیغمبر نہیں آیا۔

آیت ۲۱: یہ اشارہ ہے ان انعامات اور معجزات کی طرف جن سے بنی اسرائیل نوازے گئے، جیسے من و سلویٰ کا نزول، بادلوں کا سایہ، فرعون کی نجات کے لئے دریا سے راستہ بنا دیا۔ اس لحاظ سے یہ قوم اپنے زمانے میں فضیلت اور اونچے مقام کی حامل تھی لیکن پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی رسالت و بعثت کے بعد اب یہ مقام فضیلت اُمت محمد یہ کو حاصل ہو گیا ہے۔ ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ (آل عمران:110) "تم بہترین امت ہو جسے نوع انسانی کے لئے بنایا گیا ہے"۔ لیکن یہ بھی مشروط مقصد ہے جو اسی آیت میں بیان کر دیا گیا ہے ﴿تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ (آل عمران:110) تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اس مقصد کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اپنے لیے اُمت خیر ہونے کا اعزاز برقرار رکھ سکے۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝٢٢
قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا
ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ
وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٢٣ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا
لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ
فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝٢٤ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا
نَفْسِىْ وَ اَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٥
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى
الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝٢٦ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ
اَحَدِهِمَا وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ
اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٢٧ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ
لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْۤ اَخَافُ
اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٨

انہوں نے جواب دیا کہ اے موسیٰ وہاں تو زورآور سرکش لوگ ہیں اور جب تک وہ وہاں
سے نکل نہ جائیں ہم تو ہرگز وہاں نہ جائیں گے ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں پھر تو ہم
(بخوشی) چلے جائیں گے ۝٢٢ دو شخصوں نے جو خدا ترس لوگوں میں سے تھے، جن پر اللہ
تعالیٰ کا فضل تھا کہا کہ تم ان کے پاس دروازے میں تو پہنچ جاؤ۔ دروازے پر قدم رکھتے
ہی یقیناً تم غالب آجاؤ گے، اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا
چاہیے ۝٢٣ قوم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں ہیں تب تک ہم ہرگز وہاں
نہ جائیں گے، اس لئے تم اور تمہارا پروردگار جا کر دونوں ہی لڑ و بھڑ لو، ہم یہیں بیٹھے ہوئے
ہیں ۝٢٤ موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے الٰہی مجھے تو بجز اپنے اور میرے بھائی کے کسی اور پر
کوئی اختیار نہیں، پس تو ہم میں اور ان نافرمانوں میں جدائی کر دے ۝٢٥ ارشاد ہوا کہ اب
زمین ان پر چالیس سال تک حرام کر دی گئی ہے، یہ خانہ بدوش ادھر ادھر سرگرداں پھرتے
رہیں گے اس لئے تم ان فاسقوں کے بارے میں غمگین نہ ہونا ۝٢٦ آدم (علیہ السلام) کے
دونوں بیٹوں کا کھرا کھرا حال بھی انہیں سنا دو ان دونوں نے ایک نذرانہ پیش کیا، ان میں
سے ایک کی نذر قبول ہو گئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی تو کہنے لگا کہ میں تجھے مار ہی
ڈالوں گا، اس نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے ۝٢٧ گو تو میرے قتل
کے لئے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں
گا، میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں ۝٢٨

آیت ٢٦: جس میں 40 سال یہ قوم اپنی نافرمانی اور جہاد سے اعراض کی وجہ سے سرگرداں رہی اس میدان میں اس کے باوجود ان پر من وسلویٰ کا نزول ہوا۔ جس سے اُکتا کر انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ روز روز ایک ہی کھانا کھا کر ہمارا جی بھر گیا ہے اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ مختلف قسم کی سبزیاں اور دالیں ہمارے لئے پیدا فرمائے۔ یہیں ان پر بادلوں کا سایہ ہوا۔ پتھر پر لاٹھی مارنے سے بارہ قبیلوں کے بارہ چشمے جاری ہوئے اور اس طرح کے دیگر انعامات ہوتے رہے۔ 40 سال بعد پھر ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ بیت المقدس کے اندر داخل ہوئے۔ اس آیت میں اللہ رب العزت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کر کے کہہ رہا ہے کہ تم غمگین نہ ہو۔ تم نے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ جب پیغمبر دعوت تبلیغ دے اور قوم نہ سنے تو یقیناً افسوس ہوتا ہے۔ یہی نبی کریم ﷺ کا حال ہوتا تھا جس کا ذکر قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ پر فرمایا ہے۔

آیت ٢٨: آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کے نام ہابیل اور قابیل تھے یہ نذر قربانی کس طرح پیش کی گئی؟ اسکے بارے میں کوئی بھی صحیح روایت نہیں ہے البتہ مشہور یہ ہے کہ شروع میں حضرت آدم اور حوّا کے ملاپ سے بیک وقت لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئیں۔ دوسرے حمل سے پھر لڑکا لڑکی ہوئی ایک حمل کے بہن بھائی کا نکاح دوسرے حمل کے بہن بھائی سے کر دیا جاتا تھا۔ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن بدصورت تھی اس وقت کے اصول کے مطابق ہابیل کا نکاح قابیل کی بہن کے ساتھ اور قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن کے ساتھ ہونا تھا لیکن قابیل چاہتا تھا کہ وہ ہابیل کی بہن کے بجائے اپنی ہی بہن کے ساتھ جو خوبصورت تھی نکاح کرے حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں کو بارگاہ الٰہی میں قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیا۔.......

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِیۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَهٗ كَیۡفَ یُوَارِیۡ سَوۡءَةَ اَخِیۡهِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوۡءَةَ اَخِیۡ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ﴿ۚۛ۳۱﴾ مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ مَنۡ اَحۡیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ لَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِی الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ ﴿۳۲﴾

میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے ظالموں کا یہی بدلہ ہے ﴿۲۹﴾ پس اسے اس کے نفس نے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اسنے اسے قتل کر ڈالا جس سے نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا ﴿۳۰﴾ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تا کہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا ہائے افسوس کہ میں ایسا کرنے سے بھی گیا گزرا ہو گیا ہوں کہ اس کوے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا پھر تو (بڑا ہی) پشیمان اور شرمندہ ہو گیا ﴿۳۱﴾ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچائے اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں اکثر لوگ زمین میں ظلم و زیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے ﴿۳۲﴾

.........اور فرمایا جس کی قربانی قبول ہو جائے گی قابیل کی بہن کا نکاح اُس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی یعنی آسمان سے آگ آئی اور اُسے کھا گئی جو اُس کے قبول ہونے کی دلیل تھی۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ ویسے ہی دونوں بھائیوں نے اپنے اپنے طور پر اللہ کی بارگاہ میں نذر پیش کی ہابیل نے ایک عمدہ دنبہ کی قربانی اور قابیل نے ایک سٹے کی ہابیل کی قربانی قبول ہونے پر قابیل حسد کا شکار ہو گیا۔

آیت ۲۹: میرے گناہ کا مطلب: قتل کا وہ گناہ ہے جو مجھے اُس وقت ہوتا جب میں تجھے قتل کرتا۔ جس طرح کہ حدیث میں آتا ہے کہ قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے صحابہ کرام نے پوچھا قاتل کا جہنم میں جانا تو سمجھ میں آتا ہے مقتول جہنم میں کیوں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس لئے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کے لئے حریص تھا"۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ. (بخاری کتاب الجنائز، مسلم کتاب القسامۃ والمحاربین)۔ جو قتل بھی ظلماً ہوتا ہے قاتل کے ساتھ اس کے خون ناحق کا بوجھ آدم علیہ السلام کے اس بیٹے پر بھی ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا کام کیا امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظاہر بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ قابیل کو ہابیل کے قتل ناحق کی سزا دنیا میں ہی دے دی گئی تھی۔ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (ظلم و زیادتی) قطع رحمی دونوں گناہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مرتکبین کو دنیا میں جلد سزا دے دے تاہم آخرت کی سزا اس کے علاوہ ان کے لئے ذخیرہ ہو گی جو انہیں وہاں بھگتنی ہو گی ور ہابیل میں یہ دونوں گناہ جمع ہیں "فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ"۔ (ابوداؤد کتاب الادب، ابن ماجہ، کتاب الزہد، ومسند احمد 3835 ابن کثیر)۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی انکی دنیاوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے ﴿۳۳﴾ ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر قابو پالو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے ﴿۳۴﴾ مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو ﴿۳۵﴾

آیت 33: اس کی شان نزول کی بابت آتا ہے کہ عکل اور عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ مسلمان ہو کر مدینے آئے، انہیں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں مدینے سے باہر جہاں صدقے کے اونٹ تھے، بھیج دیا کہ ان کا دودھ اور پیشاب پیو، اللہ تبارک وتعالیٰ شفا عطا فرمائے گا چنانچہ چند روز میں وہ ٹھیک ہو گئے اس کے بعد انہوں نے اونٹوں کے رکھوالے اور چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہنکا کر لے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس امر کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی دوڑائے جو انہیں اونٹوں سمیت پکڑ لائے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پیر مخالف جانب سے کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروائیں، کیوں کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا کہ وہیں مر جائیں، صحیح بخاری میں یہ بھی الفاظ آتے ہیں کہ انہوں نے چوری بھی کی قتل بھی کیا، ایمان لانے کے بعد کفر بھی کیا اور اللہ اور رسول کے ساتھ محاربہ بھی۔ (صحیح بخاری، کتاب الدیات والطب وتفسیر صحیح مسلم، کتاب القسامۃ)۔ یہ آیت محاربہ بھی کہلاتی ہے اس کا حکم عام ہے یعنی مسلمانوں اور کافروں دونوں کو شامل ہے۔ محاربہ کا مطلب ہے کسی منظم اور مسلح جتھے کا اسلامی حکومت کے دائرے یا اس کے قریب صحرا میں یا راہ چلتے قافلوں اور افراد گروہوں پر حملہ کرنا، قتل اور غارت گری کرنا، سلب ونہب اغواء اور آبروریزی وغیرہ کرنا۔ اس میں جو 4 سزائیں بیان کی گئی ہیں امام (خلیفہ وقت) کو اختیار ہے کہ ان میں سے جو سزا مناسب سمجھیں دیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر محاربین نے قتل وسلب کیا اور دہشت گردی کی تو انہیں قتل اور سولی کی سزا دی جائے اور جس نے قتل کیا مال نہیں لیا اُسے قتل کیا جائے گا اور جس نے قتل بھی کیا اور مال بھی چھینا اس کا ایک دایاں ہاتھ اور بایاں پیر بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹ دیا جائے گا اور جس نے نہ قتل کیا نہ مال لیا صرف دہشت گردی کی اسے جلاوطن کر دیا جائے گا۔ لیکن امام شوکانی فرماتے ہیں پہلی بات صحیح ہے کہ سزا دینے میں امام کو اختیار حاصل ہے۔ (فتح القدیر)

آیت ۳۵: وسیلہ: کے معنی ایسی چیز کے ہیں جو کسی مقصود کے حصول یا اسکے قرب کا ذریعہ ہو" اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تلاش کرو" کا مطلب ہوگا ایسے اعمال اختیار کرو جس سے تمہیں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو جائے امام شوکانی فرماتے ہیں کہ وسیلہ جو قُربت کے معنی میں ہے تقویٰ اور دیگر فعال خیر پر صادق آتا ہے جن کے ذریعے بندے اپنے رب کا قُرب حاصل کرتے ہیں"۔ اسی طرح نہیات ومحرمات کے اجتناب سے بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے نہیات ومحرمات کا ترک کرنا بھی قرب الٰہی کا وسیلہ ہے لیکن بعض نادان لوگوں نے اس حقیقی وسیلے کو چھوڑ کر قبروں میں دفن لوگوں کو اپنا وسیلہ چن لیا ہے۔ جس کی شریعت میں کوئی بھی بنیاد نہیں ہے۔ البتہ حدیث میں اس مقام محمود کو وسیلہ کہا گیا ہے۔ جو آخرت میں نبی کریم ﷺ کو عطا فرمایا جائے گا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا جو اذان کے بعد میرے لئے دعائے وسیلہ کرے گا وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (صحیح بخاری کتاب الاذان، صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ)۔ دعائے وسیلہ جو اذان کے بعد پڑھنی مسنون ہے یہ ہے: " اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ "۔

❁❁❁❁

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا
تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٣٦﴾ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا
مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿٣٧﴾
وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا
كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ
مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٤٠﴾ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ
یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ
تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ
بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ
تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ
مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ
قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِیْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ
فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
یَّضُرُّوْكَ شَیْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَیْفَ یُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ
التَّوْرٰىةُ فِیْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ یَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ
اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًی وَّ
نُوْرٌ ۚ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا
وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ

یقین مانو کہ کافروں کے لئے اگر وہ سب کچھ ہو جو ساری زمین میں بلکہ اس کی مثل
اور بھی ہو اور وہ اس سب کو قیامت کے دن کے عذاب کے بدلے فدیہ میں دینا
چاہیں تو بھی ناممکن ہے کہ ان کا فدیہ قبول کر لیا جائے، ان کے لئے دردناک عذاب
ہے ﴿٣٦﴾ یہ چاہیں گے کہ وہ دوزخ میں سے نکل جائیں لیکن یہ ہرگز اس میں سے نہیں
نکل سکیں گے، ان کے لئے دوامی عذاب ہیں ﴿٣٧﴾ چوری کرنے والا مرد اور عورت
کے ہاتھ کاٹ دیا کرو یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا، عذاب اللہ کی طرف سے
اور اللہ تعالیٰ قوت اور حکمت والا ہے ﴿٣٨﴾ جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے اور
اصلاح کر لے تو اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ
معاف فرمانے والا مہربانی کرنے والا ہے ﴿٣٩﴾ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی اس
کے لئے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے؟ جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے
معاف کر دے، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ﴿٤٠﴾ اے رسول! آپ ان لوگوں کے
پیچھے نہ کڑھیئے جو کفر میں سبقت کر رہے ہیں خواہ وہ ان (منافقوں) میں سے ہوں
جو زبانی تو ایمان کا دعوا کرتے ہیں لیکن حقیقتاً ان کے دل باایمان نہیں اور یہودیوں
میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط باتیں سننے کے عادی ہیں اور ان لوگوں کے
جاسوس ہیں جو اب تک آپ کے پاس نہیں آئے وہ کلمات کو اصلی موقف کو چھوڑ کر
انہیں تبدیل کر دیا کرتے ہیں، کہتے کہ اگر تم یہ حکم دیئے جاؤ تو قبول کر لینا اگر یہ حکم نہ
دیئے جاؤ تو الگ تھلگ رہنا اور جس کا خراب کرنا اللہ کو منظور ہو تو آپ اس کے لئے
خدائی ہدایت میں سے کسی چیز کے مختار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کے دلوں کو پاک
کرنے کا نہیں ان کے لئے دنیا میں بھی بڑی ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں
بھی ان کے لئے بڑی سخت سزا ہے ﴿٤١﴾ یہ کان لگا کر جھوٹ کے سننے والے اور جی
بھر بھر کر حرام کے کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس آئیں تو تمہیں اختیار ہے
خواہ ان کے آپس کا فیصلہ کرو خواہ ان کو ٹال دو، اگر تم ان سے منہ پھیرو گے تو بھی یہ تم
کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ
فیصلہ کرو، یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ محبت رکھتا ہے ﴿٤٢﴾ (تعجب کی بات ہے کہ)
وہ کیسے اپنے پاس تورات ہوتے ہوئے جس میں احکام الٰہی ہیں تم کو منصف بناتے
ہیں پھر اس کے بعد بھی پھر جاتے ہیں، دراصل یہ ایمان و یقین والے ہیں ہی
نہیں ﴿٤٣﴾ ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت و نور ہے یہودیوں میں
اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے (انبیاء علیہ السلام) اور اہل اللہ اور
علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا

وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا
تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ
بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ
بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ
بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ
مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَ اٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ
الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے اب تمہیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے سے مول نہ بیچو اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں ﴿۴۴﴾ اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ بدلے آنکھ اور ناک بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق نہ کریں، وہ ہی لوگ ظالم ہیں ﴿۴۵﴾ اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں انجیل عطاء فرمائی جس میں نور اور ہدایت ہے اور اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی دوسرا اس میں ہدایت و نصیحت تھی پارسا لوگوں کے لئے ﴿۴۶﴾ اور انجیل والوں کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انجیل میں نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق حکم کریں اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں ﴿۴۷﴾

آیت 41-44: ان آیات کی شان نزول میں دو واقعات بیان کئے گئے ہیں ایک تو دو شادی شدہ زانیوں (مرد و عورت) کا انہوں نے اپنی کتاب تورات میں رد و بدل کیا ہوا تھا علاوہ ازیں اس کی کئی باتوں پر عمل بھی نہیں کرتے تھے انہی میں ایک حکم رجم بھی تھا، جو ان کی کتاب میں شادی شدہ زانیوں کے لئے تھا اور اب بھی موجود ہے۔ چونکہ وہ اس سزا سے بچنا چاہتے تھے اس لئے آپس میں فیصلہ کیا کہ محمد ﷺ کے پاس چلتے ہیں انہوں نے ہمارے ایجاد کردہ طریقے سے کوڑے مارنے اور منہ کالا کرنے کا فیصلہ کیا تو مان لیں گے اور رجم کا فیصلہ دیا تو نہیں مانیں گے۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تورات میں رجم کے بابت کیا ہے انہوں نے کہا کہ تورات میں زنا کی سزا کوڑے مارنا اور رسوا کرنا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ جاؤ تورات لاؤ تورات لا کر وہ پڑھنے لگے تو آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر آگے پیچھے کی آیات پڑھ دی۔ عبداللہ بن سلام نے کہا ہاتھ اٹھاؤ ہاتھ اُٹھایا تو وہاں آیت رجم تھی بالآخر انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ محمد ﷺ سچے ہیں سچ کہتے ہیں تورات میں آیت رجم موجود ہے۔ چنانچہ دونوں زانیوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ (ملاحظہ ہو بخاری و مسلم، و دیگر کتب حدیث)۔

آیت ۴۶-۴۷: یعنی جس طرح تورات اپنے وقت میں لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ تھی۔ اسی طرح انجیل کے نزول کے بعد اب یہی حیثیت انجیل کو حاصل ہوگئی اور پھر قرآن کریم کے نزول کے بعد تورات و انجیل اور دیگر صحائفِ آسمانی پر عمل منسوخ ہو گیا اور ہدایت و نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم رہ گیا۔ اور اسی پر اللہ رب العزت نے آسمانی کتابوں کا سلسلہ ختم فرما دیا اور صرف قرآن کریم ہی واحد نظام عمل رہ گیا اس پر ایمان لائے بغیر یعنی نبوت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو تسلیم کئے بغیر نجات ممکن نہیں۔ (ملاحظہ ہو، سورۃ البقرۃ آیت ۶۲)۔

❁❁❁❁❁

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا
تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا
مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿٤٨﴾ وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ
وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾
فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ
نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ
اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ
نٰدِمِيْنَ ؕ﴿٥٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؗ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾

اورہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جواپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہےاوران کی محافظ ہےاس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم کیجئے اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے تم میں سے ہرایک کے لئے ہم نے ایک دستوراورراہ مقرر کردی اگرمنظورمولا ہوتا توسب کوایک ہی امت بنادیتا لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہےاس میں تمہیں آزمائے تم نیکیوں کی طرف جلدی کروتم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے، پھروہ تمہیں ہروہ چیز بتادے گا، جس میں تم اختلاف کرتے رہتے تھے ﴿٤٨﴾ آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجئے اوران سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کواللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھرادھرنہ کریں اگر یہ لوگ منہ پھیرلیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزادے ہی ڈالے اوراکثر لوگ نافرمان ہی ہوتے ہیں ﴿٤٩﴾ کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اورحکم کرنے والاکون ہوسکتا ہے ﴿٥٠﴾ اے ایمان والو!تم یہودونصاریٰ کودوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جوبھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بیشک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا ﴿٥١﴾ آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑدوڑکران میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خطرہ ہے، ایسانہ ہوکہ کوئی حادثہ ہم پر پڑجائے بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے دے یا اپنے پاس سے کوئی اور چیز لائے پھرتو یہ اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر (بےطرح) نادم ہونے لگیں گے ﴿٥٢﴾ اورایماندار کہیں گے، کیایہی وہ لوگ ہیں جوبڑے مبالغہ سے اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال غارت ہوئے اور یہ ناکام ہوگئے ﴿٥٣﴾ اے ایمان والو!تم میں سے جوشخص اپنے دین سے پھرجائے تواللہ تعالیٰ بہت جلدایسی قوم کولائے گا جواللہ کی محبوب ہوگی اوروہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی وہ نرم دل ہونگے مسلمانوں پرسخت اورتیز ہونگے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اورکسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہ کریں گے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والااورزبردست علم والا ہے ﴿٥٤﴾

آیت 53۔54: اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے مطابق فرمایا جس کا وقوع نبی کریم ﷺ کی وفات کے فوراً بعد ہوا اس کا فتنہ ارتداد کے خاتمے کا شرف حضرت ابوبکر صدیق اوراُن کے رفقاء کو حاصل ہوا (رضی اللہ عنہم ورضوعنہ)۔مرتدین کے مقابلے میں جس قوم کو اللہ تعالیٰ کھڑا کرے گا ان کی صفات بیان کی جارہی ہیں۔(۱) اللہ سے محبت کرنا اوراُس کا محبوب ہونا۔(۲) اہل ایمان کے لئے نرم اورکفار پرسخت ہونا۔(۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اوراللہ کے بارے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرنا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان صفات اورخوبیوں کا مظہراتم تھے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا وآخرت سے سعادتوں سے مشرف فرمایا اوردنیا میں ہی اپنی رضامندی کی سند سے نواز دیا۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَ مَنْ
يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ
لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ
مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

(مسلمانو!) تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اسکا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں ﴿٥٥﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے، وہ یقین مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی ﴿٥٦﴾ مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو ﴿٥٧﴾ اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو تو وہ اسے ہنسی کھیل ٹھرا لیتے ہیں یہ اس واسطے کہ بے عقل ہیں ﴿٥٨﴾ آپ کہہ دیجئے اے یہودیوں اور نصرانیوں! تم ہم میں سے صرف اس لئے دشمنیاں کر رہے ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ ہماری جانب نازل کیا گیا ہے جو کچھ اس سے پہلے اتارا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور اس لئے بھی کہ تم میں اکثر فاسق ہیں ﴿٥٩﴾

آیت ٥٧: اہل کتاب سے یہود و نصاریٰ اور کفار سے مشرکین مراد ہے۔ یہاں پھر یہی تاکید کی گئی ہے کہ دین کو کھیل مذاق بنانے والے چونکہ اللہ اور اُس کے رسول کے دشمن ہیں اسلئے ان کے ساتھ اہلِ ایمان کی دوستی نہیں ہونی چاہئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے۔ تکبیر کے وقت پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر آکر نمازیوں کے دِلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ الحدیث (بخاری، کتاب الاذان، مسلم) شیطان کی طرح شیطان کے پیروکاروں کو اذان کی آواز اچھی نہیں لگتی اس لئے وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث رسول ﷺ بھی قرآن کریم کی طرح دین کا ماخذ اور اسی طرح حجت ہے۔ کیوں کہ قرآن کریم نے نماز کے لئے "ندا" کا تو ذکر کیا ہے لیکن یہ "ندا" کس طرح دی جائے گی؟ اس کے الفاظ کیا ہوں گے؟ یہ قرآن کریم میں کہیں نہیں ہے یہ چیزیں حدیث سے ثابت ہیں جو اس کی حجیت اور ماخذ دین ہونے پر دلیل ہے۔

حجیت حدیث کا مطلب: حدیث کے ماخذ دین اور حجت شرعیہ ہونے کا مطلب ہے کہ جس طرح قرآن کریم کی نص سے ثابت ہونے والے احکام وفرائض پر عمل کرنا ضروری ہے اور ان کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہونے والے احکام کا ماننا بھی فرض ہے۔ ان پر عمل کرنا ضروری اور انکار کفر ہے۔ تاہم حدیث کا صحیح مرفوع، اور متصل ہونا ضروری ہے۔ صحیح حدیث چاہے متواتر ہو یا آحاد، یا قولی ہو فعلی ہو یا تقریری، یہ سب قابل عمل ہیں۔ حدیث کا خبر واحد کی بنیاد پر یا قرآن سے زائد ہونے کی بنیاد پر ائمہ کے قیاس، واجتہادات کی بنیاد پر یا راوی کی عدم فقاہت کے دعوے کی بنیاد پر یا عقلی استحالے کی بنیاد پر یا اسی قسم کے دیگر دعاوی کی بنیاد پر رَد کرنا صحیح نہیں ہے یہ سب حدیث سے اعراض کی مختلف صورتیں ہیں، جو مختلف گروہوں نے اس کے رد اور انکار کیلئے اختیار کر رکھی ہیں۔ (اعاذنا اللہ منہ)

آیت 59: یعنی تم تو (اہل کتاب) ہم سے یوں ہی ناراض ہو جب کہ ہمارا اس کے سوا کوئی نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قرآن کریم اور اس سے قبل اتاری گئی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں کیا یہ بھی کوئی قصور اور عیب ہے؟ یعنی یہ عیب اور مذمت والی بات نہیں، جیسا کہ تم نے سمجھ لیا۔ اس لحاظ سے اس استثناء منقطع ہیں۔ البتہ ہم تمہیں بتلاتے ہیں کہ بدترین لوگ اور گمراہ ترین لوگ جو نفرت اور مذمت کے قابل ہیں وہ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اُس کا غضب ہوا اور جن میں سے بعض کو اللہ نے بندر اور سور بنا دیا۔ اور جنہوں نے طاغوت کی پوجا کی اور اس آئینے میں تم اپنا چہرہ اور کردار دیکھ لو کہ یہ کن کی تاریخ ہے اور کون لوگ ہیں؟ کیا یہ تم نہیں ہو؟۔

❁❁❁❁❁

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ
لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ
الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ قَدْ
دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ
وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾
لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ
الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ
بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا
بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ
اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ
فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ
الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ
جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ
مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا
التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ
لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ
كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتاؤں؟ تا کہ اس سے بھی زیادہ اجر پانے والا اللہ تعالیٰ
کے نزدیک کون ہے؟ وہ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس پر وہ غصہ ہوا اور ان میں
سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے معبودان باطل کی پرستش کی، یہی لوگ
بدتر درجے والے ہیں اور یہی راہ راست سے بہت زیادہ بھٹکنے والے ہیں ﴿٦٠﴾ اور جب
تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر لئے ہوئے ہی
آئے تھے اسی کفر کے ساتھ ہی گئے بھی اور یہ جو کچھ چھپا رہے ہیں اسے اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے ﴿٦١﴾ آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے اکثر گناہ کے کاموں کی طرف اور
ظلم وزیادتی کی طرف اور مال حرام کھانے کی طرف لپک رہے ہیں، جو کچھ یہ کر رہے
ہیں وہ نہایت برے کام ہیں ﴿٦٢﴾ انہیں ان کے عابد و عالم جھوٹ باتوں کے کہنے اور
حرام چیزوں کے کھانے سے کیوں نہیں روکتے بیشک برا کام ہے جو یہ کر رہے ہیں
﴿٦٣﴾ اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں انہی کے ہاتھ
بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی، بلکہ اللہ تعالیٰ
کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کچھ تیری
طرف تیرے رب کی جانب سے اتارا جاتا ہے وہ ان میں سے اکثر کو تو سرکشی اور کفر
میں اور بڑھا دیتا ہے اور ہم نے ان میں آپس میں ہی قیامت تک کے لئے عداوت
اور بغض ڈال دیا ہے، جب کبھی لڑائی کی آگ کو بھڑکانا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے
بجھا دیتا ہے۔ یہ ملک بھر میں شر اور فساد مچاتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فسادیوں سے
محبت نہیں کرتا ﴿٦٤﴾ اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے (١) تو ہم
ان کی تمام برائیاں معاف فرما دیتے اور ضرور انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے
جاتے ﴿٦٥﴾ اور اگر یہ لوگ توراۃ و انجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے
نازل فرمایا گیا ہے ان کے پورے پابند رہتے تو یہ لوگ اپنے اوپر سے اور نیچے سے
روزیاں پاتے اور کھاتے ایک جماعت تو ان میں سے درمیانہ روش کی ہے، باقی ان
میں سے بہت سے لوگوں کے برے اعمال ہیں ﴿٦٦﴾ اے رسول جو کچھ بھی آپ کی
طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔ اگر آپ نے ایسا نہ
کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچا لے گا
بیشک اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ﴿٦٧﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تم
دراصل کسی چیز پر نہیں جب تک کہ تورات و انجیل کو اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے
رب کی طرف سے اتارا گیا قائم نہ کرو، جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف
سے اترا ہے وہ ان میں سے بہتوں کو شرارت اور انکار میں اور بھی بڑھائے گا ہی تو
آپ ان کافروں پر غمگین نہ ہوں ﴿٦٨﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا
يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ۗ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ
تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ
وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا
يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾
اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ
الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْٓا
اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ؑ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾

مسلمان، یہودی، ستارہ پرست اور نصرانی کوئی ہو، جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت
کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ محض بے خوف رہے گا اور بالکل
بے غم ہو جائے گا ﴿٦٩﴾ ہم نے بالیقین بنو اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور ان کی طرف
رسولوں کو بھیجا، جب کبھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنے
منشاء کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت کو جھٹلایا اور ایک جماعت کو
قتل کر دیا ﴿٧٠﴾ اور سمجھ بیٹھے کہ کوئی پکڑ نہ ہوگی پس اندھے بہرے بن بیٹھے، پھر اللہ
تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر اندھے بہرے
ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو بخوبی جانتا ہے ﴿٧١﴾ بیشک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا
قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے حالانکہ خود مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل
اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے
ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم
ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا ﴿٧٢﴾ وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے
جنہوں نے کہا، اللہ تین میں سے تیسرا ہے دراصل اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود
نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے،
انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا۔ یہ لوگ کیوں اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور
کیوں استغفار نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے ﴿٧٣﴾
مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے
پیغمبر ہو چکے ہیں ان کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا
کرتے تھے آپ دیکھئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں اور پھر
غور کیجئے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں ﴿٧٥﴾ آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کے سوا ان
کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے کسی نقصان کے مالک ہیں نہ کسی نفع کے۔ اللہ
ہی خوب سننے اور پوری طرح جاننے والا ہے ﴿٧٦﴾ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! اپنے
دین میں ناحق غلو اور زیادتی نہ کرو اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں کی پیروی نہ
کرو جو پہلے سے بہک چکے ہیں اور بہتوں کو بہکا بھی چکے ہیں اور سیدھی راہ سے
ہٹ گئے ہیں ﴿٧٧﴾ بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد (علیہ السلام) اور
حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ
نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے ﴿٧٨﴾

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ۝٧٩ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي
الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝٨٠ وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨١ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ
قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٨٢

آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے جو کچھ
بھی یہ کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا ۝٧٩ ان میں سے بہت سے لوگوں کو آپ دیکھیں
گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں، جو کچھ انہوں نے اپنے لئے آگے بھیج رکھا
ہے وہ بہت برا ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے ۝٨٠ اگر
انہیں اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر اور جو نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان ہوتا تو یہ کفار سے
دوستیاں نہ کرتے، لیکن ان میں اکثر لوگ فاسق ہیں ۝٨١ یقیناً آپ ایمان والوں کا
سب سے زیادہ دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے اور ایمان والوں سے سب
سے زیادہ دوستی کے قریب آپ یقیناً انہیں پائیں گے جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے
ہیں، یہ اس لئے کہ ان میں علماء اور عبادت کے لئے گوشہ نشین افراد پائے جاتے ہیں
اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے ۝٨٢

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ
مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا
جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٥﴾
وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ
لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ
مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ
يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ
مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ
تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو
سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، وہ کہتے ہیں کہ اے
ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق
کرتے ہیں ﴿٨٣﴾ اور ہمارے پاس کون سا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم پر پہنچا
ہے اس پر ایمان نہ لائیں اور ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم کو نیک
لوگوں کی رفاقت میں داخل کر دے گا ﴿٨٤﴾ اس لئے ان کو اللہ تعالیٰ ان کے اس قول کی وجہ
سے ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے
اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے ﴿٨٥﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے
رہے وہ لوگ دوزخ والے ہیں ﴿٨٦﴾ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں
تمہارے واسطے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو اور حد سے آگے مت نکلو، بیشک اللہ
تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا ﴿٨٧﴾ اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان
میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ﴿٨٨﴾ اللہ
تعالیٰ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا لیکن مواخذہ اس پر فرماتا ہے
کہ تم جن قسموں کو مضبوط کر دو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو
اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام یا لونڈی کو آزاد کرانا اور جس کو
مقدور نہ ہو تو تین دن روزے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو اور اپنی
قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ
تم شکر کرو ﴿٨٩﴾

آیت 88: حدیث میں آتا ہے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں گوشت کھاتا ہوں تو نفسانی شہوت کا غلبہ ہو جاتا ہے اس لئے میں نے اپنے اوپر گوشت حرام کر لیا ہے۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترمذی، الالبانی جلد 3 ص 46)۔ اس طرح اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے گا وہ حرام نہیں ہوگی سوائے عورت کے۔ البتہ اس صورت میں بعض علماء کہتے ہیں کہ اِسے قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ بعض کے نزدیک نہیں یعنی کفارہ ضروری نہیں۔ امام شوکانی کہتے ہیں: کہ احادیث صحیح سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھی کفارہ حلف یمین ادا کرنے کا حکم نہیں دیا امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ بیان فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی حلال چیز کو حرام کر لینا، یہ قسم کھانے کے مرتبے میں ہے جو تکفیر (یعنی کفارہ ادا کرنے) کا متقاضی ہے۔ لیکن یہ استدلال احادیث صحیحہ کی موجودگی میں محل نظر ہے۔ فالصحیح ما قالہ الشوکانی۔ قسم: جس کو عربی میں حلف یا یمین کہتے ہیں جس کی جمع احلاف اور ایمان ہے۔ (۱) لغو (۲) غموس (۳) معقدہ۔ لغو: جو قسم انسان بات بات میں عادتاً بغیر ارادہ اور نیت کے کھاتا رہتا ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ غموس: وہ جھوٹی قسم ہے جو انسان دھوکہ اور فریب دینے کے لئے کھائے یہ کبیرہ گناہ ہے بلکہ اکبر الکبائر ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے۔ معقدہ: وہ قسم ہے جو انسان اپنی بات میں تاکید اور پختگی کے لئے ارادتاً اور نیتاً کھائے۔ ایسی قسم اگر توڑے گا تو وہ کفارہ ہے جو آگے آیت میں بیان کیا جا رہا ہے۔

آیت ٨٩: اس کھانے کی مقدار میں کوئی صحیح روایت نہیں ہے اس لئے اختلاف ہے البتہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جس میں رمضان میں روزے کی حالت میں بیوی سے ہم بستری کرنے والے کے کفارے کا ذکر ہے۔ مد (تقریباً دس چھٹانک) فی مسکین خوراک قرار دی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو کفارہ جماع ادا کرنے کے لئے پندرہ صاع کھجوریں دی تھیں۔ جنہیں ساٹھ مسکینوں پر تقسیم کرنا تھا، ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں اس اعتبار سے بغیر سالن کے دس مسکینوں کے لئے دس مد یعنی سوا چھ سیر یا چھ کلو خوراک کفارہ ہوگی۔ (ابن کثیر) اور جس کو مذکورہ تینوں چیزوں میں سے کسی کی طاقت نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ روزے اس قسم کا کفارہ ہو جائیں گے۔ بعض علماء پے در پے روزے رکھنے کے قائل ہیں اور بعض کے نزدیک دونوں طرح جائز ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ
الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝٩٠ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ
عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝٩١ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا
عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٩٢ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَ
اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٩٣ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ
بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ
مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝٩٤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ
حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ
كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ
وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ
مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٩٥ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ
وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ
مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩٦

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے
سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو ۝٩٠
شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کہ ذریعے سے تمہارے آپس میں
عداوت اور بغض واقع کرادے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تمہیں باز رکھے۔
سو اب بھی باز آ جاؤ ۝٩١ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے
رہو اور احتیاط رکھو۔ اگر اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صاف
صاف پہنچا دینا ہے ۝٩٢ ایسے لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں
اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جب کہ وہ لوگ تقویٰ رکھتے ہوں
اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں پھر پرہیزگاری کرتے ہوں اور خوب
نیک عمل کرتے ہوں، اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتا ہے ۝٩٣ اے ایمان والو! اللہ
تعالیٰ قدرے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے
نیزے پہنچ سکیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کرلے کون شخص اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے
سو جو شخص اس کے بعد حد سے نکلے گا اس کے واسطے دردناک عذاب ہے ۝٩٤ اے
ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب کہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص تم
میں سے اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس پر فدیہ واجب ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس
جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم سے دو معتبر شخص کر دیں خواہ وہ فدیہ
خاص چوپایوں میں سے ہو جو نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے اور خواہ کفارہ
مساکین کو دے دیا جائے اور خواہ اس کے برابر روزے رکھ لئے جائیں تاکہ اپنے
کئے کی شامت کا مزہ چکھے، اللہ تعالیٰ نے گزشتہ کو معاف کر دیا اور جو شخص پھر ایسی ہی
حرکت کرے گا تو اللہ انتقام لے گا اور اللہ زبردست ہے انتقام لینے والا ۝٩٥ تمہارے
لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے فائدے کے واسطے اور
مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم
حالت احرام میں رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے ۝٩٦

آیت 90: یہ شراب کے بارے میں تیسرا حکم ہے پہلے اور دوسرے حکم میں صاف طور پر ممانعت نہیں فرمائی گئی لیکن یہاں اسے اور اس کے ساتھ جوا، پرستش گاہوں، یا فال کے تیروں کو رِجس (پلید) اور شیطانی کام دے کر صاف صاف لفظوں میں اِن سے اجتناب کا حکم دے دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس آیت میں شراب و جوئے کے نقصانات بیان کر کے سوال کیا گیا ہے کہ اب بھی باز آ جاؤ؟۔" چنانچہ جو اہل ایمان تھے سمجھ گئے اور اُس کی قطعی حرمت کے قائل ہو گئے اور کہا (انھینا ربنا) اے رب ہم باز آ گئے"۔ (مسند احمد جلد 2 صفحہ 351)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ
الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ؕ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ
وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ
اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا
جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا
حَامٍ ۙ وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا
يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا
يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اللہ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دیا اور عزت
والے مہینہ کو بھی اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن
کے گلے میں پٹے ہوں یہ اس لئے تاکہ تم اس بات کا یقین کرلو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمام
آسمانوں اور زمین کے اندر کی چیزوں کا علم رکھتا ہے اور بیشک اللہ سب چیزوں کو
خوب جانتا ہے ﴿۹۷﴾ تم یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ
بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا بھی ہے ﴿۹۸﴾ رسول کے ذمہ تو صرف پہنچانا ہے۔ اور
اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو ﴿۹۹﴾ آپ
فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو آپ کو ناپاک کی کثرت بھلی لگتی ہو اللہ تعالیٰ
سے ڈرتے رہو اے عقلمندو! تاکہ کامیاب ہو ﴿۱۰۰﴾ اے ایمان والو! ایسی باتیں مت
پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم زمانہ نزول قرآن میں
ان باتوں کو پوچھو گے تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی سوالات گزشتہ اللہ نے معاف کر
دیئے اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑے حلم والا ہے ﴿۱۰۱﴾ ایسی باتیں تم سے پہلے اور لوگوں
نے بھی پوچھی تھیں پھر ان باتوں کے منکر ہوگئے ﴿۱۰۲﴾ اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا
ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو اور نہ حام کو لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ
لگاتے ہیں اور اکثر کافر عقل نہیں رکھتے ﴿۱۰۳﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں
کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا، کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ
سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں ﴿۱۰۴﴾ اے ایمان والو! اپنی فکر کرو، جب تم راہ
راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں اللہ ہی کے
پاس تم سب کو جانا ہے پھر وہ تم سب کو بتلا دے گا جو کچھ تم سب کرتے تھے ﴿۱۰۵﴾

آیت 101: کہیں اس کوتاہی کے مرتکب تم بھی نہ ہو جاؤ۔ جس طرح ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے" ایک شخص نے سوال کیا "کیا ہر سال؟" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اس نے 3 مرتبہ سوال دہرایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کردیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا تو ہر سال حج کرنا تمہارے لئے ممکن نہ ہوتا۔ (مسلم، کتاب الحج حدیث نمبر 1337 باب فرض الحج مرة فی العمرو، مسند احمد، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ)۔ اس لئے بعض مفکرین، مفسرین نے عفا اللہ عنہا کا مطلب یہ بھی بیان کیا ہے: "کہ جس چیز کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں نہیں کیا بس وہ اِن چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ نے معاف کردیا ہے پس تم بھی اِن کی بابت خاموش رہو جس طرح وہ خاموش ہے"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہیں جن چیزوں کی بابت نہیں بتایا گیا، تم مجھ سے ان کی بابت سوال مت کرو، کیونکہ تم سے پہلی امتوں کی ہلاکت کا سبب ان کا کثرت سوال اور اپنے انبیاء سے اختلاف بھی تھا۔ صحیح مسلم، کتاب باب مذکور۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ
مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ
بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَ
لَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ
عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ
الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ
اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ مَا اعْتَدَيْنَآ ڮ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ
اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ
وَاسْمَعُوْا ۭ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ۧ يَوْمَ
يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ
لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَ اِذْ
عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ
تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ
طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ
تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ
جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص کا گواہ ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وصیت کرنے کا وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں خواہ تم سے ہوں یا غیر لوگوں میں سے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو اور تمہیں موت آ جائے اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز روک لو پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے ہم اس حالت میں سخت گناہ گار ہوں
گے ﴿۱۰۶﴾ پھر اگر اس کی اطلاع ہو کہ وہ دونوں گواہ کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور وہ شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے
اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا، ہم اس حالت میں سخت ظالم ہونگے ﴿۱۰۷﴾ یہ قریب ذریعہ ہے اس امر کا کہ وہ لوگ واقعہ کو ٹھیک طور پر ظاہر کریں یا اس بات سے ڈر جائیں کہ ان کے قسم لینے کے بعد قسمیں الٹی پڑ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو! اور اللہ
تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ﴿۱۰۸﴾ جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کرے گا، پھر ارشاد فرمائے گا کہ تم کو کیا جواب ملا تھا، وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ خبر نہیں تو
ہی پوشیدہ باتوں کو پورا جاننے والا ہے ﴿۱۰۹﴾ جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندے کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں ﴿۱۱۰﴾

آیت 110: معجزات کا ذکر بھی مذکورہ سورت کی آیت 49 میں گزر چکا ہے۔

وَ اِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ ۚ
قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ
یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ تَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا
وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾
قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً
مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ ۚ
وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا
عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ
اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ
مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا
لَیْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا
فِیْ نَفْسِیْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ
فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ
تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا
یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَ مَا فِیْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

اور جبکہ میں نے حواریین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا
ہم ایمان لائے اور آپ شاہد رہئے کہ ہم پورے فرماں بردار ہیں ﴿۱۱۱﴾ وہ وقت یاد کے
قابل ہے جب کہ حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا
ہے کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما دے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم
ایمان والے ہو ﴿۱۱۲﴾ وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں
کو پورا اطمینان ہو جائے اور ہمارا یقین اور بڑھ جائے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور
ہم گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں ﴿۱۱۳﴾ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے
ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول
ہیں اور جو بعد کے ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے
ایک نشانی ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرما دے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا
ہے ﴿۱۱۴﴾ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں، پھر جو
شخص تم میں سے اس کے بعد ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا
دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دونگا ﴿۱۱۵﴾ اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو
بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو! عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو منزہ سمجھتا ہوں،
مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کو کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے
کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا، تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں
تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا تمام غیبوں کے جاننے والا تو ہی ہے ﴿۱۱۶﴾ میں
نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی
بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر گواہ رہا جب تک
ان میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا۔ اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا
ہے ﴿۱۱۷﴾ تو اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف فرما دے تو تو
زبردست ہے حکمت والا ہے ﴿۱۱۸﴾ اللہ ارشاد فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے
ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی جن
میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور
خوش ہیں، یہ بڑی بھاری کامیابی ہے ﴿۱۱۹﴾ اللہ ہی کی سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور
ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے ﴿۱۲۰﴾

آیت 114: (مائدہ) ایسے برتن (سینی، پلیٹ یا ٹرے وغیرہ) کو کہتے ہیں جس میں کھانا ہو اس لئے دسترخوان بھی اس کا ترجمہ کر لیا جاتا ہے کیونکہ اس پر بھی کھانا چنا ہوتا ہے۔ سورت کا نام بھی اس ہی مناسبت سے ہے کہ اس میں اس کا ذکر ہے۔

اٰیَاتُهَا ١٦٥ ۔ ٦ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّیَّةٌ ٥٥ ۔ رُكُوْعَاتُهَا ٢٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ
النُّوْرَ ۬ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝١ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
تَمْتَرُوْنَ ۝٢ وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ
وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝٣ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ
رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝٤ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥ اَلَمْ
یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ
نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا
الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝٦ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ
فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِیْنٌ ۝٧ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا
مَلَكًا لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا
لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَ لَقَدِ
اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ
ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝١١ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ
اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ وَ لَهٗ مَا
سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝١٣ قُلْ
اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ
یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ
اَسْلَمَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝١٤

(سورة الانعام ۔ سورہ نمبر ٦ ۔ تعداد آیات ١٦٥)

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لائق ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور
نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (غیر اللہ کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں ۝١ وہ ایسا ہے
جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک وقت معین کیا اور دوسرا معین وقت خاص اللہ ہی کے
نزدیک ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو ۝٢ اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور
زمین میں بھی، وہ تمہارے پوشیدہ احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتا ہے اور
تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے ۝٣ اور ان کے پاس کوئی نشانی بھی ان کے رب
کی نشانیوں میں سے نہیں آتی مگر وہ اس سے اعراض ہی کرتے ہیں ۝٤ انہوں نے اس
سچی کتاب کو بھی جھٹلایا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی، سو جلد ہی ان کو خبر مل جائے گی اس
چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ مذاق کیا کرتے تھے ۝٥ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان
سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو
وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں اور ہم نے ان کے نیچے سے
نہریں جاری کیں۔ پھر ہم نے ان کو گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد
دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا ۝٦ اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے
پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی
نہیں مگر صریح جادو ہے ۝٧ اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں
اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ بھی بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ پھر ان کو ذرا مہلت نہ
دی جاتی ۝٨ اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس
فعل سے پھر ان پر وہی اشکال ہوتا جو اب کا اشکال کر رہے ہیں ۝٩ اور واقع آپ سے
پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا ہے۔ پھر جن لوگوں نے ان سے
مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا مذاق اڑاتے تھے ۝١٠ آپ فرما دیجئے کہ
ذرا زمین میں چلو پھرو پھر دیکھ لو کہ تکذیب کرنے والے کا کیا انجام ہوا ۝١١ آپ کہئے کہ جو
کچھ آسمانوں میں اور زمین میں موجود ہے یہ سب کس کی ملکیت ہے، آپ کہہ دیجئے سب
اللہ ہی کی ملکیت ہے، اللہ نے مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے تم کو اللہ قیامت کے
روز جمع کرے گا، اس میں کوئی شک نہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا
ہے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے ۝١٢ اور اللہ ہی کی ملک ہیں وہ سب کچھ جو رات میں اور
دن میں رہتی ہیں اور وہی بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے ۝١٣ آپ کہئے کہ کیا اللہ کے سوا،
جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جو کہ کھانے کو دیتا ہے اور اس کو کوئی کھانے
نہیں دیتا اور کسی کو معبود قرار دوں آپ فرما دیجئے کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے
میں اسلام قبول کروں اور تو مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا ۝١٤

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۱۵ مَنْ
یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝۱۶ وَ اِنْ
یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ
فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۱۷ وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ
الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝۱۸ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ۫
شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ
مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّآ
اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۱۹

آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ۝۱۵ جس شخص سے اس روز وہ عذاب ہٹا دیا جائے تو اس پر اللہ نے بڑا رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے ۝۱۶ اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔ اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ۝۱۷ اور وہی اللہ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے اور وہی بڑی حکمت والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے ۝۱۸ آپ کہئے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لئے کون ہے، آپ کہیئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجئے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بیشک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں ۝۱۹

علمی افادات

آیت 12۔19:

مالک ارض وسماء، واسع المغفرۃ والرحمۃ اور جامع الناس لیوم لاریب فیہ کی صفات کا مالک، رب کائنات ہر ساکن ومتحرک کا مصرف ومدبر ہے، ہر شیئ اس کی بندگی بجالاتی ہے، کائنات کی ہر چیز اس کے حکم کی تابع فرمان ہے، وہ ہر چھوٹی بڑی چیز کو دور وقریب سے برابر سنتا، دیکھتا اور جانتا ہے وہ ہر چیز پر مکمل بااختیار اور قادر مطلق ہے۔ پھر تم ہی کہو کہ: اس فاطر السموات الارض کہ جو سب کو کھلاتا ہی کھلاتا ہے اور جسے کوئی نہیں کھلاتا۔ کے علاوہ۔ یا اس کے ساتھ ساتھ کسی اور کو دوست بناؤں تو کیوں؟ کسی اور کے لڑ لگوں تو کس جواز کے تحت......؟ صراحت سے ببانگ دہل اعلان کر دیجئے کہ: مجھے تو ہر ایک سے پہلے اللہ کے مطیع فرمان ہو جانے کا حکم ملا ہے، ایسا سچا مطیع کہ جو اس کے ساتھ کسی بھی اگلے پچھلے، زندہ مردہ، پیرومرشد، ولی کامل، کسی حقیقی متقی وپرہیزگار، قانت ومحتسب یا جعلی اور جھوٹے دعویدار زہد وتصوف کو حتی کہ کسی نبی مرسل یا ملک مقرب کو بھی اس اللہ کی ربوبیت میں، الوہیت وحق عبادت میں یا اس کی صفات علیا واسماء حسنی میں قطعاً حصہ دار اور شریک نہیں مانتا۔ ایسے کسی بھی عمل وعقیدہ کا ارتکاب رب تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی ہے، اس پر مجھے روز آخرت کے عذاب عظیم کا کھٹکا لگا رہتا ہے، درحقیقت جو اس روز اللہ کی پکڑ سے بچ گیا اس پر اللہ کا خاص فضل واحسان ہو گیا، یہی حقیقی اور یقینی کامیابی ہے۔ اے بے حوصلہ انسان !اگر اس دنیاوی حیات میں تجھے کوئی رنج والم ملتا ہے، غم واندوہ آلیتا ہے، فقر وفاقہ کی مصیبت سے دوچار ہوتا ہے، بیماری وکہنہ سالی میں مبتلا ہوتا ہے، کہیں تجھے ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وغیرہ وغیرہ......تو یاد رکھ: ان مصائب وآلام سے کوئی تجھے نجات دلا سکتا ہے تو صرف ''اللہ تعالیٰ'' اور کوئی نہیں، ہرگز نہیں۔ اور بعینہ اسی طرح: اے بے سروسامان انسان! جب تو صحت وتندرستی، غنا وتونگری، عزوشرف، جاہ ومرتبہ وغیرہ سے سرفراز ہوتا ہے تو یہ سب نعمتیں محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیرا مقدر بنائی گئی ہوتی ہیں۔ وہی اللہ ہی 'مالک الملک' ہے 'ذوالملکوت والجبروت' ہے، 'ذوالطول' ہے، 'القاھر فوق عبادہ' ہے، کوئی بڑے سے بڑا اس کے آگے بڑا نہیں، ہر گردن اس کے سامنے جھکی ہے، ہر طاقتور اس کے آگے کمزور ہے، مخلوقات کی ہر شے اس کے حکم کے آگے سرنگوں ومطیع فرمان ہے۔﴿مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾(فاطر:2)"اللہ جو اپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کر دے تو اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے"۔ وحی نازل ہو جانے اور اللہ رب العزت کی عظیم شہادت آ جانے کے باوجود بھی......کیا تم ایسی بھونڈی، بے بنیاد، اور انتہائی خلاف قیاس حرکت روا رکھتے ہو اور سمجھتے ہو کہ "أن مع الله آلهة أخرى" اللہ کے ساتھ ساتھ دیگر معبود بھی مستحق عبادت ہیں؟ حیرت ہے تمہاری عقلوں پر! اے نبی! فرما دیجیے میں تو ایسی کوئی بات کہنا تو کجا سوچ بھی نہیں سکتا...... ۔ یاد رکھو:﴿إنما هو إله واحد﴾ وہ اکیلا ہی معبود واحد ہے اور﴿إنني برئ مما تشركون﴾ میں تمہارے اس شرک سے باز آیا، میں اس سے براءت کا اعلان کرتا ہوں۔

❁❁❁❁❁

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں، جن لوگوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۲۰﴾ اور اس سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ کی آیات کو جھوٹا بتلائے ایسے بے انصافوں کو کامیابی نہ ہوگی ﴿۲۱﴾ وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم ان تمام خلائق کو جمع کریں گے، پھر ہم مشرکین سے کہیں گے کہ تمہارے وہ شرکا، جن کے معبود ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے کہاں گئے ﴿۲۲﴾ پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کچھ بھی نہ ہوگا کہ وہ یوں کہیں گے کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے ﴿۲۳﴾ ذرا دیکھو تو انہوں نے کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئے ﴿۲۴﴾

علمی افادات

آیت 22-24:

میدانِ محشر بپا ہو چکا ہوگا، جلال الٰہی چھایا ہوگا، ہر سو غشی طاری ہوگی، دل لرز رہے ہوں گے، کافر و مومن، مشرک و موحد سب جمع ہونگے۔ ہر نفس خوف سے سہا حق تعالیٰ کے فیصلہ کا منتظر ہوگا...... ایسے میں منادی ہوگی، مشرکو! ﴿أَیْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِینَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾؟ دوسری آیت میں ہے: ﴿أَیْنَ شُرَكَائِیَ الَّذِینَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ﴾ (القصص: ۶۲) "میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو دعوی تھا؟" کہاں ہیں تمہارے خود ساختہ خدا؟ کہاں رہ گئے تمہارے مزعومہ معبودانِ باطل، بلاؤ انہیں جن کی چوکھٹ پہ پڑے ماتھا رگڑتے رہے تھے تم؟؟ ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾ (الانعام: ۹۴) "اور جیسا ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ایسا ہی آج اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے اور جو (مال ومتاع) ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے۔ اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے شفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے (شفیع اور ہمارے) شریک ہیں۔ (آج) تمہارے آپس کے سب تعلقات منقطع ہو گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے"۔ آج کے روز یہ سارے بت پرست، یہ قبر پرست، یہ اکابر پرست اور غیر اللہ کے یہ پجاری...... جو ماسوائے اللہ کے ساتھ اس لئے جڑے رہے تھے کہ یہ اولیاء و اقطاب، یہ پیر فقیر، یہ بزرگ سرکاریں، جن سے متعلق یہ عقیدہ تھا ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (الزمر: ۳)۔ "کہ یہ اللہ کے دربار میں ہمارے سفارشی ہونگے، یہ اللہ کے ہاں ہمیں مقام و مرتبہ دلائیں گے"۔ کہاں ہیں یہ سب؟؟ بلاؤ ان کو، لاؤ انہیں ہمارے سامنے!! لیکن آج ان کی ہوائیاں اڑ چکی ہوں گی، حواس باختہ ہو کر خود اپنے عمل شرک کا انکار کر دیں گے [واللہ ربنا ما کنا مشرکین] ذرا سوچیے: اِدھر خود کو جھٹلا رہے ہوں گے اُدھر ان کے خود ساختہ معبودان کی مدد یا سفارش کو کیا پہنچیں گے ان کی کہیں بھنک ہی نہ پڑے گی۔ ارشاد ہے ﴿ثُمَّ قِیلَ لَهُمْ أَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ○ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُو مِنْ قَبْلُ شَیْئًا كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكَافِرِینَ﴾ (غافر: ۷۳ / ۷۴) "پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (خدا کے) شریک بناتے تھے؟ (یعنی) کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے اسی طرح خدا کافروں کو گمراہ کرتا ہے"۔ بلکہ اس پر مستزاد یہ کہ ان کے دنیاوی خدایانِ باطل ان کی عبادت گزاری کے ہی منکر ہو جائیں گے۔ دنیا میں یہ ناہنجار جن جن کے آگے ان کی حیات میں یا بعد از وفات اپنے ماتھے بچھاتے رہے، اپنی ایڑیاں رگڑتے رہے، جن کے نام پر اپنے مال و اولاد نچھاور کرتے رہے، جن کے مزارات پر چلے کاٹتے رہے، نذریں، نیازیں، نذرانے اور چڑھاوے چڑھاتے رہے۔ الغرض کہ حقیقی معبود کی خالص عبادت کرنے کی بجائے جن کی بوجا پاٹ میں زندگیاں کھپا دیں.......

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا
يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ
عَنْهُ وَ يَنْــَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا
نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾
بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَ لَوْ رُدُّوْا
لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

اوران میں بعض ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر
پردہ ڈال رکھا ہے اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے
اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں تو بھی ان پر کبھی ایمان نہ لائیں، یہاں تک کہ جب یہ
لوگ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں یہ لوگ جو کافر ہیں یوں
کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں ﴿۲۵﴾
اور یہ لوگ اس سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں اور یہ
لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ خبر نہیں رکھتے ﴿۲۶﴾ اور اگر آپ اس وقت دیکھیں
جب دوزخ کے پاس کھڑے کئے جائیں تو کہیں گے ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر
واپس بھیج دیئے جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتلائیں
اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں ﴿۲۷﴾ بلکہ جس چیز کو اس سے قبل چھپایا کرتے تھے وہ
ان کے سامنے آگئی ہے اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھیج دیئے جائیں تب بھی یہ وہی کام
کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں ﴿۲۸﴾

......اور خدا بنائے رکھا وہ آج کے دن اللہ کے روبرو ان کی ان تمام عقیدتوں، عبادتوں کا سراسر انکار کردیں گے۔ اور ان مشرکین اور ان کے شرکیہ اعمال سے براء ت کا اعلان کردینگے۔ مزید وضاحت کیلئے اس تسلسل کی چند آیات بمعہ ترجمہ پیش کی جاتی ہیں۔ بغور پڑھیں، سمجھیں اور عقیدہ ومنہج کی اصلاح کی کوشش کریں۔

1-﴿إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ٥ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ﴾

"اس دن (کفر کے) پیشوا اپنے پیرؤوں سے بیزاری کریں گے اور (دونوں عذاب الٰہی) دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ (یہ حال دیکھ کر) پیروی کرنے والے (حسرت سے) کہیں گے کہ اے کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا نصیب ہوتا کہ جس طرح یہ ہم سے بیزار ہو رہے ہیں اسی طرح ہم بھی ان سے بیزار ہوں اس طرح خدا ان کے اعمال حسرت بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے"۔ (البقرۃ:۱۶۶/۱۶۷)

2-﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ٥ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ﴾ (یونس:۲۸/۲۹)

"اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ تو ہم ان میں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک (ان سے) کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے۔ ہمارے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے۔ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے"۔

3-﴿وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (ابراہیم:۲۲)

"جب (حساب کتاب کا) کام فیصل ہو چکے گا تو شیطان کہے گا (جو) وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا (وہ تو) سچا (تھا) اور (جو) وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ اور میرا تم پر کسی طرح کا زور نہیں تھا۔ ہاں میں نے تم کو (گمراہی اور باطل کی طرف) بلایا تو تم نے (جلدی سے اور بے دلیل) میرا کہنا مان لیا۔ (آج) مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو۔ میں اس بات سے انکار.......

وَ قَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾
وَ لَوْ تَرٰۤی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ
قَالُوْا بَلٰی وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤی
اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا
فِیْهَا ۙ وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور یہ کہتے ہیں کہ صرف یہی دنیاوی زندگی ہماری زندگی ہے اور ہم زندہ نہ کئے جائیں گے ﴿۲۹﴾ اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کیا یہ امر واقعی نہیں ہے؟ وہ کہیں گے بیشک قسم اپنے رب کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو ﴿۳۰﴾ بیشک خسارے میں پڑے وہ لوگ جس نے اللہ سے ملنے کی تکذیب (جھٹلانا) کی، یہاں تک کہ جب وہ معین وقت ان پر دفعتاً آ پہنچے گا، کہیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی، اور حالت ان کی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی پیٹھوں پر لادے ہونگے، خوب سن لو کہ بری ہوگی وہ شے جس کو وہ لادیں گے ﴿۳۱﴾

.... کرتا ہوں کہ تم پہلے مجھے شریک بناتے تھے۔ بیشک جو ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والا عذاب ہے"۔

4-﴿وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (النحل:۸۶)۔"اور جب مشرک اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ پروردگار! یہ وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔ تو وہ (ان کے کلام کو مسترد کر دیں گے اور) ان سے کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو"۔

5-﴿وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ؕ سَیَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَیَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا﴾

"اور ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تاکہ وہ ان کے لیے (موجب عزت و) مدد ہوں۔ ہرگز نہیں وہ معبودان باطل انکی پرستش سے انکار کریں گے اور ان کے دشمن (ومخالف) ہوں گے"۔ (مریم:۸۱/ ۸۲)

6-﴿وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا وَمَنْ یَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِیْرًا﴾ (الفرقان:۱۷/ ۱۹)

"اور جس دن (خدا) ان کو اور ان کو جن ہیں یہ خدا کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا تو فرمائے گا کیا تم میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہوگئے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ بات شایاں نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو برتنے کی نعمتیں دیں یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ تو (کافرو) انہوں نے تو تم کو تمہاری بات سے جھٹلا دیا پس (اب) تم (عذاب) نہ پھیر سکتے ہو (کسی سے) مدد لے سکتے ہو اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے"۔

7-﴿وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا ۚ اَغْوَیْنٰهُمْ كَمَا غَوَیْنَا ۚ تَبَرَّاْنَاۤ اِلَیْكَ ۫ مَا كَانُوْۤا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ وَقِیْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَهْتَدُوْنَ﴾ (القصص:۶۲/ ۶۴)

"اور جس روز خدا انکو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو دعویٰ تھا؟ تو جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہوگا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا (اور) جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح انکو گمراہ کیا تھا (اب) ہم تیری طرف (متوجہ ہو کر) ان سے بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے۔ اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ تو وہ انکو پکاریں گے اور وہ ان کو جواب نہ دے سکیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لیں گے (تو تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت یاب ہوتے"۔

❁❁❁❁❁

وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۳۲ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ
لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۳۳ وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ
نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ
نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۴ وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ
فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي
السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۵ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
يَسْمَعُوْنَ ؔ وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۳۶ وَ
قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ
عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۷ وَ مَا
مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ
اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي
الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۹ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ
اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝۴۰ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ
شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝۴۱ؒ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ
مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۴۲ فَلَوْ لَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ
قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۴۳
فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ
حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ
مُّبْلِسُوْنَ ۝۴۴

اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو ولعب کے اور دار آخرت متقیوں کے لئے بہتر
ہے، کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ۝۳۲ ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کے اقوال مغموم
کرتے ہیں، سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے
ہیں ۝۳۳ اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی تکذیب کی جا چکی
ہے سو انہوں نے اس پر صبر ہی کیا، ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں پہنچائی گئیں
یہاں تک کہ ہماری امداد ان کو پہنچی اور اللہ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ کے
پاس بعض پیغمبروں کی بعض خبریں پہنچ چکی ہیں ۝۳۴ اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گزرتا
ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو
اور پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان سب کو جمع کر دیتا سو آپ نادانوں
میں سے نہ ہو جایئے ۝۳۵ وہ ہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ زندہ
کر کے اٹھائے گا پھر سب اللہ ہی کی طرف لائے جائیں گے ۝۳۶ اور یہ لوگ کہتے ہیں
کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا ان کے رب کی طرف سے آپ فرما دیجئے
کہ اللہ تعالیٰ کو بیشک پوری قدرت ہے اس پر کہ وہ معجزہ نازل فرما دے لیکن ان میں
اکثر بے خبر ہیں ۝۳۷ اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے
پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ
تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی پھر سب اپنے
پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے ۝۳۸ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے
ہیں وہ تو طرح طرح کی ظلمتوں میں بہرے گونگے ہو رہے ہیں اللہ جس کو چاہے
بے راہ کر دے اور وہ جس کو چاہے
سیدھی راہ پر لگا دے ۝۳۹ آپ کہئے کہ اپنا حال تو بتلاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا کوئی عذاب
آ پڑے یا تم پر قیامت ہی آ پہنچے تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے۔ اگر تم سچے ہو ۝۴۰
بلکہ خاص اسی کو پکارو گے، پھر جس کے لئے تم پکارو گے اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی
دے اور جن کو شریک ٹھہراتے ہو ان سب کو بھول بھال جاؤ گے ۝۴۱ اور ہم نے اور
امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزر چکی ہیں پیغمبر بھیجے تھے، سو ہم نے ان کو
تنگدستی اور بیماری سے پکڑا، تا کہ وہ اظہار عجز کر سکیں ۝۴۲ سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی
تھی تو انہوں نے عاجزی کیوں اختیار نہیں کی، لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور
شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر دیا ۝۴۳ پھر جب وہ لوگ ان
چیزوں کو بھولے رہے جس کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے
دروازے کشادہ کر دیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب
اترا گئے ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا، پھر تو وہ بالکل مایوس ہو گئے ۝۴۴

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٥ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ
وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝٤٦ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ
اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٧ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝٤٨ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا
كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝٤٩ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ
وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا
مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا
تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٥٠ وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا
اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ۝٥١ وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ
الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ
فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٢ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝٥٣ وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا
فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ
مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ
فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥٤ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ
سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٥٥ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ
ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝٥٦

پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے ۝٤٥ آپ
کہئے کہ یہ بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے
دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے کہ یہ تم کو پھیر دے۔ آپ
دیکھئے تو ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں پھر بھی یہ اعراض
کرتے ہیں ۝٤٦ آپ کہئے کہ یہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آ پڑے خواہ اچانک یا
اعلانیہ تو کیا بجز ظالم لوگوں کے اور بھی کوئی ہلاک کیا جائے گا ۝٤٧ اور ہم پیغمبروں کو صرف
اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرائیں پھر جو ایمان لے آئے وہ
درستی کر لے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے ۝٤٨ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلائیں عذاب پہنچے گا بوجہ اس کے کہ وہ نافرمانی کرتے ہیں ۝٤٩
آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ
میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ
میرے پاس ہے وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں آپ کہئے کہ اندھا اور بینا کہیں
برابر ہو سکتے ہیں سو کیا تم غور نہیں کرتے ۝٥٠ اور ایسے لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے
اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کئے جائیں گے کہ جتنے غیر
اللہ ہیں نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا، اس امید پر کہ وہ ڈر
جائیں ۝٥١ اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں،
خاص اس کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں
اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو نکال دیں۔ ورنہ آپ ظلم
کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے ۝٥٢ اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعہ
سے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں، کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں
سے ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب
جانتا ہے ۝٥٣ یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو
(یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا
ہے کہ جو شخص تم میں سے برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے اور
اصلاح رکھے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے ۝٥٤ اسی طرح
ہم آیات کی تفصیل کرتے رہتے ہیں اور تاکہ مجرمین کا طریقہ ظاہر ہو جائے ۝٥٥ آپ کہہ
دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کو تم لوگ اللہ تعالیٰ کو
چھوڑ کر پکارتے ہو۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کی اتباع نہ کروں گا کیونکہ
اس حالت میں تو میں بے راہ ہو جاؤں گا اور راہ راست پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا ۝٥٦

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ
خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ
لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَ
عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ
ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ
مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ هُوَ الْقَاهِرُ
فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ
رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ
ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا
وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ
لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا
يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾

آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے اور تم اس
کی تکذیب ہو، جس چیز کی تم جلد بازی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں حکم کسی کا نہیں
بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا
وہی ہے ﴿٥٧﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کا تم تقاضا کر رہے ہو
تو میرا اور تمہارا باہمی قصہ فیصل ہو چکا ہوتا اور ظالموں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ﴿٥٨﴾
اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ
تعالیٰ کے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ دریاؤں میں
ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانا زمین کے تاریک حصوں
میں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں ﴿٥٩﴾
اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو (ایک گونہ) قبض کر دیتا ہے اور جو کچھ تم دن
میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے پھر تم کو جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد معین تمام کر دی جائے پھر
اسی کی طرف تم کو جانا ہے پھر تم کو بتلائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے ﴿٦٠﴾ اور وہی اپنے
بندے کے اوپر غالب ہے برتر ہے اور تم پر نگہداشت رکھنے والا بھیجتا ہے یہاں تک
کہ جب تم میں سے کسی کی موت آ پہنچتی ہے، اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے
قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے ﴿٦١﴾ پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس
لائے جائیں گے خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلد حساب لے گا ﴿٦٢﴾ آپ
کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات سے نجات دیتا ہے۔ تم اس کو
پکارتے ہو تو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے کہ اگر تو ہم کو ان سے نجات دے دے تو ہم ضرور
شکر کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے ﴿٦٣﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی تم کو ان سے
نجات دیتا ہے اور ہر غم سے، تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو ﴿٦٤﴾ آپ کہئے کہ اس پر بھی
وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے لئے بھیج دے یا تو تمہارے پاؤں تلے سے
یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا
دے آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں۔
شاید وہ سمجھ جائیں ﴿٦٥﴾ اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے حالانکہ وہ یقینی ہے۔
آپ کہہ دیجئے کہ میں تم پر تعینات نہیں کیا گیا ہوں ﴿٦٦﴾ ہر خبر (کے وقوع) کا ایک وقت
ہے جلد ہی تم کو معلوم ہو جائے گا ﴿٦٧﴾ اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات
میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی
اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے
ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں ﴿٦٨﴾

وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ
ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا
وَّ لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ
بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ
اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا
وَ لَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ
يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ
الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَ اَنْ اَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ۗ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ هُوَ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ
كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۗ وَ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى
الصُّوْرِ ۗ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۗ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾

اور جولوگ پرہیز گار رہیں ان پر ان کی باز پرس کا کوئی اثر نہ پہنچے گا اور لیکن ان کے ذمہ نصیحت کر دینا ہے شاید وہ بھی تقویٰ اختیار کریں ﴿٦٩﴾ اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور دینوی زندگی نے انھیں دھوکا میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعے سے نصیحت بھی کرتے ہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار میں (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جائے ایسے ہی ہیں کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے، ان کے لئے نہایت گرم پانی پینے کے لئے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب ﴿٧٠﴾ آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسی چیز کو پکاریں کہ وہ نہ ہم کو نفع پہنچائے اور نہ ہم کو نقصان پہنچائے کیا ہم الٹے پھر جائیں اسکے بعد کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کر دی ہے، جیسے کوئی شخص ہو کہ اس کو شیطان نے کہیں جنگل میں بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو اس کے ساتھی بھی ہوں کہ ہمارے پاس آ۔ آپ کہہ دیجئے کہ یقینی بات ہے کہ راہ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے مطیع ہو جائیں ﴿٧١﴾ اور یہ کہ نماز کی پابندی کرو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کے پاس تم جمع کئے جاؤ گے ﴿٧٢﴾ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا تو ہو جا وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا حق اور با اثر ہے اور ساری حکومت خاص اس کی ہوگی جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا ﴿٧٣﴾

آیت 72: وَاَنْ اَقِيْمُوا کا عطف پہلے والی آیت کے آخر میں لِنُسْلِمَ پر ہے یعنی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے مطیع ہو جائیں اور یہ کہ ہم نماز قائم کریں اور اس سے ڈریں تسلیم وانقیاد الٰہی کے بعد سب سے پہلا حکم اقامت صلوۃ کا دیا گیا ہے۔ جس سے نماز کی اہمیت واضح ہے اور اسکے بعد تقویٰ کا حکم ہے کہ نماز کی پابندی تقویٰ اور خشوع کے بغیر ممکن نہیں۔ ﴿وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ﴾ (البقرۃ:45) "نماز یقینا بھاری ہے، مگر خشوع و خضوع کرنے والوں کے لئے نہیں"۔

آیت 73: صور: سے مراد نرسنگا یا بگل ہے جس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ "اسرافیل علیہ السلام اسے منہ میں لئے اور اپنی پیشانی جھکائے حکمِ الٰہی کے منتظر کھڑے ہیں کہ جب انہیں کہا جائے تو اس میں پھونک دیں"۔ (ابن کثیر) ابوداؤد اور ترمذی میں ہے "الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ" (حدیث رقم 4117) "صور ایک قرن (نرسنگا) ہے جس میں پھونکا جائے گا" بعض علماء کے نزدیک تین نفخے ہوں گے۔

١۔ (نفخۃ الصعق) جس سے تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔

٢۔ (نفخۃ الفنا) جس سے تمام لوگ فنا ہو جائیں گے۔

٣۔ (نفخۃ الانشاء) جس سے تمام انسان دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ بعض علماء آخری دو نفخوں کے ہی قائل ہیں۔

❁❁❁❁❁

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ
اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ
مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ
قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ
الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ حَآجَّهٗ
قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِ ؕ وَ لَاۤ
اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ؕ وَسِعَ
رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ كَيْفَ اَخَافُ
مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ
يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ
اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا
هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ
سُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَعِيْسٰى
وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر
سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے؟ بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح
گمراہی میں دیکھتا ہوں ﴿۷۴﴾ ہم نے ایسے ہی طور پر ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور
زمین کی مخلوقات دکھلائیں اور تاکہ کامل یقین کرنے والوں سے ہوجائیں ﴿۷۵﴾ پھر جب
رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا
رب ہے لیکن جب وہ غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہوجانے والوں
سے محبت نہیں رکھتا ﴿۷۶﴾ پھر جب چاند کو دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے لیکن جب وہ غروب
ہوگیا تو آپ نے فرمایا اگر مجھ کو میرے رب نے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں
شامل ہوجاؤں گا ﴿۷۷﴾ پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا رب ہے یہ تو
سب سے بڑا ہے پھر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو آپ نے فرمایا بیشک میں تمہارے
شرک سے بیزار ہوں ﴿۷۸﴾ میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین
کو پیدا کیا یکسو ہوکر اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ﴿۷۹﴾ اور ان سے ان
کی قوم نے حجت کرنا شروع کردی آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کے معاملے میں مجھ سے
حجت کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھے طریقہ بتلایا ہے اور میں ان چیزوں سے جن کو اللہ
تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا ہاں اگر میرا پروردگار ہی ہر چیز کو اپنے علم میں
گھیرے ہوئے ہے، کیا تم پھر بھی خیال نہیں کرتے ﴿۸۰﴾ اور میں ان چیزوں سے کیسے
ڈروں جن کو تم نے شریک بنایا ہے حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے
ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں فرمائی، سو ان دو
جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے اگر تم خبر رکھتے ہو ﴿۸۱﴾ جو لوگ ایمان رکھتے
ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے۔ ایسوں ہی کے لئے امن ہے اور
وہی راہ راست پر چل رہے ہیں ﴿۸۲﴾ اور ہماری حجت تھی وہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام)
کو ان کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم جس کو چاہتے ہیں مرتبوں میں بڑھا دیتے ہیں۔
بیشک آپ کا رب بڑا حکمت والا بڑا علم والا ہے ﴿۸۳﴾ اور ہم نے ان کو اسحاق دیا اور
یعقوب ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانے میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان
کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور
اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں ﴿۸۴﴾ اور (نیز) زکریا کو یحییٰ کو عیسیٰ
اور الیاس کو، سب نیک لوگوں میں شامل تھے ﴿۸۵﴾

آیت 83-88:

علمی افادات

ان آیات میں 18 انبیاء و رسل علیہم السلام کا ذکر ان کے ناموں کیساتھ فرمایا گیا ہے۔ جبکہ قرآن کریم میں مزید سات انبیاء کرام یعنی: آدم، ادریس، ھود، ذوالکفل۔ راجح قول کیمطابق۔ صالح، شعیب اور محمد علیہم السلام کے نام مذکور ہیں۔ اس طرح کل پچیس 25 انبیاء و رسل کے نام قرآن کریم میں ......

وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى
الْعٰلَمِیْنَ ۟ۙ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ
اجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى
اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا
لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ
اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى
لِلْعٰلَمِیْنَ ۠ ﴿۹۰﴾ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ
قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا
اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ
یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے فضیلت دی ﴿۸۶﴾ اور نیز ان کے کچھ باپ دادوں کو اور کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو اور ہم نے ان کو مقبول بنایا اور ہم نے ان کو راہ راست کی ہدایت کی ﴿۸۷﴾ اللہ کی ہدایت ہی ہے جس کے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے ﴿۸۸﴾ یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اس کے لئے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیئے ہیں۔ جو اس کے منکر نہیں ہیں ﴿۸۹﴾ یہی لوگ ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی، سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلئے آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں چاہتا یہ تو صرف تمام جہان والوں کے واسطے ایک نصیحت ہے ﴿۹۰﴾ اور ان لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنا واجب تھی ویسی قدر نہ کی جب کہ یوں کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی آپ یہ کہئے وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لئے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے ان متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جن کو تم نہیں جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے نازل فرمایا پھر ان کو ان کے خرافات میں کھیلتے رہنے دیجئے ﴿۹۱﴾

...... وارد ہوئے ہیں۔ ان آیات مبارکہ میں مذکور انبیاء کرام و رسل عظام کے موقر اوصاف، بلند خصالیوں، عالی مناقب، منتخب فضیلتوں اور اعلیٰ درجات سے سرفراز فرمانے اور انہیں کتاب وحکمت کیساتھ نوازنے اور بعض کو حکومت وسیاست کے مناصب عالیہ پر بھی فائز کرنے کے ذریعہ اللہ نے انہیں اپنا خلیل وحبیب گردانا اس کے بعد اپنا مسلمہ قاعدہ کلیہ بیان فرما کر رہتی دنیا تک یہ اعلان فرما دیا کہ اس انتہائی غیرت والے رب کو اپنے ساتھ شرک قطعاً قبول نہیں حتی کہ خلق میں سے منتخب یہ افضل ترین شخصیات میں سے کوئی اگر اللہ کے ساتھ اس کی ذات میں، صفات میں، اسماء حسنیٰ اور حقوق میں کسی غیر اللہ کو شریک ٹھہرائے گا جس کا صدور ان میں سے کہیں سے بھی ممکن نہیں، لیکن اس فیصلۂ حق کے ذریعہ سب کو سمجھانا مقصود ہے۔ اس کے بھی سارے اعمال اکارت ہو جائیں اور وہ نقصان پانے والوں میں سے ہو جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾

”اور (اے محمد ﷺ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے“۔ (الزمر: ٦٥)

٢۔ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (الانعام: ٥٢) ”اور ان لوگوں کو نہ نکالیے جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں خاص اس ہی کی رضامندی کا قصد رکھتے ہیں ان کا حساب ذرا بھی آپ ﷺ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ﷺ ان کو نکال دیں ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں ہو جائیں گے“۔

❁❁❁❁❁

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَ لَمْ
يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ
وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا
اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ
بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ
تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ
مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى
مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ
تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ
فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ
الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے، اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے تا کہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرائیں۔ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مداومت رکھتے ہیں ﴿٩٢﴾ اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہونگے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو، آج تمہیں ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے ﴿٩٣﴾ اور تم ہمارے پاس تن تنہا آ گئے جس طرح ہم نے اول بار تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا اس کو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ہمراہ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعوٰی رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں۔ واقع تمہارے آپس میں قطع تعلق تو ہو گیا اور تمہارا دعوٰی سب تم سے گیا گزرا ہوا ہے ﴿٩٤﴾ بیشک اللہ تعالیٰ دانہ کو اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے اور وہ بے جان کو جاندار سے نکالنے والا ہے اللہ تعالیٰ یہ ہے، سو تم کہاں الٹے چلے جا رہے ہو ﴿٩٥﴾

علمی افادات

آیت 95-99:

ایسی مذکورہ صفات سے متصف ذات قدوسی صفات ہی لائق ستائش وعبارت ہے اور کوئی نہیں۔ کبھی نہیں۔ مذکورہ بالا آیات کریمہ میں شاہکار مظاہر قدرت اور عظیم صنعت خلاقی کے بیان سے ''اللہ وحدہ لاشریک لہ'' کے وجود، علم وقدرت اور اس کی مدبرانہ بلیغانہ حکمتوں کے پانچ مظاہر بیان کیے گئے ہیں جو سب کے سب متقاضی ہیں کہ اسی کو ہی معبود حق مانا، جانا، اور بنایا جائے۔

پہلا مظہر:- نباتات وحیوانات اور ان کی پیدائش وافزائش کے مراحل: ❁ دانا اور گٹھلی کو پھاڑ کے ان سے انگوری، سبزہ، کھیتی اور درخت اگاتا ہے ❁ خشک مواد سے سرسبز وشاداب اور ہری بھری اجناس پیدا کرتا ہے جیسا کہ زندہ، افزائش ونمو رکھنے والے عناصرِ پیدوار سے خشک اور بے جان چیز نکالتا ہے۔ مثلاً: مؤمن کی پشت سے کافر، اور کافر کے نطفے سے مومن انسان کو پیدا کرتا ہے ❁ اسی طرح متقی و پرہیزگار باپ کے ہاں بدعقیدہ پاپی اولاد، اور برے وبدعمل باپ سے نیک ومتقی اولاد پیدا کرتا ہے ❁ جیسے مادہ جانور سے دودھ نکالتا ہے، زندہ پرندوں سے بے جان انڈے، اور انہی انڈوں سے پھر پرندے کے جاندار بچے پیدا کرتا ہے ❁ بے جان دانے گٹھلی سے جاندار پودے اور انہی پودوں سے بے جان دانے اور گٹھلیاں نکالتا ہے ❁ جیسے بچہ شکم مادر میں ماں کے بے جان اشیائے خورد ونوش کے استعمال سے غذا حاصل کر کے تکمیل پاتا ہے بلکہ انسانی یا حیوانی جسم کی نشوونما بے جان اشیاء کے بطور غذا استعمال کرنے سے ہوتی ہے ❁ یہ سب مظاہر قدرت ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ وہی اللہ ہی عدم سے وجود بخشتا ہے، پھر وجود کو عدم کا شکار کر دے گا، اور اسی معدوم وجود کو ایک روز دوبارہ جلا اٹھائے گا...... یہی ہے تمہارا سب کا رب اور (معبود برحق) ادھر ادھر کیا بھٹکتے پھر رہے ہو۔

دوسرا مظہر:- احوال فلکیہ: (۱) فالق الاصباح (۲) جعل اللیل سکنا (۳) والشمس والقمر حسبانا ❁ اندھیروں بھری رات کی سیاہ پرچھائیاں دور کر کے جگمگاتی روشن صبح ہویدا کر دیتا ہے۔ ❁ تھکے ہارے دن کے بعد خاموش و پرسکون رات میں راحت وسکینت کا سامان مہیا کر دیتا ہے۔ ❁ لیکن ساتھ ہی....

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ
حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ
مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
وَّ جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ
مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

وہ صبح کا نکالنے والا اس نے رات کو راحت کی چیز بنایا ہے اور سورج اور چاند کو حساب
سے رکھا ہے یہ ٹھہرائی بات ہے ایسی ذات کی جو قادر ہے بڑے علم والا ہے ﴿٩٦﴾ اور وہ ایسا
ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں،
خشکی میں اور دریا میں راستہ معلوم کرسکو۔ بیشک ہم نے دلائل خوب کھول کھول کر بیان کر
دیئے ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں ﴿٩٧﴾ اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو ایک شخص سے
پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چندے رہنے کی بیشک ہم نے دلائل
خوب کھول کھول کر بیان کردیئے ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں ﴿٩٨﴾ اور وہ ایسا
ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو
نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے
نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درختوں سے ان کے گچھے میں سے، خوشے ہیں جو نیچے کو لٹک
جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کے بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے
ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب
وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے
ہیں ﴿٩٩﴾

.... ساتھ سورج چاند کی گردش سے زندگی کو باضابطہ اور منظم رکھنے کیلئے ماہ وسال کی تعداد کا تعین فرمادیا۔ ۞ رب کائنات نے یہ نظام اانسانی زندگی کے مصالح ومنافع کے پیش نظر مرتب فرمادیا ہے۔

تیسرا مظہر:۔ نظام کواکب فلکیہ: اللہ تعالیٰ نے بحروبر کے مسافر کو اپنی منزل کی سمت کے تعین کیلئے ستاروں سے راہنمائی لینے کا علم بخشا۔ جیسا کہ قبلہ کی جہت کا تعین بھی ستاروں کی مدد سے ممکن کیا اور ساتھ ہی ساتھ انہیں آسمان کی زینت بنایا۔ نیز انہیں آسمان کے قریب جا کر فرشتوں کے مابین تبادلۂ معلومات کو سننے اور پھر اس میں سو سو جھوٹ بڑھا کر اپنے متبعین کو بہکانے کی کوشش کرنے والے شیاطین اور جنات کی سرکوبی پر مامور بھی کیا ہوا ہے۔

چوتھا مظہر:۔ قدرت الٰہی: نفس واحدۃ (آدم علیہ السلام) سے انسانوں کی نسل کا آغاز فرما کر ان کی افزائش وپھیلاؤ کے نظام کو اپنی عظیم قدرت قرار دیا اور ﴿وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ﴾ فرما کر انسان کی پیدائش اور پھر افزائش نسل پر غور وفکر، قدرتِ الٰہیہ کے اعتراف اور اللہ پر ایمان اور صرف اسی کی بلاشرکتِ غیرے عبادت کرنے کی دلیل فراہم کردی۔

پانچواں مظہر: آسمان سے بارشیں برسا کر زمین سے انواع واقسام کی نباتات، پھل، اور اناج اگائے اور دعوتِ فکر دی کہ ﴿انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ﴾ یعنی ان کی ثمر آوری اور ان پھلوں کو کھانے کے قابل بنادینے کے مراحل پر غور کرو۔ یہ سب مظاہر قدرت اسی "اللہ وحدہ لاشریک لہ" کے وجود، خالق کل ہونے اور استحقاق عبادت میں یکتا ومنفرد ہونے کا درس دے رہے ہیں، اب بھی اگر کوئی فریب خوردہ غیر اللہ کی محبت وعبادت کے دلدل میں پھنسا رہتا ہے تو اس کی عقل کا جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔

آیت ۹۷: ستاروں کا یہاں ایک فائدہ ہے اور مقصد بیان کیا گیا ہے ان کے دو مقصد اور ہیں جو دوسرے مقام پر بیان کئے گئے ہیں۔ آسمانوں کی زینت اور شیطانوں کی مرمت۔ ﴿رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ﴾ (الملک:5) یعنی شیطان آسمان پر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ ان پر شعلہ بن کر گرتے ہیں بعض سلف کا قول ہے: "مَنْ اعْتَقَدَ فِي هَذِهِ النُّجُومِ غَيْرَ ثَلَاثٍ فَقَدْ أَخْطَأَ وَكَذَبَ عَلَى اللهِ" "ان تینوں باتوں کے علاوہ ان ستاروں کے بارے میں اگر کوئی شخص اور کوئی عقیدہ رکھتا ہے تو وہ غلطی پر ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو ہمارے ملک میں علم نجوم کا چرچا ہے جس سے ستاروں کے ذریعے سے مستقبل کے حالات اور انسانی زندگی یا کائنات میں اِن کے اثرات بتانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے، وہ بے بنیاد بھی ہے اور شریعت کے خلاف بھی چنانچہ ایک حدیث میں اسے جادو ہی کا ایک شعبہ (حصہ) بتلایا گیا ہے۔ "مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ" (حسنہ البانی صحیح ابی داؤد رقم 3905)۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اورلوگوں نے شیاطین کواللہ تعالیٰ کا شریک قرار دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کواللہ ہی نے پیدا کیا ہے اوران لوگوں نے اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں بلا سند تراش رکھی ہیں اور وہ پاک اور برتر ہے ان بتوں سے جو یہ کرتے ہیں ﴿١٠٠﴾ وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اللہ تعالیٰ کے اولاد کہاں ہوسکتی ہے حالانکہ اس کے کوئی بیوی تو ہے نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کوخوب جانتا ہے ﴿١٠١﴾ یہ اللہ تعالیٰ تمہارا رب! اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے تم اس کی عبادت کرواور وہ ہر چیز کا کارساز ہے ﴿١٠٢﴾ اس کوتو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہوسکتی اور وہ سب نگاہوں کومحیط ہوجاتا ہے اور وہی بڑا باریک بین باخبر ہے ﴿١٠٣﴾ اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں سو جوشخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جوشخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا اور میں تمہارا نگران نہیں ہوں ﴿١٠٤﴾ اور ہم اس طور پر دلائل کومختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں تا کہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور تا کہ ہم کو دانشمندوں کے لئے خوب ظاہر کردیں ﴿١٠٥﴾

آیت 101: یعنی جس طرح اللہ رب العزت ان تمام چیزوں کے پیدا کرنے میں واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس لئے وہ لائق ہے کہ اس اکیلے کی عبادت کی جائے عبادت میں کسی اور کوشریک نہ بنایا جائے۔لیکن لوگوں نے اِس ذات واحد کوچھوڑ کر جنوں کواس کا شریک بنا رکھا ہے۔حالانکہ وہ خود اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔مشرکین عبادت تو بتوں کی یا قبروں میں مدفون اشخاص کی کرتے ہیں، لیکن یہاں کہا گیا ہے کہ انہوں نے جنات کواللہ کا شریک بنایا ہوا ہے۔بات دراصل یہ ہے کہ جنات سے مراد شیاطین ہیں اور شیاطین کے کہنے سے ہی شرک کیا جاتا ہے۔اس لئے گویا شیاطین ہی کی عبادت کی جاتی ہے اس مضمون کوقرآن کریم میں متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے۔(سورۃ مریم 44 نساء 117 یٰسین 60 سورۃ سباء 41)۔

آیت ١٠٣: ابصار بصر(نگاہ) کی جمع ہے۔یعنی انسان کی آنکھیں اللہ کی حقیقت کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتیں اور اگر اس سے مراد رویت بصری ہوتو اس کا تعلق دنیا سے ہوگا یعنی دنیا کی آنکھ سے کوئی اللہ رب العزت کو نہیں دیکھ سکتا، تاہم یہ صحیح اور متواتر روایت سے ثابت ہے کہ قیامت والے دن اہل ایمان اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔اور جنت میں بھی اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے اس لئے معتزلہ کا اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا، دنیا میں نہ آخرت میں، صحیح نہیں۔کیوں کہ اس نفی کا تعلق صرف دنیا سے ہے۔

اس لئے حضرت عائشہ بھی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتی ہیں جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ نبی کریم ﷺ نے شب معراج میں اللہ کی زیارت کی ہے اس نے قطعاً جھوٹ بولا ہے۔(صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الانعام) کیوں کہ اس آیت کی روح سے پیغمبر سمیت کوئی بھی اللہ کو دیکھنے پر قادر نہیں ہے۔البتہ آخرت کی زندگی میں یہ دیدار ممکن ہوگا۔جیسے دوسرے مقام پر قرآن نے اس کا اثبات فرمایا۔﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴾ (القیامۃ: ٢٢ / ٢٣) ”کئی چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے“۔معلوم ہوا کہ آخرت میں اللہ کا دیدار ہوگا۔

❁❁❁❁❁

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ
وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾
وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا
بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ
جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا
بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ؑ

آپ خود اس طریقہ پر چلتے رہئے جس کی وحی آپ کے رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس آئی ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور مشرکین کی طرف خیال نہ کیجئے ﴿۱۰۶﴾ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپ کو ان کا نگران نہیں بنایا۔ اور نہ آپ ان پر مختار ہیں ﴿۱۰۷﴾ اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ جاہلانہ ضد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو بتلا دے گا جو کچھ بھی کیا کرتے تھے ﴿۱۰۸﴾ اور ان لوگوں نے قسموں میں بڑا زور لگا کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان لے آئیں گے، آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں سب اللہ کے قبضہ میں ہیں اور تم کو اس کی کیا خبر وہ نشانیاں جس وقت آجائیں گی یہ لوگ تب بھی ایمان نہ لائیں گے ﴿۱۰۹﴾ اور ہم بھی ان کے دلوں کو اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ لوگ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے اور ہم ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے ﴿۱۱۰﴾

آیت 107: یہ مضمون بھی قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داعیانہ اور مبلغانہ حیثیت کی وضاحت ہے۔ جو منصب رسالت کا تقاضہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس حد تک مکلف تھے اس سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اگر اختیارات ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کو ضرور مسلمان کر لیتے جن کے قبولِ اسلام کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید خواہش رکھتے تھے۔

آیت 108: یہ ذریعہ کے اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر ایک مباح کام اس سے بھی بڑی خرابی کا سبب بنتا ہو تو وہاں اس مباح کام کا ترک راجح اور بہتر ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ "تم کسی کے ماں باپ کو گالی مت دو کہ اس طرح تم خود اپنے والدین کے لئے گالی کا سبب بن جاؤ گے۔ (صحیح مسلم، کتاب ایمان، باب بیان الکبائر وا کبرھا)۔ امام شوکانی لکھتے ہیں یہ آیت سد ذرائع کے لئے اصل اصیل ہے۔ (فتح القدیر)

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ
فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ
مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ
اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾
وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ
وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ
هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھی بھیج دیتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور
ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لا کر جمع کر دیتے ہیں تب بھی
یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے ہاں اگر اللہ ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ
جہالت کی باتیں کرتے ہیں ﴿۱۱۱﴾ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان
پیدا کئے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ
ڈالتے رہتے تھے تا کہ ان کو دھوکا میں ڈال دیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر
سکتے سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ الزام تراشی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجئے ﴿۱۱۲﴾ اور
تا کہ اس طرف ان لوگوں کے قلوب مائل ہو جائیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تا کہ
اس کو پسند کر لیں اور مرتکب ہو جائیں ان امور کے جن کے وہ مرتکب ہوتے تھے ﴿۱۱۳﴾ تو
کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے اس نے ایک
کتاب کامل تمہارے پاس بھیج دی اس کے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے
ہیں اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ
آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ بھیجی گئی ہے سو آپ شبہ کرنے والوں میں سے
نہ ہوں ﴿۱۱۴﴾ آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اس کلام کا کوئی
بنانے والا نہیں اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۱۱۵﴾ اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے
ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں محض بے اصل
خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں ﴿۱۱۶﴾ بالیقین آپ کا رب ان کو خوب
جانتا ہے اور جو اس کی راہ سے بے راہ ہو جاتا ہے ﴿۱۱۷﴾ اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس
کی راہ پر چلتے ہیں۔ جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ! اگر تم اس کے
احکام پر ایمان رکھتے ہو ﴿۱۱۸﴾

آیت 111: ﴿وَمَآ أَكۡثَرُ ٱلنَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِينَ﴾ (یوسف:103) ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں"۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق وصداقت کے راستے پر چلنے والے لوگ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ بلکہ مذکورہ حقیقت قرآنی کی روح سے یہ زیادہ ممکن ہے کہ اہلِ حق تعداد کے لحاظ سے اقلیت میں ہوں اور اہلِ باطل اکثریت میں جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ باقی سب جہنمی" اور اس جنتی فرقے کی نشانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جو (ما انا علیہ اصحابی) "جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا" (ابوداؤد کتاب السنۃ رقم 4597، سنن الترمذی کتاب الایمان باب ماجاء فی افتراق ہذہ الامۃ وقد حسنہ الترمذی فی بعض النسخ واقرہ الالبانی فی الطحاویۃ رقم حدیث 263)۔

آیت 118: جس جانور پر شکار کرتے وقت یا ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے اسے کھالو بشرطیکہ وہ اِن جانوروں میں سے ہو جن کا کھانا مباح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جانور پر عمداً ان موقعوں پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے وہ حلال وطیب نہیں۔ البتہ اس سے ایسی صورت مستثنیٰ ہے کہ جن میں یہ التباس ہو کہ ذبح کے وقت ذبح کرنے والے نے اللہ کا نام لیا کہ نہیں اس میں حکم ہے کہ اللہ کا نام لے کر اسے کھالو۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں (اس سے مراد وہ اعرابی تھے جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور اسلامی تعلیمات سے پوری طرح بہرہ ور نہیں ہوئے تھے) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے اللہ کا نام لیا کہ نہیں؟۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "سَمُّوا عَلَيۡهِ أَنۡتُمۡ وَكُلُوهُ" "تم اللہ کا نام لے کر اسے کھالو"۔ (صحیح بخاری باب ذبیحۃ الاعراب رقم 5507) یعنی التباس (شبہ) کی صورت میں یہ رخصت ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر قسم کے جانور کا گوشت بسم اللہ پڑھنے سے حلال ہو جائے گا۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی منڈیوں اور دکانوں پر ملنے والا گوشت حلال ہے۔ ہاں اگر کسی کو وہم اور التباس ہو تو کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے۔

❁❁❁❁❁

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ
لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ
كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ لَا
تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ
الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ
اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ
وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي
الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ
مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ
مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى
نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ
عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ
يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ
يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ
كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

اور آخر کیا وجہ ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تمہیں سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے ﴿۱۱۹﴾ اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو ان کے کئے کی عنقریب سزا ملے گی ﴿۱۲۰﴾ اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ کام نافرمانی کا ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دل میں ڈالتے ہیں تاکہ یہ تم سے جدال کریں اور اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے ﴿۱۲۱﴾ ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟ جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوش نما معلوم ہوا کرتے ہیں ﴿۱۲۲﴾ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا تاکہ وہ لوگ وہاں فریب کریں اور لوگ اپنے ہی ساتھ فریب کر رہے ہیں اور ان کو ذرا خبر نہیں ﴿۱۲۳﴾ اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اس موقع کو تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے عنقریب ان لوگوں کو جنہوں نے جرم کیا اللہ کے پاس پہنچ کر ذلت پہنچے گی اور ان کی شرارتوں کے مقابلے میں سزائے سخت ﴿۱۲۴﴾ سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان پر چڑھتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے ﴿۱۲۵﴾

آیت 125: ہدایت دینے والا کون......صرف اللہ

علمی افادات: اس آیت میں اللہ کیلئے ارادہ مشیت کا اثبات ہے۔اس سے قبل ایک آیت میں اہل زیغ و باطل، غیر اللہ کے پجاری مشرکوں کی ڈھٹائی، سرکشی اور تمرد وعناد کا ذکر ہوا، تو اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کن حکم جاری فرمایا کہ: ہدایت بخشنے یا گمراہ ہی رکھنے کا ہمہ قسم معاملہ اکیلے اللہ کے ہاتھ میں ہے، اہل شرک کے دعوت توحید پر کان نہ دھرنے پر آپ اتنے دل گرفتہ مت ہوں، جو توفیق ایزدی کا حقدار ہوتا ہے وہ تلاش حق اور قبول حق کیلئے بے تاب ہوتا ہے پھر ایمان لانے کیلئے اسے دلی انشراح حاصل ہوجاتا ہے ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (الزمر:۳۹/ ۲۲) ”بھلا جس شخص کا سینہ خدا نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہوسکتا ہے؟) پس ان پر افسوس ہے جن کے دل خدا کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں یہی لوگ صریح گمراہی میں ....

وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢٧ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَ قَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ
الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ
اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝١٢٨ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ
الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٢٩ ع يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا
وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
كٰفِرِيْنَ ۝١٣٠ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ
وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝١٣١ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝١٣٢

اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا ۝١٢٦ ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے ان کے اعمال کی وجہ سے ۝١٢٧ اور جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کرے گا (کہے گا) اے جماعت جنات کی! تم نے انسانوں میں سے بہت سے اپنا لئے جو انسان ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس معین میعاد تک آپہنچے جو تو نے جو ہمارے لئے معین فرمائی اللہ فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے ہاں اگر اللہ ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا بڑا علم والا ہے ۝١٢٨ اور اسی طرح ہم بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے ان کے اعمال کے سبب ۝١٢٩ اے جنات اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم سے میرے احکام بیان کرتے اور تم کو آج کے دن کی خبر دیتے؟ وہ سب عرض کریں گے کہ ہم اپنے اوپر اقرار کرتے ہیں اور ان کو دنیاوی زندگی نے بھول میں ڈالے رکھا اور یہ لوگ اقرار کرنے والے ہوں گے کہ وہ کافر تھے ۝١٣٠ اس وجہ سے کہ آپ کا رب کسی بستی والوں کو کفر کے سبب ایسی حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بے خبر ہوں ۝١٣١ اور ہر ایک کے لئے ان کے اعمال کے سبب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے ۝١٣٢

.... ہیں" چنانچہ: دل میں نور ایمان بھر جانے پر دارِ فنا سے بے رغبتی اور دار بقاء کے لیے بے قراری اس بندہ مومن کی امتیازی پہچان بن جاتی ہے۔ البتہ شرک و بدعت میں بدہوش، کفر و عناد میں ڈوبے، گناہوں پاپوں میں لت پت، اور مسخ شدہ فطرت والے انسان کہ جسے آباء واجداد کے طور طریقے، اوہام پرستانہ نظریے اور موروثی عقائد و عادات کو چھوڑنا اور پھر ایمان قبول کرنے کیلئے دل میں گنجائش پیدا کرنا گویا بغیر سیڑھی کے آسمان کی جانب بلندی پر چڑھنے کی مثل ناممکن العمل نظر آتا ہے، اور باقی کا شیطان اس اقدام ایمان کو مزید دشوار، گنجلک اور ناقابل فہم بنانے میں خوب عیاریاں مکاریاں سکھلا دیتا ہے۔ تو نتیجتاً وہ کفر و شرک کی گندگی و گمراہی میں مزید دھنستا چلا جاتا ہے، اور نور ایمان سے محروم ہی رہتا ہے۔ اس آیت میں اللہ رب العزت محبوب کبریاء کو دعوت و تبلیغ پر کمر کسے رکھنے کا فریضہ نبوت سونپنے کی حقیقت کے ساتھ ساتھ ہدایت دینے یا نہ دینے کا اختیار اپنے پاس محدود ہونے کی تلقین فرما رہا ہے لہذا اس سے ہدایت کی طلب کرو ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾ "(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے" ﴿وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا﴾ "(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) اگر یہ اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو شاید تم ان کے پیچھے رنج کر کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے"۔

وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ
مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
اٰخَرِيْنَ ۝۱۳۳ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۱۳۴
قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۳۵ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ
نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ
لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ
اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۱۳۶ وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ
لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
لِيُرْدُوْهُمْ وَ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۷ وَ قَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ
حَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ
حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا
افْتِرَآءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳۸ وَقَالُوْا
مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى
اَزْوَاجِنَا وَ اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ
سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۱۳۹ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ
افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝۱۴۰ وَ هُوَ
الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ
الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ
مُتَشَابِهٍ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۱۴۱

اور آپ کا رب بالکل غنی ہی ہے رحمت والا ہے۔ اگر وہ چاہے تم سب کو اٹھا لے اور
تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد کر دے جیسا کہ تم کو ایک دوسری قوم کی نسل
سے پیدا کیا ہے ۝۱۳۳ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بیشک آنے والی چیز ہے تم
عاجز نہیں کر سکتے ۝۱۳۴ آپ یہ فرما دیجئے اے میری قوم! تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو
میں بھی عمل کر رہا ہوں سو اب جلد ہی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم کا انجام کار کس
کے لئے نافع ہوگا یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی کرنے والوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی ۝۱۳۵ اور اللہ
تعالیٰ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا
مقرر کیا اور خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے پھر جو چیز ان
کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتی اور جو چیز اللہ کی ہوتی ہے وہ ان
کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتی ہے کیا برا فیصلہ وہ کرتے ہیں ۝۱۳۶ اور اسی طرح بہت سے
مشرکین کے خیال میں ان کے معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا
ہے تاکہ وہ ان کو برباد نہ کریں اور تاکہ ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ کو
منظور ہوتا تو ایسا کام نہ کرتے تو آپ نے ان کو اور جو کچھ غلط باتیں بنا رہے ہیں یونہی
رہنے دیجئے ۝۱۳۷ اور وہ اپنے خیال پر یہ بھی کہتے ہیں یہ کچھ مویشی ہیں اور کھیت میں جن کا
استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوائے ان کے جن کو ہم چاہیں اور
مویشی ہیں جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی اور کچھ مویشی ہیں جن پر لوگ اللہ
تعالیٰ کا نام نہیں لیتے محض اللہ پر افترا (بہتان) باندھنے کے طور پر۔ ابھی اللہ تعالیٰ ان
کو ان کے افترا کی سزا دیئے دیتا ہے ۝۱۳۸ اور وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مویشی کے پیٹ میں
ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہیں۔ اور اگر وہ
مردہ ہے تو اس میں سب برابر ہیں۔ ابھی اللہ ان کی غلط بیانی کی سزا دیئے دیتا ہے
بلاشبہ وہ حکمت والا اور بڑا علم والا ہے ۝۱۳۹ واقع ہی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے
اپنی اولاد کو محض برائے حماقت بلا کسی سند کے قتل کر ڈالا اور جو چیزیں ان کو اللہ نے ان
کو کھانے پینے کے لئے دی تھیں ان کو حرام کر لیا جو اللہ پر افترا باندھنے کے طور پر۔
بیشک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ راست پر چلنے والے نہیں ہوئے ۝۱۴۰ اور وہی
ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں میں چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جو
ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی مختلف
چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسر کے مشابہ بھی ہوتے
ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ بھی نہیں ہوتے ان سب کے پھلوں میں سے کھاؤ جب
وہ نکل آئے اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے
مت گزرو یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے ۝۱۴۱

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ
اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ
اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَ
مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ
اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً
اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ
ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ
اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ
فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ
الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ
مَاۤ اَشْرَكْنَا وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ
عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ
شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اور مویشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے پیدا کیے ہیں جو کچھ اللہ نے تم کو
دیا کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشبہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے ﴿۱۴۲﴾
(پیدا کئے) آٹھ نر مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور بکری میں دو قسم آپ کہئے کہ کیا اللہ
نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو؟ یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ
میں لئے ہوئے ہے تم مجھ کو کسی دلیل سے بتاؤ اگر سچے ہو ﴿۱۴۳﴾ اور اونٹ میں دو قسم
اور گائے میں دو قسم آپ کہئے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے
یا دونوں مادہ کو؟ یا اسکو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہوئے ہوں؟ کیا تم حاضر
تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو
اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے تا کہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ
ظالم کو راستہ نہیں دکھلاتا ﴿۱۴۴﴾ آپ کہہ دیجئے جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس
آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو
کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ
بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کر غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو پھر جو
شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقع
ہی آپ کا رب غفور رحیم ہے ﴿۱۴۵﴾ اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام
کر دیئے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے
حرام کر دی تھیں مگر وہ جو ان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہو یا ہڈی سے ملی ہو ان
کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں ﴿۱۴۶﴾ پھر اگر یہ
آپ کو جھوٹا کہیں تو آپ فرما دیجئے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اس
کا عذاب مجرم لوگوں سے نہ ٹلے گا ﴿۱۴۷﴾ یہ مشرکین (یوں) کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ
کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام
کر سکتے اس طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی تکذیب کی تھی
یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا آپ کہیے کیا تمہارے پاس
کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے سامنے ظاہر کرو تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو
اور تم بالکل اٹکل پچو سے باتیں بناتے ہو ﴿۱۴۸﴾ آپ کہئے کہ بس پوری حجت اللہ ہی
کی ہی رہی۔ پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا ﴿۱۴۹﴾

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ
هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ
هُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝١٥٠ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ
عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَ لَا
تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَ
لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا
تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝١٥١ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ
بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَ اِذَا قُلْتُمْ
فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝١٥٢ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ
مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ
سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝١٥٣ ثُمَّ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ
شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝١٥٤

آپ کہیے کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات پر شہادت دیں کہ اللہ نے ان چیزوں کو حرام کر دیا ہے پھر اگر وہ گروہ گواہی دے دیں تو آپ اس کی شہادت نہ دیجئے اور ایسے لوگوں کے باطل خیالات کا اتباع مت کیجئے! جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو ٹھہراتے ہیں۔ آپ کہیے کہ آؤ تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس مت جاؤ خواہ وہ اعلانیہ ہوں خواہ پوشیدہ اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد تک پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو ان کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ اور یہ کہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ اپنے رب کو ملنے پر یقین لائیں۔

آیت 151: یعنی قصاص کے طور پر نہ صرف جائز ہے بلکہ اگر مقتول کے وارث معاف نہ کریں تو یہ قتل نہایت ضروری ہے:﴿ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ (البقرۃ:179) "قصاص میں تمہاری زندگی ہے"۔

آیت 153: صراط مستقیم کو واحد صیغے سے بیان فرمایا کیوں کہ اللہ کی، قرآن کی اور رسول اللہ ﷺ کی راہ ایک ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ﴾ (الشوری:13) "دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو"۔ گویا اختلاف اور تفرقہ کی قطعاً اجازت نہیں ہے اسی بات کو حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اس طرح واضح فرمایا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ "یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے" اور چند خطوط اس کے دائیں اور بائیں جانب کھینچے اور فرمایا "یہ راستے ہیں جن پر شیطان بیٹھا ہوا ہے اور وہ ان کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے" پھر نبی کریم ﷺ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ (مسند احمد، جلد ص465/435) احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھئے مسند احمد 435، احمد شاکر 4142) بلکہ ابن ماجہ کی روایت میں صراحت ہے کہ دو دو خط دائیں اور بائیں کھینچے یعنی کل چار ہیں اور چاروں ہی برحق ہیں ﴿إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ (ص:5) حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ (یونس:32) "حق کے بعد سوائے گمراہی کے اور کچھ بھی نہیں"۔

❁❁❁❁❁

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ
مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا
لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ
جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ
يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا
يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ
اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ
اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ
رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ۬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ
وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی سو اس کا اتباع کرو
اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ﴿١٥٥﴾ کہیں تم لوگ یوں نہ کہو کہ کتاب تو صرف ہم سے
پہلے جو دو فرقے تھے ان پر نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے
محض بے خبر تھے ﴿١٥٦﴾ یا یوں نہ کہو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم اب سے
بھی زیادہ راہ راست پر ہوتے۔ سو اب تمہارے پاس رب کے پاس سے ایک
کتاب واضح اور رہنمائی کا ذریعہ اور رحمت آ چکی ہے ان میں اس شخص سے زیادہ
ظالم کون ہوگا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتائے اور اس سے روکے ہم جلدی ہی
ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کے سبب سخت سزا
دیں گے ﴿١٥٧﴾ کیا یہ لوگ اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا ان
کے پاس رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آئے جس روز آپ
کے رب کی کوئی بڑی نشانی آ پہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہیں آئے گا
جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو آپ
فرما دیجئے کہ تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں ﴿١٥٨﴾ بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا
جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ
تعالیٰ کے حوالے ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے ﴿١٥٩﴾ جو شخص نیک کام کرے
گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی
سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ﴿١٦٠﴾ آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک
سیدھا راستہ بتایا ہے کہ وہ دین مستحکم ہے جو طریقہ ابراہیم (علیہ السلام) کا جو اللہ
کی طرف یکسو تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے ﴿١٦١﴾ آپ فرما دیجئے
کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب
خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ﴿١٦٢﴾

آیت 158: صحیح حدیث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہو پس جب ایسا ہوگا اور لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتے ہوئے دیکھیں گے جب سب ایمان لے آئیں گے" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ اس وقت ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہوگا"۔ یعنی کافر کا ایمان فائدہ مند نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری، تفسیر الانعام) یہ ایمان نہ لانے والوں اور توبہ نہ کرنے والوں کے لئے تہدید و وعید ہے۔ قرآن کریم میں یہی مضمون سورۂ محمد آیت نمبر (18) اور سورۂ مومن آیت نمبر (84/85) میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

آیت 162: یہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا بیان ہے جو اہلِ ایمان کے ساتھ وہ کرے گا کہ ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیوں کے برابر عطا فرمائے گا۔ یہ کم از کم اجر ہے ورنہ قرآن کریم اور حدیث شریف دونوں سے ثابت ہے کہ بعض نیکیوں کا اجر کئی کئی سو گنا بلکہ ہزاروں اور لاکھوں گنا تک ملے گا۔ توحید الوہیت کی یہی دعوت تمام انبیاء نے دی جس طرح یہاں آخری پیغمبر کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا کہ "مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا.....

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾
قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَ لَا
تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

ایاتها ۲۰۶ ۷ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹ رکوعاتها ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ
مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا
مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا
بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ
بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ
اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ لَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں ﴿۱۶۳﴾ آپ فرما دیجئے کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا، پھر تم کو جتلائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے ﴿۱۶۴﴾ وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو تم کو دی ہیں بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے ﴿۱۶۵﴾

(سورۃ الاعراف۔سورہ نمبر ۷۔تعداد آیات ۲۰۶)

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

المص ﴿۱﴾ یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ ڈرائیں، سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہو اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے ﴿۲﴾ تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی پیروی مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو ﴿۳﴾ اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت پہنچا یا ایسی حالت میں کہ وہ دوپہر کے وقت آرام میں تھے ﴿۴﴾ جس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا اس وقت ان کے منہ سے بجز اس کے اور کوئی بات نہ نکلی واقع ہم ظالم تھے ﴿۵﴾ پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے ﴿۶﴾

.....ہوں"۔دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء:25)"ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء بھیجے سب کو یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم میری ہی عبادت کرو"۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی یہ اعلان فرمایا:﴿وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (یونس:72) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں کہا کہ: ﴿قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ﴾(البقرة:131)"میں رب العالمین کے لئے مسلمان یعنی فرمابردار ہوگیا"۔حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو وصیت فرمائی ﴿فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾(البقرة:132)"پس تمہیں موت اسلام پر آنی چاہئے"۔حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی:﴿تَوَفَّنِى مُسْلِمًا﴾(یوسف:101)"مجھے اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھانا"۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:﴿فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوٓا۟ إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ﴾۔"اگر تم مسلمان ہو تو اسی اللہ پر بھروسہ رکھو"۔(یونس:84) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا:﴿وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾(المائدة:111)"تو شاہد رہو کہ ہم فرمانبردار ہیں"اسی طرح اور بھی تمام انبیاء اور ان کے مخلص پیروکاروں نے اسی اسلام کو اپنایا جس میں توحید الوہیت کو بنیادی حیثیت حاصل تھی گو بعض شرعی احکام ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

ۘ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۷ وَ الْوَزْنُ
يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدْ
مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ۝۱۰ ؏ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ
يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ
اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ
مِنْ طِيْنٍ ۝۱۲ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ
فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝۱۵ قَالَ فَبِمَآ
اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۱۶ ۙ ثُمَّ
لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ
وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝۱۷

پھر ہم چونکہ پوری خبر رکھتے ہیں ان کے روبرو بیان کر دیں گے اور ہم کچھ بے خبر نہ
تھے ۝۷ اور اس روز وزن بھی برحق پھر جس شخص کا پلا بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب
ہونگے ۝۸ اور جس شخص کا پلا ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا
بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کے ساتھ ظلم کرتے تھے ۝۹ اور بیشک ہم نے تم کو
زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان رزق پیدا کیا تم
لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو ۝۱۰ اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے تمہاری صورت
بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے وہ
سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا ۝۱۱ حق تعالیٰ نے فرمایا تو سجدہ نہیں کرتا تو تجھ کو اس
سے کونسا امر مانع ہے جب کہ میں تم کو حکم دے چکا ہوں کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں
آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ۝۱۲ حق تعالیٰ
نے فرمایا تو آسمان سے اتر تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو آسمان میں رہ کر تکبر کرے سو
نکل بیشک تو ذلیلوں میں سے ہے ۝۱۳ اس نے کہا مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن
تک ۝۱۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی ۝۱۵ اس نے کہا بسبب اس کے کہ آپ
نے مجھ کو گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر
بیٹھوں گا ۝۱۶ پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان
کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو
شکرگزار نہ پائیں گے ۝۱۷

آیت 12-11: شیطان فرشتوں میں سے نہیں تھا بلکہ خود قرآن کی صراحت کے بموجب وہ جنات میں سے تھا۔ (الکہف 50) لیکن آسمان پر فرشتوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اس سجدہ حکم میں شامل تھا جو اللہ نے فرشتوں کو دیا تھا۔ اسی لئے اس سے باز پرس بھی ہوئی اور اس پر عتاب بھی نازل ہوا۔ اگر وہ اس حکم میں شامل نہ ہوتا تو اس سے باز پرس ہوتی نہ وہ راندہ درگاہ قرار پاتا۔ ﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (السباء:20) "شیطان نے اپنا گمان سچا کر دکھایا، مومنوں کے ایک گروہ کو چھوڑ کر سب لوگ اس کے پیچھے لگ گئے"۔ اسی لئے حدیث میں شیطان سے پناہ مانگنے کی اور قرآن میں اس کے مکر و کید سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ جنت کی جو نعمتیں اور آسائشیں حضرت آدم اور حوا کو حاصل تھیں اس کے حوالے سے شیطان نے دونوں کو پھسلایا یہ جھوٹ بولا کہ اللہ تمہیں جنت میں رکھنا نہیں چاہتا اسی لئے یہ درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا ہے کیوں کہ اس کی تاثیر ہی یہ ہے کہ جو اسے کھالیتا ہے وہ فرشتہ بن جاتا ہے یا دائمی زندگی اُسے حاصل ہو جاتی ہے پھر قسم کھا کر اپنا خیر خواہ ہونا بھی ظاہر کیا جس سے حضرت آدم اور حوّا علیہما السلام متاثر ہو گئے اس لئے اللہ والے اللہ کے نام پر جلدی سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس معصیت کا اثر ظاہر ہوا جو آدم وحوّا علیہا السلام سے غیر شعوری اور غیر ارادی طور پر ہوئی اور پھر دونوں مارے شرم کے جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر اپنی شرم گاہ چھپانے لگے وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ اس سے قبل انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا نورانی لباس ملا ہوا تھا جو اگرچہ غیر مرئی تھا لیکن ایک دوسرے کی شرم گاہ کے لئے ساتر (پردہ پوش) تھا۔ (ابنِ کثیر) توبہ و استغفار کے یہ وہی کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے سیکھے، جیسے سورۃ البقرہ آیت 37 میں صراحت ہے۔

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ
مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ
مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ
اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ
النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ
نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ
لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ
اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي
الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ
وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ
ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْۤ
اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ
يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ
قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ
لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا
عَلَيْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ
رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا جو شخص ان میں تیرا کہنا مانے گا
میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا ﴿۱۸﴾ اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری
بیوی جنت میں رہو پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ
ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۱۹﴾ پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں
وسوسہ ڈالا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں دونوں کے روبرو
بے پردہ کر دے اور کہنے لگے کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی
سبب سے منع نہیں فرمایا مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ
زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ ﴿۲۰﴾ اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ یقین جانیے میں
تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ﴿۲۱﴾ سو ان دونوں کو فریب کے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے
جب درخت کو چکھا دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اور
دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا
میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا کہ شیطان تمہارا صریح
دشمن ہے ﴿۲۲﴾ دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری
مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو
جائیں گے ﴿۲۳﴾ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم ایک دوسرے
کے دشمن ہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ہے ایک
وقت تک ﴿۲۴﴾ فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے
پھر نکالے جاؤ گے ﴿۲۵﴾ اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا
کیا جو تمہاری شرمگاہوں کو بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقوے کا لباس یہ
اس سے بڑھ کر یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں ﴿۲۶﴾ اے اولاد
آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت
سے باہر کر دیا ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تاکہ وہ ان کو ان کی شرمگاہیں
دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو ہم نے
شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے ﴿۲۷﴾ اور وہ لوگ جب کوئی
فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے اور اللہ
نے بھی ہم کو یہی بتلایا ہے۔ کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ فاش بات کی تعلیم نہیں دیتا کیا
اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے ﴿۲۸﴾ آپ کہہ دیجئے کہ میرے
رب نے حکم دیا ہے انصاف کا اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا رکھا کرو اور اللہ
تعالیٰ کی عبادت اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خاص اللہ ہی کے واسطے رکھو تم کو اللہ نے
جس طرح شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گے ﴿۲۹﴾

فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ
﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ
اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ
حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ
الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً
يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ
الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ
بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ
اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى
اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

بعض لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی ہے۔ ان لوگوں
نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا لیا اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راست پر ہیں ﴿۳۰﴾
اے اولاد آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت پر اپنا لباس پہن لیا کرو اور خوب کھاؤ
اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا ﴿۳۱﴾
آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو جن کو اس نے اپنے
بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے؟
آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہونگی اہل ایمان کے
لئے، دینوی زندگی میں مومنوں کے بھی ہیں۔ ہم اس طرح تمام آیات کو سمجھ داروں
کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں ﴿۳۲﴾ آپ فرما دیجیے کہ البتہ میرے رب نے
صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو اعلانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی
بات کو ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اس بات کو کہ اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ
جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو تم لوگ اللہ کے ذمے ایسی بات نہ
لگا دو جس کو تم جانتے نہیں ﴿۳۳﴾ ہر گروہ کے لئے ایک معیاد معین ہے سو جس وقت انکی میعاد
معین آجائے گی اس ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے ﴿۳۴﴾
اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس پیغمبر آئیں جو تم میں ہی سے ہوں جو میرے احکام تم
سے بیان کریں تو جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ
اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے ﴿۳۵﴾ اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھٹلائیں اور ان
سے تکبر کریں وہ لوگ دوزخ والے ہونگے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳۶﴾ سو
اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا
بتائے ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ کتاب سے ہے وہ ان کو مل جائے گا یہاں تک کہ
جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آئیں گے تو کہیں
گے کہ وہ کہاں گئے جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ سب
غائب ہوگئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کریں گے ﴿۳۷﴾

آیت 31: اسراف (حد سے نکل جانا) کسی چیز میں حتیٰ کہ کھانے پینے میں بھی ناپسندیدہ ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو البتہ دو باتوں سے گریز کرو اسراف اور تکبر سے"۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب قول اللہ تعالیٰ من حرم زینۃ اللہ) بعض سلف کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ اس آدھی آیت میں ساری طب جمع فرما دی ہے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى
اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا
هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ قَالَ لِكُلٍّ
ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا
كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْسِبُوْنَ ﴿٣٩﴾ؑ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا
تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ
الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ
مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ
رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں جنات میں سے بھی اور آدمیوں میں سے بھی ان کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ۔ جس وقت بھی کوئی جماعت داخل ہوگی اپنی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب دوگنا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ سب ہی کا دوگنا ہے لیکن تم کو خبر نہیں ﴿٣٨﴾ اور پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ پھر تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں سو تم بھی اپنی کمائی کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ﴿٣٩﴾ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ﴿٤٠﴾ ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہوگا اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ﴿٤١﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کسی کا مکلف نہیں بناتے وہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿٤٢﴾ جو کچھ ان کے دلوں میں (کینہ) تھا ہم اس کو دور کر دیں گے ان کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ اس جنت کے تم وارث بنائے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے ﴿٤٣﴾

آیت ۴۳: یعنی یہ ہدایت جس سے ہمیں ایمان اور عمل صالح کی زندگی نصیب ہوئی اور پھر انہیں بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ بھی حاصل ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے اور اس کا فضل ہے۔ اگر یہ فضل اور رحمت الٰہی نہ ہوتا تو ہم یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔ اسی مفہوم کی یہ حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہ بات جان لو کہ تم میں سے کسی کو محض اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا جب تک کہ اللہ رب العزت کی رحمت نہ ہوگی" صحابہ نے پوچھا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہاں میں بھی اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک کہ رحمت الٰہی مجھے اپنے دامن میں نہیں سمیٹ لے گی"۔ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، باب لن یدخل احد الجنة بعمله) (یہی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر میں جو کافر مارے گئے تھے اُن کی لاشیں ایک کنویں میں پھینک دی گئی تھیں انہیں خطاب کرتے ہوئے کہی تھی جس پر حضرت عمر نے کہا تھا "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے لوگوں سے خطاب فرما رہے ہیں جو ہلاک ہو چکے ہیں" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی قسم میں جو کچھ انہیں کہہ رہا ہوں وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں لیکن اب وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے"۔ مقتول کافروں کا سننا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا۔ (صحیح مسلم کتاب الجنة، باب عرض مقعد المیت من الجنة او النار)۔

❁❁❁❁❁

وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا
وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا
نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ
بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ
رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا
صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا
تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۧ﴿۴۷﴾ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ
رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ
مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ
اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ
اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ
اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا
وَّ لَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا
لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ
جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا
بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَاۤ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۧ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِي
الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾

اوراہل جنت اہل دوزخ کو پکاریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم
نے اس کو واقعہ کے مطابق پایا سوتم سے جوتمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو
واقعہ کے مطابق پایا؟ وہ کہیں گے ہاں پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں
پکارے گا کہ اللہ کی مار ہوان ظالموں پر ﴿۴۴﴾ جواللہ کی راہ سے روگردانی کرتے تھے اوراس
میں کجی تلاش کرتے تھے وہ لوگ آخرت کے بھی منکر تھے ﴿۴۵﴾ اوران دونوں کے درمیان
ایک آڑ ہوگی اوراعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہونگے وہ لوگ ہرایک کو ان کے قیافہ
سے پہچانیں گے اوراہل جنت کو پکار کر کہیں گے السلامُ علیکم! ابھی یہ اہل اعراف (دوزخ
اور جنت کے درمیان) جنت میں داخل نہیں ہوئے ہونگے اور اس کے امیدوار
ہونگے ﴿۴۶﴾ جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف پھریں گی توکہیں گے اے ہمارے
رب! ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کر ﴿۴۷﴾ اوراہل اعراف بہت سے آدمیوں کو
جن کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا
اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا ﴿۴۸﴾ کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر
کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا ان کو یوں حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم
پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم مغموم ہوگے ﴿۴۹﴾ اور دوزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے کہ
ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے جنت
والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کردی ہے ﴿۵۰﴾
جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو ولعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکے
میں ڈال رکھا تھا سو ہم (بھی) آج کے روز ان کا نام بھول جائیں گے جیسا کہ وہ اس دن
بھول گئے اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان لوگوں کے پاس
ایک ایسی کتاب پہنچادی جس کو ہم نے اپنے علم کامل سے بہت واضح کرکے بیان کردیا وہ
ذریعہ ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں ﴿۵۲﴾ ان لوگوں کو اور
کسی بات کا انتظار نہیں صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے جس روز اس کا اخیر نتیجہ پہنچ
آئے گا اس روز وہ لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے یوں کہیں گے کہ واقعی
ہمارے رب کے پیغمبر سچی سچی باتیں لائے تھے سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے کہ ہماری
سفارش کردے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جاسکتے ہیں تاکہ ہم لوگ ان اعمال کے جو ہم کیا
کرتے تھے برخلاف دوسرے اعمال کریں بیشک ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں
ڈال دیا اور یہ جو جو باتیں تراشتے تھے سب گم ہوگئیں ﴿۵۳﴾ بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس
نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے پھر عرش پر قائم ہوا وہ رات سے
دن ایسے طور پر چھپادیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند
اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں ۔ یادرکھو اللہ
ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا اللہ جو تمام عالم کا
پروردگار ہے ﴿۵۴﴾

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا
وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ
مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ
كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ
يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا
نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ
يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ
اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ
اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ
نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾

تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان
لوگوں کو نہ پسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں ﴿۵۵﴾ اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر
دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار
رہتے ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے ﴿۵۶﴾ اور وہ
ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک
کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی
طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم
کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو ﴿۵۷﴾ اور جو ستھری
سرزمین ہوتی ہے اس کی پیداوار تو اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو خراب ہے اس کی
پیداوار بھی کم نکلتی ہے اس طرح ہم دلائل بھی طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ان لوگوں
کے لئے جو شکر کرتے ہیں ﴿۵۸﴾ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو
انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے
کے قابل نہیں مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے ﴿۵۹﴾ ان کی قوم
کے بڑے لوگوں نے کہا ہم تم کو صریح غلطی میں دیکھتے ہیں ﴿۶۰﴾ انہوں نے فرمایا کہ اے
میری قوم! مجھ میں تو ذرا بھی گمراہی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں ﴿۶۱﴾ تم کو
اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف
سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو خبر نہیں ﴿۶۲﴾ اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو
کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری
ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آ گئی تاکہ وہ شخص تم کو ڈرائے اور تاکہ تم ڈر جاؤ اور تاکہ
تم پر رحم کیا جائے ﴿۶۳﴾ سو وہ لوگ ان کو جھٹلاتے ہی رہے تو ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اور
ان کو جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو
ہم نے غرق کر دیا۔ بیشک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے ﴿۶۴﴾ اور ہم نے قوم عاد کی طرف
ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) کو بھیجا، انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت
کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں سو کیا تم نہیں ڈرتے ﴿۶۵﴾ ان کی قوم میں جو بڑے لوگ
کافر تھے انہوں نے کہا ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بیشک تم کو جھوٹے لوگوں میں
سمجھتے ہیں ﴿۶۶﴾ انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں ذرا بھی کم عقلی نہیں لیکن میں
پروردگار عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں ﴿۶۷﴾ تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور میں
تمہارا امانتدار خیر خواہ ہوں ﴿۶۸﴾

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ
نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِى الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا
كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ
غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ
مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا
دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِلٰى
ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ
اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا
بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ
خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ
سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ
اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ
مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا
بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا
بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ
اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ
رِسَالَةَ رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ
النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾

اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس
ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آ گئی تا کہ وہ شخص تم
کو ڈرائے اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ نے تم کو قوم نوح کے بعد جانشین بنایا اور ڈیل
ڈول میں تم کو پھیلاؤ زیادہ دیا سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تا کہ تم کو فلاح ہو ﴿۶۹﴾ انہوں نے کہا
کہ کیا ہمارے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور جس کو
ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ان کو چھوڑ دیں پس ہم کو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو اس
کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے ہو ﴿۷۰﴾ انہوں نے فرمایا کہ اب تم پر اللہ کی طرف سے
عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو
جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے؟ ان کے معبود ہونے کی اللہ نے
کوئی دلیل نہیں بھیجی۔ سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ﴿۷۱﴾ غرض ہم
نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی
جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ایمان لانے والے نہ تھے ﴿۷۲﴾ اور ہم نے ثمود کی
طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ
کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی
طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی ہے یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے سو اس
کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے اور اسکو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کہ
کہیں تم کو دردناک عذاب آ پکڑے ﴿۷۳﴾ تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے
بعد جانشین بنایا اور تم کو زمین پر رہنے کا ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں
کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو سو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد
مت پھیلاؤ ﴿۷۴﴾ ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان
میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح (علیہ السلام)
اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بیشک ہم تو اس پر پورا یقین
رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا ہے ﴿۷۵﴾ وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس بات پر یقین لائے
ہوئے ہو ہم تو اس کے منکرین ہیں ﴿۷۶﴾ پس انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے
پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ اے صالح! جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے
تھے اس کو منگوائیے اگر آپ پیغمبر ہیں ﴿۷۷﴾ پس ان کو زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں
میں اوندھے اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۷۸﴾ اس وقت (صالح علیہ السلام) ان سے منہ موڑ
کر چلے گئے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا
دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۷۹﴾

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا
مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝٨٠ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ۝٨١ وَ مَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ
اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ۝٨٢ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖؗ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۝٨٣ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ۝٨٤ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝٨٥ وَ لَا
تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ
قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ۝٨٦
وَ اِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ
طَآىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ۝٨٧

اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش
کام کرتے ہو جس کا تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۝٨٠ تم
مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم تو حد ہی سے گزر گئے
ہو۝٨١ اور ان کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا بجز اس کے آپس میں کہنے لگے کہ ان
لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۝٨٢ سو ہم نے لوط
(علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا بجز ان کی بیوی کے کہ وہ ان ہی لوگوں
میں رہی جو عذاب میں رہ گئے تھے۝٨٣ اور ہم نے ان پر خاص طرح کا مینہ برسایا پس
دیکھو تو سہی ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا۝٨٤ اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی
شعیب (علیہ اسلام) کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس
کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح
دلیل آچکی ہے پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے
مت دو اور روئے زمین میں اس کے بعد اس کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ یہ
تمھارے لئے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۝٨٥ اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا
کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دو اور اللہ کے راہ سے روکو اور اس میں کجی
کی تلاش میں لگے رہو اور اس حالت کو یاد کرو جب تم کم تھے پھر اللہ نے تم کو زیادہ کر
دیا اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۝٨٦ اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اس حکم
پر جس کو دے کر مجھ کو بھیجا گیا ایمان لے آئے ہیں اور کچھ ایمان نہیں لائے تو ذرا ٹھہر
جاؤ! یہاں تک کہ ہمارے درمیان اللہ فیصلہ کئے دیتا ہے اور وہ سب فیصلہ کرنے
والوں سے بہتر ہے۝٨٧

آیت 83-84: یہ خاص طرح کا مینہ کیا تھا؟ پتھروں کا مینہ جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا:﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ﴾ (ہود:82) "ہم نے اِن پر تہ بہ تہ پتھروں کی بارش برسائی" اس سے پہلے فرمایا:﴿جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا﴾ (ہود:82) "ہم نے اس بستی کو (اُلٹ کر) نیچے اوپر کر دیا"۔

❁❁❁❁❁

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ
وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ
قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ
عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا یَكُوْنُ لَنَاۤ
اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ
شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ
قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ
جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۚۛ
اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ
وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ
فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۹۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ
مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
یَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا
وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا
لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا
فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ
یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ
الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا
مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾
اَوَ لَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ
لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا
یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

ان قوم کے متکبر سرداروں نے کہا کہ اے شعیب! ہم آپ کو اور آپ کے ہمراہ جو ایمان
والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے الا یہ کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ
شعیب علیہ السلام نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آجائیں گو ہم اس کو مکروہ
ہی سمجھتے ہوں ﴿۸۸﴾ ہم تو اللہ تعالیٰ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جائیں گے اگر ہم
تمہارے دین میں آجائیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس سے نجات دی اور ہم سے
ممکن نہیں کہ تمہارے مذہب میں پھر آجائیں، لیکن ہاں یہ کہ اللہ ہی نے جو ہمارا مالک
ہے مقدر کیا ہو ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اے
ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ کر دے اور تو
سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۸۹﴾ اور ان کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا اگر تم
شعیب (علیہ السلام) کی راہ پر چلو گے تو بیشک بڑا نقصان اٹھاؤ گے ﴿۹۰﴾ پس ان کو زلزلے
نے آپکڑا سو وہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے ﴿۹۱﴾ جنہوں نے
شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان کی یہ حالت ہو گئی جیسے ان کے گھروں میں کبھی بسے
ہی نہ تھے جنہوں نے شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی وہ ہی خسارے میں پڑ گئے ﴿۹۲﴾ اس
وقت شعیب علیہ السلام ان سے منہ موڑ کر چلے گئے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم!
میں نے تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا دیئے تھے اور میں نے تو تمہاری خیر خواہی کی۔
پھر میں ان کافر لوگوں پر کیوں رنج کروں ﴿۹۳﴾ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا
وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور تکلیف میں نہ پکڑا ہو تا کہ گڑگڑائیں ﴿۹۴﴾ پھر ہم نے
اس بدحالی کی جگہ خوش حالی میں بدل دی، یہاں تک کہ ان کو خوب ترقی ہوئی اور کہنے لگے
کہ ہمارے آباؤ اجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا اور ان
کو خبر بھی نہ تھی ﴿۹۵﴾ اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیز گاری
اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب
کی تو ہم نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا ﴿۹۶﴾ کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے
والے اس بات سے بےفکر ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس
وقت وہ سوتے ہوں ﴿۹۷﴾ اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بےفکر ہو گئے
ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول
ہوں ﴿۹۸﴾ کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بےفکر ہو گئے۔ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن
کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بےفکر نہیں ہوتا ﴿۹۹﴾ اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث
ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد (ان واقعات مذکور میں ہیں) یہ بات نہیں
بتلائی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالیں اور ہم ان کے دلوں
پر بند لگا دیں، پس وہ نہ سن سکیں ﴿۱۰۰﴾

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ
قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۰۱ وَ مَا
وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ
لَفٰسِقِيْنَ ۝۱۰۲ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ۝۱۰۳ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ
رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۴ۙ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا
الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْۤ
اِسْرَآءِيْلَ ۝۱۰۵ؕ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۰۶ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۰۷ۚۖ وَّ
نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۱۰۸ؑ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۰۹ۙ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝۱۱۰ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝۱۱۱ۙ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝۱۱۲ وَ
جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ
الْغٰلِبِيْنَ ۝۱۱۳ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۱۱۴ قَالُوْا
يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝۱۱۵
قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْ
هُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝۱۱۶

ان بستیوں کے کچھ کچھ قصے ہم آپ سے بیان کررہے ہیں ان سب کے پاس ان کے
پیغمبر معجزات لے کر آئے پھر جس چیز کو انہوں نے ابتدا میں جھوٹا کہہ دیا یہ بات نہ
ہوئی کہ پھر اس کو مان لیتے اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتا ہے ۝۱۰۱
اور اکثر لوگوں میں وفائے عہد نہ دیکھا اور ہم نے اکثر لوگوں کو بے حکم ہی پایا ۝۱۰۲ پھر
ان کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دلائل دے کر فرعون اور اس کے امرا
کے پاس بھیجا مگر ان لوگوں نے ان کا بالکل حق ادا نہ کیا۔ سو دیکھئے ان مفسدوں کا کیا
انجام ہوا ۝۱۰۳ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ اے فرعون میں رب العالمین کی
طرف سے پیغمبر ہوں ۝۱۰۴ میرے لئے یہی شایان ہے کہ بجز سچ کے اللہ کی طرف کوئی
منسوب نہ کروں، میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل لایا
ہوں سو تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے ۝۱۰۵ فرعون نے کہا، اگر آپ کوئی معجزہ
لے کر آئے ہیں تو اس کو اب پیش کیجئے! اگر آپ سچے ہیں ۝۱۰۶ پس آپ نے اپنا عصا
ڈال دیا، سو دفعتاً وہ صاف ایک اژدھا بن گیا ۝۱۰۷ اور اپنا ہاتھ باہر نکالا سو وہ یکا یک
سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہوگیا ۝۱۰۸ قوم فرعون میں جو سردار لوگ
تھے انہوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے ۝۱۰۹ یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری
سرزمین سے باہر کردے سو تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو ۝۱۱۰ انہوں نے کہا کہ آپ ان کو
ان کے بھائی کو مہلت دیجئے اور شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیجئے ۝۱۱۱ کہ وہ سب ماہر
جادوگروں کو آپ کے پاس لاکر حاضر کردیں ۝۱۱۲ اور جادوگر فرعون کے پاس حاضر
ہوئے، کہنے لگے کہ اگر ہم غالب آگئے تو ہم کو کوئی بڑا صلہ ملے گا ۝۱۱۳ فرعون نے کہا
ہاں اور تم مقرب لوگوں میں داخل ہوجاؤ گے ۝۱۱۴ ان ساحروں نے عرض کیا اے موسیٰؑ!
خواہ آپ ڈالئے اور یا ہم ہی ڈالیں ۝۱۱۵ (موسیٰؑ علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو پس
جب انہوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کردی اور ان پر ہیبت غالب کردی اور ایک
طرح کا بڑا جادو دکھایا ۝۱۱۶

آیت 108-107: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادوگری کو بڑا عروج حاصل تھا اسی لئے موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو بھی انہوں نے جادو سمجھا اور جادو کے ذریعے سے اس کا توڑ مہیا کرنے کا منصوبہ بنایا جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا کہ فرعون اور اُس کے درباریوں نے کہا "اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہماری زمین سے نکال دے؟ پس ہم بھی اِس جیسا جادو تیرے مقابلے میں لائیں گے، اس کے لئے کسی ہموار جگہ اور وقت کا ہم تعین کرلیں جس کی دونوں پابندی کریں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "نوروز کا دن اور چاشت کا وقت ہے، اس حساب سے لوگ جمع ہوجائیں۔" (سورۃ طٰہٰ 57 / 59)۔ اتنی بڑی بڑی نشانیوں کے باوجود وہ ایمان لانے کے لئے اور خواب غفلت سے بیدار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوئے بالآخر انہیں دریا میں غرق کردیا گیا جس کی تفصیل قرآن مجید میں مختلف مقامات پر موجود ہے۔ ﴿وَتُعِزُّ مَن تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَآءُ﴾ (آل عمران:26) "اللہ جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے"۔

❁❁❁❁❁

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا
يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ فَغُلِبُوْا
هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۚ وَ اُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۖ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ ۙ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ
فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ
مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ
وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۗ رَبَّنَآ
اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ
قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۗ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْىٖ
نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ قف يُوْرِثُهَا مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۗ قَالَ عَسٰى
رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَ لَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَ
نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ
الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا
بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ
لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ
الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
مُّفَصَّلٰتٍ ۫ قف فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

ہم نے موسیٰ (علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنا عصا ڈال دیجئے! سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے
ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا ﴿۱۱۷﴾ پس حق ظاہر ہو گیا اور انہوں نے جو
کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا ﴿۱۱۸﴾ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر
پھرے ﴿۱۱۹﴾ اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے ﴿۱۲۰﴾ کہنے لگے ہم ایمان لائے رب
العالمین پر ﴿۱۲۱﴾ جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے ﴿۱۲۲﴾ فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰ پر ایمان
لائے ہو بغیر اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں؟ بیشک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد
ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سو
اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے ﴿۱۲۳﴾ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری
طرف کے پاؤں کاٹوں گا، پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دونگا ﴿۱۲۴﴾ انہوں نے جواب دیا کہ ہم
(مر کر) اپنے مالک ہی کے پاس جائیں گے ﴿۱۲۵﴾ اور تو نے ہم میں کون سا عیب دیکھا ہے
بجز اس کے کہ ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لائے ہیں جب وہ ہمارے پاس آئے۔
اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال ﴿۱۲۶﴾
اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا کہ کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم یوں ہی
رہنے دیں گے کہ وہ ملک فساد کرتے پھریں اور آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کیئے
رہیں فرعون نے کہا ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور عورتوں کو
زندہ رہنے دیں گے اور ہم کو ان پر ہر طرح کا زور ہے ﴿۱۲۷﴾ موسیٰؑ علیہ السلام نے اپنی قوم
سے فرمایا اللہ تعالیٰ کا سہارا حاصل کرو اور صبر کرو، یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہے وہ مالک بنا دے اور آخر کامیابی ان ہی کی ہوتی ہے جو اللہ سے
ڈرتے ہیں ﴿۱۲۸﴾ قوم کے لوگ کہنے لگے کہ ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے، آپ کی
تشریف آوری سے قبل بھی اور آپ کی تشریف آوری کے بعد بھی موسیٰ (علیہ السلام) نے
فرمایا کہ بہت جلد اللہ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے گا اور بجائے ان کے تم کو اس سرزمین
کا خلیفہ بنا دے گا پھر تمہارا طرز عمل دیکھے گا ﴿۱۲۹﴾ ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی
میں اور پھلوں کی کم پیداواری میں، تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ﴿۱۳۰﴾ سو جب خوشحالی آجاتی
تو کہتے یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی تھا اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی تو (موسیٰ علیہ السلام
اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے یاد رکھو ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لیکن
ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۱۳۱﴾ اور یوں کہتے کیسی ہی بات ہمارے سامنے لاؤ کہ ان
کے ذریعے سے ہم پر جادو چلاؤ جب بھی تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے ﴿۱۳۲﴾ پھر ہم نے
ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون، کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے
تھے سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ ﴿۱۳۳﴾

وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ
وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٣٤ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝١٣٥ فَانْتَقَمْنَا
مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا
عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝١٣٦ وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا
يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا
فِيْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬
بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا
كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝١٣٧ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا
عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ
اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝١٣٨ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٣٩
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ۝١٤٠ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ
ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝١٤١ۧ وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ
لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَ لَا
تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤٢ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ
كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ
وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ
فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٤٣

اور جب کوئی عذاب ان پر واقع ہوتا تو یوں کہتے کہ اے موسیٰ ہمارے لئے رب سے اس
بات کی دعا کر دیجئے! جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے، اگر آپ اس عذاب کو ہم
سے ہٹا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور ہم بنی اسرائیل کو
بھی (رہا کر کے) آپ کے ہمراہ کر دیں گے ۝١٣٤ پھر جب ان سے عذاب کو ایک خاص
وقت تک کہ اس تک ان کو پہنچنا تھا ہٹا دیتے، تو وہ فوراً عہد شکنی کرنے لگتے ۝١٣٥ پھر ہم نے
ان سے بدلہ لیا یعنی ان کو دریاؤں میں غرق کر دیا اور اس سب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو
جھٹلاتے تھے اور ان سے بالکل غفلت کرتے تھے ۝١٣٦ اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل
کمزور شمار کئے جاتے تھے اس سرزمین کے پورب پچھم کا مالک بنا دیا جس میں ہم نے
برکت رکھی اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے
پورا ہو گیا اور ہم نے فرعون کے اور اس کی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو کچھ وہ
اونچی اونچی عمارتیں بنواتے تھے سب کو درہم برہم کر دیا ۝١٣٧ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا
سے پار اتار دیا۔ پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں سے لگے بیٹھے
تھے، کہنے لگے اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے! جیسے ان کے
معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے ۝١٣٨ یہ لوگ جس کام میں
لگے ہیں یہ تباہ کیا جائے گا اور ان کا یہ کام محض بے بنیاد ہے ۝١٣٩ فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا
اور کسی کو تمہارا معبود تجویز کر دوں؟ حالانکہ اس نے تم کو تمام جہان والوں پر فوقیت دی
ہے ۝١٤٠ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے بچا لیا جو تم کو بڑی سخت
تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ
دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی ۝١٤١ اور
ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور دس رات مزید سے ان تیس
راتوں کو پورا کیا۔ سو ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس رات کا ہو گیا اور موسیٰ (علیہ
السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہا کہ میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور
اصلاح کرتے رہنا اور بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا ۝١٤٢ اور جب موسیٰ علیہ السلام
ہمارے وقت پر آئے اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں تو عرض کیا کہ اے میرے
پروردگار اپنا دیدار مجھ کو کرا دیجئے کہ میں ایک نظر تم کو دیکھ لوں ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز
نہیں دیکھ سکتے لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو وہ اگر اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تم بھی
مجھے دیکھ سکو گے۔ پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو تجلی نے اس کے پرخچے
اڑا دیئے اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو عرض
کیا، بیشک آپ کی ذات پاک ہے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب
سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں ۝١٤٣

قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْ اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۖ
فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝۱۴۴ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی
الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ
دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ۝۱۴۵ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی
الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَ اِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ
وَ اِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَ اِنْ
یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ۝۱۴۶ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ
لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۷ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ
عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا
یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝۱۴۸ وَ لَمَّا
سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۱۴۹ وَ لَمَّا
رَجَعَ مُوْسٰٓی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَی
الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ
اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ
بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۰ قَالَ
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝۱۵۱ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی
الْمُفْتَرِیْنَ ۝۱۵۲ وَ الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا
وَ اٰمَنُوْۤا ؗ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۵۳

ارشاد ہوا اے موسیٰ! میں نے پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے تو
جو کچھ تم کو میں نے عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو ۝۱۴۴ اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی
نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی تم ان کو پوری طاقت سے پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم
کرو کہ ان کے اچھے اچھے احکام پر عمل کریں اب بہت جلد تم لوگوں کو ان بے حکموں کا
مقام دکھلاتا ہوں ۝۱۴۵ میں ایسے لوگوں کو اپنے احکام سے برگشتہ ہی رکھوں گا جو دنیا میں تکبر
کرتے ہیں، جس کا ان کو کوئی حق نہیں اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی وہ ان پر
ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کا راستہ دیکھیں تو اس کو اپنا طریقہ نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا
راستے دیکھ لیں تو اس کو اپنا طریقہ بنالیں یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے ہماری
آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے غافل رہے ۝۱۴۶ اور یہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو اور
قیامت کے پیش آنے کو جھٹلایا ان کے سب کام غارت گئے۔ ان کو وہی سزا دی جائے گی
جو کچھ یہ کرتے تھے ۝۱۴۷ اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا ایک
بچھڑا معبود ٹھہرالیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا
کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا اور نہ کوئی راہ بتلاتا تھا اس کو انہوں نے معبود قرار دیا اور
بڑی بے انصافی کا کام کیا ۝۱۴۸ اور جب نادم ہوئے اور معلوم ہوا کہ واقعی وہ لوگ گمراہی میں
پڑ گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارا گناہ معاف نہ کرے تم ہم
بالکل گئے گزرے ہو جائیں گے ۝۱۴۹ اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس
آئے غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی بری جانشینی
کی؟ کیا اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی اور جلدی سے تختیاں ایک
طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارون علیہ السلام نے
کہا کہ اے میرے ماں جائے ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو
قتل کر ڈالیں تو تم مجھ پر دشمنوں کو مت ہنساؤ اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں مت شمار
کرو ۝۱۵۰ موسیٰؑ (علیہ السلام) نے کہا کہ اے میرے رب! میری خطا معاف فرما اور
میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو سب رحم کرنے والوں
سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۝۱۵۱ بیشک جن لوگوں نے گوسالہ پرستی کی ہے ان پر بہت جلد
ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیاوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم
جھوٹی تہمت لگانے والوں کو ایسی سزا دیا کرتے ہیں ۝۱۵۲ اور جن لوگوں نے گناہ کے کام
کئے اور پھر ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ
معاف کر دینے والا، رحمت کرنے والا ہے ۝۱۵۳

وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَ فِيْ
نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَ
اخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ
اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ
وَ اِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا
فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ
وَ لِيُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ
اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَ يُؤْتُوْنَ
الزَّكٰوةَ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ
الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ
يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ
عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ
قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا
عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾

اور جب موسیٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا تو ان تختیوں کو اٹھا لیا اور ان کے مضامین میں ان
لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی ﴿۱۵۴﴾ اور موسیٰ (علیہ
السلام) نے ستر آدمی اپنی قوم میں سے ہمارے وقت معین کے لئے منتخب کئے، سو جب
ان کو زلزلہ نے آ پکڑا تو موسیٰ (علیہ السلام) عرض کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار
اگر تجھ کو یہ منظور ہوتا تو اس سے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کر دیتا، کیا تو ہم میں سے چند
بیوقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دے گا؟ یہ واقعہ محض تیری طرف سے امتحان ہے،
ایسے امتحانات سے جس کو تو چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت پر قائم
رکھے۔ تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے
والوں سے زیادہ اچھا ہے ﴿۱۵۵﴾ اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور
آخرت میں بھی ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب
اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیا پر محیط ہے تو وہ رحمت ان
لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری
آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ﴿۱۵۶﴾ جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ
لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے
ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بناتے ہیں اور گندی
چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے
ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد
کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری
فلاح پانے والے ہیں ﴿۱۵۷﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف سے اس اللہ
کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں پر اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی
عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے سو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ
اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی
پیروی کرو تاکہ تم راہ پر آجاؤ ﴿۱۵۸﴾ اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے
مطابق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے مطابق بھی کرتی ہے ﴿۱۵۹﴾ اور ہم نے ان کو بارہ
خاندانوں میں تقسیم کر کے سب کی الگ الگ جماعت مقرر کر دی اور ہم نے موسیٰ (علیہ
السلام) کو حکم دیا جب کہ ان کی قوم نے ان سے پانی مانگا کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر
مارو پس فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ہر شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم
کر لیا۔ اور ہم نے ان پر ابر کا سایہ فگن کیا اور ان کو من وسلویٰ (ترنجبین اور بیٹریں)
پہنچائیں، کھاؤ نفیس چیزوں سے جو کہ ہم نے تم کو دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کوئی نقصان
نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے ﴿۱۶۰﴾

وَ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ
حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا
تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ
قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ
مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا
الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ
بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ
قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ
لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا
الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ
سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ
عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ
وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں جا کر رہو اور کھاؤ اس سے جس جگہ تم
رغبت کرو اور زبان سے یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے اور جھکے جھکے دروازہ میں داخل ہونا ہم
تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ جو لوگ نیک کام کریں گے ان کو مزید برآں اور
دیں گے ﴿۱۶۱﴾ سو بدل ڈالا ان ظالموں نے ایک اور کلمہ جو خلاف تھا اس کلمہ کے جس کی ان
سے سفارش کی گئی تھی۔ اس پر ہم نے ان پر ایک آسمانی آفت بھیجی اس وجہ سے کہ وہ حکم کو
ضائع کرتے تھے ﴿۱۶۲﴾ اور آپ ان لوگوں سے اس بستی والوں کا جو کہ دریائے (شور) کے
قریب آباد تھے اس وقت کا حال پوچھئے! جب کہ وہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نکل
رہے تھے جب کہ انکے ہفتہ کے روز تو ان کی مچھلیاں ظاہر ہو ہو کر ان کے سامنے آتی
تھیں، اور وہ ہفتہ کے دن نہ ہوتا تو ان کے سامنے نہ آتی تھیں، ہم ان کی اس طرح پر
آزمائش کرتے تھے اس سبب سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے ﴿۱۶۳﴾ اور جب کہ ان میں
سے ایک جماعت نے یوں کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ بالکل
ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت سزا دینے والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے
رب کے روبرو عذر کرنے کے لئے اور اس لئے کہ شاید یہ ڈر جائیں ﴿۱۶۴﴾ سو جب وہ اس کو
بھول گئے جو ان کو سمجھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع
کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس
وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے ﴿۱۶۵﴾ یعنی جب، جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اس
میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہہ دیا تم ذلیل بندر بن جاؤ ﴿۱۶۶﴾ اور وہ وقت یاد کرنا
چاہیے کہ آپ کے رب نے یہ بات بتلادی کہ وہ ان یہود پر قیامت تک ایسے شخص کو
ضرور مسلط کرتا رہے گا جو ان کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا بلاشبہ آپ کا رب
جلدی ہی سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ واقعی بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے ﴿۱۶۷﴾
اور ہم نے دنیا میں ان کی مختلف جماعتیں کر دیں۔ بعض ان میں نیک تھے اور بعض ان
میں اور طرح کے تھے اور ہم ان کو خوش حالیوں اور بدحالیوں سے آزماتے رہے شاید باز
آجائیں ﴿۱۶۸﴾ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ان کے جانشین ہوئے کہ کتاب کو ان سے حاصل
کیا وہ اس دنیائے فانی کا مال متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہماری ضرور مغفرت ہو
جائے گی حالانکہ اگر ان کے پاس ویسا ہی مال متاع آنے لگے تو اس کو بھی لے لیں گے کیا
ان سے اس کتاب کے اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ کی طرف سے بجز حق بات کے
اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا اس کو پڑھ لیا اور
آخرت والا گھر ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقوٰی رکھتے ہیں، پھر کیا تم نہیں سمجھتے ﴿۱۶۹﴾ اور
جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کو جو اپنی اصلاح
کریں ثواب ضائع نہ کریں گے ﴿۱۷۰﴾

وَ اِذۡ نَتَقۡنَا الۡجَبَلَ فَوۡقَهُمۡ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوۡۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ
بِهِمۡ ۚ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَيۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّاذۡكُرُوۡا مَا فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ
تَتَّقُوۡنَ ﴿١٧١﴾ وَ اِذۡ اَخَذَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اٰدَمَ مِنۡ ظُهُوۡرِهِمۡ
ذُرِّيَّتَهُمۡ وَاَشۡهَدَهُمۡ عَلٰۤى اَنۡفُسِهِمۡ ۚ اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ قَالُوۡا
بَلٰى ۛۚ شَهِدۡنَا ۛۚ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنۡ هٰذَا
غٰفِلِيۡنَ ﴿١٧٢﴾ اَوۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَشۡرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ كُنَّا
ذُرِّيَّةً مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۚ اَفَتُهۡلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿١٧٣﴾
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿١٧٤﴾ وَ اتۡلُ
عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ الَّذِىۡۤ اٰتَيۡنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانۡسَلَخَ مِنۡهَا فَاَتۡبَعَهُ
الشَّيۡطٰنُ فَكَانَ مِنَ الۡغٰوِيۡنَ ﴿١٧٥﴾ وَ لَوۡ شِئۡنَا لَرَفَعۡنٰهُ بِهَا
وَلٰـكِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَى الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ
الۡـكَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَيۡهِ يَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ يَلۡهَثْ ؕ ذٰلِكَ
مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ
لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿١٧٦﴾ سَآءَ مَثَلَاۨ الۡقَوۡمُ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَا وَاَنۡفُسَهُمۡ كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ﴿١٧٧﴾ مَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الۡمُهۡتَدِىۡ ۚ وَ مَنۡ يُّضۡلِلۡ فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدۡ
ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا
يَفۡقَهُوۡنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمۡ اَعۡيُنٌ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ بِهَا ۖ وَ لَهُمۡ اٰذَانٌ
لَّا يَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ اُولٰۤـئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ
اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿١٧٩﴾ وَ لِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ
بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيۡنَ يُلۡحِدُوۡنَ فِىۡۤ اَسۡمَآئِهٖ ؕ سَيُجۡزَوۡنَ مَا
كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٨٠﴾

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے اوپر معلق کر دیا اور ان کو یقین ہو گیا کہ اب ان پر گرا اور کہا کہ جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اسے مضبوطی کے ساتھ قبول کرو اور یاد رکھو جو احکام اس میں ہیں اس سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ ﴿١٧١﴾ اور جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تا کہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے ﴿١٧٢﴾ یا یوں کہو کہ پہلے پہلے شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم ان کے بعد ان کی نسل میں ہوئے سو کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟ ﴿١٧٣﴾ ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں تا کہ وہ باز آ جائیں ﴿١٧٤﴾ اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنائیے کہ جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر وہ ان سے نکل گیا، پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا ﴿١٧٥﴾ اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ کر دیتے لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی وہ ہانپے یا اسکو چھوڑ دے تب بھی ہانپے یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے شاید وہ لوگ کچھ سوچیں ﴿١٧٦﴾ اور ان لوگوں کی حالت بھی بری حالت ہے جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اپنا نقصان کرتے ہیں ﴿١٧٧﴾ جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے سو ہدایت پانے والا وہی ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے سو ایسے ہی لوگ خسارے میں پڑنے والے ہیں ﴿١٧٨﴾ اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ بھی چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں ﴿١٧٩﴾ اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کیلئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کیا کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں ان لوگوں کو ان کے کئے کی ضرور سزا ملے گی ﴿١٨٠﴾

علمی افادات

آیت 180:

’’اسماء اللہ الحسنیٰ ‘‘ کا ذکر چار قرآنی سورتوں میں وارد ہوا ہے۔

١۔ ﴿وَلِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى فَادۡعُوۡهُ بِهَا﴾ ’’اور خدا کے سب نام اچھے ہی ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکار کرو‘‘۔

٢۔ ﴿قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى﴾ ’’کہہ دو کہ تم خدا کو اللہ (کے نام سے) پکارو یا رحمان (کے نام......

وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ وَ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَ لَمْ
يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ
اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾

اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے موافق ہدایت کرتی ہے اور اس کے موافق انصاف بھی کرتی ہے ﴿١٨١﴾ اور جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں ہم ان کو بتدریج (گرفت میں) لئے جا رہے ہیں اس طور پر کہ انہیں خبر بھی نہیں ﴿١٨٢﴾ میں ان کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے ﴿١٨٣﴾ کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں ﴿١٨٤﴾ اور کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا آسمانوں اور زمین کے عالم میں اور دوسری چیزوں میں جو اللہ نے پیدا کیں ہیں اور اس بات میں کہ ممکن ہے کہ ان کی اجل قریب ہی آ پہنچی ہو پھر قرآن کے بعد کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے ﴿١٨٥﴾

......سے) جس نام سے پکارو اس کے سب نام اچھے ہیں"۔

۳۔ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ (طٰہٰ:8) "(وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کے (سب) نام اچھے ہیں"۔

۴۔ ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (الحشر:24)
"وہی خدا (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد و اختراع کرنیوالا صورتیں بنانے والا اسکے سب اچھے سے اچھے نام ہیں جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے"۔

الأسماء الحسنی کے ذریعہ ثناء و إجلال ربانی یا سوال اور حاجت انسانی میں بطور ذکر الٰہی و عبادتِ خدائی۔

☆ آیات و احادیث مبارکہ میں وارد اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات ''اسماء اللہ الحسنی'' کہلاتے ہیں۔

☆ اللہ: اسم ذات ہے۔ کسی اور کیلئے اس نام کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

☆ الرحمن: صفت ذات ہے۔ کسی اور کیلئے اس صفت کا اطلاق نہیں ہوتا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے شایان شان اس سے متعلقہ صفات ہیں اور باقی صفات فعلیہ ہیں۔

☆ یاد رہے! یہ اسماء و صفات توقیفی ہیں۔

☆ ان کا انکار، ان میں تاویلات، قیاس آرائیاں، یا ان میں کوئی بھی تغیر و تبدل اسماء اللہ میں "الحاد" کے زمرے میں آتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کو ہمہ قسم نقص و عیب سے پاک اور کمال و جلال سے متصف مان کر اللہ کیلئے کہ جیسے اس کے شایان شان ہے۔ ان کو ماننا ایمان صادق کا بنیادی تقاضا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنی اور صفات علیا صرف ننانوے کے عدد میں محصور نہیں بلکہ احادیث میں دیگر اسماء و صفات الٰہیہ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ جن کی تعداد ابن العربی کے جمع کردہ اعداد و شمار کے مطابق 176 ایک سو چھہتر تک ہے۔

☆ دیگر نامعلوم کتنے ہی اسماء و صفات ایسے بھی ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتب میں نازل فرمائے، یا اپنے کسی برگزیدہ بندے کو سکھلائے یا پھر اپنے علم تک انہیں محدود رکھا ہے، ہمیں ان کا احاطہ حاصل نہیں ہے۔

☆ بوقت دعا انہی اسماء حسنی و صفات عالیہ سے اللہ تعالیٰ کو پکارنا چاہیے۔

☆ حدیث مبارک میں وارد لفظ ''من حفظھا'' کا مفہوم: ان اسماء و صفات کو سیکھنا، ان کے معانی و مدلولات کو جاننا، اور ان میں تدبیر کے ذریعے ان سے متصف رب تعالیٰ کو پہچاننا مقصود ہے۔

☆ اسم ذات ہو یا صفاتی نام، یہ صفات ذاتی ہوں یا صفات فعلی......سب پر ایمان، اللہ پر ایمان کی صحت کیلئے شرط ہے۔

مَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ
يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ؕ قُلۡ
اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ ۚ لَا يُجَلِّيۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔؕ ثَقُلَتۡ
فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡتِيۡكُمۡ اِلَّا بَغۡتَةً ؕ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ
كَاَنَّكَ حَفِىٌّ عَنۡهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ وَ لٰـكِنَّ اَكۡثَرَ
النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِىۡ نَفۡعًا وَّ لَا
ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ
لَاسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَيۡرِ ۖ ۛ وَ مَا مَسَّنِىَ السُّوۡٓءُ ۛ ۚ اِنۡ اَنَا اِلَّا
نَذِيۡرٌ وَّ بَشِيۡرٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ
نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا لِيَسۡكُنَ اِلَيۡهَا ۚ فَلَمَّا
تَغَشّٰٮهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيۡفًا فَمَرَّتۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثۡقَلَتۡ
دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَـئِنۡ اٰتَيۡتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوۡنَنَّ مِنَ
الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰٮهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيۡمَاۤ
اٰتٰٮهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشۡرِكُوۡنَ مَا لَا
يَخۡلُقُ شَيۡـًٔا وَّ هُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۱۹۱﴾ۖ وَ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ لَهُمۡ نَصۡرًا وَّ
لَاۤ اَنۡفُسَهُمۡ يَنۡصُرُوۡنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنۡ تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى لَا
يَتَّبِعُوۡكُمۡ ؕ سَوَآءٌ عَلَيۡكُمۡ اَدَعَوۡتُمُوۡهُمۡ اَمۡ اَنۡتُمۡ صَامِتُوۡنَ ﴿۱۹۳﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمۡثَالُكُمۡ
فَادۡعُوۡهُمۡ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۹۴﴾

جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کو کوئی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کی گمراہی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے ﴿۱۸۶﴾ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ فرما دیجئے اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ کے کوئی ظاہر نہ کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کرچکے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۱۸۷﴾ آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت منافع حاصل کرلیتا اور کوئی نقصان مجھے نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ﴿۱۸۸﴾ اور اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے تم کو ایک تن واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس اپنے جوڑے سے انس حاصل کرے پھر جب بیوی سے قربت حاصل کی اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا۔ سو وہ اس کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو ان کا مالک ہے دعا کرنے لگے اگر تم نے ہم کو صحیح سلامت اولاد دے دی تو ہم خوب شکر گذاری کریں گے ﴿۱۸۹﴾ سو جب اللہ نے دونوں کو صحیح سلامت اولاد دے دی تو اللہ کی دی ہوئی چیز میں وہ دونوں اللہ کے شریک قرار دینے لگے سو اللہ پاک ہے ان کے شرک سے ﴿۱۹۰﴾ کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہو جو کسی کو پیدا نہ کرسکیں اور وہ خود ہی پیدا کئے گئے ہوں ﴿۱۹۱﴾ اور وہ ان کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے اور وہ خود بھی مدد نہیں کرسکتے ﴿۱۹۲﴾ اگر تم ان کو کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہارے کہنے پر نہ چلیں تمہارے اعتبار سے دونوں امر برابر ہیں خواہ تم ان کو پکارو یا خاموش رہو ﴿۱۹۳﴾ واقع تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم جیسے ہی بندے ہیں سو تم ان کو پکارو پھر ان کو چاہیے کہ تمہارا کہنا کردیں اگر تم سچے ہو ﴿۱۹۴﴾

آیت 188: یہ آیت اس بات میں کتنی واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم الغیب نہیں۔ عالم الغیب صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ لیکن اس کے باوجود بعض لوگ آپ ﷺ کو عالم الغیب باور کراتے ہیں۔ حالانکہ جنگوں میں آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہوا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا "یہ قوم کیسے فلاح یاب ہوگی جس نے اپنے نبی ﷺ کے سر کو زخمی کردیا۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تو نبی کریم ﷺ پورا ایک ماہ مضطرب اور نہایت پریشان رہے۔ ایک یہودی عورت نے آپ ﷺ کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا جسے آپ ﷺ نے بھی تناول فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کھانے کی سمیت (زہریلے پن) سے ہلاک ہی ہوگئے اور خود نبی کریم ﷺ عمر بھر اِس زہر کے اثرات محسوس کرتے رہے۔ یہ اس قسم کے متعدد واقعات ہیں جن سے واضح ہے کہ آپ ﷺ کے عدم علم کی وجہ سے تکلیف پہنچی نقصان اُٹھانا پڑا، جس سے قرآن کی بیان کردہ حقیقت کا اثبات ہوتا ہے کہ "اگر میں غیب جانتا ہوتا تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی"۔

❁❁❁❁❁

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَاۤ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ ۡ
اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ ۡ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ
قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ
وَلِیّٖ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَ
الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ
اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا
يَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ
اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ
تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي
الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا
اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا
بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ
اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ
دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ
الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ
عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

ایاتها ۷۵ | ۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ ۸۸ | رکوعاتها ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾

کیاان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یاان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو
تھام سکیں، یاان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں، یاان کے کان ہیں جن سے
سنتے ہوں آپ کہہ دیجئے! تم اپنے سب شرکا کو بلالو، پھر میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو
پھر مجھ کو ذرا مہلت مت دو ﴿۱۹۵﴾ یقیناً میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل
فرمائی اور وہ نیک بندوں کی مدد کرتا ہے ﴿۱۹۶﴾ اور جن لوگوں کو اللہ چھوڑ کر عبادت کرتے
ہو وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے ہیں ﴿۱۹۷﴾ اور ان کو اگر کوئی بات بتلانے کو پکارو تو اس کو نہ
سنیں اور ان کو آپ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ بھی نہیں
دیکھتے ﴿۱۹۸﴾ آپ درگزر اختیار کریں نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے ایک کنارہ
ہوجائیں ﴿۱۹۹﴾ آپ کو اگر کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ
لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے ﴿۲۰۰﴾ یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں
جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں
یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ﴿۲۰۱﴾ اور جو شیاطین کے تابع ہیں وہ ان کو گمراہی میں
کھینچے لے جاتے ہیں پس وہ باز نہیں آتے ﴿۲۰۲﴾ اور جب آپ کوئی معجزہ ان کے سامنے
ظاہر نہیں کرتے تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ یہ معجزہ کیوں نہ لائے آپ کہہ دیجئے! کہ
میں اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے یہ گویا
بہت سی دلیلیں ہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں
کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ﴿۲۰۳﴾ اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان
لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو ﴿۲۰۴﴾ اور اے شخص! اپنے رب کی
یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت
کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا ﴿۲۰۵﴾ یقیناً جو تیرے
رب کے نزدیک ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان
کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں ﴿۲۰۶﴾

(سورۃ الانفال۔سورہ نمبر ۸۔تعداد آیات ۷۵)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یہ لوگ آپ سے غنیمتوں کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے! کہ غنیمتیں اللہ کی
ہیں اور رسول کی ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ
تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو ﴿۱﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ
اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ
بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾
يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى
الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى
الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ
تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ
دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾

بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر
جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے
ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ﴿۲﴾ جو کہ نماز کی
پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں ﴿۳﴾ سچے
ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت
اور عزت کی روزی ہے ﴿۴﴾ جیسا کہ آپ کے رب نے آپ کے گھر سے حق کے ساتھ آپ
کو روانہ کیا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کو گراں سمجھتی تھی ﴿۵﴾ وہ اس حق کے بارے
میں، اس کے بعد کہ اس کا ظہور ہو گیا تھا آپ سے اس طرح جھگڑ رہے تھے کہ گویا کوئی
ان کو موت کی طرف ہانکنے کے لئے جاتا ہے اور وہ دیکھ رہے ہیں ﴿۶﴾ اور تم لوگ اس وقت
کو یاد کرو! جب کہ اللہ تم سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے
ہاتھ آجائے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ
تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور ان کافروں کی جڑ
کاٹ دے ﴿۷﴾

آیت 2-4:

جنگ بدر کا پس منظر

جنگ بدر، جو ۲ ہجری میں ہوئی مسلمانوں کی پہلی جنگ تھی، تیاری اور منصوبہ بندی کے بغیر اچانک ہوئی۔ *مختصراً*۔ اِس کا پس منظر اس طرح ہے کہ حضرت ابو سفیان (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) ان کی سرکردگی میں ایک تجارتی قافلہ شام سے مکہ جا رہا تھا۔ مسلمانوں کا بہت سا مال و اسباب مکہ میں رہ گیا تھا، یا کافروں نے چھین لیا تھا کافروں کی قوت، طاقت اور شوکت کو توڑنا بھی مقتضائے وقت تھا، اِن باتوں کے پیش نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِن قافلوں پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا اور مسلمان اِس نیت سے مدینے سے چل پڑے ابوسفیان کو بھی اس امر کی اطلاع مل گئی۔ چنانچہ اِنہوں نے ایک تو اپنا راستہ تبدیل کر لیا۔ دوسرا یہ کہ مکہ اطلاع بھجوادی جس کی بناء پر ابوجہل ایک لشکر لے کر اپنے قافلے کی حفاظت کے لئے بدر کی جانب چل پڑا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس صورت حال کا علم ہوا تو صحابہ کرام کے سامنے معاملہ رکھا اور اللہ کا وعدہ بھی بتلایا کہ دونوں (تجارتی قافلہ) اور لشکر میں سے ایک چیز ضرور تمہیں حاصل ہوگی۔ تاہم پھر بھی لڑائی میں بعض صحابہ نے تردد کا اظہار اور تجارتی قافلے کا تعاقب کا مشورہ دیا۔ جب کہ دوسرے تمام صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑنے میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ اِسی پس منظر میں یہ آیت نازل ہوئی۔

علمی افادات:۔

اہل ایمان کی پہچان/خصوصیات: ماقبل کی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی صلاح وفلاح کی ضامن تین بنیادی صفاتِ مومنانہ کے التزام واہتمام کا حکم دیا، فرمایا: (۱) ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ اللہ کا تقوی اختیار کرو۔ (۲) ﴿وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ باہم مشترکہ امور کو بہتر استوار رکھو۔ (۳) ﴿وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ اللہ و رسول کی ہی اطاعت کرو۔ اور ﴿إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ اگر تم واقعتاً مومن ہو تو۔ فرما کر ایمان ویقین کے رسوخ وکمال کو مذکورہ اوصاف سے مشروط کر دیا۔ کیونکہ سچا مومن اپنے رب کی معصیت ونافرمانی کا سوچ بھی نہیں سکتا، اور یہ تقوائے دل اسے باہم استواری معاملہ میں سرفرازی بخشتا ہے، اور نتیجتاً وہ اللہ و رسول کا مطیع وفرمانبردار بن سکتا ہے۔ چنانچہ درج بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے اہل ایمان کی علامات، خصوصیات اور ان کی پانچ پہچانیں بتا دیں اور ایسی عمدہ خصالی و بلند صفاتی کے حاملین کیلئے (مومنِ حق) کا سرٹیفکیٹ جاری فرما دیا۔ جو کہ درج ہیں: (۱) خوف خدا (۲) آیات قرآنی سننے اور ان پر تدبر کرنے سے ایمان ویقین میں اضافہ ومزید پختگی (۳) توکل علی اللہ (۴) اقامتِ صلاۃ (۵) انفاق فی سبیل اللہ۔

❁❁❁❁❁

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ﴿۸﴾ اِذْ
تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ
لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ
وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ
عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ
الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ
بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ
يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ
فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
الْاَدْبَارَ ۚ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا
لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ
اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

تا کہ حق کا حق اور باطل کا باطل ہونا ثابت کردے گو یہ مجرم لوگ ناپسند ہی کریں ﴿۸﴾
اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ نے تمہاری سن لی
کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دونگا جو لگا تار چلے آئیں گے ﴿۹﴾ اور اللہ تعالیٰ
نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ بشارت ہو اور تا کہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور
مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے ﴿۱۰﴾ اس وقت کو یاد کرو
جب کہ اللہ تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا اپنی طرف سے چین دینے کے لئے اور تم پر آسمان
سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطانی
وسوسہ کو دفع کردے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمہارے پاؤں جمادے
﴿۱۱﴾ اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی
ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب ڈالے دیتا
ہوں سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور کو مارو ﴿۱۲﴾ یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں
نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ جو اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا
ہے سو بیشک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے ﴿۱۳﴾ سو یہ سزا چکھو اور جان رکھو کہ کافروں
کے لئے جہنم کا عذاب مقرر ہی ہے ﴿۱۴﴾ اے ایمان والو! جب تم کافروں سے دو بدو
مقابل ہو جاؤ، تو ان سے پشت مت پھیرنا ﴿۱۵﴾ اور جو شخص ان سے اس موقع پر پشت
پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لئے پینترا بدلتا ہو یا جو (اپنی) جماعت کی طرف پناہ
لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور
اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے ﴿۱۶﴾ سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا لیکن
اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا۔ اور آپ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی
تا کہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے ان کی محنت کا خوب عوض دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب
سننے والا خوب جاننے والا ہے ﴿۱۷﴾ (ایک بات تو) یہ ہوئی اور (دوسری بات یہ ہے)
اللہ تعالیٰ کو کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنا تھا ﴿۱۸﴾

آیت 14: جنگ بدر میں نبی کریم ﷺ نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر کافروں کی طرف پھینکی تھی، جسے ایک تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے مونہوں اور آنکھوں تک پہنچادیا اور اس میں یہ تاثیر پیدا فرمادی کہ اس سے ان کی آنکھیں چندھیا گئیں اور انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا یہ معجزہ بھی جو اس وقت اللہ کی مدد سے ظاہر ہوا، مسلمانوں کی کامیابی میں بہت مددگار ثابت ہوا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ اور نہتے تھے اور کافر تین گنا یعنی ہزار کے قریب تھے اور اسلحے کی بھی فراوانی تھی۔ اللہ کی طرف سے خاص انعام: (۱) بارش (۲) فرشتے (۳) اونگھ۔

❀❀❀❀

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا
وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ
تَسْمَعُوْنَ ۲۰ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا
يَسْمَعُوْنَ ۲۱ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۲۲ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا
لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۲۳
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ
لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ
وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۲۴

اگر تم لوگ فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تمہارے سامنے آموجود ہوا اور اگر باز آجاؤ تو یہ
تمہارے لئے نہایت خوب ہے اور اگر تم پھر وہی کام کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کام
کریں گے اور تمہاری جمعیت تمہارے ذرا بھی کام نہ آئے گی گو کتنی زیادہ ہو اور واقعی
بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے ۱۹ اے ایمان والو! اللہ کا اور اس
کے رسول کا کہنا مانو اور اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو سنتے جانتے
ہوئے ۲۰ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم نے سن لیا
حالانکہ وہ سنتے سناتے کچھ نہیں ۲۱ بیشک بدترین خلائق اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ
ہیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں جو کہ (ذرا) نہیں سمجھتے ۲۲ اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی
خوبی دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق دے دیتا اور اگر ان کو اب سنا دے تو ضرور روگردانی
کریں گے بے رخی کرتے ہوئے ۲۳ اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجا
لاؤ جب کہ رسول تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں اور جان رکھو کہ اللہ
تعالیٰ آدمی کے اور اس کے قلب کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے اور بلاشبہ تم سب کو
اللہ ہی کے پاس جمع ہونا ہے ۲۴

آیت 24: حقوق مصطفی ﷺ:- (۱) ایمان (۲) اطاعت

۱۔﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (الانفال:24) "مومنو! خدا اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔ جبکہ رسول خدا تمہیں ایسے کام کے لئے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ خدا آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اسکے روبرو جمع کئے جاؤ گے"۔

۲۔﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (الحشر:7) "جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے"۔

۳۔ ﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (الانفال:46) "اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو (اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ کہ خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے"۔

۴۔ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (النساء:59)۔ "مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہے ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اسکے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو اور یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے"۔

۵۔ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:80)۔ "جو شخص رسول کی فرماں برداری کرے گا تو بیشک اس نے خدا کی فرماں برداری کی"۔

۶۔﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء:69) "اور جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے...

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَ
اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۵ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ
قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۲۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۷ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ۝۲۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ
فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ۝۲۹ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ
يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَ يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ
خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝۳۰ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۱

اورتم ایسے وبال سے بچو! کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے
ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۝۲۵ اور
اس حالت کو یاد کرو! جب کہ تم زمین میں قلیل تھے، کمزور شمار کئے جاتے تھے۔ اس
اندیشہ میں رہتے تھے کہ تم کو لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں، سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور
تم کو اپنی نصرت سے قوت دی اور تم کو نفیس چیزیں عطا فرمائیں تا کہ تم شکر کرو ۝۲۶ اے
ایمان والو! تم اللہ اور رسول (کے حقوق) میں جانتے ہوئے خیانت مت کرو اور اپنی
قابل حفاظت چیزوں میں خیانت مت کرو ۝۲۷ اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے
اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور اس بات کو جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے
پاس بڑا بھاری اجر ہے ۝۲۸ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو
ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ
تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ۝۲۹ اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے! جب کہ کافر لوگ آپ کی
نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں، یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو خارج
وطن کر دیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے
زیادہ مستحکم تدبیر والا اللہ ہے ۝۳۰ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو
کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا، اگر ہم چاہیں تو اس کے برابر ہم بھی کہہ دیں، یہ تو کچھ بھی نہیں
صرف بے سند باتیں ہیں جو پہلوں سے منقول چلی آ رہی ہیں ۝۳۱

... بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہدا اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے"۔

۷۔ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:36)۔ "اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا"۔

۸۔ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:115)۔ "اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر ﷺ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے"۔

آیت 30: یہ اس سازش کا تذکرہ ہے جو رؤساء مکہ نے ایک رات دارالندوۃ میں تیار کی تھی، اور بالآخر یہ طے پایا تھا کہ مختلف قبیلوں کے نوجوانوں کو نبی ﷺ کے قتل پر مامور کیا جائے تا کہ کسی ایک کو قتل کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے بلکہ دیت دے کر جان چھوٹ جائے۔ چنانچہ ایک رات یہ نوجوان نبی کریم ﷺ کے گھر کے باہر انتظار میں کھڑے رہے کہ آپ ﷺ نکلیں تو آپ ﷺ کا کام تمام کر دیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سازش سے آگاہ فرما دیا اور آپ ﷺ نے گھر سے نکلتے وقت مٹی کی ایک مٹھی لی اور ان کے سروں پر ڈالتے ہوئے نکل گئے کسی کو آپ ﷺ کے نکلنے کا پتہ ہی نہیں لگا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ غار ثور پہنچ گئے یہ کافروں کے مقابلے میں اللہ رب العزت کی تدبیر تھی جس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کر سکتا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ
فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾
وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ
وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ
اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾
وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ
وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ
نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

اور جب کہ ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی ہے تو
ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر کوئی دردناک عذاب واقع کر دے ﴿۳۲﴾ اور اللہ تعالیٰ
ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو
عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں ﴿۳۳﴾ اور ان میں کیا بات
ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ سزا نہ دے حالانکہ وہ لوگ مسجد حرام سے روکتے ہیں، جب کہ وہ
لوگ اس مسجد کے متولی نہیں۔ اس کے متولی تو سوا متقیوں کے اور اشخاص نہیں، لیکن
ان میں اکثر لوگ علم نہیں رکھتے ﴿۳۴﴾ اور ان کی نماز کعبہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں
بجانا اور تالیاں بجانا سو اپنے کفر کے سبب اس عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۵﴾ بلا شک یہ کافر
لوگ اپنے مالوں کو اس لئے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں سو یہ لوگ تو
اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے، پھر وہ مال ان کے حق میں باعث حسرت
ہو جائیں گے، پھر مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگوں کو دوزخ کی طرف جمع کیا
جائے گا ﴿۳۶﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاکوں کو ایک
دوسرے سے ملا دے، پس ان سب کو اکٹھا ڈھیر کر دے پھر ان سب کو جہنم میں ڈال
دے ایسے لوگ پورے خسارے میں ہیں ﴿۳۷﴾ آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے! کہ اگر
یہ لوگ باز آ جائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دئے
جائیں گے اور اگر اپنی وہی عادت رکھیں گے تو (کفار) سابقین کے حق میں قانون
نافذ ہو چکا ہے ﴿۳۸﴾ اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے۔ اور
دین اللہ کا ہی ہو جائے پھر اگر باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا
ہے ﴿۳۹﴾ اور اگر روگردانی کریں تو یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے وہ بہت اچھا
کارساز ہے اور بہت اچھا مددگار ﴿۴۰﴾

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ
بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ ؕ وَ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَ لٰكِنْ
لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۬ۙ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ
بَيِّنَةٍ وَّ يَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ
كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ
الْتَقَيْتُمْ فِيْۤ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْۤ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا
فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ
لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا
تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ
اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا
ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، اگر
تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا جو
دن حق اور باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر
ہے ﴿۴۱﴾ جب کہ تم پاس والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور
قافلہ تم سے نیچے تھا اگر تم آپس میں وعدے کرتے تو یقیناً تم وقت معین پر پہنچنے میں
مختلف ہو جاتے لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا تاکہ جو ہلاک
ہو اور جو زندہ رہے، وہ بھی دلیل پر (حق پہچان کر) زندہ رہے بیشک اللہ بہت سننے
والا خوب جاننے والا ہے ﴿۴۲﴾ جب کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے تیرے خواب میں ان کی
تعداد کم دکھائی، اگر ان کی زیادتی دکھاتا تو تم بزدل ہو جاتے اور اس کام کے بارے
میں آپس میں اختلاف کرتے لیکن اللہ تعالیٰ نے بچا لیا وہ دلوں کے بھیدوں سے
خوب آگاہ ہے ﴿۴۳﴾ جب اس نے بوقت ملاقات انہیں تمہاری نگاہوں میں بہت کم
دکھایا اور تمہیں ان کی نگاہوں میں کم دکھایا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کام کو انجام تک پہنچا
دے جو کرنا ہی تھا اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں ﴿۴۴﴾ اے ایمان
والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کی یاد کرو
تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو ﴿۴۵﴾ اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری
کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ
جائے گی اور صبر و سہار رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿۴۶﴾ ان
لوگوں جیسے نہ بنو جو اتراتے ہوئے اور لوگوں میں خود نمائی کرتے ہوئے اپنے
گھروں سے چلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اسے گھیر
لینے والا ہے ﴿۴۷﴾ جبکہ ان کے اعمال کو شیطان انہیں زینت دار دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا
کہ لوگوں سے کوئی بھی آج تم پر غالب نہیں آ سکتا میں خود بھی تمہارا حمایتی ہوں لیکن
جب دونوں جماعتیں نمودار ہوئیں تو اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا
میں تم سے بری ہوں۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے میں اللہ سے ڈرتا
ہوں اور اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے ﴿۴۸﴾ جب منافق کہہ رہے تھے اور وہ بھی جن
کے دلوں میں روگ تھا کہ انہیں تو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال دیا ہے جو بھی
اللہ پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ بلاشک و شبہ غلبے والا اور حکمت والا ہے ﴿۴۹﴾

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى
قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٣﴾
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ
كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ
يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاِمَّا
تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ
اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَ لَا
يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ
اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا
تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اِنْ
جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ
حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾
وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾

کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور
سرینوں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو ﴿٥٠﴾ یہ بسبب ان
کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں پر
ظلم کرنے والا نہیں ﴿٥١﴾ مثل فرعونیوں کے حال کے اور ان سے اگلوں کے کہ
انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا پس اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں
پکڑ لیا اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا اور سخت عذاب والا ہے ﴿٥٢﴾ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ
ایسا نہیں کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی
اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا جاننے والا
ہے ﴿٥٣﴾ مثل حالت فرعونیوں کے اور ان سے پہلے کے لوگوں کے کہ انہوں نے
اپنے رب کی باتیں جھٹلائیں۔ پس ان کے گناہوں کے باعث ہم نے انہیں برباد
کیا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا۔ یہ سارے ظالم تھے ﴿٥٤﴾ تمام جانداروں سے بدتر، اللہ
کے نزدیک وہ ہیں جو کفر کریں، پھر وہ ایمان نہ لائیں ﴿٥٥﴾ جن سے تم نے عہد پیمان
کر لیا پھر بھی وہ اپنے عہد و پیمان کو ہر مرتبہ توڑ دیتے ہیں اور بالکل پرہیز نہیں
کرتے ﴿٥٦﴾ پس جب کبھی تو لڑائی میں ان پر غالب آ جائے انہیں ایسی مار مار کہ ان
کے پچھلے بھی بھاگ کھڑے ہوں ہوسکتا ہے کہ وہ عبرت حاصل کریں ﴿٥٧﴾ اور اگر
تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد نامہ توڑ دے اللہ
تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ﴿٥٨﴾ کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ
نکلے۔ یقیناً وہ عاجز نہیں کر سکتے ﴿٥٩﴾ تم ان کے مقابلے کے لئے اپنی طاقت بھر
قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو
خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی، جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں خوب
جان رہا ہے جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں صرف کرو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا
اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا ﴿٦٠﴾ اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو بھی صلح کی طرف جھک جا
اور اللہ پر بھروسہ رکھ یقیناً وہ سننے جاننے والا ہے ﴿٦١﴾ اگر وہ تجھ سے دغا بازی کرنا
چاہیں گے تو اللہ تجھے کافی ہے، اسی نے اپنی مدد سے اور مومنوں سے تیری تائید کی
ہے ﴿٦٢﴾ ان کے دلوں میں باہمی الفت بھی اسی نے ڈالی ہے، زمین میں جو کچھ ہے
تو اگر سارا کا سارا بھی خرچ کر ڈالتا تو بھی ان کے دل آپس میں نہ ملا سکتا۔ یہ تو اللہ
ہی نے ان میں الفت ڈال دی ہے وہ غالب حکمتوں والا ہے ﴿٦٣﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ع
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ
ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَ
اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى
يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ
الْاٰخِرَةَ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ
سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا
غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ع
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ
اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا
خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا
اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ
بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٧٢﴾ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ
فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾

اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو جو تیری پیروی کر رہے ہیں ﴿٦٤﴾ اے
نبی! ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ اگر تم میں بیس بھی صبر والے ہونگے، تو وہ سو
پر غالب رہیں گے۔ اور اگر تم ایک سو ہونگے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں
گے اس واسطے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں ﴿٦٥﴾ اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، وہ
خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے
ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہونگے تو وہ اللہ
کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ﴿٦٦﴾ نبی
کے ہاتھ میں قیدی نہیں چاہییں جب تک کہ ملک میں اچھی خون ریزی کی جنگ
نہ ہو جائے۔ تم تو دنیا کے مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ آخرت کا ہے اور اللہ زور
آور باحکمت ہے ﴿٦٧﴾ اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو
جو کچھ تم نے لے لیا ہے اس بارے میں تمہیں کوئی بڑی سزا ہوتی ﴿٦٨﴾ پس جو کچھ
حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے، خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے
رہو، یقیناً اللہ غفور ورحیم ہے ﴿٦٩﴾ اے نبی! اپنے ہاتھ تلے کے قیدیوں سے کہہ دو کہ
اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں نیک نیتی دیکھے گا تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس
سے بہتر تمہیں دے گا اور پھر گناہ معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿٧٠﴾
اور اگر وہ تجھ سے خیانت کا خیال کریں گے تو یہ اس سے پہلے خود اللہ کی خیانت کر
چکے ہیں آخر اس نے انہیں گرفتار کرا دیا اور اللہ علم وحکمت والا ہے ﴿٧١﴾ جو لوگ
ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور
جن لوگوں نے ان کو پناہ دی اور مدد کی یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے فریق
ہیں اور جو ایمان لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تو تمہارے لئے ان کی کچھ بھی
رفاقت نہیں جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں ہاں اگر وہ دین کے بارے میں مدد
طلب کریں تو تم پر مدد کرنا ضروری ہے سوائے ان لوگوں کے کہ تم میں اور ان میں
عہد و پیمان ہے تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ خوب دیکھتا ہے ﴿٧٢﴾ کافر آپس میں ایک
دوسرے کے رفیق ہیں، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ملک میں فتنہ ہوگا اور زبردست فساد
ہو جائے گا ﴿٧٣﴾ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور
جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے بخشش
ہے اور عزت کی روزی ﴿٧٤﴾

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ
مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧٥

اور جولوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں اور رشتے ناطے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے ۝٧٥

اٰیاتھا ١٢٩ — ٩ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٣ — رکوعاتھا ١٦

(سورۃ التوبہ۔سورہ نمبر ٩۔تعداد آیات ١٢٩)

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ۝١ؕ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا
اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢ وَ
اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ
اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ
وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ
مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا
عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤

اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے بیزاری کا اعلان ہے ان مشرکوں کے بارے میں جن سے تم نے عہد پیمان کیا تھا ۝١ پس (اے مشرکو!) تم ملک میں چار مہینے تک تو چل پھر لو، جان لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ (بھی یاد رہے) کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ۝٢ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن صاف اطلاع ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے، اور اس کا رسول بھی، اگر اب بھی تم توبہ کر لو تو تمہارے حق میں بہتر ہے، اور اگر تم روگردانی کرو تو جان لو کہ تم اللہ کو ہرا نہیں سکتے، اور کافروں کو دکھ کی مار کی خبر پہنچا دیجئے ۝٣ بجز ان مشرکوں کے جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے اور انہوں نے تمہیں ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچایا اور نہ کسی کی تمہارے خلاف مدد کی ہے تم بھی ان کے معاہدے کی مدت ان کے ساتھ پوری کرو اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے ۝٤

آیت 1-2: **وجہ تسمیہ:** اِس کے مفسرین نے متعدد نام ذکر کیے ہیں لیکن زیادہ مشہور دو ہیں: ایک توبہ: اس لئے کہ بعض مومنین کی توبہ قبول کرنے کا ذکر ہے۔ دوسرا نام برأت ہے: اِس لئے اِس کے آغاز میں مشرکین سے بیزاری کا اعلان عام ہے۔ یہ قرآن کریم کی واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم درج نہیں ہے۔ اس کی بھی متعدد وجوہات کتب تفسیر میں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سورہ انفال اور سورہ توبہ اِن دونوں کے مضامین میں بڑی یکسانیت پائی جاتی ہے۔ یہ سورت گویا سورہ انفال کا بقیہ ہے۔ غالباً اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کے شروع میں بسم اللہ درج نہیں کروائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں صحابہ کرام نے بھی اِس میں بسم اللہ تحریر نہیں کی یہ سات بڑی سورتوں میں ساتویں بڑی سورت ہے تاہم اگر کوئی شخص سورۃ توبہ سے ہی تلاوت کا آغاز کر رہا ہو تو وہ بسم اللہ پڑھ سکتا ہے۔

ذکر سورۃ توبہ: (حنین) مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی ہے۔ یہاں ہوازن اور ثقیف رہتے تھے، یہ دونوں قبیلے تیراندازی میں بہت مشہور تھے۔ یہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی تیاری کر رہے تھے جس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 12 ہزار کا لشکر لے کر اِن قبیلوں سے جنگ کے لئے حنین تشریف لے گئے۔ یہ فتح مکہ کے 18 / 19 دن بعد، شوال کا واقعہ ہے۔ مذکورہ قبیلوں نے بھرپور تیاری کر رکھی تھی۔ اِدھر مسلمانوں میں یہ عجیب تاثر پیدا ہوگیا کہ آج کم از کم قلت کی وجہ سے ہم مغلوب نہیں ہوں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بجائے، اپنی کثرت تعداد پر اعتماد زیادہ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عجیب تاثر اور یہ کلمہ پسند نہیں آیا۔ جب ہوازن کے تیراندازوں نے مختلف کمین گاہوں سے مسلمانوں کے لشکر پر تیراندازی کی تو یہ غیر متوقع اور اچانک تیروں کی بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور 100 کے قریب مسلمان رہ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کو پکار رہے تھے۔ ”اللہ کے بندو! میرے پاس آؤ، میں اللہ کا رسول ہوں“۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو (جو نہایت بلند آواز والے تھے) حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کو جمع کرنے کیلئے آواز دیں چنانچہ ان کی ندا سن کر مسلمان سخت پشیمان ہوئے اور دوبارہ میدان میں آ گئے اور پھر اس طرح جم کر لڑے کہ اللہ نے فتح عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی بھی مدد پھر اس طرح حاصل ہوئی کہ ایک تو ان پر سکینت نازل فرمائی گئی، جس سے اِن کے دلوں سے دشمن کا خوف دور ہوگیا۔ دوسرے فرشتوں کا نزول ہوا۔ اِس جنگ میں مسلمانوں نے 6 چھ ہزار کافروں کو قیدی بنایا (جنہیں بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش پر چھوڑ دیا گیا) جنگ کے بعد ان کے بہت سے سردار بھی مسلمان ہو گئے۔ یہاں ٣ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اِس واقعے کا مختصراً ذکر فرمایا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

فَاِذَا انۡسَلَخَ الۡاَشۡهُرُ الۡحُرُمُ فَاقۡتُلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَيۡثُ
وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ وَ خُذُوۡهُمۡ وَ احۡصُرُوۡهُمۡ وَاقۡعُدُوۡا لَهُمۡ كُلَّ
مَرۡصَدٍ ۚ فَاِنۡ تَابُوۡا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا
سَبِيۡلَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝٥ وَ اِنۡ اَحَدٌ مِّنَ
الۡمُشۡرِكِيۡنَ اسۡتَجَارَكَ فَاَجِرۡهُ حَتّٰى يَسۡمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ
اَبۡلِغۡهُ مَاۡمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ۝٦ ع كَيۡفَ
يَكُوۡنُ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ عَهۡدٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ عِنۡدَ رَسُوۡلِهٖۤ اِلَّا
الَّذِيۡنَ عٰهَدۡتُّمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ۚ فَمَا اسۡتَقَامُوۡا لَكُمۡ
فَاسۡتَقِيۡمُوۡا لَهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝٧ كَيۡفَ وَاِنۡ
يَّظۡهَرُوۡا عَلَيۡكُمۡ لَا يَرۡقُبُوۡا فِيۡكُمۡ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ يُرۡضُوۡنَكُمۡ
بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَ تَاۡبٰى قُلُوۡبُهُمۡ ۚ وَاَكۡثَرُهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ۝٨ ج اِشۡتَرَوۡا
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا فَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ سَآءَ مَا
كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝٩ لَا يَرۡقُبُوۡنَ فِىۡ مُؤۡمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُعۡتَدُوۡنَ ۝١٠ فَاِنۡ تَابُوۡا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ
يَّعۡلَمُوۡنَ ۝١١ وَ اِنۡ نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَ
طَعَنُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡكُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَيۡمَانَ لَهُمۡ
لَعَلَّهُمۡ يَنۡتَهُوۡنَ ۝١٢ اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّكَثُوۡۤا اَيۡمَانَهُمۡ
وَهَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَ هُمۡ بَدَءُوۡكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ
اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝١٣
قَاتِلُوۡهُمۡ يُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَيُخۡزِهِمۡ وَيَنۡصُرۡكُمۡ
عَلَيۡهِمۡ وَ يَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝١٤ لا وَيُذۡهِبۡ غَيۡظَ
قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَ يَتُوۡبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ
حَكِيۡمٌ ۝١٥ اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تُتۡرَكُوۡا وَ لَمَّا يَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ
جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَ لَمۡ يَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوۡلِهٖ وَ
لَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَلِيۡجَةً ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٦ ع

پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو انہیں گرفتار کرو ان
کا محاصرہ کرو اور ان کی تاک میں ہر گھاٹی میں جا بیٹھو ہاں اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز
کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو یقیناً اللہ تعالیٰ
بخشنے والا مہربان ہے ۝٥ اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو اسے
پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دے
یہ اس لئے کہ یہ لوگ بے علم ہیں ۝٦ مشرکوں کے لئے عہد اللہ اور اس کے رسول کے
نزدیک کیسے رہ سکتا ہے سوائے ان کے جن سے تم نے عہد و پیمان مسجد حرام کے پاس
کیا جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی ان سے وفاداری کرو، اللہ تعالیٰ
متقیوں سے محبت رکھتا ہے ۝٧ ان کے وعدوں کا کیا اعتبار ان کا اگر تم پر غلبہ ہو جائے تو
نہ یہ قرابت داری کا خیال کریں نہ عہد و پیمان کا اپنی زبانوں سے تمہیں پرچا رہے ہیں
لیکن ان کے دل نہیں مانتے ان میں اکثر فاسق ہیں ۝٨ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو
بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی راہ سے روکا بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں ۝٩ یہ تو کسی
مسلمان کے حق میں کسی رشتہ داری کا یا عہد کا مطلق لحاظ نہیں کرتے، یہ ہیں ہی حد
سے گزرنے والے ۝١٠ اب بھی اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ
دیتے رہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم تو جاننے والوں کے لئے اپنی آیتیں کھول
کھول کر بیان کر رہے ہیں ۝١١ اگر یہ لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں
اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم بھی ان سرداران کفر سے بھڑ جاؤ۔ ان کی
قسمیں کوئی چیز نہیں ممکن ہے کہ اس طرح وہ بھی باز آجائیں ۝١٢ تم ان لوگوں کی سرکوبی
کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلا وطن
کرنے کی فکر میں ہیں اور خود ہی اول بار انہوں نے تم سے چھیڑ کی ہے کیا تم ان سے
ڈرتے ہو؟ اللہ ہی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو بشرطیکہ تم ایمان والے ہو ۝١٣ ان
سے تم جنگ کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں ذلیل اور رسوا
کرے گا، تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا ۝١٤ اور ان
کے دل کا غم و غصہ دور کرے گا اور جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے توجہ فرماتا ہے،
اللہ جانتا بوجھتا حکمت والا ہے ۝١٥ کیا تم سمجھ بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ
اب تک اللہ نے تم میں سے انہیں ممتاز نہیں کیا جو مجاہد ہیں اور جنہوں نے اللہ کے اور
رسول کے اور مومنوں کے سوا کسی کو ولی دوست نہیں بنایا اللہ خوب خبردار ہے جو تم کر
رہے ہو ۝١٦

مَا كَانَ لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اَنۡ يَّعۡمُرُوۡا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيۡنَ عَلٰٓى
اَنۡفُسِهِمۡ بِالۡكُفۡرِ ؕ اُولٰٓٮِٕكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمۡ
خٰلِدُوۡنَ ۝١٧ اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ
الۡاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ
فَعَسٰٓى اُولٰٓٮِٕكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝١٨ اَجَعَلۡتُمۡ
سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ
اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۘ ۝١٩ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ ۙ
اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡفَآٮِٕزُوۡنَ ۝٢٠
يُبَشِّرُهُمۡ رَبُّهُمۡ بِرَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَ رِضۡوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمۡ فِيۡهَا
نَعِيۡمٌ مُّقِيۡمٌ ۙ ۝٢١ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ
عَظِيۡمٌ ۝٢٢

لائق نہیں کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ درآں حالیکہ وہ خود اپنے کفر
کے آپ ہی گواہ ہیں ان کے اعمال غارت واکارت ہیں اور وہ دائمی طور پر جہنمی
ہیں ۝١٧ اللہ کی مسجدوں کی رونق وآبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت
کے دن پر ایمان رکھتے ہوں، نمازوں کے پابند ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں، اللہ کے
سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے یہی لوگ یقیناً ہدایت یافتہ ہیں ۝١٨ کیا تم
نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر
اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک
برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۝١٩ جو لوگ ایمان لائے،
ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت
بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں ۝٢٠ انہیں ان کا رب
خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لئے وہاں
دوامی نعمت ہے ۝٢١ وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے
ثواب ہیں ۝٢٢

علمی افادات

آیت 18:

مساجد زمین پر اللہ کے گھر ہیں، ان گھروں کی تعمیر اور آبادکاری اہل ایمان کا شیوہ اور طرہ ہے اللہ کے ان گھروں کو صحیح معنی میں وہی خوش نصیب ہی آباد کر سکتے ہیں جن کے اپنے دل ایمان کا گہوارہ ہوتے ہیں، اور مومن بھی ایسے کہ جو الٰہ حق کیلئے الوہیت، ربوبیت، اسماء وصفات ذاتیہ وفعلیہ کا قرآن وسنت کی تعلیمات وہدایات کے عین مطابق اقرار واعتراف کرتے اور ان پر بلاکم وکاست، بلاتغیر وتبدل، بلاتعطیل وتمثیل وتشبیہ اسی طرح کا پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ جیسا اس ذات قدسی صفات کے شایان شان ہے اسی طرح ان مساجد کی تعمیر وآبادکاری کا اعزاز ان سعادتمندوں کے نام جاتا ہے کہ جو عملی زندگی میں ہمہ قسم عبادت مثلاً تعظیم، توکل، خوف، امید، دعا التجاء، خشوع وتضرع، گڑگڑاہٹ، عاجزی، صدقہ وخیرات، قربانی نذور نیاز۔ الغرض: بدنی، مالی اور زبانی عبادات بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہی خاص رکھتے ہیں اور کسی قسم کی عبادت کو کسی بھی غیر اللہ کے نام ہرگز نہیں کرتے۔ جن کا یوم آخرت، جزاء وسزا پر مکمل اور پختہ ایمان ہے، اللہ کی رضا کی جستجو رکھنا اور اس کی گرفت سے بچنا اور اس طرح جہنم سے آزادی اور جنت کا حصول ہی ان کا مطمع نظر ہوتا ہے، یہی بلند صفات پاکیزہ مزاج اہل ایمان ہی مساجد کی آبادی، تعمیر وترقی اور عبادت گزاری کے تمام مشروع اعمال کے ذریعہ ان کی معنوی آبادکاری کے شرف واعزاز کے مستحق ہوتے ہیں۔ ہدایت پر قائم رہنے کی امید انہی خوش نصیبوں کیلئے کی جاسکتی ہے...... شرک کے دلدل میں دھنسے جھوٹے دعویداران تعمیر مساجد کے حصے میں سر پیٹنے کے سوا کچھ نہیں آسکتا۔ احادیث مبارکہ میں ذکر ہے: [إذا رأيتم الرجل يعتاد المسجد فاشهدوا له بالإيمان] (أحمد، ترمذی، ابن ماجہ وغیرہ)۔ "جب کسی شخص کو مسجد میں بکثرت (پابندی صلاۃ کیلئے) آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان دار ہونے کی شہادت دے دو"۔ اسی طرح: ارشاد نبوی ہے کہ [إنما عمّار المساجد هم أهل الله] (بخاری ومسلم) "مساجد کے آبادکار ہی اللہ کی جماعت ہیں۔"

خلاصۂ کلام: تعمیر مساجد اور ان کی آبادکاری کے دو مظاہر ہیں: (١) تعمیر مساجد، انتظام وانصرام، اخراجات کی ذمہ داری (٢) مساجد کی آبادکاری: بذریعہ اقامت صلاۃ، بذریعہ مرکز دعوت واصلاح، بطور مرکز برائے علم وادب، بطور مرکز اشاعتِ دین، بطور دینی تربیت، بطور مرکز تیاری برائے اعلائے کلمۃ اللہ وغلبۂ اسلام وغیرہ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ
اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ
سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ
يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ
ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾
قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا
يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ
الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ
يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ
قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ
يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا
لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان
سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا گنہگار ظالم
ہے ۲۳ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی
اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ
تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ
تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز
ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت
نہیں دیتا ۲۴ یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے اور حنین
کی لڑائی والے دن بھی جب کہ تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی
کے تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر مڑ گئے ۲۵ پھر اللہ نے اپنی طرف کی تسکین
اپنے نبی پر اور مومنوں پر اتاری اور اپنے لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھ نہیں رہے تھے اور
کافروں کو پوری سزا دی۔ ان کفار کا یہی بدلہ تھا ۲۶ پھر اس کے بعد بھی جس پر
چاہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی توجہ فرمائے گا اللہ ہی بخشش و مہربانی کرنے والا
ہے ۲۷ اے ایمان والو! بیشک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد
مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں
دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے اللہ علم و حکمت والا ہے ۲۸ ان لوگوں
سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول
کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں
سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے
جزیہ ادا کریں ۲۹ یہود کہتے ہیں عزیز اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا
ہے یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل
کرنے لگے اللہ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹائے جاتے ہیں ۳۰ ان لوگوں نے
اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنایا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو
حالانکہ انہیں صرف ایک اکیلے اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ پاک ہے ان کے شریک مقرر کرنے سے ۳۱

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ
اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۳۲ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ
وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۳۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ
الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۳۴ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ
لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ
عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ ۵ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ ۳۶ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ
اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۳۷ ع يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۳۸

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اسی
بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش رہیں ۳۲ اسی نے اپنے رسول کو ہدایت
اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اسے اور تمام مذہبوں پر غالب کر دے اگرچہ
مشرک برا مانیں ۳۳ اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا
جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی کا خزانہ رکھتے
ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے ۳۴
جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس دن ان کی پیشانیاں
اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے
لئے خزانہ بنا رکھا تھا، پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو ۳۵ مہینوں کی گنتی اللہ کے
نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو پیدا کیا
ہے ان میں سے چار حرمت و ادب کے ہیں یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں
اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے
ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کے ساتھ ہے ۳۶ مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا
کفر کی زیادتی ہے اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کافر ہیں۔
ایک سال تو اسے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اسی کو حرمت والا کر لیتے ہیں، کہ
اللہ نے جو حرمت رکھی ہے اس کے شمار میں تو موافقت کر لیں پھر اسے حلال بنا لیں
جسے اللہ نے حرام کیا ہے انہیں ان کے برے کام بھلے دکھائی دیئے گئے ہیں اور
قوم کفار کی اللہ رہنمائی نہیں فرماتا ۳۷ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم
سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ کے راستے میں کوچ کرو تو تم زمین سے لگے جاتے ہو۔
کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر ریجھ گئے ہو۔ سنو! دنیا کی زندگی تو
آخرت کے مقابلے میں کچھ یونہی سی ہے ۳۸

آیت 38: روم کا بادشاہ (ہرقل) کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کر رہا ہے نبی کریم ﷺ نے بھی تیاری کا حکم دے دیا۔ یہ شوال 9 ہجری کا واقعہ ہے موسم بہت گرم اور سفر بہت لمبا تھا بعض مسلمانوں اور منافقین پر یہ حکم گراں گزرا، جس کا اظہار اس آیت میں کیا گیا ہے اور انہیں صرف توبیخ کی گئی ہے۔ یہ جنگ تبوک کہلاتی ہے جو حقیقت میں ہوئی نہیں۔ 20 روز مسلمان ملک شام کے قریب تبوک میں رہ کر واپس آ گئے۔ اس کو جیش العسرۃ کہا جاتا ہے کیونکہ اس لمبے سفر میں کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سستی کرنے اور پیچھے رہنے کا مظاہرہ بعض لوگوں کی طرف سے ہوا لیکن اس کو منسوب سب کی طرف کر دیا گیا۔ (تفسیر فتح القدیر، الشوکانی)

❁❁❁❁❁

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۹
اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ
لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ
اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۴۰ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ
ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا
وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ
وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۴۲ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ
لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝۴۳ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۴۴ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ۝۴۵ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً
وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ
الْقٰعِدِيْنَ ۝۴۶ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ
لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۴۷

اگر تم نے کوچ نہ کیا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک سزا دے گا اور تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل لائے گا، تم اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۝۳۹ اگر تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند وعزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے اللہ غالب ہے حکمت والا ہے ۝۴۰ نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہو تو بھی اور بھاری بھر کم ہو تو بھی اور راہ رب میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو ۝۴۱ اگر جلد وصول ہونے والا مال و اسباب ہو یا اور ہلکا سا سفر ہوتا تو یہ ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے لیکن ان پر تو دوری اور دراز کی مشکل پڑ گئی۔ اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں قوت اور طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے، یہ اپنی جانوں کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں ان کے جھوٹا ہونے کا سچا علم اللہ کو ہے ۝۴۲ اللہ تجھے معاف فرما دے، تو نے انہیں کیوں اجازت دے دی؟ بغیر اس کے کہ تیرے سامنے سچے لوگ کھل جائیں اور تو جھوٹے لوگوں کو بھی جان لے ۝۴۳ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ویقین رکھنے والے مالی اور جانی جہاد سے رک رہنے کی کبھی بھی تجھ سے اجازت طلب نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ۝۴۴ یہ اجازت تو تجھ سے وہی طلب کرتے ہیں جنہیں نہ اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن کا یقین ہے جن کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں ہی سرگرداں ہیں ۝۴۵ اگر ان کا ارادہ جہاد کے لئے نکلنے کا ہوتا تو وہ اس سفر کے لئے سامان کی تیاری کر رکھتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا پسند ہی نہ تھا اس لئے انہیں حرکت سے ہی روک دیا اور کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کیساتھ بیٹھے رہو ۝۴۶ اگر یہ تم میں مل کر نکلتے بھی تو تمہارے لئے سوائے فساد کے اور کوئی چیز نہ بڑھاتے بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑا دیتے اور تم میں فتنے ڈالنے کی تلاش میں رہتے ان کے ماننے والے خود تم میں موجود ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے ۝۴۷

آیت 40: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد اس وقت بھی کی جب اس نے غار میں پناہ لی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں: جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اگر اِن مشرکین نے (جو ہمارے تعاقب میں ہیں)۔ اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر" تمہارا اِن دو کے بارے میں کیا خیال ہے" جن کا تیسرا اللہ ہے"۔ یعنی اللہ کی مدد اور اس کی معیت میں شامل ہے۔ یہ مدد کی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں جن سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرمائی گئی ایک سکینت، دوسری فرشتوں کی تائید۔

❁❁❁❁❁

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ
الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ
جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ
اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ
وَيَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾
قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ نَحْنُ
نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ
بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا
طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ
اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ
كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ
اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾
وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ
قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا
لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي
الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ
اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ
رَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ
وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي
الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

یہ تو اس سے پہلے بھی فتنے کی تلاش کرتے رہے ہیں اور تیرے لئے کاموں کو الٹ
پلٹ کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حق آ پہنچا اور اللہ کا حکم غالب آ گیا باوجودیکہ وہ
ناخوشی میں ہی رہے ﴿۴۸﴾ ان میں سے کوئی تو کہتا ہے مجھے اجازت دیجئے مجھے فتنے میں
نہ ڈالیئے، آگاہ رہو وہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً دوزخ کافروں کو گھیر لینے والی
ہے ﴿۴۹﴾ آپ کو اگر کوئی بھلائی مل جائے تو انہیں برا لگتا ہے اور کوئی برائی پہنچ جائے تو
کہتے ہیں ہم نے اپنا معاملہ پہلے سے درست کر لیا تھا، مگر وہ تو بڑے ہی اتراتے
ہوئے لوٹتے ہیں ﴿۵۰﴾ آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھے
ہوئے کے کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی وہ ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی
ذات پاک پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۵۱﴾ کہہ دیجئے کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز
کا انتظار کر رہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے اور ہم تمہارے حق میں اس کا
انتظار کرتے ہیں کہ یا اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے کوئی سزا تمہیں دے یا ہمارے ہاتھوں
سے پس ایک طرف تم منتظر رہو دوسری جانب تمہارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں ﴿۵۲﴾ کہہ
دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو قبول تو ہرگز نہ کیا جائے گا یقیناً تم
فاسق لوگ ہو ﴿۵۳﴾ کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں
کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور
برے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں ﴿۵۴﴾ پس آپ کو ان کے مال و اولاد تعجب میں نہ ڈال
دیں اللہ کی چاہت یہی ہے کہ اس سے انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے اور ان
کے کفر ہی کی حالت میں ان کی جانیں نکل جائیں ﴿۵۵﴾ یہ اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں
کہ تمہاری جماعت کے لوگ ہیں، حالانکہ وہ دراصل تمہارے نہیں بات صرف اتنی
ہے یہ ڈرپوک لوگ ہیں ﴿۵۶﴾ اگر یہ کوئی بچاؤ کی جگہ یا کوئی غار یا کوئی بھی سر گھسانے کی
جگہ پالیں تو ابھی اسی طرف لگام توڑ کر الٹے بھاگ چھوٹیں ﴿۵۷﴾ ان میں وہ بھی ہیں جو
خیراتی مال کی تقسیم کے بارے میں آپ پر عیب رکھتے ہیں اگر انہیں اس میں مل جائے
تو خوش ہیں اور اگر اس میں سے نہ ملا تو فوراً ہی بگڑ کھڑے ہوئے ﴿۵۸﴾ اگر یہ لوگ اللہ
اور رسول کے دیئے ہوئے پر خوش رہتے اور کہہ دیتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے اللہ ہمیں
اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم تو اللہ کی ذات سے ہی توقع رکھنے
والے ہیں ﴿۵۹﴾ صدقے صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کے
وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں اور
گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے
لئے فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم و حکمت والا ہے ﴿۶۰﴾

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ
اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ
تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ
اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ
اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ
كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ
نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾

ان میں سے وہ بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کان کا کچا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لئے ہیں وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لئے رحمت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دکھ کی مار ہے ﴿٦١﴾ محض تمہیں خوش کرنے کے لئے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ ایمان دار ہوتے تو اللہ اور اس کا رسول رضامند کرنے کے زیادہ مستحق تھے ﴿٦٢﴾ کیا یہ نہیں جانتے کہ جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا اس کے لئے یقیناً دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والا ہے، یہ زبردست رسوائی ہے ﴿٦٣﴾ منافقوں کو ہر وقت اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں مسلمانوں پر کوئی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی باتیں انہیں بتلا دے۔ کہہ دیجئے کہ مذاق اڑاتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈر دبک رہے ہو ﴿٦٤﴾ اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں ﴿٦٥﴾ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کرلیں تو کچھ لوگوں کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے ﴿٦٦﴾ تمام منافق مرد اور عورت آپس میں ایک ہی ہیں یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں یہ اللہ کو بھول گئے اللہ نے انہیں بھلا دیا بیشک منافق ہی فاسق و بدکردار ہیں ﴿٦٧﴾

علمی افادات

آیت 67:

سورۃ توبہ آغاز سے آیت نمبر ۴۱ تک مشرکین سے اعلان براءت، اور مومنوں کو فی سبیل اللہ نکل کھڑے ہونے اور مال و جان سے جہاد کرنے کی ترغیب پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد منافقوں کی بدخصالی، بدنیتی، بدعملی اور جہادی عمل میں چور راستوں کی تلاش کیساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ سے کترانے اور جان چھڑانے کیلئے ان کی مکاریوں، عیاریوں اور چالبازیوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے، اور اس طرح رہتی دنیا تک کیلئے یہ فارمولا بنا دیا گیا ہے۔ ﴿اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس (یعنی ایک ہی طرح کے) ہیں کہ برے کام کرنے کو کہتے اور نیک کاموں سے منع کرتے اور (خرچ کرنے سے) ہاتھ بند کئے رہتے ہیں۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے بھی ان کو بھلا دیا۔ بیشک منافق نافرمان ہیں۔" منافقوں کی چند خصلتیں:

۱۔ ﴿بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ﴾ منافق مرد ہوں یا منافق عورتیں یہ سبھی ایمان سے بیزاری اور منافقت میں دیدہ دلیری کے وصف میں ایک دوسرے سے بڑھ کر شیر ہیں، ان کی سوچ، ان کی اخلاقیات اور ان کی ایمانی دشمنی اور کفار کی کاسہ لیسی ان کی مشترکہ پہچان ہے، یہ ایک ہی تھالی کے بینگن اور ایک ہی دیگ کے چٹے بٹے ہیں۔ نام اور شکلیں تو مختلف رکھتے ہیں لیکن یہ لوگ ہمیشہ سے اور ہمیشہ کیلئے 'الکفر ملۃ واحدۃ' کی جھلک ہیں۔

۲۔ ﴿يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ﴾ یہ لوگ برائی کی ترغیب دیتے نظر آئیں گے، برائی کو دلچسپ بنا کر پیش کریں گے، اور شریعت میں منع کردہ امور کو کوئی اہمیت دینے کے روادار.....

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ هِیَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّقِیْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً
وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ
خُضْتُمْ كَالَّذِیْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ۬ وَقَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ
وَ اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ
بَعْضٍ ۘ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۷۱﴾

اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے
جہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہی انہیں کافی ہے ان پر اللہ کی پھٹکار ہے، اور
ان ہی کے لئے دائمی عذاب ہے ﴿۶۸﴾ مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے تم سے
وہ زیادہ قوت والے تھے اور زیادہ مال اولاد والے تھے پس وہ اپنا دینی حصہ
برت گئے پھر تم نے بھی اپنا حصہ برت لیا جیسے تم سے پہلے کے لوگ اپنے حصے سے
فائدہ مند ہوئے تھے اور تم نے بھی اس طرح مذاقانہ بحث کی جیسے کہ انہوں نے کی
تھی ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو گئے یہی لوگ نقصان پانے
والے ہیں ﴿۶۹﴾ کیا انہیں اپنے سے پہلے لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں، قوم نوح اور
عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور اہل مؤتفکات (الٹی ہوئی بستیوں کے
رہنے والے) کی ان کے پاس ان کے پیغمبر دلیلیں لے کر پہنچے اللہ ایسا نہ تھا کہ ان
پر ظلم کرے بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا ﴿۷۰﴾ مومن مرد و عورت آپس میں
ایک دوسرے کے مددگار و معاون اور دوست ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور
برائیوں سے روکتے ہیں نمازوں کی پابندی بجا لاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اللہ
کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم
فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے ﴿۷۱﴾

..... نظر نہیں آئیں گے، الٹا: جھوٹ بولنا، خیانت کرنا، وعدہ خلافی، گالی گلوچ اور بدزبانی جیسی بداوصاف ان کی فطرت ثانیہ ہو چکی ہوتی ہے، ایمانیات میں غدر، عبادات میں چوری اور دینی امور میں بگاڑ ان کی پہچان ہے۔

۳۔ ﴿وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ﴾ یہ لوگ نیکی کے کاموں سے خود بھی بھاگتے ہیں اور دوسروں کو بھی متنفر کرنے میں لگے رہتے ہیں، جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ، یعنی: جہاں جان لڑائی پڑ جائے یا مال خرچ ہوتا محسوس ہو وہاں انہیں ﴿كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ﴾ جیسے موت نظر آنے لگتی ہے۔ دین بڑھتا، نیکی پھیلتی، خیر وبھلائی کا بول بالا ہوتا انہیں ایک نظر نہیں بھاتا۔ یہ معروف کے راستے کی دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور نیکی و بھلائی کو روکنے میں اپنا جتن لگا دیتے ہیں۔

۴۔ ﴿نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ﴾ اللہ کا خوف دلانے پر، اللہ کے غیظ و غضب اور گرفت یا عذاب سے ڈرانے کے باوجود بھی ان کے کانوں پہ جیسے جوں بھی نہیں رینگتی، کسی نصیحت کو قبول کرنا تو درکنار سننا بھی گوارہ نہیں رہتا انہیں ''اللہ کو، اللہ کے احکامات کو، اللہ کے دین کے تقاضوں کو، بالائے طاق رکھا اپنی بدمستی میں بدحواس ہو چکے ہوتے ہیں یہ لوگ اللہ کو بھول گئے، اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں۔ حالانکہ وہ علیم وخبیر ہے۔ حوالہ نسیان کر کے پھینک دیا ہے۔

آیت ۷۰: ان 6 چھ قوموں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جن کا مسکن ملک شام رہا۔ قوم نوح، جو طوفان میں غرق کر دی گئی۔ قوم عاد جو طاقت اور قوت کے باوجود بادتند سے ہلاک کر دی گئی۔ قوم ثمود جسے آسمانی چیخ سے ہلاک کیا گیا۔ قوم ابراہیم g جس کے بادشاہ نمرود بن کنعان بن کوش کو مچھر سے مروایا گیا۔ اصحاب مدین (حضرت شعیب g) کی قوم جنہیں زلزلہ چیخ اور بادلوں کے سائے کے عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ قوم لوط جس کی بستی کا نام سدوم تھا اِن پر ایک تو آسمان سے پتھر برسائے گئے دوسرے اِن کی بستی کو اوپر اٹھا کر نیچے پھینکا گیا۔ جس سے پوری بستی اوپر نیچے ہو گئی اِس اعتبار سے انہیں اصحاب موتفکات کہا جاتا ہے۔

علمی افادات

آیت 71:

صحیح حدیث میں ہے کہ ''المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً بين أصابعه''۔ ''مومن مومن کیلئے عمارت کی مثل ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط رکھتا ہے''۔ دوسری حدیث ہے کہ ''مثل المؤمن فی توادهم وتراحمهم كمثل الجسد الواحد إذا شتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد .....

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ
رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ يٰۤاَيُّهَا
النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ
قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ
يَنَالُوْا ۚ وَ مَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ
فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ
اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِي
الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ
لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾

ان ایماندار مردوں اور عورتوں سے اللہ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہمیشگی والی جنتوں میں ہیں، اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے یہی زبردست کامیابی ہے ﴿٧٢﴾ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو، اور ان پر سخت ہو جاؤ ان کی اصلی جگہ دوزخ ہے جو نہایت بدترین جگہ ہے ﴿٧٣﴾ یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور انہوں نے اس کام کا قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے یہ صرف اسی بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ انہیں اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دولتمند کر دیا اگر یہ بھی توبہ کر لیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے اور اگر منہ موڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین بھر میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ کھڑا ہو گا ﴿٧٤﴾ ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم ضرور صدقہ وخیرات کریں گے اور آپکی طرح نیکوکاروں میں ہو جائیں گے ﴿٧٥﴾

.....بالحمى والسهر "ایمان والے باہم اخوت ومودت اور رحمدلی میں ایک ہی جسم ہیں، کوئی بھی حصہ ذرا تکلیف میں ہو تو پورا جسم بے تاب ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کیلئے خیر خواہی وبھلائی کے نیک جذبات سے سرشار باہم محب ان اہل ایمان مردوزن کے اس آیت میں ذکر شدہ پانچ اوصاف انہیں منافقین سے متمیز وجدا کرتے ہیں۔

(١) ﴿يأمرون بالمعروف﴾ ایک دوسرے کو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔

(٢) ﴿وينهون عن المنكر﴾ ایک دوسرے کو برائیوں سے روکتے ہیں۔

یعنی مومن کبھی بھی نیکیاں کمانے اور برائیوں سے بچنے کے عمل میں اپنی حد تک ہی محدود رہنے پر اکتفا نہیں رکھتا، بلکہ وہ ﴿خير امة أخرجت للناس﴾ کی تعبیر بن کے دوسروں کی اصلاح کیلئے بیتاب بھی رہتا ہے، اور "لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه" کے مصداق پورے مسلم بھائیوں کیلئے دنیاوی واخروی کامیابی کی تڑپ رکھتا ہے، اسی جذبہ سے سرشاری اسے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی پر لا کھڑا کرتی ہے اور ﴿وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر﴾ کی عملی تصویر اور ﴿لا يخافون في الله لومة لائم﴾ کی مثال بن کر دعوت وتبلیغ کے راستے کی کسی رکاوٹ کو خاطر میں لائے بغیر نوک زبان وقلم سے ہر نیکی، اچھائی اور بھلائی کو فروغ دینے کیساتھ ساتھ ہر برائی، بے حیائی اور منکر کو مٹانے میں اپنا کردار ادا کرنا اپنا مشن بنالیتا ہے، اور اسی پر تا زندگی گامزن رہتا ہے۔

(٣) ﴿ويقيمون الصلاة﴾ اقامت نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔

(٤) ﴿ويؤتون الزكاة﴾ ادائیگی زکوۃ پر پابندی رکھتے ہیں۔ اہل ایمان کی یہ دو نمایاں صفات حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے احکام دین پر ان کے پورا اترنے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

(٥)۔ ﴿ويطيعون الله ورسوله﴾ وہ اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی ہر بات مانتے، قبول کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

نہ تو شرک فی التوحید کرتے ہیں اور نہ ہی شرک فی الرسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان صفات کے حاملین اہل ایمان کیلئے وعدہ ربانی ہے کہ ﴿أولئك سيرحمهم الله﴾ کہ یہ خوش نصیب رحمتِ الٰہی کے مستحق ٹھہرتے ہیں جو دنیا میں بھی ہر موڑ پر ہر کام میں ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور روز آخرت بھی انہیں ان کا رب تعالیٰ اپنے عفو وکرم کے سایہ سے ڈھانپ لے گا۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ
بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ۝ اَلَمْ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ۝ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ
فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ۝ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝ فَرِحَ
الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ
يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَالُوْا لَا
تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا
يَفْقَهُوْنَ۝ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ
فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ
تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ
فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ۝ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ
اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَمَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ۝ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَا
دُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ
اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۝ وَ اِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ
وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ۝

لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا تو یہ اس میں بخیلی کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔ پس اس کی سزا میں اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اللہ سے ملنے کے دنوں تک، کیونکہ انہوں نے اللہ سے کئے ہوئے وعدے کے خلاف کیا اور کیونکہ وہ جھوٹ بولتے رہے ۝ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے اور اللہ تعالیٰ غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے ۝ جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں، پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے انہی کے لئے دردناک عذاب ہے ۝ ان کے لئے تو استغفار کر یا نہ کر۔ اگر تو ستر مرتبہ بھی ان کے لئے استغفار کرے تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے کفر کیا ہے ایسے فاسق لوگوں کو رب کریم ہدایت نہیں دیتا ۝ پیچھے رہ جانے والے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد اپنے بیٹھے رہنے پر خوش ہیں انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرنا پسند رکھا اور انہوں نے کہہ دیا اس گرمی میں مت نکلو۔ کہہ دیجئے کہ دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے کاش کہ وہ سمجھتے ہوتے ۝ پس انہیں چاہیے کہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں بدلے میں اس کے جو یہ کرتے تھے ۝ پس اگر اللہ تعالیٰ آپ کو ان کی کسی جماعت کی طرف لوٹا کر واپس لے آئے پھر یہ آپ سے میدان جنگ میں نکلنے کی اجازت طلب کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے ساتھ ہرگز چل نہیں سکتے اور نہ میرے ساتھ تم دشمنوں سے لڑائی کر سکتے ہو۔ تم نے پہلی مرتبہ ہی بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا پس تم پیچھے رہ جانے والوں میں ہی بیٹھے رہو ۝ ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کے جنازے کی ہرگز نماز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور مرتے دم تک بدکار اور بے اطاعت رہے ہیں ۝ آپ کو ان کے مال و اولاد کچھ بھی بھلے نہ لگیں اللہ کی چاہت یہی ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیاوی سزا دے اور یہ اپنی جانیں نکلنے تک کافر ہی رہیں ۝ جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مندوں کا ایک طبقہ آپ کے پاس آ کر یہ کہہ کر رخصت لے لیتا ہے کہ ہمیں تو بیٹھے رہنے والوں میں ہی چھوڑ دیجئے ۝

رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ
لَا یَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨٧﴾ لٰکِنِ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا
بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاُولٰٓئِکَ لَهُمُ الۡخَیۡرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ
الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿٨٩﴾ ع وَ جَآءَ
الۡمُعَذِّرُوۡنَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ لِیُؤۡذَنَ لَهُمۡ وَ قَعَدَ الَّذِیۡنَ
کَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ سَیُصِیۡبُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡهُمۡ
عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿٩٠﴾ لَیۡسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَی الۡمَرۡضٰی وَلَا
عَلَی الَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ مَا یُنۡفِقُوۡنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوۡا لِلّٰهِ
وَرَسُوۡلِهٖ ؕ مَا عَلَی الۡمُحۡسِنِیۡنَ مِنۡ سَبِیۡلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ
رَّحِیۡمٌ ﴿٩١﴾ ۙ وَّلَا عَلَی الَّذِیۡنَ اِذَا مَاۤ اَتَوۡکَ لِتَحۡمِلَهُمۡ قُلۡتَ
لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحۡمِلُکُمۡ عَلَیۡهِ ۪ تَوَلَّوۡا وَّ اَعۡیُنُهُمۡ تَفِیۡضُ مِنَ
الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوۡا مَا یُنۡفِقُوۡنَ ﴿٩٢﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی
الَّذِیۡنَ یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ وَهُمۡ اَغۡنِیَآءُ ۚ رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا
مَعَ الۡخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٩٣﴾

یہ تو خانہ نشین عورتوں کا ساتھ دینے پر ریجھ گئے اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی اب
وہ کچھ سمجھ عقل نہیں رکھتے ﴿٨٧﴾ لیکن خود رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھ
کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ بھلائیوں
والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ﴿٨٨﴾ انہی کے لئے اللہ نے وہ
جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔
یہی بہت بڑی کامیابی ہے ﴿٨٩﴾ بادیہ نشینوں میں سے عذر والے لوگ حاضر ہوئے کہ
انہیں رخصت دے دی جائے اور وہ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول
سے جھوٹی باتیں بنائی تھیں۔ اب تو ان میں جتنے کفار ہیں انہیں دکھ دینے والی مار پہنچ
کر رہے گی ﴿٩٠﴾ ضعیفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی
نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں، ایسے
نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے ﴿٩١﴾ ہاں
ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو
آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تمہاری سواری کے لئے کچھ بھی نہیں پاتا تو وہ رنج و غم
سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کرنے کے
لئے کچھ بھی میسر نہیں ﴿٩٢﴾ بیشک انہیں لوگوں پر راہ الزام ہے جو باوجود دولتمند ہونے
کے آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں یہ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ رہنے پر خوش
ہیں اور ان کے دلوں پر مہر خداوندی لگ چکی ہے جس سے وہ محض بے علم ہو گئے ہیں ﴿٩٣﴾

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا
لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى
اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَ رَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَ
الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ
لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ
اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ ۫ وَّمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا
يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٩٦﴾ اَلۡاَعۡرَابُ
اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّ اَجۡدَرُ اَلَّا يَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿٩٧﴾ وَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ
مَنۡ يَّتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ
عَلَيۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٩٨﴾ وَ مِنَ
الۡاَعۡرَابِ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا
يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ
لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٩٩﴾ ع
وَ السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَ الَّذِيۡنَ
اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ وَ اَعَدَّ
لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ
ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ
مُنٰفِقُوۡنَ ؕۛ وَ مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ؔۛ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا
تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ
اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿١٠١﴾ ۚ وَ اٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا
عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ
سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿١٠٣﴾

یہ لوگ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ
کہہ دیجئے کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں گے اللہ تعالیٰ ہم کو تمہاری خبر
دے چکا ہے اور آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمہاری کارگزاری دیکھ لیں گے پھر اسی
کے پاس لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے پر وہ تم کو بتا دے گا
جو کچھ تم کرتے تھے ﴿٩٤﴾ ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم
ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ سو تم ان کو ان کی
حالت پر چھوڑ دو۔ وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کاموں کے
بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے ﴿٩٥﴾ یہ اس لئے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو
جاؤ۔ سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تو ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا ﴿٩٦﴾
دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بھی بہت ہی سخت ہیں اور ان کو ایسا ہونا چاہیے کہ ان کو ان
احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ بڑا علم والا بڑی
حکمت والا ہے ﴿٩٧﴾ اور ان دیہاتیوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں
اس کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تم مسلمانوں کے واسطے برے وقت کے منتظر رہتے ہو برا وقت
ان ہی پر پڑنے والا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ﴿٩٨﴾ اور بعض اہل دیہات میں
ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ
کرتے ہیں اس کو عنداللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دعا کا ذریعہ بناتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بیشک ان کے لئے موجب قربت
ہے، ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی
رحمت والا ہے ﴿٩٩﴾ اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص
کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے
اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی
جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے ﴿١٠٠﴾ اور کچھ تمہارے گردوپیش والوں میں
اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق پر اڑے ہوئے ہیں، آپ ان کو نہیں
جانتے ان کو ہم جانتے ہیں ہم ان کو دوہری سزا دیں گے پھر وہ بڑے بھاری عذاب کی
طرف بھیجے جائیں گے ﴿١٠١﴾ اور کچھ لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں جنہوں نے ملے
جلے عمل کئے تھے، کچھ بھلے اور کچھ برے اللہ سے امید ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے
بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے ﴿١٠٢﴾ آپ ان کے مالوں میں سے
صدقہ لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لئے دعا کیجئے
بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے جانتا
ہے ﴿١٠٣﴾

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ
يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَ قُلِ
اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ
وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا
يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ
قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ
عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ
رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾
اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ
اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ
نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا
يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي
التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں کامل ہے ﴿۱۰۴﴾ کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود دیکھ لے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے (بھی دیکھ لیں گے) اور ضرور تم کو اسی کے پاس جانا ہے جو تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ سو وہ تم کو تمہارا سب کیا ہوا بتلا دے گا ﴿۱۰۵﴾ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کا معاملہ اللہ کا حکم آنے تک ملتوی ہے ان کو سزا دے گا یا ان کی توبہ قبول کرلے گا اور اللہ خوب جاننے والا بڑا حکمت والا ہے ﴿۱۰۶﴾ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے اغراض کے لئے مسجد بنائی ہے کہ ضرر پہنچائیں اور کفر کی باتیں کریں اور ایمانداروں میں تفریق ڈالیں اور اس شخص کے قیام کا سامان کریں جو اس سے پہلے سے اللہ اور رسول کا مخالف ہے اور قسمیں کھائیں گے کہ ہم بجز بھلائی کے اور ہماری کچھ نیت نہیں، اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں ﴿۱۰۷﴾ آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے ﴿۱۰۸﴾ پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو، یا وہ شخص کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھاٹی کے کنارے پر جو کہ گرنے ہی کو ہو، رکھی ہو، پھر وہ اس کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی نہیں دیتا ﴿۱۰۹﴾ ان کی یہ عمارت جو انہوں نے بنائی ہے ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کی بنیاد پر (کانٹا بن کر) کھٹکتی رہے گی، ہاں مگر ان کے دل ہی اگر پاش پاش ہو جائیں تو خیر اور اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے ﴿۱۱۰﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں، اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم لوگ اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے ﴿۱۱۱﴾

آیت ۱۰۷: تبوک سے واپسی پر آپ ﷺ نے منافقین سے وعدہ فرمایا کہ میں نماز پڑھوں گا اِس مسجد میں لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے منافقین کے اصل عزائم کو بے نقاب کر دیا اِس سے وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا، کفر پھیلانا مسلمانوں کے درمیان تفریق پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے لئے کمین گاہ مہیا کرنا چاہتے تھے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے چند ساتھیوں کو وہاں بھیج کر مسجد ڈھا دی اور اُسے ختم کروا دیا۔

اَلتَّآٮِٕبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآٮِٕحُوۡنَ الرّٰكِعُوۡنَ
السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ النَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَ
الۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ
لِلنَّبِىِّ وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَ لَوۡ
كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ
الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ
مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ
مِنۡهُ ؕ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ
قَوۡمًۢا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮهُمۡ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ ؕ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ وَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ
وَّلِىٍّ وَّ لَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَ
الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ
عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ
خُلِّفُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَ
ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ
اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيۡمُ ﴿۱۱۸﴾ ع

وہ ایسے ہیں جوتوبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے
والے (یا راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم
کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے
والے اور ایسے مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے ﴿۱۱۲﴾ پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں
کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو
جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں ﴿۱۱۳﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ کے لئے
دعائے مغفرت کرنا وہ صرف وعدہ کے سبب تھا جو انہوں نے ان سے وعدہ کر لیا تھا۔ پھر
جب ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے محض بے تعلق ہو گئے واقعی
ابراہیم (علیہ السلام) بڑے نرم دل اور بردبار تھے ﴿۱۱۴﴾ اور اللہ ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو
ہدایت کر کے بعد میں گمراہ کر دے جب تک کہ ان چیزوں کو صاف صاف نہ بتلا دے
جن سے وہ بچیں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ﴿۱۱۵﴾ بلاشبہ اللہ ہی کی سلطنت ہے
آسمانوں اور زمین میں، وہی جلاتا اور مارتا ہے اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی یار ہے اور نہ
کوئی مددگار ﴿۱۱۶﴾ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے
حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا اس کے بعد ان میں سے ایک
گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ
اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے ﴿۱۱۷﴾ اور تین شخصوں کے حال پر بھی جن کا
معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ
ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ
نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی
تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا رحم والا ہے ﴿۱۱۸﴾

آیت ۱۱۳: اس کی تفسیر صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے عم بزرگوار ابو طالب کا آخری وقت آیا تو نبی کریم ﷺ اِن کے پاس گئے۔ جب اِن کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی تھے آپ ﷺ نے فرمایا "چچا جان لَآ اِلٰہ اِلا اللّٰہ پڑھ لیں، تا کہ میں اللہ کے ہاں حجت پیش کر سکوں، ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا کہ "اے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کے مذہب سے انحراف کرو گے؟ مرتے وقت یہ کیا کرنے لگے ہو؟ حتیٰ کہ اس حال میں اِن کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے روک نہیں دیا جاتا میں اِن کے لئے استغفار کرتا رہوں گا"۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کرنے سے روک دیا گیا۔ (صحیح بخاری کتاب تفسیر سورۃ التوبہ) اور سورۃ قصص کی آیت: ﴿إِنَّكَ لَا تَهۡدِي مَنۡ أَحۡبَبۡتَ﴾ (القصص:56) "(اے محمد ﷺ) تم جس کو دوست رکھتے ہوا سے ہدایت نہیں کر سکتے"۔ بھی اِس سلسلے میں نازل ہوئی۔ مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ کے لئے مغفرت کی دعا کی اجازت طلب فرمائی، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مسند احمد)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١١٩
مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ
يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ
نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا
مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ
وَ لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ
صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢٠ وَ لَا
يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢١
وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ
فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا
قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝١٢٢ يَاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا
فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝١٢٣ وَاِذَا مَآ
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝١٢٤ وَ
اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ
وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝١٢٥ اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ
كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ۝١٢٦ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝١٢٧ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢٨

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو ۝۱۱۹ مدینہ کے رہنے والوں
کو اور جو دیہاتی ان کے گردو پیش ہیں ان کو یہ زیبا نہیں تھا کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر پیچھے
رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں یہ اس سبب سے کہ ان کو
اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو تھکان پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو
کفار کے لئے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو خبر لی ان سب پر ان کا (ایک ایک)
نیک کام لکھا گیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتا ۝۱۲۰ اور جو کچھ چھوٹا بڑا
انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان ان کو طے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا
گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے ۝۱۲۱ اور مسلمانوں کو یہ نہ
چاہیے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی
جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل
کریں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں، ڈرائیں تاکہ وہ ڈر
جائیں ۝۱۲۲ اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور ان کے
لئے تمہارے اندر سختی ہونی چاہیے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ
ہے ۝۱۲۳ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو بعض منافقین کہتے ہیں کہ اس سورت
نے تم میں سے کس کے ایمان کو زیادہ کیا سو جو لوگ ایماندار ہیں اس سورت نے ان
کے ایمان کو زیادہ کیا ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں ۝۱۲۴ اور جن کے دلوں میں روگ ہے
اس سورت نے ان میں ان کی گندگی کے ساتھ اور گندگی بڑھا دی اور وہ حالت کفر ہی
میں مر گئے ۝۱۲۵ اور کیا ان کو نہیں دکھلائی دیتا کہ یہ لوگ ہر سال ایک بار یا دو بار کسی نہ کسی
آفت میں پھنستے رہتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے اور نہ نصیحت قبول کرتے ہیں ۝۱۲۶ جب
کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ تم کو کوئی دیکھتا تو
نہیں پھر چل دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا دل پھیر دیا اس وجہ سے کہ وہ بے سمجھ لوگ
ہیں ۝۱۲۷ تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن
کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے فائدے کے بڑے
خواہش مند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں ۝۱۲۸

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۖۗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ
رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۱۲۹

اٰیاتها ۱۰۹ ۱۰ سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ ۵۱ رکوعاتها ۱۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۱ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا
اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ
الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ۲ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى
الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۳ اِلَيۡهِ
مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ
يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّ عَذَابٌ
اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۴ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً
وَّ الۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَ
الۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ
لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۵ اِنَّ فِى اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ۶

پھر اگر روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میرے لئے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ۱۲۹

(سورۃ یونس۔سورہ نمبر ۱۰۔تعداد آیات ۱۰۹)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

الر یہ پُر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں ۱ کیا ان لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی کہ سب آدمیوں کو ڈرایئے اور جو ایمان لے آئے ان کو یہ خوشخبری سنایئے کہ ان کے رب کے پاس ان کو پورا اجر و مرتبہ ملے گا، کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے ۲ بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش قائم ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں ایسا اللہ تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو کیا تم پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتے ۳ تم سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے، اللہ نے سچا وعدہ کر رکھا ہے، بیشک وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا تا کہ ایسے لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے انصاف کے ساتھ جزا دے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے واسطے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملے گا اور دردناک عذاب ہوگا ان کے کفر کی وجہ سے ۴ وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تا کہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں بے فائدہ نہیں پیدا کیں۔ وہ یہ دلائل ان کو صاف صاف بتلا رہا ہے جو دانش رکھتے ہیں ۵ بلاشبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان لوگوں کے واسطے دلائل ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں ۶

آیت ۱۲۹: حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ آیت صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اِس کے ہموم (فکر و مشکلات) کو کافی ہو جائے گا۔ (سنن ابی داؤد)۔

سورۃ یونس: اس سورت میں جنت، دوزخ، حضرت نوح علیہ السلام، آسمان اور زمین کی تخلیق، چاند اور سورج کا بیان ہے۔

آیت ۳: **پکارو صرف اللہ کو:** مشرکین اور کفار، جو اصل مخاطب تھے، اِن کا عقیدہ تھا کہ یہ بت، جن کی یہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے ہاں اِن کی شفاعت کریں گے۔ اور اِن کو اللہ کے عذاب سے چھڑوائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہاں اللہ کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی اور یہ اجازت بھی اُن ہی لوگوں کے لئے ہوگی جن کے لئے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔ ﴿وَلَا يَشۡفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارۡتَضَىٰ﴾ (الانبیاء:28 / طہ:109 / نجم:26 / سبا:38 / البقرۃ:256) "اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے اللہ خوش ہو"۔

✿✿✿✿✿

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۷ؕ اُولٰٓئِكَ
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۰ؑ وَ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ
اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ
لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۱۱ وَ اِذَا مَسَّ
الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ
كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۲ وَ لَقَدْ
اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِيْنَ ۱۳ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۱۴ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ
قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ
بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۱۵ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ
وَ لَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۱۶ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۷ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ
شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۱۸

جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیاوی زندگی پر راضی ہو گئے اور اس
میں جی لگا بیٹھے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں ۷ ایسے لوگوں کا ٹھکانا ان کے
اعمال کی وجہ سے دوزخ ہے ۸ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کا
رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ان کے مقصد تک پہنچا دے گا نعمت کے باغوں میں جن
کے نیچے نہریں جاری ہونگی ۹ ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی سبحان اللہ اور ان کا باہمی سلام
یہ ہوگا السلام علیکم اور ان کی اخیر بات یہ ہوگی تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہان کا
رب ہے ۱۰ اور اگر اللہ لوگوں پر جلدی سے نقصان واقع کر دیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے
لئے جلدی مچاتے ہیں تو ان کا وعدہ کبھی سے پورا ہو چکا ہوتا سو ہم نے ان لوگوں کو جن کو
ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے ان کے حال پر چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں
بھٹکتے رہیں ۱۱ اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیٹے بھی، بیٹھے بھی،
کھڑے بھی۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے ہٹا دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا
اس نے اپنی تکلیف کے لئے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہیں تھا ان حد سے گزرنے
والوں کے اعمال کو ان کے لئے اس طرح خوش نما بنا دیا گیا ہے ۱۲ اور ہم نے تم سے پہلے
بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا جب کہ انہوں نے ظلم کیا حالانکہ ان کے پاس ان کے پیغمبر
بھی دلائل لے کر آئے، اور ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے، ہم مجرموں لوگوں کو ایسی ہی
سزا دیا کرتے ہیں ۱۳ پھر ان کے بعد ہم نے دنیا میں بجائے ان کے تم کو جانشین کیا تاکہ ہم
دیکھ لیں کہ تم کس طرح کام کرتے ہو ۱۴ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی
ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں یوں کہتے ہیں
کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
یوں کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں بس میں تو اس
کی پیروی کرونگا جو میرے پاس وحی کے ذریعے پہنچا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی
کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں ۱۵ آپ یوں کہہ دیجئے کہ اگر
اللہ کو منظور ہوتا تو نہ میں تم کو وہ پڑھ کر سناتا اور نہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی اطلاع فرماتا، کیونکہ میں
اس سے پہلے تو ایک بڑے حصہ عمر تک تم میں رہ چکا ہوں۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے ۱۶ سو اس
شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے، یقیناً
ایسے مجرموں کو اصلاً فلاح نہ ہوگی ۱۷ اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں
جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے
سفارشی ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، نہ
آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے ۱۸

وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝١٩ وَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝٢٠ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝٢١ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَ جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٢٢

اور تمام لوگ ایک ہی امت کے تھے پھر انہوں نے اختلاف پیدا کرلیا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہوتا ۝١٩ اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی جانب سے کوئی نشانی کیوں نہیں نازل ہوتی ؟ سو آپ انہیں فرما دیجئے کہ غیب کی خبر صرف اللہ کو ہے سو تم بھی منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۝٢٠ اور جب ہم لوگوں کو اس امر کے بعد کہ ان پر کوئی مصیبت پڑ چکی ہو کسی نعمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ تو فوراً ہی ہماری آیتوں کے بارے میں چالیں چلنے لگتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ چال چلنے میں تم سے زیادہ تیز ہے بالیقین ہمارے فرشتے تمہاری سب چالوں کو لکھ رہے ہیں ۝٢١ وہ اللہ ایسا ہے کہ تم کو خشکی اور دریا میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعے سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ ان سے خوش ہوتے ہیں ان پر ایک جھونکا سخت ہوا کا آتا ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ (برے) آ گھرے (اس وقت) سب خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارتے ہیں کہ اگر تو ہم کو اس سے بچا لے تو ہم ضرور شکر گزار بن جائیں گے ۝٢٢

علمی افادات

آیت ۲۲:

احساسات ومرئیات، کون ومکان کی پنہائیاں، عقلی دلائل وبراہین، شاہکار فطرت تخلیقات کا اختیار......وغیرہ اس سب کچھ پر تدبر وتامل کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ ہر چیز، ہر بات، ہر تصرف، ہر لمحہ اللہ رب العزت کی ربوبیت اس کے واحد لاشریک معبود برحق ہونے پر بین دلیل ہے۔ لیکن انسان کا ذاتی یا بیرونی اسباب وعوامل کی بناء پر فطرت سلیمہ سے انحراف، اس کے مزاج کا بگاڑ، اور اس کی باطل پرستانہ روش ہے کہ مسلمہ حقائق کو تسلیم کرنا اس پر کتنا دشوار گزرتا ہے۔ ان آیات بینات میں اللہ تعالیٰ نے ایک وقیع مثال کے ذریعہ اپنے بندوں کیلئے انسان کے خلافِ فطرت دھارے کے بہاؤ میں ایمانی فطری تقاضوں کو غرق آب کر دینے کا ذکر فرمایا چنانچہ واضح کیا ہے کہ خوشحالی یا بدحالی، فراخی رزق یا تنگدستی، خوشی ومسرت یا پریشانی وغم، امن وسکون یا خوف وخطر، شفا وصحت یا تکلیف ومرض، بیم ورجاء یا یاس وحسرت اور اندیشہ سود وزیاں کی بدلتی یہ شکلیں اور روبہ تغیر حالتیں، نئے نئے روپ ورنگ میں ڈھلتے شب وروز، اور حوادث وتغیرات کا پیہم تسلسل......یہی تو رب تعالیٰ کی پہچان ہے لیکن انسان کی الٹی کھوپڑی کا یہ عالم ہے فراخی کے بعد تنگی آ جائے تو رب کو کوستا ہے اور جب تنگی وترشی کے بعد فراخی وکشاکش نصیب ہوتی ہے قسما قسم کے مکر ودجل کرتا ہے اور فریب کاری سے کام لیتا ہے، کبھی اسے اپنی زیرکی، ہوشیاری اور کمال ذہانت وفطانت قرار دیتا ہے، تو کبھی ماسوائے اللہ کو اس کا مصدر ومنبع مانتا ہے، اور کبھی اسے فطری امر کہہ دیتا ہے اور اس میں سبق آموزی یا عبرت خیزی کا پہلو بھول بیٹھتا ہے، چنانچہ فرمایا: وہی 'اللہ' ہی تو ہے جس نے بحر وبر کو تمہارے لئے مسخر کر رکھا ہے جس نے فضاؤں کے دوش تمہاری گزرگاہیں بنا دی ہیں، اور دوران سفر جب حالات تمہاری منشا کے ہوتے ہیں تو تمہاری خوشیوں کا ٹھکانہ نہیں رہتا، لیکن یکایک حالات بدلتے بھی ہیں، سمندر میں طغیانی آ جاتی ہے، پہاڑ نما لہروں کے بے رحم تھپیڑے ہوتے ہیں کہ تمہارا منہ چڑانے لگتے ہیں......ایسے میں موت آنکھوں کے سامنے ناچتی نظر آ رہی ہوتی ہے، یقین ہو چلتا ہے کہ بازوں سے بندھے اور گردنوں میں لٹکائے تعویذ، مزعومہ خداؤں کی آویزاں کردہ یہ پھول چڑھی تصویریں اور یہ بت......نہ تو التجاء وپکار سن رہے ہیں اور نہ ہی ڈوبتے ہوؤں کو کنارہ دے سکنے میں ان کا کوئی کردار ہو سکتا ہے تو ایسے میں تم سبھی بیک زبان ہو کر اسی ایک اللہ کو بے تابی سے، گڑ گڑا کر پکار اٹھتے ہو کہ تو ہی واحد لاشریک معبود ہے، تو ہی ہے، بس تو ہی......بس ایک بار یہ آفت ٹال دے، اس مصیبت سے نجات دے دے، ساری زندگی تیری شکرگزاری کرتے رہیں گے، تیرے در پہ پڑے رہیں گے، ادھر ادھر کو بس دیکھ لیا، کوئی کچھ نہیں کر سکتا، آئندہ تجھ سے، تیری عبادت سے، تیری واحدانیت کے اقرار وایمان سے سرمو انحراف نہیں کریں گے......وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہوتا کیا ہے؟ بس: کنارہ ملنے کی دیر ہے کہ بغاوت پہ اتر آتے ہیں، کیے گئے سب اقرار، مانگی ہوئی دعائیں، دی ہوئی دُھائیاں، اور غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ کے ہو رہنے کے وعدے، سب دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں پھر سے وہی مشرکانہ روش، بت پرستانہ عقائد غیر اللہ سے امیدیں اور اللہ سے روگردانی کا عمل......! اگر یہ نہیں تو بتا پھر کافری کیا ہے؟

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ؗ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ
اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ
بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ؕ وَ
لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ
جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ
مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ
يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ
اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا
كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا
كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ
ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾

پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتا ہے تو فوراً ہی وہ زمین میں ناحق سرکشی کرنے لگتے ہیں
اے لوگو! یہ تمہاری سرکشی تمہارے لئے وبال ہونے والی ہے دنیاوی زندگی کے
(چند) فائدے ہیں، پھر ہمارے پاس تم کو آنا ہے پھر ہم سب تمہارا کیا ہوا تم کو بتلا
دیں گے ﴿۲۳﴾ پس دنیاوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی
برسایا پھر اس سے زمین کی نباتات، جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں، خوب گنجان
ہو کر نکلی یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب
زیبائش ہوگئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے ہیں
تو دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حکم (عذاب) آ پڑا سو ہم نے
اس کو ایسا صاف کر دیا کہ گویا کل وہ موجود ہی نہ تھی۔ ہم اس طرح آیات کو صاف
صاف بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو سوچتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے
گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے ﴿۲۵﴾
جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی اور ان کے
چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں اور اس
میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۶﴾ اور جن لوگوں نے بدکام کئے ان کی بدی کی سزا اس کے برابر
ملے گی اور ان کی ذلت چھائے گی، ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہ بچا سکے گا گویا ان کے
چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیئے گئے ہیں یہ لوگ دوزخ
میں رہنے والے ہیں، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۷﴾ اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے
جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے
شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کی آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے وہ شرکا
کہیں گے کہ کیا تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔؟ ﴿۲۸﴾ سو ہمارے تمہارے درمیان
اللہ کافی ہے گواہ کے طور پر کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی ﴿۲۹﴾ اس مقام پر ہر شخص
اپنے اگلے کئے ہوئے کاموں کی جانچ کر لے گا اور یہ لوگ اللہ کی طرف جو ان کا
مالک حقیقی ہے لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ جھوٹ باندھا کرتے تھے سب ان سے
غائب ہو جائیں گے ﴿۳۰﴾

قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اَمَّنۡ يَّمۡلِكُ السَّمۡعَ
وَالۡاَبۡصَارَ وَ مَنۡ يُّخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَ يُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ
مِنَ الۡحَىِّ وَ مَنۡ يُّدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلۡ
اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعۡدَ
الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ
رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡۤا اَنَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۳﴾ قُلۡ هَلۡ مِنۡ
شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبۡدَؤُا
الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۳۴﴾ قُلۡ هَلۡ مِنۡ
شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَقِّ ؕ
اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ
اَنۡ يُّهۡدٰى ۚ فَمَا لَكُمۡ ۟ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾

آپ کہئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ تو ان سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے ﴿۳۱﴾ سو یہ ہے اللہ تعالیٰ جو تمہارا رب حقیقی ہے۔ پھر حق کے بعد اور کیا رہ گیا بجز گمراہی کے، پھر کہاں پھرے جاتے ہو ﴿۳۲﴾ اسی طرح آپ کے رب کی یہ بات کہ ایمان نہ لائیں گے، تمام فاسق لوگوں کے حق میں ثابت ہو چکی ہے ﴿۳۳﴾ آپ یوں کہیے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ہے جو پہلی بار بھی پیدا کرے، پھر دوبارہ بھی پیدا کرے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ تم کہاں پھرے جاتے ہو؟ ﴿۳۴﴾ آپ کہئے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے کہ حق کا راستہ بتاتا ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی حق کا راستہ بتاتا ہے تو پھر آیا جو شخص حق کا راستہ بتاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بغیر بتائے خود ہی راستہ نہ سوجھے پس تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کیسے فیصلے کرتے ہو ﴿۳۵﴾

علمی افادات

آیت ۳۱-۳۲:

ان آیات میں ماسوائے اللہ کے پجاریوں کی عقلوں کو اپیل کرنے والا سوال وجواب کا سلسلہ مذکور ہے۔ جو بڑا دھیما، بڑا وقیع، بڑا منطقی اور بڑا ہی مؤثر اور دعوت دین کا کامیاب طریقہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان اہل شرک کے سامنے چند بنیادی سوالات رکھنے، اور ان پر جوابات طلب کرنے کا کہا ہے، یقیناً در در کی ٹھوکریں کھانے والے، جگہ بے جگہ ایڑیاں رگڑنے والے اور طرح طرح کے شرکاء اللہ کے یہ پجاری دم بخود ہو جائیں گے، اور ایک اللہ کی ربوبیت اور اس کے نتیجہ میں تقاضائے الوہیت کے اقرار سے کوئی مفر نہ پاسکیں گے۔ پوچھئے ان سے کہ:

١۔ آسمان سے بارش برسا کر، زمین سے اناج غلہ، پھل، خوراک ودیگر اجناس پیدا فرما کر تمہارے اور تمہارے چوپایوں اور دیگر مخلوقات کے رزق کا بندوبست کس کے اختیار میں ہے......؟

٢۔ انسانی جسم اور دیگر ذی روح انواع واقسام کی مخلوقات کی حسیات اور بالخصوص سمع وبصر کی نفع بخش قدرت کون ودیعت کرتا ہے؟

٣۔ کون ہے کہ جس کی قدرت واختیار میں ہے یہ موت وحیات، یہ جلانا اور یہ مارنا، یہ زندہ سے مردہ کو اور مردہ سے زندہ کو نکالنا؟ (قدیم وجدید آراء ونظریات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن یہ امر مسلم ہے کہ موت وحیات پر قدرت واختیار صرف ایک اللہ کا ہے)

٤۔ کائنات وموجودات کا نظام چلا رہا ہے تو کون؟ اس میں تصرف اور تدبیر کس کے ہاتھ میں ہے، گردش شمس وقمر ہو یا لیل ونہار کا ایک دوسرے کے پیچھے آنا جانا اور ارض وسماء کا تھامنا، ٹھہرانا، اور مافیہما کا ضابطۂ قدرت کے تابع رہنا کہ کوئی بھی چیز اپنے مدار سے، اپنے میدان سے، اپنے عمل سے اور اسے تفویض کردہ کنہ وکیفیت سے سرمو ادھر ادھر نہیں، سب کچھ محکم ہے، باضابطہ ہے، اللہ کے حکم کے تابع ہے۔

ذرا پوچھئے تو ان اہل شرک وبدعت سے: ہے کوئی جو ان امور میں ادنی برابر بھی تصرف کر رہا ہو، یا اس کا حق بھی رکھتا ہو؟ ﴿فَسَيَقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ﴾ یہ سبھی کہہ اٹھیں گے کہ سب کچھ میں مصرف ومدبر صرف ایک ہے۔ اور وہ اللہ ہے۔ تو پھر ان سے کہیے کہ: اس کیساتھ کسی کو ہمسر، ہم پلہ، برابر یا شریک تخلیق، شریک صفات الٰہیہ اور شریک حقوق وحدانیت والوہیت کیوں کرتے ہو؟

❋❋❋❋❋

وَ مَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٣٦ وَ مَا كَانَ هٰذَا
الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ
وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝٣٨ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ
تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٩ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَ مِنْهُمْ
مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٤٠ؒ وَ اِنْ
كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ
مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٤١ وَ مِنْهُمْ مَّنْ
يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَ لَوْ كَانُوْا لَا
يَعْقِلُوْنَ ۝٤٢ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي
الْعُمْيَ وَ لَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٤٣ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ
شَيْـًٔا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٤٤ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ
كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ
قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ ۝٤٥ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا
يَفْعَلُوْنَ ۝٤٦ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٤٧ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤٨ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّ
لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٤٩

اور ان میں سے اکثر لوگ صرف گمان پر چل رہے ہیں یقیناً گمان، حق (کی معرفت)
میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتا یہ جو کچھ کر رہے ہیں یقیناً اللہ کو سب خبر ہے ۝٣٦ اور یہ قرآن
ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر (اپنے ہی سے) گھڑ لیا گیا ہو۔ بلکہ یہ تو (ان
کتابوں کی) تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے قبل نازل ہو چکی ہیں اور کتاب (احکام
ضروریہ) کی تفصیل بیان کرنے والا اس میں کوئی بات شک کی نہیں کہ رب العالمین کی
طرف سے ہے ۝٣٧ کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو گھڑ لیا ہے؟ آپ کہہ دیجئے
کہ پھر تم اس کے مثل ایک ہی سورت لاؤ اور جن جن غیر اللہ کو بلا سکو، بلا لو اگر تم سچے ہو ۝٣٨
بلکہ ایسی چیز کو جھٹلانے لگے جس کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لائے اور ہنوز ان کو اس کا ہی
نتیجہ ملا جو لوگ ان سے پہلے ہوئے ہیں اسی طرح انہوں نے بھی جھٹلایا تھا، سو دیکھ لیجئے
ان ظالموں کا انجام کیا ہوا ۝٣٩ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اس پر ایمان لے آئیں
گے اور بعض ایسے ہیں کہ اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اور آپ کا رب فساد کرنے والوں کو
خوب جانتا ہے ۝٤٠ اور اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو یہ کہہ دیجئے کہ میرے لئے میرا عمل اور
تمہارے لئے تمہارا عمل، تم میرے عمل سے بری ہو اور میں تمہارے عمل سے بری
ہوں ۝٤١ اور ان میں بعض ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگائے بیٹھے ہیں کیا آپ بہروں
کو سناتے ہیں گو ان کو سمجھ بھی نہ ہو ۝٤٢ اور ان میں بعض ایسے ہیں آپ کو دیکھ رہے ہیں۔
پھر کیا آپ اندھوں کو راستہ دکھلانا چاہتے ہیں گو ان کو بصیرت نہ ہو ۝٤٣ یہ یقینی بات ہے کہ
اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۝٤٤ اور ان کو وہ
دن یاد دلائیے جس میں اللہ ان کو (اپنے حضور) جمع کرے گا (تو ان کو ایسا محسوس ہوگا)
کہ گویا وہ (دنیا میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہونگے اور آپس میں ایک
دوسرے کو پہچاننے کو ٹھہرے ہوں۔ واقعی خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ
کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والے نہ تھے ۝٤٥ اور جس کا ہم ان سے وعدہ
کر رہے ہیں اس میں سے کچھ تھوڑا سا اگر ہم آپ کو دکھلا دیں یا (ان کے ظہور سے پہلے) ہم
آپ کو وفات دے دیں سو ہمارے پاس تو ان کو آنا ہی ہے۔ پھر اللہ ان کے سب افعال
پر گواہ ہے ۝٤٦ اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہے، سو جب ان کا وہ رسول آچکتا ہے ان
کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا ۝٤٧ اور یہ لوگ کہتے ہیں
کہ یہ وعدہ کب ہوگا؟ اگر تم سچے ہو ۝٤٨ آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے تو کسی
نفع کا اور کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو، ہر امت کے لئے ایک معین
وقت ہے جب ان کا وہ معین وقت آ پہنچتا ہے تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ
آگے سرک سکتے ہیں ۝٤٩

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا
يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ (٥٠) اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ط
آٰلْئٰنَ وَ قَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ (٥١) ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ج هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ
تَكْسِبُوْنَ (٥٢) وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ط قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْٓ اِنَّهٗ
لَحَقٌّ ج وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (٥٣) ع وَ لَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ
مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ط وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ ج وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (٥٤) اَلَآ
اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (٥٥) هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (٥٦) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ لا وَ هُدًى وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (٥٧) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ
فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (٥٨) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ط
قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ (٥٩) وَ مَا ظَنُّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ (٦٠) ع

آپ فرما دیجئے کہ یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب رات کو آ پڑے یا دن کو تو عذاب میں کونسی
چیز ایسی ہے کہ مجرم لوگ اس کو جلدی مانگ رہے ہیں (٥٠) کیا پھر جب وہ آ ہی پڑے گا اس
پر ایمان لاؤ گے۔ ہاں اب مانا! حالانکہ تم جلدی مچایا کرتے تھے (٥١) پھر ظالموں سے کہا
جائے گا کہ ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ تم کو تو تمہارے کئے کا ہی بدلہ ملا ہے (٥٢) اور وہ آپ سے
دریافت کرتے ہیں کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ ہاں قسم ہے میرے رب
کی وہ واقعی سچ ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے (٥٣) اور اگر ہر جان، جس نے ظلم
(شرک) کیا ہے، کے پاس اتنا ہو کہ ساری زمین بھر جائے تب بھی اس کو دے کر اپنی
جان بچانے لگے اور جب عذاب کو دیکھیں گے تو پشیمانی کو پوشیدہ رکھیں گے۔ اور ان کا
فیصلہ انصاف کے ساتھ ہوگا۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا (٥٤) یاد رکھو کہ جتنی چیزیں آسمانوں میں
اور زمین میں ہیں سب اللہ ہی کی ملک ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن
بہت سے آدمی علم نہیں رکھتے (٥٥) وہی جان ڈالتا ہے وہی جان نکالتا ہے اور تم سب اسی کے
پاس لائے جاؤ گے (٥٦) اے لوگوں! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک
ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رہنمائی
کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے (٥٧) آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو
اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع
کر رہے ہیں (٥٨) آپ کہیے یہ تو بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم
نے اس کا کچھ حصہ حرام اور کچھ حلال قرار دے لیا۔ آپ پوچھئے کہ کیا تم کو اللہ نے حکم دیا
تھا یا اللہ پر بہتان ہی کرتے ہو (٥٩) اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کا
قیامت کی نسبت کیا گمان ہے واقعی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہے لیکن اکثر آدمی
شکر نہیں کرتے (٦٠)

آیت ٥٩: حضرت نوح علیہ السلام نے بھی ساڑھے 9 سو سال تبلیغ کرنے کے بعد بد دعا فرمائی۔ "اے رب زمین پر ایک کافر کو بھی بسا نہ رہنے دے"۔ (نوح:26) حضرت نوح علیہ السلام کے اِس قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کا دین اسلام ہی رہا ہے۔ گو شرائع مختلف اور مناہج متعدد رہے جیسا کہ آیت ﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا﴾ (المائدۃ:48) لیکن دین سب کا اسلام تھا۔ (ملاحظہ ہو سورۃ نمل 91، سورۃ البقرہ 131، 132، سورۃ یوسف 101، سورہ یونس 84، سورۃ الاعراف 162، سورۃ نمل 66، سورۃ المائدۃ 66، 111، اور سورۃ الانعام 162، 163) یعنی قوم نے تمام تر وعظ و نصیحت کے باوجود تکذیب کا راستہ نہیں چھوڑا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام اور اِن پر ایمان لانے والوں کو ایک کشتی میں بٹھا کر بچا لیا باقی سب کو حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کو بھی غرق کر دیا۔ یعنی زمین میں اِن بچنے والوں کو پچھلے لوگوں کا جانشین بنایا۔ پھر اِنسانوں کی آئندہ نسل انہی لوگوں بالخصوص حضرت نوح g کے تینوں بیٹوں سے چلی، اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کہا جاتا ہے اِن بیٹوں کے نام تھے، حام، سام، یافث۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بد دعا کی قبول ہوئی فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے دریا پار کر لیا۔

وَ مَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا
تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ
فِيْهِ ؕ وَ مَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي
الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ وَ لَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَآ اَكْبَرَ
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا
يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا
تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾ وَ لَا
يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ ؕ وَ مَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ
وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾
قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ
بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ
فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ
ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا
تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾

اورآپ کسی حال میں ہوں آپ کہیں سے قرآن پڑھتے ہوں اور جو کام بھی کرتے
ہوں ہم کوسب کی خبر رہتی ہے جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہواور آپ کے رب
سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے
چھوٹی اور نہ کوئی چیز بڑی مگر یہ سب کتاب مبین میں ہے ﴿۶۱﴾ یاد رکھو کے اللہ کے
دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں ﴿۶۲﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان
لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں ﴿۶۳﴾ ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی اور
آخرت میں بھی خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی باتوں میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا۔ یہ بڑی
کامیابی ہے ﴿۶۴﴾ آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں تمام تر غلبہ اللہ ہی کے لئے ہے وہ
سنتا اور جانتا ہے ﴿۶۵﴾ یا رکھو جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں یہ سب
اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کر رہے ہیں کس چیز
کی پیروی کر رہے ہیں اور محض اٹکلیں لگا رہے ہیں ﴿۶۶﴾ وہ ایسا ہے جس نے تمہارے
لئے رات بنائی تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن بھی اس طور بنایا کہ دیکھنے بھالنے کا
ذریعہ، تحقیق اس میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں ﴿۶۷﴾ وہ کہتے ہیں کہ اللہ
اولاد رکھتا ہے۔ سبحان اللہ! وہ تو کسی کا محتاج نہیں اس کی ملکیت ہے جو کچھ آسمانوں
میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تمہارے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔ کیا اللہ کے
ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کا تم علم نہیں رکھتے ﴿۶۸﴾ آپ کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر
جھوٹ افترا کرتے ہیں وہ کامیاب نہ ہونگے ﴿۶۹﴾ یہ دنیا میں تھوڑا سی عیش ہے پھر
ہمارے پاس ان کو آنا ہے پھر ہم ان کو ان کے کفر کے بدلے سخت عذاب چکھائیں
گے ﴿۷۰﴾ اور آپ ان کو نوح (علیہ السلام) کا قصہ پڑھ کر سنایئے جب کہ انہوں نے
اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم! اگر تم کو میرا رہنا اور احکام الٰہی کی نصیحت کرنا
بھاری معلوم ہوتا ہے تو میرا اللہ پر ہی بھروسہ ہے تم اپنی تدبیر مع اپنے شرکا کے پختہ کر
لو پھر تمہاری تدبیر تمہاری گھٹن کا باعث نہ ہونی چاہے پھر میرے ساتھ کر گزرو اور مجھ
کو مہلت نہ دو ﴿۷۱﴾ پھر بھی اگر تم اعراض ہی کئے جاؤ تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو
نہیں مانگا میرا معاوضہ تو صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں
مسلمانوں میں سے رہوں ﴿۷۲﴾

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ
وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ
فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ
قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا
فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى
اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا يُفْلِحُ
السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَ مَا نَحْنُ
لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ
عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ
اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ
السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ؑ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى
خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ
لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ
مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ
كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ۙ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا
بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾

سو وہ لوگ ان کو جھٹلاتے رہے پس ہم نے ان کو اور جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو
نجات دی اور ان کو جانشین بنایا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو غرق کر
دیا۔ سو دیکھنا چاہیے کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ڈرائے جا چکے تھے ﴿۷۳﴾ پھر نوح (علیہ
السلام) کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا سو وہ ان کے پاس
روشن دلیلیں لے کر آئے پس جس چیز کو انہوں نے اول میں جھوٹا کہہ دیا یہ نہ ہوا کہ پھر
اس کو مان لیتے اللہ تعالیٰ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر بند لگا دیتا ہے ﴿۷۴﴾
پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو فرعون اور ان کے
سرداروں کے پاس اپنی نشانیاں دے کر بھیجا سو انہوں نے تکبر کیا اور وہ لوگ مجرم قوم
تھے ﴿۷۵﴾ پھر جب ان کو ہمارے پاس سے صحیح دلیل پہنچی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یقیناً یہ
صریح جادو ہے ﴿۷۶﴾ موسیٰؑ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ کیا تم اس صحیح دلیل کی نسبت جب
کہ تمہارے پاس پہنچی ایسی بات کہتے ہو کیا یہ جادو ہے، حالانکہ جادوگر کامیاب نہیں ہوا
کرتے ﴿۷۷﴾ وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ
سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو دنیا میں بڑائی مل
جائے اور ہم تم دونوں کو کبھی نہ مانیں گے ﴿۷۸﴾ اور فرعون نے کہا میرے پاس تمام ماہر
جادوگروں کو حاضر کرو ﴿۷۹﴾ پھر جب جادوگر آئے تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا
کہ ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو ﴿۸۰﴾ سو جب انہوں نے ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے
فرمایا کہ یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو بھی درہم برہم کئے
دیتا ہے اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا ﴿۸۱﴾ اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے
ثابت کر دیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں ﴿۸۲﴾ پس موسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی قوم
میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے
ڈرتے ڈرتے کہ کہیں ان کو تکلیف پہنچائے اور واقع میں فرعون اس ملک میں زور رکھتا
تھا، اور یہ بھی بات تھی کہ وہ حد سے باہر ہو جاتا تھا ﴿۸۳﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا
کہ اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو ﴿۸۴﴾
انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا، اے ہمارے پروردگار! ہم کو ان
ظالموں کیلئے فتنہ نہ بنا ﴿۸۵﴾ اور ہم کو اپنی رحمت سے ان کافر لوگوں سے نجات دے ﴿۸۶﴾ اور
ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان
لوگوں کے لئے مصر میں گھر برقرار رکھو اور تم سب اپنے انہی گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ
قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں ﴿۸۷﴾

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ
اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا
اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى
يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾
وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
بَغْيًا وَّ عَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْـٰٔنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ
اٰيَةً ۭ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع وَ
لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾
فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ
يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ ۙ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ ۙ وَ لَوْ جَآءَتْهُمْ
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! تو نے فرعون کو اور اس کے
سرداروں کو سامان زینت اور طرح طرح کے مال دنیاوی زندگی میں دیئے اے ہمارے
رب! (اسی واسطے دیئے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں۔ اے ہمارے رب! انکے
مالوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے سو یہ ایمان نہ لانے پائیں
یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں ﴿٨٨﴾ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر
لی گئی، سو تم ثابت قدم رہو اور ان لوگوں کی راہ نہ چلنا جن کو علم نہیں ﴿٨٩﴾ ہم نے بنی اسرائیل
کو دریا سے پار کر دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم اور زیادتی کے
ارادہ سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا میں ایمان لاتا ہوں کہ جس پر بنی
اسرائیل ایمان لائے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ﴿٩٠﴾
(جواب دیا گیا کہ) اب ایمان لاتا ہے؟ اور پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں داخل رہا
﴿٩١﴾ سو آج ہم تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لئے نشان عبرت جو تیرے بعد
ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ﴿٩٢﴾ اور ہم نے بنی
اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔ سو
انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم پہنچ گیا یقینی بات ہے کہ آپ کا
رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن پر وہ اختلاف
کرتے تھے ﴿٩٣﴾ پھر اگر آپ اس کی طرف سے شک میں ہوں جس کو ہم نے آپ کے
پاس بھیجا ہے تو آپ ان لوگوں سے پوچھ دیکھئے جو آپ سے پہلی کتابوں کو پڑھتے ہیں،
بیشک آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے سچی کتاب آئی ہے۔ آپ ہرگز شک
کرنے والوں میں سے نہ ہوں ﴿٩٤﴾ اور نہ ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی
آیتوں کو جھٹلایا، کہیں آپ خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو جائیں ﴿٩٥﴾ یقیناً جن لوگوں
کے حق میں آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے وہ ایمان نہ لائیں گے ﴿٩٦﴾ گو ان کے
پاس تمام نشانیاں پہنچ جائیں جب تک وہ دردناک عذاب کو نہ دیکھ لیں ﴿٩٧﴾

آیت ٩٢: ایک حدیث میں آتا ہے کہ جبرئیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ ”جس وقت فرعون غرق ہوتے ہوئے ایمان کا اظہار کر رہا تھا تو میں سمندر سے کیچڑ لے کر اس کے منہ میں ڈال رہا تھا۔ تاکہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہ کہہ سکے، مجھے اندیشہ تھا کہ اِس کلمے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے مستحق رحمت نہ قرار دے دے“۔ (ترمذی تفسیر سورہ یونس رقم الحدیث: 3107، مسند احمد ص: 309، الفتح ربانی، ج 18، ص 176، 178)

جب فرعون غرق ہو گیا تو اِس کی موت کا بہت سے لوگوں کو یقین نہیں آیا اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا، اِس نے اِس کی لاش کو باہر خشکی پر پھینک دیا، جس کا مشاہدہ پھر سب نے کیا مشہور ہے کہ آج بھی یہ لاش مصر کے عجائب خانے میں محفوظ ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

❁❁❁❁❁

فَلَوۡ لَا كَانَتۡ قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ
يُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡىِ فِى الۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا وَ مَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾ وَ لَوۡ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنۡ فِى
الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا
مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ
وَ يَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انۡظُرُوۡا
مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَ النُّذُرُ
عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلۡ يَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَيَّامِ
الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ قُلۡ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ
الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ ۚ
حَقًّا عَلَيۡنَا نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ
فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ دِيۡنِىۡ فَلَاۤ اَعۡبُدُ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ وَ لٰكِنۡ اَعۡبُدُ اللّٰهَ الَّذِىۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ ۖۚ وَ اُمِرۡتُ اَنۡ
اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۱۰۴﴾ وَ اَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ
حَنِيۡفًا ۚ وَ لَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ لَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾

چنانچہ کوئی بستی ایمان نہ لائی کہ ایمان لانا اس کو نافع ہوتا سوائے یونس (علیہ السلام) کی
قوم کے جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو دنیاوی زندگی میں ان پر
سے ٹال دیا اور ان کو ایک وقت (خاص) تک کے لئے زندگی سے فائدہ اٹھانے کا موقع
دیا ﴿۹۸﴾ اور اگر آپ کا رب چاہتا تمام روئے زمین کے لوگ سب کے سب ایمان لے
آتے تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں یہاں تک کہ وہ مومن ہی ہو جائیں ﴿۹۹﴾
حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا اللہ کے حکم کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر
گندگی ڈال دیتا ہے ﴿۱۰۰﴾ آپ کہہ دیجئے کہ تم غور کرو کہ کیا کیا چیزیں آسمانوں میں اور زمین
میں ہیں اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کو نشانیاں اور دھمکیاں کچھ فائدہ نہیں
پہنچاتیں ﴿۱۰۱﴾ سو وہ لوگ صرف ان لوگوں کے سے واقعات کا انتظار کر رہے ہیں جو ان سے
پہلے گزر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اچھا تو تم انتظار میں رہو میں بھی تمہارے ساتھ
انتظار کرنے والوں میں ہوں ﴿۱۰۲﴾ پھر ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے،
اسی طرح ہمارے ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں ﴿۱۰۳﴾ آپ کہہ دیجئے
کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے شک میں ہو تو میں ان معبودوں کی عبادت
نہیں کرتا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو لیکن ہاں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو
تمہاری جان قبض کرتا ہے اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے
رہوں ﴿۱۰۴﴾ اور یہ کہ اپنا رخ یکسو ہو کر (اس) دین کی طرف کر لینا اور کبھی مشرکوں میں سے
نہ ہونا۔ اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر
پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۱۰۶﴾

آیت ۹۸: حضرت یونس علیہ السلام کی قوم ایسی ہوئی ہے کہ جب وہ ایمان لے آئی تو اللہ نے اُس سے عذاب دور کر دیا۔ مختصراً پس منظر یہ ہے کہ یونس علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اِن کی تبلیغ ودعوت سے اِن کی قوم متاثر نہیں ہو رہی ہے تو انہوں نے اپنی قوم میں اعلان کر دیا کہ فلاں فلاں دن تم پر عذاب آئے گا اور خود وہاں سے نکل گئے۔ جب بادل کی طرح عذاب اِن پر اوڑ آیا تو وہ بچوں اور عورتوں حتیٰ کہ جانوروں سمیت ایک میدان میں جمع ہو گئے۔ اور اللہ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری اور توبہ واستغفار شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اِن کی توبہ قبول فرما کر اِن سے عذاب ٹال دیا، یونس علیہ السلام آنے جانے والے لوگوں سے اپنی قوم کا حال معلوم کرتے رہتے تھے، انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن کی قوم سے عذاب ٹال دیا ہے، تو انہوں نے اپنی تکذیب کے بعد اِس قوم میں جانا پسند نہیں کیا بلکہ وہ اِن سے ناراض ہو کر کسی اور طرف روانہ ہو گئے جس پر وہ کشتی کا واقعہ پیش آیا۔ (فتح القدیر)۔ البتہ مفسرین کے درمیان اِس امر میں اختلاف ہے کہ قوم یونس کب ایمان لائی؟ عذاب دیکھ کر لائی جبکہ ایمان لانا نافع نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اِسے اپنے اِس قانون سے مستثنیٰ کر کے اِس کے ایمان کو قبول کر لیا یا ابھی وہ عذاب نہیں آیا تھا یعنی وہ مرحلہ نہیں آیا تھا کہ جب ایمان نافع نہیں ہوتا لیکن قرآن کریم نے قوم یونس کا اِلاّ کے ساتھ جو استثنا کیا ہے وہ پہلی تفسیر کی تائید کرتا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ يُّرِدْكَ
بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ
اصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

اٰيَاتُهَا ١٢٣ | ١١ سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ ٥٢ | رُكُوْعَاتُهَا ١٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
خَبِيْرٍ ۙ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
وَّبَشِيْرٌ ۙ﴿٢﴾ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ
مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ
فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾
اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا
حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہیے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے اور وہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے ﴿١٠٧﴾
آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! تمہارے پاس حق تمہارے رب کی طرف سے پہنچ چکا ہے اس لئے جو شخص راہ راست پر آ جائے سو وہ اپنے واسطے راہ راست پر آئے گا اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا اسی پر پڑے گا اور میں تم پر مسلط نہیں کیا گیا ﴿١٠٨﴾
اور آپ اس کی پیروی کرتے رہیے جو کچھ آپ کے پاس وحی بھیجی جاتی ہے اور صبر کیجئے (!) یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کر دے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا ہے ﴿١٠٩﴾

(سورۃ ھود۔ سورہ نمبر ١١۔ تعداد آیات ١٢٣)۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

الر، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے ﴿١﴾ یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ﴿٢﴾ اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اس کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ جھٹلاتے رہے تو مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے ﴿٣﴾ تم کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے اور وہ ہر شے پر پوری قدرت رکھتا ہے ﴿٤﴾ یاد رکھو وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کئے دیتے ہیں تاکہ اپنی باتیں (اللہ) سے چھپا سکیں یاد رکھو کہ وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں وہ اس وقت بھی سب جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بالیقین وہ دلوں کے اندر کی باتیں جانتا ہے ﴿٥﴾

وَ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا وَ یَعۡلَمُ
مُسۡتَقَرَّہَا وَ مُسۡتَوۡدَعَہَا ؕ کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ۝۶ وَ ہُوَ
الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ
عَرۡشُہٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَئِنۡ
قُلۡتَ اِنَّکُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ
کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۝۷ وَ لَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡہُمُ
الۡعَذَابَ اِلٰۤی اُمَّۃٍ مَّعۡدُوۡدَۃٍ لَّیَقُوۡلُنَّ مَا یَحۡبِسُہٗ ؕ اَلَا
یَوۡمَ یَاۡتِیۡہِمۡ لَیۡسَ مَصۡرُوۡفًا عَنۡہُمۡ وَ حَاقَ بِہِمۡ مَّا کَانُوۡا بِہٖ
یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝۸ؒ وَ لَئِنۡ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَۃً ثُمَّ نَزَعۡنٰہَا
مِنۡہُ ۚ اِنَّہٗ لَیَـُٔوۡسٌ کَفُوۡرٌ ۝۹ وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰہُ نَعۡمَآءَ بَعۡدَ
ضَرَّآءَ مَسَّتۡہُ لَیَقُوۡلَنَّ ذَہَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیۡ ؕ اِنَّہٗ لَفَرِحٌ
فَخُوۡرٌ ۝۱۰ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ
لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝۱۱ فَلَعَلَّکَ تَارِکٌۢ بَعۡضَ مَا یُوۡحٰۤی
اِلَیۡکَ وَ ضَآئِقٌۢ بِہٖ صَدۡرُکَ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ
کَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نَذِیۡرٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ۝۱۲ؕ

زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں وہی ان
کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح
کتاب میں موجود ہے ۝۶ اللہ ہی وہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان وزمین کو پیدا کیا اور
اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل والا کون ہے، اگر آپ
ان سے کہیں کہ تم لوگ مرنے کے بعد اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے تو کافر لوگ پلٹ کر
جواب دیں گے یہ تو نرا صاف صاف جادو ہی ہے ۝۷ اور اگر ہم ان سے عذاب کو گنی چنی
مدت تک کے لئے پیچھے ڈال دیں تو یہ ضرور پکار اٹھیں گے کہ عذاب کو کون سی چیز روکے
ہوئے ہے، سنو! جس دن وہ ان کے پاس آئے گا پھر ان سے ٹلنے والا نہیں پھر تو جس چیز
کی ہنسی اڑا رہے تھے وہ انہیں گھیر لے گی ۝۸ اگر ہم انسان کو اپنی کسی نعمت کا ذائقہ چکھا کر
پھر اسے اس سے لے لیں تو وہ بہت ہی ناامید اور بڑا ناشکرا بن جاتا ہے ۝۹ اور اگر ہم
اسے کوئی مزہ چکھائیں اس سختی کے بعد جو اسے پہنچ چکی تھی تو وہ کہنے لگتا ہے کہ بس
برائیاں مجھ سے جاتی رہیں یقیناً وہ بڑا اترانے والا شیخی خور ہے ۝۱۰ سوائے ان کے جو صبر
کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں لوگوں کے لئے بخشش بھی ہے اور
بہت بڑا بدلہ بھی ۝۱۱ پس شاید کہ آپ اس وحی کے کسی حصے کو چھوڑ دینے والے ہیں جو آپ
کی طرف نازل کی جاتی ہے اور اس سے آپ کا دل تنگ ہے، صرف ان کی اس بات پر
کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اترا؟ یا اس کے ساتھ فرشتہ ہی آتا، سن لیجئے! آپ تو صرف
ڈرانے والے ہی ہیں اور ہر چیز کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے ۝۱۲

علمی افادات

آیت ۶: رزق کی تلاش وجستجو، فراخی رزق کی تمنا، ایک فطری امر ہے، جب تک انسان کی زندگی ہے ضروریات زندگی ساتھ لگی رہتی ہیں معاشرتی زندگی میں ان کی تکمیل سے کسی انسان کو قطعاً مفر نہیں ہے۔ اسی لئے تو خالق انس وجن، قادر مطلق اور ﴿اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ﴾ رب نے اپنی مخلوقات کی ہر صنف کیلئے رزق کی فراہمی، رزق کی مقدار اور عطائے رزق کی کیفیتوں کا خود ذمہ اٹھایا ہوا ہے۔ ﴿وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا﴾ (ہود: 5)۔ اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق خدا کے ذمے ہے۔ زمین پر چلنے والی، دو، چار یا زیادہ ٹانگوں والی مخلوقات ہوں، فضاء میں پر پھیلائے مصروف پرواز رہنے والے پرند ہوں، جنگلوں، بیابانوں، صحراؤں اور پہاڑوں کے دامنوں، وادیوں اور چوٹیوں پر بسنے والے حتی کہ پتھر کے اندر پلنے والے چھوٹے بڑے جانور ہوں۔ یا پھر پانیوں میں تیرنے والی ان گنت، لاتعداد بے حد وحساب مختلف انواع واقسام کی مخلوقات ہوں...... وغیرہ وغیرہ سب کا رازق، سب کا نگہبان، سب کا پالنے والا، اور سب کو کھلانے پلانے والا صرف اللہ ہے، ایک اور اکیلا اللہ۔ اور کوئی بھی نہیں۔

آیت ۷: یہی بات صحیح حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل مخلوقات کی تقدیر لکھی، اِس وقت اِس کا عرش پانی پر تھا۔ (صحیح مسلم کتاب القدیر۔ نیز دیکھیں صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

❁❁❁❁❁

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ
ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّاۤ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ
فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ
مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ
مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ
الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ
لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا
يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا
جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ
كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَ السَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجئے کہ پھر تم بھی اسی کے
مثل دس سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے چاہو اپنے ساتھ بلا بھی لو اگر تم
سچے ہو ﴿۱۳﴾ پھر اگر وہ تمہاری بات کو قبول نہ کریں تو تم یقین سے جان لو کہ یہ قرآن اللہ
کے علم کے ساتھ اتارا گیا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پس کیا تم مسلمان
ہوتے ہو ﴿۱۴﴾ جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت پر فریفتہ ہوا چاہتا ہو ہم ایسوں کو
ان کے کل اعمال (کا بدلہ) یہیں بھرپور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں
کی جاتی ﴿۱۵﴾ ہاں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ
نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا ہوگا وہاں سب اکارت ہے اور جو کچھ اعمال تھے
سب برباد ہونے والے ہیں ﴿۱۶﴾ کیا وہ شخص جو اپنے رب کے پاس کی دلیل پر ہو اور
اس کے ساتھ اللہ کی طرف کا گواہ ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (گواہ ہو) جو
پیشوا اور رحمت ہے (اوروں کے برابر ہوسکتا ہے) یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے
ہیں اور تمام فرقوں میں سے جو بھی اس کا منکر ہو اس کے آخری وعدے کی جگہ جہنم ہے
پس تو اس میں کسی قسم کے شبہ میں نہ رہنا، یقیناً یہ تیرے رب کی جانب سے سراسر حق
ہے، لیکن اکثر لوگ ایمان والے نہیں ہوتے ﴿۱۷﴾ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ
پر جھوٹ باندھے یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور سارے
گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا، خبردار ہو
کہ اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر ﴿۱۸﴾ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی تلاش
کر لیتے ہیں یہی آخرت کے منکر ہیں ﴿۱۹﴾ نہ یہ لوگ دنیا میں اللہ کو ہرا سکے اور نہ ان کا
کوئی حمایتی اللہ کے سوا ہوا، ان کے لئے عذاب دگنا کیا جائے گا نہ یہ سننے کی طاقت
رکھتے تھے اور نہ دیکھتے ہی تھے ﴿۲۰﴾ یہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا اور وہ
سب کچھ ان سے کھو گیا، جو انہوں نے گھڑ رکھا تھا ﴿۲۱﴾ بیشک یہ لوگ آخرت میں زیاں
کار ہوں گے ﴿۲۲﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی نیک کئے اور اپنے
پالنے والے کی طرف جھکتے رہے، وہی جنت میں جانے والے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہی
رہنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ ان دونوں فرقوں کی مثال اندھے، بہرے اور دیکھنے، سننے والے
جیسی ہے کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہیں؟ کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ﴿۲۴﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا
تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ
الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا
نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا نَرٰى
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ
عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ
يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ
لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ
اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ
خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ ۖۚ اِنِّىْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾
قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِىْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ
لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَىَّ
اِجْرَامِىْ وَاَنَا بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاُوْحِىَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ
يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا
يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِىْ فِى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ
عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا
نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں
صاف صاف ہوشیار کر دینے والا ہوں ﴿۲۵﴾ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو مجھے تو تم پر
دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے ﴿۲۶﴾ اس کی قوم کے کافروں کے سرداروں نے
جواب دیا کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا انسان ہی دیکھتے ہیں اور تیرے تابعداروں کو بھی ہم
دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ واضح طور پر سوائے نیچ لوگوں کے اور کوئی نہیں جو بے سوچے سمجھے
(تمہاری پیروی کر رہے ہیں) ہم تو تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھ رہے،
بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں ﴿۲۷﴾ نوح نے کہا میری قوم والو! مجھے بتاؤ تو اگر میں اپنے
رب کی طرف سے دلیل پر ہوا اور مجھے اس نے اپنے پاس کی کوئی رحمت عطا کی ہو پھر وہ
تمہاری نگاہوں میں نہ آئی تو کیا یہ زبردستی میں اسے تمہارے گلے منڈھ دوں حالانکہ تم
اس سے بیزار ہو ﴿۲۸﴾ میری قوم والو! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا میرا ثواب تو
صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے نہ میں ایمان داروں کو اپنے پاس سے نکال سکتا ہوں انہیں
اپنے رب سے ملنا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کر رہے ہو ﴿۲۹﴾ میری قوم
کے لوگو! اگر میں ان مومنوں کو اپنے پاس سے نکال دوں تو اللہ کے مقابلے میں میری مدد
کون کر سکتا ہے کیا تم کچھ بھی نصیحت نہیں پکڑتے ﴿۳۰﴾ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس
اللہ کے خزانے ہیں، میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، نہ یہ میں کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ
ہوں، نہ میرا یہ قول ہے کہ جن پر تمہاری نگاہیں ذلت سے پڑ رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کوئی
نعمت دے گا ہی نہیں ان کے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے، اگر میں ایسی
بات کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا ﴿۳۱﴾ (قوم کے لوگوں نے) کہا اے
نوح! تو نے ہم سے بحث کر لی اور خوب بحث کر لی اب تو جس چیز سے ہمیں دھمکا رہا ہے
وہی ہمارے پاس لے آ اگر تو سچوں میں ہے ﴿۳۲﴾ جواب دیا کہ اسے بھی اللہ تعالیٰ ہی لائے
گا اگر وہ چاہے اور ہاں تم اسے ہرانے والے نہیں ہو ﴿۳۳﴾ تمہیں میری خیر خواہی کچھ بھی نفع
نہیں دے سکتی، گو میں کتنی ہی تمہاری خیر خواہی کیوں نہ چاہوں، بشرطیکہ اللہ کا ارادہ تمہیں
گمراہ کرنے کا ہو وہی تم سب کا پروردگار ہے اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے ﴿۳۴﴾ کیا یہ
کہتے ہیں کہ اسے خود اسی نے گھڑ لیا ہے؟ تو جواب دے کہ اگر میں نے اسے گھڑ لیا ہو تو
میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں ان گناہوں سے بری ہوں جو تم کر رہے ہو ﴿۳۵﴾ نوح کی طرف
وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے ان کے سوا اور کوئی اب ایمان لائے گا ہی
نہیں، پس تو ان کے کاموں پر غمگین نہ ہو ﴿۳۶﴾ اور کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری
وحی سے تیار کر اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کوئی بات چیت نہ کر وہ پانی میں ڈبو
دیئے جانے والے ہیں ﴿۳۷﴾ وہ (نوح) کشتی بنانے لگے ان کی قوم کے جو سردار ان کے
پاس سے گزرتے وہ ان کا مذاق اڑاتے وہ کہتے اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تم پر
ایک دن ہنسیں گے جیسے تم ہم پر ہنستے ہو ﴿۳۸﴾

فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَ يَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ
مُّقِيۡمٌ (۳۹) حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ قُلۡنَا احۡمِلۡ فِيۡهَا
مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ وَمَنۡ
اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيۡلٌ (۴۰) وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ
مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (۴۱) وَهِىَ تَجۡرِىۡ
بِهِمۡ فِىۡ مَوۡجٍ كَالۡجِبَالِ وَنَادٰى نُوۡحُ ۨابۡنَهٗ وَكَانَ فِىۡ مَعۡزِلٍ يّٰبُنَىَّ
ارۡكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنۡ مَّعَ الۡكٰفِرِيۡنَ (۴۲) قَالَ سَاٰوِىۡۤ اِلٰى جَبَلٍ
يَّعۡصِمُنِىۡ مِنَ الۡمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الۡيَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنۡ
رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيۡنَهُمَا الۡمَوۡجُ فَكَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِيۡنَ (۴۳) وَقِيۡلَ
يٰۤاَرۡضُ ابۡلَعِىۡ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقۡلِعِىۡ وَغِيۡضَ الۡمَآءُ وَقُضِىَ
الۡاَمۡرُ وَاسۡتَوَتۡ عَلَى الۡجُوۡدِىِّ وَقِيۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ (۴۴)
وَنَادٰى نُوۡحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِىۡ مِنۡ اَهۡلِىۡ وَاِنَّ وَعۡدَكَ
الۡحَـقُّ وَاَنۡتَ اَحۡكَمُ الۡحٰكِمِيۡنَ (۴۵) قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ
اَهۡلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسۡـئَلۡنِ مَا لَـيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ
اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ (۴۶) قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ
اَنۡ اَسۡـئَلَكَ مَا لَـيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ
مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ (۴۷) قِيۡلَ يٰنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَ
عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَكَ ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ
اَلِيۡمٌ (۴۸) تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ
اَنۡتَ وَلَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا ۛؕ فَاصۡبِرۡ ؕۛ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ (۴۹) ع

تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور اس پر ہمیشگی کی
سزا اتر آئے (۳۹) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنورا بلنے لگا ہم نے کہا کہ کشتی میں ہر قسم کے
(جانداروں میں سے) جوڑے (یعنی) دو (جانور، ایک نر اور ایک مادہ) سوار کرا لے اور اپنے
گھر کے لوگوں کو بھی، سوائے ان کے جن پر پہلے سے بات پڑ چکی اور سب ایمان والوں کو بھی
اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے (۴۰) نوح نے کہا اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی
کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے (۴۱) وہ کشتی
انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں لے کر جا رہی تھی اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے لڑکے کو جو ایک
کنارے پر تھا، پکار کر کہا کہ اے میرے پیارے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں
شامل نہ رہ (۴۲) اس نے جواب دیا کہ میں تو کسی بڑے پہاڑ کی طرف پناہ میں آ جاؤں گا جو مجھے
پانی سے بچا لے گا نوح نے کہا آج اللہ کے امر سے بچانے والا کوئی نہیں، صرف وہی بچیں گے
جن پر اللہ کا رحم ہوا۔ اسی وقت ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں
سے ہو گیا (۴۳) فرما دیا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان بس کر تھم جا، اسی وقت
پانی سکھا دیا گیا اور کام پورا کر دیا گیا اور کشتی جودی نامی پہاڑ پر جا لگی اور فرما دیا گیا کہ ظالم لوگوں
پر لعنت نازل ہو (۴۴) نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا میرے رب میرا بیٹا تو میرے گھر
والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے (۴۵) اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اے نوح یقیناً وہ تیرے گھرانے سے نہیں ہے اس کے کام بالکل ہی ناشائستہ ہیں
تجھے ہرگز وہ چیز نہ مانگنی چاہیے جس کا تجھے مطلقاً علم نہ ہو میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں
سے اپنا شمار کرانے سے باز رہ (۴۶) نوح نے کہا میرے پالنہار میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس
بات سے کہ تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور تو مجھ پر رحم نہ فرمائے گا،
تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا (۴۷) فرما دیا گیا کہ اے نوح! ہماری جانب سے سلامتی
اور ان برکتوں کے ساتھ اتر، جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کی بہت سی جماعتوں پر اور بہت سی وہ
امتیں ہونگی جنہیں ہم فائدہ تو ضرور پہنچائیں گے لیکن پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب
پہنچے گا (۴۸) یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں انہیں اس
سے پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم اس لئے کہ آپ صبر کرتے رہئے (یقین مانئے) کہ
انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہے (۴۹) ع

آیت ۴۰: نوح علیہ السلام کے تین بیٹے، جو ایمان والوں میں شامل تھے، سام، حام، یافث اور ان کی بیویاں، چوتھا بیٹا یام جو کافر تھا لیکن اس کی بیوی مسلمان ہونے کی
وجہ سے کشتی میں سوار تھی۔

❁❁❁❁❁

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ یٰقَوْمِ لَاۤ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ
یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ
وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ وَّ
مَا نَحْنُ بِتَارِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ
قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا
تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾
اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ
اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ
قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ
عَادٌ ۙ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ
كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ
هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ
اسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ
قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾

اور قوم عاد کی طرف سے ان کے بھائی ہود کو ہم نے بھیجا، اس نے کہا میری قوم والو! اللہ
ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم صرف بہتان باندھ رہے ہو ﴿۵۰﴾
اے میری قوم! میں تم سے اس کی کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر اس کے ذمے ہے جس
نے مجھے پیدا کیا تو کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے ﴿۵۱﴾ اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے
پالنے والے سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ
برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے تم جرم
کرتے ہوئے روگردانی نہ کرو ﴿۵۲﴾ انہوں نے کہا اے ہود! تو ہمارے پاس کوئی دلیل تو
لایا نہیں اور ہم صرف تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تجھ
پر ایمان لانے والے ہیں ﴿۵۳﴾ بلکہ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود کے بڑے جھپٹے
میں آ گیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں اللہ
کے سوا ان سب سے بیزار ہوں، جنہیں تم شریک بنا رہے ہو ﴿۵۴﴾ اچھا تم سب ملکر میرے
خلاف چالیں چل لو مجھے بالکل مہلت بھی نہ دو ﴿۵۵﴾ میرا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہے جو
میرا اور تم سب کا پروردگار ہے جتنے بھی پاؤں دھرنے والے ہیں سب کی پیشانی وہی
تھامے ہوئے ہے یقیناً میرا رب بالکل صحیح راہ پر ہے ﴿۵۶﴾ پس اگر تم روگردانی کرو تو کرو میں
تمہیں وہ پیغام پہنچا چکا جو دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا، میرا رب تمہارے قائم
مقام اور لوگوں کو کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے یقیناً میرا پروردگار ہر چیز پر
نگہبان ہے ﴿۵۷﴾ اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے ہود کو اور اس کے مسلمان ساتھیوں کو اپنی
خاص رحمت سے نجات عطا فرمائی اور ہم نے ان سب کو سخت عذاب سے بچا لیا ﴿۵۸﴾ یہ تھی
قوم عاد، جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور
ہر ایک سرکش نافرمان کے حکم کی تابعداری کی ﴿۵۹﴾ دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی
اور قیامت کے دن بھی دیکھ لو قوم عاد نے اپنے رب سے کفر کیا، ہود کی قوم عاد پر دوری
ہو ﴿۶۰﴾ اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم تم اللہ
کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اسی
نے اس زمین میں تمہیں بسایا ہے پس تم اس سے معافی طلب کرو اور اس کی طرف رجوع
کرو۔ بیشک میرا رب قریب اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے ﴿۶۱﴾

آیت ۵۰: حضرت ہود علیہ السلام نے توبہ و استغفار کی تلقین اپنی امت یعنی اپنی قوم کو کی، اور اُس کے وہ فوائد بیان فرمائے جو توبہ و استغفار کرنے والی قوم کو حاصل ہوتے
ہیں جس طرح کہ قرآن کریم میں اور بھی مقامات پر یہ فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

❀❀❀❀❀

قَالُوۡا یٰصٰلِحُ قَدۡ کُنۡتَ فِیۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ ھٰذَاۤ اَتَنۡھٰنَاۤ اَنۡ
نَّعۡبُدَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ
مُرِیۡبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ یٰقَوۡمِ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ
رَّبِّیۡ وَ اٰتٰىنِیۡ مِنۡہُ رَحۡمَۃً فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰہِ اِنۡ
عَصَیۡتُہٗ ۟ قف فَمَا تَزِیۡدُوۡنَنِیۡ غَیۡرَ تَخۡسِیۡرٍ ﴿٦٣﴾ وَ یٰقَوۡمِ ھٰذِہٖ
نَاقَۃُ اللّٰہِ لَکُمۡ اٰیَۃً فَذَرُوۡھَا تَاۡکُلۡ فِیۡۤ اَرۡضِ اللّٰہِ وَ لَا
تَمَسُّوۡھَا بِسُوۡٓءٍ فَیَاۡخُذَکُمۡ عَذَابٌ قَرِیۡبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوۡھَا فَقَالَ
تَمَتَّعُوۡا فِیۡ دَارِکُمۡ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ وَعۡدٌ غَیۡرُ
مَکۡذُوۡبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
مَعَہٗ بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا وَ مِنۡ خِزۡیِ یَوۡمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ
الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ ﴿٦٦﴾ وَ اَخَذَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوا الصَّیۡحَۃُ فَاَصۡبَحُوۡا
فِیۡ دِیَارِھِمۡ جٰثِمِیۡنَ ﴿٦٧﴾ ۙ کَاَنۡ لَّمۡ یَغۡنَوۡا فِیۡھَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ
ثَمُوۡدَاۡ کَفَرُوۡا رَبَّھُمۡ ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّثَمُوۡدَ ﴿٦٨﴾ ع وَ لَقَدۡ جَآءَتۡ
رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰھِیۡمَ بِالۡبُشۡرٰی قَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ
اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِیۡذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَیۡدِیَھُمۡ لَا تَصِلُ اِلَیۡہِ
نَکِرَھُمۡ وَ اَوۡجَسَ مِنۡھُمۡ خِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ
اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰی قَوۡمِ لُوۡطٍ ﴿٧٠﴾ ؕ وَامۡرَاَتُہٗ قَآئِمَۃٌ فَضَحِکَتۡ
فَبَشَّرۡنٰھَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَ مِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ یَعۡقُوۡبَ ﴿٧١﴾ قَالَتۡ
یٰوَیۡلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوۡزٌ وَّ ھٰذَا بَعۡلِیۡ شَیۡخًا ؕ اِنَّ ھٰذَا
لَشَیۡءٌ عَجِیۡبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوۡۤا اَتَعۡجَبِیۡنَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰہِ رَحۡمَتُ
اللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ عَلَیۡکُمۡ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ ؕ اِنَّہٗ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ﴿٧٣﴾

انہوں نے کہا اے صالح! اس سے پہلے تو ہم تجھ سے بہت کچھ امیدیں لگائے ہوئے
تھے، کیا تو ہمیں ان کی عبادت سے روک رہا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے
چلے آئے، ہمیں تو اس دین میں حیران کن شک ہے جس کی طرف تو ہمیں بلا رہا ہے ﴿٦٢﴾
اس نے جواب دیا کہ اے میری قوم کے لوگو! ذرا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے
کسی مضبوط دلیل پر ہوا اور اس نے مجھے اپنے پاس کی رحمت عطا کی ہو پھر اگر میں نے
اس کی نافرمانی کر دی تو کون ہے جو اس کے مقابلے میں میری مدد کرے؟ تم تو میرا
نقصان ہی بڑھا رہے ہو ﴿٦٣﴾ اور اے میری قوم والو! اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی ہے جو تمہارے
لئے ایک معجزہ ہے اب تم اسے اللہ کی زمین میں کھاتی ہوئی چھوڑ دو اور اسے کسی طرح کی
ایذا نہ پہنچاؤ ورنہ فوری عذاب تمہیں پکڑ لے گا ﴿٦٤﴾ پھر بھی لوگوں نے اس اونٹنی کے پاؤں
کاٹ ڈالے، اس پر صالح نے کہا کہ اچھا تم اپنے گھروں میں تین تین دن تو رہ لو، یہ وعدہ
جھوٹا نہیں ﴿٦٥﴾ پھر جب ہمارا فرمان آ پہنچا ہم نے صالح کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو
اپنی رحمت سے اسے بھی بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے بھی، یقیناً تیرا رب نہایت توانا
اور غالب ہے ﴿٦٦﴾ اور ظالموں کو بڑے زور کی چنگھاڑ نے آ دبوچا پھر وہ اپنے گھروں میں
اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ﴿٦٧﴾ ایسے کہ گویا وہ وہاں کبھی آباد ہی نہ تھے آگاہ رہو کہ قوم
ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا۔ سن لو ان ثمودیوں پر پھٹکار ہے ﴿٦٨﴾ اور ہمارے بھیجے
ہوئے پیغمبر ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور سلام کہا انہوں نے بھی جواب میں
سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت لے آئے ﴿٦٩﴾ اب جو دیکھا کہ ان
کے تو ہاتھ بھی اس کی طرف نہیں پہنچ رہے تو ان سے اجنبیت محسوس کر کے دل ہی دل میں
ان سے خوف کرنے لگے انہوں نے کہا ڈرو نہیں ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے
ہیں ﴿٧٠﴾ اس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے
پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ﴿٧١﴾ وہ کہنے لگی ہائے میری کم بختی! میرے ہاں اولاد کیسے
ہو سکتی ہے میں خود بڑھیا اور یہ میرے خاوند بھی بہت بڑی عمر کے ہیں یہ یقیناً بڑی عجیب
بات ہے ﴿٧٢﴾ فرشتوں نے کہا کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہے؟ تم پر اے اس گھر
کے لوگوں اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں بیشک اللہ حمد و ثنا کا سزاوار اور بڑی
شان والا ہے ﴿٧٣﴾

آیت ٦٧: یہ دراصل حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کے قصے کا ایک حصہ ہے حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بستی بحیرہ میت کے جنوب مشرق میں تھی، جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں مقیم تھے جب حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ تو ان کی طرف فرشتے بھیجے گئے یہ فرشتے قوم لوط علیہ السلام کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ٹھہرے اور انہیں بیٹے کی بشارت دی۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا
فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۷۴ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۷۵
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ
اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۷۶ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا
لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيْبٌ ۷۷ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ
اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ
رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۷۸ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ
حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۷۹ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً
اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۸۰ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ
اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۸۱
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۸۲ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ
مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۸۳ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَ
لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْٓ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۸۴

جب ابراہیم کا ڈر خوف جاتا رہا اور اسے بشارت بھی پہنچ چکی تو ہم سے قوم لوط کے
بارے میں کہنے سننے لگے ۷۴ یقیناً ابراہیم بہت تحمل والے نرم دل اور اللہ کی جانب جھکنے
والے تھے ۷۵ اے ابراہیم! اس خیال کو چھوڑ دیجئے، آپ کے رب کا حکم آ پہنچا ہے، اور
ان پر نہ ٹالے جانے والا عذاب ضرور آنے والا ہے ۷۶ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے
لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے
اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے ۷۷ اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے
پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے ہی سے بدکاریوں میں مبتلا تھی لوط نے کہا اے قوم کے لوگو! یہ میری
بیٹیاں جو تمہارے لئے بہت ہی پاکیزہ ہیں اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے
بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں ۷۸ انہوں نے جواب دیا کہ تو
بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تو تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور تو اصلی چاہت سے بخوبی
واقف ہے ۷۹ لوط نے کہا کاش مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی
زبردست کا آسرا پکڑ پاتا ۸۰ اب فرشتوں نے کہا اے لوط! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے
ہوئے ہیں ناممکن ہے کہ یہ تجھ تک پہنچ جائیں پس تو اپنے گھر والوں کو لے کر کچھ رات
رہے نکل کھڑا ہو۔ تم میں سے کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھنا چاہئے، بجز تیری بیوی کے، اس لئے
کہ اسے بھی وہی پہنچنے والا ہے جو ان سب کو پہنچے گا یقیناً ان کے وعدے کا وقت صبح کا
ہے، کیا صبح بالکل قریب نہیں ۸۱ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا، ہم نے اس بستی کو زیر زبر کر دیا
اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے ۸۲ تیرے رب کی
طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے ۸۳ اور ہم نے مدین
والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت
کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور تم ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو میں تمہیں آسودہ
حال دیکھ رہا ہوں اور تم پر گھیرنے والے دن کے عذاب کا خوف (بھی) ہے ۸۴

آیت ۷۴: اس محاورے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا کہ جس بستی کو تم ہلاک کرنے جا رہے ہو، ﴿قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ﴾ (العنکبوت:32) "اسی میں حضرت لوط علیہ السلام بھی موجود ہیں جس پر فرشتوں نے کہا "ہم جانتے ہیں کہ لوط علیہ السلام بھی وہاں رہتے ہیں لیکن ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو سوائے اِن کی بیوی کے بچا لیں گے؟"۔

آیت ۸۳: اس آیت میں ہِیَ کا مرجع بعض مفسرین کے نزدیک وہ نشان زدہ کنکریلے پتھر ہیں جو ان پر برسائے گئے اور بعض کے نزدیک اس کا مرجع وبستیاں ہیں جو ہلاک کی گئی اور جو شام اور مدینہ کے درمیان تھیں اور "ظالمین" سے مراد مشرکین مکہ اور دیگر مکذبین ہیں۔ مقصد ان کو ڈرانا ہے کہ تمہارا حشر بھی ویسا ہو سکتا ہے جس سے گذشتہ قومیں دوچار ہوئیں۔ مدین کی تحقیق کے لئے دیکھئے: (سورۃ الاعراف آیت 58)

وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴿۸۵﴾
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَ مَآ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُاؕ اِنَّكَ
لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ
عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًاؕ وَ مَآ
اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا
الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُؕ وَ مَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِؕ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ﴿۸۸﴾ وَ يٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ
صٰلِحٍؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ
مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ
لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ﴿۹۱﴾ قَالَ
يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّاؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴿۹۲﴾ وَ
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ
مَعَكُمْ رَقِيْبٌ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ﴿۹۴﴾

اے میری قوم! ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کرو لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو
اور زمین میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ ﴿۸۵﴾ اللہ تعالیٰ کا حلال کیا ہوا جو بچ رہے تمہارے لئے
بہت ہی بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو میں تم پر کچھ نگہبان (اور داروغہ) نہیں ہوں ﴿۸۶﴾
انہوں نے جواب دیا کہ اے شعیب! کیا تیری صلاۃ تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے
باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں اور ہم اپنے مالوں میں جو کچھ چاہیں اس کا کرنا بھی
چھوڑ دیں تو تو بڑا ہی باوقار اور نیک چلن آدمی ہے ﴿۸۷﴾ کہا اے میری قوم! دیکھو تو اگر میں
اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل لئے ہوئے ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے
بہترین روزی دے رکھی ہے میرا یہ ارادہ بالکل نہیں کہ تمہارے خلاف کر کے خود اس چیز
کی طرف جھک جاؤں جس سے تمہیں روک رہا ہوں میرا ارادہ تو اپنی طاقت بھر اصلاح
کرنے کا ہی ہے میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی
طرف میں رجوع کرتا ہوں ﴿۸۸﴾ اور اے میری قوم (کے لوگو!) کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو میری
مخالفت ان عذابوں کا مستحق بنا دے جو قوم نوح اور قوم ہود اور قوم صالح کو پہنچے ہیں۔ اور
قوم لوط تو تم سے کچھ دور نہیں ﴿۸۹﴾ تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف توبہ کرو،
یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے ﴿۹۰﴾ انہوں نے کہا
اے شعیب! تیری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں اور ہم تجھے اپنے اندر بہت
کمزور پاتے ہیں اگر تیرے قبیلے کا خیال نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار کر دیتے اور ہم تجھے کوئی
حیثیت والی ہستی نہیں گنتے ﴿۹۱﴾ انہوں نے جواب دیا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا
تمہارے نزدیک میرے قبیلے کے لوگ اللہ سے بھی زیادہ ذی عزت ہیں کہ تم نے اسے
پس پشت ڈال دیا ہے یقیناً میرا رب جو کچھ تم کر رہے ہو سب کو گھیرے ہوئے ہے ﴿۹۲﴾
اے میری قوم کے لوگو! اب تم اپنی جگہ عمل کیئے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں، تمہیں
عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے اور
کون ہے جو جھوٹا ہے تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ﴿۹۳﴾ جب ہمارا حکم
(عذاب) آپہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ (تمام) مومنوں کو اپنی خاص رحمت
سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت چنگھاڑ کے عذاب نے دھر دبوچا جس سے وہ اپنے
گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے ہو گئے ﴿۹۴﴾

آیت ۹۴: عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ حسن انجام کس کے حصہ میں آتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوں گے چنانچہ یہ وعدہ جلد پورا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمایا اور پورا جزیرہ عرب اسلام کے زیر نگین آ گیا۔

❀❀❀❀❀

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۹۵
وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ۹۶ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِيْدٍ ۹۷ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ
وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۹۸ وَ اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۹۹ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى
نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّ حَصِيْدٌ ۱۰۰ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ
لٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ مَا
زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۱۰۱ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ
الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۱۰۲ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ
لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۱۰۳ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ
مَّعْدُوْدٍ ؕ۱۰۴ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ
شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ۱۰۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا
زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ۙ۱۰۶ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ ۱۰۷ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا
دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً
غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۱۰۸ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا
يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا
لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۱۰۹ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۱۱۰ وَاِنَّ كُلًّا
لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۱۱۱

گویا کہ وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے، آ گاہ رہو مدین کے لئے بھی ویسی ہی
دوری ہو جیسی دوری ثمود کو ہوئی ۹۵ اور یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو اپنی آیات اور روشن دلیلوں
کے ساتھ بھیجا تھا ۹۶ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، پھر بھی ان لوگوں نے فرعون
کے احکام کی پیروی کی اور فرعون کا کوئی حکم درست تھا ہی نہیں ۹۷ وہ قیامت کے دن اپنی
قوم کا پیش رو ہو کر ان سب کو دوزخ میں جا کھڑا کرے گا وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس
پر لا کھڑے کیے جائیں گے ۹۸ ان پر اس دنیا میں بھی لعنت چپکا دی گئی اور قیامت کے
دن بھی برا انعام ہے جو دیا گیا ۹۹ بستیوں کی یہ بعض خبریں جنہیں ہم تیرے سامنے بیان
فرما رہے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض (کی فصلیں) کٹ گئی ہیں ۱۰۰ ہم
نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا اور انہیں ان کے معبودوں
نے کوئی فائدہ نہ پہنچایا جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے، جب کہ تیرے پروردگار کا
حکم آ پہنچا، بلکہ اور ان کا نقصان ہی انہوں نے بڑھایا ۱۰۱ تیرے پروردگار کی پکڑ کا یہی
طریقہ ہے جب کہ وہ بستیوں کے رہنے والے ظالموں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ دکھ
دینے والی اور نہایت سخت ہے ۱۰۲ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے جو
قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ وہ دن جس میں سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور
وہ، وہ دن ہے جس میں سب حاضر کئے جائیں گے ۱۰۳ اسے ہم ملتوی کرتے ہیں وہ
صرف ایک مدت معین تک ہے ۱۰۴ جس دن وہ آ جائے گی مجال نہ ہو گی کہ اللہ کی اجازت
کے بغیر کوئی بات بھی کر لے، سو ان میں کوئی بدبخت ہو گا اور کوئی نیک بخت ۱۰۵ لیکن جو
بدبخت ہوئے وہ دوزخ میں ہوں گے وہاں چیخیں گے چلائیں گے ۱۰۶ وہ وہیں ہمیشہ رہنے
والے ہیں جب تک آسمان و زمین برقرار رہیں سوائے اس وقت کے جو تمہارا رب چاہے
یقیناً تیرا رب جو کچھ چاہے کر گزرتا ہے ۱۰۷ لیکن جو نیک بخت کئے گئے وہ جنت میں
ہوں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک آسمان و زمین باقی رہے مگر جو تیرا پروردگار چاہے
یہ بے انتہا بخشش ہے ۱۰۸ اس لئے آپ ان چیزوں سے شک و شبہ میں نہ رہیں جنہیں یہ
لوگ پوج رہے ہیں، ان کی پوجا تو اس طرح ہے جس طرح ان کے باپ دادوں کی اس
سے پہلے تھی۔ ہم ان سب کو ان کا پورا پورا حصہ بغیر کسی کمی کے دینے والے ہیں ۱۰۹ یقیناً ہم
نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی۔ پھر اس میں اختلاف کیا گیا، اگر پہلے ہی آپ کے
رب کی بات صادر نہ ہو گئی ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ کر دیا جاتا انہیں تو اس میں سخت شبہ
ہے ۱۱۰ یقیناً ان میں سے ہر ایک جب ان کے روبرو جائے گا تو آپ کا رب اس کے
اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا بیشک وہ جو کر رہے ہیں ان سے وہ باخبر ہے ۱۱۱

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا
تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ
الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ﴿۱۱۴﴾ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا
بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ
اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ
اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۙ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ
لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ
مَوْعِظَةٌ وَّ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ
يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۧ﴿۱۲۳﴾

پس آپ جمے رہئے جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو آپ کے ساتھ توبہ کر
چکے ہیں خبردار تم حد سے نہ بڑھنا اللہ تمہارے تمام اعمال کا دیکھنے والا ہے ﴿۱۱۲﴾ دیکھو
ظالموں کی طرف ہرگز نہیں جھکنا ورنہ تمہیں بھی (دوزخ کی) آگ لگ جائے گی اور اللہ
کے سوا اور تمہارا مددگار نہ کھڑا ہو سکے گا اور نہ تم مدد دیئے جاؤ گے ﴿۱۱۳﴾ دن کے دونوں سروں
میں نماز برپا رکھ اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ
نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے ﴿۱۱۴﴾ آپ صبر کرتے رہئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی
کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿۱۱۵﴾ پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانے کے لوگوں میں
سے ایسے اہل خبر لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے، سوائے ان چند کے
جنہیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی ظالم لوگ تو اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس میں
انہیں آسودگی دی گئی تھی اور وہ گنہگار تھے ﴿۱۱۶﴾ آپ کا رب ایسا نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے
ہلاک کر دے اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں ﴿۱۱۷﴾ اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو سب لوگوں کو
ایک ہی راہ پر ایک گروہ کر دیتا۔ وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے ﴿۱۱۸﴾ بجز ان
کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے، انہیں تو اس لئے پیدا کیا ہے، اور آپ کے رب کی یہ
بات پوری ہے کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے پر کروں گا ﴿۱۱۹﴾ رسولوں کے سب
احوال ہم آپ کے سامنے آپ کے دل کی تسکین کے لئے بیان فرما رہے ہیں۔ آپ کے
پاس اس سورت میں بھی حق پہنچ چکا جو نصیحت و وعظ ہے مومنوں کے لئے ﴿۱۲۰﴾ ایمان نہ
لانے والوں سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے طور پر عمل کئے جاؤ ہم بھی عمل میں مشغول ہیں ﴿۱۲۱﴾
اور تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں ﴿۱۲۲﴾ زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے،
تمام معاملات کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے، پس تجھے اس کی عبادت کرنی چاہیے اور
اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں ﴿۱۲۳﴾

ایاتها ۱۱۱ ۱۲ سُورَۃُ یُوْسُفَ مَکِّیَّۃٌ ۵۳ رکوعاتها ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝

(سورۃ یوسف۔سورہ نمبر ۱۲۔تعداد آیات ۱۱۱)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ۝ یقیناً ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو ۝ ہم آپ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا اور یقیناً آپ اس سے پہلے بے خبروں میں تھے ۝

آیت ۱-۲: آسمانی کتابوں کے نزول کا مقصد، لوگوں کی ہدایت و رہنمائی ہے اور وہ مقصد جب ہی حاصل ہوسکتا ہے جب وہ کتاب اس زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ سکیں، اس لئے ہر آسمانی کتاب ایسی قومی زبان میں نازل ہوئی۔ جس قوم کے لئے ہدایت کے لئے اتاری گئی تھی۔ قرآن کریم کے مخاطب اول کیوں کہ عرب تھے اس لئے قرآن بھی عربی زبان میں نازل ہوا۔ علاوہ ازیں عربی زبان اپنی فصاحت و بلاغت اور اعجاز اور ادائے معانی کے لحاظ سے دنیا کی بہترین زبان ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس اشرف الکتب (قرآن مجید) کو اشرف اللغات (عربی) میں اشرف الرسل (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اشرف الملائکہ (جبرئیل علیہ السلام) کے ذریعے سے نازل فرمایا اور مکہ مکرمہ جہاں اس کا آغاز ہوا دنیا کا اشرف ترین مقام ہے جس ماہ میں اس کے نزول کی ابتداء ہوئی۔ وہ بھی اشرف ترین مہینہ رمضان ہے اور اس پر ایمان لانے والی اُمت کو اُمت الخیر قرار دیا ہے۔

آیت ۳: **مختصر واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام**

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے سامنے یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کرو۔ جب اس نے اپنے باپ کو کہا۔ باپ یعقوب علیہ السلام تھے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ گیارہ ستاروں سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہیں جو گیارہ ہی تھے چاند و سورج سے مراد ماں اور باپ ہیں اور خواب کی تعبیر چالیس یا اسی سال کے بعد سامنے آئی جب یہ سارے بھائی اپنے والدین کے ساتھ مصر گئے۔ اور وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب سے اندازہ لگایا کہ ان کا یہ بیٹا عظمت والا ہے کہیں دوسرے بھائی اس کو نقصان نہ پہنچائیں اور انہوں نے خواب بیان کرنے سے منع فرمادیا۔ یہ بھائیوں کے مکر و فریب کی وجہ سے بیان فرمادی کہ شیطان کیوں کہ انسان کا ازلی دشمن ہے۔ ﴿إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ (یوسف: 5) اس لئے وہ انسانوں کو بہکانے، گمراہ کرنے اور انہیں حسد و بغض میں مبتلا کرنے میں ہر وقت کوشاں اور تاک میں رہتا ہے چنانچہ یہ شیطان کے لئے بہت اچھا موقع تھا کہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف بھائیوں کے دلوں میں حسد و بغض کی آگ بھڑکا دے جیسا کہ اس نے کیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا اندیشہ درست ثابت ہوا۔ اس سے مراد نبوت ہے جس سے حضرت یوسف علیہ السلام نوازے گئے۔ کنوئیں میں ڈال دیا (بھائیوں نے) پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے فرمایا گھبراؤ نہیں تمہاری حفاظت ہم کریں گے اور بڑے بلند مقام پر فائز کریں گے اور یہ بھائی بھیک مانگتے ہوئے تمہارے پاس آئیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام بچے تھے لیکن وہ نبوت پر سرفراز ہونے والے تھے جس وجہ سے بچپن میں وحی آگئی۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام وغیرہ پر آئی۔ کہتے ہیں ایک بکری کا بچہ ذبح کر کے یوسف علیہ السلام کی قمیص خون میں لت پت کرلی اور بھول گئے اگر بھیڑیا یوسف علیہ السلام کو کھاتا تو قمیص کو بھی پھٹنا تھا قمیص ثابت کی ثابت تھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اندازہ لگالیا اور کہا کہ یہ واقعہ یہ نہیں ہے جو تم بیان کررہے ہو تم لوگوں نے اپنے دلوں میں کچھ چھپا رکھا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس کی تفصیل سے بے خبر تھے اس لئے سوائے صبر کے کوئی چارہ اور اللہ کی مدد کے علاوہ کوئی سہارا اور نہ تھا۔ منافقین نے جب حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تو انہوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افہام و ارشاد کے جواب میں فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے اور آپ لوگوں کے لئے وہی مثال پاتی ہوں جس سے یوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام کو سابقہ پیش آیا تھا، اور انہوں نے "فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ" کہہ کر صبر کا راستہ اختیار کیا تھا" یعنی میرے لئے بھی صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ ایک قافلے نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکالا بھائیوں یا دوسرے تفسیر کی رو سے اہل قافلہ نے بیچا۔ اللہ رب العزت کو سب علم تھا بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کے تخت پر جا بٹھایا۔ کہا جاتا ہے کہ مصر پر اس وقت ریان بن ولید حکمران تھا، اور یہ عزیز مصر، جس نے یوسف علیہ السلام کو خریدا اس کا وزیر خزانہ تھا۔ اس کی بیوی کا نام بعض نے راعیل اور بعض نے زلیخا بتلایا ہے (واللہ اعلم بالصواب)۔

❁❁❁❁❁

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ۝۴ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا
تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۝۵ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ
وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ
وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ
وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝۶ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ
وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ۝۷ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ
اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنِ ۝۸ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ۝۹ قَالَ قَآئِلٌ
مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ۝۱۰ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا
تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا
غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝۱۲ قَالَ اِنِّيْ
لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ
اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ۝۱۳ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ
عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ
يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝۱۵ وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ
عِشَآءً يَّبْكُوْنَ۝۱۶ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا
يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ
لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ۝۱۷ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۝۱۸

جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج
چاند کو دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۝۴ یعقوب نے کہا پیارے بچے! اپنے اس
خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تیرے ساتھ کوئی فریب کاری
کریں شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے ۝۵ اور اسی طرح تجھے تیرا پروردگار برگزیدہ کرے
گا اور تجھے معاملہ فہمی (یا خوابوں کی تعبیر) بھی سکھائے گا اور اپنی نعمت تجھے بھرپور عطا
فرمائے گا اور یعقوب کے گھر والوں کو بھی جیسے کہ اس نے پہلے تیرے دادا پردادا یعنی
ابراہیم و اسحاق کو بھی بھرپور اپنی رحمت دی، یقیناً تیرا رب بہت بڑے علم والا اور
زبردست حکمت والا ہے ۝۶ یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں میں دریافت کرنے والوں
کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں ۝۷ جب کہ انہوں نے کہا کہ یوسف اور اس کا بھائی بہ
نسبت ہمارے، باپ کو بہت زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم (طاقتور) جماعت ہیں، کوئی
شک نہیں کہ ہمارے ابا صریح غلطی میں ہیں ۝۸ یوسف کو مار ہی ڈالو اسے کسی (نامعلوم)
جگہ پھینک دو کہ تمہارے والد کا رخ صرف تمہاری طرف ہی ہو جائے۔ اس کے بعد تم
نیک ہو جانا ۝۹ ان میں سے ایک نے کہا یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اسے کسی اندھے کنوئیں
(کی تہ) میں ڈال آؤ کہ اسے کوئی (آتا جاتا) قافلہ اٹھا لے جائے اگر تمہیں کرنا ہی ہے
تو یوں کرو ۝۱۰ انہوں نے کہا ابا! آخر آپ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں ہم پر
اعتبار کیوں نہیں کرتے ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں ۝۱۱ کل آپ اسے ضرور ہمارے ساتھ
بھیج دیجئے کہ خوب کھائے پیئے اور کھیلے اس کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں ۝۱۲ (یعقوب
علیہ السلام نے کہا) اسے تمہارا لے جانا مجھے تو سخت صدمہ دے گا اور مجھے یہ بھی کھٹکا لگا
رہے گا کہ تمہاری غفلت میں اسے بھیڑیا کھا جائے ۝۱۳ انہوں نے جواب دیا کہ ہم جیسی
(زورآور) جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو ہم بالکل نکمے ہی
ہوئے ۝۱۴ پھر جب اسے لے چلے اور سب نے ملکر ٹھان لیا اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی
تہ میں پھینک دیں، ہم نے یوسف (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ یقیناً (وقت آ رہا ہے
کہ) تو انہیں اس ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں ۝۱۵ اور عشاء
کے وقت (وہ سب) اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے پہنچے ۝۱۶ اور کہنے لگے ابا جان ہم
تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسف (علیہ السلام) کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا
تھا پس اسے بھیڑیا کھا گیا، آپ تو ہماری بات نہ مانیں گے، گو ہم بالکل سچے ہی ہوں ۝۱۷
اور یوسف کے کرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کر لائے تھے، باپ نے
کہا یوں نہیں، بلکہ تم نے اپنے دل ہی میں سے ایک بات بنالی ہے۔ پس صبر ہی بہتر ہے،
اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے ۝۱۸

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ
يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ
وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ
مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَ
لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ
حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ رَاوَدَتْهُ
الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ
هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ
لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ
الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ
وَ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ
قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ
اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَ شَهِدَ
شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ
فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ
مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ
قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ
عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَ اسْتَغْفِرِىْ
لِذَنْۢبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِى
الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ
شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾

اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکا دیا،
کہنے لگا واہ واہ خوشی کی بات ہے یہ تو ایک لڑکا ہے انہوں نے اسے مال تجارت قرار دے
کر چھپا لیا اور اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا جو وہ کر رہے تھے ﴿۱۹﴾ انہوں نے اسے بہت ہی
ہلکی قیمت پر گنتی کے چند درہموں پر بیچ ڈالا، وہ تو یوسف کے بارے میں بہت ہی
بے رغبت تھے ﴿۲۰﴾ مصر والوں میں سے جس نے اسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا
کہ اسے بہت عزت و احترام کے ساتھ رکھو، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا
اسے ہم اپنا بیٹا ہی بنا لیں، یوں ہم نے مصر کی سرزمین پر یوسف کا قدم جما دیا، کہ ہم اسے
خواب کی تعبیر کا کچھ علم سکھا دیں۔ اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ بے علم
ہوتے ہیں ﴿۲۱﴾ جب (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم دیا ہم
نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۲۲﴾ اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھے،
یوسف کو بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازہ بند کر
کے کہنے لگی لو آ جاؤ یوسف نے کہا اللہ کی پناہ! وہ میرا رب، مجھے اس نے بہت اچھی طرح
رکھا ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا ﴿۲۳﴾ اس عورت نے یوسف کی طرف کا
قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے یونہی ہوا کہ
ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے
تھا ﴿۲۴﴾ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے کی طرف
سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس اس کا شوہر دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص
تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور
کوئی دردناک سزا دی جائے ﴿۲۵﴾ یوسف نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت
کے قبیلے کے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہو تو
عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے ﴿۲۶﴾ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے
کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے ﴿۲۷﴾ خاوند
نے جو دیکھا کہ یوسف کا کرتہ پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا یہ تو عورتوں
کی چال بازی ہے، بیشک تمہاری چال بازی بہت بڑی ہے ﴿۲۸﴾ یوسف اب اس بات کو
آتی جاتی کرو اور (اے عورت) تو اپنے گناہ سے توبہ کر، بیشک تو گنہگاروں میں سے ہے
﴿۲۹﴾ اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام کو اپنا
مطلب نکالنے کے لئے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے، ان کے دل میں یوسف کی
محبت بیٹھ گئی ہے، ہمارے خیال میں تو وہ صریح گمراہی میں ہے ﴿۳۰﴾

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ
مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ
عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ
حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾
قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ
نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ
لَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا
يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ
اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ
فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ
بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ؑ
وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ
اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ
خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا
نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ
رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا
مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ
اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

اس نے جب ان کی اس فریب پر غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لئے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو چھری دی۔ اور کہا اے یوسف ان کے سامنے چلے آؤ ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور زبانوں سے نکل گیا کہ ماشاءاللہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں، یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے ﴿۳۱﴾ اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا، یہی ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں میں نے ہر چند اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا، لیکن یہ بال بال بچا رہا، اور جو کچھ میں اسے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا جائے گا اور بیشک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا ﴿۳۲﴾ یوسف نے دعا کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورت مجھے بلا رہی ہے اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے، اگر تو نے ان کا فن فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور بالکل نادانوں میں جا ملوں گا ﴿۳۳﴾ اس کے رب نے اس کی دعا قبول کر لی اور ان عورتوں کے داؤ پیچ اس سے پھیر دیئے، یقیناً وہ سننے والا جاننے والا ہے ﴿۳۴﴾ پھر ان تمام نشانیوں کے دیکھ لینے کے بعد بھی انہیں یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو کچھ مدت کے لئے قید خانہ میں رکھیں ﴿۳۵﴾ اس کے ساتھ ہی دو اور جوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو شراب نچوڑتے دیکھا ہے، اور دوسرے نے کہا میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں جسے پرندے کھا رہے ہیں، ہمیں آپ اس کی تعبیر بتایئے، ہمیں تو آپ خوبیوں والے شخص دکھائی دیتے ہیں ﴿۳۶﴾ یوسف نے کہا تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس کی تعبیر بتلا دوں گا یہ سب اس علم کی بدولت ہے جو میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں ﴿۳۷﴾ میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں، یعنی ابراہیم واسحاق اور یعقوب کے دین کا، ہمیں ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک کریں ہم پر اور تمام اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے، لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ اے میرے قید خانے کے ساتھیو! کیا متفرق کئی ایک پروردگار بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ زبردست طاقتور ﴿۳۹﴾ اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے خود ہی گھڑ لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۴۰﴾

يٰصَاحِبَىِ السِّجۡنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسۡقِىۡ رَبَّهٗ خَمۡرًا ۚ وَ اَمَّا
الۡاٰخَرُ فَيُصۡلَبُ فَتَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡ رَّاۡسِهٖ ؕ قُضِىَ الۡاَمۡرُ
الَّذِىۡ فِيۡهِ تَسۡتَفۡتِيٰنِ ؕ﴿٤١﴾ وَ قَالَ لِلَّذِىۡ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ
مِّنۡهُمَا اذۡكُرۡنِىۡ عِنۡدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنۡسٰهُ الشَّيۡطٰنُ ذِكۡرَ رَبِّهٖ
فَلَبِثَ فِى السِّجۡنِ بِضۡعَ سِنِيۡنَ ؕ﴿٤٢﴾ وَ قَالَ الۡمَلِكُ اِنِّىۡۤ
اَرٰى سَبۡعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعَ
سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِىۡ فِىۡ
رُءۡيَاىَ اِنۡ كُنۡتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُوۡنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ
اَحۡلَامٍ ۚ وَ مَا نَحۡنُ بِتَاۡوِيۡلِ الۡاَحۡلَامِ بِعٰلِمِيۡنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ
الَّذِىۡ نَجَا مِنۡهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعۡدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمۡ بِتَاۡوِيۡلِهٖ
فَاَرۡسِلُوۡنِ ﴿٤٥﴾ يُوۡسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيۡقُ اَفۡتِنَا فِىۡ سَبۡعِ
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاۡكُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّ سَبۡعِ سُنۡۢبُلٰتٍ
خُضۡرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّىۡۤ اَرۡجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ
يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِيۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِىۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ
يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ سَبۡعٌ شِدَادٌ يَّاۡكُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ
اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ
فِيۡهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيۡهِ يَعۡصِرُوۡنَ ؑ﴿٤٩﴾ وَ قَالَ الۡمَلِكُ
ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوۡلُ قَالَ ارۡجِعۡ اِلٰى رَبِّكَ
فَسۡـَٔلۡهُ مَا بَالُ النِّسۡوَةِ الّٰتِىۡ قَطَّعۡنَ اَيۡدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ
بِكَيۡدِهِنَّ عَلِيۡمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطۡبُكُنَّ اِذۡ رَاوَدۡتُّنَّ يُوۡسُفَ
عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمۡنَا عَلَيۡهِ مِنۡ سُوۡٓءٍ ؕ
قَالَتِ امۡرَاَتُ الۡعَزِيۡزِ الۡـٰٔنَ حَصۡحَصَ الۡحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدۡتُّهٗ
عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿٥١﴾ ذٰلِكَ لِيَعۡلَمَ اَنِّىۡ لَمۡ
اَخُنۡهُ بِالۡغَيۡبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ كَيۡدَ الۡخَآٮِٕنِيۡنَ ﴿٥٢﴾

اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو
جائے گا لیکن دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے تم
دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ﴿٤١﴾ اور جس کی نسبت
یوسف کا گمان تھا کہ ان دونوں میں سے یہ چھوٹ جائے گا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ سے میرا
ذکر بھی کر دینا پھر اسے شیطان نے اپنے بادشاہ سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف نے کئی سال قید
خانے میں ہی کاٹے ﴿٤٢﴾ بادشاہ نے کہا، میں نے خواب دیکھا ہے سات موٹی تازی فربہ گائے
ہیں جن کو سات لاغر دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہیں ہری ہری اور دوسری سات
بالکل خشک ۔ اے درباریو! میرے اس خواب کی تعبیر بتلاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو ﴿٤٣﴾
انہوں نے جواب دیا یہ تو اڑتے اڑاتے پریشان خواب ہیں اور ایسے شوریدہ پریشان خوابوں کی
تعبیر جاننے والے ہم نہیں ﴿٤٤﴾ ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہوا تھا اسے مدت کے بعد یاد آ گیا اور
کہنے لگا میں تمہیں اس کی تعبیر بتا دوں گا مجھے جانے کی اجازت دیجئے ﴿٤٥﴾ اے یوسف! اے بہت
بڑے سچے یوسف! آپ ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلائیے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں
سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز خوشے ہیں اور سات ہی دوسرے بھی بالکل خشک
ہیں، تاکہ میں واپس جا کر ان لوگوں سے کہوں کہ وہ سب جان لیں ﴿٤٦﴾ یوسف نے جواب دیا کہ تم
سات سال تک پے درپے لگا تار حسب عادت غلہ بویا کرنا، اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت
ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے ﴿٤٧﴾ اس کے بعد سات سال نہایت
سخت قحط کے آئیں گے وہ اس غلے کو کھا جائیں گے، جو تم نے ان کے لئے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا
سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو ﴿٤٨﴾ اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں لوگوں
پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرہ انگور بھی) خوب نچوڑیں گے ﴿٤٩﴾ اور بادشاہ نے
کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ جب قاصد یوسف کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا، اپنے بادشاہ کے
پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے
تھے؟ ان کے حیلے کو (صحیح طور پر) جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے ﴿٥٠﴾ بادشاہ نے پوچھا اے
عورتو! اس وقت کا صحیح واقعہ کیا ہے جب تم داؤ فریب کر کے یوسف کو اس کی دلی منشا سے بہکانا
چاہتی تھیں انہوں نے صاف جواب دیا کہ معاذ اللہ ہم نے یوسف میں کوئی برائی نہیں پائی، پھر تو
عزیز کی بیوی بھی بول اٹھی کہ اب تو سچی بات نتھر آئی میں نے ہی اسے ورغلایا تھا، اس کے جی
سے، اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے ﴿٥١﴾ بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنے خاص
کاموں کے لئے مقرر کر لوں پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں آج
سے ذی عزت اور امانت دار ہیں ﴿٥٢﴾

وَ مَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا
رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الۡمَلِکُ
ائۡتُوۡنِیۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ
لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ
الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی
الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ
نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ
لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخۡوَةُ یُوۡسُفَ
فَدَخَلُوۡا عَلَیۡهِ فَعَرَفَهُمۡ وَ هُمۡ لَهٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا
جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا
تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی الۡکَیۡلَ وَ اَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ
تَاۡتُوۡنِیۡ بِهٖ فَلَا کَیۡلَ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا
سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَ قَالَ لِفِتۡیٰنِهِ اجۡعَلُوۡا
بِضَاعَتَهُمۡ فِیۡ رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤی
اَهۡلِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡهِمۡ قَالُوۡا
یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الۡکَیۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَکۡتَلۡ وَ اِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلۡ اٰمَنُکُمۡ عَلَیۡهِ اِلَّا کَمَاۤ اَمِنۡتُکُمۡ عَلٰۤی
اَخِیۡهِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیۡرٌ حٰفِظًا ۪ وَّ هُوَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوۡا مَتَاعَهُمۡ وَجَدُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ
رُدَّتۡ اِلَیۡهِمۡ ؕ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا مَا نَبۡغِیۡ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا
رُدَّتۡ اِلَیۡنَا ۚ وَ نَمِیۡرُ اَهۡلَنَا وَ نَحۡفَظُ اَخَانَا وَ نَزۡدَادُ کَیۡلَ
بَعِیۡرٍ ؕ ذٰلِکَ کَیۡلٌ یَّسِیۡرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَکُمۡ حَتّٰی
تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاۡتُنَّنِیۡ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یُّحَاطَ بِکُمۡ ۚ
فَلَمَّاۤ اٰتَوۡهُ مَوۡثِقَهُمۡ قَالَ اللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُوۡلُ وَکِیۡلٌ ﴿۶۶﴾

میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے یقیناً میرا رب پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے ﴿۵۳﴾ بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لاؤ کہ میں اسے اپنے خاص کاموں کے لئے مقرر کرلوں پھر جب اس سے بات چیت کی تو کہنے لگا کہ آپ ہمارے ہاں ذی عزت اور امانت دار ہیں ﴿۵۴﴾ (یوسف) نے کہا آپ مجھے ملک کے خزانوں پر معمور کر دیجئے میں حفاظت کرنے والا اور باخبر ہوں ﴿۵۵﴾ اسی طرح ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو ملک کا قبضہ دے دیا کہ وہ جہاں کہیں چاہے رہے سہے ہم جسے چاہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں۔ ہم نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتے ﴿۵۶﴾ یقیناً ایمان داروں اور پرہیزگاروں کا اخروی اجر بہت ہی بہتر ہے ﴿۵۷﴾ یوسف کے بھائی آئے اور یوسف کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا ﴿۵۸﴾ جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں پورا ناپ کر دیتا ہوں اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں ﴿۵۹﴾ پس اگر تم اسے لے کر نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا بلکہ تم میرے قریب بھی نہ پھٹکنا ﴿۶۰﴾ انہوں نے کہا ہم اس کے باپ کو اس کی بابت پھسلائیں گے اور پوری کوشش کریں گے ﴿۶۱﴾ اپنے خدمت گاروں سے کہا کہ ان کی پونجی انہی کی بوریوں میں رکھ دو کہ جب لوٹ کر اپنے اہل وعیال میں جائیں اور پونجیوں کو پہچان لیں تو بہت ممکن ہے کہ پھر لوٹ کر آئیں ﴿۶۲﴾ جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ہم سے تو غلہ کا ناپ روک لیا گیا اب آپ ہمارے ساتھ بھائی کو بھیجئے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں ہم اس کی نگہبانی کے ذمہ دار ہیں ﴿۶۳﴾ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے، جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا بس اللہ ہی بہترین محافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے ﴿۶۴﴾ جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو اپنا سرمایا موجود پایا جو ان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا کہنے لگے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے دیکھئے تو ہمارا سرمایا بھی واپس لوٹا دیا گیا ہے، ہم اپنے خاندان کو رسد لا دیں گے اور اپنے بھائی کی نگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ زیادہ لائیں گے یہ ناپ تو بہت آسان ہے ﴿۶۵﴾ یعقوب علیہ السلام نے کہا! میں تو اسے ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک کہ تم اللہ کو بیچ میں رکھ کر مجھے قول و قرار نہ دو کہ تم اسے میرے پاس پہنچا دو گے، سوائے اس ایک صورت کے کہ تم سب گرفتار کر لئے جاؤ جب انہوں نے پکا قول قرار دے دیا تو انہوں نے کہا کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے ﴿۶۶﴾

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ
اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَ مَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا
كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ
يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ
اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ
رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ
لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا
نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ
زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي
الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ
جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ
وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا
لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ
يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ
عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ
اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا
الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا
نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا
مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا
بلکہ کئی جدا جدا دروازوں میں سے داخل ہونا میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم
سے ٹال نہیں سکتا حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک
بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے ﴿۶۷﴾ جب وہ انہیں راستوں سے جن کا حکم
ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے۔ کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس
سے انہیں ذرا بھی بچالے۔ مگر یعقوب (علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جسے
اس نے پورا کر لیا بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں
جانتے ﴿۶۸﴾ یہ سب جب یوسف کے پاس پہنچ گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھالیا
اور کہا کہ میں تیرا بھائی (یوسف) ہوں پس یہ جو کچھ کرتے رہے اس کا کچھ رنج نہ کر ﴿۶۹﴾
پھر جب انہیں ان کا سامان اسباب ٹھیک ٹھاک کر کے دیا تو اپنے بھائی کے اسباب میں
پانی پینے کا پیالہ رکھوا دیا پھر ایک آواز دینے والے نے پکار کر کہا کہ اے قافلے والو! تم
لوگ تو چور ہو ﴿۷۰﴾ انہوں نے ان کی طرف منہ پھیر کر کہا تمہاری کیا چیز کھو گئی ہے؟ ﴿۷۱﴾
جواب دیا کہ شاہی پیمانہ گم ہے جو اسے لے آئے اسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ ملے گا۔
اس وعدے کا میں ضامن ہوں ﴿۷۲﴾ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم کو خوب علم ہے کہ ہم ملک
میں فساد پھیلانے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں ﴿۷۳﴾ انہوں نے کہا اچھا چور کی کیا سزا
اگر تم جھوٹے ہو؟ ﴿۷۴﴾ جواب دیا اس کی سزا یہی ہے کہ جس کے اسباب میں سے پایا جائے
وہی اس کا بدلہ ہے ہم تو ایسے ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں ﴿۷۵﴾ پس یوسف نے ان کے
سامان کی تلاشی شروع کی، اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی سے پہلے، پھر اس پیمانہ کو اپنے
بھائی کے سامان (زنبیل) سے نکالا ہم نے یوسف کے لئے اسی طرح یہ تدبیر کی اس
بادشاہ کی قانون کی رو سے یہ اپنے بھائی کو نہ لے جا سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ کو منظور ہو ہم جس
کے چاہیں درجے بلند کر دیں ہر ذی علم پر فوقیت رکھنے والا دوسرا ذی علم موجود ہے ﴿۷۶﴾
انہوں نے کہا اگر اس نے چوری کی (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) اس کا بھائی بھی پہلے
چوری کر چکا ہے یوسف (علیہ السلام) نے اس بات کو اپنے دل میں رکھ لیا اور ان کے
سامنے بالکل ظاہر نہ کیا۔ کہا کہ تم بدتر جگہ میں ہو اور جو تم بیان کرتے ہو اسے اللہ ہی خوب
جانتا ہے ﴿۷۷﴾ انہوں نے کہا اے عزیز مصر! اس کے والد بہت بڑی عمر کے بالکل بوڑھے
شخص ہیں آپ اس کے بدلے ہم میں سے کسی کو لے لیجئے، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے
نیک نفس ہیں ﴿۷۸﴾ یوسف (علیہ السلام) نے کہا ہم نے جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے اس
کے سوا دوسرے کی گرفتاری کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، ایسا کرنے سے تو ہم یقیناً
ناانصافی کرنے والے ہو جائیں گے ﴿۷۹﴾

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا
فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ
اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى
اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا
عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ
كُنَّا فِيْهَا وَ الْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى
اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾
وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ
مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ
يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾
قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ
وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ
اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا
الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ
لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي
الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَ
اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ
قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِيْ ٛ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ
مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾
قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٔيْنَ ﴿٩١﴾
قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ٛ وَ هُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾

جب یہ اس سے مایوس ہو گئے تو تنہائی میں بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے ان میں جو سب سے
بڑا تھا اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کی قسم لے کر پختہ قول
قرار لیا ہے اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تم کوتاہی کر چکے ہو۔ پس میں تو اس
سرزمین سے نہ ٹلوں گا جب تک کہ والد صاحب خود مجھے اجازت نہ دیں یا اللہ تعالیٰ
میرے اس معاملے کا فیصلہ کر دے، وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ﴿٨٠﴾ تم سب والد
صاحب کی خدمت میں واپس جاؤ اور کہو کہ ابا جی! آپ کے صاحب زادے نے چوری
کی اور ہم نے وہی گواہی دی تھی جو ہم جانتے تھے ہم کچھ غیب کی حفاظت کرنے والے نہ
تھے ﴿٨١﴾ آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرما لیں جہاں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی
پوچھ لیں جس کے ساتھ ہم آئے ہیں۔ اور یقیناً ہم بالکل سچے ہیں ﴿٨٢﴾ (یعقوب علیہ
السلام) نے کہا یہ تو نہیں، بلکہ تم نے اپنی طرف سے بات بنا لی پس اب صبر ہی بہتر ہے۔
قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس ہی پہنچا دے وہی علم و حکمت والا ہے ﴿٨٣﴾
پھر ان سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے یوسف! ان کی آنکھیں بوجہ رنج و غم کے سفید ہو چکی تھیں
اور وہ غم کو دبائے ہوئے تھے ﴿٨٤﴾ بیٹوں نے کہا واللہ! آپ ہمیشہ یوسف کی یاد ہی میں لگے
رہیں گے یہاں تک کہ گھل جائیں یا ختم ہی ہو جائیں ﴿٨٥﴾ انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی
پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں مجھے اللہ کی طرف سے وہ باتیں معلوم
ہیں جو تم نہیں جانتے ﴿٨٦﴾ میرے پیارے بچو! تم جاؤ اور یوسف علیہ السلام کی اور اس کے
بھائی کی پوری طرح تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یقیناً رب کی رحمت سے
ناامید وہی ہوتے ہیں جو کافر ہوتے ہیں ﴿٨٧﴾ پھر جب یہ لوگ یوسف (علیہ السلام) کے
پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم کو اور ہمارے خاندان کو دکھ پہنچا ہے ہم حقیر پونجی
لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلے کا ناپ دیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے اللہ تعالیٰ
خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے ﴿٨٨﴾ یوسف نے کہا جانتے بھی ہو کہ تم نے یوسف اور
اس کے بھائی کے ساتھ اپنی نادانی کی حالت میں کیا کیا ﴿٨٩﴾ انہوں نے کہا کیا (واقعی) تو
ہی یوسف (علیہ السلام) ہے جواب دیا کہ ہاں میں یوسف (علیہ السلام) ہوں اور یہ میرا
بھائی ہے اللہ نے ہم پر فضل و کرم کیا بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ
تعالیٰ کسی نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا ﴿٩٠﴾ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر
برتری دی ہے اور یہ بھی بالکل سچ ہے کہ ہم خطاکار تھے ﴿٩١﴾ جواب دیا آج تم پر کوئی
ملامت نہیں ہے اللہ تمہیں بخشے، وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے ﴿٩٢﴾

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ
وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ
اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ
اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ
اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْۤ
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى
اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ؕ
وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ
يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ
حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ
وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ
عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ
اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ
اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ
يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾
وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ
بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور
آجائیں اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ ﴿۹۳﴾ جب یہ قافلہ جدا ہوا تو ان
کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے سٹھیایا ہوا قرار نہ دو ﴿۹۴﴾ وہ
کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنے اسی پرانے خبط میں مبتلا ہیں ﴿۹۵﴾ جب خوشخبری دینے
والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت پھر بینا ہو گئے کہا! کیا میں تم سے
نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ﴿۹۶﴾ انہوں
نے کہا ابا جی آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم قصوروار ہیں ﴿۹۷﴾
کہا اچھا میں جلد ہی تمہارے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا وہ بہت بڑا بخشنے
والا اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے ﴿۹۸﴾ جب یہ سارا گھرانہ یوسف کے پاس پہنچ گیا
تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہے تو آپ سب
امن وامان کے ساتھ مصر میں آؤ ﴿۹۹﴾ اور اپنے تخت پر اپنے ماں باپ (۲) کو اونچا بٹھایا
اور سب اسکے سامنے سجدے میں گر گئے تب کہا ابا جی! یہ میرے پہلے کے خواب کی
تعبیر ہے میرے رب نے اسے سچا کر دکھایا، اس نے میرے ساتھ بڑا احسان کیا
جب کہ مجھے جیل خانے سے نکالا اور آپ لوگوں کو صحرا سے لے آیا اس اختلاف کے
بعد جو شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا میرا رب جو چاہے اس
کے لئے بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور وہ بہت علم وحکمت والا ہے ﴿۱۰۰﴾ اے میرے
پروردگار! تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی اے آسمان
وزمین کے پیدا کرنے والے تو دنیا وآخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے،
تو مجھے اسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں ملا دے ﴿۱۰۱﴾ یہ غیب کی خبروں میں
سے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ
انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے ﴿۱۰۲﴾ گو آپ لاکھ
چاہیں۔ لیکن اکثر لوگ ایماندار نہ ہیں نہ ہونگے ﴿۱۰۳﴾ آپ ان سے اس پر کوئی اجرت
طلب نہیں کر رہے ہیں یہ تو تمام دنیا کے لئے نری نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۱۰۴﴾ آسمانوں
اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں، جن سے یہ منہ موڑے گزر جاتے ہیں ﴿۱۰۵﴾ ان میں
سے اکثر لوگ باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں ﴿۱۰۶﴾

اَفَاَمِنُوۡۤا اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ غَاشِيَةٌ مِّنۡ عَذَابِ اللّٰهِ اَوۡ تَاۡتِيَهُمُ
السَّاعَةُ بَغۡتَةً وَّ هُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۰۷ قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ
اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِىۡ ؕ
وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۱۰۸ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا
مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى ؕ
اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ؕ
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۱۰۹ حَتّٰۤى اِذَا اسۡتَيۡــَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ
قَدۡ كُذِبُوۡا جَآءَهُمۡ نَصۡرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا يُرَدُّ
بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝۱۱۰ لَقَدۡ كَانَ فِىۡ قَصَصِهِمۡ
عِبۡرَةٌ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَرٰى وَ لٰكِنۡ
تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَ تَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُدًى وَّ
رَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۱۱ ع

اٰياتها ۴۳ — ۱۳ سُوۡرَةُ الرَّعۡدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۶ — رکوعاتها ۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓرٰ ؔ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ
رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ اَللّٰهُ الَّذِىۡ
رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ
وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذابوں میں سے
کوئی عام عذاب آ جائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبری میں
ہوں ۝۱۰۷ آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے، میں اور پیروکار اللہ کی طرف بلا رہے ہیں،
پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں ۝۱۰۸ آپ
سے پہلے ہم نے بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے ہیں سب مرد ہی تھے جن کی طرف
ہم وحی نازل فرماتے گئے کیا زمین میں چل پھر کر انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے
پہلے لوگوں کا کیسا کچھ انجام ہوا؟ یقیناً آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہت ہی
بہتر ہے، کیا پھر تم نہیں سمجھتے ۝۱۰۹ یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے اور وہ
(قوم کے لوگ) خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹا کہا گیا فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس
آ پہنچی جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی بات یہ ہے کہ ہمارا عذاب گناہ گاروں سے
واپس نہیں کیا جاتا ۝۱۱۰ ان کے بیان میں عقل والوں کے لئے یقیناً نصیحت اور عبرت
ہے، یہ قرآن جھوٹ بنائی ہوئی بات نہیں بلکہ یہ تصدیق ہے، ان کتابوں کی جو اس
سے پہلے کی ہیں، کھول کھول کر بیان کرنے والا ہے ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت ہے
ایمان دار لوگوں کے لئے ۝۱۱۱ ع

(سورۃ الرعد۔ سورہ نمبر ۱۳۔ تعداد آیات ۴۳)۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہ قرآن کی آیتیں ہیں، اور جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتارا
جاتا ہے، سب حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ۝۱ اللہ وہ ہے جس نے
آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار
پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے۔ ہر ایک میعاد
معین پر گشت کر رہا ہے، وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر
بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو ۝۲

سورۃ الرعد کی فضیلت: اس سورت کی فضیلت میں ابن ابی شیبہ اور عروزی نے "کتاب الجنائز" میں جابر بن زید سے روایت کی ہے کہ جب وہ کسی کو جان کنی کی حالت میں دیکھتے تو اس کے پاس سورہ الرعد پڑھنا بہتر سمجھتے تھے، اور کہتے یہ سورت مرنے والے کی تکلیف کو کم کرتی ہے اور روح قبض کئے جانے کو آسان بناتی ہے۔

آیت ۲: کفارِ مکہ کی آنکھوں پر کفر و عناد کی ایسی پٹی بندھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت و خالقیت کی تمام نشانیاں دیکھنے کے باوجود ان میں کوئی تبدیلی نہیں آتی تھی اور ان نشانیوں سے انہیں کوئی ایمانی فائدہ نہیں پہنچتا تھا، اور کہتے تھے اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا پیغمبر ہے تو موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی طرح کیوں نشانیاں پیش نہیں کرتا، یا ہم جن نشانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں، انہیں کیوں نہیں لے آتا، مشرکین بھی کہتے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تم اللہ کے نبی ہو تو صفا پہاڑی کو سونا بنا دو یا پہاڑوں کو ہٹا کر ان کی جگہ نہریں جاری کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام صرف پیغام پہنچانا ہے، کافروں کی مرضی کے مطابق نشانیاں پیش کرنا نہیں۔......

وَ هُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْهٰرًا ؕ
وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ
النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ فِي
الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ
نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَ نُفَضِّلُ
بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا
ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع

اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں
ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے وہ رات کو دن سے چھپا دیتا
ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور زمین میں
مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیت
ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، شاخ دار اور بعض ایسے ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک
ہی پانی پلائے جاتے ہیں۔ پھر بھی ہم ایک کو ایک پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں اس
میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۴﴾ اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب
ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں
جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی
ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۵﴾ اور جو تجھ سے (سزا
کی طلبی میں) جلدی کر رہے ہیں راحت سے پہلے ہی، یقیناً ان سے پہلے سزائیں (بطور
مثال) گزر چکی ہیں اور بیشک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر اور یہ
بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے ﴿۶﴾ اور کافر کہتے ہیں کہ اس
پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتاری گئی۔ بات یہ ہے کہ
آپ تو صرف آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ہادی ہے ﴿۷﴾ ع

......اور یہ کام آپ ﷺ نے بدرجہ اتم کیا، اپنی پوری زندگی لگا دی اور کوئی کسر نہیں چھوڑی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ملتِ اسلامیہ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ کچھ فرشتے لگا رکھے ہیں جو ہر جانب سے اس کا احاطہ کئے ہوتے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق اس کے ایک ایک قول و عمل کو لکھتے ہیں، بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کے فرشتے تمہارے ساتھ ہوتے ہیں کچھ فرشتے رات اور کچھ دن میں، اور صبح اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، رات کے فرشتے جب اوپر جاتے ہیں تو اللہ ان سے پوچھتا ہے، کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں پایا (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جب ان کے پاس پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان سے رخصت ہوئے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم سے اپنی نعمتوں کو اس وقت تک زائل نہیں کرتا جب تک وہ اپنی حالت بدل نہیں لیتی یعنی خیر و صلاح کی راہ سے منحرف ہو جاتی ہے، اور معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کرنے لگتی ہے۔ اور آدمی کبھی دوسرے کے گناہوں کی وجہ سے عذاب و مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث بخاری نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہمارے درمیان نیک لوگ ہونے کے باوجود ہم ہلاک کر دیئے جائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب گناہ کی کثرت ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پورے اخلاص کے ساتھ پکارتے ہیں۔ اسی طرح انسان اور دیگر تمام مخلوقات کے سائے بھی اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جب کوئی اللہ کو سجدہ کرتا ہے تو اس کا سایہ بھی اللہ کے سامنے جھکتا ہے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ کوئی بعید بات نہیں کہ سایہ بھی حقیقی معنوں میں اللہ کو سجدہ کرتا ہو جیسا کہ پہاڑ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں فرمایا ہے۔ ﴿أَوَلَمْ يَرَوْاْ إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّؤُاْ ظِلَٰلُهُۥ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَٰخِرُونَ﴾ (النحل:48)۔ ”کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں، ان کے سائے دائیں اور بائیں اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں اور وہ اللہ کے لئے عاجزی اور انکساری اختیار کئے ہوتے ہیں“۔

❁❁❁❁❁

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا
تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ
وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ
بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ
يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا
مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ
الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ وَ يُسَبِّحُ
الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ
فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ
شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝۱۳ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى
الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا
فِيْ ضَلٰلٍ ۝۱۴ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ ۝۱۵ قُلْ مَنْ رَّبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ
اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ
النُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ
الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ۝۱۶ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا
فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي
النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ
اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا
مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ
الْاَمْثَالَ ۝۱۷

مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی
ہر چیز اس کے پاس اندازے سے ہے ۝۸ ظاہر و پوشیدہ کا وہ عالم ہے (سب سے) بڑا
اور (سب سے) بلند و بالا ۝۹ تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور بآواز بلند اسے
کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا ہو اور جو دن میں چل رہا ہو، سب اللہ پر برابر و یکساں ہیں ۝۱۰
اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں، جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی
کرتے ہیں۔ کسی قوم کی حالت اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں جو
ان کے دلوں میں ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کی سزا کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ بدلہ نہیں کرتا
اور سوائے اس کے کوئی بھی ان کا کارساز نہیں ۝۱۱ وہ اللہ ہی ہے جو تمہیں بجلی کی چمک
ڈرانے اور امید دلانے کے لئے دکھاتا ہے اور بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے ۝۱۲ گرج
اس کی تسبیح و تعریف کرتی ہے اور فرشتے بھی، اس کے خوف سے اور وہی آسمان سے
بجلیاں گراتا ہے اور جس پر چاہتا ہے اس پر ڈالتا ہے کفار اللہ کی بابت لڑ جھگڑ رہے ہیں
اور اللہ سخت قوت والا ہے ۝۱۳ اسی کو پکارنا حق ہے جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے
ہیں وہ ان (کی پکار) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے مگر جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی
کی طرف پھیلائے ہوئے ہو کہ اس کے منہ میں پڑ جائے حالانکہ وہ پانی اس کے منہ میں
پہنچنے والا نہیں ان منکروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی میں ہے ۝۱۴ اللہ ہی کے لئے زمین
اور آسمانوں کی سب مخلوق خوشی اور ناخوشی سے سجدہ کرتی ہے اور ان کے سائے بھی صبح
شام ۝۱۵ آپ پوچھئے کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجئے اللہ! کیا تم پھر
بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود بھی اپنی جان کے بھلے برے کا اختیار نہیں
رکھتے کہہ دیجئے کہ اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیری اور روشنی برابر ہو سکتی ہیں
کیا جنہیں یہ اللہ کا شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ
ان کی نظر میں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو، کہہ دیجئے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے
وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے ۝۱۶ اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی
وسعت کے مطابق نالے بہ نکلے پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھی جھاگ کو اٹھا لیا اور
اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر تپاتے ہیں زیور یا ساز و سامان کے لئے اسی طرح
کی جھاگ ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے اب جھاگ تو
نکارہ ہو کر چلی جاتی ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے۔ وہ زمین میں ٹھہری رہتی
ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے ۝۱۷

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰىؕ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا
لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ
وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ
الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰىؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ۙ
الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ۙ
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ؕ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا
وَّعَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى
الدَّارِ ﴿۲۲﴾ۙ

جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں
نے اس کے حکم کی نافرمانی کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی
کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں یہی ہیں جن کے
لئے برا حساب ہے اور جن کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے (۱۸) کیا وہ شخص جو یہ علم
رکھتا ہے کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے، اس
شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو، نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں ہیں جو عقلمند ہوں (۱۹) جو
اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور قول و قرار کو توڑتے نہیں (۲۰) اور اللہ نے جن
چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں
اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں (۲۱) اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے
صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے
اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لئے
عاقبت کا گھر ہے (۲۲)

علمی افادات

آیت ۲۰-۲۲:

عقل وشعور یا جہالت و بے وقوفی کو پرکھنے کیلئے اللہ کیطرف سے مقرر کردہ پیمانہ و معیار حق کو سمجھتا اور قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حق کو سمجھنے اور قبول کرنے والوں کو "**أولو النُهى، أولوا الألباب**" کے لقب سے ملقب فرمایا، جبکہ حق کو سمجھتے بوجھتے قبول نہ کر کے سرکشی ہٹ دھرمی اختیار کرنے والوں کو 'سفہاء' عقل کے کورے اور اندھے، بہرے، گونگے قرار دیا ہے۔ مذکورہ بالا آیات کریمہ میں انہی 'اولوا الألباب' کی دینی اخلاقی اور معاشرتی عمدہ اوصاف کا تذکرہ ہے۔

۱۔ **ایفائے عہد**: مومن بندہ اپنے رب سے کیے وعدہ 'ألست' پر قائم رہتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسماء وصفات پر ایمان لاتا ہے، اور ان کے تقاضوں پر بلا کم و کاست ہر طرح سے پورا اترنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ یہ بندۂ مومن اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ شریعت اور عقیدہ و منہج پر پورا اتر کے اس ذات باری تعالیٰ سے کئے اپنے وعدے ایفاء کرتا ہے، اور اس طرح ﴿صدقوا ما عاهدوا الله عليه﴾ کی چلتی پھرتی مثال بن جاتا ہے۔ اور اسی طرح معاشرتی زندگی میں بھی اپنے جیسے انسانوں سے کیے وعدوں پر پورا اترتا ہے، اور وعدہ خلافی جیسے اخلاقی جرم سے یکسر کنارہ کش رہتا ہے اور منافقوں کیطرح عہد شکنی، غداری اور بے وفائی کا مرتکب نہیں ہوتا۔

۲۔ **صلہ رحمی**: اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اس میں سرفہرست رسول مکرم ﷺ کے حقوق آتے ہیں لہذا بندۂ مومن حرمتِ رسول کا پاسبان ہوتا ہے، حقوقِ مصطفی کیلئے جان نثار بن کے رہتا ہے، اور پھر والدین اہل وعیال، بھائی بند و اعزاء و اقارب کیساتھ ساتھ ہمسائیگان و دیگر افراد معاشرہ سے حسن سلوک کے ذریعہ صلہ رحمی پر قائم رہتا ہے، حتی کہ یہ حسن معاملہ اس کے صاحب شعور مؤمن ہونے کی پہچان بن جاتا ہے۔ صحیحین میں جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "جسے رزق میں فراخی اور درازئ عمر کی تمنا ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرتا رہے۔" (الحدیث)

۳۔ **خوف خدا**: مومن کی شان یہ ہے کہ ہر وقت اس پر خشیت الٰہی کا پہرہ ہوتا ہے، جو بھی اچھا کام کرتا ہے اللہ کا حکم جان کر اس کی رضا کی طلب و امید میں کرتا ہے، اور جس بھی کام سے گریزاں ہوتا ہے تو اس کے پیچھے بھی خوف وخشیت الٰہی کا عنصر ہی کارفرما ہوتا ہے، وہ جو کرے یا جس سے بھی بچے ہر دو صورت میں اللہ کے حکم کی پاسداری ہی اس کا مطمع نظر ہوتا ہے، چنانچہ وہ رب کا خوف دل میں بسا کر ہی نیکیاں کرتا ہے، اور بدیوں سے بھاگتا ہے، رب کی عظمتِ کبریائی کا احساس بلکہ یقین اس کا راہنما ہوتا ہے اور رب کی پہچان اس کا سرمایہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿إنما يخشى الله من عباده العلماء﴾ اللہ کی معرفت سے بہرہ مند انسان یعنی (علماء).......

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ
وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ
بَابٍ ۝۲۳ سَلٰمٌ عَلَیۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ۝۲۴
وَالَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِهٖ وَ یَقۡطَعُوۡنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَیُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۙ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ۝۲۵ اَللّٰهُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ
لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَا
الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝۲۶

ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیوی اور
اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہونگے ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں
گے ۝۲۳ کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار
آخرت کا ۝۲۴ اور جو اللہ کے عہد کو اس کی مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جن چیزوں کے
جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے انہیں توڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کے
لئے لعنتیں ہیں اور ان کے لئے برا گھر ہے ۝۲۵ اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا
ہے اور گھٹاتا ہے یہ دنیا کی زندگی میں مست ہو گئے حالانکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں
نہایت (حقیر) پونجی ہے ۝۲۶

.......اللہ سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

۴۔ **عذاب آخرت کا ڈر:** بندۂ مؤمن یوم الحساب آنے سے قبل زندگی دنیا میں ہی اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے، اسے کھٹکا لگا رہتا ہے کہ اگر ناپ تول ہوگئی، حساب کتاب کے عمل سے اگر اسے گزارا گیا تو اسے یہ خوف بے چین رکھتا ہے کہ سرخرو بھی ہو پائے گا کہ نہیں تو اس ڈر کی وجہ سے اس کی ہمہ تن یہ کوشش رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اپنے لئے زیادہ سے زیادہ توشۂ آخرت تیار کرلے، نیکیاں کمائے، اور گناہوں و معصیتوں سے بچے، رب سے دعا و التجاء رکھے اور توبہ و استغفار کے ذریعے گناہوں کی تلافی کا سامان کرے، جلال و عظمت والے رب کی رحمن و رحیم کی صفت پاک سے دامن کو وابستہ رکھے اور اس کے فضل و احسان کا حقدار ٹھہرنے کیلئے اسے راضی کرنے میں جتن کرلے، حتی کہ رب کریم فرشتوں سے کہے کہ کیا اس بندے نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواباً عرض کریں کہ نہیں، تو اللہ فرمائے کہ پھر اسے کس بات نے میری نافرمانیوں سے روکا ہوا ہے، وہ کہیں کہ تیرے عذاب کے ڈرنے، تو اللہ فیصلہ سنادے کہ اگر ایسی بات ہے تو گواہ رہو کہ میں نے اسے معاف کردیا۔

۵۔ **صبر:** ایسے بندگانِ مومنین کی ایک پہچان ''صبر بھی ہے کہ جو مصیبت آنے پر سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں اور زبانوں سے یہ ورد جاری ہوجاتا ہے ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾ جنہیں گناہ کی رنگینی للچا نہیں سکتی، اور نہ ہی نیکی و بھلائی کے اعمال کی دشواری ان کے آڑے آتی ہے وہ ہر دو صورتوں میں صبر و شکیمت کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دیتے، بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر ہر حال میں صابر و شاکر نظر آتے ہیں، حدیث مبارک ہے ''عجب لأمر المؤمن فإن أمره كله خير . . . ''۔

۶۔ اقامت صلاۃ۔ ۷۔ انفاق فی سبیل اللہ ان کا تفصیلی ذکر متعدد مقامات پر ہو چکا ہے۔

۸۔ **برائی کے بدلے میں نیکی:** کوئی ان سے برا بھی کرے تو مومن ان سے بھلا ہی کرتا ہے، وہ جہالت کا جواب 'قالوا سلاماً' پہلوتہی اختیار کر کے دیتے ہیں، کسی لغو و بیہودہ مزاجی کا سامنا کرنا پڑ جائے تو عزت بچا کر گزر جاتے ہیں، اور برائی کے بدلے میں نیکی کا معاملہ کر کے دل جیت لیتے ہیں اور نتیجتاً کل کا جانی دشمن آج ان پر جان نچھاور کرنے والا دوست بن جاتا ہے۔ یہ اہل ایمان قباحت کو احسان سے، برائی کو بھلائی سے، دشمنی کو دوستی سے ٹال دیتے ہیں۔ دوسرا سرکشی کرے یہ نرمی برتتے ہیں، دوسرا سر چڑھے یہ سر جھکا دیتے ہیں، دوسروں کے ظلم سہہ لیتے ہیں، اور خود ان سے بھی اور ہر کسی سے نیک سلوک کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ: ان مومنانہ اوصاف کے حاملین کیلئے اللہ کا وعدہ ہے کہ ﴿لهم عقبى الدار﴾ کہ کیا ہی اچھا بدلہ ہے ان کے لئے اس گھر جنت کا۔

آیت ۲۶: مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے مستور سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے۔ جیسے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈال کر نکال لے اس کی انگلی میں پانی کونسا آجائے گا اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا''۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت اور تائید و تصدیق کے طور پر کہا گیا ہے۔ انسانوں کی ہدایات کے مطابق قرآن نازل فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیاء میں فرمایا: ﴿وَمَآ أَرۡسَلۡنٰكَ إِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ﴾ (الانبیاء:107) کہ ہم نے آپ ﷺ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝٢٧
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝٢٨ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى
لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ۝٢٩ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ
اِلَيْكَ وَ هُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ مَتَابِ ۝٣٠ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ
بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ
لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ
يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ
دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ۝٣١ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝٣٢
اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ
شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ۝٣٣ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝٣٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآىِٕمٌ وَّ
ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝٣٥
وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ
الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ
اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ۝٣٦

کافر کہتے ہیں کہ اس پر کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نازل نہیں کیا گیا؟ جواب دیجئے کہ اللہ
جسے گمراہ کرنا چاہے کر دیتا ہے اور جو اس کی طرف جھکے اسے راستہ دکھا دیتا ہے ۝٢٧ جو لوگ
ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے
ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے ۝٢٨ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام
بھی کئے ان کے لئے خوشحالی ہے اور بہترین ٹھکانا ۝٢٩ اسی طرح ہم نے آپ کو اس امت
میں بھیجا جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں کہ آپ انہیں ہماری طرف سے جو وحی
آپ پر اتری ہے پڑھ کر سنایئے یہ اللہ رحمان کے منکر ہیں آپ کہہ دیجئے کہ میرا پالنے
والا تو وہی ہے اس کے سوا درحقیقت کوئی بھی لائق عبادت نہیں اسی کے اوپر میرا بھروسہ
ہے اور اسی کی جانب میرا رجوع ہے ۝٣٠ اگر (بالفرض) کسی قرآن (آسمانی کتاب)
کے ذریعہ پہاڑ چلا دیے جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا مردوں سے باتیں کرا
دی جاتیں (پھر بھی وہ ایمان نہ لاتے)، بات یہ ہے کہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے، تو
کیا ایمان والوں کو اس بات پر دلجمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام لوگوں کو ہدایت
دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر کے بدلے ہمیشہ کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی رہے گی یا ان
کے مکانوں کے قریب نازل ہوتی رہے گی تاوقتیکہ وعدہ الٰہی آ پہنچے یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ
خلافی نہیں کرتا ۝٣١ یقیناً آپ سے پہلے کے پیغمبروں کا مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی
کافروں کو ڈھیل دی تھی پھر انہیں پکڑ لیا تھا، پس میرا عذاب کیسا رہا ۝٣٢ آیا وہ اللہ جو نگہبانی
کرنے والا ہے ہر شخص کی، اس کے کئے ہوئے اعمال پر ان لوگوں نے اللہ کے شریک
ٹھہرائے ہیں کہہ دیجئے ذرا ان کے نام تو لو، کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں
جانتا ہی نہیں، یا صرف اوپری اوپری باتیں بتا رہے ہو، بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے
والوں کے لئے ان کے مکر سجا دیئے گئے ہیں، اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے
والا کوئی نہیں ۝٣٣ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی
زیادہ سخت ہے انہیں اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی بھی نہیں ۝٣٤ اس جنت کی صفت،
جس کا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اس کا
میوہ ہمیشگی والا ہے اور اس کا سایہ بھی یہ ہے انجام پرہیزگاروں کا اور کافروں کا انجام دوزخ
ہے ۝٣٥ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ تو جو کچھ آپ پر اتارا جاتا ہے اس سے خوش ہوتے
ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کے منکر ہیں آپ اعلان کر دیجئے کہ مجھے تو
صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں،
میں اسی کی طرف بلا رہا ہوں اور اسی کی جانب میرا لوٹنا ہے ۝٣٦

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا
وَاقٍ ۳۷ؑ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ
اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ
يُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۳۹ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا
الْحِسَابُ ۴۰ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ
اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ۴۱ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ
جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ
عُقْبَى الدَّارِ ۴۲ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ
الْكِتٰبِ ۴۳ؑ

اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان اتارا ہے۔ اگر آپ نے ان کی
خواہشوں کی پیروی کر لی اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو اللہ (کے عذابوں)
سے آپ کو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ بچانے والا ۳۷ ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول
بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا کسی رسول سے نہیں ہوسکتا کہ
کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لے آئے ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے ۳۸ اللہ
جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے، لوح محفوظ اسی کے پاس ہے ۳۹ ان سے
کیے ہوئے وعدوں میں سے کوئی اگر ہم آپ کو دکھا دیں یا آپ کو ہم فوت کر لیں تو آپ پر
تو صرف پہنچا دینا ہی ہے۔ حساب تو ہمارے ہی ذمہ ہی ہے ۴۰ کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ ہم
زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام
پیچھے ڈالنے والا نہیں وہ جلد حساب لینے والا ہے ۴۱ ان سے پہلے لوگوں نے بھی اپنی
مکاری میں کمی نہ کی تھی، لیکن تمام تدبیریں اللہ ہی کی ہیں، جو شخص جو کچھ کر رہا ہے اللہ کے
علم میں ہے کافروں کو ابھی معلوم ہوجائے گا (اس) جہان کی جزا کس کے لئے ہے؟ ۴۲ یہ
کافر کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول نہیں۔ آپ جواب دیجئے کہ مجھ میں اور تم میں اللہ
گواہی دینے والا کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے ۴۳ؑ

آیت ۳۸: بعض کفار رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کہتے تھے کہ اگر محمد ﷺ نبی ہوتا تو شادی نہیں کرتا۔ نبوت کے کاموں میں لگا رہتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ ﷺ سے پہلے جو انبیائے کرام دنیا میں آتے رہے ہیں، انہوں نے شادیاں کی تھیں اور ان کی بھی اولاد تھی، ہم نے کبھی کسی فرشتے کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔

آیت ۳۹: اللہ تعالیٰ، لوح محفوظ سے جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، اور جس حکم اور فیصلہ کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے ہر انسان کے بارے میں لوح محفوظ میں نوشتہ ہے کہ وہ نیک ہوگا یا بد، اس کی روزی، عمر، اور اس کے مطابق خیر وشر کی ہر بات لکھی ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ اپنی مرضی اور ارادہ مشیت کے مطابق اس میں تبدیلی کرتا ہے، اس کی مشیت میں کسی کا دخل نہیں ہے۔ حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود اور ابن عباس وغیرہم کی رائے ہے "محو واثبات" کی تفسیر میں اور بھی اقوال آئے ہیں، لیکن راجع وہی ہے جو ابھی ذکر کیا گیا ہے، اور جو حدیث میں آیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (قلم خشک ہوگیا) تو لوح محفوظ میں "محو واثبات" بھی اللہ تعالیٰ کے قضا وقدر میں داخل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حالات طواف میں یہ کہتے سنا گیا کہ "اے اللہ اگر تو نے میرے لئے بدبختی یا کوئی گناہ لکھ دیا ہے تو اُسے مٹا دے، تو جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے، تیرے ہی پاس لوح محفوظ ہے، اے اللہ تو میرے لئے نیک بختی اور مغفرت لکھ دے" عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اِسی طرح کی دعا منقول ہے اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اسے صحیح کہا ہے کہ احتیاط تقدیر کے مقابلے میں نفع نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ تقدیر کی جس بات کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔

اٰیاتھا ٥٢ ﴿١٤ سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْمَ مَکِّیَّۃٌ ٧٢﴾ رکوعاتھا ٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۟ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ۬ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝١ اللّٰهِ
الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ وَيْلٌ
لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝٢ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا
عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝٣ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤ وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۬ۙ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝٥ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ
وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝٦ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ
لَشَدِيْدٌ ۝٧ وَ قَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٨ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۛ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ
بَعْدِهِمْ ؕۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝٩

(سورۃ ابراہیم ۔ سورہ نمبر ١٤ ۔ تعداد آیات ٥٢)۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف (١) اس اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور کافروں کے لئے تو سخت عذاب کی خرابی ہے (٢) جو آخرت کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں (٣) ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے (٤) (یاد رکھو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے (٥) جس وقت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کے وہ احسانات یاد کرو جو اس نے تم پر کئے ہیں، جبکہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بڑے دکھ پہنچاتے تھے، تمہارے لڑکوں کو قتل کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ چھوڑتے تھے، اس میں تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت بڑی آزمائش تھی (٦) اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے (٧) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے (٨) کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبریں نہیں آئیں؟ یعنی قوم نوح کی اور عاد و ثمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، ان کے پاس ان کے رسول معجزے لائے، لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لیے اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو ہمیں تو اس میں بڑا بھاری شبہ ہے (٩)

سورۃ ابراہیم: ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنانے کے بعد اپنے رب سے کچھ دعائیں کی تھیں جو امت اسلامیہ کے ظہور کے بعد پوری ہوئیں۔ جیسے بیت اللہ کا حج اور کعبہ کے لئے مسلمانوں کا قبلہ بنایا جانا، ابراہیم علیہ السلام اور ان کی انہی دعاؤں کی مناسبت سے اس سورت کا نام ابراہیم رکھا گیا۔

آیت ٧: اس کا مطلب یہ ہوا کہ کفران نعمت (ناشکری) اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ جس پر اس نے سخت عذاب کی وعید بیان کی ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ عورتوں کی اکثریت اپنے خاوندوں کی ناشکری کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب العیدین)۔

❁❁❁❁❁

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ
تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾
قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ
يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ
بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾
وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ
لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ
اَرْضِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ
لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا
وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ
مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ
الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهٖ
عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ
كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا
يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ
الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّ مَا
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾

ان کے رسولوں نے انہیں کہا کہ کیا حق تعالیٰ کے بارے میں تمہیں شک ہے جو آسمانوں
اور زمین کا بنانے والا ہے وہ تمہیں اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہارے تمام گناہ معاف فرما
دے اور ایک مقرر وقت تک تمہیں مہلت عطا فرمائے، انہوں نے کہا تم تو ہم جیسے ہی
انسان ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں ان خداؤں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے
باپ کرتے رہے ہیں اچھا تو ہمارے سامنے کوئی کھلی دلیل پیش کرو ﴿١٠﴾ ان کے پیغمبروں
نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں
سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ
تمہیں لا دکھائیں اور ایمانداروں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے ﴿١١﴾ آخر کیا
وجہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہ رکھیں جبکہ اسی نے ہمیں ہماری راہیں سمجھائی ہیں۔
واللہ جو ایذائیں تم ہمیں دو گے ہم ان پر صبر ہی کریں گے توکل کرنے والوں کو یہی لائق
ہے اللہ ہی پر توکل کریں ﴿١٢﴾ کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تمہیں ملک بدر کر دیں
گے یا تم پھر سے ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ، تو ان کے پروردگار نے ان کی طرف وحی
بھیجی کہ ہم ان ظالموں کو ہی غارت کر دیں گے ﴿١٣﴾ اور ان کے بعد ہم خود تمہیں اس زمین
میں بسائیں گے یہ ہے ان کے لئے جو میرے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر رکھیں اور
میرے سزا دینے کے وعدہ سے خوف زدہ رہیں ﴿١٤﴾ اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور تمام
سرکش ضدی لوگ نامراد ہو گئے ﴿١٥﴾ اس کے سامنے دوزخ ہے جہاں پیپ کا پانی پلایا
جائے گا ﴿١٦﴾ جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔ پھر بھی وہ اپنے گلے سے اتار نہ سکے گا اور
اسے ہر جگہ موت آتی دکھائی دے گی لیکن وہ مرنے والا نہیں اور پھر اس کے پیچھے بھی سخت
عذاب ہے ﴿١٧﴾ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا، ان کے
اعمال مثل راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی چلے اور اڑا کر لے جائے جو بھی انہوں نے
کیا اس میں کسی چیز پر قادر نہ ہونگے، یہی ان کی گمراہی ہے ﴿١٨﴾ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ
اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے ﴿١٩﴾ اگر وہ چاہے تو تم
سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لائے۔ اللہ پر یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں ﴿٢٠﴾

آیت ١٤: جس طرح دوسرے مقامات پر اللہ رب العزت نے فرمایا: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى﴾ (النازعات:40) "جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا وہ اپنے نفس کو اس نے خواہش سے روکے رکھا"، یقینا جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ (الرحمن:46) "جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا اُس کے لئے دو جنتیں ہیں"۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا
كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ
اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾ وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ
لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ
فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ
دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ
اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٢﴾
وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْٓ
اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ
كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ
قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ
وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾

سب کے سب اللہ کے سامنے ربرو کھڑے ہونگے اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے، تو کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری رہنمائی کرتے، اب تو ہم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہیں ہمارے لئے کوئی چھٹکارا نہیں (٢١) جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا شیطان کہے گا کہ اللہ نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے ان کے خلاف کیا میرا تو تم پر کوئی دباؤ تو تھا نہیں ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی، پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت کرو نہ میں تمہارا فریاد رس اور نہ تم میری فریاد کو پہنچنے والے میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے (٢٢) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ ان جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہوگی اپنے رب کے حکم سے جہاں ان کا خیر مقدم سلام سے ہوگا (٢٣) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں (٢٤) جو اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت اپنے پھل لاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (٢٥) اور ناپاک بات کی مثال ایسے درخت جیسی ہے جو زمین کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑ لیا گیا۔ اسے کچھ ثبات تو ہے نہیں (٢٦) ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے (٢٧) کیا آپ نے ان کی طرف نظر نہیں ڈالی جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اتارا (٢٨) یعنی دوزخ میں جس میں یہ سب جائیں گے، جو بدترین ٹھکانا ہے (٢٩) انہوں نے اللہ کے ہمسر بنا لئے کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ خیر مزے کر لو تمہاری بازگشت تو آخر جہنم ہی ہے (٣٠)

آیت ٢٧: اس کی تفسیر حدیث میں اس طرح آتی ہے کہ موت کے بعد قبر میں جب انسان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ جواب میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، بس یہی مطلب ہے اللہ کے اس فرمان کا۔ (صحیح بخاری، تفسیر ابراہیم، مسلم کتاب الجنتہ وصفتہ نعمہا)۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ
فِیْهِ وَ لَا خِلٰلٌ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
دَآئِبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ
مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ
هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ﴿۳۵﴾
رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ
مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّیْۤ
اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ
الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ
تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ﴿۳۷﴾
رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا یَخْفٰی عَلَی
اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ
لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ
ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ
غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ
تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ لَا
یَرْتَدُّ اِلَیْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ﴿۴۳﴾

میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں
دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ
دن آجائے جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی اور نہ دوستی اور محبت ﴿۳۱﴾ اللہ وہ ہے جس نے
آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمانوں سے بارش برسا کر اس کے ذریعے تمہاری روزی
کے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے
چلیں پھریں۔ اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں ﴿۳۲﴾ اسی نے
تمہارے لئے سورج چاند کو مسخر کر دیا ہے کہ برابر ہی چل رہے ہیں اور رات دن کو بھی
تمہارے کام میں لگا رکھا ہے ﴿۳۳﴾ اسی نے تمہیں تمہاری منہ مانگی کل چیزوں میں سے دے
رکھا ہے اگر تم اللہ کے احسان گننا چاہو تو انہیں پورے گن بھی نہیں سکتے یقیناً انسان بڑا ہی
بے انصاف اور ناشکرا ہے ﴿۳۴﴾ (ابراہیم کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا اے
میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ
دے ﴿۳۵﴾ اے میرے پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا
ہے پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو، تو بہت ہی
معاف اور کرم کرنے والا ہے ﴿۳۶﴾ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس
بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔ اے ہمارے
پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل
کر دے۔ اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ یہ شکر گزاری کریں ﴿۳۷﴾ اے
ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں۔ زمین وآسمان کی
کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں ﴿۳۸﴾ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیل و
اسحاق (علیہم السلام) عطا فرمائے کچھ شک نہیں کہ میرا پالنے والا اللہ دعاؤں کا سننے والا
ہے ﴿۳۹﴾ اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے
ہمارے رب میری دعا قبول فرما ﴿۴۰﴾ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور میرے
ماں باپ کو بھی بخش اور دیگر مومنوں کو بھی جس دن حساب ہونے لگے ﴿۴۱﴾ ناانصافوں کے
اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھو وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیئے ہوئے ہے جس دن
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی ﴿۴۲﴾ وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ بھاگ رہے ہونگے خود
اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل خالی اور اڑے ہوئے ہونگے ﴿۴۳﴾

وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ
الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ
زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّ سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَ
قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ
مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ
وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ
الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِى
الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ
النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِىَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَ
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾

ایاتها ۹۹ ۱۵ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۵۴ رکوعاتها ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

لوگوں کو اس دن سے ہوشیار کر دے جب کے ان کے پاس عذاب آ جائے گا، اور ظالم کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بہت تھوڑے قریب کے وقت تک کی ہی مہلت دے کہ ہم تیری تبلیغ مان لیں اور تیرے پیغمبروں کی تابعداری میں لگ جائیں کیا تم اس سے پہلے بھی قسمیں نہیں کھا رہے تھے؟ کہ تمہارے لئے دنیا سے ٹلنا ہی نہیں ﴿۴۴﴾ اور کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں رہتے سہتے نہ تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور کیا تم پر وہ معاملہ کھلا نہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا کچھ کیا۔ ہم نے (تو تمہارے سمجھانے کو) بہت سی مثالیں بیان کر دی تھیں ﴿۴۵﴾ یہ اپنی اپنی چالیں چل رہے ہیں اور اللہ کو ان کی تمام چالوں کا علم ہے اور ان کی چالیں ایسی نہ تھیں کہ ان سے پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں ﴿۴۶﴾ آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا اللہ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے ﴿۴۷﴾ جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی، اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہونگے ﴿۴۸﴾ آپ اس دن گنہگاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوئے ہوں گے ﴿۴۹﴾ ان کے لباس گندھک کے ہونگے اور آگ ان کے چہروں پر چڑھی ہوئی ہوگی ﴿۵۰﴾ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے، بیشک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی ﴿۵۱﴾ یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے اطلاع نامہ ہے کہ اس کے ذریعے سے وہ ہوشیار کر دیئے جائیں اور بخوبی معلوم کر لیں کہ اللہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقلمند لوگ سوچ سمجھ لیں ﴿۵۲﴾

(سورۃ الحجر۔ سورہ نمبر ۱۵۔ تعداد آیات ۹۹)

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الر، یہ کتاب الٰہی کی آیتیں ہیں اور کھلی اور روشن قرآن کی ﴿۱﴾

آیت ۴۸: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت والے روز لوگ سفید بھوری زمین پر اکھٹے ہوں گے جو میدہ کی روٹی کی طرح ہوگی۔ اس میں کسی کا کوئی جھنڈا یا کوئی (علامتی نشان) نہیں ہوگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ جب یہ آسمان و زمین بدل دیئے جائیں گے تو پھر لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ صراط پر یعنی پل صراط پر (حوالہ مذکور) ایک یہودی کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس دن پل کے قریب اندھیرے میں ہوں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الحیض، باب صفۃ منی الرجل)۔

❁❁❁❁❁

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝۲ ذَرْهُمْ
يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۳ وَ مَآ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴ مَا تَسْبِقُ
مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۵ وَ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ
نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝۶ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ
الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۰ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۱ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۲ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ وَ لَوْ فَتَحْنَا
عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝۱۴ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا
سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝۱۵ وَ لَقَدْ
جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۱۶ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ
كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝۱۷ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۸

وہ وقت بھی ہوگا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے ۝۲ آپ انہیں
کھاتا، نفع اٹھاتا اور (جھوٹی) امیدوں میں مشغول ہوتا چھوڑ دیجئے یہ خود بھی جان
لیں گے ۝۳ کسی بستی کو ہم نے ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے مقررہ نوشتہ تھا ۝۴
کوئی گروہ اپنی موت سے نہ آگے بڑھتا نہ پیچھے رہتا ۝۵ انہوں نے کہا اے وہ شخص
جس پر قرآن اتارا گیا ہے یقیناً تو تو کوئی دیوانہ ہے ۝۶ اگر تو سچا ہی ہے تو ہمارے
پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا ۝۷ ہم فرشتوں کو حق کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور اس
وقت وہ مہلت دیئے گئے نہیں ہوتے ۝۸ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور
ہم ہی اس کے محافظ ہیں ۝۹ ہم نے آپ سے پہلے اگلی امتوں میں بھی رسول
(برابر) بھیجے ۝۱۰ اور (لیکن) جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے ۝۱۱
گناہگاروں کے دلوں میں ہم اسی طرح ہی رچا دیا کرتے ہیں ۝۱۲ وہ اس پر ایمان
نہیں لاتے اور یقیناً اگلوں کا طریقہ گزرا ہوا ہے ۝۱۳ اور اگر ہم ان پر آسمان کا
دروازہ کھول بھی دیں اور یہ وہاں چڑھنے بھی لگ جائیں ۝۱۴ تب بھی یہی کہیں گے
کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے ۝۱۵ یقیناً ہم نے
آسمان میں برج بنائے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے اسے سجا دیا گیا ہے ۝۱۶ اور
اسے ہر مردود شیطان سے محفوظ رکھا ہے ۝۱۷ ہاں مگر جو چوری چھپے سننے کی کوشش
کرے اس کے پیچھے دھکتا ہوا (کھلا شعلہ) لگتا ہے ۝۱۸

آیت ۱۶: (بُروج) بُرج کی جمع ہے، جس کے معنی ظہور ہیں اسی سے تَبَرُّج، ہے جو عورت کے اظہار زینت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں آسمانوں کے ستاروں کو بُرج کہا گیا ہے کیوں کہ وہ بھی بلند اور ظاہر ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں بُروج سے مراد شمس وقمر اور دیگر سیاروں کی منزلیں ہیں، جو ان کے لئے مقرر ہیں اور یہ 12 ہیں۔ (1) حمل (2) ثور (3) جوزاء (4) سرطان (5) اسد (6) سنبلہ (7) میزان (8) عقرب (9) قوس (10) جدی (11) دلو (12) حوت۔ عرب ان سیاروں کی منزلوں اور ان کے ذریعے سے موسم کا حال معلوم کرتے تھے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں البتہ ان سے تغیر پذیر ہونے والے واقعات وحوادث جاننے کا دعویٰ کرنا، جیسے آج کل جاہلوں میں اس کا خاصا چرچا ہے اور لوگوں کی قسمتوں کو ان کے ذریعے سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے ان کا کوئی تعلق دنیا میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات وحوادث سے نہیں ہوتا، جو کچھ ہوتا ہے، صرف مشیت الٰہی سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں ان برجوں یا ستاروں کا ذکر اپنی قدرت اور بے مثال صنعت کے طور پر کیا ہے علاوہ ازیں واضح بھی کیا ہے کہ یہ آسمان کی زینت بھی ہے۔

آیت ۱۷-۱۸: اس کا مطلب یہ ہے کہ شیاطین آسمانوں پر باتیں سننے کے لئے جاتے ہیں، جن پر شہاب ثاقب ٹوٹ کر گرتے ہیں جن سے کچھ تو مر جاتے ہیں اور کچھ بچ جاتے ہیں اور بعض سن آتے ہیں۔ حدیث میں اس کی تفسیر اس طرح آتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی فیصلہ فرماتا ہے، تو فرشتے اسے سن کر اپنے پر یا بازو پھڑ پھڑاتے ہیں، (عجز ومسکنت کے اظہار کے طور پر) گویا وہ کسی چٹان پر زنجیر کی آواز ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے اللہ کا خوف دور ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں "تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں، اس نے جو کہا حق کہا اور وہ بلند اور بڑا ہے (اس کے بعد اللہ کا وہ فیصلہ اوپر سے نیچے تک پہنچے ....

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝۱۹ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَ مَنْ
لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝۲۰ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا
خَزَآىِٕنُهٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱ وَاَرْسَلْنَا
الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَ مَآ
اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝۲۲ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ
الْوٰرِثُوْنَ ۝۲۳ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝۲۴ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝۲۵ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ
حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۲۶ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ
السَّمُوْمِ ۝۲۷ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا
مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۲۸ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ
فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝۲۹ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ
كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝۳۰ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ
السّٰجِدِيْنَ ۝۳۱ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ
السّٰجِدِيْنَ ۝۳۲ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ
صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۳۳

اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے، اور اس میں ہم نے
ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی ۝۱۹ اور اسی میں ہم نے تمہاری روزیاں بنا دی ہیں
اور جنہیں تم روزی دینے والے نہیں ہو ۝۲۰ اور جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے
ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ انداز سے اتارتے ہیں ۝۲۱ اور ہم بھیجتے
ہیں بوجھل ہوائیں پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں اور تم اس کا ذخیرہ
کرنے والے نہیں ہو ۝۲۲ ہم ہی جلاتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی (بالآخر) وارث
ہیں ۝۲۳ اور تم میں سے آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے بھی ہمارے علم میں
ہیں ۝۲۴ آپ کا رب سب لوگوں کو جمع کرے گا یقیناً وہ بڑی حکمتوں والا ہے ۝۲۵ یقیناً ہم
نے انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے، پیدا فرمایا ہے ۝۲۶ اس سے پہلے
جنات کو ہم نے لو والی آگ سے پیدا کیا ۝۲۷ اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں
سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا
ہوں ۝۲۸ تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں میں اپنی روح پھونک دوں تو تم
سب اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا ۝۲۹ چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے
سجدہ کر لیا ۝۳۰ مگر ابلیس کے، کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے
صاف انکار کر دیا ۝۳۱ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے
والوں میں شامل نہ ہوا؟ ۝۳۲ وہ بولا کہ میں ایسا نہیں کہ اس انسان کو سجدہ کروں جسے تو
نے کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے ۝۳۳

........بعد دیگرے سنایا جاتا ہے) اس موقع پر شیاطین چوری چھپے بات سنتے ہیں۔ اور یہ چوری چھپے بات سننے والے تھوڑے فاصلے سے ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں اور وہ ایک آدھ کلمہ سن کر اپنے دوسرے نجومی یا کاہن کے کان میں پھونک دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ (100) سو جھوٹ ملا کر لوگوں کو بیان کرتا ہے۔ (ملخصاً، صحیح بخاری، تفسیر سورہ حجر)۔

آیت ۲۶-۲۷: مٹی کے مختلف حالتوں کے اعتبار سے مختلف نام ہیں خشک مٹی "تُرَاب" بھیگی ہوئی "طِين" گوندھی ہوئی بدبودار "حَمَا مَسْنُون" خشک ہو کر کھن کھن بولنے لگے تو "صَلْصَال" اور جب آگ میں پکا لیا جائے تو "فَخَّار" (ٹھیکری) کہلاتی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا جس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم خاکی کا پتلا "حَمَا مَسْنُون" (گوندھی ہوئی سڑی ہوئی بدبودار) مٹی سے بنایا گیا ہے جب وہ سوکھ کر کھن کھن کرنے لگا تو یعنی "صَلصَال" ہو گیا۔ تو اس میں روح پھونکی گئی، ایسی "صَلصَال" کو قرآن کریم میں دوسری جگہ کَالْفَخَّار (فخّار) کی مانند کہا گیا ہے۔ ﴿خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ﴾ (الرحمن:14) "یعنی پیدا کیا انسان کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا"۔ جن: جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے نظر نہیں آتا سورہ رحمٰن میں جن کی تخلیق ﴿مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ﴾ بتلائی گئی ہے۔ اور صحیح مسلم کی حدیث میں یہی کہا گیا ہے (اس اعتبار سے لو والی آگ یا آگ کے شعلے کا ایک ہی مطلب ہوگا)۔

❁❁❁❁❁

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَّ إِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ
إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي
الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ
الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ
أَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَ نَزَعْنَا مَا
فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا
يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ
عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَ أَنَّ عَذَابِي هُوَ
الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ
دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۭ قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾
قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ
أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا
بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَ مَن يَقْنَطُ
مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا
الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾
إِلَّا آلَ لُوطٍ ۭ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾

فرمایا اب تو بہشت سے نکل جا کیونکہ تو راندہ درگاہ ہے ﴿٣٤﴾ تجھ پر میری پھٹکار ہے قیامت
کے دن تک ﴿٣٥﴾ کہنے لگا میرے رب! مجھے اس دن تک کی ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھ
کھڑے کیئے جائیں ﴿٣٦﴾ فرمایا کہ اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے ﴿٣٧﴾ روز
مقرر کے وقت تک ﴿٣٨﴾ (شیطان نے) کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا
ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لئے معاصی کو مزین کروں گا اور ان
سب کو بہکاؤں گا بھی ﴿٣٩﴾ سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لئے گئے ہیں ﴿٤٠﴾ ارشاد
ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے ﴿٤١﴾ میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن
ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں ﴿٤٢﴾ یقیناً سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے ﴿٤٣﴾ جس کے
سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لئے ان کا ایک حصہ بنا ہوا ہے ﴿٤٤﴾ پرہیز گار جنتی
لوگ باغوں اور چشموں میں ہونگے ﴿٤٥﴾ (ان سے کہا جائیگا) سلامتی اور امن کے ساتھ اس
میں داخل ہو جاؤ ﴿٤٦﴾ ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا، ہم سب کچھ نکال دیں گے وہ
بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہونگے ﴿٤٧﴾ نہ تو وہاں
انہیں کوئی تکلیف چھو سکتی ہے اور نہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے ﴿٤٨﴾ میرے بندوں کو
خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا مہربان ہوں ﴿٤٩﴾ ساتھ ہی میرے عذاب بھی
نہایت دردناک ہیں ﴿٥٠﴾ انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا (بھی) حال سنا دو ﴿٥١﴾ کہ جب
انہوں نے ان کے پاس آ کر سلام کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کو تو ڈر لگتا ہے ﴿٥٢﴾ انہوں نے
کہا ڈرو نہیں، ہم تجھے ایک صاحب علم فرزند کی بشارت دیتے ہیں ﴿٥٣﴾ کہا، کیا اس
بڑھاپے کے آجانے کے بعد تم مجھے خوشخبری دیتے ہو! یہ خوشخبری تم کیسے دے رہے
ہو؟ ﴿٥٤﴾ انہوں نے کہا ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں آپ مایوس لوگوں میں
شامل نہ ہوں ﴿٥٥﴾ کہا اپنے رب تعالیٰ کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بہکے ہوئے
لوگ ہی ہوتے ہیں ﴿٥٦﴾ پوچھا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہارا ایسا کیا اہم کام ہے؟
﴿٥٧﴾ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿٥٨﴾ مگر خاندان لوط کہ ہم
ان سب کو ضرور بچا لیں گے ﴿٥٩﴾

آیت ۴۴-۴۶: یعنی ہر دروازہ مخصوص قسم کے لوگوں کے لئے خاص ہوگا۔ مثلاً ایک دروازہ مشرکوں کیلئے، ایک دہریوں کیلئے، ایک زندیقوں کیلئے، ایک زانیوں، سودخوروں، چوروں اور ڈاکوؤں کے لئے وغیرہ وغیرہ یا سات دروازوں سے مراد سات طبق اور درجے ہیں۔ (1) پہلا طبق یا درجہ جہنم ہے۔ (2) دوسرا لظی پھر حطمہ، پھر سعیر، پھر سقر، پھر جحیم، پھر ہاویہ یہ سب سے اوپر والا درجہ موحدین کے لئے ہوگا۔ جنہیں کچھ عرصے سزا دینے کے بعد سفارش پر نکال دیا جائے گا۔ دوسرے میں یہودی تیسرے میں عیسائی چوتھے میں صابی، پانچویں میں مجوسی، چھٹے میں مشرکین، اور ساتویں میں منافقین ہوں گے سب سے اوپر والے درجے کا نام جہنم ہے۔ اس کے بعد اسی ترتیب سے نام ہیں۔ (فتح القدیر)

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ
لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ
جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ
اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ
تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ
مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾
قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا
تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ
هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ
سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ
سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهَا
لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ
كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ
اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَ
كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾

سوائے اس (لوط) کی بیوی کے کہ ہم نے اسے رکنے اور باقی رہ جانے والوں میں مقرر
کر دیا ہے ﴿۶۰﴾ جب بھیجے ہوئے فرشتے آل لوط کے پاس پہنچے ﴿۶۱﴾ تو انہوں (لوط علیہ
السلام) نے کہا تم لوگ تو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو ﴿۶۲﴾ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم
تیرے پاس وہ چیز لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک شبہ کر رہے تھے ﴿۶۳﴾ ہم تیرے پاس
(صریح) حق لائے ہیں اور ہیں بھی بالکل سچے ﴿۶۴﴾ اب تو اپنے خاندان سمیت اس رات
کے کسی حصہ میں چل دے اور آپ ان کے پیچھے رہنا اور (خبردار) تم میں سے (پیچھے)
مڑ کر بھی نہ دیکھے اور جہاں کا تمہیں حکم کیا جا رہا ہے وہاں چلے جانا ﴿۶۵﴾ ہم نے اس کی طرف
اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ صبح ہوتے ہوتے ان لوگوں کی جڑیں کاٹ دیجائیں گی ﴿۶۶﴾ اور
شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے ﴿۶۷﴾ (لوط علیہ السلام نے) کہا یہ لوگ میرے مہمان
ہیں تم مجھے رسوا نہ کرو ﴿۶۸﴾ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو ﴿۶۹﴾ وہ بولے کیا ہم نے تجھے
دنیا بھر (کی ٹھیکیداری) سے منع نہیں کر رکھا؟ ﴿۷۰﴾ (لوط علیہ السلام نے) کہا اگر تمہیں کرنا
ہی ہے تو یہ میری بچیاں موجود ہیں ﴿۷۱﴾ تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے
﴿۷۲﴾ پس سورج نکلتے نکلتے انہیں ایک بڑے زور کی آواز نے پکڑ لیا ﴿۷۳﴾ بالآخر ہم نے اس شہر
کو اوپر تلے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکر والے پتھر برسائے ﴿۷۴﴾ بلاشبہ بصیرت والوں کے
لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۷۵﴾ یہ بستی راہ پر ہے جو برابر چلتی رہتی (عام گزرگاہ)
ہے ﴿۷۶﴾ اور اس میں ایمان داروں کے لئے بڑی نشانی ہے ﴿۷۷﴾ ایک بستی کے رہنے والے
بھی بڑے ظالم تھے ﴿۷۸﴾ جن سے (آخر) ہم نے انتقام لے ہی لیا۔ یہ دونوں شہر کھلے
(عام) راستے پر ہیں ﴿۷۹﴾ اور حجر والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا ﴿۸۰﴾ اور ہم نے اپنی نشانیاں
بھی عطا فرمائیں (لیکن) تاہم وہ ان سے روگردانی ہی کرتے رہے ﴿۸۱﴾ یہ لوگ پہاڑوں
کو تراش کر گھر بناتے تھے، بے خوف ہو کر ﴿۸۲﴾

آیت ۸۰: حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ـ ثمود ـ کی بستیوں کا نام تھا انہیں اصحاب الحجر کہا گیا یہ بستی مدینہ اور تبوک کے درمیان تھی۔ آج کل اس بستی کے قریب "اَلْعُلاَ" نام کا شہر آباد ہے اور حجر مدائین صالح کے نام سے معروف ہے) انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا، لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا، یہ اس لئے کہ ایک پیغمبر کی تکذیب ایسے ہی ہے جیسے سارے پیغمبروں کی تکذیب۔

آیت ۸۲: ان نشانیوں میں وہ اونٹنی بھی تھی جوان کے کہنے پر ایک چٹان سے بطور معجزہ ظاہر کی گئی تھی، لیکن ظالموں نے اُسے بھی قتل کر ڈالا یعنی بغیر کسی خوف یا احتیاج کے پہاڑ تراش کر گھر بنا لیتے تھے 9 ہجری میں تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ اس بستی سے گزرے تو آپ ﷺ نے سر پر کپڑا لپیٹ لیا اور اپنی سواری کو تیز کر لیا اور صحابہ سے فرمایا کہ روتے ہوئے اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس بستی سے گزرو"۔ (بخاری، مسلم، باب النبی ﷺ الحجر)۔ ایک اور روایت میں ہے کہ صحابہ نے اس بستی کے کنوؤں سے پانی لیا۔ اور اِس سے آٹا گوندھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ پانی پھینک دو اور آٹا اونٹوں کو کھلا دو (مسلم باب مذکور)۔ حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں کہا تین دن کے بعد تم پر عذاب آ جائے گا چنانچہ چوتھے دن ان پر عذاب آ گیا۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ مُصۡبِحِيۡنَ ۝۸۳ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا
يَكۡسِبُوۡنَ ۝۸۴ وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَيۡنَهُمَاۤ
اِلَّا بِالۡحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصۡفَحِ الصَّفۡحَ
الۡجَمِيۡلَ ۝۸۵ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ ۝۸۶ وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ
سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِيۡ وَ الۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِيۡمَ ۝۸۷ لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ
اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ
وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۸۸ وَقُلۡ اِنِّيۡۤ اَنَا النَّذِيۡرُ
الۡمُبِيۡنُ ۝۸۹ كَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَ ۝۹۰ الَّذِيۡنَ جَعَلُوا
الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ۝۹۱ فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۹۲ عَمَّا
كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝۹۳ فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ
الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝۹۴ اِنَّا كَفَيۡنٰكَ الۡمُسۡتَهۡزِءِيۡنَ ۝۹۵ الَّذِيۡنَ
يَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ۝۹۶ وَ لَقَدۡ
نَعۡلَمُ اَنَّكَ يَضِيۡقُ صَدۡرُكَ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ ۝۹۷ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ
رَبِّكَ وَ كُنۡ مِّنَ السّٰجِدِيۡنَ ۝۹۸ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ
الۡيَقِيۡنُ ۝۹۹

آخر انہیں بھی صبح ہوتے ہوتے چنگھاڑ نے آدبوچا ۝۸۳ پس ان کی کسی تدبیر و عمل نے انہیں
کوئی فائدہ نہ دیا ۝۸۴ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو حق
کے ساتھ پیدا فرمایا ہے، اور قیامت ضرور ضرور آنے والی ہے۔ پس تو حسن و خوبی (اور
اچھائی) سے درگزر کر لے ۝۸۵ یقیناً تیرا پروردگار ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے ۝۸۶
یقیناً ہم نے سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ وہ دہرائی جاتی ہیں اور عظیم قرآن بھی دے
رکھا ہے ۝۸۷ آپ ہرگز اپنی نظریں اس چیز کی طرف نہ دوڑائیں، جس سے ہم نے ان میں
سے کئی قسم کے لوگوں کو بہرہ مند کر رکھا ہے، نہ ان پر آپ افسوس کریں اور مومنوں کے
لئے اپنے بازو جھکائے رہیں ۝۸۸ اور کہہ دیجئے کہ میں تو کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ۝۸۹ جیسے
کہ ہم نے ان تقسیم کرنے والوں پر اتارا ۝۹۰ جنہوں نے اس کتاب الٰہی کے ٹکڑے
ٹکڑے کر دیئے ۝۹۱ قسم ہے تیرے پالنے والے کی! ہم ان سب سے ضرور باز پرس
کریں گے ۝۹۲ ہر چیز کی جو وہ کرتے تھے ۝۹۳ پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جا رہا ہے کھول
کر سنا دیجئے اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے ۝۹۴ آپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی
سزا کے لئے ہم کافی ہیں ۝۹۵ جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبود مقرر کرتے ہیں انہیں
عنقریب معلوم ہو جائے گا ۝۹۶ ہمیں خوب علم ہے کہ ان باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا
ہے ۝۹۷ آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں
شامل ہو جائیں ۝۹۸ اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت
آجائے ۝۹۹

آیت ۸۷: سبع مثانی: سے مراد کیا ہے۔ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے: صحیح بات یہ ہے کہ اس سے مراد یہ سات آیتیں (سورۃ فاتحہ) ہے، جو ہر نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے (مثانی کے معنی بار بار دہرانے کے لئے گئے ہیں) حدیث سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ یہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ (صحیح بخاری تفسیر سورہ الحجر)۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ: ﴿أُمُّ الۡقُرۡآنِ هِيَ السَّبۡعُ الۡمَثَانِي وَالۡقُرۡآنُ الۡعَظِيمُ﴾ سورہ فاتحہ قرآن کا ایک جز ہے اس لئے قرآن عظیم کا ذکر بھی ساتھ کیا گیا ہے۔ (حوالہ مذکور)۔

آیت ۹۲-۹۹: اس آیت کریمہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ضمانت دے دی گئی کہ جو روسائے قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہیں ہم ان سے نمٹ لیں گے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ ابن اسحاق نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑانے والے کافروں میں پانچ بڑے مشہور تھے: (1) ولید بن مغیرہ (2) عاص بن وائل (3) اسود بن مطلب بن زمعہ (4) اسود بن عبد یغوث (5) حارث بن طلاطلہ، اللہ رب العزت نے ان سب کو ایک ہی دن میں ہلاک کر دیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے امام بخاری نے کتاب وضو میں روایت کی ہے کہ وہ کفار قریش، ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔ جو میدان بدر میں بری طرح قتل کر دیئے گئے اور دیگر مقتولین کے ساتھ ایک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے۔ ان ہی لوگوں نے کچھ دیگر کافروں کے ساتھ مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر کعبہ کے سامنے نماز پڑھنے کی حالت میں اونٹنی کی اوجھڑی ڈال دی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کر دی تھی کہ اے اللہ تو اہل قریش اور ان بدمعاشوں سے نمٹ لے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کفار قریش کی استہزا آمیز باتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کی اللہ کو خبر ہے۔ انسانی فطرت کا یہی تقاضا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر سے .... کام لیں اور تسبیح و تحمید میں مشغول رہیں اور نماز پڑھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم ہلکا ہو جائے گا اور ذہنی اذیت کم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا ہے: ﴿وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ کہ "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر اور نماز کے ذریعے اللہ سے مدد مانگیں۔ اور سورہ الرعد میں فرمایا ہے: ﴿أَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ﴾ (الرعد 28) کہ "آگاہ رہو اللہ کی یاد سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے"۔

❁❁❁❁❁

اٰیاتھا ۱۲۸ ۱٦ سُوۡرَۃُ النَّحۡلِ مَکِّیَّۃٌ ۷۰ رکوعاتھا ۱٦

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا
یُشۡرِکُوۡنَ ۝۱ یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ
یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا
فَاتَّقُوۡنِ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا
یُشۡرِکُوۡنَ ۝۳ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ
مُّبِیۡنٌ ۝۴ وَ الۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّ مَنَافِعُ
وَمِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ۝۪۵ وَ لَکُمۡ فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ
وَحِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۝۪۶ وَ تَحۡمِلُ اَثۡقَالَکُمۡ اِلٰی بَلَدٍ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا
بٰلِغِیۡہِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ۝ۙ۷
وَّالۡخَیۡلَ وَ الۡبِغَالَ وَ الۡحَمِیۡرَ لِتَرۡکَبُوۡہَا وَ زِیۡنَۃً ؕ وَ یَخۡلُقُ
مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝۸ وَ عَلَی اللّٰہِ قَصۡدُ السَّبِیۡلِ وَ مِنۡہَا جَآئِرٌ ؕ
وَ لَوۡ شَآءَ لَہَدٰىکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۝۹ؑ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً لَّکُمۡ مِّنۡہُ شَرَابٌ وَّ مِنۡہُ شَجَرٌ فِیۡہِ تُسِیۡمُوۡنَ ۝۱۰
یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِہِ الزَّرۡعَ وَ الزَّیۡتُوۡنَ وَ النَّخِیۡلَ وَ الۡاَعۡنَابَ وَ
مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝۱۱
وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ۙ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوۡمُ
مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝ۙ۱۲

(سورۃ النحل۔سورہ نمبر ۱٦۔تعداد آیات ۱۲۸)۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا، اب اس کی جلدی نہ مچاؤ تمام پاکی اس کے لئے ہے وہ برتر ہے ان
سب سے جنہیں یہ اللہ کے نزدیک شریک بتلاتے ہیں ۝۱ وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے
کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کر دو
کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو ۝۲ اسی نے آسمانوں اور زمین کو حق
کے ساتھ پیدا کیا وہ اس سے بری ہے جو مشرک کرتے ہیں ۝۳ اس نے انسان کو نطفے سے
پیدا کیا پھر وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا ۝۴ اسی نے چوپائے پیدا کئے جن میں تمہارے لئے
گرم لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں ۝۵
ان میں تمہاری رونق بھی ہے جب چرا کر لاؤ تب بھی اور جب چرانے لے جاؤ تب بھی
۝۶ اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھا لے جاتے ہیں جہاں تم آدھی جان کیئے پہنچ ہی
نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے ۝۷ گھوڑوں کو، خچروں
کو گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں۔ اور بھی
ایسی بہت سی چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم نہیں ۝۸ اور اللہ پر سیدھی راہ کا بتا دینا ہے
اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں، اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لگا دیتا ۝۹ وہی
تمہارے فائدے کے لئے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے ہو اور اسی سے اُگے
ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو ۝۱۰ اسی سے وہ تمہارے لئے کھیتی اور
زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بیشک ان لوگوں کے لئے تو اس میں
بڑی نشانی ہے اور غور و فکر کرتے ہیں ۝۱۱ اسی نے رات دن اور سورج چاند کو تمہارے لئے
تابع کر دیا ہے اور ستارے بھی اس کے حکم کے ماتحت ہیں، یقیناً اس میں عقلمند لوگوں کے
لئے کئی ایک نشانیاں موجود ہیں ۝۱۲

آیت ۱: اس سے مراد قیامت ہے یعنی وہ قیامت قریب آ گئی ہے جسے تم دور سمجھتے تھے پس جلدی نہ مچاؤ یا وہ عذاب مراد ہے جسے مشرکین طلب کرتے تھے اسے مستقبل کی بجائے ماضی کے صیغے سے بیان کیا، کیوں کہ اس کا وقوع یقینی ہے۔

آیت ۲: روح سے مراد وحی ہے جیسا کہ قرآن مجید کے دوسرے مقام پر ہے:﴿وَ كَذٰلِكَ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ رُوحٗا مِّنۡ أَمۡرِنَاۚ﴾(الشوری:52)"اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے سے (قرآن) بھیجا ہے"۔ وحی کی، اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہے ایمان کیا ہے۔﴿يُلۡقِي الرُّوحَ مِنۡ أَمۡرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦ﴾(المؤمن:15)"وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے وحی ڈالتا ہے"۔ یعنی نازل فرماتا ہے تاکہ وہ ملاقات والے (قیامت کے دن) سے لوگوں کو ڈرائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ⑬ وَ هُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا
مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ
تَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ⑭ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ
اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ⑮ۙ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ
يَهْتَدُوْنَ ⑯ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ⑰ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑱ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا
تُعْلِنُوْنَ ⑲ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ
شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ⑳ؕ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَ مَا
يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ㉑ؑ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ㉒ لَا
جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا
يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ㉓ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ
رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ㉔ۙ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ
كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ㉕ؑ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ
فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ㉖

اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لئے زمین پر پھیلا
رکھی ہے۔ بیشک نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے ⑬
اور دریا بھی اس نے تمہارے بس میں کر دیئے ہیں کہ تم اس میں سے (نکلا ہوا) تازہ
گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پہننے کے زیورات نکال سکو اور تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں
اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لئے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا
ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو ⑭ اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تا کہ تمہیں لے کر
ہلے نہ اور نہریں اور راہیں بنا دیں تا کہ تم منزل مقصود کو پہنچو ⑮ اور بھی بہت سی نشانیاں
مقرر فرمائیں اور ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں ⑯ تو کیا وہ جو پیدا کرتا ہے
اس جیسا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا؟ کیا تم بالکل نہیں سوچتے ⑰ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار
کرنا چاہو تو تم اسے نہیں کر سکتے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ⑱ اور جو کچھ تم چھپاؤ
اور ظاہر کرو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ⑲ اور جن جن کو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے
ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود پیدا کیئے ہوئے ہیں ⑳ مردے ہیں زندہ
نہیں انہیں تو یہ بھی شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے ㉑ تم سب کا معبود صرف اللہ
تعالیٰ اکیلا اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منکر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے
ہوئے ہیں ㉒ بیشک وشبہ اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو، جسے وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جسے ظاہر
کرتے ہیں، بخوبی جانتا ہے۔ وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ㉓ ان سے جب
دریافت کیا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں کہ
اگلوں کی کہانیاں ㉔ اس کا نتیجہ ہوگا کہ قیامت کے دن یہ لوگ اپنے پورے بوجھ کے
ساتھ ہی ان کے بوجھ کے حصے دار ہوں گے جنہیں بے علمی سے گمراہ کرتے رہے۔ دیکھو
تو کیسا برا بوجھ اٹھا رہے ہیں ㉕ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا، (آخر) اللہ
نے (ان کے منصوبوں) کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور ان (کے سروں) پر (ان
کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آ گیا جہاں کا انہیں وہم
وگمان بھی نہ تھا ㉖

آیت ۲۲: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ غافر میں فرمایا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (المؤمن:60) "کہ جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت سے منہ پھیرتے ہیں، وہ ذلت اور رسوائی کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے"۔ حدیث: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ". (صحیح مسلم کتاب الایمان) "وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرے برابر تکبر ہوگا"۔ حدیث: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ". اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہاری ملکیت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ)۔

❁❁❁❁❁

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ
الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ
بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ
قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَيْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ
يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣١﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ
يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٢﴾
هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ
كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ
وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ
فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ
مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

پھر قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہ میرے شریک
کہاں ہیں جن کے بارے میں تم لڑتے جھگڑتے تھے، جنہیں علم دیا گیا تھا وہ پکار
اٹھیں گے آج تو کافروں کو رسوائی اور برائی چمٹ گئی ﴿٢٧﴾ وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے
ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم
برائی نہیں کرتے تھے کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے
تھے ﴿٢٨﴾ پس اب تو ہمیشگی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ پس کیا ہی برا
ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا ﴿٢٩﴾ اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے
پروردگار نے کیا نازل فرمایا ہے؟ تو جواب دیتے ہیں اچھے سے اچھا جن لوگوں نے
بھلائی کی ان کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے، اور یقیناً آخرت کا گھر تو بہت ہی بہتر
ہے، اور کیا ہی خوب پرہیزگاروں کا گھر ہے ﴿٣٠﴾ ہمیشگی والے باغات جہاں وہ جائیں
گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جو کچھ طلب کریں گے وہاں ان کے لئے موجود
ہوگا۔ پرہیزگاروں کو اللہ تعالیٰ اسی طرح بدلے عطا فرماتا ہے ﴿٣١﴾ وہ جن کی جانیں
فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ پاک صاف ہوں کہتے ہیں کہ تمہارے
لئے سلامتی ہی سلامتی ہے، جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے
﴿٣٢﴾ کیا یہ اسی بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا تیرے رب
کا حکم آ جائے؟ ایسا ہی ان لوگوں نے بھی کیا تھا جو ان سے پہلے تھے ان پر اللہ تعالیٰ
نے کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ﴿٣٣﴾ پس ان کے برے
اعمال کے نتیجے انہیں مل گئے اور جس کی ہنسی اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا ﴿٣٤﴾
مشرک لوگوں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادے اس کے سوا
کسی اور کی عبادت ہی نہ کرتے، نہ اس کے فرمان کے بغیر کسی چیز کو حرام کرتے۔ یہی
فعل ان سے پہلے لوگوں کا رہا۔ تو رسولوں پر تو صرف کھلم کھلا پیغام پہنچا دینا ہے ﴿٣٥﴾ ہم
نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام
معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی
ثابت ہوگئی پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ
ہوا؟ ﴿٣٦﴾ گو آپ ان کی ہدایت کے خواہشمند رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اسے ہدایت
نہیں دیتا جسے گمراہ کر دے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے ﴿٣٧﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ
بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ
نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ
اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾
بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ
مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ
مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ
تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ
فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ
وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي
الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۩
وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَا
لْاَرْضِ وَ لَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَا
بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ
تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ
بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

وہ لوگ بڑی سخت سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مردوں کو اللہ زندہ نہیں کرے گا
کیوں نہیں ضرور زندہ کرے گا یہ اس کا برحق لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں
جانتے ﴿۳۸﴾ اس لئے بھی کہ یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالیٰ
صاف بیان کردے اور اس لئے بھی کہ خود کافر اپنا جھوٹا ہونا جان لیں ﴿۳۹﴾ ہم جب کسی
چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہہ دینا ہوتا ہے کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے ﴿۴۰﴾
جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے ہم انہیں
بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے،
کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے ﴿۴۱﴾ وہ جنہوں نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اپنے
پالنے والے ہی پر بھروسہ کرتے رہے ﴿۴۲﴾ آپ سے پہلے بھی ہم مردوں کو ہی بھیجتے
رہے، جن کی جانب وحی اتارا کرتے تھے پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے
دریافت کرلو ﴿۴۳﴾ دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی
طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر
بیان کردیں، شاید کہ وہ غور وفکر کریں ﴿۴۴﴾ بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے
بےخوف ہوگئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی
جگہ سے عذاب آجائے جہاں کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو ﴿۴۵﴾ یا انہیں چلتے پھرتے
پکڑ لے یہ کسی صورت میں اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے ﴿۴۶﴾ یا انہیں ڈرا دھمکا کر پکڑ
لے پس یقیناً تمہارا پروردگار اعلیٰ شفقت اور انتہائی رحم والا ہے ﴿۴۷﴾ کیا انہوں نے اللہ
کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ کہ اس کے سائے دائیں بائیں جھک جھک کر
اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہوتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں ﴿۴۸﴾ یقیناً آسمان و
زمین کے کل جاندار اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے کرتے ہیں اور ذرا
بھی تکبر نہیں کرتے ﴿۴۹﴾ اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے، کپکپاتے رہتے ہیں اور
جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں ﴿۵۰﴾ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ
بناؤ۔ معبود تو صرف وہی اکیلا ہے پس تم سب میرا ہی ڈر خوف رکھو ﴿۵۱﴾ آسمانوں اور
زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت لازم ہے، کیا پھر تم اس کے سوا
اوروں سے ڈرتے ہو؟ ﴿۵۲﴾ تمہارے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں سب اسی کی دی ہوئی
ہیں، اب بھی جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو اسی کی طرف نالہ اور فریاد کرتے
ہو ﴿۵۳﴾ اور جہاں اس نے وہ مصیبت تم سے دفع کردی تم میں سے کچھ لوگ اپنے رب
کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہیں ﴿۵۴﴾

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾
وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ
لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ
سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ
الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ
يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ ۧ وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا
تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ
اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ
وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ
لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ۧ وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا
فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا
لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ
مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں۔ اچھا کچھ فائدہ اٹھالو آخر کار تمہیں معلوم
ہو ہی جائیگا ﴿٥٥﴾ اور جسے جانتے بوجھتے بھی نہیں اس کا حصہ ہماری دی ہوئی روزی میں
سے مقرر کرتے ہیں، واللہ تمہارے اس بہتان کا سوال تم سے ضرور کیا جائے گا ﴿٥٦﴾ اور
وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے لڑکیاں مقرر کرتے ہیں اور اپنے لئے وہ جو اپنی خواہش
کے مطابق ہو ﴿٥٧﴾ ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ
ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے ﴿٥٨﴾ اس بری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھپا
چھپا پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی
میں دبا دے، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں؟ ﴿٥٩﴾ آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں
کی ہی بری مثال ہے اللہ کے لئے تو بہت ہی بلند صفت ہے، وہ بڑا ہی غالب اور با
حکمت ہے ﴿٦٠﴾ اگر لوگوں کے گناہ پر اللہ تعالیٰ ان کی گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک
بھی جاندار باقی نہ رہتا لیکن وہ تو انہیں ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے جب ان کا
وہ وقت آجاتا ہے تو وہ ایک ساعت نہ پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں ﴿٦١﴾
اور وہ اپنے لئے جو ناپسند رکھتے ہیں اللہ کے لئے ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں
جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں کہ ان کے لئے خوبی ہے نہیں نہیں، دراصل ان کے لئے
آگ ہے اور یہ دوزخیوں کے پیش رو ہیں ﴿٦٢﴾ واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی
طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کے اعمال بد ان کی نگاہوں میں
آراستہ کر دیئے وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لئے دردناک
عذاب ہے ﴿٦٣﴾ اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لئے اتارا ہے کہ آپ ان کے لئے ہر
اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان داروں کے لئے
راہنمائی اور رحمت ہے ﴿٦٤﴾ اور اللہ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی
موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانی ہے جو سنیں ﴿٦٥﴾
تمہارے لئے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو
کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے
والوں کے لئے سہتا پچتا ہے ﴿٦٦﴾ اور کھجور اور انگور کے درختوں کے پھلوں سے تم شراب
بنا لیتے ہو اور عمدہ روزی بھی۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے تو اس میں بہت
بڑی نشانی ہے ﴿٦٧﴾

وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ
مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝٦٨ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٦٩ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ۫ وَ مِنْكُمْ
مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝٧٠ وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي
الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝٧١ وَ
اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝٧٢
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝٧٣ فَلَا تَضْرِبُوْا
لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧٤ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ
يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى
شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ
هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٦ ع

آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں
اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا ۝٦٨ اور ہر طرح کے
میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ، ان کے پیٹ سے رنگ
برنگ کا مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لئے شفا
ہے غور وفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت بڑی نشانی ہے ۝٦٩ اللہ تعالیٰ ہی نے تم
سب کو پیدا کیا وہی پھر تمہیں فوت کرے گا، تم میں ایسے بھی ہیں جو بدترین عمر کی طرف
لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جانتے بوجھتے کے بعد بھی نہ جانیں بیشک اللہ دانا اور
توانا ہے ۝٧٠ اللہ تعالیٰ ہی نے تم سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی
ہے، پس جنہیں زیادتی دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے ماتحت غلاموں کو نہیں دیتے
کہ وہ اور یہ اس میں برابر ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہو رہے ہیں ۝٧١
اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور تمہاری بیویوں
سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے اور تمہیں اچھی اچھی چیزیں کھانے کو
دیں۔ کیا پھر بھی لوگ باطل پر ایمان لائیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری
کریں گے ۝٧٢ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین
سے انہیں کچھ بھی تو روزی نہیں دے سکتے اور نہ قدرت رکھتے ہیں ۝٧٣ پس اللہ تعالیٰ
کے لئے مثالیں مت بناؤ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ۝٧٤ اللہ تعالیٰ ایک
مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملکیت کا، جو کسی بات کا اختیار نہیں
رکھتا اور ایک اور شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دے رکھی ہے،
جس میں سے چھپے کھلے خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ سب برابر ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی کے
لئے سب تعریف ہے، بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۝٧٥ اللہ تعالیٰ ایک اور مثال
بیان فرماتا ہے دو شخصوں کی، جن میں سے ایک تو گونگا ہے اور کسی چیز پر اختیار نہیں
رکھتا بلکہ وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے کہیں بھی اسے بھیج دو کوئی بھلائی نہیں لاتا، کیا یہ اور
وہ جو عدل کا حکم دیتا ہے اور ہے بھی سیدھی راہ پر، برابر ہو سکتے ہیں؟ ۝٧٦ ع

آیت ٦٨: اور اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی نشانی شہد کی مکھی بھی ہے جس کی تفصیل اس آیت کریمہ میں بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کے دماغ میں یہ بات ڈالی کہ چراگاہوں میں گھوم پھر کر اپنی غذا حاصل کرنے سے پہلے اپنا گھر بنائے اسی لئے شہد کی مکھی پہلے اپنا گھر بناتی ہے، پھر روزی کی تلاش میں نکلتی ہے، اور انواع اقسام کے پھلوں کے رس چوس کر اپنے گھر کی طرف لوٹتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ان رسوں کا شہد بناتی ہے۔

❁❁❁❁❁

وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِيْرٌ ۷۷ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
شَيْـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۷۸ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ۷۹ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ
لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ
يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ
اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۸۰ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ
ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۸۱ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۸۲ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ۸۳ ع وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۸۴ وَ اِذَا رَاَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ۸۵ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا
رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ
فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۸۶ ۚ وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۸۷ اَلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ۸۸ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ
شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ
وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً
وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۸۹ ع

آسمانوں اور زمین کا غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اور قیامت کا امر تو ایسا ہی ہے
جیسے آنکھ کا جھپکنا، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۷۷
اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا ہے کہ اس وقت تم کچھ بھی نہیں
جانتے تھے، اسی نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ تم شکر گزاری کرو ۷۸ کیا
ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں، جنہیں بجز اللہ تعالیٰ
کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں، بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کیلئے بڑی
نشانیاں ہیں ۷۹ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گھروں میں سکونت کی جگہ بنا دی ہے اور
اسی نے تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنا دیئے ہیں، جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے
ہو اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن بھی، اور ان کی اون اور رووں اور بالوں
سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کے لئے فائدہ کی چیزیں
بنائیں ۸۰ اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور
اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے
بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام
آئیں وہ اس طرح اپنی پوری پوری نعمتیں دے رہا ہے کہ تم حکم بردار بن جاؤ ۸۱ پھر بھی
اگر یہ منہ موڑے رہیں تو آپ پر صرف کھول کر تبلیغ کر دینا ہی ہے ۸۲ یہ اللہ کی نعمتیں
جانتے پہچانتے ہوئے بھی ان کے منکر ہو رہے ہیں، بلکہ ان میں سے اکثر ناشکرے ہیں
۸۳ اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ کھڑا کریں گے پھر کافروں کو نہ اجازت دی
جائے گی اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا ۸۴ اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے
پھر نہ تو ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ ڈھیل دیئے جائیں گے ۸۵ جب مشرکین اپنے
شریکوں کو دیکھ لیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہمارے شریک ہیں
جنہیں ہم تجھے چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، پس وہ انہیں جواب دیں گے کہ تم بالکل ہی
جھوٹے ہو ۸۶ اس دن وہ سب (عاجز ہو کر) اللہ کے سامنے اطاعت کا اقرار پیش کریں
گے اور جو بہتان بازی کیا کرتے تھے وہ سب ان سے گم ہو جائے گی ۸۷ جنہوں نے کفر
کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے یہ بدلہ ہوگا ان
کی فتنہ پردازیوں کا ۸۸ اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ
کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل
فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے
مسلمانوں کے لئے ۸۹ ع

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ
يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ
غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا
بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ
اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ
يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ
فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ
لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً
مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ
رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور
بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں
نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو ﴿٩٠﴾ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم
آپس میں قول وقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو، حالانکہ تم اللہ تعالیٰ
کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے ﴿٩١﴾ اور اس
عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے
کر کے توڑ ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو آپس کے مکر کا باعث ٹھہراؤ اس لئے کہ ایک گروہ
دوسرے گروہ سے بڑھا چڑھا ہو جائے بات صرف یہی ہے کی اس عہد سے اللہ تمہیں
آزما رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے لئے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان
کر دے گا جس میں تم اختلاف کر رہے تھے ﴿٩٢﴾ اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی گروہ
بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے، یقیناً تم جو کچھ
کر رہے ہو اس کے بارے میں باز پرس کی جانے والی ہے ﴿٩٣﴾ اور تم اپنی قسموں کو
آپس کی دغابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈگمگا جائیں
گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیونکہ تم نے اللہ کی راہ سے روک دیا اور
تمہیں سخت عذاب ہوگا ﴿٩٤﴾ تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ دیا کرو۔
یاد رکھو اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو ﴿٩٥﴾ تمہارے
پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے باقی ہے۔ اور صبر
کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے ﴿٩٦﴾ جو شخص نیک
عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن با ایمان ہو تو ہم یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں
گے اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے ﴿٩٧﴾ قرآن پڑھنے
کے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو ﴿٩٨﴾ ایمان والوں اور اپنے
پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر زور مطلقاً نہیں چلتا ﴿٩٩﴾ ہاں اس کا غلبہ ان پر تو یقیناً
ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں ﴿١٠٠﴾ جب ہم کسی آیت کی
جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اسے وہ خوب
جانتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے
ہی نہیں ﴿١٠١﴾ کہہ دیجئے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبرائیل حق کے ساتھ لے
کر آئے ہیں تا کہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقلال عطا فرمائے اور مسلمانوں کی
رہنمائی اور بشارت ہو جائے ﴿١٠٢﴾

وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ
الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۰۳
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۰۴ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۰۵ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ
بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ
لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰۶ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۰۷
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ
وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۰۸ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۰۹ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا
فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝۱۱۰ؑ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى
كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۱۱ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ
وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝۱۱۲ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ
مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۱۱۳ فَكُلُوْا
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝۱۱۴ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ
وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ
بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۱۵ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا
تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
لَا يُفْلِحُوْنَ ۝۱۱۶ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱۷

ہمیں بخوبی علم ہے کہ یہ کافر کہتے ہیں کہ اسے تو ایک آدمی سکھاتا ہے اس کی زبان جس
کی طرف یہ نسبت کررہے ہیں عجمی ہے اور یہ قرآن تو صاف عربی زبان میں ہے ۝۱۰۳
جولوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ کی طرف سے بھی رہنمائی
نہیں ہوتی اور ان کے لئے المناک عذاب ہیں ۝۱۰۴ جھوٹ افترا تو وہی باندھتے ہیں
جنہیں اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں ہوتا۔ یہی لوگ جھوٹے ہیں ۝۱۰۵ جو شخص اپنے
ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان
پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے
لئے بہت بڑا عذاب ہے ۝۱۰۶ یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت سے
زیادہ محبوب رکھا یقیناً اللہ تعالیٰ کافر لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا ۝۱۰۷ یہ وہ لوگ ہیں
جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں اور جن کی آنکھوں پر مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ
غافل ہیں ۝۱۰۸ کچھ شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں سخت نقصان اٹھانے والے
ہیں ۝۱۰۹ جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا
ثبوت دیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے
والا ہے ۝۱۱۰ؑ جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لئے لڑتا جھگڑتا آئے اور ہر شخص کو اس کے
کئے ہوئے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر (مطلقاً) ظلم نہ کیا جائے گا ۝۱۱۱ اللہ
تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اس کی روزی
اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا
کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا ۝۱۱۲
ان کے پاس انہی میں سے رسول پہنچا پھر بھی انہوں نے اسے جھٹلایا پس انہیں عذاب
نے آدبوچا اور وہ تھے ہی ظالم ۝۱۱۳ جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں دے
رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ۝۱۱۴ تم پر
صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا
جائے حرام ہیں پھر اگر کوئی بے بس کر دیا جائے نہ وہ خواہشمند ہو اور نہ حد سے گزر
جانے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۝۱۱۵ کسی چیز کو اپنی زبان سے
جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ
لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں ۝۱۱۶
انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لئے ہی دردناک عذاب ہے ۝۱۱۷

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ
رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَ لَمْ يَكُ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ اِنَّهٗ فِي
الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا
جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ
لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ
لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ۧ

اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے آپ کو سنا چکے ہیں ہم
نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ﴿۱۱۸﴾ جو کوئی جہالت سے
برے عمل کر لے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کر لے تو پھر آپ کا رب بلا شک وشبہ
بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے ﴿۱۱۹﴾ بیشک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ
کے فرمانبردار اور ایک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں نہ تھے ﴿۱۲۰﴾ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
کے شکر گزار تھے، اللہ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور انہیں راہ راست سمجھا دی
تھی ﴿۱۲۱﴾ ہم نے اس دنیا میں بھی بہتری دی تھی اور بیشک وہ آخرت میں بھی نیکو کاروں
میں ہیں ﴿۱۲۲﴾ پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی پیروی
کریں، جو مشرکوں میں سے نہ تھے ﴿۱۲۳﴾ ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے
ذمے ہی ضروری تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا، بات یہ ہے کہ آپ کا
پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا ﴿۱۲۴﴾ اپنے
رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اور ان سے
بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی
جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے پورا واقف ہے ﴿۱۲۵﴾ اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی
جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بیشک صابروں کے لئے یہی بہتر ہے ﴿۱۲۶﴾
آپ صبر کریں بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ
ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں ﴿۱۲۷﴾ یقین مانو کہ اللہ
تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے ﴿۱۲۸﴾ ۧ

اٰیاتھا ۱۱۱ ۱۷ سُوۡرَةُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مَکِّیَّةٌ ۵۰ رکوعاتھا ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ①

(سورۃ بنی اسرائیل/ الاسراء۔سورۃ نمبر ۱۷۔تعداد آیات ۱۱۱)۔

شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے جونہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سننے دیکھنے والا ہے ①

سورۃ الاسراء: اِسے سورہ "اسراء اور سورہ سبحان" بھی کہتے ہیں۔عربی زبان میں "سبحان" سبح یسبّح کا مصدر ہے جس کا معنی پاکی بیان کرنا ہے یہاں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی بیان کرنے کے لئے آیا ہے کہ اس کی ذات ایسی چیزوں پر قادر ہے جس پر دوسرا قادر نہیں ہے اور اس کا مظہر اسراء اور معراج کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے بندے کو رات کے ایک پہر میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا، جو مسافت عام حالات میں ایک مسافر چالیس راتوں میں طے کرتا ہے، اس آیت کریمہ میں جمہور مفسرین کے نزدیک "عبد" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔اہل علم لکھتے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عبد یعنی بندہ سے بہتر کوئی نام اللہ کے نزدیک ہوتا، تو اس آیت میں جب کہ آپ کا عظیم مقام بیان کیا جارہا ہے ضرور اس نام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کیا جاتا۔آیت بتاتی ہے معراج کی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد حرام سے لے جایا گیا۔لیکن مفسرین لکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے لے جایا گیا تھا، اس لئے بعض احادیث میں صراحت ہے کہ اُس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن ہی کے گھر سے لے جایا گیا تھا اور نماز فجر سے پہلے وہاں واپس آگئے تھے۔اسی لئے بہت سے مفسرین نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُم ہانی کے گھر سے خانہ کعبہ کے پاس لے جایا گیا، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو آب زم زم سے دھویا گیا اور اُسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں سے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء کو جمع کردیا اور تمام انبیاء نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت میں نماز پڑھی اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام نبیوں کے امام ہوگئے۔آیت میں مسجد اقصیٰ کی صفت ﴿الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ﴾ بیان کی گئی ہے یعنی وہ مسجد جس کے گرد اللہ تعالیٰ نے دین ودنیا کی بے شمار برکتیں رکھی ہیں۔جہاں بڑے بڑے اولوالعزم انبیاء مبعوث ہوئے جو بے شمار اولیاء صالحین کا مسکن رہا ہے اور جس سرزمین میں انواع واقسام کے پھل اور کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔اور اس (اسراء معراج) کا مقصد آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنی عظیم آیات اور نشانیوں کا مشاہدہ کرانا چاہا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رات کے صرف ایک پہر میں چالیس راتوں کی مسافت طے کرنا، بیت المقدس کا مشاہدہ، انبیائے کرام کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنا اور ان کی امامت کرانی، اور ان انبیاء اکرام کے بلند وبالا مقامات کا مشاہدہ اور پھر آسمانوں کے دروازوں کا کھولے جانا اور جنت وجہنم کا مشاہدہ کرنا۔اکثر وبیشتر علمائے سلف وخلف کی رائے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسم وروح دونوں کے ساتھ بیت المقدس اور پھر آسمان پر تشریف لے گئے تھے: ابن عباس، جابر، انس، حذیفہ، عمر، ابو ہریرہ، مالک بن صعصہ، ابوحبہ البدری، ابن مسعود، ضحاک، سعید بن جبیر، قتادہ، سعید بن المسیب، ابنِ شہاب، ابن زید، حسن، مسروق، مجاہد، عکرمہ، اور ابن جریج وغیرہم کا یہی قول ہے۔طبری، احمد بن حنبل، اور اکثر متاخرین فقہاء محدثین، اور متکلمین ومفسرین رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ قول ہے۔دوسرا قول یہ ہے کہ معراج صرف روحانی واقعہ ہوا تھا اور انہوں نے اس سورت کی آیت: ﴿وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡیَا الَّتِیۡۤ اَرَیۡنٰکَ﴾ (بنی اسرائیل:60) سے استدلال کیا ہے، کہ قرآن نے صراحت کردی ہے کہ وہ ایک خواب تھا اور ابن اسحاق نے عائشہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک اپنی جگہ مفقود نہیں پایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے: کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو میں سویا ہوا تھا"۔اور تیسرا قول یہ ہے کہ بیت المقدس تک کا سفر جسم کے ساتھ طے کیا گیا اور وہاں سے آسمان کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روحانی سفر کیا اس لئے کہ آیت میں اسراء کی تحدید مسجد اقصیٰ تک کردی گئی ہے۔قاضی عیاض نے اپنی کتاب "الشفا" میں لکھا ہے کہ حق اور صحیح ان شاء اللہ یہی ہے کہ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم وروح دونوں کے ساتھ پیش آیا تھا۔آیت کریمہ، صحیح احادیث اور غور وفکر سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔اگر روحانی سفر ہوتا تو اللہ تعالیٰ "بعبد ہ" کے بجائے "بروح عبدہ" کہتا۔اور اگر خواب کا سفر ہوتا تو نہ کوئی نشانی اور نہ کوئی معجزہ ہوتا۔اور نہ کفار اپنی عقل سے بعید بات سمجھتے اور نہ اس کا انکار کرتے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے گئے اور جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے، تو انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر آسمانوں پر انبیاء سے ملاقات ہوئی، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحبا کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر نماز فرض کی گئی آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے.......

وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ وَجَعَلۡنٰہُ ہُدًی لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَلَّا
تَتَّخِذُوۡا مِنۡ دُوۡنِیۡ وَکِیۡلًا ؕ۲ ذُرِّیَّۃَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ؕ
اِنَّہٗ کَانَ عَبۡدًا شَکُوۡرًا ۳ وَ قَضَیۡنَاۤ اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ فِی
الۡکِتٰبِ لَتُفۡسِدُنَّ فِی الۡاَرۡضِ مَرَّتَیۡنِ وَ لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا
کَبِیۡرًا ۴ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ اُوۡلٰىہُمَا بَعَثۡنَا عَلَیۡکُمۡ عِبَادًا لَّنَاۤ
اُولِیۡ بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ فَجَاسُوۡا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَکَانَ وَعۡدًا
مَّفۡعُوۡلًا ۵ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَکُمُ الۡکَرَّۃَ عَلَیۡہِمۡ وَ اَمۡدَدۡنٰکُمۡ
بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِیۡنَ وَجَعَلۡنٰکُمۡ اَکۡثَرَ نَفِیۡرًا ۶ اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ
اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَ اِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَہَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ
الۡاٰخِرَۃِ لِیَسُوۡٓءٗا وُجُوۡہَکُمۡ وَ لِیَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ کَمَا
دَخَلُوۡہُ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّ لِیُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِیۡرًا ۷ عَسٰی
رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَ جَعَلۡنَا جَہَنَّمَ
لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ۸ اِنَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَہۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ہِیَ
اَقۡوَمُ وَیُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَہُمۡ اَجۡرًا کَبِیۡرًا ۙ۹ وَّاَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ
اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۱۰ؑ وَ یَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ
دُعَآءَہٗ بِالۡخَیۡرِ ؕ وَکَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ۱۱ وَ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ وَ
النَّہَارَ اٰیَتَیۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰیَۃَ الَّیۡلِ وَ جَعَلۡنَاۤ اٰیَۃَ النَّہَارِ
مُبۡصِرَۃً لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ
وَالۡحِسَابَ ؕ وَ کُلَّ شَیۡءٍ فَصَّلۡنٰہُ تَفۡصِیۡلًا ۱۲ وَکُلَّ اِنۡسَانٍ
اَلۡزَمۡنٰہُ طٰٓئِرَہٗ فِیۡ عُنُقِہٖ ؕ وَ نُخۡرِجُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کِتٰبًا
یَّلۡقٰىہُ مَنۡشُوۡرًا ۱۳

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے بنی اسرئیل کے لئے ہدایت بنا دیا کہ تم میرے سوا
کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا ۲ اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ
سوار کر دیا تھا، وہ ہمارا بڑا ہی شکر گزار بندہ تھا ۳ ہم نے بنو اسرائیل کے لئے ان کی
کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی
زبردست زیادتیاں کرو گے ۴ ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے
تمہارے مقابلہ پر اپنے بندے بھیج دیئے جو بڑے ہی لڑاکے تھے۔ پس وہ
تمہارے گھروں کے اندر تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہونا ہی تھا ۵ پھر ہم نے
ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور
تمہیں بڑے جتھے والا بنا دیا ۶ اگر تم نے اچھے کام کئے تو خود اپنے ہی فائدے کے
لئے، اور اگر تم نے برائیاں کیں تو بھی اپنے ہی لئے، پھر جب دوسرے وعدے کا
وقت آیا (تو ہم نے دوسرے کو بھیج دیا تاکہ) وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور پہلی
دفعہ کی طرح پھر اسی مسجد میں گھس جائیں اور جس جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر جڑ
سے اکھاڑ دیں ۷ امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ ہاں اگر تم پھر بھی وہی کرنے
لگے تو ہم دوبارہ ایسا ہی کریں گے اور ہم نے منکروں کا قید خانہ جہنم بنا رکھا ہے ۸ یقیناً
یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال
کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے ۹ اور یہ کہ
جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا
ہے ۱۰ؑ اور انسان برائی کی دعائیں مانگنے لگتا ہے بالکل اس کی اپنی بھلائی کی دعا کی
طرح، انسان ہی بڑا جلد باز ہے ۱۱ ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں
بنائی ہیں، رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے
تاکہ تم لوگ اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لئے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب
معلوم کر سکو اور ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے ۱۲ ہر انسان کی برائی
بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال
نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پائے گا ۱۳

...... ساتھ مشورے کئے بعض روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان کی طرف چڑھے، پھر چڑھتے رہے یہاں تک کہ میں اس جگہ پر پہنچ گیا جہاں سے میں قلم سے لکھے جانے کی آواز سن رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے، جنت میں داخل ہوئے اور وہاں اشخاص واشیاء کا مشاہدہ کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ حالت خواب میں نہیں، قاضی عیاض آگے لکھتے ہیں کہ اگر یہ سب کچھ حالت خواب میں ہوا ہوتا تو (اسریٰ) کا لفظ استعمال نہیں ہوتا اس لئے کہ خواب کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ۝۱۴ مَنِ
اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ
عَلَيْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ
حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵ وَ اِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا
مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا
تَدْمِيْرًا ۝۱۶ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ
وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝۱۷ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ
جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝۱۸ وَ مَنْ اَرَادَ
الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ
سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۱۹ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ
رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰ اُنْظُرْ كَيْفَ
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ
تَفْضِيْلًا ۝۲۱ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا
مَّخْذُوْلًا ۝۲۲ ع وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا
قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۲۳ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا ؕ۝۲۴ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ
غَفُوْرًا ۝۲۵ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ
وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝۲۶ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝۲۷ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ
عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا
مَّيْسُوْرًا ۝۲۸

لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی
ہے ۝۱۴ جو راہ راست حاصل کر لے وہ خود اپنے ہی بھلے کے لئے راہ یافتہ ہوتا ہے اور جو
بھٹک جائے اس کا بوجھ اسی کے اوپر ہے، کوئی بوجھ والا کسی اور کا بوجھ اپنے اوپر نہ
لادے گا اور ہماری سنت نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب کرنے لگیں ۝۱۵ اور جب
ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے
ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو
جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ۝۱۶ ہم نے نوح کے بعد بھی بہت سی قومیں
ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے بھالنے
والا ہے ۝۱۷ جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں
جس قدر جس کے لئے چاہیں سردست دیتے ہیں بالآخر اس کے لئے ہم جہنم مقرر کر دیتے
ہیں جہاں وہ برے حالوں میں دھتکارا ہوا داخل ہوگا ۝۱۸ اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور
جیسی کوشش اس کے لئے ہونی چاہئے، وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو، پس یہی لوگ
ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی ۝۱۹ ہر ایک کو ہم بہم پہنچائے
جاتے ہیں انہیں بھی اور انہیں بھی تیرے پروردگار کے انعامات میں سے۔ تیرے
پروردگار کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے ۝۲۰ دیکھ لے کہ ان میں ایک کو ایک پر ہم نے کس
طرح فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت تو درجوں میں اور بھی بڑھ کر اور فضیلت کے
اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے ۝۲۱ اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہرا کہ آخرش تو برے
حالوں بے کس ہو کر بیٹھ رہے گا ۝۲۲ ع اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے تم اس
کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی
میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ
انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات کرنا ۝۲۳ اور عاجزی اور
محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے
میرے پروردگار ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی
ہے ۝۲۴ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ
رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ۝۲۵ اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا
حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو ۝۲۶ بے جا خرچ کرنے والے
شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے ۝۲۷ اور اگر تجھے ان
سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی رحمت کی جستجو میں، جس کی امید رکھتا ہے تو بھی تجھے
چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے ۝۲۸

وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ
الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا
بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾ۧ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿٣١﴾ وَ لَا
تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَ لَا
تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ مَنْ قُتِلَ
مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿٣٣﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ
الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٤﴾ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَ لَا
تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٦﴾ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ
طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ
مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ
رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ
لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ۧ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ
اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾

اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت
کیا ہوا درماندہ بیٹھ جائے ﴿٢٩﴾ یقیناً تیرا رب جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا
ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا
ہے ﴿٣٠﴾ع اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو، ان کو تم کو ہم ہی روزی دیتے
ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ﴿٣١﴾ خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ
بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے ﴿٣٢﴾ اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام
کر دیا ہرگز ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص مظلوم ہونے کی صورت میں مار ڈالا جائے ہم
نے اس کے وارث کو طاقت دے رکھی ہے کہ پس اسے چاہیے کہ مار ڈالنے میں
زیادتی نہ کرے بیشک وہ مدد کیا گیا ہے ﴿٣٣﴾ اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز
اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو، یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور
وعدے پورے کرو کیونکہ قول وقرار کی باز پرس ہونے والی ہے ﴿٣٤﴾ اور جب ناپنے لگو
تو بھر پورے پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تولا کرو۔ یہی بہتر ہے اور انجام
کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے ﴿٣٥﴾ جس بات کی تمہیں خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ
کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے ﴿٣٦﴾
اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ
سکتا ہے ﴿٣٧﴾ ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے ﴿٣٨﴾
یہ بھی منجملہ اس وحی کے ہے جو تیری جانب تیرے رب نے حکمت سے اتاری ہے تو
اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنانا کہ ملامت خوردہ اور راندہ درگاہ ہو کر دوزخ میں
ڈال دیا جائے ﴿٣٩﴾ کیا بیٹوں کے لئے تو اللہ نے تمہیں چھانٹ لیا اور خود اپنے لئے
فرشتوں کو لڑکیاں بنالیں؟ بیشک تم بہت بڑا بول بول رہے ہو ﴿٤٠﴾ع ہم نے اس قرآن
میں ہر ہر طرح بیان فرما دیا کہ لوگ سمجھ جائیں لیکن اس سے انہیں تو نفرت ہی بڑھتی
ہے ﴿٤١﴾ کہہ دیجئے! کہ اگر اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہوتے جیسے کہ یہ لوگ کہتے ہیں تو
ضرور وہ اب تک مالک عرش کی جانب راہ ڈھونڈ نکالتے ﴿٤٢﴾

آیت ٣٧: اترا کر اور اکڑ کر چلنا، اللہ کو سخت ناپسند ہے۔ جیسے اللہ رب العالمین نے فرمایا: ﴿فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ﴾ (القصص:81) "قارون کو اسی بناء پر اس
کے گھر اور خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔

❁❁❁❁❁

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ
السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ
شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ
بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ
جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ
وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ
نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ
وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا
رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا
ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ
حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ
مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ
اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ
قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾

جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے پاک اور بالاتر، بہت دور اور بہت بلند ہے ﴿۴۳﴾ ساتوں آسمان
اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے
پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔
وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے ﴿۴۴﴾ تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے
درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں ﴿۴۵﴾ اور ان کے
دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ اور
جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ، اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی
کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ﴿۴۶﴾ جس غرض سے وہ لوگ اسے سنتے ہیں
ان (کی نیتوں) سے ہم خوب آگاہ ہیں، جب یہ آپ کی طرف کان لگائے ہوئے
ہوتے ہیں تب بھی اور جب مشورہ کرتے ہیں تب بھی جب کہ یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم اس کی
تابعداری میں لگے ہوئے ہو جن پر جادو کر دیا گیا ہے ﴿۴۷﴾ دیکھیں تو سہی، آپ کے لئے کیا
کیا مثالیں بیان کرتے ہیں، پس وہ بہک رہے ہیں۔ اب تو راہ پانا ان کے بس میں نہیں
رہا ﴿۴۸﴾ انہوں نے کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور (مٹی ہو کر) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم
ازسرنو پیدا کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے ﴿۴۹﴾ جواب دیجئے کہ تم پتھر
بن جاؤ یا لوہا ﴿۵۰﴾ یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو، پھر
وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے؟ جواب دیں کہ وہی اللہ جس نے
تمہیں اول بار پیدا کیا، اس پر وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ
ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ (ساعت) قریب ہی آن لگی ہو ﴿۵۱﴾

آیت ۴۴: اور اسی طرح فرمایا: ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ﴾ ہم نے پہاڑوں کو (داؤد علیہ السلام کے) کے تابع کر دیا، بس وہ شام وصبح کو اس کے ساتھ اللہ کی تسبیح اور پاکی بیان کرتے ہیں۔ (ص:18) اور بعض پتھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ:74) "اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں"۔ بعض صحابہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ انہوں نے کھانے سے تسبیح کی آواز سنی۔ (صحیح بخاری)۔ اسی طرح جس تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے، جب لکڑی کا منبر بن گیا اور اسے آپ ﷺ نے چھوڑ دیا تو بچے کی طرح اس سے رونے کی آواز آئی۔ (بخاری)۔ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر تھا جو نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم)۔ ان آیات اور حدیث سے واضح ہے کہ جمادات و نباتات کے اندر بھی ایک مخصوص شعور موجود ہے، جس کو ہم نہ سمجھ سکے، مگر وہ اس شعور کی بناء پر اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اس سے مراد تسبیح دلالت ہے یعنی یہ چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تمام کائنات کا خالق اور ہر چیز پر قادر صرف اللہ رب العزت ہے۔ "ہر چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے" لیکن صحیح بات پہلی ہے کہ تسبیح اپنے حقیقی معنی میں ہے۔

يَوۡمَ يَدۡعُوۡكُمۡ فَتَسۡتَجِيۡبُوۡنَ بِحَمۡدِهٖ وَ تَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ
اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿٥٢﴾ وَ قُلۡ لِّعِبَادِيۡ يَقُوۡلُوا الَّتِيۡ هِيَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ
الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا
مُّبِيۡنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ
يُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ﴿٥٤﴾ وَ رَبُّكَ اَعۡلَمُ
بِمَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَ لَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ
عَلٰى بَعۡضٍ وَّ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ
مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَلَا يَمۡلِكُوۡنَ كَشۡفَ الضُّرِّ عَنۡكُمۡ وَ لَا تَحۡوِيۡلًا ﴿٥٦﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ
اَقۡرَبُ وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ
رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿٥٧﴾ وَ اِنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا نَحۡنُ
مُهۡلِكُوۡهَا قَبۡلَ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِيۡدًا ؕ
كَانَ ذٰلِكَ فِي الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿٥٨﴾ وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنۡ نُّرۡسِلَ
بِالۡاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنۡ كَذَّبَ بِهَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَ اٰتَيۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ
مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا ؕ وَ مَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّا تَخۡوِيۡفًا ﴿٥٩﴾ وَ
اِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا
الَّتِيۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِي
الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُهُمۡ ۙ فَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡيَانًا كَبِيۡرًا ﴿٦٠﴾ ع وَ
اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ
قَالَ ءَاَسۡجُدُ لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِيۡنًا ﴿٦١﴾ ج

جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اس کی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے اور گمان کرو گے کہ تمہارا رہنا بہت ہی تھوڑا ہے ﴿٥٢﴾ اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ﴿٥٣﴾ تمہارا رب تم سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ جاننے والا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کردے یا اگر چاہے تو تمہیں عذاب دے ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر نہیں بھیجا ﴿٥٤﴾ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے آپ کا رب سب کو بخوبی جانتا ہے۔ ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر بہتری اور برتری دی ہے۔ اور داؤد کو زبور ہم نے عطا فرمائی ہے ﴿٥٥﴾ کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں ﴿٥٦﴾ جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ﴿٥٧﴾ جتنی بھی بستیاں ہیں ہم قیامت کے دن سے پہلے پہلے یا تو انہیں ہلاک کر دینے والے ہیں یا سخت تر سزا دینے والے ہیں۔ یہ کتاب میں لکھا جا چکا ہے ﴿٥٨﴾ ہمیں نشانات (معجزات) کے نازل کرنے سے روک صرف اسی کی ہے کہ اگلے لوگ انہیں جھٹلا چکے ہیں ہم نے ثمودیوں کو بطور بصیرت کے اونٹنی دی لیکن انہوں نے اس پر ظلم کیا ہم تو لوگوں کو دھمکانے کے لئے ہی نشانی بھیجتے ہیں ﴿٥٩﴾ اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرما دیا کے آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو رویت (عینی رویئت) ہم نے آپ کو دکھا دی تھی وہ لوگوں کے لئے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہار نفرت کیا گیا ہے ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے ﴿٦٠﴾ ع جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا، اس نے کہا کہ کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿٦١﴾ ج

آیت ۵۲: وہاں دنیا کی زندگی بہت تھوڑی معلوم ہوگی: ﴿كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰهَا﴾ (النازعات:46) "جب قیامت کو دیکھ لیں گے تو دنیا کی زندگی انہیں ایسے لگے گی کہ گویا اس میں ایک شام یا ایک صبح رہے ہیں"۔ اسی مضمون میں دیگر واقعات پر بھی بیان کیا گیا ہے مثلاً: (طہ 102، الروم 55، المومنون 112 / 114)، بعض کہتے ہیں یہ پہلا نفخہ ہوگا۔ پھر سب مردے قبروں میں زندہ ہو جائیں گے۔ پھر دوسرے دن نفخہ پر میدان حشر میں حساب وکتاب کیلئے اکٹھے ہوں گے۔ دونوں نفخوں کے درمیان 40 سال کا فاصلہ ہوگا اور اس فاصلے میں انہیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا وہ سو جائیں گے دوسرے نفخہ پر اٹھیں گے تو کہیں گے: ﴿قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا﴾ (یس:52) "افسوس ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھایا"۔ (فتح القدیر) پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

❁❁❁❁❁

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ
فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾
وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ
بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ
وَعِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ
عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ
وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا
مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا
نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾
اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ
فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ
فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾

اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دی ہے، لیکن اگر مجھے بھی قیامت تک تو نے
ڈھیل دی تو میں اس کی اولا د کو بجز تھوڑے لوگوں کے، اپنے بس میں کرلوں گا ﴿۶۲﴾ ارشاد ہوا
کہ جا ان میں سے جو بھی تیرا تابعدار ہو جائے گا تو تم سب کی سزا جہنم ہے جو پورا پورا بدلہ
ہے ﴿۶۳﴾ ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے گا بہکا لے اور ان پر اپنے سوار اور
پیادے چڑھا لا اور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی حصہ لگا اور انہیں (جھوٹے)
وعدے دے لے ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر
فریب ہیں ﴿۶۴﴾ میرے سچے بندوں پر تیرا کوئی قابو اور بس نہیں تیرا رب کارسازی کرنے
والا کافی ہے ﴿۶۵﴾ تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا تاکہ تم اس
کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر بہت مہربان ہے ﴿۶۶﴾ اور سمندروں میں مصیبت پہنچتے
ہی جنہیں تم پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں صرف وہی اللہ باقی رہ جاتا ہے پھر جب
تمہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶۷﴾ تو کیا
تم اس سے بے خوف ہو گئے ہو کہ تمہیں خشکی کی طرف (لے جا کر زمین) میں دھنسا
دے یا تم پر پتھروں کی آندھی بھیج دے پھر تم اپنے لئے کسی نگہبان کو نہ پا سکو ﴿۶۸﴾ کیا تم
اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ اللہ تعالیٰ پھر تمہیں دوبارہ دریا کے سفر میں لے آئے
اور تم پر تیز و تند ہواؤں کے جھونکے بھیج دے اور تمہارے کفر کے باعث تمہیں ڈبو دے۔
پھر تم اپنے لئے ہم پر اس کا (پیچھا) کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے ﴿۶۹﴾ یقیناً ہم نے اولاد آدم کو
بڑی عزت دی اور انہیں خشکی اور تری کی سواریاں دیں اور انہیں پاکیزہ چیزوں کی
روزیاں دیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر انہیں فضیلت عطا فرمائی ﴿۷۰﴾

فوائد علمیہ

آیت ۷۰:

☆ رب تعالیٰ کے احسانات وانعامات کا شمار واحاطہ تو زبان والفاظ سے ممکن ہی نہیں، بہرحال اس آیت کریمہ میں رب تعالیٰ نے انسان کی تفضیل وتکریم کے متعدد مظاہر بیان فرمائے ہیں، مثلاً: انسان کو شکل وصورت اور جسمانی ہیئت ترکیبی میں بے مثال وباکمال پیدا فرمایا، فہم وشعور کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہونے کیلئے سمع وبصر کے ذرائع عطا کیے، اور قلب سلیم اور ذہن راست کی نعمت سے نوازا۔ اس کیلئے بحر وبر کی تسخیر فرما کر زمینی، آبی اور فضائی خیرات وبھلائیوں کے حصول کو ان کی قدرت میں دے دیا، وسائل حمل ونقل کے استعمال سے اسباب زندگی تک رسائی کی طاقت بخشی، اور طیبات اس کی مٹھی میں رکھ دیں، اور ان میں سے حق کے جو، راست رو، ہدایت ربانی سے بہرہ مند خوش نصیبوں کو بیشتر مخلوقات پر فضیلت سے نواز کر انہیں اپنا پیارا گردانا، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں ہوتی ہے محنت زیادہ

❁❁❁❁❁

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَ مَنْ
كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ
سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
لِتَفْتَرِیَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَ لَوْ لَآ
اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ ۙ اِذًا
لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ
عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾ وَ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ
لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾
سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ
لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ
الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَ
مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا
نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَآ
اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾ ع وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ
قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ
لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾ ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ
فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا سمیت بلائیں گے۔ پھر جن کا بھی اعمال نامہ
دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامہ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے
کے برابر (ذرہ برابر) بھی ظلم نہ کئے جائیں گے ﴿٧١﴾ اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا،
وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا ﴿٧٢﴾ یہ لوگ آپ کو اس وحی
سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے بہکانا چاہتے کہ آپ اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام
سے گھڑ گھڑا لیں، تب تو آپ کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے ﴿٧٣﴾ اگر ہم آپ کو ثابت قدم
نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے ﴿٧٤﴾ پھر تو ہم بھی
آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا پھر آپ تو اپنے لئے ہمارے
مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاتے ﴿٧٥﴾ یہ تو آپ کے قدم اس سرزمین سے اکھاڑنے ہی لگے
تھے کہ آپ کو اس سے نکال دیں پھر یہ بھی آپ کے بعد بہت ہی کم ٹھہرتے ﴿٧٦﴾ ایسا ہی
دستور ان کا تھا جو آپ سے پہلے رسول ہم نے بھیجے اور آپ ہمارے دستور میں کبھی ردو
بدل نہ پائیں گے ﴿٧٧﴾ ع نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک
اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ﴿٧٨﴾ رات کے کچھ
حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ زیادتی آپ کے لئے ہے عنقریب
آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا ﴿٧٩﴾ اور دعا کیا کریں کہ اے میرے
پروردگار مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور
میرے لئے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے ﴿٨٠﴾ اور اعلان کر دے کہ حق آچکا
اور ناحق نابود ہو گیا۔ یقیناً باطل تھا بھی نابود ہونے والا ﴿٨١﴾ یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے
ہیں مومنوں کے لئے تو سراسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی
زیادتی نہیں ہوتی ﴿٨٢﴾ اور انسان پر جب ہم اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور
کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے ﴿٨٣﴾ کہہ
دیجئے! کہ ہر شخص اپنے طریقہ پر عامل ہے جو پوری ہدایت کے راستے پر ہیں انہیں تمہارا
رب ہی بخوبی جاننے والا ہے ﴿٨٤﴾ ع اور یہ لوگ آپ سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں،
آپ جواب دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا
ہے ﴿٨٥﴾ اور اگر ہم چاہیں تو جو وحی آپ کی طرف ہم نے اتاری ہے سلب کر لیں پھر آپ کو
اس کے لئے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی میسر نہ آسکے ﴿٨٦﴾ سوائے آپ کے رب کی
رحمت کے یقیناً آپ پر اس کا بڑا فضل ہے ﴿٨٧﴾

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ؗ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ
لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ
جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا
تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ
تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ
زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى
تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ
اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَ
هُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ
لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا
عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا
بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
عُمْيًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوْۤا
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ
عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ
فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ
خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَ
كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾

کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب
سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن
جائیں ﴿٨٨﴾ ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لئے ہر طرح سے مثالیں بیان کر
دی ہیں، مگر اکثر لوگ انکار سے باز نہیں آتے ﴿٨٩﴾ انہوں نے کہا کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان
لانے کے نہیں تاوقتیکہ آپ ہمارے لئے زمین سے کوئی چشمہ جاری نہ کر دیں ﴿٩٠﴾ یا خود
آپ کے لئے ہی کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اس درمیان آپ بہت سی نہریں
جاری کر دکھائیں ﴿٩١﴾ یا آپ آسمان کو ہم پر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دیں جیسا کہ آپ کا
گمان ہے یا آپ خود اللہ تعالیٰ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر دیں ﴿٩٢﴾ یا آپ
کے اپنے لئے کوئی سونے کا گھر ہو جائے یا آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم آپ کے
چڑھ جانے کا بھی اس وقت ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب
نہ اتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو
صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں ﴿٩٣﴾ع لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے
کے بعد ایمان سے روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے ایک
انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا؟ ﴿٩٤﴾ آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور
رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے ﴿٩٥﴾ کہہ
دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے وہ اپنے بندوں سے
خوب آگاہ اور بخوبی دیکھنے والا ہے ﴿٩٦﴾ اللہ جس کی رہنمائی کرے وہ تو ہدایت یافتہ ہے اور
جسے وہ راہ سے بھٹکا دے ناممکن ہے کہ تو اس کا مددگار اس کے سوا کسی اور کو پائے، ایسے
لوگوں کا ہم بروز قیامت اوندھے منہ حشر کریں گے دراں حالیکہ وہ اندھے گونگے اور
بہرے ہونگے ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا جب کبھی وہ بجھنے لگے گی ہم ان پر اسے اور بھڑکا دیں
گے ﴿٩٧﴾ یہ سب ہماری آیتوں سے کفر کرنے اور اس کے کہنے کا بدلہ ہے کہ کیا جب ہم
ہڈیاں اور ریزے ریزے ہو جائیں گے پھر ہم نئی پیدائش میں اٹھ کھڑے کئے جائیں
گے؟ ﴿٩٨﴾ کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جس اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا وہ
ان جیسوں کی پیدائش پر پورا قادر ہے اسی نے ان کے لئے ایک ایسا وقت مقرر کر رکھا
ہے جو شک وشبہ سے یکسر خالی ہے، لیکن ظالم لوگ انکار کئے بغیر رہتے ہی نہیں ﴿٩٩﴾ کہہ
دیجئے کہ اگر بالفرض تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک بن جاتے تو تم اس
وقت بھی اس کے خرچ ہو جانے کے خوف سے اس کو روکے رکھتے اور انسان ہے ہی تنگ
دل ہے ﴿١٠٠﴾ع

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی
مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىِٕرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ
مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ
مَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾
وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰی
مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ
لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ
رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ
خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّامَّا
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَ لَا
تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ
لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾

اٰیاتها ۱۱۰ — ۱۸ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّیَّةٌ ۶۹ — رکوعاتها ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ﴿۱﴾

ہم نے موسیٰ کو نو معجزے بالکل صاف صاف عطا فرمائے، تو خود ہی بنی اسرائیل سے پوچھ لے کہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون بولا کہ اے موسیٰ! میرے خیال میں تو تجھ پر جادو کر دیا گیا ہے (۱۰۱) موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہو چکا ہے کہ آسمان وزمین کے پروردگار ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً تباہ اور ہلاک کیا گیا ہے (۱۰۲) آخر فرعون نے پختہ ارادہ کر لیا کہ انہیں زمین سے ہی اکھیڑ دے تو ہم نے خود اسے اور اس کے تمام ساتھیوں کو غرق کر دیا (۱۰۳) اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرما دیا کہ اس سرزمین پر رہو سہو۔ ہاں جب آخرت کا وقت آئے گا ہم سب کو سمیٹ لپیٹ کر لے آئیں گے (۱۰۴) اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اتارا اور یہ بھی حق کے ساتھ اترا ہم نے آپ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (۱۰۵) قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لئے اتارا ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا (۱۰۶) کہہ دیجئے! تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، جنہیں اس سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں (۱۰۷) اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ بلا شک وشبہ پورا ہو کر رہنے والا ہی ہے (۱۰۸) وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے (۱۰۹) کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں نہ تو تو اپنی نماز بہت بلند آواز سے پڑھ اور نہ بالکل پوشیدہ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ تلاش کر لے (۱۱۰) اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک ساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ (۱۱۱)

(سورۃ الکہف۔ سورہ نمبر ۱۸۔ تعداد آیات ۱۱۰)۔

بڑے مہربان اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ قرآن اتارا اور اس میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی (۱)

آیت ۱: کہف کے معنی غار کے ہیں۔ اس میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے اس سورت کو کہف کہا جاتا ہے۔ اس کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات کی فضیلت احادیث میں بیان کی گئی ہے جو ان کو یاد کرے گا پڑھے گا وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم باب فضل سورۃ الکہف) اور جو اس کی تلاوت جمعے کے دن کرے گا تو آئندہ جمعے تک اس کے لئے ایک خاص نور کی روشنی رہے گی۔ (مستدرک حاکم 2/368، صحیح الجامع الصغیر 6470)۔ اس کے پڑھنے سے گھر میں سکینت اور برکت نازل ہوتی ہے ایک مرتبہ ایک صحابہ نے سورۃ کہف پڑھی گھر میں ایک جانور بھی تھا وہ بدکنا شروع ہو گیا، انہوں نے غور سے دیکھا کیا بات ہے؟ تو انہیں ایک.....

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۲ مَّا
كٰثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝۳ وَّ يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً
تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ
بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا ۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ
اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا
جُرُزًا ۝۸ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا
مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا
رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا
اَمَدًا ۝۱۲

بلکہ ہر طرح سے ٹھیک ٹھاک رکھا تا کہ اپنے پاس کی سخت سزا سے ہوشیار کر دے اور ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو خوشخبریاں سنا دے کہ ان کے لئے بہترین بدلہ ہے ۝۲ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۝۳ اور ان لوگوں کو بھی ڈرا دے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے ۝۴ درحقیقت نہ تو خود انہیں اس کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ تہمت بڑی بری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں ۝۵ پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اس رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے ۝۶ روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے ۝۷ اس پر جو کچھ ہے ہم اسے ایک ہموار صاف میدان کر ڈالنے والے ہیں ۝۸ کیا تو اپنے خیال میں غار اور کتبے والوں کو ہماری نشانیوں میں سے کوئی بہت عجیب نشانی سمجھ رہا ہے ۝۹ ان چند نوجوانوں نے جب غار میں پناہ لی تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں ہمارے لئے راہ یابی کو آسان کر دے ۝۱۰ پس ہم نے ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال اسی غار میں پردے ڈال دیئے ۝۱۱ پھر ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا کہ ہم یہ معلوم کرلیں کہ دونوں گروہ میں سے اس انتہائی مدت کو جو انہوں نے گزاری کس نے زیادہ یاد رکھا ۝۱۲

.....بادل نظر آیا، جس نے انہیں ڈھانپ رکھا تھا صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واقعہ کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑھا کرو قرآن پڑھتے وقت سکینت نازل ہوتی ہے۔ (بخاری سورۃ کہف، مسلم، باب نزول السکینۃ لقرأۃ القرآن)

آیت ۹: اس آیت کریمہ سے اصحاب کہف کے واقعے کی ابتداء ہورہی ہے۔ اور یہ تین سوالوں میں سے ایک کا جواب ہے، جو مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے ایماء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی ہوگا تو ان کا جواب دے گا، ورنہ نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی اور اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصحاب کہف کا واقعہ بڑی نشانی نہیں ہے اس کی تو بے شمار بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ جو باری تعالیٰ آسمانوں زمینوں کو پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے، جو دن رات ایک دوسرے کے بعد لاتا رہتا ہے، اور جس نے شمس وقمر ستاروں کو مسخر کر رکھا ہے، اس کی قدرت کے نزدیک اصحاب کہف کا واقعہ کوئی بڑی بات نہیں وہ تو ہر چیز پر قادر ہے وہ تو اس سے بھی عظیم نشانیاں لا سکتا ہے۔ غار میں پناہ لینے والے کچھ نوجوان مسلمان تھے ان کے ساتھ ان کا ایک کتا تھا، ان کے ملک کا بادشاہ بت پرست تھا، اور لوگوں کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا اور جو لوگ اس کی بات نہیں مانتے تھے انہیں سخت سزا دیتا تھا ان نوجوانوں نے اپنے دین وایمان کی خاطر اپنا شہر چھوڑ دیا اور ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے۔ جو مقام ایکہ کے قریب "رقیم" نامی وادی میں واقع تھا ان نوجوانوں کو جب ذرا سکون ملا تو اپنے رب سے دعا کی کہ اے ہمارے رب ہم نے جو شرک، مشرکین سے کنارہ کشی اختیار کی ہے، اپنی رحمت کو ہم پر سایہ فگن کر دے اور اپنے دین کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑا ہے تو ہر کام پر ہماری رہنمائی فرما اور کافروں سے ہمیں نجات دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی، ان کے کانوں پر ایک پردہ ڈال دیا جس کے سبب غار سے باہر کی آواز ان تک آنی بند ہوگئی" اللہ نے انہیں ایسا سکون عطا فرمایا اور وہ دشمنوں سے اس طرح امن میں آگئے کہ تین سو نو (309) سال تک سوئے رہے۔ اس طویل مدت کے بعد اللہ رب العزت نے انہیں بیدار کیا تا کہ وہ اس بات کا مشاہدہ کریں کہ ان کی نیند کی مدت کا جن دو گروہوں نے اندازہ لگایا تھا، ان میں سے کس کا اندازہ حقیقت سے زیادہ قریب تھا تا کہ اس کے دیگر بندے اس طویل مدت تک ان نوجوانوں کے بغیر طعام وشراب کے رہنے کے بارے میں غور وفکر کر کے اللہ کی وحدانیت اور اس کی قدرت مطلقہ پر ایمان لائیں۔

❁❁❁❁

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ۖۗ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا
فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ
دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ؕ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا
يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ
اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ؑ وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ
وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ
ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ
فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

ہم ان کا صحیح واقعہ تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔ یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان
لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی ﴿١٣﴾ ہم نے ان کے دل مضبوط کر
دیئے تھے جبکہ یہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و
زمین کا پروردگار ہے، ناممکن ہے کہ ہم اس کے سوا کسی اور کو معبود پکاریں اگر ایسا کیا تو ہم
نے نہایت ہی غلط بات کہی ﴿١٤﴾ یہ ہے ہماری قوم جس نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے
ہیں۔ ان کی خدائی کی یہ کوئی صاف دلیل کیوں پیش نہیں کرتے اللہ پر جھوٹ افترا باند
ھنے والے سے زیادہ ظالم کون ہے ﴿١٥﴾ جب تم ان سے اور اللہ کے سوا ان کے اور
معبودوں سے کنارہ کش ہو گئے تو اب تم کسی غار میں جا بیٹھو تمہارا رب تم پر اپنی رحمت
پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے کام میں سہولت مہیا کر دے گا ﴿١٦﴾ آپ دیکھیں
گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت
غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں یہ اللہ کی
نشانیوں میں سے ہے اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ
گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پا سکیں ﴿١٧﴾ آپ خیال کرتے
کہ وہ بیدار ہیں، حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے خود ہم انہیں دائیں بائیں کروٹیں دلایا
کرتے تھے ان کا کتا بھی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر آپ جھانک کر
انہیں دیکھنا چاہتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے رعب سے آپ
پر دہشت چھا جاتی ﴿١٨﴾

آیت ۱۷: آیت کریمہ بتاتی ہے دھوپ صبح شام غار میں داخل ہوتی اور ان پر نہیں پڑتی نیز یہ آیت اس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ ان صالحین کے ساتھ اللہ کا معاملہ ایک کرامت تھی۔ جب ان کی آنکھیں کھلی تھیں کہ جو انہیں دیکھتا بیدار سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے اجسام دائیں بائیں الٹتے پلٹتے رہتے تھے تا کہ زمین انہیں نقصان نہ پہنچائے۔ اور ان کا کتا غار کے دہانے پر اپنے بازو پھیلائے بیٹھا تھا۔ ان کے ان تمام احوال و کوائف سے ایک ایسی کیفیت پیدا ہو گئی تھی کہ اگر کوئی قوی ہمت آدمی بھی انہیں دیکھتا تو اس پر رعب طاری ہو جاتا اور مارے ڈر کے بھاگ پڑھتا، حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اللہ نے ان کی ایسی کیفیت اس لئے بنا دی تھی تا کہ کوئی ان کے قریب نہ جائے اور نہ انہیں چھوئے یہاں تک کہ اللہ کے علم کے مطابق ان کی نیند کی مدت پوری ہو جائے۔ دراصل اصحاب کہف کی ٹھیک تعداد اللہ رب العزت کو معلوم ہے۔ جیسے دقیانوس بادشاہ اور اس کے پیروکار ہدایت سے محروم رہے تو کوئی انہیں راہ یاب نہیں کر سکا یعنی اصحاب کہف کے جاگنے کے بعد ایک ساتھی چاندی کا وہ سکہ لے کر شہر گیا جو تین سو سال قبل کے بادشاہ دقیانوس کے زمانے کا تھا۔ وہ سکہ اس نے ایک دکان دار کو دیا تو وہ حیران ہوا اس نے ساتھ کے دکان والے کو دکھایا۔ وہ بھی دیکھ کر حیران ہوا۔ جب کہ اصحاب کا ساتھی یہ کہتا رہا کہ میں بھی اس ہی شہر کا باشندہ ہوں۔ اور کل ہی یہاں سے گیا ہوں، لیکن اس کل کو یہ تین صدیاں گزر گئی تھیں۔ لوگ کس طرح ان کی بات مان لیتے ؟ لوگوں کا شبہ گزرا کہ کہیں اس شخص کو کوئی مدفون خزانہ نہ ملا ہو شدہ شدہ بات بادشاہ یا حاکم مجاز تک پہنچی اور اس ساتھی کی مدد سے غار تک پہنچا اور اصحاب کہف سے ملاقات کی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں سلا دیا۔ (ابن کثیر)

وَ كَذٰلِكَ بَعَثۡنٰهُمۡ لِيَتَسَآءَلُوۡا بَيۡنَهُمۡ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ كَمۡ
لَبِثۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّكُمۡ
اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَكُمۡ بِوَرِقِكُمۡ هٰذِهٖۤ اِلَى
الۡمَدِيۡنَةِ فَلۡيَنۡظُرۡ اَيُّهَاۤ اَزۡكٰى طَعَامًا فَلۡيَاۡتِكُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡهُ
وَلۡيَتَلَطَّفۡ وَ لَا يُشۡعِرَنَّ بِكُمۡ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمۡ اِنۡ يَّظۡهَرُوۡا
عَلَيۡكُمۡ يَرۡجُمُوۡكُمۡ اَوۡ يُعِيۡدُوۡكُمۡ فِىۡ مِلَّتِهِمۡ وَ لَنۡ تُفۡلِحُوۡۤا
اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعۡثَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ
اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا ۚ اِذۡ يَتَنَازَعُوۡنَ
بَيۡنَهُمۡ اَمۡرَهُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَيۡهِمۡ بُنۡيَانًا ؕ رَبُّهُمۡ اَعۡلَمُ
بِهِمۡ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰٓى اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيۡهِمۡ
مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ ۚ وَ يَقُوۡلُوۡنَ
خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَيۡبِ ۚ وَ يَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَةٌ وَّ
ثَامِنُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ ؕ قُلۡ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِهِمۡ مَّا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا
قَلِيۡلٌ ۙ فَلَا تُمَارِ فِيۡهِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ
فِيۡهِمۡ مِّنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَاىۡءٍ اِنِّىۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ
غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۖ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَ قُلۡ
عَسٰٓى اَنۡ يَّهۡدِيَنِ رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ
لَبِثُوۡا فِىۡ كَهۡفِهِمۡ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيۡنَ وَ ازۡدَادُوۡا تِسۡعًا ﴿۲۵﴾
قُلِ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَهٗ غَيۡبُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ
اَبۡصِرۡ بِهٖ وَ اَسۡمِعۡ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ وَّلِىٍّ ۖ وَّ لَا يُشۡرِكُ
فِىۡ حُكۡمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَ اتۡلُ مَاۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ مِنۡ كِتَابِ
رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ لَنۡ تَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ
مُلۡتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ
بِالۡغَدٰوةِ وَ الۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَ لَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ ۚ
تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَ لَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ
ذِكۡرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰٮهُ وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

اسی طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ کیوں بھئی تم کتنی دیر ٹھہرے رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔ کہنے لگے کہ تمہارے ٹھہرے رہنے کا بخوبی علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اب تم اپنے میں سے کسی کو اپنی یہ چاندی دے کر شہر بھیجو وہ خوب دیکھ بھال لے کہ شہر کا کونسا کھانا پاکیزہ تر ہے پھر اسی میں سے تمہارے کھانے کے لئے لے آئے، اور وہ بہت احتیاط اور نرمی برتے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے ﴿۱۹﴾ اگر یہ کافر تم پر غلبہ پالیں تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں پھر اپنے دین میں لوٹا لیں گے اور پھر تم کبھی بھی کامیاب نہ ہو سکو گے ﴿۲۰﴾ ہم نے اس طرح لوگوں کو ان کے حال سے آگاہ کر دیا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک و شبہ نہیں جبکہ وہ اپنے امر میں آپس میں اختلاف کر رہے تھے کہنے لگے ان کے غار پر ایک عمارت بنالو اور ان کا رب ہی ان کے حال کا زیادہ عالم ہے جن لوگوں نے ان کے بارے میں غلبہ پایا وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان کے آس پاس مسجد بنالیں گے ﴿۲۱﴾ کچھ لوگ تو کہیں گے کہ اصحاب کہف تین تھے اور چوتھا ان کا کتا تھا، کچھ کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا غیب کی باتوں میں (اٹکل (کے تیر تکے) چلاتے ہیں کچھ کہیں گے سات ہیں آٹھواں ان کا کتا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار ان کی تعداد کو بخوبی جاننے والا ہے، انہیں بہت ہی کم لوگ جانتے ہیں پس آپ ان کے بارے میں صرف سرسری گفتگو ہی کریں اور ان میں سے کسی سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ بھی نہ کریں ﴿۲۲﴾ اور ہرگز ہرگز کسی کام پر یوں نہ کہنا میں اسے کل کروں گا ﴿۲۳﴾ مگر ساتھ ہی ان شاء اللہ کہہ لینا اور جب بھی بھولے، اپنے پروردگار کی یاد کر لیا کرو اور کہتے رہنا کہ مجھے پوری امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کے قریب کی بات کی رہبری کرے ﴿۲۴﴾ وہ لوگ اپنے غار میں تین سو سال تک رہے اور نو سال اور زیادہ گزارے ﴿۲۵﴾ آپ کہہ دیں اللہ ہی کو ان کے ٹھہرے رہنے کی مدت کا بخوبی علم ہے، آسمانوں اور زمینوں کا غیب صرف اسی کو حاصل ہے وہ کیا ہی اچھا دیکھنے سننے والا ہے سوائے اللہ کے ان کا کوئی مددگار نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا ﴿۲۶﴾ تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتا رہ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں تو اس کے سوا ہرگز ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہ پائے گا ﴿۲۷﴾ اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں (رضامندی چاہتے ہیں)، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنی پائیں کہ دنیاوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے ﴿۲۸﴾

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ
فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ
سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ
عَمَلًا ۝۳۰ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا
خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى
الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝۳۱ وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ
وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝۳۲ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ
اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝۳۳
وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ
مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝۳۴ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ
لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝۳۵ وَّمَآ اَظُنُّ
السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا
مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝۳۶ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ
بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ
رَجُلًا ۝۳۷ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝۳۸ وَ
لَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۝۳۹ فَعَسٰى رَبِّيْٓ
اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ
السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝۴۰ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ
تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝۴۱

اور اعلان کر دے کہ یہ سراسر برحق قرآن تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ اب جو
چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لئے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی
ہے جس کے شعلے انہیں گھیر لیں گے۔ اگر وہ فریاد رسی چاہیں گے تو ان کی فریاد رسی اس
پانی سے کی جائے گی جو تیل کی گرم دھار جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا بڑا ہی برا پانی
ہے اور بڑی بری آرام گاہ (دوزخ) ہے ۲۹ یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال
کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے ۳۰ ان کے لئے ہمیشگی
والی جنتیں ہیں، ان کے نیچے نہریں جاری ہونگی، وہاں یہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں
گے اور سبز رنگ کے نرم اور باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے وہاں تختوں کے
اوپر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ کیا خوب بدلہ ہے، اور کس قدر عمدہ آرام گاہ ہے ۳۱ اور
انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگوروں کے
دے رکھے تھے اور جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے
درمیان کھیتی لگا رکھی تھی ۳۲ دونوں باغ اپنا پھل خوب لائے اور اس میں کسی طرح کی کمی نہ
کی اور ہم نے ان باغوں کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی ۳۳ الغرض اس کے پاس
میوے تھے، ایک دن اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے ساتھی سے کہا کہ میں تجھ سے
زیادہ مالدار ہوں اور جتھے کے اعتبار سے بھی زیادہ مضبوط ہوں ۳۴ اور یہ اپنے باغ میں گیا
اور تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا۔ کہنے لگا کہ میں خیال نہیں کر سکتا کہ کسی وقت بھی یہ برباد
ہو جائے ۳۵ اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر (بالفرض) میں
اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو یقیناً میں (اس لوٹنے کی جگہ) اس سے بھی زیادہ بہتر
پاؤں گا ۳۶ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کیا تو اس (معبود) سے
کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے پھر تجھے پورا آدمی بنا دیا ۳۷ لیکن
میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کروں گا ۳۸ تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا کہ اللہ کا چاہا ہونے والا ہے،
کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کم دیکھ رہا ہے ۳۹
بہت ممکن ہے کہ میرا رب مجھے تیرے اس باغ سے بھی بہتر دے اور اس پر آسمانی عذاب
بھیج دے تو یہ چٹیل اور صاف میدان بن جائے ۴۰ یا اس کا پانی نیچے اتر جائے اور تیرے
بس میں نہ رہے کہ تو اسے ڈھونڈ لائے ۴۱

وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ
هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ
اَحَدًا ۝۴۲ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا
كَانَ مُنْتَصِرًا ۝۴۳ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا
وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝۴۴ؑ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ
اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝۴۶
وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۴۷ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ
لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝۴۸ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ
مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ
لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝۴۹ؑ وَ اِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ
الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝۵۰ مَآ
اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠
وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝۵۱ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ؑ

اوراس کے (سارے) پھل گھیر لیئے گئے پس وہ اپنے اس خرچ پر جو اس نے اس میں کیا
تھا اپنے ہاتھ ملنے لگا اور باغ تو اوندھا الٹا پڑا تھا اور (وہ شخص) یہ کہہ رہا تھا کہ کاش! میں
اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرتا ۝۴۲ اس کی حمایت میں کوئی جماعت نہ اٹھی کہ
اللہ سے اس کا کوئی بچاؤ کرتی اور نہ وہ خود بدلہ لینے والا بن سکا ۝۴۳ یہیں سے (ثابت
ہے) کہ اختیارات اللہ برحق کے لئے ہیں وہ ثواب دینے اور انجام کے اعتبار سے بہت
ہی بہتر ہے ۝۴۴ؑ ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کرو جیسے پانی جسے ہم
آسمان سے اتارتے ہیں اور اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (نکلتا) ہے، پھر آخر کار وہ چورا
چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیئے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝۴۵ مال
و اولاد تو دنیا کی زینت ہے اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے
نزدیک از روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں ۝۴۶ اور جس دن ہم
پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا
کریں گے ان میں سے ایک بھی باقی نہ چھوڑیں گے ۝۴۷ اور سب کے سب تیرے رب
کے سامنے صف بستہ حاضر کیے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح آئے جس
طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا لیکن تم تو اس خیال میں رہے کہ ہم ہرگز تمہارے
لئے کوئی وعدے کا وقت مقرر کریں گے بھی نہیں ۝۴۸ اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں
گے۔ پس تو دیکھے گا گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہونگے اور کہہ رہے ہونگے
ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا گناہ بغیر گھیرے کے باقی ہی
نہیں چھوڑا، اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم
نہ کرے گا ۝۴۹ؑ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب
نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے
اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے ایسے
ظالموں کا کیا ہی برا بدلہ ہے ۝۵۰ میں نے انہیں آسمانوں و زمین کی پیدائش کے وقت
موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی اپنی پیدائش میں اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار
بنانے والا نہیں ۝۵۱ اور جس دن وہ فرمائے گا کہ تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے
انہیں پکارو! یہ پکاریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی جواب نہ دے گا ہم ان کے درمیان
ہلاکت کا سامان کر دیں گے ۝۵۲ اور گنہگار جہنم کو دیکھ کر سمجھ لیں گے کہ وہ اسی میں جھونکے
جانے والے ہیں لیکن اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے ۝۵۳ؑ

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَكَانَ
الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ۝٥٤ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ
یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰی وَ یَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ
تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝٥٥ وَ مَا
نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَۚ وَ یُجَادِلُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَ اتَّخَذُوْۤا
اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝٥٦ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ
رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًاؕ وَاِنْ
تَدْعُهُمْ اِلَی الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝٥٧ وَرَبُّكَ
الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ
الْعَذَابَؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝٥٨
وَتِلْكَ الْقُرٰۤی اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ
مَّوْعِدًا ۝٥٩ع وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَیْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝٦٠ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَیْنِهِمَا
نَسِیَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝٦١ فَلَمَّا جَاوَزَا
قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا ۝٦٢ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ
الْحُوْتَ٘ وَ مَاۤ اَنْسٰىنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗۚ وَاتَّخَذَ
سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖۗ عَجَبًا ۝٦٣ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا
عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝٦٤ۙ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝٦٥ قَالَ لَهٗ
مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝٦٦
قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝٦٧

ہم نے اس قرآن میں ہر ہر طریقے سے تمام کی تمام مثالیں لوگوں کے لئے بیان کر دی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے ۝٥٤ لوگوں کے پاس ہدایت آچکنے کے بعد انہیں ایمان لانے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اس چیز نے روکا کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ انہیں بھی پیش آئے یا ان کے سامنے کھلم کھلا عذاب آموجود ہو جائے ۝٥٥ ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنا دیں اور ڈرا دیں۔ کافر لوگ باطل کے سہارے جھگڑتے ہیں اور (چاہتے ہیں) کہ اس سے حق کو لڑا کھڑا دیں، انہوں نے میری آیتوں کو اور جس چیز سے ڈرایا جاتا اسے مذاق بنا ڈالا ہے ۝٥٦ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے؟ جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے، بیشک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے (نہ) سمجھیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے، گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہے، لیکن یہ کبھی بھی ہدایت نہیں پانے کے ۝٥٧ تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ اگر ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلدی عذاب کر دے، بلکہ ان کے لئے ایک وعدہ کی گھڑی مقرر ہے جس سے وہ سرکنے کی ہرگز جگہ نہیں پائیں گے ۝٥٨ وہ بستیاں جنہیں ہم نے ان کے مظالم کی بنا پر غارت کر دیا اور ان کی تباہی کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی ۝٥٩ع جبکہ موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ میں تو چلتا ہی رہوں گا یہاں تک کہ دو دریاؤں کے سنگم پر پہنچوں، خواہ مجھے سالہا سال چلنا پڑے ۝٦٠ جب وہ دونوں دریا کے سنگم پر پہنچے، وہاں اپنی مچھلی بھول گئے جس نے دریا میں سرنگ جیسا اپنا راستہ بنا لیا ۝٦١ جب یہ دونوں وہاں سے آگے بڑھے تو موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا کہ لا ہمارا ناشتہ دے ہمیں تو اپنے اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی ۝٦٢ اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جبکہ ہم پتھر سے ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا، دراصل شیطان نے ہی مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کروں۔ اس مچھلی نے ایک انوکھے طور پر دریا میں اپنا راستہ بنا لیا ۝٦٣ موسیٰؑ نے کہا یہی تھا، جس کی تلاش میں ہم تھے چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے ۝٦٤ پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا، جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا ۝٦٥ اس سے موسیٰ نے کہا کہ میں آپ کی تابعداری کروں؟ کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے ۝٦٦ اس نے کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے ۝٦٧

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيۡۤ
اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ
اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ
ذِكۡرًا ﴿٧٠﴾ؑ فَانۡطَلَقَا ۘ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيۡنَةِ خَرَقَهَا ؕ
قَالَ اَخَرَقۡتَهَا لِتُغۡرِقَ اَهۡلَهَا ۚ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡــًٔـا اِمۡرًا ﴿٧١﴾ قَالَ
اَلَمۡ اَقُلۡ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا
تُؤَاخِذۡنِىۡ بِمَا نَسِيۡتُ وَ لَا تُرۡهِقۡنِىۡ مِنۡ اَمۡرِىۡ عُسۡرًا ﴿٧٣﴾
فَانۡطَلَقَا ۘ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلۡتَ نَفۡسًا
زَكِيَّةًۢ بِغَيۡرِ نَفۡسٍ ؕ لَقَدۡ جِئۡتَ شَيۡــًٔـا نُّكۡرًا ﴿٧٤﴾

اور جس چیز کو آپ نے اپنے علم میں نہ لیا ہو اس پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں ﴿٦٨﴾ موسیٰؑ نے
جواب دیا کہ ان شاءاللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور کسی بات میں میں آپ کی
نافرمانی نہ کروں گا ﴿٦٩﴾ اس نے کہا اچھا اگر آپ میرے ساتھ ہی چلنے پر اصرار کرتے ہیں تو
یاد رہے کسی چیز کی نسبت مجھ سے کچھ نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کی نسبت کوئی
تذکرہ نہ کروں ﴿٧٠﴾ؑ پھر دونوں چلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے، خضر نے اس
کے تختے توڑ دیئے، موسیٰ نے کہا کیا آپ اسے توڑ رہے ہیں کہ کشتی والوں کو ڈبو دیں، یہ تو
آپ نے بڑی (خطرناک) بات کر دی ﴿٧١﴾ خضر نے جواب دیا میں نے تو پہلے ہی تجھ
سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا ﴿٧٢﴾ موسیٰؑ نے جواب دیا کہ میری
بھول پر مجھے نہ پکڑیئے اور مجھے اپنے کام میں تنگی نہ ڈالیئے ﴿٧٣﴾ پھر دونوں چلے، یہاں تک
کہ ایک لڑکے کو پایا، خضر نے اسے مار ڈالا، موسیٰ نے کہا کہ کیا آپ نے ایک پاک جان
کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا؟ بیشک آپ نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی ﴿٧٤﴾

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۷۵ قَالَ اِنْ
سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ
عُذْرًا ۝۷۶ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ اِۨسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا
فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ
فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝۷۷ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝۷۸
اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ
اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝۷۹ وَ اَمَّا
الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ
كُفْرًا ۚ ۝۸۰ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا ۝۸۱ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ
تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ
اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ
عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝۸۲ؕ وَ
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳ؕ
اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۴ۙ فَاَتْبَعَ
سَبَبًا ۝۸۵ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ
حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ
اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ۝۸۶ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸۷ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝۸۸ؕ

وہ کہنے لگے کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں
کر سکتے ۝۷۵ موسیٰؑ (علیہ السلام) نے جواب دیا اگر اب اس کے بعد میں آپ
سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو بیشک آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا،
یقیناً آپ میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکے ۝۷۶ پھر دونوں چلے ایک گاؤں
والوں کے پاس آکر ان سے کھانا طلب کیا تو انہوں نے مہمانداری سے صاف
انکار کر دیا دونوں نے وہاں ایک دیوار پائی جو گرا ہی چاہتی تھی، اس نے اسے
ٹھیک اور درست کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے اگر آپ چاہتے تو اس پر
اجرت لے لیتے ۝۷۷ اس نے کہا بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان،
اب میں تجھے ان باتوں کی اصلیت بھی بتا دونگا جس پر تجھ سے صبر نہ ہوسکا ۝۷۸
کشتی تو چند مسکینوں کی تھی جو دریا میں کام کاج کرتے تھے۔ میں نے اس میں
کچھ توڑ پھوڑ کا ارادہ کر لیا کیونکہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (صحیح
سالم) کشتی کو جبراً ضبط کر لیتا تھا ۝۷۹ اور اس لڑکے کے ماں باپ ایمان والے
تھے، ہمیں خوف ہوا کہ کہیں یہ انھیں اپنی سرکشی اور کفر سے عاجز و پریشان نہ کر
دے ۝۸۰ اس لئے ہم نے چاہا کہ انھیں ان کا پروردگار اس کے بدلے اس سے
بہتر پاکیزگی والا اور اس سے زیادہ محبت اور پیار والا بچہ عنایت فرمائے ۝۸۱
دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار
کے نیچے دفن ہے، ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ
دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آکر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور
رحمت سے نکال لیں، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا یہ تھی اصل
حقیقت اور ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا ۝۸۲ آپ سے ذوالقر
نین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ میں ان کا تھوڑا
سا حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں ۝۸۳ ہم نے اس زمین میں قوت عطا فرمائی تھی
اور اسے ہر چیز کے سامان بھی عنایت کر دیے تھے ۝۸۴ وہ ایک راہ کے پیچھے لگا
۝۸۵ یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں
غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو پایا ہم نے فرمایا کہ
اے ذوالقرنین! یا تو انھیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی
بہترین روش اختیار کرے ۝۸۶ اس نے کہا جو ظلم کرے گا اسے تو ہم بھی اب سزا
دیں گے پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت تر
عذاب دے گا ۝۸۷ ہاں جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اس کے لئے تو
بدلے میں بھلائی ہے اور ہم اسے اپنے کام میں بھی آسانی کا حکم دیں گے ۝۸۸

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى
قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا
لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا
مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ
قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ
قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ
هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ
وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى
الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ
عَرْضَا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِىْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِىْ وَكَانُوْا لَا

پھر وہ اور راہ کے پیچھے لگا ﴿٨٩﴾ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا تو اسے
ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لئے ہم نے اس سے اور کوئی اوٹ نہیں بنائی ﴿٩٠﴾
واقعہ ایسا ہی ہے اور ہم نے اس کے پاس کی کل خبروں کا احاطہ کر رکھا ہے ﴿٩١﴾ وہ
پھر ایک سفر کے سامان میں لگا ﴿٩٢﴾ یہاں تک کہ جب وہ دو دیواروں کے درمیان
پہنچا ان دونوں کے پرے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی
نہ تھی ﴿٩٣﴾ انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے
بھاری) فسادی، ہیں تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں؟ (اس شرط
پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں ﴿٩٤﴾ اس نے جواب
دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم
صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو میں تم میں اور ان میں مضبوط پردہ بنا دیتا
ہو ﴿٩٥﴾ مجھے لوہے کی چادریں لا دو یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے
درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان
چادروں کو بالکل آگ کر دیا۔ تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال
دو ﴿٩٦﴾ پس تو ان میں اس کے دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں
کوئی سوراخ کر سکتے تھے ﴿٩٧﴾ کہا یہ سب میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب
میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا بیشک میرے رب کا
وعدہ سچا ہے ﴿٩٨﴾ اس دن ہم انھیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہوتے
ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع
کر لیں گے ﴿٩٩﴾ اس دن ہم جہنم (بھی) کافروں کے سامنے لا کھڑا کر دیں
گے ﴿١٠٠﴾ جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور (امر حق) سن بھی نہیں

آیت:94 کا بیان: یاجوج، ماجوج یہ دو قومیں ہیں اور صحیح حدیث کے مطابق نسل انسانی میں سے ہیں اور ان کی تعداد دوسری نسلوں کے مقابلے میں زیادہ ہوگی اور انہی سے جہنم زیادہ بھرے گی۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ حج، مسلم)

آیت:96 قِطْرًا: پگھلا ہوا سیسہ یا لوہا یا تانبا، یعنی لوہے کی چادروں کو خوب گرم کر کے ان پر پگھلا لوہا، تانبا یا سیسہ ڈالنے سے وہ پہاڑی درہ یا راستہ ایسا مضبوط ہو گیا کہ اسے عبور کر کے یا توڑ کر یاجوج ماجوج کا ادھر دوسری انسانی آبادی میں آنا ناممکن ہو گیا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ وہ ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں اور پھر کل کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن جب اللہ کی مشیت ان کے خروج کی ہوگی تو پھر وہ کہیں گے کل ان شاء اللہ اس کو کھود دیں گے۔ اور پھر دوسرے دن وہ ان سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے زمین میں فساد پھیلائیں گے حتیٰ کہ لوگ قلعہ بند ہو جائیں گے، یہ آسمانوں پر تیر پھینکیں گے جو خون آلود لوٹیں گے، بالآخر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں پر ایسا کیڑا پیدا فرما دے گا، جس سے ان کی ہلاکت واقع ہو جائے گی۔ (مسند احمد 2/511 جامع ترمذی رقم 3153)

يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ يَّتَّخِذُوا
عِبَادِي مِنْ دُونِي اَوْلِيَاءَ ۚ اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِينَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا
وَاتَّخَذُوٓا اٰيٰتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِينَ فِيهَا لَا
يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّي لَنَفِدَ
الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ
اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ
اَحَدًا ﴿١١٠﴾

سکتے تھے ﴿١٠١﴾ کیا کافر یہ خیال کئے بیٹھے ہیں؟ کہ میرے سوا وہ میرے بندوں کو اپنا حمایتی بنالیں گے؟ (سنو) ہم نے تو ان کفار کی مہمانی کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے ﴿١٠٢﴾ کہہ دیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتادوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ ﴿١٠٣﴾ وہ ہیں کہ جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہوگئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں ﴿١٠٤﴾ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا اس لئے ان کے اعمال غارت ہوگئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے ﴿١٠٥﴾ حال یہ ہے کہ ان کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا ﴿١٠٦﴾ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے یقیناً ان کے لئے فردوس کے باغات کی مہمانی ہے ﴿١٠٧﴾ جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا ﴿١٠٨﴾ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو وہ بھی میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجائے گا، گو ہم اسی جیسا اور بھی اس کی مدد میں لے آئیں ﴿١٠٩﴾ آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ﴿١١٠﴾

جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ قیامت والے دن موٹا تازہ آدمی آئے گا، اللہ کے ہاں اس کا وزن بھی اتنا نہیں ہوگا جتنا مچھر کے پر کا ہوتا ہے، پھر آپ نے ایسی آیت کی تلاوت فرمائی۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ کہف)

آیت:107 فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب بھی تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو الفردوس کا سوال کرو'' اس لئے کہ وہ جنت کا اعلیٰ اور اوسط درجہ ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔ (صحيح البخاري كتاب التوحيد، بَابَ وَكَانَ عَرشه عَلَى الماء)

آیت:110 بشریت رسول ﷺ:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ﴾ (فصلت:6)

"کہہ دو کہ میں (بھی) آدمی ہوں جیسے تم (ہاں) مجھ پر یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو سیدھے اسی کی طرف (متوجہ) رہو اور اسی سے مغفرت مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے۔"

اٰیاتها ٩٨ ١٩ سُوْرَةُ مَرْیَمَ مَكِّيَّةٌ ٤٤ رکوعاتها ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كٓهٰیٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰی
رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَ اشْتَعَلَ
الرَّاْسُ شَیْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ﴿٤﴾ وَ اِنِّیْ خِفْتُ
الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ
وَلِیًّا ﴿٥﴾ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ﴿٦﴾
یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ
سَمِیًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ
بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ
قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ
قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰی

سورۃ مریم مکی ہے اس میں 98 آیات، 6 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

کٓھٰیٰعٓصٓ ﴿١﴾ یہ ہے تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے
زکریا پر کی تھی ﴿٢﴾ جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھی ﴿٣﴾ کہ اے
میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک
اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا ﴿٤﴾ مجھے اپنے مرنے کے بعد
اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث
عطا فرما ﴿٥﴾ جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا بھی جانشین اور
میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے ﴿٦﴾ اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری
دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہے، ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں
کیا ﴿٧﴾ زکریا (علیہ السلام) کہنے لگے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا، جب
کہ میری بیوی بانجھ اور میں خود بڑھاپے کے انتہائی ضعف کو پہنچ چکا ہوں ﴿٨﴾ ارشاد ہوا
کہ وعدہ اسی طرح ہو چکا، تیرے رب نے فرما دیا کہ مجھ پر تو یہ بالکل آسان ہے اور تو
خود جبکہ کچھ نہ تھا میں تجھے پیدا کر چکا ہوں ﴿٩﴾ کہنے لگے میرے پروردگار میرے لئے
کوئی علامت مقرر فرما دے ارشاد ہوا کہ تیرے لئے علامت یہ ہے کہ باوجود بھلا چنگا
ہونے کے تین راتوں تک کسی شخص سے بول نہ سکے گا ﴿١٠﴾ اب زکریا (علیہ السلام)

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:188)

"کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے۔ اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا۔ اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈرا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔"

﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ﴾ (الأحقاف:9)

"کہہ دو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ (کیا جائے گا) میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو علانیہ ہدایت کرنا ہے۔"

❁❁❁❁❁

آیت:3 خفیہ خفیہ دعا اس لئے کی کہ ایک تو یہ اللہ کو زیادہ پسند ہے کیوں کہ اس میں تضرع و انابت اور خشوع و خضوع زیادہ ہوتا ہے۔ دوسرے لوگ انہیں بے وقوف نہ قرار دیں کہ یہ بڈھا اب بڑھاپے میں اولاد مانگ رہا ہے جب کہ اولاد ہونے کے تمام ظاہری امکانات ختم ہو چکے ہیں۔

قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿١١﴾
يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ۙ﴿١٢﴾ وَّ حَنَانًا مِّنۡ
لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿١٣﴾ وَّ بَرًّاۢ بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا
عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾
وَ اذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا
شَرۡقِيًّا ۙ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا
فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ
كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا
زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾
قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ
رَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا
قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ
قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ
قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ
تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا
تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا
فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ۚ﴿٢٦﴾ فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ ؕ قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ
لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـًٔـا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّ
مَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖ ۚ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ

اپنے حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آ کر انھیں اشارہ کرتے ہیں کہ تم صبح
وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو ﴿١١﴾ اے یحیٰی! میری کتاب کو مضبوطی سے تھام لے
اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی ﴿١٢﴾ اور اپنے پاس سے شفقت
اور پاکیزگی بھی وہ پرہیزگار شخص تھا ﴿١٣﴾ اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک
کرنے والا تھا وہ سرکش اور گناہ گار نہ تھا ﴿١٤﴾ اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا
اور جس دن وہ مرے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے ﴿١٥﴾ اس کتاب میں
مریم کا بھی واقعہ بیان کر۔ جبکہ وہ اپنے گھر کے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی
جانب آئیں ﴿١٦﴾ اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کرلیا پھر ہم نے اس کے پاس
اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر
ظاہر ہوا ﴿١٧﴾ یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ سے
ڈرنے والا ہے ﴿١٨﴾ اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، تجھے ایک
پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں ﴿١٩﴾ کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے تو
کسی انسان کا ہاتھ تک نہ لگا اور نہ میں بدکار ہوں ﴿٢٠﴾ اس نے کہا بات تو یہی ہے، لیکن
تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے ہم تو اسے لوگوں کے
لئے ایک نشانی بنا دیں گے اور اپنی خاص رحمت یہ تو ایک طے شدہ بات ہے ﴿٢١﴾ پس
وہ حمل سے ہوگئیں اور اسی وجہ سے وہ یکسو ہو کر ایک دور کی جگہ چلی گئیں ﴿٢٢﴾ پھر دردزہ
اسے ایک کھجور کے تنے کے نیچے لے آیا، بولی کاش! میں اس سے پہلے ہی مر گئی
ہوتی اور لوگوں کی یاد سے بھی بھولی بسری ہوجاتی ﴿٢٣﴾ اتنے میں اسے نیچے سے ہی
آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو، تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ
جاری کر دیا ہے ﴿٢٤﴾ اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تر و تازہ
پکی کھجوریں گرا دے گا ﴿٢٥﴾ اب چین سے کھا پی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ اگر تجھے کوئی
انسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمان کے نام کا روزہ رکھا ہے میں
آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی ﴿٢٦﴾ اب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو لئے
ہوئے وہ اپنی قوم کے پاس آئیں سب کہنے لگے مریم تو نے بڑی بری حرکت
کی ﴿٢٧﴾ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار
تھی ﴿٢٨﴾ مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے

آیت :12 کا بیان اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام عطا کیا اور جب وہ کچھ بڑا ہوا گو ابھی بچہ ہی تھا اس کو اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑنے یعنی اس پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ کتاب سے مراد تورات ہے یا ان پر مخصوص نازل کردہ کوئی کتاب ہے جس کا اب ہمیں علم نہیں۔

فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۲۹ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي
نَبِيًّا ۳۰ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَ
الزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۳۱ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا
شَقِيًّا ۳۲ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ
حَيًّا ۳۳ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ
يَمْتَرُونَ ۳۴ مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ
أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۳۵ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۳۶ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن
بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۳۷ أَسْمِعْ
بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۳۸
وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا
يُؤْمِنُونَ ۳۹ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا
يُرْجَعُونَ ۴۰ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا
نَّبِيًّا ۴۱ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا
يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۴۲ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ
فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۴۳ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ
الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۴۴ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ
عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۴۵ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ
عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۴۶
قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۴۷ وَ
أَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا

بچے سے باتیں کیسے کریں؟ ۲۹ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس
نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے ۳۰ اور اس نے مجھے بابرکت
کیا ہے جہاں بھی میں ہوں، اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب
تک بھی میں زندہ رہوں ۳۱ اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور
مجھے سرکش اور بد بخت نہیں کیا ۳۲ اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت
کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا، سلام ہی سلام ہے ۳۳ یہ
ہے صحیح واقعہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کا، یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ
شک شبہ میں مبتلا ہیں ۳۴ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد کا ہونا لائق نہیں، وہ بالکل پاک
ذات ہے، وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا
ہے کہ ہوجا، وہ اسی وقت ہوجاتا ہے ۳۵ میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ
تعالیٰ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے ۳۶ پھر یہ فرماتے آپس
میں اختلاف کرنے لگے، پس کافروں کے لئے ویل ہے ایک بڑے (سخت)
دن کی حاضری سے ۳۷ کیا خوب دیکھنے سننے والے ہونگے اس دن جبکہ ہمارے
سامنے حاضر ہوں گے، لیکن آج تو یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہوئے
ہیں ۳۸ تو انھیں اس رنج وافسوس کے دن کا ڈر سنا دے جبکہ کام انجام کو پہنچا دیا
جائے گا اور یہ لوگ غفلت اور بے ایمانی میں ہی رہ جائیں گے ۳۹ خود زمین کے
اور تمام زمین والوں کے وارث ہم ہی ہونگے اور سب لوگ ہماری ہی طرف لوٹا
کر لائے جائیں گے ۴۰ اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کر،
بیشک وہ بڑی سچائی والے پیغمبر تھے ۴۱ جب کہ انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ
ابا جان! آپ ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ سنیں نہ دیکھیں؟ نہ آپ کو
کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں ۴۲ میرے مہربان باپ! آپ دیکھیے میرے پاس وہ علم
آیا ہے جو آپ کے پاس آیا ہی نہیں، تو آپ میری ہی مانیں میں بالکل سیدھی راہ
کی طرف آپ کی رہبری کروں گا ۴۳ میرے ابا جان آپ شیطان کی پرستش
سے باز آجائیں شیطان تو رحم وکرم والے اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی نافرمان ہے ۴۴ ابا
جان! مجھے خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں آپ پر کوئی عذاب الٰہی نہ آپڑے کہ آپ
شیطان کے ساتھی بن جائیں ۴۵ اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تو
ہمارے معبودوں سے روگردانی کر رہا ہے سن اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھروں
سے مار ڈالوں گا، جا ایک مدت دراز تک مجھ سے الگ رہ ۴۶ کہا اچھا تم پر سلام ہو
میں تو اپنے پروردگار سے تمہاری بخشش کی دعا کرتا رہوں گا وہ مجھ پر حد درجہ
مہربان ہے ۴۷ میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انھیں
بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے

اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا۝۴۸ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا۝۴۹ وَ وَهَبْنَا
لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا۝۵۰ؒ وَ اذْكُرْ فِي
الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ؗ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۝۵۱ وَ نَادَيْنٰهُ
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا۝۵۲ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ
رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا۝۵۳ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؗ اِنَّهٗ
كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا۝۵۴ۚ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ
بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا۝۵۵ وَ اذْكُرْ فِي
الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ؗ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۝۵۶ۙ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا
عَلِيًّا۝۵۷ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ
اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؗ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْرَآءِيْلَ ؗ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا۝۵۸ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۝۵۹ۙ اِلَّا
مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا
يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا۝۶۰ۙ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا۝۶۱ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا
سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا۝۶۲ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ

کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۝۴۸ جب ابراہیم ان سب
کو اور اللہ کے سوا ان کے سب معبودوں کو چھوڑ چکے تو ہم نے انھیں اسحاق و
یعقوب (علیہما السلام) عطا فرمائے، اور دونوں کو نبی بنا دیا۝۴۹ اور ان سب کو ہم
نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکر جمیل کو بلند درجے کا
کر دیا۝۵۰ اس قرآن میں موسیٰ کا ذکر، جو چنا ہوا اور رسول اور نبی تھا۝۵۱ ہم نے
اسے طور کی دائیں جانب سے آواز کی اور راز گوئی کرتے ہوئے اسے قریب
کرلیا۝۵۲ اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر عطا فرمایا۝۵۳ اس
کتاب میں اسماعیل کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی
رسول اور نبی۝۵۴ وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا، اور تھا بھی
اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۝۵۵ اور اس کتاب میں ادریس
(علیہ السلام) کا بھی ذکر کر، وہ بھی نیک کردار پیغمبر تھا۝۵۶ ہم نے اسے بلند مقام پر
اٹھالیا۝۵۷ یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل وکرم کیا جو اولاد آدم میں سے
ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی
میں چڑھالیا تھا، اور اولاد ابراہیم ویعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور
ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی
تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۝۵۸ پھر ان کے
بعد ایسے اطاعت نہ کرنے والے پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور
نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان ان کے آگے آئے گا۝۵۹ بجز
ان کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ایسے لوگ جنت میں
جائیں گے اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۝۶۰ ہیشگی والی جنتوں میں
جن کا غائبانہ وعدہ اللہ مہربان نے اپنے بندوں سے کیا ہے بیشک اس کا وعدہ پورا
ہونے والا ہی ہے۝۶۱ وہ لوگ وہاں کوئی لغو بات نہ سنیں گے صرف سلام ہی سلام
سنیں گے، ان کے لئے وہاں صبح شام ان کا رزق ہوگا۝۶۲ یہ ہے وہ جنت جس کا

آیت:49 نوٹ: یعقوب علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام کے بیٹے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر بیٹے کے ساتھ اور بیٹے کی طرح کیا، تاکہ ان کی انس ومحبت، باپ کی جدائی کا صدمہ اور ان سب کو ہم نے بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکر جمیل کو بلند درجے کا کر دیا ہے۔

آیت:61 امام احمد رحمہ اللہ نے اس تفسیر میں کہا ہے کہ جنت میں رات ودن نہیں ہوں گے، صرف اجالا ہی اجالا اور روشنی ہی روشنی ہوگی حدیث میں ہے کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہوں کے شکلیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی انھیں نہ تھوک آئے گا نہ بول وبراز۔ ان

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ
رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ
رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ
اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۗ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا
مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ
قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ
اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ
اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا
مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ
اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ
مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ
فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا
الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ۗ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ
اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ
كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ

وارث ہم اپنے بندوں میں سے انھیں بناتے ہیں جو متقی ہوں ﴿٦٣﴾ ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے اتر نہیں سکتے ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اس کی ملکیت میں ہیں، تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں ﴿٦٤﴾ آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے تو اسی کی بندگی کر اور اس کی عبادت پر جم جا کیا تیرے علم میں اس کا ہم نام ہم پلہ کوئی اور بھی ہے؟ ﴿٦٥﴾ انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا پھر زندہ کر کے نکالا جاؤں گا ﴿٦٦﴾ کیا یہ انسان اتنا بھی یاد نہیں رکھتا کہ ہم نے اسے اس سے پہلے پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہ تھا ﴿٦٧﴾ تیرے پروردگار کی قسم! ہم انھیں اور شیطانوں کو جمع کر کے ضرور ضرور جہنم کے اردگرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے حاضر کر دیں گے ﴿٦٨﴾ ہم ہر ہر گروہ سے انھیں الگ نکال کھڑا کریں گے جو اللہ رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے ﴿٦٩﴾ پھر ہم انھیں بھی خوب جانتے ہیں جو جہنم کے داخلے کے زیادہ سزاوار ہیں ﴿٧٠﴾ تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، طے شدہ امر ہے ﴿٧١﴾ پھر ہم پرہیزگاروں کو تو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے ﴿٧٢﴾ جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے ﴿٧٣﴾ ہم تو ان سے پہلے بہت سی جماعتوں کو غارت کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نام و نمود میں ان سے بڑھ چڑھ کر تھیں ﴿٧٤﴾ کہہ دیجیے! جو گمراہی میں ہوتا ہے اللہ رحمٰن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیے جاتے ہیں یعنی عذاب یا قیامت کو، اس وقت ان کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کون برے مرتبے والا اور کس کا گروہ کمزور ہے ﴿٧٥﴾ اور ہدایت یافتہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت میں بڑھاتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہیں ﴿٧٦﴾ کیا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دی جائے گی ﴿٧٧﴾ کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا

کے برتن اور کنگھیاں سونے کی ہوں گی ۔ان کا بخور خوشبودار لکڑی ہوگی۔ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا۔ ہر جنتی کی دو بیویاں ہوں گی، ان کی ہڈیاں پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا، ان کے حسن جمال کی وجہ سے ان میں باہم بغض اور اختلاف نہیں ہوگا۔ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔صبح و شام اللہ کی تسبیح کریں گے۔ (صحیح بخاری بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ والنار، ومسلم، کتاب الجنۃ، باب صفات الجنۃ واھلھا)

آیت:64 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ جبرئیل سے زیادہ اور جلدی جلدی ملاقات کی خواہش ظاہر فرمائی جس پر یہ آیت اتری۔ (صحیح بخاری، تفسیر مریم)

اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ
مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا
الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا
نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾
وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا
مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ
الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا
يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾
وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ
لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ
قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

اٰياتها ١٣٥ — ٢٠ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ٤٥ — رکوعاتها ٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ
يَّخْشٰى ﴿٣﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾

اللہ کا کوئی وعدہ لے چکا ہے؟ ﴿٧٨﴾ ہرگز نہیں، یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم ضرور لکھ لیں گے،
اور اس کے لئے عذاب بڑھائے چلے جائیں گے ﴿٧٩﴾ یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے
اسے ہم اس کے بعد لے لیں گے اور یہ تو بالکل اکیلا ہی ہمارے سامنے حاضر ہوگا
﴿٨٠﴾ انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ وہ ان کے لئے باعث
عزت ہوں ﴿٨١﴾ لیکن ایسا ہرگز نہیں وہ تو پوجا سے منکر ہوجائیں گے، الٹے ان کے
دشمن بن جائیں گے ﴿٨٢﴾ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم کافروں کے پاس شیطانوں کو
بھیجتے ہیں جو انھیں خوب اکساتے ہیں ﴿٨٣﴾ تو ان کے بارے میں جلدی نہ کر، ہم تو
خود ہی ان کے لئے مدت شمار کر رہے ہیں ﴿٨٤﴾ جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان
کی طرف بطور مہمان جمع کریں گے ﴿٨٥﴾ اور گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں
جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے ﴿٨٦﴾ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے ان
کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قول قرار لے لیا ہے ﴿٨٧﴾ ان کا قول یہ
ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے ﴿٨٨﴾ یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز
لائے ہو ﴿٨٩﴾ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق
ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں ﴿٩٠﴾ کہ وہ رحمٰن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے
﴿٩١﴾ شان رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے ﴿٩٢﴾ آسمان وزمین میں جو بھی ہیں
سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں ﴿٩٣﴾ ان سب کو اس نے گھیر
رکھا ہے اور سب کو پورے گن بھی رکھا ہے ﴿٩٤﴾ یہ سارے کے سارے قیامت کے
دن اکیلے اس کے پاس حاضر ہونے والے ہیں ﴿٩٥﴾ بیشک جو ایمان لائے ہیں اور
جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ہیں ان کے لئے اللہ رحمٰن محبت پیدا کردے گا ﴿٩٦﴾ ہم
نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کردیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے
پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم کو ڈرا دے ﴿٩٧﴾ ہم نے اس سے پہلے
بہت سی جماعتیں تباہ کردی ہیں، کیا ان میں سے ایک بھی آہٹ تو پاتا ہے یا ان
کی آواز کی بھنک بھی تیرے کان میں پڑتی ہے؟ ﴿٩٨﴾

سورۃ طٰہٰ مکی ہے اس میں 135 آیات، 8 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰہٰ ﴿١﴾ ہم نے یہ قرآن تجھ پر اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں
پڑ جائے ﴿٢﴾ بلکہ اس کی نصیحت کے لئے جو اللہ سے ڈرتا ہے ﴿٣﴾ اس کا اتارنا
اس کی طرف سے ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمان کو پیدا کیا ہے ﴿٤﴾

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَ اِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ۝٨ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ
عَلَى النَّارِ هُدًى ۝١٠ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝١١ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ
فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝١٢ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ
فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝١٣ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ
الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝١٤ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ
نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۝١٥ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ
هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝١٦ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝١٧ قَالَ هِيَ
عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ
اُخْرٰى ۝١٨ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝١٩

جو رحمٰن ہے، عرش پر قائم ہے ۝٥ جس کی ملکیت آسمانوں اور زمین اور ان دونوں
کے درمیان اور (کرہ خاک) کے نیچے کی ہر ایک چیز پر ہے ۝٦ اگر تو اونچی بات
کہے تو وہ تو ہر ایک پوشیدہ، بلکہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر بات کو بھی بخوبی جانتا ہے ۝٧
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بہترین نام اسی کے ہیں ۝٨ تجھے موسیٰ (علیہ
السلام) کا قصہ بھی معلوم ہے ۝٩ جبکہ اس نے آگ دیکھ کر اپنے گھر والوں سے کہا
کہ تم ذرا سی دیر ٹھہر جاؤ مجھے آگ دکھائی دی ہے بہت ممکن ہے کہ میں اس کا کوئی
انگارا تمہارے پاس لاؤں یا آگ کے پاس سے راستے کی اطلاع پاؤں ۝١٠ جب
وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰؑ ۝١١ یقیناً میں تیرا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں
اتار دے، کیونکہ تو پاک میدان طویٰ میں ہے ۝١٢ اور میں نے تجھے منتخب کر لیا ہے
اب جو وحی کی جائے اسے کان لگا کر سن ۝١٣ بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا
عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز
قائم رکھ ۝١٤ قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تا کہ ہر
شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو ۝١٥ پس اب اس کے یقین سے
تجھے کوئی ایسا شخص روک نہ دے جو اس پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہش کے پیچھے
پڑا ہو، ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا ۝١٦ اے موسیٰؑ! تیرے اس دائیں ہاتھ میں کیا
ہے؟ ۝١٧ جواب دیا کہ یہ میری لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور جس سے
میں اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے بہت سے
فائدے ہیں ۝١٨ فرمایا اے موسیٰؑ! اسے ہاتھ سے نیچے ڈال دے ۝١٩

آیت :5 بغیر کسی حد بندی اور کیفیت بیان کرنے کے، جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے، یعنی اللہ تعالیٰ عرش پر قائم ہے لیکن کس طرح اور کیسے؟ یہ کیفیت کسی کو معلوم نہیں۔

آیت :11 تا 12 یہ اس وقت کا واقعہ ہے، جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے اپنی بیوی کے ہمراہ (جو ایک قول کے مطابق حضرت شعیب علیہ السلام کی دختر نیک اختر تھیں) اپنی والدہ کی طرف واپس جا رہے تھے، اندھیری رات تھی اور راستہ بھی نامعلوم اور بعض مفسرین کے نزدیک بیوی کی زچگی کا وقت بھی نزدیک تھا۔ اور انھیں حرارت کی ضرورت تھی یا سردی کی وجہ سے گرمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اتنے میں انھیں دور سے آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے نظر آئے گھر والوں سے یعنی بیوی سے (بعض کہتے ہیں خادم یا بچہ بھی تھا اسی لئے جمع کا لفظ استعمال فرمایا) کہا تم یہاں ٹھہرو۔ شائد میں آگ کا کوئی شعلہ وہاں سے لے آؤں یا کم از کم وہاں سے راستے کی نشان دہی ہو جائے۔ موسیٰ علیہ السلام جب آگ والی جگہ پر پہنچے تو وہاں ایک درخت سے (جیسا کہ سورۃ قصص، ٣٠ میں صراحت ہے) آواز آئی یعنی غیبی آواز۔

آیت :15 عبادت کے بعد نماز کا خصوصی حکم دیا، حالانکہ عبادت میں نماز بھی شامل ہے، تا کہ اس کی وہ اہمیت واضح ہو جائے جیسے کہ اس کی ہے لِذِکْرِی کا ایک مطلب یہ ہے کہ تو مجھے یاد کرے اس لئے کہ یاد کرنے کا طریقہ عبادت ہے اور عبادات میں نماز کو خصوصی اہمیت اور فضیلت حاصل ہے۔

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفة سَنُعِیْدُهَا
سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ
غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰی ﴿٢٢﴾ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ﴿٢٣﴾ اِذْهَبْ
اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿٢٥﴾ وَ
یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿٢٧﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿٢٨﴾
وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ
اَزْرِیْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ﴿٣٢﴾ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿٣٣﴾ وَّ
نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ﴿٣٥﴾

ڈالتے ہی وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی ﴿٢٠﴾ فرمایا بےخوف ہو کر اسے پکڑ لے، ہم
اسے اسی پہلی سی صورت میں دوبارہ لا دیں گے ﴿٢١﴾ اور اپنا ہاتھ بغل میں ڈال لے تو
وہ سفید چمکتا ہوا ہو کر نکلے گا، لیکن بغیر کسی عیب (اور روگ) کے یہ دوسرا معجزہ
ہے ﴿٢٢﴾ یہ اس لئے کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھانا چاہتے ہیں ﴿٢٣﴾ اب تو
فرعون کی طرف جا اس نے بڑی سرکشی مچا رکھی ہے ﴿٢٤﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا
اے میرے پروردگار! میرا سینہ میرے لئے کھول دے ﴿٢٥﴾ اور میرے کام کو مجھ
پر آسان کر دے ﴿٢٦﴾ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے ﴿٢٧﴾ تاکہ لوگ میری
بات اچھی طرح سمجھ سکیں ﴿٢٨﴾ اور میرا وزیر میرے کنبے میں سے کر دے ﴿٢٩﴾ یعنی
میرا بھائی ہارون (علیہ السلام) کو ﴿٣٠﴾ تو اس سے میری کمر کس دے ﴿٣١﴾ اور اسے
میرا شریک کار کر دے ﴿٣٢﴾ تاکہ ہم دونوں بکثرت تیری تسبیح بیان کریں ﴿٣٣﴾ اور
بکثرت تیری یاد کریں ﴿٣٤﴾ بیشک تو ہمیں خوب دیکھنے بھالنے والا ہے ﴿٣٥﴾

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جب بھی میں تجھے یاد آ جاؤں تو نماز پڑھ یعنی کسی وقت غفلت، ذہول یا نیند کا غلبہ ہو تو اس کیفیت سے نکلتے ہی اور میری یاد آتے ہی نماز پڑھ۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ جب بھی اسے یاد آئے پڑھ لے۔ (صحیح بخاری، مسلم، باب قضاء الصلوۃ) (حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ عطا کیا گیا جو عصائے موسیٰ علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے، فرعون کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور اس پر طرح طرح کے ظلم روا رکھتا تھا علاوہ ازیں اس کی سرکشی اور طغیانی بہت بڑھ گئی تھی حتیٰ کہ وہ دعویٰ کرنے لگا تھا، ''اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی'' ''میں تمہارا بلند تر رب ہوں''۔)

آیت 25 تا 32 کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے شاہی محل میں زیر پرورش تھے تو کھجور یا موتی کے بجائے آگ کا انگارہ منہ میں ڈال لیا تھا، جس سے ان کی زبان جل گئی اور اس میں لکنت پیدا ہو گئی۔ (ابن کثیر) جب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ فرعون کے پاس جا کر میرا پیغام پہنچاؤ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں تین باتیں آئیں ایک تو یہ کہ وہ بہت بڑا جابر اور متکبر بادشاہ ہے بلکہ رب ہونے تک کا دعویدار ہے۔ دوسرا یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اس کی قوم کا ایک آدمی مارا گیا تھا۔ اور جس کے لئے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی جان بچانے کے لئے وہاں سے نکلنا پڑا تھا۔ یعنی ایک فرعون کی عظمت اور جباریت کا خوف دوسرا اپنے ہاتھوں ہونے والے واقعہ کا اندیشہ اور تیسری بات زبان میں گرہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی یا اللہ میرا سینہ کھول دے تاکہ میں رسالت کا بوجھ اٹھا سکوں، میرے کام کو آسان فرما دے یعنی جو مہم مجھے درپیش ہے اس میں میری مدد فرما، اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ فرعون کے سامنے پوری وضاحت سے تیرا پیغام پہنچا سکوں اور اگر ضرورت پیش آئے تو اپنا دفاع بھی مکمل کر سکوں۔ اس کے ساتھ یہ دعا بھی کی کہ میرے بھائی ہارون کو وزیر شریک کار بنا دے یعنی ہارون میرا مشیر اور بوجھ اٹھانے والا ساتھی ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان کی لکنت کو بھی دور فرما دیا ہوگا اس لئے یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے چونکہ پوری لکنت دور کرنے کی دعا نہیں کی تھی اس لئے کچھ باقی رہ گئی تھی باقی رہا فرعون کا یہ کہنا۔ ﴿وَلَا یَكَادُ یُبِیْنُ﴾ (الزخرف:52)، یہ تو صاف بول ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ ان کی تنقیص اور گذشتہ کیفیت کے اعتبار سے ہے قبولیت دعا کی خوشخبری کے ساتھ مزید تسلی حوصلے کے لئے اللہ تعالیٰ بچپن کے اس احسان کا ذکر فرما رہا ہے جب موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے قتل کے اندیشے سے اللہ کے حکم سے (یعنی القائے الٰہی) سے انہیں، جب وہ شیر خوار بچے

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً
اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى
التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ
لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿٣٩﴾
اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ
اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ
الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۟ قف فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ
عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ﴿٤١﴾ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ
اَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَ لَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ﴿٤٢﴾ۚ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ
طَغٰى ﴿٤٣﴾ۖ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا

جناب باری تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تیرے تمام سوالات پورے کر دیے گئے ﴿٣٦﴾ ہم نے تو تجھ پر ایک بار اور بھی بڑا احسان کیا ہے ﴿٣٧﴾ جب کہ ہم نے تیری ماں کو وہ الہام کیا جس کا ذکر اب کیا جا رہا ہے ﴿٣٨﴾ کہ تو اسے صندوق میں بند کر کے دریا میں چھوڑ دے، پس دریا اسے کنارے لا ڈالے گا اور میرا اور خود اس کا دشمن اسے لے لے گا اور میں نے اپنی طرف کی خاص محبت ومقبولیت تجھ پر ڈال دی تا کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے ﴿٣٩﴾ (یاد کر) جبکہ تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر تم کہو تو میں بتادوں جو اس کی نگہبانی کرے اس تدبیر سے ہم نے تجھے تیری ماں کے پاس پہنچایا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو، اور تو نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تمہیں غم سے بچالیا، غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزما لیا پھر تو کئی سال تک مدین کے لوگوں میں ٹھہرا رہا پھر تقدیر الٰہی کے مطابق اے موسیٰؑ! تو آیا ﴿٤٠﴾ اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کے لئے پسند فرمالیا ﴿٤١﴾ اب تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لئے ہوئے جا، اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا ﴿٤٢﴾ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی سرکشی کی ہے ﴿٤٣﴾ اسے نرمی سے سمجھاؤ کہ شاید وہ سمجھ لے یا ڈر جائے ﴿٤٤﴾ دونوں

تھے، تابوت میں ڈال کر دریا کے سپرد کر دیا تھا۔

آیت:39 فرعون جو اللہ کا بھی دشمن اور موسیٰ علیہ السلام کا بھی دشمن تھا یعنی لکڑی کا وہ تابوت تیرتا ہوا جب شاہی محل کے کنارے پہنچا تو اس نے باہر نکال کر دیکھا ،تو اس میں ایک معصوم بچہ تھا، جسے فرعون نے اپنی بیوی کی خواہش پر پرورش کے لئے شاہی محل میں رکھ لیا چنانچہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ، جس بچے کی خاطر فرعون بے شمار بچوں کو قتل کروا چکا تھا، تا کہ وہ زندہ نہ رہے، اس ہی بچے کو اللہ تعالیٰ اس کی گود میں پلوا رہا ہے۔ ماں بچے کو دودھ پلا رہی ہے اور اجرت بھی ایسے دشمن موسیٰ علیہ السلام سے وصول کر رہی ہے یہ واقعہ اس وقت ہوا جب ماں نے تابوت سمندر میں پھینک دیا تو بیٹی سے کہا، ذرا دیکھو یہ کس کنارے لگتا ہے اور یہ معاملہ اس کے ساتھ ہوا؟ جب اللہ کی مشیت سے موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پہنچ گئے۔ چنانچہ شیر خواری کا عالم تھا دودھ پلانے والی عورتوں اور آیاؤں کو بلایا گیا۔ لیکن موسیٰ کسی کا دودھ نہیں پیتے موسیٰ علیہ السلام کی بہن خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہی تھی بالآخر اس نے کہا میں تمہیں ایسی عورت بتلاتی ہوں جو تمہاری یہ مشکل دور کر دے گی، انھوں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ وہ اپنی ماں کو جو موسیٰ علیہ السلام کی بھی ماں تھیں بُلا لائی۔ جب ماں نے بیٹے کو چھاتی سے لگایا تو موسیٰ نے اللہ کے تدبر و مشیت سے غٹا غٹ دودھ پینا شروع کر دیا۔

یہ دوسرے احسان کا ذکر ہے جب موسیٰ علیہ السلام سے غیر ارادی طور پر ایک فرعونی صرف گھونسہ مارنے سے مر گیا، جس کا ذکر سورۃ قصص میں آئے گا۔ اس کی تفسیر سورۃ الشعراء میں آئے گی کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے سمندر میں لاٹھی ماری جس سے سمندر میں گزرنے کے لئے راستہ بن گیا۔ یعنی اس خشک راستے پر جب فرعون اور اس کا لشکر چلنے لگا، تو اللہ نے سمندر کو حکم دیا۔ سابق رواں دواں ہو جا، چنانچہ وہ خشک راستہ چشم زدن میں پانی کی موجوں میں تبدیل ہو گیا، اور فرعون سمیت سارا لشکر غرق ہو گیا۔ عَلَاهُمْ وَاَصَابَهُمْ ،سمندر کا پانی اس پر غالب آ گیا۔ اس لئے کہ سمندر میں غرق ہونا اس کا مقدر تھا۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ
اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ
فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ
اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا
يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾
قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ
لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ
سَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ
اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾
فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ
يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ
بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ
اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں خوف ہے کہ کہیں فرعون ہم پر کوئی زیادتی نہ
کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے ﴿٤٥﴾ جواب ملا کہ تم مطلقاً خوف نہ کرو میں
تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا اور دیکھتا رہوں گا ﴿٤٦﴾ تم اس کے پاس جا کر کہو کہ ہم
تیرے پروردگار کے پیغمبر ہیں تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے، ان کی
سزائیں موقوف کر ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی لے کر آئے
ہیں اور سلامتی اس کے لئے ہے جو ہدایت کا پابند ہوجائے ﴿٤٧﴾ ہمارے طرف
وحی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور روگردانی کرے اس کے لئے عذاب ہے ﴿٤٨﴾
فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ ﴿٤٩﴾ جواب دیا کہ ہمارا
رب وہ ہے جس نے ہر ایک کو اس کی خاص صورت، شکل عنایت فرمائی پھر راہ سجھا
دی ﴿٥٠﴾ اس نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ اگلے زمانے والوں کا حال کیا ہونا ہے ﴿٥١﴾ جواب
دیا کہ ان کا علم میرے رب کے ہاں کتاب میں موجود ہے، نہ تو میرا رب غلطی
کرتا ہے نہ بھولتا ہے ﴿٥٢﴾ اسی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں
تمہارے چلنے کے لئے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا
ہے، پھر برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں ﴿٥٣﴾ تم
خود کھاؤ اور اپنے چوپاؤں کو بھی چراؤ کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لئے
بہت سی نشانیاں ہیں ﴿٥٤﴾ اس زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر
واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے ﴿٥٥﴾ ہم
نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھا دیں لیکن پھر بھی اس نے جھٹلایا اور انکار کر
دیا ﴿٥٦﴾ کہنے لگا اے موسیٰ! کیا تو اسی لئے آیا ہے کہ ہمیں اپنے جادو کے زور سے
ہمارے ملک سے باہر نکال دے ﴿٥٧﴾ اچھا ہم بھی تیرے مقابلے میں اسی جیسا
جادو ضرور لائیں گے، پس تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وعدے کا وقت مقرر
کرلے کہ نہ ہم اس کا خلاف کریں اور نہ تو، صاف میدان میں مقابلہ ہو ﴿٥٨﴾ موسیٰ
(علیہ السلام) نے جواب دیا کہ زینت اور جشن کے دن کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ
دن چڑھے ہی جمع ہوجائیں ﴿٥٩﴾ پس فرعون لوٹ گیا اور اس نے اپنے ہتھکنڈے
جمع کئے پھر آ گیا ﴿٦٠﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تمہاری شامت آ چکی، اللہ تعالیٰ
پر جھوٹ اور افتراء نہ باندھو کہ تمہیں عذابوں سے ملیا میٹ کردے، یاد رکھو وہ کبھی
کامیاب نہ ہوگا جس نے جھوٹی بات گھڑی ﴿٦١﴾ پس یہ لوگ آپس کے مشوروں میں
مختلف رائے ہوگئے اور چھپ کر چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے ﴿٦٢﴾

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا
صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ
تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا
حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ
فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ
اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَ
لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ
لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ
عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَاۗءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ
الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ
مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا
فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ
عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾
وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

کہنے لگے یہ دونوں محض جادوگر ہیں اور ان کا پختہ ارادہ ہے کہ اپنے جادو کے زور
سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین مذہب کو برباد
کریں ﴿٦٣﴾ تو تم بھی اپنا کوئی داؤ اٹھا نہ رکھو، پھر صف بندی کر کے آؤ، جو آج غالب
آ گیا وہی بازی لے گیا ﴿٦٤﴾ کہنے لگے اے موسیٰؑ! یا تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے
والے بن جائیں ﴿٦٥﴾ جواب دیا کہ نہیں تم ہی پہلے ڈالو اب تو موسیٰ (علیہ السلام) کو
یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ
بھاگ رہی ہیں ﴿٦٦﴾ پس موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے دل ہی دل میں ڈر محسوس
کیا ﴿٦٧﴾ ہم نے فرمایا کچھ خوف نہ کر یقیناً تو ہی غالب اور برتر رہے گا ﴿٦٨﴾ اور تیرے
دائیں ہاتھ میں جو ہے اسے ڈال دے کہ ان کی تمام کاریگری کو وہ نگل جائے،
انہوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے
بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا ﴿٦٩﴾ اب تو تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار
اٹھے کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لائے ﴿٧٠﴾ فرعون کہنے
لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً تمہارا بڑا
بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، (سن لو) میں تمہارے ہاتھ پاؤں
الٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا، اور تمہیں پوری
طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیرپا
ہے ﴿٧١﴾ انہوں نے جواب دیا کہ ناممکن ہے کہ ہم تجھے ترجیح دیں ان دلیلوں پر جو
ہمارے سامنے آ چکیں ہیں، اور اس اللہ پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اب تو تو جو
کچھ کرنے والا ہے کر گزر، تو جو کچھ بھی حکم چلا سکتا ہے وہ اسی دنیاوی زندگی میں ہی
ہے ﴿٧٢﴾ ہم (اس امید سے) اپنے پروردگار پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں
معاف فرما دے اور (خاص کر) جادوگری (کا گناہ) جس پر تم نے ہمیں مجبور کیا
ہے اللہ ہی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ﴿٧٣﴾ بات یہی ہے کہ جو بھی گناہ گار بن کر
اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوگا اس کے لئے دوزخ ہے، جہاں نہ موت ہوگی اور نہ
زندگی ﴿٧٤﴾ اور جو بھی اس کے پاس ایماندار ہو کر حاضر ہوگا اور اس نے اعمال بھی نیک
کئے ہونگے اس کے لئے بلند و بالا درجے ہیں ﴿٧٥﴾ ہمیشگی والی جنتیں جن کے نیچے
نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی انعام ہے ہر اس شخص کا
جو پاک ہوا ﴿٧٦﴾ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تو راتوں
رات میرے بندوں کو لے چل پھر نہ تجھے کسی کے آ پکڑنے کا خطرہ ہوگا نہ ڈر ﴿٧٧﴾

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَ
اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا
تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ
هَوٰى ﴿٨١﴾ وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ
اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَ مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ
اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ
فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى
اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ۬ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ
وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ
عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَآ
اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ
الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾

فرعون نے اپنے لشکروں سمیت ان کا تعاقب کیا پھر تو دریا ان سب پر چھا گیا جیسا کچھ چھا جانے والا تھا ﴿٧٨﴾ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈال دیا اور سیدھا راستہ نہ دکھایا ﴿٧٩﴾ اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ اور تم پر من وسلویٰ اتارا ﴿٨٠﴾ تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی کھاؤ، اور اس میں حد سے آگے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا، اور جس پر میرا غضب نازل ہو جائے وہ یقیناً تباہ ہوا ﴿٨١﴾ ہاں بیشک میں انھیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں ﴿٨٢﴾ اے موسیٰؑ! تجھے اپنی قوم سے (غافل کر کے) کون سی چیز جلدی لے آئی؟ ﴿٨٣﴾ کہا کہ وہ لوگ بھی میرے پیچھے ہی پیچھے ہیں، اور میں نے اے رب! تیری طرف جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو جائے ﴿٨٤﴾ فرمایا! ہم نے تیری قوم کو تیرے پیچھے آزمائش میں ڈال دیا اور انھیں سامری نے بہکا دیا ہے ﴿٨٥﴾ پس موسیٰ (علیہ السلام) سخت غضبناک ہو کر رنج کے ساتھ واپس لوٹے، اور کہنے لگے کہ اے میری قوم والو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے نیک وعدہ نہیں کیا تھا؟ کیا اس کی مدت تمہیں لمبی معلوم ہوئی؟ بلکہ تمہارا ارادہ ہی یہ ہے کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو؟ کہ تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا ﴿٨٦﴾ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے ساتھ وعدے کے خلاف نہیں کیا بلکہ ہم پر زیورات قوم کے جو بوجھ لاد دیئے گئے تھے، انھیں ہم نے ڈال دیا، اور اسی طرح سامری نے بھی ڈال دیئے ﴿٨٧﴾

آیت:80 الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى: کے نزول کا واقعہ، سورہ بقرہ کے آغاز میں گزر چکا ہے، (مَنَّ) کوئی میٹھی چیز تھی جو آسمان سے نازل ہوتی تھی، اور سَلْوٰى سے مراد بٹیر پرندے ہیں جو کثرت سے ان کے پاس آتے اور وہ حسبِ ضرورت انہیں پکڑ کر پکاتے اور کھا لیتے۔ (ابن کثیر)

آیت:85 جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تو سامری شخص نے بنی اسرائیل کو بچھڑا پوجنے کو دیا، جس کی اطلاع اللہ رب العزت نے طور پر موسیٰ علیہ السلام کو دی کہ سامری نے تو تیری قوم کو گمراہ کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کرنے طور پر بلایا تھا سامری نے فرعونیوں کے تمام زیورات کو تپا کر اس طرح کا بچھڑا بنا دیا جس میں ہوا کے اندر، باہر آنے جانے سے ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی تھی، اس آواز سے اس نے بنی اسرائیل کو گمراہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام تو گمراہ ہو گئے ہیں کہ وہ اللہ سے ملنے کے لئے طور پر گئے تھے جب کہ تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود تو یہ ہے ،غرض یہ کہ اِس قوم نے حضرت ہارون علیہ السلام کی بھی نہیں مانی، بچھڑے کی عبادت میں لگ گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کو شرک کی گمراہی میں دیکھ کر سخت غضبناک تھے اور یہ سمجھے تھے کہ شاید اس میں ان کے بھائی ہارون علیہ السلام بھی شامل ہیں، (جن کو وہ اپنا خلیفہ بنا کر گئے تھے)، تو سخت غصے میں ہارون کی داڑھی اور سر پکڑ کر انھیں جھنجھوڑنا اور پوچھنا شروع کر دیا جس پر ہارون علیہ السلام نے انہیں سخت رویہ اپنانے سے روکا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ
مُوْسٰى ۬ فَنَسِیَ ؕ﴿٨٨﴾ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۙ۬ وَّلَا یَمْلِكُ
لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ۧ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ
اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْۤا
اَمْرِیْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى یَرْجِعَ اِلَیْنَا
مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿٩٢﴾
اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿٩٣﴾ قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ
وَلَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ
بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ
كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ
تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰۤى
اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی
الْیَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ
شَیْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

پھر اس نے لوگوں کے لئے ایک بچھڑا نکال کھڑا کیا یعنی بچھڑے کا بت، جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی۔ لیکن موسیٰ بھول گیا ہے ﴿٨٨﴾ کیا یہ گمراہ لوگ یہ بھی نہیں دیکھتے کہ وہ تو ان کی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور نہ ان کے کسی برے بھلے کا اختیار رکھتا ہے ﴿٨٩﴾ اور ہارون (علیہ السلام) نے اس سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا تھا اے میری قوم والو! اس بچھڑے سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے، تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ رحمٰن ہی ہے، پس تم سب میری تابعداری کرو اور میری بات مانتے چلے جاؤ ﴿٩٠﴾ انہوں نے جواب دیا کہ موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک تو ہم اسی کے مجاور بنے بیٹھے رہیں گے ﴿٩١﴾ موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے اے ہارون! انھیں گمراہ ہوتا ہوا دیکھتے ہوئے تجھے کس چیز نے روکا تھا ﴿٩٢﴾ کہ تو میرے پیچھے نہ آیا کیا تو بھی میرے فرمان کا نافرمان بن بیٹھا ﴿٩٣﴾ ہارون علیہ السلام نے کہا اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی نہ پکڑ اور سر کے بال نہ کھینچ، مجھے تو صرف یہ خیال دامن گیر ہوا کہ کہیں آپ یہ (نہ) فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا انتظار نہ کیا ﴿٩٤﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے پوچھا سامری تیرا کیا معاملہ ہے ﴿٩٥﴾ اس نے جواب دیا کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی جو انھیں دکھائی نہیں دی، تو میں نے قاصدِ الٰہی کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اسے اس میں ڈال دیا اسی طرح میرے دل نے یہ بات میرے لئے بھلی بنا دی ﴿٩٦﴾ کہا اچھا جا دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہی ہے کہ تو کہتا رہے کہ مجھے نہ چھونا اور ایک اور بھی وعدہ تیرے ساتھ ہے جو تجھ سے ہرگز نہیں ٹلے گا اور اب تو اپنے اس معبود کو بھی دیکھ لینا جس کا اعتکاف کئے ہوئے تھا کہ ہم اسے جلا کر دریا میں ریزہ ریزہ اڑا ئیں گے ﴿٩٧﴾ اصل بات یہی ہے کہ تم سب کا معبود برحق صرف اللہ ہی ہے اس کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں اس کا علم تمام چیزوں پر حاوی ہے ﴿٩٨﴾

آیت:94 سورہ اعراف میں حضرت ہارون علیہ السلام کا جواب یہ نقل ہوا ہے کہ: ﴿اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ﴾ (الاعراف:150)
''قوم والے مجھے کمزور سمجھتے تھے اور قریب تھا کہ قتل کر دیں۔''

آیت:96 جمہور مفسرین نے (اَلرَّسُوْلُ) سے مراد جبریل علیہ السلام لئے ہیں اور مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کو گزرتے ہوئے سامری نے دیکھا اور اس کے قدموں کے نیچے کی مٹی اس نے سنبھال کر رکھ لی، جس میں کچھ خرق عادت اثرات تھے۔ اس مٹی کی مٹھی اس نے پگھلے ہوئے زیورات یا بچھڑے میں ڈال دی تو اس میں سے ایک قسم کی آواز نکلنی شروع ہوگئی جو ان کے فتنے کا باعث بن گئی۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ
لَّدُنَّا ذِكْرًا ۖۚ ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وِزْرًا ۙ ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ
يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۖۚ ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ
بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ
اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ
فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى
فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ؕ ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا
تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

اس طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی وارداتیں بیان فرما رہے ہیں اور
یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے نصیحت عطا فرما چکے ہیں ﴿٩٩﴾ اس سے جو منہ پھیر لے گا
وہ یقیناً قیامت کے دن اپنا بھاری بوجھ لادے ہوئے ہوگا ﴿١٠٠﴾ جس میں ہمیشہ
رہے گا اور ان کے لئے قیامت کے دن (بڑا) برا بوجھ ہے ﴿١٠١﴾ جس دن صور پھونکا
جائیگا اور گناہ گاروں کو ہم اس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں کے
ساتھ گھیر لائیں گے ﴿١٠٢﴾ وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہونگے کہ ہم تو (دنیا میں)
صرف دس دن ہی رہے ﴿١٠٣﴾ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت سے ہم باخبر ہیں
ان میں سب سے زیادہ اچھی رائے والا کہہ رہا ہوگا کہ تم صرف ایک ہی دن دنیا
میں رہے ﴿١٠٤﴾ وہ آپ سے پہاڑوں کی نسبت سوال کرتے ہیں، تو آپ کہہ دیں کہ
انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دے گا ﴿١٠٥﴾ اور زمین کو بالکل ہموار صاف
میدان کر کے چھوڑے گا ﴿١٠٦﴾ جس میں تو نہ کہیں موڑ توڑ دیکھے گا، نہ اونچ نیچ ﴿١٠٧﴾ جس
دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں کوئی کجی نہ ہوگی اور اللہ رحمٰن
کے سامنے تمام آوازیں پست ہوجائیں گی سوائے کھسر پھسر کے تجھے کچھ بھی سنائی
نہ دے گا ﴿١٠٨﴾ اس دن سفارش کچھ کام نہ آئیگی مگر جسے رحمٰن حکم دے اور اس کی بات
کو پسند فرمائے ﴿١٠٩﴾

آیت :102 (صور) سے مراد قرن (نرسنگا) ہے، جس میں اسرافیل علیہ السلام اللہ رب العزت کے حکم سے پھونک ماریں گے، تو قیامت برپا ہوجائے گی۔ (مسند احمد ج2 ص191) ایک اور حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسرافیل علیہ السلام نے قرن کا لقمہ بنایا ہوا ہے، یعنی (اسے منہ لگائے کھڑا ہے پیشانی جھکائی یا موڑی ہوئی ہے رب کے حکم کے انتظار میں ہے کہ کب اسے حکم دیا جائے اور وہ اس میں پھونک ماردیں۔ (ترمذی) حضرت اسرافیل علیہ السلام کے پہلے نفخے سے سب پر موت طاری ہوجائے گی۔

دوسرے نفخہ سے بحکم الٰہی سب زندہ اور میدان حشر میں جمع ہوجائیں گے آیات میں یہی دوسرا نفخہ مراد ہے۔

آیت :104 دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ﴾ (الروم :55)

''جس دن قیامت برپا ہوگی، کافر قسمیں کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے۔''

یہ مضمون متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے مثلاً: (سورہ فاطر ٣٧) المومنون ١١٢، ١١٤، سورۃ النازعات وغیرہ) مطلب یہی ہے فانی زندگی کو باقی رہنے والی زندگی پر ترجیح نہ دی جائے۔

آیت :109 اور وہ بھی ہر کسی کی سفارش نہیں کریں گے، بلکہ ان کی سفارش کریں گے جن کے بابت اللہ رب العزت پسند فرمائے گا۔ اور یہ کون لوگ ہوں گے؟ صرف اہل توحید جن کے حق میں اللہ رب العزت سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ یہ مضمون قرآن مجید میں بہت جگہ آیا ہے۔ مثلاً: (سورہ النجم ٢٦، سورہ انبیاء ٢٨، سورۃ سبا ٢٣، سور النبا ٣٨ اور آیت الکرسی)۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ
عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا
تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ
زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ
عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ؑ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا
يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا
تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ۙ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ
الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا
يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ۖ

جو کچھ ان کے آگے پیچھے ہے اسے اللہ ہی جانتا ہے مخلوق کا علم اس پر حاوی نہیں ہوسکتا ﴿۱۱۰﴾ تمام چہرے اس زندہ اور قائم دائم اور مدبر، اللہ کے سامنے کمال عاجزی سے جھکے ہوئے ہونگے، یقیناً وہ برباد ہوا جس نے ظلم لاد لیا ﴿۱۱۱﴾ اور جو نیک اعمال کرے اور ایمان دار بھی ہو تو نہ اسے بے انصافی کا کھٹکا ہوگا نہ حق تلفی کا ﴿۱۱۲﴾ اس طرح ہم نے تجھ پر عربی میں قرآن نازل فرمایا ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان سنایا ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ تو پیدا کرے ﴿۱۱۳﴾ پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے، ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار میرا علم بڑھا ﴿۱۱۴﴾ ہم نے آدم کو پہلے تاکیدی حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی عزم نہیں پایا ﴿۱۱۵﴾ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے کیا۔ اس نے صاف انکار کر دیا ﴿۱۱۶﴾ تو ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے (خیال رکھنا) ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے کہ تو مصیبت میں پڑ جائے ﴿۱۱۷﴾ یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا ﴿۱۱۸﴾ اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے ﴿۱۱۹﴾ لیکن شیطان نے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو ﴿۱۲۰﴾ چنانچہ ان دونوں نے اس درخت سے کچھ کھا لیا پس ان کے ستر کھل گئے اور بہشت کے پتے اپنے اوپر ٹانکنے لگے۔ آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی پس بہک گیا ﴿۱۲۱﴾

آیت: 111 حدیث: (لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (صحیح مسلم کتاب البر و مسند احمد، ج2 ص235)
"ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو ورنہ قیامت کو دینا پڑے گا"۔

حدیث: (اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) "ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا"۔
سب سے نامراد وہ شخص ہوگا جس نے شرک کا بوجھ بھی اپنے اوپر لاد رکھا ہوگا، اس لئے شرک ظلم عظیم بھی ہے اور ناقابل معافی بھی۔ (صحیح مسلم کتاب البر، باب تحریم الظلم)

جبریل علیہ السلام جب وحی لے کر آتے اور سناتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی جلدی پڑھتے جاتے کہ کہیں کوئی حصہ بھول نہ جائیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور تاکید کی کہ غور سے پہلے وحی سنیں، اس کو یاد کرانا اور دل میں بٹھا دینا یہ کام ہمارا ہے جیسے کہ سورۃ القیامۃ میں اس کی وضاحت ہے۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ
هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ
مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ
حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا
فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ
لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ
يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ
الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ

پھراس کے رب نے نوازا، اس کی توبہ قبول کی اوراس کی راہنمائی کی ﴿١٢٢﴾ فرمایا، تم
دونوں یہاں سے اتر جاؤتم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو، اب تمہارے
پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچےتو میری ہدایت کی پیروی کرے نہ تو
وہ بہکے گا نہ تکلیف میں پڑے گا ﴿١٢٣﴾ اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا
اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں
گے ﴿١٢٤﴾ وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا
بھالتا تھا ﴿١٢٥﴾ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں
کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے ﴿١٢٦﴾ ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیا
کرتے ہیں جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے، اور
بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور باقی رہنے والا ہے ﴿١٢٧﴾ کیا ان کی
رہبری اس بات نے بھی نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی بستیاں ہلاک کر
دی ہیں جن کے رہنے سہنے کی جگہ یہ چل پھر رہے ہیں یقیناً اس میں عقلمندوں کے
لئے بہت سی نشانیاں ہیں ﴿١٢٨﴾ اگر تیرے رب کی بات پہلے ہی سے مقرر شدہ اور
وقت معین کردہ نہ ہوتا تو اسی وقت عذاب آچمٹتا ﴿١٢٩﴾ پس ان کی باتوں پر صبر کر اور
اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے
ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح
کرتا رہ بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے ﴿١٣٠﴾ اور اپنی نگاہیں ہرگز چیزوں کی
طرف نہ دوڑانا جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی
ہیں تا کہ انھیں اس میں آزما لیں تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت
باقی رہنے والا ہے ﴿١٣١﴾ اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس

آیت: 131 یہ وہی مضمون ہے جو اس سے قبل آل عمران ۱۹۶، ۱۹۷، سورہ الحجر ۸۷، ۸۸ اور کہف 7 وغیرہ میں بیان ہوا ہے ۔
اس سے مراد آخرت کا اجر و ثواب ہے جو دنیا کے مال واسباب سے بہتر بھی ہے اور اس کے مقابلے میں باقی رہنے والا بھی حدیث ایلاء میں آتا ہے کہ حضرت عمر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور بے سروسامانی کا عالم یہ، کہ گھر میں چمڑے کی دو چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں حضرت عمر کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے نبی کریم ﷺ نے پوچھا عمر کیا بات ہے؟ روتے کیوں ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیصر و کسریٰ کس طرح آرام وراحت کی زندگی گزار رہے ہیں، اور آپ کا باوجود اس بات کہ آپ افضل خلق ہیں، یہ حال ہے فرمایا، عمر کیا تم اب تک شک میں ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کی آرام کی چیزیں دنیا میں ہی دے دی گئی ہیں یعنی آخرت میں ان کے لئے کچھ نہیں ہوگا ۔ (بخاری سورۃ التحریم مسلم، کتاب الطلاق، باب الایلاء)

وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَ الْعَاقِبَةُ
لِلتَّقْوٰى ۝١٣٢ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ
مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝١٣٣ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ
لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ
اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝١٣٤ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝١٣٥

پر جمارہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، آخر میں
بول بالا پرہیزگاری ہی کا ہے ۝١٣٢ انہوں نے کہا کہ یہ نبی ہمارے پاس اپنے
پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لایا؟ کیا ان کے پاس اگلی کتابوں
کی واضح دلیل نہیں پہنچی؟ ۝١٣٣ اور ہم اس سے پہلے ہی انھیں عذاب سے ہلاک کر
دیتے تو یقیناً یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس اپنا رسول
کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل و
رسوا ہوتے ۝١٣٤ کہہ دیجئے! ہر ایک انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار میں رہو
ابھی ابھی قطعاً جان لو گے کہ راہ راست والے کون ہیں اور کون راہ یافتہ ہیں ۝١٣٥

﴿ اٰیاتھا ۱۱۲ ﴾ ﴿ ۲۱ سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ مَکِّیَّۃٌ ۷۳ ﴾ ﴿ رکوعاتھا ۷ ﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِيۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ
مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۙ﴿۲﴾
لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى ۖ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳﴾ قٰلَ رَبِّيۡ يَعۡلَمُ
الۡقَوۡلَ فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۴﴾ بَلۡ قَالُوۡۤا
اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۢ بَلِ افۡتَرٰىهُ بَلۡ هُوَ شَاعِرٌ ۖۚ فَلۡيَاۡتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ
اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۵﴾ مَاۤ اٰمَنَتۡ قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا ۚ اَفَهُمۡ
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِيۡۤ اِلَيۡهِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا
اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷﴾ وَمَا جَعَلۡنٰهُمۡ جَسَدًا لَّا
يَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوۡا خٰلِدِيۡنَ ﴿۸﴾ ثُمَّ صَدَقۡنٰهُمُ الۡوَعۡدَ
فَاَنۡجَيۡنٰهُمۡ وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۹﴾ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ
كِتٰبًا فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰﴾ وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ
ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا
هُمۡ مِّنۡهَا يَرۡكُضُوۡنَ ﴿۱۲﴾ لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰى مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ
فِيۡهِ وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِيۡنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتۡ تِّلۡكَ دَعۡوٰىهُمۡ حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا
خٰمِدِيۡنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۱۶﴾

سورۃ الانبیاء مکی ہے اس میں 112 آیات، 7 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بیخبری میں منہ پھیرے ہوئے
ہیں ﴿۱﴾ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نئی نصیحت آتی ہے اسے
وہ کھیل کود میں ہی سنتے ہیں ﴿۲﴾ ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں نے
چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا انسان ہے پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں
دیکھتے جادو میں آ جاتے ہو ﴿۳﴾ پیغمبر نے کہا میرا پروردگار ہر اس بات کو جو زمین و
آسمان میں ہے بخوبی جانتا ہے، وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۴﴾ اتنا ہی
نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن پریشان خوابوں کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے از
خود اسے گھڑ لیا بلکہ یہ شاعر ہے، ورنہ ہمارے سامنے یہ کوئی ایسی نشانی لاتے جیسے
اگلے پیغمبر بھیجے گئے تھے ﴿۵﴾ ان سے پہلے جتنی بستیاں ہم نے اجاڑیں سب
ایمان سے خالی تھیں۔ تو کیا اب یہ ایمان لائیں گے ﴿۶﴾ تجھ سے پہلے بھی جتنے
پیغمبر ہم نے بھیجے سبھی مرد تھے جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے پس تم اہل
کتاب سے پوچھ لو اگر خود تمہیں علم نہ ہو ﴿۷﴾ ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے
تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے ﴿۸﴾ پھر ہم نے ان سے
کئے ہوئے وعدے سچے کئے انھیں اور جن جن کو ہم نے چاہا نجات عطا فرمائی اور
حد سے نکل جانے والوں کو غارت کر دیا ﴿۹﴾ یقیناً ہم نے تمہاری جانب کتاب
نازل فرمائی ہے جس میں تمہارے لئے ذکر کیا پھر بھی تم عقل نہیں رکھتے ﴿۱۰﴾ اور
بہت سی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو ظالم تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم
کو پیدا کر دیا ﴿۱۱﴾ جب انہوں نے ہمارے عذاب کا احساس کر لیا تو لگے اس سے
بھاگنے ﴿۱۲﴾ بھاگ دوڑ نہ کرو اور جہاں تمہیں آسودگی دی گئی تھی وہیں واپس لوٹو اور
اپنے مکانات کی طرف جاؤ تا کہ تم سے سوال تو کر لیا جائے ﴿۱۳﴾ کہنے لگے ہائے
ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے ﴿۱۴﴾ پھر تو ان کا یہی قول رہا یہاں تک کہ ہم نے
انھیں جڑ سے کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی پڑی آگ (کی طرح) کر دیا ﴿۱۵﴾ ہم نے آسمان
و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو کھیلتے کے لئے نہیں بنایا ﴿۱۶﴾

آیت 1: وقت حساب سے مراد قیامت ہے جو ہر گھڑی قریب سے قریب تر ہو رہی ہے۔ اور ہر وہ چیز جو آنے والی ہے قریب ہے کیوں کہ جتنا زمانہ گزر چکا ہے، باقی رہ جانے والا زمانہ اس سے کم ہے۔

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا
فٰعِلِيْنَ ۝۱۷ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ
زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝۱۸ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰ اَمِ
اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۲۲ لَا
يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝۲۳ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۴ وَمَآ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ
مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۶ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝۲۷
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى
وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝۲۸ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ
دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۹

اگر ہم یوں ہی کھیل تماشے کا ارادہ کرتے تو اسے اپنے پاس سے ہی بنا لیتے، اگر ہم
کرنے والے ہی ہوتے ۝۱۷ بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں پس سچ
جھوٹ کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے تم جو باتیں بناتے ہو وہ
تمہارے لئے باعث خرابی ہیں ۝۱۸ آسمانوں اور زمین میں جو ہے اسی اللہ کا ہے
اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے
ہیں ۝۱۹ وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے ۝۲۰ کیا
ان لوگوں نے زمین (کی مخلوقات میں) سے جنہیں معبود بنا رکھا ہے وہ زندہ
کر دیتے ہیں ۝۲۱ اگر آسمان وزمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو
یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے پس اللہ تعالیٰ عرش کا رب ہے ہر اس وصف سے
پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں ۝۲۲ وہ اپنے کاموں کے لئے (کسی کے
آگے) جواب دہ نہیں اور سب (اس کے آگے) جواب دہ ہیں ۝۲۳ کیا ان لوگوں
نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں، ان سے کہہ دو۔ لاؤ اپنی دلیل پیش کرو۔ یہ
ہے میرے ساتھ والوں کی کتاب اور مجھ سے اگلوں کی دلیل بات یہ ہے کہ ان
میں اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اسی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں ۝۲۴ تجھ سے
پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی
معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو ۝۲۵ (مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ
رحمٰن اولاد والا ہے (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے، بلکہ وہ سب اس کے
باعزت بندے ہیں ۝۲۶ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے
فرمان پر کاربند ہیں ۝۲۷ وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی
کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ خود ہیبت الٰہی سے
لرزاں وترساں ہیں ۝۲۸ ان میں سے اگر کوئی بھی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں لائق
عبادت تو ہم اسے دوزخ کی سزا دیں ہم ظالموں کو اس طرح سزا دیتے ہیں ۝۲۹

آیت 24 کا بیان: ﴿ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ﴾ سے قرآن اور دوسرے ذکر سے سابقہ کتب آسمانی مراد ہے مطلب یہ ہے کہ قرآن میں اور اس سے قبل کی دیگر کتابوں میں، سب میں صرف ایک ہی معبود کی اُلوہیت وربوبیت کا ذکر ملتا ہے لیکن یہ مشرکین اس حق کو تسلیم کرنے کے لائق نہیں اور بدستور اس توحید سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

آیت 29: یعنی ان فرشتوں میں سے بھی اگر کوئی الٰہ ہونے کا دعویٰ کردے ہم اسے بھی جہنم میں پھینک دیں گے یہ شرطیہ کلام ہے، جس کا وقوع ضروری نہیں۔ مقصد شرک کی تردید اور توحید کا اثبات ہے جیسے:

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ (زخرف:۸۱)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا
فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۳۰ وَ
جَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا
سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳۱ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ
عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۳۲ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۴ كُلُّ نَفْسٍ
ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا
تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا
هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ
كٰفِرُوْنَ ۝۳۶ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا
تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۳۷ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸

کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان وزمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم
نے انھیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی
ایمان نہیں لاتے ۝۳۰ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ مخلوق کو ہلا نہ
سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں ۝۳۱
آسمان کو مضبوط چھت بھی ہم نے ہی بنایا۔لیکن لوگ اسکی قدرت کے نمونوں
پر دھیان نہیں دھرتے ۝۳۲ وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن، سورج اور
چاند کو پیدا کیا ہے ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے
ہیں ۝۳۳ آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی، کیا اگر آپ مر
گئے تو وہ ہمیشہ کے لئے رہ جائیں گے ۝۳۴ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے
ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے ہیں اور تم
سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ۝۳۵ یہ منکرین تجھے جب دیکھتے ہیں تو تمہارا
مذاق ہی اڑاتے ہیں کیا یہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر برائی سے
کرتا، اور وہ خود ہی رحمٰن کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں ۝۳۶ انسان جلد باز
مخلوق ہے میں تمہیں اپنی نشانیاں ابھی ابھی دکھاؤں گا تم مجھ سے جلد بازی
نہ کرو ۝۳۷ کہتے ہیں کہ اگر سچے ہو تو بتا دو کہ یہ وعدہ کب ہے ۝۳۸

"اگر رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والوں میں ہوتا"۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ (الزمر : ۶۵)

"اے پیغمبر اگر تو بھی شرک کرے تو تیرے عمل برباد ہو جائیں"۔

یہ سب مشروط ہیں جن کا وقوع غیر ضروری ہے۔

آیت 34 تا 35 کا بیان: وفات ورحلت:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (آل عمران : ۱۴۴)

"اور محمد ﷺ تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ گے) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔"

﴿اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ (یونس:2)

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا
عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ
بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ
مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا
نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ
اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾
وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ
نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى
بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ

کاش! یہ کافر جانتے کہ اس وقت نہ تو یہ کافر آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں
گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ﴿۳۹﴾ (ہاں ہاں!) وعدے
کی گھڑی ان کے پاس اچانک آ جائے گی اور انھیں ہکا بکا کر دے گی پھر نہ تو یہ
لوگ اسے ٹال سکیں گے اور نہ ذرا سی بھی مہلت دیئے جائیں گے ﴿۴۰﴾ اور تجھ سے
پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ہنسی مذاق کیا گیا پس ہنسی کرنے والوں کو ہی اس چیز
نے گھیر لیا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے ﴿۴۱﴾ ان سے پوچھئے کہ رحمٰن کے سوا، دن
اور رات تمہاری حفاظت کون کر سکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے
شکر سے پھرے ہوئے ہیں ﴿۴۲﴾ یا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں جو انھیں
مصیبتوں سے بچا لیں کوئی بھی خود اپنی مدد کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ کوئی ہماری
طرف سے ساتھ دیا جاتا ہے ﴿۴۳﴾ بلکہ ہم نے انھیں اور ان کے باپ دادوں کو
زندگی کے سروسامان دیئے یہاں تک کہ ان کی مدت عمر گزر گئی کیا وہ نہیں دیکھتے
کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں اب کیا وہی غالب
ہیں؟ ﴿۴۴﴾ کہہ دیجئے! میں تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعہ آگاہ کر رہا ہوں مگر بہرے
لوگ بات نہیں سنتے جبکہ انھیں آگاہ کیا جائے ﴿۴۵﴾ اگر انھیں تیرے رب کے کسی
عذاب کا جھونکا بھی لگ جائے تو پکار اٹھیں کہ ہائے ہماری بدبختی یقیناً ہم گناہ گار
تھے ﴿۴۶﴾ قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی
ترازو کو پھر کسی پر کچھ ظلم بھی نہ کیا جائے گا اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر
بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے، اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے ﴿۴۷﴾
یہ بالکل سچ ہے کہ ہم نے موسیٰ و ہارون کو فیصلے کرنے والی نورانی اور

"کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے ہاں انکا سچا درجہ ہے (ایسے شخص کی نسبت) کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے۔"

آیت 47 کا بیان: جیسا کہ احادیث میں بعض اعمال کے مجسم ہونے کا ثبوت ملتا ہے، مثلاً صاحب قرآن ایک خوش شکل میں آئے گا، وہ پوچھے گا، تو کون ہے؟ وہ کہے گا کہ میں قرآن ہوں جسے تو راتوں کو قیام اللیل میں، بیدار رہ کر اور دن کو پیاسا رہ کر پڑھا کرتا تھا۔ (مسند احمد ج5 ص325 / 348، ابن ماجہ، کتاب الادب، باب ثواب القرآن)

اسی طرح مومن کی قبر میں عمل صالح ایک خوش رنگ اور معطر نوجوان کی شکل میں آئے گا، اور کافر و منافق کے پاس اس کے برعکس شکل میں۔ (مسند احمد ج5 ص ۲۸۷، اس کی مزید تفصیل کے لئے دیکھیے سورۃ الاعراف 7 کا حاشیہ)

ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ
السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ
مُنكِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ
عَالِمِينَ ﴿٥١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ
لَهَا عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ
كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ
أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ
لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُم بَعْدَ أَن تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ
جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَن فَعَلَ
هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ
يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾ قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾
قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ﴿٦٣﴾
فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا

پرہیزگاروں کے لئے وعظ ونصیحت والی کتاب عطا فرمائی ہے ﴿٤٨﴾ وہ لوگ جو
اپنے رب سے بن دیکھے خوف کھاتے ہیں اور قیامت (کے تصور) سے کانپتے
رہتے ہیں ﴿٤٩﴾ اور یہ نصیحت اور برکت والا قرآن بھی ہم نے نازل فرمایا ہے کیا
پھر بھی تم اس کے منکر ہو ﴿٥٠﴾ یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو اسکی سمجھ بوجھ بخشی
تھی اور ہم اسکے احوال سے بخوبی واقف تھے ﴿٥١﴾ جبکہ اس نے اپنے باپ سے
اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو کیا ہیں؟ ﴿٥٢﴾ سب
نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے
پایا ﴿٥٣﴾ آپ نے فرمایا! پھر تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا
رہے ﴿٥٤﴾ کہنے لگے کیا آپ ہمارے پاس سچ مچ حق لائے ہیں یا یوں ہی مذاق کر
رہے ہیں ﴿٥٥﴾ آپ نے فرمایا نہیں درحقیقت تم سب کا پروردگار تو وہ ہے جو
آسمانوں اور زمین کا مالک ہے جس نے انھیں پیدا کیا ہے، میں تو اپنی بات کا
گواہ اور قائل ہوں ﴿٥٦﴾ اور اللہ کی قسم میں تمہارے ان معبودوں کے ساتھ جب تم
علیحدہ پیٹھ پھیر کر چل دو گے ایک چال چلوں گا ﴿٥٧﴾ پس اس نے سب کے ٹکڑے
ٹکڑے کر دیئے ہاں صرف بڑے بت کو چھوڑ دیا یہ بھی اس لئے کہ وہ سب اس
کی طرف ہی لوٹیں ﴿٥٨﴾ کہنے لگے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے کیا؟ ایسا
شخص تو یقیناً ظالموں میں سے ہے ﴿٥٩﴾ بولے ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ
کرتے ہوئے سنا تھا جسے ابراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے ﴿٦٠﴾ سب نے کہا اچھا
اسے مجمع میں لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب دیکھیں ﴿٦١﴾ کہنے لگے!
اے ابراہیم (علیہ السلام) کیا تو نے ہی ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی
ہے ﴿٦٢﴾ آپ نے جواب دیا بلکہ اس کام کو ان کے بڑے نے کیا ہے تم اپنے
خداؤں سے پوچھ لو، اگر یہ بولتے چالتے ہوں ﴿٦٣﴾ پس یہ لوگ اپنے دلوں میں
قائل ہو گئے اور کہنے لگے واقع ظالم تو تم ہی ہو ﴿٦٤﴾ پھر اپنے سروں کے بل

آیت 48: یہ تورات کی صفات بیان کی گئی ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔ اس میں متقین کے لئے نصیحت تھی، جیسے قرآن کریم کو بھی ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ﴾ (البقرۃ:2) کہا گیا ہے، کیوں کہ جن کے دلوں میں اللہ کا تقویٰ نہیں ہوتا، وہ اللہ کی کتاب کی طرف توجہ نہیں کرتے، تو آسمانی کتاب ان کیلئے نصیحت یا ہدایت کیلئے ضروری ہے کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، اور اس میں غور وفکر کیا جائے۔

آیت 49 کا بیان: یہ متقین کی صفات ہیں، جیسے سورہ بقرہ کے آغاز میں اور دیگر مقامات پر بھی متقین کی صفات کا تذکرہ ہے۔

عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ
لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ
وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ
سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾
وَ نَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾
وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ
جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ
اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَ لُوْطًا
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ
الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ

اوندھے ہو گئے (اور کہنے لگے کہ) یہ تجھے بھی معلوم ہے یہ بولنے چالنے والے
نہیں ﴿٦٥﴾ اللہ کے خلیل نے اسی وقت فرمایا افسوس! کیا تم اللہ کے علاوہ ان کی
عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں کچھ بھی نفع پہنچا سکیں نہ نقصان ﴿٦٦﴾ تف ہے تم پر اور ان
پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تمہیں اتنی سی عقل نہیں ﴿٦٧﴾ کہنے لگے کہ
اسے جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے ﴿٦٨﴾ ہم نے فرما دیا
اے آگ! تو ٹھنڈی پڑ جا اور ابراہیم کے لئے سلامتی (اور آرام کی چیز) بن
جا ﴿٦٩﴾ گو انہوں نے ابراہیم کا برا چاہا، لیکن ہم نے انھیں ناکام بنا دیا ﴿٧٠﴾ اور ہم
ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان
والوں کے لئے برکت رکھی تھی ﴿٧١﴾ اور ہم نے اسے اسحاق عطا فرمایا اور یعقوب اس
پر مزید اور ہر ایک کو ہم نے صالح بنایا ﴿٧٢﴾ اور ہم نے انھیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے
حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور
نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب ہمارے
عبادت گزار بندے تھے ﴿٧٣﴾ ہم نے لوط کو بھی حکم اور علم دیا اور اسے اس بستی سے
نجات دی جہاں لوگ گندے کاموں میں مبتلا تھے۔ اور تھے بھی وہ بدترین
گنہگار ﴿٧٤﴾ اور ہم نے لوط کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا بیشک وہ نیکوکار لوگوں میں
سے تھا ﴿٧٥﴾ نوح کے اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ اس نے اس سے پہلے دعا کی ہم نے
اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات
دی ﴿٧٦﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تھے ان کے مقابلے میں ہم نے
اس کی مدد کی، یقیناً وہ برے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ﴿٧٧﴾ اور داؤد اور
سلیمان کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ

آیت 69: فخر الدین رازی اور ابوالسعود نے لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اس آگ میں چالیس یا پچاس دن رہے اس وقت ان کی عمر سولہ سال تھی، ماوردی لکھتے ہیں اس وقت وہ چھبیس سال کے تھے ابراہیم علیہ السلام جوں ہی آگ میں پھینکے گئے تھے، اللہ نے اسے حکم دیا کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی بن جائے، اور ٹھنڈی بھی اس قدر کہ نقصان نہیں پہنچائے بلکہ سکون اور سلامتی کا باعث ہو، چنانچہ وہ ٹھنڈی اور آرام دہ بن گئی۔ امام احمد، ابن ماجہ، ابنِ حبان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو چھپکلی کے علاوہ تمام چوپایوں نے آگ بجھانے کی کوشش کی تھی، چھپکلی آگ میں پھونک مارتی تھی، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے، وہ زہریلی اور برص والی ہوتی ہے۔''

محدث امام البانی نے اس حدیث شریف کو صحیح کہا ہے ابنِ ابی شیبہ اور ابن المنذر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے جو پہلا کلمہ جوان کے زبان پر آیا تھا وہ ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل'' ہمارا اللہ ہمارے لئے کافی ہے وہ بڑا کارساز ہے۔

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۟ۙ فَفَهَّمْنٰهَا
سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ
يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ
لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ وَلِسُلَيْمٰنَ
الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا
بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ
وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۟ۙ وَاَيُّوْبَ اِذْ
نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۟ۚ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝

لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر گئی تھیں، اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے ۝ ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم و علم دے رکھا تھا اور داؤد کے تابع ہم نے پہاڑ کر دیئے تھے جو تسبیح کرتے تھے اور پرند بھی ہم کرنے والے ہی تھے ۝ ہم نے اسے تمہارے لئے لباس بنانے کی کاریگری سکھائی تاکہ لڑائی کی ضرر سے تمہارا بچاؤ ہو کیا تم شکر گزار بنو گے ۝ ہم نے تند و تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو اس کے فرمان سے اس زمین کی طرف چلتی ہے جہاں ہم نے برکت دے رکھی تھی، اور ہم ہر چیز سے باخبر اور دانا ہیں ۝ اسی طرح سے بہت سے شیاطین بھی ہم نے اس کے تابع کئے تھے جو اس کے فرمان سے غوتے لگاتے تھے اور اس کے سوا بھی بہت سے کام کرتے تھے، ان کے نگہبان ہم ہی تھے ۝ ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۝ تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انھیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور، اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لئے سبب نصیحت ہو ۝

آیت 79: پرندے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی پُرسوز آواز سن کر تسبیح کرنے لگے۔ مطلب یہ ہے کہ پرندے بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے مسخر کر دیئے گئے تھے۔ (فتح القدیر) لوہے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم کر دیا تھا تاکہ وہ جنگی ہتھیار وغیرہ بنائیں۔

جنات بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع تھے جو ان کے حکم سے سمندروں میں غوطے لگاتے اور موتی اور جواہر نکال لے آتے اسی طرح دیگر عمارتی کام جو چاہتے کرتے۔

آیت 83: قرآن کریم میں حضرت ایوب علیہ السلام کو صابر کہا گیا ہے ﴿إِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا﴾ (ص:44) "بے شک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا" اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں سخت آزمائشوں میں ڈالا گیا انہوں نے صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ یہ آزمائش اور تکالیف کیا تھیں، اس کی مستند تفصیل تو نہیں ملتی، تاہم قرآن کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مال دولت اولاد وغیرہ سے نوازا ہوا تھا، بطور آزمائش اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ سب نعمتیں چھین لی، حتیٰ کہ جسمانی صحت سے بھی محروم اور بیماریوں میں گھر کر رہ گئے، بالآخر کہا جاتا ہے کہ ۱۸ سال کی آزمائشوں کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا کی اللہ نے دعا قبول فرمائی اور صحت کے ساتھ مال، اولاد پہلے سے دوگنا عطا فرما دیئے۔ (اس کی کچھ تفصیل صحیح ابن ماجہ کی روایت میں بھی ملتی ہے، ج 4 ص 244، و مجمع الزوائد 8/208)

شکوہ شکایت اور جزع فزع صبر کے منافی ہے، جس کا اظہار حضرت ایوب علیہ السلام نے بھی کیا تھا۔ البتہ دعا صبر کے منافی نہیں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے "ہم نے قبول کر لی" کے الفاظ استعمال فرمائے۔

وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ
ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا
لَهٗ ۙ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِیَّآ
اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَكَانُوْا
لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا
وَجَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً ۖؗ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ
كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ۧ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا
كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ
اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام) یہ سب صابر لوگ تھے ﴿٨٥﴾ ہم
نے انھیں اپنی رحمت میں داخل کرلیا۔ یہ سب لوگ نیک تھے ﴿٨٦﴾ مچھلی والے
(حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیے اور خیال کیا کہ
ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالا آخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی
تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہو گیا ﴿٨٧﴾ تو ہم نے
اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح
بچا لیا کرتے ہیں ﴿٨٨﴾ اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب
سے دعا کی اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث
ہے ﴿٨٩﴾ ہم نے اس کی دعا قبول فرما کر اسے یحیٰی (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی
بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی
کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ ہمارے سامنے
عاجزی کرنے والے تھے ﴿٩٠﴾ اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی
حفاظت کی ہم نے اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اور خود انھیں اور ان کے
لڑکے کو تمام جہان کے لئے نشانی بنا دیا ﴿٩١﴾ یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں
ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت
کرو ﴿٩٢﴾ مگر لوگوں نے آپس میں اپنے دین میں فرقہ بندیاں کرلیں سب کے
سب ہمارے ہی طرف لوٹنے والے ہیں ﴿٩٣﴾ پھر جو بھی نیک عمل کرے اور وہ
مومن (بھی) ہو تو اسکی کوشش کی بے قدری نہیں کی جائیگی ہم تو اس کے لکھنے
والے ہیں ﴿٩٤﴾ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر لازم ہے کہ وہاں کے لوگ
پلٹ کر نہیں آئیں گے ﴿٩٥﴾

آیت:85 ”ذَا الْكِفْلِ“ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ نبی تھے یا نہیں؟ بعض نبوت کے اور بعض ولایت کے قائل ہیں۔ امام ابن جریر نے ان کی بابت توقف اختیار کیا ہے، امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قرآن کریم میں نبیوں کے ساتھ ان کا ذکر ان کے نبی ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ (واللہ اعلم)

آیت 87 کا بیان: مچھلی والے یونس علیہ السلام سے مراد ہے جو اپنی قوم سے ناراض ہو کر اور انہیں عذاب الٰہی کی دھمکی دے کر اللہ کے حکم کے بغیر وہاں سے چل دیئے تھے۔ جس پر اللہ نے ان کی گرفت فرمائی اور انہیں مچھلی کا لقمہ بنا دیا۔

اس کی کچھ تفصیل سورہ یونس میں گزر چکی ہے اور کچھ سورہ صافات میں آئے گی۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے بھی یہ الفاظ: ﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ (الانبیاء: 87) کے ساتھ کسی معاملے کیلئے دعا مانگی تو اللہ رب العزت نے اسے قبول فرمایا“۔ (جامع ترمذی۔ رقم 3505، کتاب الدعوات، باب رقم 28 وصححہ الالبانی)

آیت 89: حضرت زکریا علیہ السلام کا بڑھاپے میں اولاد کے لئے دعا کرنا اور اللہ کی طرف سے اس کا عطا کیا جانا، اس کی ضروری تفصیل سورہ آل عمران اور سورہ طٰہ میں گزر چکی ہے یہاں بھی ان کی طرف اشارہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ
اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا
يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ
الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا
فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے
دوڑتے ہوئے آئیں گے ﴿۹۶﴾ اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا اس وقت کافروں کی
نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی، کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے
بلکہ فی الواقع ہم قصور وار تھے ﴿۹۷﴾ تم اور اللہ کے سوا جن جن کی تم عبادت
کرتے ہو، سب دوزخ کا ایندھن بنو گے، تم سب دوزخ میں جانے والے ہو
﴿۹۸﴾ اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے، اور سب کے سب
اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ﴿۹۹﴾ وہ وہاں چلا رہے ہونگے اور وہاں کچھ بھی نہ
سن سکیں گے ﴿۱۰۰﴾ البتہ بیشک جن کے لئے ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی ٹھہر چکی
ہے۔ وہ سب جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے ﴿۱۰۱﴾ وہ تو دوزخ کی آہٹ تک
نہ سنیں گے اور اپنی من بھاتی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے ﴿۱۰۲﴾ وہ بڑی
گھبراہٹ (بھی) انھیں غمگین نہ کر سکے گی اور فرشتے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیں
گے، کہ یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم وعدہ دیئے جاتے رہے ﴿۱۰۳﴾ جس دن ہم
آسمان کو یوں لپیٹ لیں گے جیسے دفتر میں اوراق لپیٹ دیئے جاتے ہیں جیسے
کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے
ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے ﴿۱۰۴﴾ ہم زبور میں پندو
نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے (ہی)
ہونگے ﴿۱۰۵﴾ عبادت گزار بندوں کے لئے تو اس میں ایک بڑا پیغام ہے ﴿۱۰۶﴾

آیت 96 کا بیان: یاجوج ماجوج کی ضروری تفصیل سورت کہف کے آخر میں گزر چکی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں قیامت کے قریب ان کا ظہور ہوگا اور اتنی تیزی اور کثرت سے ہر طرف پھیل جائیں گے کہ ہر اونچی جگہ سے یہ دوڑتے ہوئے محسوس ہوں گے۔ ان کی فساد انگیزیوں اور شرارتوں سے اہل ایمان سخت پریشان ہوں گے حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام اہل ایمان کو ساتھ لے کر کوہ طور پر پناہ گزین ہو جائیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے یہ ہلاک ہو جائیں گے ان کی لاشوں کی سڑاند اور بدبو ہر طرف پھیلی ہوگی، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا، جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ایک زوردار بارش فرمائے گا۔ جس سے زمین صاف ہو جائے گی یہ ساری تفصیلات صحیح احادیث میں بیان کی گئی ہیں تفصیل کے لئے تفسیر ابن کثیر ملاحظہ کریں۔

یعنی یاجوج، ماجوج کے خروج کے بعد قیامت کا وعدہ جو، برحق ہے بالکل قریب آ جائے گا اور جب قیامت برپا ہوگی تو شدت ہوالنا کی کی وجہ سے آنکھیں پھٹی پھٹی رہ جائیں گی۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا
تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ
احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ﴿۱۰۷﴾ کہہ دیجئے! میرے پاس تو پس وحی کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے، تو کیا تم بھی اس کی فرمانبرداری کرنے والے ہو ﴿۱۰۸﴾ پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا ہے مجھے علم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا دور ﴿۱۰۹﴾ البتہ اللہ تعالیٰ تو کھلی اور ظاہر بات کو بھی جانتا ہے اور جو تم چھپاتے ہو اسے بھی جانتا ہے ﴿۱۱۰﴾ مجھے اس کا بھی علم نہیں، ممکن ہے یہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک مقرر وقت تک کا فائدہ (پہنچانا) ہے ﴿۱۱۱﴾ خود نبی نے کہا اے رب! انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے ان پر جو تم بیان کرتے ہو ﴿۱۱۲﴾

آیاتها ۷۸ | ۲۲ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۳ | رکوعاتها ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ حج مدنی ہے اس میں 78 آیات، 10 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾
يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ
اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿۲﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے ﴿۱﴾ جس دن تم اسے دیکھ لو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش، دکھائی دیں گیں، حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ﴿۲﴾ بعض لوگ اللہ کے بارے میں باتیں بناتے ہیں اور وہ بھی بے علمی کے

آیت 107 کا بیان: رحمت مجسم:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (التوبة:128)

"(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف انکو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں۔ (اور) مومنوں پر نہایت شفقت کرنیوالے (اور) مہربان ہیں۔"

آیت 110: اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تم جو اسلام، قرآن کریم، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برملا مذاق اڑاتے ہو، ان کی عیب جوئی کرتے رہتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اور جو عداوت دشمنی بغض وحسد اپنے دلوں میں چھپائے پھرتے ہو اللہ تعالیٰ انہیں بھی جانتا ہے۔ نہ تمہارا ظاہری خبث اللہ سے پوشیدہ ہے اور نہ دل میں چھپا ہوا۔ مفسرین لکھتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار مکہ کیلئے زبردست دھمکی ہے۔

آیت 112: اس آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نقل کی ہے۔

❁❁❁❁❁

سورۃ الحج: اس کے مکی اور مدنی ہونے پر اختلاف ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ اس کا کچھ حصہ مکی اور کچھ مدنی ہے۔ قرطبی نے کہا (فتح القدیر) یہ قرآن کریم کی واحد سورت ہے جس میں دو سجدے ہیں۔

كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ﴿۳﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ
يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ
مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي
الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى
اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ
هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ
زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿۶﴾ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ
اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

ساتھ اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں ﴿۳﴾ جس پر (قضائے الٰہی) لکھ دی
گئی ہے کہ جو کوئی اس کی رفاقت کرے گا وہ اسے گمراہ کر دے گا اور اسے آگ کے
عذاب کی طرف لے جائے گا ﴿۴﴾ لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد جی اٹھنے میں شک
ہے تو سوچو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون بستہ سے پھر گوشت
کے لوتھڑے سے جو صورت دیا گیا تھا اور وہ بے نقشہ تھا یہ ہم تم پر ظاہر کر دیتے ہیں
اور ہم جسے چاہیں ایک ٹھہرائے ہوئے وقت تک رحم مادر میں رکھتے ہیں پھر تمہیں
بچپن کی حالت میں دنیا میں لاتے ہیں تا کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچو، تم میں سے
بعض تو وہ ہیں جو فوت کر لئے جاتے ہیں اور بعض بے غرض عمر کی طرف پھر سے لوٹا
دیئے جاتے ہیں کہ وہ ایک چیز سے باخبر ہونے کے بعد پھر بےخبر ہو جائے تو دیکھتا
ہے کہ زمین بنجر اور خشک ہے پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ ابھرتی
ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے ﴿۵﴾ یہ اس لئے کہ اللہ ہی
حق ہے اور وہی مردوں کو جلاتا ہے اور ہر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ﴿۶﴾ اور یہ کہ
قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو
دوبارہ زندہ فرمائے گا ﴿۷﴾ بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے بغیر ہدایت
کے اور بغیر روشن دلیل کے جھگڑتے ہیں ﴿۸﴾ جو اپنی پہلو موڑنے والا بن کر اس لئے
کہ اللہ کی راہ سے بہکا دے، اسے دنیا میں رسوائی ہوگی اور قیامت کے دن بھی
ہم اسے جہنم میں جلنے کا عذاب چکھائیں گے ﴿۹﴾ یہ ان اعمال کی وجہ سے جو
تیرے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھے تھے یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم

آیت 5-6 کا بیان: (نُّطْفَةٍ) (قطرہ منی) چالیس روز کے بعد (عَلَقَةٍ) گاڑھا خون اور (عَلَقَةٍ) سے (مُّضْغَةٍ) گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے (مُّخَلَّقَةٍ) سے وہ بچہ مراد ہے جس کی پیدائش واضح اور شکل وصورت نمایاں ہو جائے، ایسے بچے میں روح پھونک دی جاتی ہے اور تکمیل کے بعد اس کی ولادت ہوتی ہے اور غیر مخلقہ، اس کے برعکس، جس کی شکل وصورت واضح نہ ہو، نہ اس میں روح پھونکی جائے اور قبل از وقت ہی ساقط ہو جائے۔ صحیح احادیث میں بھی رحم مادر کی کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً ایک حدیث میں ہے نطفہ چالیس دن کے بعد علقہ (گاڑھا خون) بن جاتا ہے پھر چالیس دن کے بعد مضغہ (لوتھڑا یا گوشت کی بوٹی) کی شکل اختیار کر لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ یعنی چار ماہ بعد نفخ روح ہوتا ہے اور بچہ ایک واضح شکل میں ڈھل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء وکتاب القدر، مسلم کتاب القدر، باب کیفیۃ الخلق الادمی) یہ دونوں آیتیں (5-6) تخلیق انسان کے مراحل ومدارج سے بعث بعد الموت پر دلیل رب کی پہچان پر دلالت کرتی ہے۔

انسان اول (آدم علیہ السلام) کی تخلیق کے چار عناصر:

1. مٹی
2. پانی
3. ہوا
4. آگ

لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ
خَيْرُ ۟اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۟انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١١ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٢ يَدْعُوْا
لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝١٣
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝١٤ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ
لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ
لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝١٥ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ
اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝١٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝١٧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّ
وَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ۝١٨

کرنے والانہیں ۝١٠ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر (کھڑے) ہوکر
اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور اگر کوئی
آفت آ گئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں انہوں نے دونوں جہان کا نقصان اٹھالیا
واقع یہ کھلا نقصان ہے ۝١١ اللہ کے سوا وہ انھیں پکارتے ہیں جو نہ انھیں نقصان پہنچا
سکیں نہ نفع۔ یہی تو دور دراز کی گمراہی ہے ۝١٢ اسے پکارتے ہیں جس کا نقصان
اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے، یقیناً برے والی ہیں اور برے ساتھی ۝١٣ ایمان
اور نیک اعمال والوں کو اللہ تعالیٰ لہریں لیتی ہوئی نہروں والی جنتوں میں لے
جائے گا۔ اللہ جو ارادہ کرے اسے کر کے رہتا ہے ۝١٤ جس کا خیال یہ ہو کہ اللہ
تعالیٰ اپنے رسول کی مدد دونوں جہان میں نہ کرے گا وہ اونچائی پر ایک رسہ باندھ
کر (اپنے حلق میں پھندا ڈال کر اپنا گلا گھونٹ لے) پھر دیکھ لے کہ اس کی
چالاکیوں سے وہ بات ہٹ جاتی ہے جو اسے تڑپا رہی ہے؟ ۝١٥ ہم نے اس طرح
اس قرآن کو واضح آیتوں میں اتارا ہے۔ جسے اللہ چاہے ہدایت نصیب فرماتا
ہے ۝١٦ ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب
کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ
ہے ۝١٧ کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اللہ کے سامنے سجدے میں ہیں سب آسمانوں
والے اور سب زمینوں والے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت
اور جانور اور بہت سے انسان بھی ہاں بہت سے وہ بھی ہیں جن پر عذاب کا مقولہ
ثابت ہو چکا ہے جسے رب ذلیل کر دے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، اللہ جو
چاہتا ہے کرتا ہے ۝١٨

آیت 17 کا بیان: ''مجوس'' سے مراد ایران کے آتش پرست ہیں جو دو مثلاً معبودوں کے قائل ہیں، ایک ظلمت کا خالق ہے، دوسرا نور کا جسے وہ اہرمن اور یزداں کہتے ہیں۔

آیت 18: بعض مفسرین نے اس سجدے سے ان تمام چیزوں کا احکام الٰہی کے تابع ہونا مراد لیا ہے، کسی کی مجال نہیں کہ وہ حکم الٰہی سے سرتابی کر سکے۔ بعض مفسرین نے اسے مجاز کی بجائے حقیقت پر محمول کیا ہے کہ ہر مخلوق اپنے اپنے انداز سے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ مثلاً (مَن فِی السَّمٰوٰتِ) سے مراد فرشتے ہیں (وَمَن فِی الاَرضِ) سے مراد ہر قسم کے حیوانات، انسان، جنات، چوپائے، پرندے اور دیگر اشیاء ہیں۔ ﴿وَاِن مِّن شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ﴾ (الاسراء: 44) یہ سب اپنے اپنے انداز سے سجدہ اور تسبیح کرتی ہیں۔ سورج، چاند اور ستاروں کا بطور خاص ذکر

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ
ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ
مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ
اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ
الْقَوْلِ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ
لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ
بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ
الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ

یہ دونوں اپنے رب کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں، پس کافروں
کے لئے تو آگ کے کپڑے ناپ کر کاٹے جائیں گے، اور ان کے سروں کے اوپر
سے سخت کھولتا ہوا پانی بہایا جائے گا ﴿۱۹﴾ جس سے ان کے پیٹ کی سب چیزیں اور
کھالیں گلا دی جائیں گی ﴿۲۰﴾ اور ان کی سزا کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں ﴿۲۱﴾ یہ
جب بھی وہاں کے غم سے نکل بھاگنے کا ارادہ کریں گے وہیں لوٹا دیئے جائیں گے
اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو ﴿۲۲﴾ ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ
تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں بہہ رہی
ہیں، جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا
لباس خالص ریشم کا ہوگا ﴿۲۳﴾ ان کی پاکیزہ بات کی رہنمائی کر دی گئی اور قابل صد
تعریف راہ کی ہدایت کر دی گئی ﴿۲۴﴾ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکنے
لگے اور اس حرمت والی مسجد سے بھی جسے ہم نے تمام لوگوں کے لئے مساوی
کر دیا ہے وہیں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے ہوں جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں
دین حق سے پھر جانے کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے ﴿۲۵﴾
جبکہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کر دی
اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف قیام

کیا گیا ہے۔ کہ مشرکین ان کی عبادت کرتے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ (حم السجدة:37)

”تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو“۔

صحیح حدیث میں ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا، جانتے ہو، سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں، فرمایا سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے جا کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ پھر اسے طلوع ہونے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ اسے کہا جائے گا، واپس لوٹ جا یعنی جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا“۔ (بخاری، بدء الخلق، باب صفة الشّمس والقمر بحسبان مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لایقبل فیہ الایمان)

اسی طرح ایک صحابی کا واقعہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے خواب میں اپنے ساتھ درخت کو سجدہ کرتے دیکھا۔ (ترمذی، ابواب السفر، باب ماجاء مایقول فی سجود القرآن تحفۃ الاحوذی، جلد 1، ص 402، ابن ماجہ رقم 1053)

پہاڑوں درختوں کے سجدوں میں ان کے سایوں کا دائیں بائیں پھرنا یا جھکنا بھی شامل ہے، جس کی طرف اشارہ سورہ الرعد آیت ۱۵ اور النحل آیت ۴۸/۴۹ میں بھی کیا گیا ہے۔

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى
كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ
يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ
الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا
تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۗ وَ
مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ
الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ
الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا
مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ
اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي
الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ
شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا
وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۗ كَذٰلِكَ

رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا ﴿٢٦﴾ اور لوگوں میں حج کی منادی
کر دے لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور
دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے ﴿٢٧﴾ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور
ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں پس تم آپ بھی
کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ ﴿٢٨﴾ پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی
نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں ﴿٢٩﴾ یہ جو کوئی اللہ کی حرمتوں
کی تعظیم کرے اس کے اپنے لئے اس کے رب کے پاس بہتری ہے۔ اور
تمہارے لئے چوپائے جانور حلال کر دیئے گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے
بیان کئے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات
سے بھی پرہیز کرنا چاہیے ﴿٣٠﴾ اللہ کی توحید کو مانتے ہوئے اس کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کرتے ہوئے۔ سنو! اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسمان سے گر پڑا، اب
یا تو اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا کسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی
﴿٣١﴾ یہ سن لیا اب اور سنو! اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و حرمت کرے اس کے دل کی
پرہیزگاری کی وجہ سے یہ ہے ﴿٣٢﴾ ان میں تمہارے لئے ایک مقررہ وقت تک فائدہ
ہے پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ کعبہ ہے ﴿٣٣﴾ اور ہر امت کے لئے ہم نے
قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو
اللہ نے انھیں دے رکھے ہیں سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم
اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے! ﴿٣٤﴾ انہیں کہ
جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھرا جاتے ہیں، انھیں جو برائی پہنچے اس پر صبر
کرتے ہیں، نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے وہ
اس میں سے بھی دیتے رہتے ہیں ﴿٣٥﴾ قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لئے اللہ
تعالیٰ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں ان میں تمہیں نفع ہے پس انھیں کھڑا کر کے ان پر
اللہ کا نام لو، پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور
مسکین سوال سے رکنے والوں اور کرنے والوں کو بھی کھلاؤ، اس طرح ہم نے

آیت 26 کا بیان: یعنی بیت اللہ کی جگہ بتلا دی اور وہاں ہم نے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو جا ٹھہرایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طوفان نوح کی ویرانی کے بعد خانہ کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سب سے پہلی مسجد جو زمین میں بنائی گئی“ مسجد حرام ہے، اور اس کے چالیس 40 سال بعد مسجد اقصیٰ تعمیر ہوئی۔ (مسند احمد ج5 ص150، 166، 167۔ و مسلم، اوائل کتاب المساجد)

سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا
دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ
كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ
اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ
كَثِيْرًا ؕ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾
اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ
اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَ
اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَ قَوْمُ
اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّ اَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَ كُذِّبَ مُوْسٰى
فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ
مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ بِئْرٍ
مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ
قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى
الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾
وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَ اِنَّ يَوْمًا
عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اَمْلَيْتُ لَهَا وَ هِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾

چوپاؤں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکرگزاری کرو ۳۶ اللہ تعالیٰ کو قربانیوں
کے گوشت نہیں پہنچتے نہ ان کے خون بلکہ اسے تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی
ہے اسی طرح اللہ نے جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی راہنمائی کے
شکریے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو، اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے ۳۷ سن
رکھو! یقیناً سچے مومنوں کے دشمنوں کو خود اللہ تعالیٰ ہٹا دیتا ہے کوئی خیانت کرنے والا
ناشکرا اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں ۳۸ جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے
ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں بیشک ان کی مدد
پر اللہ قادر ہے ۳۹ یہ وہ ہیں جنہیں ناحق اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے
اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک
دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں
کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ڈھا دی جاتیں جہاں اللہ کا نام با کثرت لیا جاتا ہے۔
جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں
والا بڑے غلبے والا ہے ۴۰ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما
دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکوٰتیں دیں اور اچھے کاموں کا
حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں
ہے ۴۱ اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) تو ان سے پہلے
نوح کی قوم عاد اور ثمود ۴۲ اور قوم ابراہیم اور قوم لوط ۴۳ اور مدین والے بھی اپنے
اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں
نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر دھر دبایا پھر میرا عذاب کیسا ہوا ۴۴ بہت سی
بستیاں ہیں جنہیں ہم نے تہ و بالا کر دیا اس لئے کہ وہ ظالم تھے پس وہ اپنی چھتوں
کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں اور بہت سے آباد کنوئیں بیکار پڑے ہیں اور بہت
سے پکے اور بلند محل ویران پڑے ہیں ۴۵ کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت
نہیں کی جو ان کے دل ان باتوں کے سمجھنے والے ہوتے یا کانوں سے ہی ان
(واقعات) کو سن لیتے، بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل
اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں ۴۶ اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر
رہے اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالے گا۔ ہاں البتہ آپ کے رب کے نزدیک ایک دن
تمہاری گنتی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے ۴۷ بہت سی ظلم کرنے والی بستیوں
کو میں نے ڈھیل دی پھر آخر انہیں پکڑ لیا، اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ۴۸ ع

ع قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۴۹ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۵۰ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ
اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۵۱ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ
اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۲ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ
بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۴ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝۵۵

اعلان کر دو کہ لوگو! میں تمہیں کھلم کھلا چوکنا کرنے والا ہی ہوں ۝۴۹ پس جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان ہی کے لئے بخشش ہے اور عزت والی روزی ۝۵۰ اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کے درپے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں ۝۵۱ ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا، پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے ۝۵۲ یہ اس لئے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں بیشک ظالم لوگ گہری مخالفت میں ہیں ۝۵۳ اور اس لئے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے وہ یقین کر لیں کہ یہ آپ کے رب ہی کی طرف سے سراسر حق ہی ہے پھر اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کی طرف جھک جائیں یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو راہ راست پر رہبری کرنے والا ہے ۝۵۴ کافر اس وحی الٰہی میں ہمیشہ شک شبہ ہی کرتے رہیں گے حتٰی کہ اچانک ان کے سروں پر قیامت آ جائے یا ان کے پاس اس دن کا عذاب آ جائے جو منحوس ہے ۝۵۵

آیت 53 کا بیان: اس آیت کی تفسیر کی ضمن میں ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن خانہ کعبہ کے پاس نماز میں سورۃ النجم کی تلاوت کر رہے تھے تو مشرکین سن رہے تھے آپ نے جب اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ....کی تلاوت کی تو شیطان نے ان کی زبان پر" تلک الغرانیق... یہ بلند مقام دیویاں، بے شک ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے" جاری کر دیا، جسے سن مشرکین بہت خوش ہوئے۔ اس میں ان کے بتوں کی تعریف تھی۔ یہ بالکل بے اصل اور بے بنیاد واقعہ ہے۔ بیہقی کہتے ہیں یہ قصہ من گھڑت ہے۔

ابن خذیمہ نے لکھا ہے کہ یہ قصہ زنادقہ نے گھڑا تھا قاضی عیاض نے اپنی کتاب (الشفا) میں لکھا ہے امت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کی جانب سے جو کچھ بھی پہنچایا اس میں غلطی سے یا بھول کر کسی طرح سے بھی ایک حرف کا بھی اضافہ نہیں کیا۔

رازی کہتے ہیں، یہ قصہ باطل ہے۔ قرآن کریم نے آپ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے نہ وہ اپنی طرف سے کچھ کہتے ہیں اور بھولتے ہیں اس کے خلاف ہے اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی بھی حیثیت سے بتوں کی تعظیم کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

البتہ حافظ ابن حجر تین صحیح مرسل روایتوں کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اتنی بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے جب سورۃ النجم کی تلاوت کی تو شیطان نے اپنی طرف سے مشرکوں کے کان میں ایسے کلمات ڈال دیئے جن میں بتوں کی تعریف تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی زبان پر وہ کلمات جاری نہیں ہوئے تھے۔

آیت 54: اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ "اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے" کہ وہ اپنے مومن و متقی بندوں کی ہر حال میں سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور انہیں شیطان کے نرغے سے بچاتا ہے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ
حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ
الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ
بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ
الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ
خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
وَ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ
عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَ
هُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ
فِي الْاَمْرِ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَ اِنْ
جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا
فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

اس دن صرف اللہ کی بادشاہی ہوگی وہی ان میں فیصلے فرمائے گا، ایمان اور نیک
عمل والے تو نعمتوں سے بھری جنتوں میں ہوں گے ﴿۵۶﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا
اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کے لئے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں ﴿۵۷﴾ اور جن
لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے
اللہ تعالیٰ انھیں بہترین رزق عطا فرمائے گا بیشک اللہ تعالیٰ روزی دینے والوں
میں سب سے بہتر ہے ﴿۵۸﴾ انہیں اللہ تعالیٰ ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ اس سے راضی
ہو جائیں گے بیشک اللہ تعالیٰ بردباری والا ہے ﴿۵۹﴾ بات یہی ہے اور جس نے بدلہ
لیا اسی کے برابر جو اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اگر اس سے زیادتی کی جائے تو
یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد فرمائے گا بیشک اللہ درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے ﴿۶۰﴾
یہ اس لئے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے
بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ﴿۶۱﴾ یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس
کے سوا جسے بھی پکارتے ہیں وہ باطل ہے بیشک اللہ ہی بلندی والا کبریائی والا
ہے ﴿۶۲﴾ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے، پس
زمین سرسبز ہو جاتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ مہربان اور باخبر ہے ﴿۶۳﴾ آسمانوں اور
زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز تعریفوں والا ﴿۶۴﴾ کیا
آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی
ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے
ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی اجازت کے بغیر گر نہ پڑے بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں
پر شفقت و نرمی کرنے والا اور مہربان ہے ﴿۶۵﴾ اسی نے تمہیں زندگی بخشی، پھر وہی
تمہیں مار ڈالے گا پھر وہی تمہیں زندہ کرے گا، بیشک انسان البتہ ناشکرا ہے ﴿۶۶﴾
ہر امت کے لئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے، جسے وہ بجالانے
والے ہیں پس انھیں اس امر میں آپ سے جھگڑا نہ کرنا چاہیے آپ اپنے
پروردگار کی طرف لوگوں کو بلایئے۔ یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں ﴿۶۷﴾ پھر بھی
اگر یہ لوگ آپ سے الجھنے لگیں تو آپ کہہ دیں کہ تمہارے اعمال سے اللہ بخوبی
واقف ہے ﴿۶۸﴾ بیشک تمہارے سب کے اختلاف کا فیصلہ قیامت والے دن اللہ
تعالیٰ آپ کرے گا ﴿۶۹﴾ کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے
علم میں ہے۔ یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل

يَسِيْرٌ ۝٧٠ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا
لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝٧١ وَ اِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ
بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۝٧٢ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ
يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ
الْمَطْلُوْبُ ۝٧٣ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ
عَزِيْزٌ ۝٧٤ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٧٥ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٧٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٧٧ وَجَاهِدُوْا فِي
اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ
حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ
هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ
مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝٧٨

آسان ہے ۝٧٠ اور یہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جس کی کوئی خدائی
دلیل نازل نہیں ہوئی نہ وہ خود ہی اس کا کوئی علم رکھتے ہیں ظالموں کا کوئی مددگار
نہیں ۝٧١ جب ان کے سامنے ہمارے کلام کی کھلی ہوئی آیتوں کی تلاوت کی جاتی
ہے تو آپ کافروں کے چہروں پر ناخوشی کے صاف آثار پہچان لیتے ہیں۔ وہ
قریب ہوتے ہیں کہ ہماری آیتیں سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں، کہہ دیجئے کہ کیا
میں تمہیں اس سے بھی زیادہ بدتر خبر دوں۔ وہ آگ ہے، جس کا وعدہ اللہ نے
کافروں سے کر رکھا ہے، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے ۝٧٢ لوگو! ایک مثال بیان کی
جا رہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک
مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں، بلکہ اگر مکھی
ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بزدل
ہے طلب کرنے والا اور بڑا بزدل ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے ۝٧٣ انہوں
نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور وقوت
والا اور غالب و زبردست ہے ۝٧٤ فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام
پہنچانے والوں کو اللہ ہی چھانٹ لیتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا
ہے ۝٧٥ وہ بخوبی جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے، اور
اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں ۝٧٦ اے ایمان والو! رکوع سجدہ
کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو
تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۝٧٧ اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے
اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی
دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو اس اللہ نے تمہارا نام مسلمان
رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم
تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا
کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا
مالک ہے اور کتنا بہتر مددگار ہے ۝٧٨

آیاتھا ۱۱۸ ۲۳ سورۃ المؤمنون مکیۃ ۷۴ رکوعاتھا ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ
الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾

سورۃ المؤمنون مکی ہے اس میں 118 آیات، 6 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی ﴿۱﴾ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے
ہیں ﴿۲﴾ جولغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں ﴿۳﴾ جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں ﴿۴﴾ جو
اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ بجز اپنی بیویوں اور ملکیت
کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں ﴿۶﴾ جو اس کے سوا کچھ اور
چاہیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں ﴿۷﴾ جو اپنی امانتوں اور وعدے
کی حفاظت کرنے والے ہیں ﴿۸﴾ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ﴿۹﴾ یہی
وارث ہیں ﴿۱۰﴾ جو فردوس کے وارث ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱﴾

زمانۂ نزول: قرطبی کہتے ہیں یہ سورت سب کے نزدیک مکی ہے۔ امام احمد اور مسلم رحمہما اللہ نے عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ میں حج کی نماز میں سورہ المومنون پڑھی یہاں تک کہ جب موسیٰ ہارون اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی شروع ہوگئی۔ اس لیے رکوع میں چلے گئے۔ انہی موسیٰ وہارون علیہما السلام کا ذکر آیت نمبر ۴۵ میں ہے۔

آیت: 1 تا 11 اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت سے گیارہویں آیت تک مومنوں کی صفات بیان کی ہیں۔

فلاح سے مراد حصول جنت ہے جہنم سے نجات ہے۔ جیسا کہ اس کی صراحت آیت 11 میں آگئی ہے۔

اور سورۃ آل عمران آیت (۱۸۵) میں بھی اصل کامیابی جہنم سے نجات اور حصول جنت ہے پہلی صفت یہ ہے کہ مومنین اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں یعنی سکون اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ادھر اُدھر نہیں جھانکتے ہیں، ان کے دلوں پر رقت طاری ہوتی ہے اور بسا اوقات اللہ کے خوف سے اِن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں، نماز کے خشوع کی اس اہمیت کے پیشِ نظر بعض علماء نے اسے فرض قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہٰ میں فرمایا ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾ (طه:14) ''میرے نبی ﷺ مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔'' اِس لیے اگر کوئی شخص نماز میں خشوع اختیار نہیں کرتا، بلکہ اس کا دل غافل رہتا ہے، تو اس نے نماز کی غرض وغایت پوری نہیں کی۔

دوسری صفت یہ ہے کہ وہ ہر ایسی فکر اور ہر ایسے قول وعمل سے اعراض کرتے ہیں جس کی اللہ کی طرف سے اجازت نہ ہو اِن کی زندگی میں بیہودہ باتوں اور ناروا کاموں کا فروغ نہیں ہوتا ہے۔

تیسری صفت یہ ہے کہ وہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، بعض لوگوں نے اِس سے شرک اور دوسری معاصی سے نفس کی پاکی مراد لی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشمس میں فرمایا ہے: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ ''جس نے اپنے نفس کو گناہوں سے پاک کیا وہ کامیاب ہوگیا۔''

حافظ ابن کثیر کہتے ہیں: ہوسکتا ہے دونوں ہی معنی مراد ہوں، یعنی وہ لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور اپنے نفس کو شرک اور گناہوں سے پاک رکھتے ہیں۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں یعنی وہ نہ ننگے ہوتے ہیں اور نہ ہی حرام طریقوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں، ایسا کرنے سے وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔ اس لیے اللہ نے

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ طِيۡنٍ ۝۱۲ ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ۝۱۳ ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً

یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا ۝۱۲ پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا ۝۱۳ پھر نطفہ کو ہم نے جما ہوا خون بنا دیا، پھر خون کے لوتھڑے کو

اِن کے لیے جائز قرار دیا ہے۔ اور فعل زنا کی شدت قباحت کو واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا ہے کہ جو لوگ حلال کی حدوں کو پھلانگنے کی کوشش کریں گے وہ اللہ کی نگاہ میں ظالم ہوں گے۔

یہاں پر قابل توجہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کی فلاح اور کامیابی کو شرمگاہ کی حفاظت کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔

اور اِس کی غایت درجہ اہمیت ظاہر کرنے کے لیے کہا ہے جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرے گا فلاح نہیں پائے گا، اور قابل ملامت ہوگا، نیز ظالموں میں سے ہوگا۔ اور عفت پاک دامنی کی شدید اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔

پانچویں صفت یہ ہے کہ وہ لوگ امانتوں اور عہد و مواثیق کی حفاظت کرتے ہیں چاہے وہ امانتیں اللہ کی ہوں یا بندوں کی اور چاہے وہ عہد اللہ کے ساتھ ہوں یا بندوں کے ساتھ۔

چھٹی صفت یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، پانچوں فرض نمازیں وقت پر باجماعت ادا کرتے ہیں، شروط طہارت کو پورا کرتے ہیں رکوع اور سجدے میں عجلت نہیں کرتے، اور آداب کا لحاظ رکھتے ہیں۔

یہی وہ چھ صفات ہیں جو کسی انسان میں پائی جاتی ہیں، تو وہ مومن کامل ہوتا ہے کامیاب و کامران بنتا ہے اور فردوس بریں کا حقدار ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اِن ہی میں سے بنائے آمین یارب العالمین۔

اولاد آدم کی تخلیق کے چار مراحل:

آیت:12۔14 وضاحت:

ایسی چیز کو قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا: ﴿لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ﴾ (التین:4)

"ہم نے انسان کو احسن تقویم یعنی بہت اچھی ترکیب یا بہت اچھے ڈھانچے میں بنایا"۔

اس سے مراد وہ بچہ ہے جو نو ماہ بعد ایک خاص شکل و صورت لے کر ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے اور حرکت اضطراب کے ساتھ سمع و بصر اور ادراک کی قوتیں بھی اِس کے ساتھ ہوتی ہیں۔

- بنیاد: ﴿خَلَقۡنَا كُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ﴾ مٹی سے تخلیق شدہ ابوالبشر آدم علیہ السلام کے ذریعے پورے بنو آدم کو پیدا کیا۔
- ﴿ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ﴾ رحم مادر میں مادہ حیات سے حیوان منوی کے استقرار سے جنین کی خلقت کا پہلا چالیس روزہ مرحلہ۔
- ﴿ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ﴾ جو اگلے چالیس روز میں سرخ جمے ہوئے خون کے لوتھڑے کی شکل میں شکم مادر میں رہتا ہے۔
- ﴿ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ...﴾ پھر تیسرے چالیس روزہ مرحلہ میں گوشت پوست میں بدل کر یہ مکمل یا نامکمل جسم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

۱۲۰ روز پر مشتمل ان مراحل کی تکمیل کے بعد اللہ کے حکم سے اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔

وجود کائنات (انس و جن) کے چار مراحل:

- عدم ﴿کان اللہ ولم یکن شیئ﴾

فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ۗ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ خَلۡقًا
اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ﴿١٤﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ
لَمَيِّتُوۡنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ تُبۡعَثُوۡنَ ﴿١٦﴾ وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا
فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الۡخَلۡقِ غٰفِلِيۡنَ ﴿١٧﴾ وَاَنۡزَلۡنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسۡكَنّٰهُ فِى الۡاَرۡضِ ۖ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ
بِهٖ لَقٰدِرُوۡنَ ﴿١٨﴾ ۚ فَاَنۡشَاۡنَا لَكُمۡ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ ۘ لَكُمۡ
فِيۡهَا فَوَاكِهُ كَثِيۡرَةٌ وَّ مِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿١٩﴾ ۙ وَشَجَرَةً تَخۡرُجُ مِنۡ
طُوۡرِ سَيۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَ صِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِيۡنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِنَّ لَكُمۡ فِى
الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهَا وَ لَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ

گوشت کا ٹکڑا کر دیا، پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں، پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنا دیا پھر دوسری بناوٹ میں اسے پیدا کر دیا برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے ﴿١٤﴾ اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو ﴿١٥﴾ پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے ﴿١٦﴾ ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے ہیں اور ہم مخلوقات میں غافل نہیں ہیں ﴿١٧﴾ ہم ایک صحیح انداز سے آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں ﴿١٨﴾ اسی پانی کے ذریعے سے ہم تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیتے ہیں، کہ تمہارے لیے ان میں بہت سے میوے ہوتے ہیں انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو ﴿١٩﴾ اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لئے سالن ہے ﴿٢٠﴾ تمہارے لئے چوپایوں میں بھی بڑی بھاری عبرت ہے۔ ان کے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں اور بھی بہت سے نفع تمہارے لئے ان

- وجود ﴿خلقتك ولم تك شيئاً﴾
- موت ﴿كل شيء هالك إلا وجهه﴾
- بعث بعد الموت ﴿أَلَيۡسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحۡـِۧيَ ٱلۡمَوۡتَىٰ﴾ (القیامۃ:40)

پیدائش سے موت کے چار مراحل

- بچپن: ﴿ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا﴾ "بصورت بچہ تمہاری پیدائش کرتے ہیں۔"
- جوانی: ﴿ثُمَّ لِتَبۡلُغُوٓاْ أَشُدَّكُمۡ﴾ "پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو۔"
- بڑھاپا: ﴿مِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ...﴾ ''تم میں سے کچھ (بڑھاپے کی عمر میں ہی) راہی عدم ہو جاتے ہیں۔"
- ارزل العمر: ﴿مِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرۡذَلِ ٱلۡعُمُرِ﴾ "اور کچھ ارذل العمر کو جا پہنچتے ہیں۔"

موت سے فیصلہ جزاء وسزا تک کے چار مراحل:

- قبر
- برزخ
- یوم الحساب
- ابدی حیات (جنت یا جہنم)

انسانی تخلیق کے مراحل ہوں یا بے آباد مردہ زمین کو زرخیز اور ہرے بھرے بنا دینے کے مراحل یہ سب کے سب ''المبدیٔ'' رب کے ''المعید'' ہونے پر شاہد ہیں گویا موت جتنی حق ہے اس سے کہیں بڑا حق سچ موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنا ہے......لہذا اس کی تیاری کرو۔

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا
هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ
اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا
فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ
عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾
وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا
اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ۚ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

میں ہیں ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو ﴿۲۱﴾ اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار
کرائے جاتے ہو ﴿۲۲﴾ یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اس کی قوم کی طرف
رسول بنا کر بھیجا، اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور
اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم (اس سے) نہیں ڈرتے ﴿۲۳﴾ اس کی قوم
کے کافر سرداروں نے صاف کہہ دیا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، یہ تم پر فضیلت
اور بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے اگر اللہ ہی کو منظور ہوتا تو کسی فرشتے کو اتارتا ہم
نے تو اسے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں سنا ہی نہیں ﴿۲۴﴾ یقیناً اس شخص کو
جنون ہے، پس تم اسے ایک وقت مقرر تک ڈھیل دو ﴿۲۵﴾ نوح (علیہ السلام) نے
دعا کی اے میرے رب ان کو جھٹلانے پر تو میری مدد کر ﴿۲۶﴾ تو ہم نے ان کی
طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا
جب ہمارا حکم آجائے اور تنور ابل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں
رکھ لے اور اپنے اہل کو بھی، مگر ان میں سے جن کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی
ہے خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو
سب ڈبوئے جائیں گے ﴿۲۷﴾ جب تو اور تیرے ساتھی کشتی پر باطمینان بیٹھ جاؤ تو
کہنا کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہی ہے جس نے ہمیں ظالم لوگوں سے نجات
عطا فرمائی ﴿۲۸﴾ اور کہنا کہ اے میرے رب! مجھے بابرکت اتارنا اتار اور تو ہی بہتر
ہے اتارنے والوں میں ﴿۲۹﴾ یقیناً اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور ہم بیشک
آزمائش کرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ پھر ان کے بعد ہم نے ایک اور امت پیدا کی ﴿۳۱﴾
پھر ان میں خود ان میں سے (ہی) رسول بھی بھیجا کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو

آیت:26 ساڑھے نوسو سال کی تبلیغ و دعوت کے بعد بالآخر رب سے دُعا کی

﴿فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾ (القمر:10)

''نوح علیہ السلام نے رب سے دعا کی، میں مغلوب اور کمزور ہوں میری مدد کر''

اللہ نے دُعا قبول فرمائی اور حکم دیا کہ میری نگرانی اور ہدایت کے مطابق کشتی تیار کرو۔

آیت:28 کشتی میں بیٹھ کر اللہ کا شکر کرنا کہ اس نے ظالموں کو بالآخر غرق کر کے، ان سے نجات عطا فرمائی اور کشتی کو خیر و عافیت کے ساتھ لگنے کی دُعا کی: ﴿رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ﴾ اس کے ساتھ وہ دُعا بھی پڑھ لی جائے جو نبی کریم ﷺ سواری پر بیٹھے پڑھ لیا کرتے تھے۔ اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر، اَللّٰهُ اَكْبَر

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ٥ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف:13-14)

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ
يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا
لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا
اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا
رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ
نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا
لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾
مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا
رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم کیوں نہیں ڈرتے؟ ﴿۳۲﴾ اور سردار قوم نے
جواب دیا، جو کفر کرتے تھے اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلاتے تھے اور ہم نے
انھیں دنیاوی زندگی میں خوشحال کر رکھا تھا کہ یہ تو تم جیسا ہی انسان ہے، تمہاری
ہی خوراک یہ بھی کھاتا ہے اور تمہارے پینے کا پانی ہی یہ بھی پیتا ہے ﴿۳۳﴾ اگر تم
نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری کر لی تو بیشک تم سخت خسارے والے
ہو ﴿۳۴﴾ کیا یہ تمہیں اس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر کر صرف خاک اور ہڈی
رہ جاؤ گے تو تم پھر زندہ کیے جاؤ گے ﴿۳۵﴾ نہیں نہیں دور اور بہت دور ہے وہ جس کا
تم وعدہ دیے جاتے ہو ﴿۳۶﴾ (زندگی) تو صرف دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے جیتے
رہتے ہیں اور یہ نہیں کہ ہم اٹھائے جائیں گے ﴿۳۷﴾ یہ تو بس ایسا شخص ہے جس نے
اللہ پر جھوٹ (بہتان) باندھ لیا ہے، ہم تو اس پر ایمان لانے والے نہیں ہیں
﴿۳۸﴾ نبی نے دعا کی کہ پروردگار! ان کے جھٹلانے پر میری مدد کر ﴿۳۹﴾ جواب ملا کہ یہ
تو بہت ہی جلد اپنے کیے پر پچھتانے لگیں گے ﴿۴۰﴾ بالآخر عدل کے تقاضے کے
مطابق چیخ نے پکڑ لیا اور ہم نے انھیں کوڑا کرکٹ کر ڈالا پس ظالموں کے لئے
دوری ہو ﴿۴۱﴾ ان کے بعد ہم نے اور بھی بہت سی امتیں پیدا کیں ﴿۴۲﴾ نہ تو کوئی امت
اپنے وقت مقررہ سے آگے بڑھی اور نہ پیچھے رہی ﴿۴۳﴾ پھر ہم نے لگاتار رسول بھیجے
جب جب جس امت کے پاس اس کا رسول آیا اس نے جھٹلایا، پس ہم نے ایک
کو دوسرے کے پیچھے لگا دیا اور انھیں افسانہ بنا دیا۔ ان لوگوں کو دوری ہے جو
ایمان قبول نہیں کرتے ﴿۴۴﴾ پھر ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اور اس کے بھائی
ہارون (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا ﴿۴۵﴾ فرعون اور
اس کے لشکروں کی طرف، پس انہوں نے تکبر کیا اور تھے ہی وہ سرکش لوگ ﴿۴۶﴾
کہنے لگے کہ کیا ہم اپنے جیسے دو شخصوں پر ایمان لائیں؟ حالانکہ خود ان کی قوم
(بھی) ہمارے ماتحت ہے ﴿۴۷﴾ پس انہوں نے دونوں کو جھٹلایا آخر وہ بھی ہلاک
شدہ لوگوں میں مل گئے ﴿۴۸﴾ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب (بھی) دی کہ
لوگ راہ راست پر آ جائیں ﴿۴۹﴾ ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشانی

آیت:49 امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات، فرعون اور اُس کی قوم کو غرق کرنے کے بعد دی گئی اور نزولِ تورات کے بعد اللہ نے کسی قوم کو عذاب عام سے ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ مومنوں کو یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ کافروں سے جہاد کریں۔

اٰیَۃً وَّ اٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیۡنٍ ﴿۵۰﴾ یٰۤاَیُّہَا الرُّسُلُ
کُلُوۡا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ ﴿۵۱﴾ وَ
اِنَّ ہٰذِہٖۤ اُمَّتُکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ اَنَا رَبُّکُمۡ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوۡۤا
اَمۡرَہُمۡ بَیۡنَہُمۡ زُبُرًا ؕ کُلُّ حِزۡبٍۭ بِمَا لَدَیۡہِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۵۳﴾
فَذَرۡہُمۡ فِیۡ غَمۡرَتِہِمۡ حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّہُمۡ بِہٖ
مِنۡ مَّالٍ وَّ بَنِیۡنَ ﴿ۙ۵۵﴾ نُسَارِعُ لَہُمۡ فِی الۡخَیۡرٰتِ ؕ بَلۡ لَّا
یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ ہُمۡ مِّنۡ خَشۡیَۃِ رَبِّہِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ﴿ۙ۵۷﴾

بنایا اور ان دونوں کو بلند صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ
دی ﴿۵۰﴾ اے پیغمبر! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے
میں بخوبی واقف ہوں ﴿۵۱﴾ یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم
سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو ﴿۵۲﴾ پھر انہوں نے خود (ہی) اپنے
امر (دین) کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لئے، ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس
ہے اس پر اترا رہا ہے ﴿۵۳﴾ پس آپ (بھی) انھیں انکی غفلت میں ہی کچھ مدت
پڑا رہنے دیں ﴿۵۴﴾ کیا یہ (یوں) سمجھ بیٹھے ہیں؟ کہ ہم جو بھی ان کے مال و اولاد
بڑھا رہے ہیں ﴿۵۵﴾ وہ ان کے لئے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں
نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں ﴿۵۷﴾

آیت:50 کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بغیر باپ کے ہوئی، جو رب کی قدرت کی ایک نشانی ہے، جس طرح آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے اور حوّا علیہا السلام کو بغیر مادہ کے حضرت آدم علیہ السلام سے دیگر تمام اِنسانوں کو ماں اور باپ سے پیدا کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے۔

رَبۡوَۃٍ بلند جگہ سے بیت المقدس اور معین چشمہ جاری سے مراد وہ چشمہ ہے جو ایک قول کے مطابق ولادت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت اللہ نے بصور خرق عادت، حضرت مریم علیہا السلام کے پیروں کے نیچے سے جاری فرمایا تھا، جیسا کہ سورہ مریم میں گزرا ہے۔

آیت:51 طیبات سے مراد پاکیزہ اور لذت بخش چیزیں ہیں۔ ہر پاکیزہ چیز اللہ نے حلال قرار دی ہے اور ہر حلال چیز پاکیزہ اور لذت بخش ہے۔ خبائث کو اللہ نے اِس وجہ سے حرام کیا ہے کہ وہ اثرات اور نتائج کے لحاظ سے پاکیزہ نہیں ہے۔ گو خبائث خور قوموں کو اپنے ماحول اور عادت کی وجہ سے ان میں ایک گونہ لذت محسوس ہوتی ہو۔ عمل صالح وہ ہے جو شریعت یعنی قرآن و حدیث کے موافق ہو، نہ کہ وہ جسے لوگ اچھا سمجھیں، کیوں کہ لوگوں کو تو بدعت بھی بہت اچھی لگتی ہے۔ بلکہ اصل بدعتیوں کے ہاں جتنا اہتمام بدعت کا ہے اتنا فرائض اسلام اور سنن و مستحبات کا بھی نہیں ہے اکل حلال کے ساتھ عمل صالح کی تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور یہ ایک دوسرے کے معاون ہیں حلال کھانے سے عمل صالح آسان ہوتا ہے اور عمل صالح انسان کو حلال کھانے پر آمادہ کرتا ہے اور اسی پر قناعت کرنے کا سبق دیتا ہے اسی لیے اللہ رب العزت نے تمام پیغمبروں کو اِن دونوں باتوں کا حکم دیا چنانچہ تمام پیغمبر محنت کر کے حلال کی روزی کمانے اور کھانے کا اہتمام کرتے رہے جس طرح حضرت داؤد کے بارے میں آتا ہے کہ: كَانَ يَاكُلُ مِن كَسْبِ يَدِهٖ "اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے"۔ (بخاری، البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ)

حدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں، میں بھی اہلِ مکہ کی بکریاں چند قراریط کے عوض چَرا تا رہا ہوں"۔ (صحیح بخاری کتاب الاجارۃ، باب رعی الغنم علی قراریط)

حدیث: ایک اِسلامی معاشرے میں حرام خوروں کے لیے عزت و شرف کا کوئی مقام نہیں، چاہے وہ قارون کے خزانوں کے مالک ہوں، احترام و تکریم کے مستحق صرف وہ لوگ ہیں جو محنت کر کے حلال کی روزی کھاتے ہیں چاہے روکھی سوکھی ہو۔ اِس لیے نبی کریم ﷺ نے اِس کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ "اللہ رب العزت حرام کمائی والے کا صدقہ قبول فرماتا ہے نہ ہی اس کی دعا"۔ (صحیح مسلم کتاب زکوۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب) ہمیں بھی عزت اور ذلت کے معیار کو اپنانا چاہیے جو اللہ کے یہاں ہے۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸ۙ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا
يُشْرِكُوْنَ ۝۵۹ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى
رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝۶۰ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا
سٰبِقُوْنَ ۝۶۱ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ
بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۲ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ
اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝۶۳ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا
مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝۶۴ؕ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۫
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۶۵ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝۶۶ۙ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝۶۷ اَفَلَمْ
يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۶۸ؗ اَمْ
لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۶۹ؗ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ

یقیناً جولوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ۝۵۸ اور جو اپنے رب کے
ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ۝۵۹ اور جولوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان
کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۝۶۰ یہی ہیں جو
جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ
جانے والے ہیں ۝۶۱ ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے
اور ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو حق کے ساتھ بولتی ہے، ان کے اوپر کچھ بھی
ظلم نہ کیا جائے گا ۝۶۲ بلکہ ان کے دل اس طرف سے غفلت میں ہیں اور ان کے
لئے اس کے سوا بھی بہت سے اعمال ہیں جنہیں وہ کرنے والے ہیں ۝۶۳ یہاں
تک کہ جب ہم نے ان کے آسودہ حال لوگوں کو عذاب میں پکڑ لیا تو بلبلانے
لگے ۝۶۴ آج مت بلبلاؤ یقیناً تم ہمارے مقابلہ پر مدد نہ کئے جاؤ گے ۝۶۵ میری
آیتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے
بھاگتے تھے ۝۶۶ اکڑتے اینٹھتے افسانہ گوئی کرتے اسے چھوڑ دیتے تھے ۝۶۷
کیا انہوں نے اس بات میں غور و فکر ہی نہیں کیا بلکہ ان کے پاس وہ آیا جو
ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا ۝۶۸ یا انہوں نے اپنے پیغمبر کو
پہچانا نہیں کہ اس کے منکر ہو رہے ہیں ۝۶۹ یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے

آیت:60 یعنی اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے بھی رہتے ہیں کہ کسی کوتاہی کی وجہ سے ہمارا عمل یا صدقہ نامقبول قرار نہ پا جائے۔

حدیث: حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ نے پوچھا "ڈرنے والے کون ہیں؟ وہ جو شراب پیتے، بدکاری کرتے اور چوریاں کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، وہ لوگ جو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، صدقہ وخیرات کرتے ہیں لیکن ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں نامقبول نہ ٹھہریں" ترمذی تفسیر سورۃ المومنون۔ مسند احمد ۱۶۰، ۱۹۵۔ گویا نیک لوگ نیکی کر کے گھمنڈ میں مبتلا نہیں ہوتے، بلکہ خوف الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں۔

آیت:67 سمر کے اصل معنی ہے چاندنی عام طور پر چاندراتوں میں کعبہ کے اردگرد بیٹھ کر کفار مکہ باتیں کرتے تھے، اس لیے یہ لفظ راتوں کی گفتگو کے لیے استعمال ہونے لگا۔ یہاں اس کے معنی خاص طور پر ان باتوں کے ہیں۔ جو قرآنِ کریم اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں وہ کرتے تھے اور اس کی بنا پر وہ حق کی بات سننے اور قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے یعنی چھوڑ دیتے۔ اور بعض نے ہجر کے معنی ہذیاں گوئی اور بعض نے فحش گوئی کے کیے ہیں۔

یعنی راتوں کی گفتگو میں تم قرآن کی شان میں ہذیاں بکتے ہو یا بے ہودہ اور فحش باتیں کرتے ہو جن میں کوئی بھلائی نہیں۔ (فتح القدیر، ایسر التفاسیر)

اس بات سے مراد قرآن کریم ہے یعنی اس میں غور کر لیتے تو انہیں اس پر ایمان لانے کی توفیق نصیب ہو جاتی۔

بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ
اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ
اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْـَٔـلُهُمْ خَرْجًا
فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ
الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ
شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ
الْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي
الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ
اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ
الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا
لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ

بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لایا ہے۔ ہاں ان میں اکثر حق سے چڑنے والے
ہیں ﴿۷۰﴾ اگر حق ہی ان کی خواہشوں کا پیرو ہو جائے تو زمین و آسمان اور ان کے
درمیان کی ہر چیز درہم برہم ہو جائے حق تو یہ ہے کہ ہم نے انھیں ان کی نصیحت
پہنچا دی ہے لیکن وہ اپنی نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں ﴿۷۱﴾ کیا آپ ان سے
کوئی اجرت چاہتے ہیں؟ یاد رکھئے کہ آپ کے رب کی اجرت بہت ہی بہتر ہے
اور وہ سب سے بہتر روزی رساں ہے ﴿۷۲﴾ یقیناً آپ انھیں راہ راست کی طرف
بلا رہے ہیں ﴿۷۳﴾ بیشک جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ سیدھے راستے سے
مڑ جانے والے ہیں ﴿۷۴﴾ اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور ان کی تکلیفیں دور کر دیں
تو یہ تو اپنی اپنی سرکشی میں جم کر اور بہکنے لگیں ﴿۷۵﴾ اور ہم نے انھیں عذاب میں پکڑا
تاہم یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی عاجزی اختیار
کی ﴿۷۶﴾ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو اسی
وقت فوراً مایوس ہو گئے ﴿۷۷﴾ وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور
دل پیدا کئے، مگر تم بہت (ہی) کم شکر کرتے ہو ﴿۷۸﴾ اور وہی ہے جس نے تمہیں
پیدا کر کے زمین میں پھیلا دیا اور اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے ﴿۷۹﴾ اور وہی ہے
جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور رات دن کے ردوبدل کا مختار بھی وہی ہے۔ کیا تم کو
سمجھ بوجھ نہیں ﴿۸۰﴾ بلکہ ان لوگوں نے بھی ویسی ہی بات کہی جو اگلے کہتے چلے
آئے ﴿۸۱﴾ کہ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے کیا پھر بھی ہم ضرور
اٹھائے جائیں گے ﴿۸۲﴾ ہم سے ہمارے باپ دادوں سے پہلے ہی سے یہ وعدہ
ہوتا چلا آیا ہے کچھ نہیں یہ صرف اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ﴿۸۳﴾ پوچھیے تو سہی کہ
زمین اور اس کی کل چیزیں کس کی ہیں؟ بتلاؤ اگر جانتے ہو ﴿۸۴﴾ فوراً جواب دیں
گے کہ اللہ کی، کہہ دیجئے کہ پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے ﴿۸۵﴾ دریافت کیجئے

آیت:76 عذاب سے مراد یہاں وہ شکست ہے جو جنگ بدر میں کفار مکہ کو ہوئی جس میں ان کے ستر ۷۰ آدمی مارے گئے تھے یا وہ قحط سالی کا
عذاب ہے جو نبی کریم ﷺ کی بددعا کے نتیجے میں آیا تھا آپ نے دعا فرمائی تھی: **اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ** "اے اللہ
جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں سات سال قحط رہا۔ اسی طرح قحط سالی میں انہیں مبتلا کر کے اس کے مقابلے میں میری مدد
فرما"۔ (البخاری۔ کتاب الدعوات، باب الدعا علی المشرکین، ومسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوۃ اذا نزلت بالمسلمین نازلۃ)
چنانچہ کفار مکہ اس قحط سالی میں مبتلا کیے گئے۔ جس پر حضرت سفیان نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہیں اللہ کا اور رشتہ داری کا واسطہ دے کر کہا۔
اب تو ہم جانوروں کی کھالیں اور خون تک کھانے پر مجبور ہو گئے ہیں جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر)

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

کہ ساتوں آسمانوں کا اور بہت باعظمت عرش کا رب کون ہے؟ ۝ وہ لوگ جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے ۝ پوچھئے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا اگر تم جانتے ہو تو بتلاؤ؟ ۝ یہی جواب دیں گے کہ اللہ ہی ہے۔ کہہ دیجئے پھر تم کدھر جادو کر دیئے جاتے ہو ۝ حق یہ ہے کہ ہم نے انھیں حق پہنچا دیا ہے اور یہ بیشک جھوٹے ہیں ۝ نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ اور کوئی معبود ہے، ورنہ ہر معبود اپنی مخلوق کو لئے لئے پھرتا اور ہر ایک دوسرے پر چڑھ دوڑتا جو اوصاف یہ بتلاتے ہیں ان سے اللہ پاک (اور بے نیاز) ہے ۝ وہ غائب حاضر کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے ۝

انکار شرک وشرکاء:

آیت:91_92 علمی افادات:

ان آیات میں ایک منطقی عمل اور عقلوں کو اپیل کرنے والے دنیاوی مشاہدے کا بیان ہے، جس کے تناظر میں رب تعالیٰ نے دو امور باور کرائے۔

☐ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ ☐ اس کا کوئی شریک نہیں

کیونکہ اس کارخانہ حیات میں اولاد اپنے باپ کے ساتھ قدم بقدم شریک کار ہوتی ہے، اور وراثت کا حق بھی رکھتی ہے، جو امر اسے اپنی ملکیت کا احساس دلاتا ہے، تو وہ اس میں تصرف کو بھی اپنا حق سمجھتی ہے۔

لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور اپنی صفات میں یکتا و اکیلا ہے۔ تخلیق کائنات میں بھی تدبیر و تصرف کائنات میں بھی کہیں اس کا کوئی شریک وسہیم نہیں ہے۔ اسی لئے اس کی یکتائی کا لازمی تقاضا ہے کہ نہ اس کی بیوی ہو اور نہ ہی کوئی اولاد ورنہ غیر محسوس طریقے سے ان کی شرکت لازم آئے گی، جبکہ وہ تو وحدہ لاشریک ہے تو اس نے واضح فرما دیا [ما اتخذ من ولد] اس نے کوئی اولاد نہیں رکھی۔

لہذا فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنا، یا عیسی وعزیر علیہما السلام کو اللہ کے بیٹے کہنا قطعاً خلاف قیاس ہے۔

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا﴾ (مریم:۸۸۔۹۲)

"اور کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے۔ (ایسا کہنے والو یہ تو) تم بری بات (زبان پر) لاتے ہو۔ قریب ہے کہ اس (افترا) سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں۔ کہ انہوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا۔ اور خدا کو شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔"

چونکہ اپنے لئے اولاد کی نفی فرما دی تو یہ پھر واضح کر دیا کہ اس کا کوئی شریک بھی نہیں ہے۔ (مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ) جب تخلیق کائنات اور تدبیر امور کائنات اور تصرف فی الکون میں اس کا کوئی شریک نہیں تو عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ بنایا جائے۔

اس مسئلہ کو بڑے منطقی انداز میں سمجھایا، فرمایا کہ: اگر اللہ کے ساتھ تخلیق کائنات میں شریک ہونے کا کوئی اور بھی دعویدار ہوتا یا کسی کو اللہ کے ساتھ شریک گردانا جاتا تو اس کا حتمی نتیجہ یہ ہوتا کہ ان شرکاء اللہ میں سے ہر ایک اپنے اپنے حصے کے تخلیقی عمل کے تناسب سے اپنی ملکیت کا دعویدار بن

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

آپ دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا وعدہ انھیں دیا جا رہا ہے ﴿۹۳﴾ تو اے رب! تو مجھے ان ظالموں کے گروہ میں نہ کرنا ﴿۹۴﴾ ہم جو کچھ وعدے انھیں دے رہے ہیں سب آپ کو دکھا دینے پر یقیناً قادر ہیں ﴿۹۵﴾ برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو، جو کچھ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں ﴿۹۶﴾

جاتا، اور اپنا اپنا تخلیق کردہ حصہ الگ کر کے اس پر اپنا حق جتاتا اور وہ اپنی ایجادات کا خود مالک ہونا بروز بازو منواتا۔

نتیجتاً: ان خداؤں کے مابین استحقاق کی جنگ چھڑ جاتی، طاقتور اور نسبتاً کمزور کی پنجہ آزمائی کی نوبت آتی، اور ایک دوسرے کے خلاف محاذ جنگ کھل جاتا ہر ایک اپنا غلبہ واستحکام چاہتا، اپنی حدود مملکت کیلئے توسیعی عزائم پر کاربند ہو جاتا۔ ارض وسماء کا نظام درھم برہم ہو کر رہ جاتا، ایک خلفشار رہوتا، کشت وخون کی ہولی کھیلی جاتی، جیسا کہ دنیاوی ملوک وسلاطین کا وطیرہ ہوتا ہے اور اس طرح نظام کائنات میں استقرار تو کجا اس کی اینٹ سے اینٹ بجتی نظر آتی۔ (چنانچہ قادر مطلق خالق کائنات نے یہ باور کرا دیا کہ صرف اور صرف اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں کہ جو خالق ومالک ہے، مصرف ومدبر ہے، تو وہی معبود برحق ہے۔)

آیت:94 حدیث: نبی کریم ﷺ دعا فرماتے تھے:

وَإِذَا أَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ (ترمذی، تفسیر سورہ ص و مسند احمد، جلد5، ص، 243)

"اے اللہ جب تو کسی قوم پر آزمائش یا عذاب بھیجنے کا فیصلہ کرلے تو اس سے پہلے پہلے مجھے دنیا سے اٹھالے"۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ﴾ (فصلت:34)

''برائی ایسے طریقے سے دور کرو جو اچھا ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا گہرا دوست بن جائے گا"۔

نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ہر اہم کام کی ابتدا اللہ کے نام سے کرو۔ یعنی بسم اللہ پڑھ کر کیوں کہ اللہ کی یاد، شیطان کو دور کرنے والی چیز ہے۔

امام احمد، ابوداود، ترمذی، اور نسائی وغیرہم نے عبداللہ بن عمر بن العاص سے روایت کی ہے۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کی نصیحت کرتے تھے تاکہ شیطان نیند کی حالت میں ڈرا نہ سکے۔

بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ

"میں اللہ کا نام لے کر سوتا ہوں اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ذریعے اس کے غضب، اس کی سزا، اس کے بندوں کے شر، اور شیطان کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئے"

ابوداود اور ترمذی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ شیطان سے پناہ مانگتے اور کہتے تھے۔

أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

"میں اللہ کے ذریعے جو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں یعنی اس کے وسوسہ سے پھونک مارنے سے، اور منہ کے تھوکنے سے پناہ مانگتا ہوں"۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ
ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ
قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى
الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ
وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا
قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾
قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ
مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

اور دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ
چاہتا ہوں ﴿٩٧﴾ اور اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس
آجائیں ﴿٩٨﴾ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے
اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے ﴿٩٩﴾ کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر
نیک اعمال کرلوں ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے
ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک ﴿١٠٠﴾ پس
جب صور پھونک دیا جائیگا اس دن نہ تو آپس کے رشتے ہی رہیں گے، نہ آپس کی
پوچھ گچھ ﴿١٠١﴾ جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہوگیا وہ تو نجات والے ہوگئے ﴿١٠٢﴾ اور جن
کے ترازو کا پلہ ہلکا ہوگیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کرلیا جو ہمیشہ جہنم
واصل ہوئے ﴿١٠٣﴾ ان کے چہروں کو آگ جھلستی رہے گی اور وہ وہاں بدشکل بنے
ہوئے ہونگے ﴿١٠٤﴾ کیا میری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت نہیں کی جاتی تھیں؟ پھر
بھی تم انھیں جھٹلاتے تھے ﴿١٠٥﴾ کہیں گے کہ اے پروردگار! ہماری بدبختی ہم پر
غالب آگئی (واقعی) ہم تھے ہی گمراہ ﴿١٠٦﴾ اے پروردگار! ہمیں یہاں سے نجات
دے اگر اب بھی ہم ایسا ہی کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں ﴿١٠٧﴾ اللہ تعالیٰ فرمائے گا
پھٹکارے ہوئے یہیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام نہ کرو ﴿١٠٨﴾ میرے بندوں کی
ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے
ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ﴿١٠٩﴾
(لیکن) تم انھیں مذاق ہی اڑاتے رہے یہاں تک کہ (اس مشغلے نے) تم کو
میری یاد (بھی) بھلا دی اور تم ان سے مذاق کرتے رہے ﴿١١٠﴾ میں نے آج انھیں
ان کے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں ﴿١١١﴾ اللہ
تعالیٰ دریافت فرمائے گا کہ زمین میں باعتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے؟ ﴿١١٢﴾

آیت:100 موت آجانے کے بعد ان کے اور دنیا کی طرف دوبارہ لوٹائے جانے کے درمیان دُنیا کی باقی عمر حائل ہوجائے گی اور عالم برزخ میں رہیں گے یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی تو وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔لیکن وہ زندگی عمل کی نہیں، بلکہ حساب وجزا کی زندگی ہوگی۔
یہ آرزو، ہر کافر موت کے وقت، دوبارہ اُٹھائے جانے کے وقت بارگاہ الٰہی میں قیام کے وقت اور جہنم میں دھکیل دیے جانے کے وقت کرتا ہے اور کرے گا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔قرآنِ کریم میں اِس مضمون کو متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے۔مثلاً: سورہ منافقون، ١٠، ١١، سورہ ابراہیم ٤٤، الاعراف ٥٣، حم السجدہ ١٢، انعام ٢٧، ٢٨، الشوریٰ ٤٤، المومن ١١، ١٢، الفاطر ٣٧ وغیرہا من الآیات۔

قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ
لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم، گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجئے ﴿۱۱۳﴾ اللہ تعالیٰ فرمائے گا فی الواقع تم وہاں بہت ہی کم رہے ہو اے کاش! تم اسے پہلے ہی جان لیتے؟ ﴿۱۱۴﴾ کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے ﴿۱۱۵﴾ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے ﴿۱۱۶﴾ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں ﴿۱۱۷﴾ اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے ﴿۱۱۸﴾

ایاتھا ۶۴ ۲۴ سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۲ رکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ نور مدنی ہے اس میں 64 آیات، 9 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِیَةُ

یہ وہ سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی ہے اور مقرر کر دی ہے اور جس میں ہم نے کھلی آیتیں (احکام) اتارے ہیں تاکہ تم یاد رکھو ﴿۱﴾ زنا کار عورت و مرد میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ ان پر اللہ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہ کھانا چاہیئے، اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے ﴿۲﴾ زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے اور سے نکاح نہیں کرتا اور زنا کار عورت بھی

آیت:1 صاحب محاسن التنزیل لکھتے ہیں کہ اس سورت میں اللہ کے نور کو ایک مثال کے ذریعے اس طرح بیان کیا گیا ہے اس سے بنی نوع انسان کو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے اس کا نام "سورۃ النور" رکھا گیا ہے۔

زمانہ نزول: یہ سورت مدنی دور میں غزوۃ بنی المصطلق کے بعد نازل ہوئی تھی۔ جو محمد بن اسحاق "کتاب السیرۃ" کی روایت کے مطابق شعبان ۶ ھ میں واقع ہوا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس غزوہ سے واپسی میں مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے مشہور واقعہ افک پیش آیا، یعنی ام المومنین عائشہ صدیقہ کی عفت و پاکدامنی پر منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول نے تہمت دھری تھی، جس کی تفصیل اس سورت میں موجود ہے۔

اس سورت میں پردہ اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی عفت پاکدامنی کی حفاظت سے متعلق بہت سے مسائل بیان کیے گئے ہیں جو اسلامی سوسائٹی کا طرّۂ امتیاز ہیں۔

آیت:2 اس آیت کریمہ میں زانیہ اور زانی کا حکم بیان کیا گیا ہے زانی یا زانیہ اگر غیر شادی شدہ، آزاد، بالغ، اور عاقل ہوں گے تو جیسا کہ اس آیتِ کریمہ میں آیا ہے، انہیں ۱۰۰ کوڑے لگائے جائیں گے اور جمہور علماء کے نزدیک ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیے جائیں گے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شہر بدر کرنے کا تعلق حاکم وقت سے ہے اگر وہ چاہے تو کرے، اور اگر چاہے تو صرف کوڑے لگانے پر اکتفا کرے۔ جمہور کی دلیل

لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ وَ
الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ
اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

بجز زانی یا مشرک مرد کے اور نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا
گیا ﴿۳﴾ جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کر
سکیں تو انھیں اسی کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ فاسق لوگ
ہیں ﴿۴﴾ ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا
اور مہربانی کرنے والا ہے ﴿۵﴾ جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں

صحیحین کی ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے مروی ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ ایک مزدور نے اس آدمی کی بیوی کے ساتھ زنا کیا جس کے پاس وہ کام کرتا تھا، تو آپ نے اُسے ۱۰۰ کوڑے لگانے اور ایک سال تک شہر بدر کرنے کا حکم دیا تھا۔

اگر وہ دونوں غلام اور باندی ہوں گے تو ان میں سے ہر ایک کو پچاس کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس کی دلیل سورہ النساء آیت ۲۵ میں ہے۔

﴿فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء:25)

"اگر لونڈیاں زنا کریں تو انہیں آزاد عورتوں کی آدھی سزا دی جائے" یعنی پچاس کوڑے اور غلام کو بھی لونڈی پر قیاس کرتے ہوئے پچاس کوڑے لگائے جائیں۔

سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا اس کے مطابق بدکار مرد اور عورت کی سزا مقرر کر دی ہے، وہ تم مجھ سے سیکھ لو، اور وہ یہ ہے کنوارے (غیر شادی شدہ) مرد اور عورت کے لیے سو، سو کوڑے اور (شادی شدہ) مرد اور عورت کو سو، سو کوڑے اور سنگساری کے ذریعے سے مار دیا جائے۔ (صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزنا، والسنین)

پھر آپ نے شادی شدہ زانیوں کو عملاً سزائے رجم دی اور سو کوڑے جو (چھوٹی سزا ہے) بڑی سزا میں مدغم ہو گئے اب شادی شدہ زانیوں کے لیے سزا صرف رجم (سنگساری) ہے عہد رسالت مآب ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اور عہد صحابہ میں بھی یہی سزا دی گئی اور بعد میں تمام امت کے فقہاء و علماء بھی اسی کے قائل رہے اور آج تک قائل ہیں۔

بعض صحابہ نے بدکار عورتوں سے نکاح کرنے کی طلب کی، جس پر یہ آیت نازل ہوئی، یعنی انہیں ایسا کرنے سے روک دیا گیا۔

اسی سے استدلال کرتے ہوئے علماء نے کہا ہے کہ ایک شخص نے جس عورت سے یا عورت نے جس مرد سے بدکاری کی ہو ان کا آپس میں نکاح جائز نہیں۔ ہاں اگر وہ خالص توبہ کر لیں تو پھر ان کے درمیان نکاح جائز ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

آیت :4 اِس میں قذف (بہتان تراشی) کی سزا بیان کی گئی ہے جو شخص کسی پاکدامن (مرد یا عورت پر زنا کی تہمت عائد کرے) بطور ثبوت چار گواہ پیش نہ کر سکیں۔ ان کے لیے ۳ حکم بیان کیے گئے ہیں۔

- انہیں اسی (80) کوڑے لگائے جائیں۔
- شہادت قبول نہ کی جائے۔
- وہ عند اللہ و عند الناس فاسق ہیں۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ
شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ
عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ
تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨ وَ
الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ اِنَّ
الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ
هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ
تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١

اوران کا کوئی گواہ بجز خودان کی ذات نہ ہوتو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت
یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں ۝٦ اور پانچویں
مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو ۝٧ اور اس
عورت سے سزا اس طرح دور ہو سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ
یقیناً اس کا مرد جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے ۝٨ اور پانچویں دفع کہے کہ اس
پر اللہ کا عذاب ہو اگر اس کا خاوند سچوں میں سے ہو ۝٩ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ
ہوتا (توتم پر مشقت اترتی) اور اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے ۝١٠ جو لوگ یہ
بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے تم اسے
اپنے لئے برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے ہاں ان میں سے ہر ایک
شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا ہے اور ان میں سے جس نے اس کے
بہت بڑے حصے کو سر انجام دیا ہے اس کے لئے عذاب بھی بہت بڑا ہے ۝١١

آیت: 7 اس میں لعان کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنی آنکھوں سے کسی غیر کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھا، جس کا وہ خود تو عینی گواہ ہے لیکن چونکہ زنا کی حد کے اثبات کے لیے چار مردوں کی عینی گواہی ضروری ہے اس لیے جب تک وہ اپنے ساتھ مزید تین عینی گواہ پیش نہ کرے، اس کی بیوی پر زنا کی حد نہیں لگ سکتی، لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد ایسی بدچلن بیوی کو برداشت کر لینا بھی اس کے لیے ناممکن ہے۔

شریعت نے اس کا حل یہ پیش کیا ہے کہ یہ شخص عدالت میں یا حکم مجاز کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ کہے گا کہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانے پر سچا ہے یا یہ بچہ یہ حمل اس کا نہیں ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے گا اگر یہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔

آیت: 8 اگر خاوند کے جواب میں بیوی چار مرتبہ قسم کھا کر یہ کہہ دے کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر اس کا خاوند سچا ہے (اور میں جھوٹی ہوں) تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو تو اس سورت میں وہ زنا کی سزا سے بچ جائے گی۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جُدائی ہو جائے گی اسے لعان اِس لیے کہتے ہیں کہ اس میں دونوں ہی اپنے آپ کو جھوٹا ہونے کی صورت میں مستحق لعنت قرار دیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایسے بعض واقعات پیش آئے، جن کی تفصیل حدیث میں موجود ہے، وہی واقعات اِن آیات کے نزول کا سبب بنے۔

آیت: 11 اس واقعہ کو بخاری، سنن، مسلم اور دیگر محدثین نے یہاں مذکورہ اٹھارہ آیتوں کے شان نزول کے طور پر تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کے لیے پردہ کی فرضیت کے بعد، نبی کریم ﷺ ٦ ھ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق کے لیے "رابغ" کی طرف روانہ ہوئے جو مدینۃ المنورہ اور جدہ کے درمیان واقع ہے۔ واپسی میں ایک رات مدینۃ المنورہ کے قریب پڑاؤ ڈالا، اور حج کو روانہ ہو گئے۔

روانگی سے قبل ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قضائے حاجت کے لیے گئیں تو ان کا ہار اُن کے گلے سے گر گیا، جب انہیں پتہ چلا تو اسی کو تلاش کرنے لگیں یہاں تک کہ قافلہ روانہ ہو گیا۔ اور لوگوں نے اِن کا خالی ہودج اونٹ پر یہ سمجھ کر رکھ دیا کہ وہ اس کے اندر بیٹھی ہیں جب واپس آئیں تو

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۲ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝۱۳	اسے سنتے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک کمائی کیوں نہ کی کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا صریح بہتان ہے ۝۱۲ وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے نزدیک محض جھوٹے ہیں ۝۱۳

دیکھا قافلہ جا چکا ہے اس لیے اپنی چادر اوڑھ کر وہیں یہ سوچ کر بیٹھ گئیں کہ جب قافلے والوں کو ان کی عدم موجودگی کا علم ہوگا تو واپس آئیں گے۔

صفوان بن معطل انصاری رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس زمانے کے مطابق وہیں رُک گئے تھے تاکہ صبح کی روشنی میں دیکھ لیں قافلے والوں کا کوئی سامان تو نہیں رہ گیا ہے۔

جب انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اچانک دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اپنا اونٹ قریب لا کر بٹھا دیا، حضرت عائشہ صدیقہ اس پر سوار ہوگئیں، اور صفوان اونٹ کو ہانکتے ہوئے چل پڑے جب یہ قافلے کے پاس پہنچے تو منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی نے فوراً موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ آج یہ بچ کر نہیں آئی ہے اور اس بات کو اس نے خوب ہوا دی۔ اور صحابہ وصحابیات میں سے چار آدمی اس کی اس افترا پردازی سے متاثر ہو کر اس کا ساتھ دینے لگے جس کے نام یہ ہیں۔

زید بن رفاعہ، حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش، کچھ دوسرے لوگ بھی متاثر ہوئے مدینے آنے کے بعد یہ خبر چاروں طرف پھیل گئی، رسول اللہ ﷺ، اہلِ بیت اور صحابہ کرام کے گھروں میں شدید اضطراب اور پریشانی آ گئی۔

رسول اللہ ﷺ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت ہی زیادہ ملال خاطر ہو گئے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان آیات کریمہ میں عائشہ صدیقہ اور صفوان بن معطل کی براءت اور پاک دامنی نازل کی، اور مدینے کے سوگوار ماحول میں خوشیوں کی لہر دوڑ گئی، واقعات سے متعلق ضروری تفصیلات آیات کی تفسیر کے ضمن میں آئیں گی۔

ابن جریر طبری نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے اس سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول ہیں۔

بخاری، ابن المنذر، طبرانی اور بیہقی وغیرہم نے یہی روایت کی ہے امام طبری لکھتے ہیں کہ اِن آیات کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حسان، مسطح، حمنہ بنت جحش کو کوڑے لگوائے اور عبداللہ بن ابی کو چھوڑ دیا، علماء نے اس کی کئی توجیہات بیان کی ہیں، ایک توجیہ ہے کہ جو مخلص مسلمان تھے، آپ ﷺ نے چاہا حد قائم کر کے ان کے گناہ مٹ جائیں، اور عبداللہ بن ابی کا گناہ اُس کے کفر اور نفاق کے ساتھ اٹھا کر آخرت کے لیے چھوڑ دیا جائے، امام العز بن عبدالسلام اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو کوڑے نہیں لگوائے کہ حد کو جاری کرنے کے لیے دلیل کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے یا تہمت لگانے والا اپنی زبان سے اقرار کرے، اور واقعہ افک میں سے کوئی بات نہیں پائی گئی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی اس کی خبر دی تھی، لیکن مسند احمد اور سنن کی روایات کے مطابق امام طبری کا مذکورہ بالا قول ہی راجع ہے۔

آیت :13 اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو ایک تشریحی حکم کی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جب عبداللہ بن ابی نے یہ بات اپنی زبان سے کہی تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ مسلمان اس سے چار گواہوں کا مطالبہ کرتے تو وہ چار کیا ایک گواہ بھی پیش نہیں کر سکتا، تو اس کا جھوٹ اسی کی طرف لوٹ جاتا اور اس پر بہتان تراشی کی حد جاری کی جاتی، لیکن مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا، اسی لیے اس آیتِ کریمہ میں ان کو ڈانٹ پلائی گئی ہے کہ تم لوگوں نے منافق کی تکذیب کیوں نہیں کی۔ مسلم سوسائٹی، میں ایسے شر پھیلانے کا موقع کیوں دیا؟

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ
مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ
عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ
سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ
اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ
وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَ
الْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۠ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ
اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات
کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا ﴿١٤﴾
جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات
نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی، گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ
تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت بڑی بات تھی ﴿١٥﴾ تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں
نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ! تو پاک ہے، یہ
تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے ﴿١٦﴾ اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی
بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو ﴿١٧﴾ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں
بیان فرما رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے ﴿١٨﴾ جو لوگ مسلمانوں میں
بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں
دردناک عذاب ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے ﴿١٩﴾ اگر تم
پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت
رکھنے والا مہربان ہے (تم پر عذاب اتر جاتا) ﴿٢٠﴾ ایمان والو! شیطان کے قدم
بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے
کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے
کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے، کر
دیتا ہے اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے ﴿٢١﴾ تم میں سے جو بزرگی اور
کشادگی والے ہیں انھیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجروں کو فی
سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھالینی چاہیئے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ
تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا ہے ﴿٢٢﴾

آیت:19 اِس آیتِ کریمہ میں بھی مسلمانوں کو عتاب کیا گیا ہے اور اُن پر احسان بھی جتایا گیا ہے کہ اللہ نے محض اپنے فضل وکرم سے تمہیں درگزر کر دیا ورنہ جس طرح کی غلطی تم لوگوں نے کی تھی، اللہ کا شدید عذاب تم پر نازل ہونا چاہیے تھا۔

آیت:22 امام بخاری ومسلم، ترمذی، احمد اور طبری وغیرہم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے "واقعہ افک" سے مطابق ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں آتا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مسطح بن اثاثہ کی کفالت کرتے تھے، جو ان کے خالہ زاد بھائی تھے جب انہوں نے واقعہ "افک" کے موقع سے افترا پردازوں کی ہاں میں ہاں ملایا اور اللہ کی طرف سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت آگئی، تو ابوبکر صدیق نے قسم کھالی کہ اب وہ مسطح کی کفالت نہیں کریں گے۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ابوبکر نے اسے سُنا تو کہا اللہ کی قسم، میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف کردے، اور دوبارہ مسطح کی کفالت جاری کردی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۲۳ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۲۴ يَوْمَىِٕذٍ
يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۲۵
اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ
الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ
بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۲۸ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا

جولوگ پاک دامن بھولی بھالی باایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا وآخرت
میں ملعون ہیں اوران کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے ۲۳ جبکہ ان کے مقابلے میں
ان کی زبانیں اوران کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ۲۴ اس دن
اللہ تعالیٰ انھیں پورا پورا بدلہ حق وانصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ
اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے ۲۵ خبیث عورتیں خبیث مرد
کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک
مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں ایسے پاک لوگوں
کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کررہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں، ان
کے لئے بخشش ہے اور عزت والی روزی ۲۶ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا
اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لےلو اور وہاں کے رہنے والوں کو
سلام نہ کرلو یہی تمہارے لئے سراسر بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۲۷ اگر
وہاں تمہیں کوئی بھی نہ مل سکے تو پھر اجازت ملے بغیر اندر نہ جاؤ۔ اور اگر تم سے
لوٹ جانے کو کہا جائے تو تم لوٹ ہی جاؤ، یہی بات تمہارے لئے پاکیزہ ہے، جو
کچھ تم کررہے ہو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ۲۸ ہاں غیر آباد گھروں میں جہاں تمہارا

آیت:26 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی براءت سے متعلق یہ آخری آیت ہے اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہاں ''خبیثات'' سے مراد بُرے کلمات اور ''خبیثون'' سے مراد بُرے لوگ ہیں، اسی طرح طیبات سے مراد اچھے کلمات، اور ''طیبون'' سے مراد اچھے لوگ ہیں۔

یعنی خبیث عورتیں اور مرد ہمیشہ بری باتیں کرتے ہیں، اور اچھی عورتیں اور مرد ہمیشہ اچھی باتیں کرتے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کو خبیث کہا گیا ہے جنہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی کے خلاف بات بنائی تھی اور جن صحابہ کرام نے ابتدا سے ہی اس بات کو نہیں مانا تھا، انہیں ''اچھے لوگوں'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایک تفسیر یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ خبیث سے مراد عبداللہ بن ابی اور طیب اور طیبہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں یعنی ابن ابی خبیث کو خبیث بیوی ملے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو طیب ہیں اس لیے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا جیسی طیبہ (اچھی) بیوی ملی ہیں۔

آیت کے دوسرے حصے میں عائشہ صدیقہ اور صفوان بن معطل کی براءت و پاکدامنی کی صراحت کردی گئی ہے کہ اللہ کہ یہ نیک بندے عبداللہ بن ابی کی بہتان تراشی سے بالکل پاک ہیں۔

آیت:27 اگر کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کے گھر میں داخل ہونا چاہے تو اسے چاہیے کہ السلام علیکم کہے اور داخل ہونے کی اجازت مانگے اور ایسا تین بار کرے اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو ورنہ واپس چلا جائے۔

آیتِ کریمہ میں (حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا) کا لفظ آیا ہے جس کا معنی اجازت لینا ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اجازت لے کر داخل ہونا مانوس انسان کی خصوصیت ہے اور بغیر اجازت کے داخل ہونا وحشی جانور کا کام ہے کہ وہ کسی بھی گھر میں بغیر اجازت داخل ہوجاتا ہے۔

بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى
جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ
اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ
بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ
الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ
الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا

کوئی فائدہ یا اسباب ہو، جانے میں تم پر کوئی گناہ نہیں تم جو کچھ بھی ظاہر کرتے ہو
اور جو چھپاتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ﴿٢٩﴾ مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی
نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت رکھیں یہ ان کے لئے پاکیزگی
ہے، لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے ﴿٣٠﴾ مسلمان عورتوں سے کہو
کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی
زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی
اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے
اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں سے یا اپنے خاوند
کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا
اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو
شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع
نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم
ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ
نجات پاؤ ﴿٣١﴾ تم سے جو مرد عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک
بخت غلام لونڈیوں کا بھی اگر وہ مفلس بھی ہونگیں تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل
سے غنی بنا دے گا اللہ تعالیٰ کشادگی والا علم والا ہے ﴿٣٢﴾ اور ان لوگوں کو پاک دامن

آیت:32 اَیامیٰ ایم کی جمع ہے ایم اسی عورت کو کہا جاتا ہے جس کا خاوند نہ ہو جس میں کنواری بیوہ اور مطلقہ تینوں آجاتی ہیں۔
اور ایسے مرد کو بھی ایم کہتے ہیں جس کی بیوی نہ ہو آیت میں خطاب اولیا سے ہے کہ نکاح کردو، یہ نہیں فرمایا کہ نکاح کرلو، کہ مخاطب نکاح کرنے والے مرد و عورت ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ عورت ولی کی اجازت اور رضا مندی کے بغیر از خود اپنا نکاح نہیں کرسکتی جس کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے (لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ) "ولی کے بغیر نکاح نہیں"۔

دوسری حدیث: (أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)
"جس عورت نے ولی کی اجازت کی بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے، وہ نکاح باطل ہے، وہ نکاح باطل ہے"۔ (ترمذی 1021، مسند احمد 23236)
یہ حدیث صحیح ہے جس کی پوری تفصیل شیخ البانی کی کتاب "ارواء الغلیل" (ج 6) میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔
علامہ انور شاہ کشمیری نے بھی اس کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ (فیض الباری ج 4، باب لا نکاح الا بولی)

حدیث: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: (فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي) ''جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں'' اس فرمان سے نکاح کی اہمیت اور تاکید واضح ہوجاتی ہے۔ (بخاری رقم 5063 کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، مسلم ص 1020، کتاب النکاح)

يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَ الَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ
الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ۖ
وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى
الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَمَنۡ
يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۳۳ وَلَقَدۡ
اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ
وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۳۴ اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ
نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ
كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ
وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰى
نُوۡرٍ ؕ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ
لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝۳۵ فِىۡ بُيُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ

رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے مالدار بنادے، تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انھیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انھیں بھی دو، تمہاری جو لونڈیاں پاک دامن رہنا چاہتی ہیں انھیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انھیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے ۝۳۳ ہم نے تمہاری طرف کھلی اور روشن آیتیں اتار دی ہیں اور ان لوگوں کی کہاوتیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ۝۳۴ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس کے نور کی مثال مثل ایک طاق کے ہے جس پر چراغ ہو اور چراغ شیشہ کی طرح قندیل میں ہو اور شیشہ مثل چمکتے ہوئے روشن ستارے کے ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ مشرقی ہے نہ مغربی خود وہ تیل قریب ہے کہ آپ ہی روشنی دینے لگے اگر چہ اسے آگ نہ بھی چھوئے نور پر نور ہے اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جسے چاہے لوگوں (کے سمجھانے) کو یہ مثالیں اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے ۝۳۵ ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں

اور قرآن کی تیسری خوبی یہ ہے کہ پورا قرآن اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے نصیحت آموز ہے۔
اور جن کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہو اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہو انہیں اس قرآن سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔
آیت:35 ''نور'' سے مراد ''نور والا'' یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے، جس نے پوری کائنات کو شمس وقمر اور کواکب کے ذریعے روشن ومنور کر رکھا ہے ابن عباس نے ''نور'' کی تفسیر ''ہادی کیا ہے'' یعنی جو تمام کائنات کا ہادی اور رہنما ہے، مفسر ابوالسعود لکھتے ہیں کہ ''نور والے'' کو نور سے تعبیر کر کے روشنی کی ''انتہائی قوت'' کی طرف اشارہ ہے، اور اس طرف بھی اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اللہ خود اپنی ذات کے ذریعے ظاہر ہے اور اپنے سوا تمام موجودات کو اس نے ظاہر کیا ہے جس طرح روشنی بذات خود ظاہر ہوتی ہے اور دوسری چیزیں اس کے ذریعے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ''نور'' کی اضافت سماوات وارض کی طرف کی گئی ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ کی ذات پوری کائنات کو روشن کیے ہوئے ہے۔
حدیث سے بھی اللہ کا نور ثابت ہوا ہے۔ (وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ) (بخاری، باب التهجد بالليل، ومسلم كتاب صلوٰة المسافرين، باب دعاء صلاة الليل)
پس اللہ، اِس کی ذات نور ہے اور ہر ظاہری ومعنوی نور کا خالق، اس کا عطا کرنے والا اور اس کی طرف ہدایت کرنے والا صرف ایک اللہ ہے۔
(ایسر التفاسیر، تفسیر ابن کثیر، بخاری ومسلم الطبری)

يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِيْنَ

اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو ﴿۳۶﴾ ایسے لوگ جنھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہوجائیں گی ﴿۳۷﴾ اس ارادے سے کہ اللہ انھیں اوران کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ جس چاہے بیشمار روزیاں دیتا ہے ﴿۳۸﴾ اور کافروں کے اعمال

جس طرح مسجدوں میں تجارت وکاروبار شوروشغب ممنوع ہیں کیوں کہ یہ مسجد کے اصل مقصد، عبادت کے منافی ہیں اسی طرح اللہ کا ذکر کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ صرف ایک اللہ کا ذکر کیا جائے اسی کی عبادت کی جائے اور صرف اسی کو مدد کے لیے پکارا جائے۔

﴿وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (الجن:18) ''مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو''

﴿مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ﴾

یہ بندہ مومن کے دل میں اللہ رب العزت کے نور کی مثال ہے اور اللہ نے اپنے بندے رسول اللہ ﷺ کو اس نور کا سب سے وافر حصہ دیا ہے۔

آیاتِ مبینات: قرآنِ کریم ہے جس میں ہر اس چیز کا بیان ہے۔ جس کا تعلق انسان کے دین اور اخلاق سے ہے جس پر اس کی فلاح وسعادت کا انحصار ہے۔

﴿وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (الانعام:18) ''ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان میں کوتاہی نہیں کی''۔

جسے ہدایت نصیب ہونی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے نظر صحیح اور قلب صادق عطا فرما دیتا ہے جس سے اس کے لیے ہدایت کا راستہ کھل جاتا ہے صراط مستقیم سے مراد یہی ہدایت کا راستہ ہے اسے اختیار کر کے انسان اپنی منزل مقصود، جنت تک پہنچ جاتا ہے۔

علمی افادات:

آیت:36 تا 38 مومن کیلئے مسجد، مچھلی کیلئے پانی کی حیثیت رکھتی ہے، اس کا دل ہمیشہ مسجدوں کے ساتھ اٹکا رہتا ہے، پھر روزِ آخرت اس کا شماران چھ خوش نصیبوں میں ہوگا جنھیں اس روز رب کے عرش کا سایہ نصیب ہونا ہے، مساجد کی تعمیر وترقی میں کردار ادا کرنا اس کا شیوہ ہوتا ہے، مساجد کے آداب کا لحاظ رکھنا اس کی پہچان ہے، اسی لئے تو مساجد کی طرف کھچے چلے آنا خود اس کے ایمان کی شہادت ہے، مساجد کو ادائیگی نماز، تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، تعلیم اسلام، تبلیغ دین اور شرعی امور کا مرکز بنایا جانا چاہیے۔ لغو وبیہودہ گفتگو، لہوولعب، حتیٰ کہ ان میں آوازیں تک بلند کرنا مساجد کی حرمت وتقدس کے خلاف ہے۔ یہ اللہ کے گھر ہیں، یہاں جلال الٰہی کو ذہنوں پر غالب رکھ کر رکوع وسجود، قیام وعبادت، تسبیح وتحمید، تکبیر وتقدیس، ذکر ودعا، انابت ورجوع، توبہ واستغفار کا رنگ غالب رکھنا مومن کی پہچان ہے یہاں بندے کو اپنے رب کا جتنا قرب میسر آتا ہے وہ کہیں اور نہیں آ سکتا۔

(أقرب ما يكون العبد إلى ربه وهو ساجد) بندہ بحالتِ سجدہ اپنے رب سے قریب تر ہوتا ہے۔

لہذا ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی پہچان میں فرمایا کہ:

اللہ کے گھروں (مساجد) میں ایمان کے سچے سپوت ''رجال'' صبح وشام (یعنی ہر وقت) اس کی تسبیح وتحمید اور تہلیل وتکبیر میں اس طرح لگے رہتے ہیں کہ کسی قسم کے دنیاوی لالچ، مال کی طمع، تجارت وکمائی کی ہوس، خرید وفروخت کی ضرورتیں بھی انہیں نہ تو ذکر اللہ سے بیگانہ کر سکتی ہیں، اور نہ ہی

كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا
جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ
يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالطَّيْرُ
صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ
الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ
يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ
اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ
اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ
يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ

مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں جیسے پیاسا شخص دور سے
پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا، ہاں اللہ کو
اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے، اللہ بہت جلد حساب کر
دینے والا ہے ﴿۳۹﴾ یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہ میں
ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو پھر اوپر سے بادل چھائے
ہوئے ہوں۔ الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے درپے ہیں۔ جب اپنا ہاتھ
نکالے تو اسے بھی قریب ہے کہ نہ دیکھ سکے اور بات یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہی
نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی ﴿۴۰﴾ ع کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ
آسمانوں اور زمین کی کل مخلوق اور پر پھیلائے اڑنے والے کل پرند اللہ کی تسبیح
میں مشغول ہیں۔ ہر ایک کی نماز اور تسبیح اسے معلوم ہے لوگ جو کچھ کریں اس سے
اللہ بخوبی واقف ہے ﴿۴۱﴾ زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی
کی طرف لوٹنا ہے ﴿۴۲﴾ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے، پھر
انھیں ملاتا ہے پھر انھیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے، پھر آپ دیکھتے ہیں ان کے درمیان مینہ
برستا ہے وہی آسمانوں کی جانب اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے، پھر
جنہیں چاہے ان کے پاس انھیں برسائے اور جن سے چاہے ان سے انھیں ہٹا
دے بادلوں ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی
روشنی لے چلی ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ ہی دن اور رات کو ردوبدل کرتا رہتا ہے آنکھوں
والوں کے لئے تو اس میں یقیناً بڑی بڑی عبرتیں ہیں ﴿۴۴﴾ تمام کے تمام چلنے
پھرنے والے جانداروں کو اللہ تعالیٰ ہی نے پانی سے پیدا کیا ان میں سے بعض تو
اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں بعض دو پاؤں پر چلتے ہیں بعض چار پاؤں پر، اللہ
تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۴۵﴾ بلا شبہ

اقامتِ نماز اور ادائیگی زکوۃ کے عمل سے انہیں بے رغبت کر سکتی ہیں۔
ان کا مطمع نظر صرف یہ ہوتا ہے کہ جس دن بہت سے دل دہل جائیں گے اور بہت سی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی، اس دن ان پر اللہ اپنے فضل واحسان کا سایہ فرمادے، اور انہیں ان کے اچھے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے بلکہ حسنِ ادائیگی کے صلہ کے طور پر اپنی رحمت سے ان کی جزاء میں مزید انعامات کا اضافہ بھی فرمادے۔
ایسے اعمال سے سرفراز انسان ہی سچے مومن ہیں، اور مذکورہ اعمال وخصوصیات کی مومنانہ شان اور پہچان کے عظیم شاہکار ہیں۔

اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰہُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾ وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی
فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا
دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ یَّکُنْ لَّہُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْٓا اِلَیْہِ مُذْعِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ ؕ اَفِیْ
قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ
وَرَسُوْلُہٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَہُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا
سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ
وَرَسُوْلَہٗ وَ یَخْشَ اللّٰہَ وَ یَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾

ہم نے روشن اور واضح آیتیں اتار دی ہیں اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھی راہ دکھا دیتا
ہے ﴿۴۶﴾ اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے اور فرماں بردار
ہوئے پھر ان میں سے ایک فرقہ اس کے بعد بھی پھر جاتا ہے۔ یہ ایمان والے
ہیں (ہی) نہیں ﴿۴۷﴾ جب یہ اس بات کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ اللہ اور اس کا
رسول ان کے جھگڑے چکا دے تو بھی ان کی ایک جماعت منہ موڑنے والی بن
جاتی ہے ﴿۴۸﴾ ہاں اگر انہی کو حق پہنچتا ہو تو مطیع و فرماں بردار ہو کر اس کی طرف چلے
آتے ہیں ﴿۴۹﴾ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا یہ شک و شبہ میں پڑے ہوئے
ہیں؟ یا انھیں اس بات کا ڈر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی نہ
کریں؟ بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بڑے ظالم ہیں ﴿۵۰﴾ ایمان والوں کا قول تو یہ
ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ان میں فیصلہ کر
دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا یہی لوگ کامیاب ہونے والے
ہیں ﴿۵۱﴾ جو بھی اللہ تعالیٰ کی، اس کے رسول کی فرماں برداری کریں، خوف الٰہی
رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں ﴿۵۲﴾

علمی افادات:

آیت: 51۔52 ان آیات میں مومنین کی یہ پہچان بتائی گئی ہے کہ: وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی تیسری چیز کو داخل دین نہیں سمجھتے، سچے اہل ایمان تو قرآن وحدیث سنتے ہی، ان کی دعوت کی ندا کان میں پڑتے ہی فرحت و شادمانی سے پکار اٹھتے ہیں کہ "**سَمِعْنَا وأطعنا**" ہم نے سنا بھی احترام و توقیر سے اور اس پر ہمارا سر تسلیم بھی خم ہے۔ حقیقی کامیاب، بامراد اور نجات یافتہ یہی لوگ ہیں۔

جناب عبادہ بن الصامت t جو بدری صحابی ہیں، انصاری ہیں بلکہ انصار جماعت کے ایک معتبر سردار ہیں......انہوں نے اپنے بھتیجے جنادہ بن امیہ کو بوقت انتقال فرمایا: بغور سنو کہ تمہیں کرنا کیا ہے! یاد رکھو کہ: تنگی ہو یا آسانی، خوشی ہو یا غم تمہیں سمع و اطاعت کا پیکر بننا ہے، اگر تمارا حق چھینا بھی جا رہا ہو تمہیں عدل و سچائی کو لازم پکڑنا ہے، اہل اور دیانتدار ذمہ داران کا حق اطاعت ادا کرتے رہنا، ہاں: اگر وہ کسی کھلی نافرمانی۔ معصیت و گناہ۔ کا حکم دیں تو نہ ماننا، کتاب اللہ کی خلاف ورزی کا کوئی بھی کہے ہرگز نہ ماننا، کتاب اللہ کی ہی پیروی کو پہچان بنا کر اسی میں لگے رہنا۔''

چنانچہ: جو شخص اللہ اور رسول کا فرمانبردار بن جائے، جو حکم ملے بجالائے، جس چیز سے روک دیں رک جائے، جو کبھی گناہ ہو بھی جائے تو اس سے خائف و تائب ہو، آئندہ کیلئے اس سے مکمل کنارہ کش رہے اپنا معاملہ کتاب و سنت پر پیش کرے، اللہ و رسول کے فیصلوں اور احکامات کے آگے چوں چراں کرنے کی سوچ بھی نہ سکتا ہو، بلکہ انہیں بقلب و جان ایسا قبول کرے کہ جیسے یہی اس کے دل کی آواز ہو۔

ایسے لوگ تمام بھلائیوں کو سمیٹنے والے اور تمام برائیوں سے بچ جانے والے ہیں، اور وہی دنیا اور آخرت میں نجات یافتہ ہیں۔

اس تصویر کا دوسرا رخ انہی آیات مبارکہ سے قبل کی آیات میں یوں مذکور ہے کہ:

اہل نفاق زبان سے تو ایمان و اطاعت کا اقرار کرتے ہیں، لیکن ان کے دل و دماغ میں اللہ و رسول کے احکامات قبول کرنے میں گھٹن، تنگی، بلکہ

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا
تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ
عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ
الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫

بڑی پختگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کا حکم ہوتے ہی
نکل کھڑے ہونگے۔ کہہ دیجئے کہ بس قسمیں نہ کھاؤ (تمہاری) اطاعت (کی
حقیقت) معلوم ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے ﴿۵۳﴾ کہہ
دیجئے کہ اللہ کا حکم مانو، رسول اللہ کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو
رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی
جوابدہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے ہدایت تو تمہیں اس وقت ملے گی جب رسول کی
ماتحتی کرو سنو رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے ﴿۵۴﴾ تم میں سے ان
لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے
کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے
پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما
دے گا جسے ان کو وہ امن امان سے بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے
میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور
کفر کریں وہ یقیناً فاسق ہیں ﴿۵۵﴾ نماز کی پابندی کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے
رسول کی فرماں برداری میں لگے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۵۶﴾ یہ خیال آپ کبھی بھی
نہ کرنا کہ منکر لوگ زمین میں (ادھر ادھر بھاگ کر) ہمیں ہرا دینے والے ہیں ان
کا اصلی ٹھکانا تو جہنم ہے جو یقیناً بہت ہی برا ٹھکانا ہے ﴿۵۷﴾ ایمان والو! تم سے تمہاری
ملکیت کے غلاموں کو اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہ پہنچے ہوں (اپنے
آنے کی) تین وقتوں میں اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔ نماز فجر سے پہلے
اور ظہر کے وقت جب کہ تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد

ناپسندیدگی اور نفرت ہوتی ہے اگر انہیں بحالت اکراہ و مجبوری کتاب و سنت اور اللہ و رسول کے فیصلوں پر گھسیٹ بھی لایا جائے تو ان شرعی فیصلوں میں اگر انہیں اپنا کوئی مفاد نظر آ رہا ہوتا ہے تو اطاعت و فرمانبرداری کے بلند و باگ دعوے کرتے ہوئے ہنسی خوشی چلے آتے ہیں، اور اگر یہ شرعی فیصلہ ان کے مزاج اور طبعی خواہش اور مفادات کے خلاف جاتا نظر آتا ہے تو حق کی طرف پلٹ کر دیکھتے بھی نہیں، بلکہ اس میں ناحق کئی کئی کیڑے نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان اوصاف بد کے حاملین پکے منافق لوگ ہیں۔

اللہ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء:65)

"تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔"

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ
طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۸ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ
فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۹ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ
لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ
مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝۶۰ لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَي الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَي
الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اٰبَاۗىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي
اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۶۱ۧ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہ تینوں وقت تمہاری (خلوت) اور پردہ کے ہیں، ان وقتوں کے ماسوا نہ تم پر کوئی
گناہ ہے اور نہ ان پر، تم سب آپس میں ایک دوسرے کے پاس بکثرت آنے
جانے والے ہو (ہی)، اللہ اس طرح کھول کھول کر اپنے احکام سے بیان فرمار ہا
ہے۔ اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمت والا ہے ۝۵۸ اور تمہارے بچے (بھی)
جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان کے اگلے لوگ اجازت مانگتے ہیں
انھیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان
فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم وحکمت والا ہے ۝۵۹ بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح
کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی
گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں تاہم اگر ان سے
بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہت افضل ہے، اور اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا
ہے ۝۶۰ اندھے پر، لنگڑے پر، بیمار پر اور خود تم پر (مطلقاً) کوئی حرج نہیں کہ تم
اپنے گھروں سے کھالو یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں
سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے
چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں یا اپنے ماموؤں کے
گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کے کنجیوں
کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ
تم سب ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو
اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کرو، دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ
تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ، یوں ہی اللہ تعالیٰ کھول کھول کر تم سے اپنے احکام
بیان فرمارہا ہے تاکہ تم سمجھ لو ۝۶۱ باایمان لوگ تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس

آیت: 61 آدمی کو اپنی بیوی بچوں کو سلام کرنا بالعموم گراں گزرتا ہے، لیکن اہلِ ایمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق ایسا کریں۔ آخر اپنے بیوی بچوں کو سلامتی کی دُعا سے کیوں محروم رکھا جائے۔

امام مسلم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کا حجاب نور ہے اگر وہ ہٹادے تو اس کے چہرے کے انوار ان تمام مخلوقات کو خاکستر کر دیں، جہاں تک اس کی نگاہ پڑے اور مسلم ہی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے رب کو دیکھا؟ تو آپ نے فرمایا: ایک نور دیکھا، اُسے کہاں دیکھ سکتا تھا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں ایک نور تھا، جسے نور کے ایک حجاب کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى
يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ
شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا
تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ
عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ

کے رسول پر یقین رکھتے ہیں اور جب ایسے معاملہ میں جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہوتی ہے نبی کے ساتھ ہوتے ہیں تو جب تک آپ سے اجازت نہ لیں نہیں جاتے۔ جو لوگ ایسے موقع پر آپ سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں یہی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں پس جب ایسے لوگ آپ سے اپنے کسی کام کے لئے اجازت طلب کریں تو آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دے دیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگیں، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۶۲﴾ تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کر لو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے ہوتا ہے تم میں سے انھیں اللہ خوب جانتا ہے جو نظر بچا کر چپکے سے سرک جاتے ہیں سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے ﴿۶۳﴾ آگاہ ہو جاؤ کہ آسمان و

مقام نبوت:

آیت:63 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (الحجرات:4)

"جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات:2)

"اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (الحجرات:1)

"مومنو! (کسی بات کے جواب میں) خدا اور اسکے رسول سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا سنتا جانتا ہے۔"

﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ﴾ (يس:30-31)

"بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔"

﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (الأنعام:10، الانبیاء:41)

"اور تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں۔ سو جو لوگ ان میں سے تمسخر کیا کرتے تھے ان کو تمسخر کی سزا نے آ گھیرا۔"

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾

زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جس روش پر تم ہو وہ اسے بخوبی جانتا ہے اور جس دن یہ سب اس کی طرف لوٹائے جائیں گے اس دن ان کو ان کے کئے سے وہ خبردار کردے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے ﴿۶۴﴾

ایاتها ۷۷ ۲۵ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ۴۲ رکوعاتها ۶

سورۃ فرقان مکی ہے اس میں 77 آیات ،6 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ

بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ تمام لوگوں کے لئے آگاہ کرنے والا بن جائے ﴿۱﴾ اس اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا نہ اس کی سلطنت میں کوئی ساتھی ہے اور ہر چیز کو

﴿وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (التوبۃ:61)

''اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے (ان سے) کہہ دو کہ (وہ) کان (ہے تو) تمہاری بھلائی کے لئے۔ اور خدا کا اور مومنوں (کی بات) کا یقین رکھتا ہے۔ اور جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں انکے لئے رحمت ہے۔ اور جو لوگ رسول خدا ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں ان کے لئے عذاب الیم (تیار) ہے۔''

اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ جس طرح تم ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نہیں پکارو مثلاً محمد ﷺ بلکہ یا رسول اللہ ﷺ یا نبی اللہ ﷺ کہو (یہ آپ کی زندگی کے لیے تھا، جب کہ صحابہ کرام کو ضرورت پیش آتی تھی کہ آپ سے مخاطب ہوں) دوسرے معنی یہ ہیں کہ رسول ﷺ کی بددعاء کو دوسروں کی بددعا کی طرح مت سمجھو، اس لیے کہ آپ ﷺ کی دُعا تو قبول ہوتی ہے۔ اس لیے نبی ﷺ کی بددعا مت لو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

❁❁❁❁❁

آیت :1 نام: اِس سورت میں فرقان کا لفظ 3 بار آیا ہے جو قرآنِ کریم کی اہم ترین صفت ہے، اسی لیے اس کا یہی نام رکھ دیا گیا ہے مکی دور کی سورتوں کی طرح اس میں بھی قرآن کریم رسول اکرم ﷺ کی نبوت اور دینِ اسلام کی صداقت کے مطابق کفار مکہ کے شبہات کی تردید کی گئی ہے اور انہیں ایمان اور اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی نبوت عالم گیر ہے اور آپ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہادی اور رہنما بنا کر بھیجے گئے ہیں، جس طرح دوسرے مقام پر فرمایا۔

﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:158)

" (اے محمد ﷺ) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں"۔

حدیث: اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سرخ اور کالے تمام لوگوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم)

اہلِ جنت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہائش کے لیے بہت ہی اچھی جگہ ملے گی اور انہیں بہت ہی عمدہ آرام گاہ دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا ہے: ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا﴾ (الفرقان:76)

"اُس میں جنتی ہمیشہ رہیں گے وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے"۔

لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝۲
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا
يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّ
لَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَ
اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚۛ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴ۚۛ وَقَالُوْۤا
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ
اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ
يَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ
نَذِيْرًا ۝۷ۙ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ
قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ
ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ۧ تَبٰرَكَ
الَّذِيْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ وَ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۟
وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ۚ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ
بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ۝۱۲ وَ اِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا
ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ؕ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا
وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵ لَهُمْ فِيْهَا مَا
يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝۱۶ وَ يَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ

اس نے پیدا کر کے ایک مناسب انداز ٹھہرایا ہے ۝۲ ان لوگوں نے اللہ کے سوا
جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے
جاتے ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت وحیات
کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں ۝۳ اور کافروں نے کہا یہ تو بس خود اسی کا
گھڑا گھڑایا جھوٹ ہے جس پر اور لوگوں نے بھی اس کی مدد کی ہے، دراصل یہ
کافر بڑے ہی ظلم اور سرتاسر جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں ۝۴ اور یہ بھی کہا کہ یہ تو
اگلوں کے افسانے ہیں جو اس نے لکھا رکھے ہیں بس وہی صبح وشام اس کے سامنے
پڑھے جاتے ہیں ۝۵ کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان وزمین
کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے مہربان ہے ۝۶ اور
انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا
ہے، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا، کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر
ڈرانے والا بن جاتا ۝۷ یا اس کے پاس کوئی خزانہ ہی ڈال دیا جاتا یا اس کا کوئی
باغ ہی ہوتا جس میں سے یہ کھاتا اور ان ظالموں نے کہا کہ تم ایسے آدمی کے پیچھے
ہو لئے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے ۝۸ خیال تو کیجئے! کہ یہ لوگ آپ کی نسبت کیسی
کیسی باتیں بناتے ہیں۔ پس جس سے خود ہی بہک رہے ہیں اور کسی طرح راہ پر
نہیں آسکتے ۝۹ اللہ تعالیٰ تو ایسا بابرکت ہے کہ اگر چاہے تو آپ کو بہت سے ایسے
باغات عنایت فرمادے جو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہت ہی بہتر ہوں جس
کے نیچے نہریں لہریں لے رہی ہوں اور آپ کو بہت سے (پختہ) محل بھی دے
دے ۝۱۰ بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے
والوں کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ۝۱۱ جب وہ انھیں دور سے
دیکھے گی تو یہ غصے سے بپھرنا اور دھاڑنا سنیں گے ۝۱۲ اور جب یہ جہنم کی کسی تنگ جگہ
میں مشکیں کس کر پھینک دیئے جائیں گے تو وہاں اپنے لئے موت ہی موت
پکاریں گے ۝۱۳ (ان سے کہا جائے گا) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی
اموات کو پکارو ۝۱۴ آپ کہہ دیجئے کہ یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشگی والی جنت جس کا وعدہ
پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے، جو ان کا بدلہ ہے اور ان کے لوٹنے کی اصلی جگہ
ہے ۝۱۵ وہ جو چاہیں گے ان کے لئے وہاں موجود ہوگا، ہمیشہ رہنے والے۔ یہ تو
آپ کے رب کے ذمے وعدہ ہے جو قابل طلب ہے ۝۱۶ اور جس دن اللہ تعالیٰ
انھیں اور سوائے اللہ کے جنہیں یہ پوجتے رہے، انھیں جمع کر کے پوچھے گا کہ کیا

عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا
كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ
بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ
نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ
اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ
لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾

میرے ان بندوں کوتم نے گمراہ کیا یا یہ خود ہی راہ سے گم ہو گئے ﴿١٧﴾ وہ جواب دیں
گے کہ تو پاک ذات ہے خود ہمیں ہی یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا اوروں کو اپنا
کارساز بناتے بات یہ ہے کہ تو نے انھیں اوران کے باپ دادوں کو آسودگیاں
عطا فرمائیں یہاں تک کہ وہ نصیحت بھلا بیٹھے، یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے
والے ﴿١٨﴾ تو انہوں نے تمہیں تمہاری تمام باتوں میں جھٹلایا، اب نہ تو تم عذابوں
کے پھیرنے کی طاقت ہے، نہ مدد کرنے کی تم میں سے جس نے ظلم کیا ہے ہم
اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ﴿١٩﴾ ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب
کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم
نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا کیا تم صبر کرو گے؟
تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے ﴿٢٠﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ
نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ
مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ࣙالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ
يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ
فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ

اور جنہیں ہماری ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں
نہیں اتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے ان
لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی
ہے ﴿۲۱﴾ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن ان گناہگاروں کو کوئی
خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے یہ محروم ہی محروم کئے گئے ﴿۲۲﴾ اور انہوں نے جو
جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انھیں پراگندہ ذروں کی
طرح کر دیا ﴿۲۳﴾ البتہ اس دن جنتیوں کا ٹھکانا بہتر ہوگا اور خواب گاہ بھی عمدہ
ہوگی ﴿۲۴﴾ اور جس دن آسمان بادل سمیت پھٹ جائیگا اور فرشتے لگا تار
اتارے جائیں گے ﴿۲۵﴾ اور اس دن صحیح طور پر ملک صرف رحمٰن کا ہی ہوگا
اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا ﴿۲۶﴾ اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں
کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول اللہ کی راہ اختیار کی
ہوتی ﴿۲۷﴾ ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ﴿۲۸﴾ اس نے
تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو

آیت: 27 تا 28 شرک فی الرسالت حرام ہے:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾

"پیغمبر اور مسلمانوں کو شایاں نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں۔ تو ان کے لئے بخشش مانگیں گو وہ ان کے قرابت دار ہی ہوں۔" (التوبۃ: 113)

﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ (الأحزاب: 37)

"اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو اور خدا سے ڈرو اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مومنوں کے لئے انکے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔"

﴿عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾
وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَ هُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾﴾ (عبس: 1-11)

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے ﴿۲۹﴾ اور رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! بیشک میری امت نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا ﴿۳۰﴾ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن

"(محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے۔ کہ انکے پاس ایک نابینا آیا۔ اور تم کو کیا خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔ یا سوچتا تو سمجھنا اسے فائدہ دیتا۔ جو پروا نہیں کرتا۔ اس کی طرف تو تم توجہ کرتے ہو۔ حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو تم پر کچھ الزام نہیں۔ اور جو تمہارے پاس دوڑتا ہوا آیا۔ اور (خدا سے) ڈرتا ہے۔ اس سے تم بے رخی کرتے ہو۔ دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے۔"

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (الانعام:52)

" اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اُسکی ذات کے طالب ہیں انکو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔ ان کے حساب (اعمال) کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں (پس ایسا نہ کرنا) اگر انکو نکالو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔"

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ (الکھف:28)

"اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اسکی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہنا ماننا۔"

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾﴾

"(یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور میں اس کے سواء کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا۔ ہاں خدا کی طرف سے احکام کا اور اسکے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی) میرے ذمے ہے اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔" (الجن: 21-23)

﴿وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ﴾ (الانعام:35)

"اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سُرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو) پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔ اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا۔"

آیت: 29 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان کی صفت یہی ہے کہ اپنے پیروکاروں سے جھوٹے وعدے کرتا ہے اور گمراہی کی راہ پر دور تک لے جاتا ہے پھر بھٹکتا ہوا چھوڑ کر چل دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے یہ شکوہ دنیا میں کیا تھا امام ابن القیم رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ''ھجر قرآن'' یعنی قرآن کریم کو چھوڑ دینا کئی طرح سے ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص اسے غور سے نہ سنے اور اس پر ایمان نہ لائے اس پر عمل نہ کرے، اپنے تمام معاملات میں اسے فیصل

مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ
بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ
اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَ
قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَ
اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ
الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَ
كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ
السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَ
اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَھٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ
رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَ
سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾
اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰــهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾
اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا
كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى

گناہگاروں کو بنا دیا ہے اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا کافی ہے ﴿٣١﴾ اور
کافروں نے کہا اس پر قرآن سارا کا سارا ایک ساتھ ہی کیوں نہ اتارا گیا اسی
طرح ہم نے (تھوڑا تھوڑا) کر کے اتارا تا کہ اس سے ہم آپ کا دل قوی رکھیں،
ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر ہی پڑھ سنایا ہے ﴿٣٢﴾ یہ آپ کے پاس جو کوئی مثال لائیں
گے ہم اس کا سچا جواب اور عمدہ دلیل آپ کو بتا دیں گے ﴿٣٣﴾ جو لوگ اپنے منہ کے
بل جہنم کی طرف جمع کئے جائیں گے وہی بدتر مکان والے اور گمراہ تر راستے
والے ہیں ﴿٣٤﴾ اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے ہمراہ ان کے بھائی
ہارون کو ان کا وزیر بنا دیا ﴿٣٥﴾ اور کہہ دیا کہ تم دونوں ان لوگوں کی طرف جاؤ جو
ہماری آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں۔ پھر ہم نے انھیں بالکل ہی پامال کر دیا ﴿٣٦﴾ اور قوم
نوح نے بھی جب رسولوں کو جھوٹا کہا تو ہم نے انھیں غرق کر دیا اور لوگوں کے
لئے انھیں نشان عبرت بنا دیا۔ اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب مہیا
کر رکھا ہے ﴿٣٧﴾ اور عادیوں اور ثمودیوں اور کنوئیں والوں کو اور ان کے درمیان
کی بہت سی امتوں کو (ہلاک کر دیا) ﴿٣٨﴾ اور ہم نے ان کے سامنے مثالیں بیان
کیں پھر ہر ایک کو بالکل ہی تباہ و برباد کر دیا ﴿٣٩﴾ یہ لوگ اس بستی کے پاس سے
بھی آتے جاتے ہیں جن پر بری طرح بارش برسائی گئی کیا یہ پھر بھی اسے دیکھتے
نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ انھیں مر کر جی اٹھنے کی امید ہی نہیں ﴿٤٠﴾ اور تمھیں جب
کبھی دیکھتے ہیں تو تم سے مسخرپن کرنے لگتے ہیں۔ کہ کیا یہی وہ شخص ہیں جنہیں
اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے ﴿٤١﴾ (وہ تو کہئے) کہ ہم اس پر جمے رہے ورنہ
انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی
اور یہ جب عذابوں کو دیکھیں گے تو انھیں صاف معلوم ہو جائے گا کہ پوری طرح
راہ سے بھٹکا ہوا کون تھا؟ ﴿٤٢﴾ کیا آپ نے اسے بھی دیکھا جو اپنی خواہش نفس کو
اپنا معبود بنائے ہوئے ہے کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ ﴿٤٣﴾ کیا آپ
اسی خیال میں ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں۔ وہ تو نرے چوپایوں
جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ﴿٤٤﴾ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ

نہ مانے اس میں غور وفکر نہ کرے اور اپنے روحانی امراض کا علاج اس کے ذریعے نہ کرے۔
حافظ سیوطی اور ابومسعود رحمہا اللہ وغیرہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں ان لوگوں کے لیے دھمکی ہے جو قرآن کریم کی روزانہ تلاوت نہیں کرتے ہیں، کہ
قیامت کے دن نبی کریم ﷺ ان کے خلاف شکوہ کریں گے۔

رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝٤٥ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝٤٦ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝٤٧ وَ هُوَ
الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝٤٨ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ
اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ۝٤٩ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى
اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝٥٠ وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
نَّذِيْرًا ۝٥١ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝٥٢ وَهُوَ
الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝٥٣ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ
الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝٥٤ وَ
يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ
عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝٥٥ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝٥٦ قُلْ مَآ
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝٥٧
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۝٥٨ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ
خَبِيْرًا ۝٥٩ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ
اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝٦٠ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي
السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ۝٦١

آپ کے رب نے سائے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا
ہی کر دیتا پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا ۝٤٥ پھر ہم نے اسے آہستہ آہستہ
اپنی طرف کھینچ لیا ۝٤٦ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ بنایا اور
نیند کو راحت بنائی اور دن کو کھڑے ہونے کا وقت ۝٤٧ اور وہی ہے جو باران
رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک
پانی برساتے ہیں ۝٤٨ تا کہ اس کے ذریعے سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور اسے ہم
اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو پلاتے ہیں ۝٤٩ اور
بیشک ہم نے اسے ان کے درمیان طرح طرح سے بیان کیا تا کہ وہ نصیحت
حاصل کریں، مگر پھر بھی اکثر لوگوں نے سوائے ناشکری کے مانا نہیں ۝٥٠ اگر ہم
چاہتے تو ہر ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے ۝٥١ پس آپ کافروں کا کہنا نہ
مانیں اور قرآن کے ذریعے ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں ۝٥٢ اور وہی
ہے جس نے سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں، یہ ہے میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے
کھاری کڑوا ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مضبوط اوٹ کر دی ۝٥٣ وہ
جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا
کر دیا بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے ۝٥٤ یہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی
عبادت کرتے ہیں جو نہ تو انھیں کوئی نفع دے سکیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکیں، اور
کافر تو ہے ہی اپنے رب کے خلاف (شیطان کی) مدد کرنے والا ۝٥٥ ہم نے تو
آپ کو خوشخبری اور ڈر سنانے والا (نبی) بنا کر بھیجا ہے ۝٥٦ کہہ دیجئے کہ میں
قرآن کے پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر جو شخص اپنے رب کی طرف
راہ پکڑنا چاہے ۝٥٧ اس ہمیشہ زندہ رہنے والے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں جسے کبھی
موت نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے رہیں، وہ اپنے
بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے ۝٥٨ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین
اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کر دیا ہے، پھر عرش پر
مستوی ہوا وہ رحمان ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں ۝٥٩
ان سے جب بھی کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو جواب دیتے ہیں رحمان ہے
کیا؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تو ہمیں حکم دے رہا ہے اور اس (تبلیغ) نے
ان کی نفرت میں مزید اضافہ کر دیا ۝٦٠ ۩ بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج
بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی ۝٦١

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ
اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ
لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا
عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ
مُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ
بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا
يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

اور اسی نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا اس
شخص کی نصیحت کے لئے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ
رکھتا ہو ﴿۶۲﴾ رحمان کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر مصلحت کے ساتھ چلتے
ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ
سلام ہے ﴿۶۳﴾ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں
گزار دیتے ہیں ﴿۶۴﴾ اور جو یہ دعا کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم سے
دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا
ہے ﴿۶۵﴾ بیشک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے ﴿۶۶﴾ اور جو خرچ
کرتے وقت بھی اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان
معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں ﴿۶۷﴾ اور اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں
پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے
قتل نہیں کرتے نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے
اوپر سخت وبال لائے گا ﴿۶۸﴾ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور

مؤمنانہ اوصاف: علمی افادات:

آیت: 63 تا 68 ان آیات میں اللہ کے مومن بندوں کے اوصاف بیان ہو رہے ہیں، جو عقیدہ، عبادت، معاشرت اور اخلاقیات میں ان کی پختگی اور عمدگی کے غماز ہیں، ان کے یہ اوصاف ان کی مومنانہ شناخت ہوتے ہیں۔ ذیل میں ان کا مختصر جائزہ نظر قارئین کیا جا رہا ہے۔

⦿ تواضع وانکساری:

اللہ کے یہ مومن بندے پورے سکون و وقار کے ساتھ، تواضع، عاجزی، مسکینی اور فروتنی سے زمین پر چلتے ہیں، ان کے رنگ ڈھنگ اور ان کی چال ڈھال میں تکبر، تجبر، انانیت اور جور و جفا ہر گز نہیں ہوتا۔ جھکی نگاہیں اور پر متانت چال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہوتی ہے، دل میں خوف الٰہی اور فکر آخرت انہیں دنیاوی ٹھاٹھ باٹھ سے بیگانہ رکھتے ہیں، نیک اعمال ان کے مزاج کا حصہ بن چکے ہوتے ہیں، رضائے الٰہی کیلئے تڑپ اور جنت کی طلب ان کی متاع زیست ہوتی ہے۔ جہنم کا خوف انہیں لرزاں و پیچاں رکھتا ہے، عذاب الٰہی سے بچنے کی ہر ممکن تدبیر کرنا ان کیلئے اول و آخر ہدف ہوتا ہے ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا اور اسے جنت میں بھیج دیا گیا وہی حقیقی کامیاب ٹھہرا۔

⦿ بردباری و تحمل مزاجی:

جب کوئی ناهنجار ان سے جہالت زدہ رویہ سے پیش آتا ہے، وہ کوئی بری اور گندی بات کرتا ہے تو یہ جواباً غلط سلط بولنے کی بجائے ان سے منہ موڑ لیتے ہیں، بھلی بات ہی کرتے ہیں ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ جب کچھ لغو اور بیہودہ سنتے ہیں تو زبان سے بری بات نہیں نکالتے ہمیشہ بھلا ہی بولتے ہیں، جاہلوں کی کڑوی کسیلی سن کے بھی بدمزاجی اور بدکلامی پر نہیں اتر آتے، بلکہ تحمل و برداشت کا دامن تھامے رہتے ہیں، بلکہ

برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں اور نرم خو اور دھیمے ہی رہتے ہیں۔

⊙ تہجد گزاری:

ان کی راتیں اللہ کی عبادت، قیام، سجدہ ورکوع، تلاوت قرآن، توبہ وانابت اور رونے گڑگڑانے میں بسر ہوتی ہیں، بہت کم سوتے ہیں، ان کی راتیں اطاعت گزاری اور صبحیں توبہ واستغفار سے معمور ہوتی ہیں، کروٹیں، بستروں سے الگ رہتی ہیں، اللہ کا خوف ان کی نیندیں اڑائے رکھتا ہے، رحمت ومغفرت کی امیدیں لئے دعائیں التجائیں کرتے رہتے ہیں۔ گویا راتوں کی خلوتیں اور رب سے مناجات ان کے قلوب واذہان کو ایمان وایقان سے مسحور مسحور کیے دیتی ہیں۔

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (السجدة:16)

"ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

⊙ عذاب جہنم کا خوف:

عباد الرحمن کے دل عذاب جہنم کا تصور کرتے ہی لرز اٹھتے ہیں، جوڑ جوڑ کپکپا کے رہ جاتا ہے، اس کی ہولناکی، شدت اور سختی کا سوچ کر رب کے سامنے گڑگڑانے لگتے ہیں۔ اے رب: ہمیں عذاب جہنم سے دور رکھنا، اس کا عذاب انتہائی برا، لازمی اور ابدی ہے، وہ بری جگہ ہے، بدمنظر ہے، تکلیف دہ ہے، مصیبت ناک ہے، اس برے ٹھکانے سے ہمیں بچالے، ہمیں محفوظ فرمالے۔

⊙ خرچ کرنے میں اعتدال:

عباد الرحمن کا ایک وصف یہ ہے کہ: وہ نہ تو فضول خرچ ہوتے ہیں اور نہ بخیل، نہ تو بے جا خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی ضروری اخراجات میں کوتاہی کرتے ہیں، بلکہ میانہ روی سے کام لیتے ہیں، یعنی: نہ تو ایسا کرتے ہیں کہ اہل وعیال، بیوی، بچوں اور اپنوں کو تنگ رکھیں، اور نہ ہی جو ہو سب مٹا دیتے ہیں بلکہ [ما عال من اقتصد] کے فارمولے پر عمل کرتے ہیں، یعنی جس نے میانہ روی اختیار رکھی وہ کبھی فقیر ومحتاج نہیں ہوا۔'

⊙ شرک، قتل اور زنا سے اجتناب:

صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا اللہ کیساتھ شرک کرنا، حالانکہ اس اکیلے نے تجھے پیدا کیا، اس نے کہا کہ اس کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا: تیرا اولاد کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ تو اسے کھلائے گا کہاں سے؟ پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا: پڑوس کی عورت سے بدکاری کرنا۔''

اللہ کیساتھ اس کی ذات میں، صفات میں، افعال میں اور اسماء وصفات میں کسی کو شریک بنانا یا ماننا شرک اکبر ہے۔ جس کی مغفرت کسی صورت۔ ماسوائے اسلام اور توبہ۔ نہیں ہوگی:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:48)

" خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے معاف کردے گا اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا۔"

يَخۡلُدۡ فِيۡهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿٧٠﴾

وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا ﴿٦٩﴾ سوائے ان لوگوں کے جوتوبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو

کسی انسانی جان کو ناحق مارڈالنا، اللہ کے حق میں دخل اندازی ہے، حقوق العباد کی پامالی ہے، جو صاحب ایمان سے کسی طور سرزد نہیں ہوتی، وہ تو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کرتا ہے، اسی طرح عمل بدکاری: انساب میں اختلاط، امراض کے پھیلاؤ، حقوق العباد کی پامالی وعداوتوں کے فروغ اور بغض وکینہ کی پرورش کرتا ہے۔ اس لئے عبادالرحمن اس بدعملی سے مکمل گریزاں اور خود کو پاک رکھتے ہیں۔

⦿ کذب بیانی، جھوٹی گواہی اور لغو وبیہودگی سے اجتناب:

عبادالرحمٰن کے مزید نیک اوصاف یہ ہیں کہ وہ جھوٹ پر گواہ نہیں ہوتے، لغو اور بیہودہ نہ بولتے ہیں نہ کرتے ہیں، اس کی وضاحت یہ ہے کہ: عباد الرحمن شرک نہیں کرتے، بت پرستی سے بچتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، فسق وفجور نہیں کرتے، کفر سے الگ رہتے ہیں، لغو، بیہودہ اور باطل کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، خیانت نہیں کرتے، اہل شرک وبدعت کی عیدیں نہیں مناتے، بری مجلسوں میں نشست نہیں رکھتے، شراب وکباب اور ناچ گانے کی محفلیں نہیں سجاتے، اخلاق سوزی اور خلاف ایمان کے ہر کام سے خود کو بچا کر رکھتے ہیں۔ یہ ہیں سچے مومن، رحمٰن کے نیک بندے۔

⦿ نصیحت بھی بصیرت سے قبول کرتے ہیں:

عبادالرحمٰن بابصیرت ہوتے ہیں، وہ عقیدہ وعمل کو تقلید کی عینک سے نہیں بلکہ علم وفہم کی بصیرت سے دیکھتے ہیں، وہ اندھے، گونگے اور بہرے نہیں بلکہ تحقیق وتدقیق کے ذریعہ دین وشریعت کا فہم حاصل کرتے ہیں، آیات قرآنی سن کر ان پر کھلی آنکھوں اور جاگتے دماغوں کیساتھ غور وخوض کرتے ہیں، پھر اس کی چاشنی ولذت کو دل میں اتار لیتے ہیں، جس سے ان کے ایمان اور توکل میں اضافہ ہوجاتا ہے، اور اس طرح وہ سرکشی ہٹ دھرمی اور جہالت وضلالت سے مبرا ہوکر حق تعالیٰ کی آیات سنتے ہیں، سمجھتے ہیں اور ان سے نفع پاتے ہیں، اپنی اصلاح کرتے ہیں اور صحیح منہج پر قائم رہ کر اپنے رب کی عبادت میں محو وسرفروش ہوجاتے ہیں۔ آیات قرآنیہ کی تلاوت، ان پر غور وغوض، پھر ان کے فہم وادراک سے عمل گزاری کے ذریعہ ان کے ایمانوں کو جلا ملتی ہے اور ان میں اضافہ ہوتا ہی چلا جاتا ہے

﴿اِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا بِهَا خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ﴾ (السجدۃ:15)

" ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔"

⦿ رب کی طرف لپکنا:

وہ اپنی، اپنے اہل وعیال اور زنان واولاد کی ہدایت دین پر گامزنی کے متمنی بن کر، اور خود سمیت سب کو ہدایت یافتہ دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے اطمینان کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا گو رہتے ہیں۔ اور تقوی وصلاح میں اعلیٰ درجوں پر فائز ہونے کی جستجو رکھتے ہیں اور اس کیلئے کوشش تمام اور سعی پیہم کی دھن میں زندگیاں بتا دیتے ہیں۔

یہ تھیں عبادالرحمٰن۔ اللہ کے بندوں۔ کی بلند وپاک اوصاف اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سب صفات سے متصف فرمائے۔ آمین

✿✿✿✿✿

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ
لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ۙ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ
إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾
وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ
أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا
صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ
مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ
كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

آیاتها ٢٢٧ — (٢٦) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ (٤٧) — رکوعاتها ١١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

طسم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا
يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ
أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَٰنِ
مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ
أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ
أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٩﴾ وَإِذْ

اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے ﴿٧٠﴾
اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو (حقیقتاً) اللہ تعالیٰ کی طرف سچا
رجوع کرتا ہے ﴿٧١﴾ اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا
گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں ﴿٧٢﴾ اور جب ان کے رب کے کلام کی
آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے ﴿٧٣﴾ اور یہ دعا
کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے
آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ﴿٧٤﴾ یہی وہ لوگ ہیں
جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند و بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں
انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا ﴿٧٥﴾ اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت ہی اچھی
جگہ اور عمدہ مقام ہے ﴿٧٦﴾ کہہ دیجئے! اگر تمہاری دعا التجا (پکارنا) نہ ہوتی تو میرا
رب تمہاری مطلق پرواہ نہ کرتا تم تو جھٹلا چکے اب عنقریب اس کی سزا تمہیں
چمٹ جانے والی ہوگی ﴿٧٧﴾

سورۃ شعراء مکی ہے اس میں 227 آیات، 11 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

طسم ﴿١﴾ یہ آیتیں روشن کتاب کی ہیں ﴿٢﴾ ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو
اپنی جان کھو دیں گے ﴿٣﴾ اگر ہم چاہتے تو ان پر آسمان سے کوئی ایسی نشانی
اتارتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں خم ہو جاتیں ﴿٤﴾ اور ان کے پاس
رحمان کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آئی یہ اس سے روگردانی کرنے والے
بن گئے ﴿٥﴾ ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب انکے پاس جلدی سے اسکی خبریں
آجائیں گی جسکے ساتھ وہ مسخرا پن کر رہے ہیں ﴿٦﴾ کیا انہوں نے زمین پر
نظریں نہیں ڈالیں؟ کہ ہم نے اس میں ہر طرح کے نفیس جوڑے کس قدر
اگائے ہیں؟ ﴿٧﴾ بیشک اس میں یقیناً نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ

آیت:1 تا 2 ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ سے ماخوذ ہے صاحب محاسن التنزیل نے مفسر مہایمی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مذکورہ بالا آیات میں رسولوں اور شعراء کے درمیان فرق بیان کر کے نبی کریم ﷺ کے مقام کو شاعروں سے ارفع و اعلیٰ ثابت کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اِس سورت کا نام "الشعراء" رکھ دیا گیا ہے۔ یہ روایت بسند صحیح ثابت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دو شاعروں نے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی کی اور دونوں کی تائید دو گروہوں نے کی تو شعراء والی آیت نازل ہوئی۔ اِس روایت کے مطابق پوری سورت مکی ہے۔

آیت:9 نبی کریم ﷺ کو انسانیت سے جو ہمدردی اور ان کی ہدایت کے لیے جو تڑپ تھی اس میں اس کا اظہار ہے۔

نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ
اَلَا يَتَّقُوْنَ ۱۱ قَالَ رَبِّ اِنِّىْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۱۲ وَيَضِيْقُ
صَدْرِىْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِىْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۱۳ وَلَهُمْ عَلَىَّ
ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۱۴ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَاۤ اِنَّا
مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۱۵ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۱۶ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۱۷ قَالَ اَلَمْ
نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۱۸ وَفَعَلْتَ
فَعْلَتَكَ الَّتِىْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا
مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۲۰ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِىْ رَبِّىْ
حُكْمًا وَّجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۲۱ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىَّ اَنْ
عَبَّدْتَّ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۲۳
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۲۴ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَ
رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۲۶ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِىْۤ اُرْسِلَ
اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۲۷ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲۸ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِىْ
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۲۹ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَىْءٍ
مُّبِيْنٍ ۳۰ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۳۱ فَاَلْقٰى عَصَاهُ
فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۳۲ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۳۳

مومن نہیں ہیں ۸ اور تیرا رب یقیناً وہی غالب اور مہربان ہے ۹ اور جب
آپ کے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو آواز دی کہ تو ظالم قوم کے پاس جا ۱۰
قوم فرعون کے پاس، کیا وہ پرہیزگاری نہ کریں گے ۱۱ موسیٰ (علیہ السلام) نے
کہا میرے پروردگار! مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا (نہ) دیں ۱۲ اور میرا
سینہ تنگ ہورہا ہے میری زبان چل نہیں رہی پس تو ہارون کی طرف بھی (وحی)
بھیج ۱۳ اور ان کا مجھ پر میرے ایک قصور کا (دعویٰ) بھی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں
وہ مجھے مار نہ ڈالیں ۱۴ جناب باری تعالیٰ نے فرمایا! ہرگز ایسا نہ ہوگا، تم دونوں
ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم خود سننے والے تمہارے ساتھ ہیں ۱۵ تم دونوں
فرعون کے پاس جا کر کہو کہ بلاشبہ ہم رب العالمین کے بھیجے ہوئے ہیں ۱۶ کہ تو
ہمارے ساتھ بنی اسرائیل روانہ کر دے ۱۷ فرعوں نے کہا کہ کیا ہم نے تجھے
تیرے بچپن کے زمانہ میں اپنے ہاں نہیں پالا تھا؟ اور تو نے اپنی عمر کے بہت
سے سال ہم میں نہیں گزارے؟ ۱۸ پھر تو اپنا وہ کام کر گیا جو کر گیا اور تو ناشکروں
میں ہے ۱۹ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ میں نے اس کام کو اس وقت کیا
تھا جبکہ میں راہ بھولے ہوئے لوگوں میں سے تھا ۲۰ پھر تم سے خوف کھا کر میں تم
میں سے بھاگ گیا، پھر مجھے میرے رب نے حکم و علم عطا فرمایا اور مجھے پیغمبروں
میں سے کر دیا ۲۱ مجھ پر تیرا کیا یہی وہ احسان ہے؟ جسے تو جتلا رہا ہے کہ تو نے بنی
اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ۲۲ فرعون نے کہا رب العالمین کیا (چیز) ہے؟ ۲۳
(حضرت) موسیٰ نے فرمایا وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام
چیزوں کا رب ہے، اگر تم یقین رکھنے والے ہو ۲۴ فرعون نے اپنے گرد والوں
سے کہا کیا تم سن نہیں رہے؟ ۲۵ موسیٰ نے فرمایا وہ تمہارا اور تمہارے اگلے باپ
دادوں کا پروردگار ہے ۲۶ فرعون نے کہا (لوگو!) تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف
بھیجا گیا ہے یہ تو یقیناً دیوانہ ہے ۲۷ (حضرت) موسیٰ نے فرمایا مشرق و مغرب کا
اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا رب ہے، اگر تم عقل رکھتے ہو ۲۸ فرعون
کہنے لگا سن لے! اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قیدیوں میں
ڈال دونگا ۲۹ موسیٰ نے کہا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی کھلی چیز لے آؤں؟ ۳۰
فرعوں نے کہا اگر تو سچوں میں سے ہے تو اسے پیش کر ۳۱ آپ نے (اسی وقت)
اپنی لاٹھی ڈال دی جو اچانک کھلم کھلا (زبردست) اژدھا بن گئی ۳۲ اور اپنا ہاتھ

ع قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ (٣٤) ۙ یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ
اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ (٣٥) قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ
وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ (٣٦) ۙ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ (٣٧)
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (٣٨) ۙ وَّقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ
مُّجْتَمِعُوْنَ (٣٩) ۙ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ (٤٠)
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ
الْغٰلِبِیْنَ (٤١) قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (٤٢) قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ (٤٣) فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِیَّهُمْ وَقَالُوْا
بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ (٤٤) فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ
تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ (٤٥) ۚ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ (٤٦) ۙ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (٤٧) ۙ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ (٤٨) قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ
اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ
لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ (٤٩) ۚ قَالُوْا لَا ضَیْرَ ۫ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا
مُنْقَلِبُوْنَ (٥٠) ۚ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ
الْمُؤْمِنِیْنَ (٥١) ؕع وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّكُمْ
مُّتَّبَعُوْنَ (٥٢) فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ (٥٣) ۚ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ (٥٤) ۙ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ (٥٥) ۙ وَ اِنَّا
لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ (٥٦) ؕ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ (٥٧) ۙ وَّكُنُوْزٍ وَّ
مَقَامٍ كَرِیْمٍ (٥٨) ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (٥٩) ؕ

کھینچ نکالا تو وہ بھی اسی وقت دیکھنے والے کو سفید چمکیلا نظر آنے لگا (٣٣)
فرعون اپنے آس پاس کے سرداروں سے کہنے لگا بھئی یہ تو کوئی بڑا دانا جادوگر
ہے (٣٤) یہ تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری سرزمین سے ہی
نکال دے، بتاؤ اب تم کیا حکم دیتے ہو (٣٥) ان سب نے کہا آپ اسے اور اس
کے بھائی کو مہلت دیجئے اور تمام شہروں میں ہرکارے بھیج دیجئے (٣٦) جو آپ کے
پاس ذی علم جادوگروں کو لے آئیں (٣٧) پھر ایک مقرر دن کے وعدے پر تمام
جادوگر جمع کئے گئے (٣٨) اور عام لوگوں سے بھی کہہ دیا گیا کہ تم بھی مجمع میں حاضر ہو
جاؤ گے؟ (٣٩) تا کہ اگر جادوگر غالب آ جائیں تو ہم انکی پیروی کریں (٤٠) جادوگر
آ کر فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ انعام بھی ملے گا؟ (٤١)
فرعون نے کہا ہاں! (بڑی خوشی سے) بلکہ ایسی صورت میں تم میرے خاص
درباری بن جاؤ گے (٤٢) موسیٰ (علیہ السلام) نے جادوگروں سے فرمایا جو کچھ
تمہیں ڈالنا ہے ڈال دو (٤٣) انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور
کہنے لگے عزت فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے (٤٤) اب موسیٰ (علیہ
السلام) نے بھی اپنی لاٹھی میدان میں ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے
جھوٹ موٹ کے کرتب کو نگلنا شروع کر دیا (٤٥) یہ دیکھتے ہی جادوگر بے اختیار
سجدے میں گر گئے (٤٦) اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم تو اللہ رب العالمین پر
ایمان لائے (٤٧) ۙ یعنی موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون کے رب پر (٤٨) فرعون نے کہا
کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا بڑا
(سردار) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا،
قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے طور پر کاٹ دونگا اور تم سب کو سولی پر
لٹکا دونگا (٤٩) انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں ہم تو اپنے رب کی طرف لوٹنے والے
ہیں ہی (٥٠) اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان والے بنے ہیں ہمیں امید پڑتی
ہے کہ ہمارا رب ہماری سب خطائیں معاف فرما دے گا (٥١) اور ہم نے موسیٰ کو وحی
کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے چل تم سب پیچھا کئے جاؤ گے (٥٢)
فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیج دیا (٥٣) کہ یقیناً یہ گروہ بہت ہی کم تعداد
میں ہے (٥٤) اور اس پر یہ ہمیں سخت غضبناک کر رہے ہیں (٥٥) اور یقیناً ہم بڑی
جماعت ہیں ان سے چوکنا رہنے والے (٥٦) بالآخر ہم نے انھیں باغات سے اور
چشموں سے (٥٧) اور خزانوں سے اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا (٥٨) ۙ اسی

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا
لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ
الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا
تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ
يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا
بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ
تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا

طرح ہوا اور ہم نے ان (تمام) چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا ﴿٥٩﴾
پس فرعونی سورج نکلتے ہی ان کے تعاقب میں نکلے ﴿٦٠﴾ پس جب دونوں نے
ایک دوسرے کو دیکھ لیا، تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا، ہم یقیناً پکڑ لئے گئے ﴿٦١﴾
موسیٰؑ نے کہا، ہرگز نہیں یقین مانو، میرا رب میرے ساتھ ہے جو ضرور مجھے راہ
دکھائے گا ﴿٦٢﴾ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی لاٹھی مارو پس اس
وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک حصہ پانی کا مثل بڑے پہاڑ کے ہو گیا ﴿٦٣﴾ اور ہم
نے اسی جگہ دوسروں کو نزدیک لا کھڑا کر دیا ﴿٦٤﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) اور ان
پر ایمان لانے والوں کو ہم نے نجات دی ﴿٦٥﴾ پھر اور سب دوسروں کو ڈبو دیا ﴿٦٦﴾
یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان والے نہیں ﴿٦٧﴾
اور بیشک آپ کا رب بڑا ہی غالب و مہربان ہے ﴿٦٨﴾ انہیں ابراہیم (علیہ
السلام) کا واقعہ بھی سنا دو ﴿٦٩﴾ جبکہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا
کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿٧٠﴾ انہوں نے جواب دیا کہ عبادت کرتے
ہیں بتوں کی، ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے ہیں ﴿٧١﴾ آپ نے فرمایا کہ جب
تم انھیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں؟ ﴿٧٢﴾ یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے
ہیں ﴿٧٣﴾ انہوں نے کہا یہ (ہم کچھ نہیں جانتے) ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو
اسی طرح کرتے پایا ﴿٧٤﴾ آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے

آیت: 65 تا 67 حدیث میں آتا ہے کہ قیامت والے دن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کو بُرے حال میں دیکھیں گے تو ایک مرتبہ پھر اللہ کی بارگاہ میں ان کے لیے مغفرت کی درخواست کریں گے اور فرمائیں گے یا اللہ اس سے زیادہ میرے لیے رسوائی اور کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے پھر ان کے باپ کو نجاست میں لتھڑے ہوئے بجّو کی شکل میں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری، سورۃ الشعراء و کتاب الانبیاء باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا)

امام کثیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تین مقامات پر قوم شعیب علیہ السلام کی ہلاکت کا ذکر کیا ہے اور تینوں جگہ موقع مناسبت سے الگ الگ عذاب کا ذکر کیا ہے (سورہ اعراف ۸۸) میں زلزلہ کا ذکر ہے (سورہ ھود ۹۴) میں صَیحَۃ (چیخ) کا اور یہاں شعراء میں آسمان سے ٹکڑے گرانے کا ذکر ہے۔ یعنی تین قسم کا عذاب اس قوم پر آیا۔ نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت دیں اس لیے کہ قیامت کے دن صرف اللہ پر ایمان ہی کسی کی نجات کا سبب بنے گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد ﷺ اے صفیہ بنت عبد المطلب اور اے عبد المطلب کے بیٹو! میں اللہ کی طرف سے تمہارے لیے کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوں تم لوگ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (۷۷) الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ (۷۸) وَالَّذِيْ هُوَ
يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِ (۷۹) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (۸۰) وَالَّذِيْ
يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ (۸۱) وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ
الدِّيْنِ (۸۲) رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (۸۳) وَاجْعَلْ
لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ (۸۴) وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ
النَّعِيْمِ (۸۵) وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ (۸۶) وَلَا تُخْزِنِيْ
يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ (۸۷) يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ (۸۸) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (۸۹) وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (۹۰) وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ
لِلْغٰوِيْنَ (۹۱) وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ (۹۲) مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ (۹۳) فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ (۹۴)
وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ (۹۵) قَالُوْا وَ هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ (۹۶)
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۹۷) اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۹۸)
وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ (۹۹) فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ (۱۰۰) وَلَا صَدِيْقٍ
حَمِيْمٍ (۱۰۱) فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۱۰۲) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۱۰۳) وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ (۱۰۴) كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ (۱۰۵) اِذْ قَالَ لَهُمْ
اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ (۱۰۶) اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ (۱۰۷) فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (۱۰۸) وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰۹) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ (۱۱۰) قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ (۱۱۱) قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا

ہو؟ (۷۵) تم اور تمہارے اگلے باپ دادا (۷۶) وہ سب میرے دشمن ہیں بجز سچے
اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہان کا پالنہار ہے (۷۷) جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی
میری رہبری فرماتا ہے (۷۸) وہی مجھے کھلاتا پلاتا ہے (۷۹) اور جب میں بیمار پڑ جاؤں
تو مجھے شفا عطا فرماتا ہے (۸۰) اور وہی مجھے مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا (۸۱) اور
جس سے امید بندھی ہوئی ہے کہ وہ روز جزا میں میرے گناہوں کو بخش دے گا
(۸۲) اے میرے رب! مجھے قوت فیصلہ عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں ملا
دے (۸۳) اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ (۸۴) مجھے نعمتوں والی جنت
کے وارثوں میں سے بنا دے (۸۵) اور میرے باپ کو بخش دے یقیناً وہ گمراہوں
میں سے تھا (۸۶) اور جس دن کہ لوگ دوبارہ جلائے جائیں مجھے رسوا نہ کر (۸۷) جس
دن کہ مال اور اولاد کچھ کام نہ آئے گی (۸۸) لیکن فائدہ والا وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ
کے سامنے بے عیب دل لے کر جائے (۸۹) اور پرہیزگاروں کے لئے جنت بالکل
نزدیک لا دی جائے گی (۹۰) اور گمراہ لوگوں کے لئے جہنم ظاہر کر دی جائے گی
(۹۱) اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن کی تم پوجا کرتے رہے وہ کہاں ہیں؟ (۹۲) جو
اللہ تعالیٰ کے سوا تھے، کیا وہ تمہاری مدد کرتے ہیں؟ یا کوئی بدلہ لے سکتے ہیں (۹۳)
پس وہ سب اور کل گمراہ لوگ جہنم میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے (۹۴) اور
ابلیس کے تمام لشکر بھی وہاں (۹۵) آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے کہیں گے (۹۶)
کہ قسم اللہ کی! یقیناً ہم تو کھلی غلطی پر تھے (۹۷) جبکہ تمہیں رب العالمین کے برابر
سمجھ بیٹھے تھے (۹۸) اور ہمیں تو سوا ان بدکاروں کے کسی اور نے گمراہ نہیں کیا تھا
(۹۹) اب تو ہمارا کوئی سفارشی بھی نہیں (۱۰۰) اور نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست (۱۰۱) اگر
کاش کہ ہمیں ایک مرتبہ پھر جانا ملتا تو ہم پکے سچے مومن بن جاتے (۱۰۲) یہ ماجرہ
یقیناً آپ کے لئے ایک زبردست نشانی ہے ان میں اکثر لوگ ایمان لانے
والے نہیں (۱۰۳) یقیناً آپ کا پروردگار ہی غالب مہربان ہے (۱۰۴) قوم نوح نے بھی
نبیوں کو جھٹلایا (۱۰۵) جبکہ ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں اللہ کا
خوف نہیں! (۱۰۶) سنو! میں تمہاری طرف اللہ کا ایماندار رسول ہوں (۱۰۷) تمہیں اللہ
سے ڈرنا چاہیے اور میری بات ماننی چاہیے (۱۰۸) میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں
چاہتا، میرا بدلہ تو صرف رب العالمین کے ہاں ہے (۱۰۹) پس تم اللہ کا خوف رکھو اور
میری فرمانبرداری کرو (۱۱۰) قوم نے جواب دیا کہ ہم تجھ پر ایمان لائیں! تیری

يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ
كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ
اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ
رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَ
اتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾
وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾
قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا

تابعداری تو رذیل لوگوں نے کی ہے ﴿١١١﴾ آپ نے فرمایا! مجھے کیا خبر کہ وہ پہلے کیا
کرتے رہے؟ ﴿١١٢﴾ ان کا حساب تو میرے رب کے ذمہ ہے اگر تمہیں شعور ہو تو ﴿١١٣﴾
میں ایمان داروں کو دھکے دینے والا نہیں ﴿١١٤﴾ میں تو صاف طور پر ڈرا دینے والا
ہوں ﴿١١٥﴾ انہوں نے کہا کہ اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً تجھے سنگسار کر دیا جائے
گا ﴿١١٦﴾ آپ نے کہا اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ﴿١١٧﴾ پس تو
مجھ میں اور ان میں کوئی قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے باایمان ساتھیوں کو
نجات دے ﴿١١٨﴾ چنانچہ ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں
(سوار کرا کر) نجات دے دی ﴿١١٩﴾ بعد ازاں باقی تمام لوگوں کو ڈبو دیا ﴿١٢٠﴾ یقیناً اس
میں بہت بڑی عبرت ہے ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی
نہیں ﴿١٢١﴾ اور بیشک آپ کا پروردگار البتہ وہی ہے زبردست رحم کرنے
والا ﴿١٢٢﴾ عادیوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا ﴿١٢٣﴾ جبکہ ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا
کہ کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿١٢٤﴾ میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں ﴿١٢٥﴾ پس اللہ سے ڈرو اور
میرا کہا مانو! ﴿١٢٦﴾ میں اس پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، میرا ثواب تو تمام
جہان کے پروردگار کے ہی پاس ہے ﴿١٢٧﴾ کیا تم ایک ایک ٹیلے پر بطور کھیل تماشہ
یادگار (عمارت) بنا رہے ہو ﴿١٢٨﴾ اور بڑی صنعت والے (مضبوط محل تعمیر) کر
رہے ہو، گویا کہ تم ہمیشہ یہیں رہو گے ﴿١٢٩﴾ اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور
ظلم سے پکڑتے ہو ﴿١٣٠﴾ اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو ﴿١٣١﴾ اس سے ڈرو جس نے
ان چیزوں سے تمہاری امداد کی جنہیں تم نہیں جانتے ﴿١٣٢﴾ اس نے تمہاری مدد کی
مال سے اور اولاد سے ﴿١٣٣﴾ باغات اور چشموں سے ﴿١٣٤﴾ مجھے تو تمہاری نسبت بڑے
دن کے عذاب کا اندیشہ ہے ﴿١٣٥﴾ انہوں نے کہا کہ آپ وعظ کہیں یا وعظ کہنے
والوں میں نہ ہوں ہم یکساں ہیں ﴿١٣٦﴾ یہ تو بس پرانے لوگوں کی عادت ہے ﴿١٣٧﴾ اور
ہم ہرگز عذاب نہیں دیئے جائیں گے ﴿١٣٨﴾ چونکہ عادیوں نے حضرت ہود کو جھٹلایا،
اس لئے ہم نے انھیں تباہ کر دیا یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر
بے ایمان تھے ﴿١٣٩﴾ بیشک آپ کا رب وہی ہے غالب مہربان ﴿١٤٠﴾ ثمودیوں نے
بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿١٤١﴾ ان کے بھائی صالح نے فرمایا کہ کیا تم اللہ سے نہیں
ڈرتے؟ ﴿١٤٢﴾ میں تمہاری طرف اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿١٤٣﴾ تو تم اللہ سے ڈرو
اور میرا کہا مانو ﴿١٤٤﴾ میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا، میری اجرت تو بس

هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا
هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَ لَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ
الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾
فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ
اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ
تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾
قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي
الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ
فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ
لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

پروردگار عالم پر ہی ہے ﴿۱۴۵﴾ کیا ان چیزوں جو یہاں ہیں تم امن کے ساتھ چھوڑ
دیئے جاؤ گے ﴿۱۴۶﴾ یعنی ان باغوں اور ان چشموں ﴿۱۴۷﴾ اور ان کھیتوں اور ان کھجوروں
کے باغوں میں جن کے شگوفے نرم و نازک ہیں ﴿۱۴۸﴾ اور تم پہاڑوں کو تراش تراش
کر پر تکلف مکانات بنا رہے ہو ﴿۱۴۹﴾ پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت
کرو ﴿۱۵۰﴾ بے باک حد سے گزر جانے والوں کی اطاعت سے باز آجاؤ ﴿۱۵۱﴾ جو ملک
میں فساد پھیلا رہے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ﴿۱۵۲﴾ وہ بولے کہ بس تو ان میں سے
ہے جن پر جادو کر دیا گیا ہے ﴿۱۵۳﴾ تو تو ہم جیسا ہی انسان ہے۔ اگر تو سچوں سے ہے
تو کوئی معجزہ لے آ ﴿۱۵۴﴾ آپ نے فرمایا یہ ہے اونٹنی، پانی پینے کی ایک باری اس کی
اور ایک مقررہ دن کی باری پانی پینے کی تمہاری ﴿۱۵۵﴾ (خبردار) اسے برائی سے ہاتھ
نہ لگانا ورنہ ایک بڑے بھاری دن کا عذاب تمہاری گرفت کر لے گا ﴿۱۵۶﴾ پھر بھی
انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں بس وہ پشیمان ہو گئے ﴿۱۵۷﴾ اور عذاب نے
آدبوچا بیشک اس میں عبرت ہے اور ان میں اکثر لوگ مومن نہ تھے ﴿۱۵۸﴾ اور
بیشک آپ کا رب بڑا زبردست اور مہربان ہے ﴿۱۵۹﴾ قوم لوط نے بھی نبیوں کو
جھٹلایا ﴿۱۶۰﴾ ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا کیا تم اللہ کا خوف نہیں
رکھتے؟ ﴿۱۶۱﴾ میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں ﴿۱۶۲﴾ پس تم اللہ سے ڈرو اور
میری اطاعت کرو ﴿۱۶۳﴾ میں تم میں سے اس پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو صرف
اللہ تعالیٰ پر ہے جو تمام جہان کا مالک ہے ﴿۱۶۴﴾ کیا تم جہان والوں میں سے مردوں
کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو ﴿۱۶۵﴾ اور تمہاری جن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا
جوڑا بنایا ہے ان کو چھوڑ دیتے ہو بلکہ تم ہو ہی حد سے گزر جانے والے ﴿۱۶۶﴾ انہوں
نے جواب دیا کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو یقیناً نکال دیا جائے گا ﴿۱۶۷﴾ آپ نے
فرمایا، میں تمہارے کام سے سخت ناخوش ہوں ﴿۱۶۸﴾ میرے پروردگار! مجھے اور
میرے گھرانے کو اس (وبال) سے بچا لے جو یہ کرتے ہیں ﴿۱۶۹﴾ پس ہم نے اسے
اور اسکے متعلقین کو سب کو بچا لیا ﴿۱۷۰﴾ بجز ایک بڑھیا کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں
ہو گئی ﴿۱۷۱﴾ پھر ہم نے باقی اور سب کو ہلاک کر دیا ﴿۱۷۲﴾ اور ہم نے ان پر خاص قسم کا
مینہ برسایا، پس بہت ہی برا مینہ تھا جو ڈرائے گئے ہوئے لوگوں پر برسا ﴿۱۷۳﴾ یہ ماجرہ
بھی سراسر عبرت ہے ان میں سے بھی اکثر مسلمان نہ تھے ﴿۱۷۴﴾ بیشک تیرا پروردگار
وہی غلبے والا مہربانی والا ﴿۱۷۵﴾ ایکہ والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۷۶﴾ جبکہ ان سے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَ
اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ
الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ
عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ
الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ
مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ
يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ
الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ
سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾
فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾
اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾

شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر خوف نہیں؟ ﴿١٧٧﴾ میں تمہاری طرف
امانتدار رسول ہوں ﴿١٧٨﴾ اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو ﴿١٧٩﴾ میں اس
پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا، میرا اجر تمام جہانوں کے پالنے والے کے پاس
ہے ﴿١٨٠﴾ ناپ پورا بھرا کرو کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو ﴿١٨١﴾ اور سیدھی صحیح
ترازو سے تولا کرو ﴿١٨٢﴾ لوگوں کو ان کی چیزیں کمی سے نہ دو بے باکی کے ساتھ
زمین میں فساد نہ مچاتے پھرو ﴿١٨٣﴾ اس اللہ کا خوف رکھو جس نے خود تمہیں اور اگلی
مخلوق کو پیدا کیا ﴿١٨٤﴾ انہوں نے کہا تو ان میں سے ہے جن پر جادو کر دیا جاتا
ہے ﴿١٨٥﴾ انہوں نے کہا تو تو ہم جیسا ایک انسان ہے اور ہم تجھے جھوٹ بولنے
والوں میں سے ہی سمجھتے ہیں ﴿١٨٦﴾ اگر تو سچے لوگوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان
کے ٹکڑے گرا دے ﴿١٨٧﴾ کہا کہ میرا رب خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کر رہے
ہو ﴿١٨٨﴾ چونکہ انہوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں سائبان والے دن کے عذاب نے
پکڑ لیا وہ بڑے بھاری دن کا عذاب تھا ﴿١٨٩﴾ یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور ان
میں کے اکثر مسلمان نہ تھے ﴿١٩٠﴾ اور یقیناً تیرا پروردگار البتہ وہی ہے غلبے والا
مہربانی والا ﴿١٩١﴾ اور بیشک و شبہ یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل فرمایا ہوا
ہے ﴿١٩٢﴾ اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے ﴿١٩٣﴾ آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ
آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں ﴿١٩٤﴾ صاف عربی زبان میں ہے ﴿١٩٥﴾ اگلے
نبیوں کی کتابوں میں بھی اس قرآن کا تذکرہ ہے ﴿١٩٦﴾ کیا انھیں یہ نشانی کافی نہیں
کہ حقانیت قرآن کو بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں ﴿١٩٧﴾ اور اگر ہم کسی عجمی
شخص پر نازل فرماتے ﴿١٩٨﴾ پس وہ ان کے سامنے اس کی تلاوت کرتا تو یہ اسے
باور کرنے والے نہ ہوتے ﴿١٩٩﴾ اسی طرح ہم نے گنہگاروں کے دلوں میں اس
انکار کو داخل کر دیا ہے ﴿٢٠٠﴾ وہ جب تک دردناک عذابوں کو ملاحظہ نہ کر لیں ایمان
نہ لائیں گے ﴿٢٠١﴾ پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آ جائے گا انھیں اس کا شعور بھی نہ
ہوگا ﴿٢٠٢﴾ اس وقت کہیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت دی جائے گی ﴿٢٠٣﴾ پس کیا یہ
ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں ﴿٢٠٤﴾ اچھا یہ بھی بتاؤ کہ اگر ہم نے انھیں کئی
سال بھی فائدہ اٹھانے دیا ﴿٢٠٥﴾ پھر انھیں وہ عذاب آ لگا جن سے یہ دھمکائے
جاتے تھے ﴿٢٠٦﴾ تو جو کچھ بھی یہ برتتے رہے اس میں سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا
سکے گا ﴿٢٠٧﴾ ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا ہے مگر اسی حال میں کہ اس کے لئے

وَ مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝٢١٠ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؕ ۝٢١١
اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ؕ ۝٢١٢ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۚ ۝٢١٣ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۙ ۝٢١٤
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ ۝٢١٥ فَاِنْ
عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۚ ۝٢١٦ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ
الرَّحِيْمِ ۙ ۝٢١٧ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ ۝٢١٨ وَتَقَلُّبَكَ فِي
السّٰجِدِيْنَ ۝٢١٩ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٢٢٠ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ
تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ؕ ۝٢٢١ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ ۝٢٢٢ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ
وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ؕ ۝٢٢٣ وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ ۝٢٢٤ اَلَمْ تَرَ
اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۙ ۝٢٢٥ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۙ ۝٢٢٦
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ
مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝٢٢٧ ع

ایاتھا ٩٣ | ٢٧ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ٤٨ | رکوعاتھا ٧

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ ۝١ هُدًى وَّبُشْرٰى

ڈرانے والے تھے ۝٢٠٨ نصیحت کے طور پر اور ہم ظلم کرنے والے نہیں ہیں ۝٢٠٩
اس قرآن کو شیطان نہیں لائے ۝٢١٠ نہ وہ اس قابل ہیں، نہ انھیں اس کی طاقت
ہے ۝٢١١ بلکہ وہ سننے سے محروم کر دیئے گئے ہیں ۝٢١٢ پس تو اللہ کے ساتھ کسی اور
معبود کو نہ پکار کہ تو بھی سزا پانے والوں میں سے ہو جائے ۝٢١٣ اپنے قریبی رشتہ
والوں کو ڈرا دے ۝٢١٤ اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ، جو بھی ایمان لانے والا ہو کہ
تیری تابعداری کرے ۝٢١٥ اگر یہ لوگ تیری نافرمانی کریں تو اعلان کر دے کہ
میں ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم کر رہے ہو ۝٢١٦ اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان
اللہ پر رکھ ۝٢١٧ جو تجھے دیکھتا رہتا ہے جبکہ تو کھڑا ہوتا ہے ۝٢١٨ اور سجدہ کرنے والوں
کے درمیان تیرا گھومنا پھرنا بھی ۝٢١٩ وہ بڑا ہی سننے والا اور خوب ہی جاننے والا
ہے ۝٢٢٠ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں ۝٢٢١ وہ ہر جھوٹے گنہگار
پر اترتے ہیں ۝٢٢٢ (اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر
جھوٹے ہیں ۝٢٢٣ شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں ۝٢٢٤ کیا
آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں ۝٢٢٥ اور
وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں ۝٢٢٦ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے
اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا جنھوں نے ظلم کیا
ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں ۝٢٢٧

سورۃ نمل مکی ہے اس میں 93 آیات، 7 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آیت:223 اس کا مفہوم یہ ہے کہ شیاطین آسمان کی باتیں چھپ کر سننے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر اس میں اپنی طرف سے بہت سی جھوٹی باتیں ملا کر کاہنوں کو بتاتے ہیں۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ کاہن لوگ شیطانوں سے جو کچھ سنتے ہیں اس میں اپنی طرف سے بہت سی جھوٹی باتیں ملا کر لوگوں کو بتاتے ہیں، پہلے مفہوم کے مطابق وَأَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ سے مراد شیاطین ہیں کہ ان کی اکثر باتیں جھوٹ ہوتی ہیں، اور دوسرے مفہوم کے مطابق اس سے مراد کاہن ہیں شیاطین نہیں جو کچھ بتاتے ہیں ان میں بہت سی جھوٹی باتیں مِلا کر لوگوں کو سنایا کرتے ہیں۔
آیت کے آخر میں کفارِ مکہ کو دھمکی دی گئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کاہن اور کبھی شاعر کہتے تھے اور قرآنِ کریم کو جادو اور شاعری کا نام دیتے تھے۔

❁❁❁❁❁

آیت:1 آیت ١٨ میں "النمل" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی "چیونٹیاں" ہیں، یہی اِس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ صاحب محاسن التنزیل مفسر مہایمی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ اس آیت میں چیونٹیوں کی آپس میں گفتگو نقل کی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حیوانات تک کو بھی یہ بات معلوم ہے کہ انبیائے کرام اور اُن کے اصحاب قصداً کسی کو تکلیف پہنچانا گوارہ نہیں کرتے ہیں اور جب وہ اس درجے کے اعلیٰ وارفع انسان ہوتے ہیں تو ان

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا
لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ
وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝٥ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ
لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ
سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧
فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝٩ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى
مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝١١ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْۗءٍ ۣ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ ۝١٢ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣
وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٥ وَ
وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ
اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝١٦ وَحُشِرَ
لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝١٧

طٰسٓ یہ آیتیں ہیں قرآن کی (یعنی واضح) اور روشن کتاب کی ۝١ ہدایت اور خوشخبری
ایمان والوں کے لئے ۝٢ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور
آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۝٣ جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے انھیں
ان کے کرتوت زینت دار کر دکھائے ہیں، پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں ۝٤ یہی لوگ
ہیں جن کے لئے برا عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہ سخت نقصان یافتہ
ہیں ۝٥ بیشک آپ کو اللہ حکیم وعلیم کی طرف سے قرآن سکھایا جا رہا ہے ۝٦ (یاد
ہوگا) جبکہ موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں
وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارا لے کر ابھی تمہارے
پاس آ جاؤں گا تاکہ تم سینک تاپ کر لو ۝٧ جب وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ
بابرکت ہے وہ جو اس آگ میں ہے اور برکت دیا گیا ہے وہ جو اس کے آس پاس
ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۝٨ موسیٰؑ! سن بات یہ ہے
کہ میں ہی اللہ ہوں غالب باحکمت ۝٩ تو اپنی لاٹھی ڈال دے، موسیٰ نے جب
اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ
پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰؑ! خوف نہ کھا میرے حضور میں
پیغمبر ڈرا نہیں کرتے ۝١٠ لیکن جو لوگ ظلم کریں پھر اس کے عوض نیکی کریں اس
برائی کے پیچھے تو میں بھی بخشنے والا مہربان ہوں ۝١١ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں
ڈال، وہ سفید چمکیلا ہو کر نکلے گا بغیر کسی عیب کے تو نو نشانیاں لے کر فرعون اور
اس کی قوم کی طرف جا یقیناً وہ بدکاروں کا گروہ ہے ۝١٢ پس جب ان کے پاس
آنکھیں کھول دینے والے ہمارے معجزے پہنچے تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو
ہے ۝١٣ انہوں نے انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور
تکبر کی بنا پر پس دیکھ لیجئے کہ ان فتنہ پرواز لوگوں کا انجام کیسا کچھ ہوا ۝١٤ اور یقیناً
ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دے رکھا تھا اور دونوں نے کہا، تعریف اس اللہ کے
لئے ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان دار بندوں پر فضیلت عطا فرمائی
ہے ۝١٥ اور داؤد کے وارث سلیمان ہوئے اور کہنے لگے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی
سکھائی گئی ہے اور ہم سب کچھ میں سے دیئے گئے ہیں بیشک یہ بالکل کھلا ہوا
فضل الٰہی ہے ۝١٦ سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند

پر ایمان لانا اور ان پر اعتماد کرنا عقلی طور پر واجب ہو جاتا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام النمل رکھ دیا گیا ہے۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ
اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ
مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ

میں سے جمع کئے گئے ہر ہر قسم الگ الگ درجہ بندی کردی گئی ﴿١٧﴾
جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے
اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اسکا لشکر تمہیں
روند ڈالے ﴿١٨﴾ اس کی اس بات سے حضرت سلیمان مسکرا کر ہنس دیئے اور دعا
کرنے لگے کہ اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر بجا
لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک
اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں
شامل کرلے ﴿١٩﴾ آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات

آیت:18 بعض چھوٹے گناہ بغیر قصد وارادے کے بعض انبیا اکرام سے صادر ہوئے، جس کی وجہ سے اِنہیں اللہ کا خوف لاحق ہو گیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے غلطی سے ایک قبطی کو قتل کردیا تھا جس کا احساس انہیں ہر دم رہتا تھا، چنانچہ آپ نے دُعا کی تھی:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (القصص:16)

"میرے رب میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے تو مجھے معاف کردے تو اللہ نے انہیں معاف کردیا"۔

اسی طرح اس آیتِ کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ آپ سے غلطی ہوئی تھی لیکن اللہ نے آپ کے توبہ استغفار اور نیک اعمال کی وجہ سے اسے معاف کردیا ہے۔

آیت:20 سلیمان علیہ السلام نے ایک دِن دوران سفر چڑیوں کی حاضری لی، اور خاص طور پر ہدہد کے بارے میں دریافت کیا تو یہ غائب تھا۔ حافظ ابن کثیر نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے سلیمان علیہ السلام جب کبھی چٹیل میدان میں ہوتے جہاں پانی کی ضرورت ہوتی تو ہدہد وہ جگہ بتا دیتا جہاں زمین کے نیچے پانی ہوتا پھر جن اِس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے اسی ضرورت کے پیشِ نظر سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو طلب کیا، تو وہ نہیں ملا اِنہوں نے ناراض ہو کر کہا کہ اگر اِس نے معقول عذر پیش نہیں کیا، تو میں اسے سخت سزا دوں گا، یا ذبح کردوں گا، لیکن کچھ ہی دیر کے بعد وہ سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور اپنا عذر پیش کرتے ہوئے انہیں خبر دی کہ میں وہ کچھ دیکھ آیا ہوں جس کی آپ کو خبر نہیں ہے۔ میں یمن کے شہر سبا (جو اب مآرب کہلاتا ہے) کی ایک بالکل سچی خبر لے کر آیا ہوں میں نے وہاں ایک عورت کو دیکھا ہے جو بادشاہ ہے جسے اللہ نے ہر ساز وسامان اور اسباب وثروت سے نواز رکھا ہے، اور اس کا ایک بہت عظیم تخت شاہی ہے جس پر بیٹھ کر حکومت کرتی ہے۔

مفسرین نے اِس عورت کا نام بلقیس بتایا ہے۔ اور اِس کی فوج، تخت شاہی اور ہشم وخدم کی تفصیلات بیان کی ہیں۔۔ جن سے اِس کی عظیم بادشاہت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ہدہد نے کہا میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو اللہ کے سوا آفتاب کو سجدہ کرتے دیکھا ہے اور شیطان نے اُن کی یہ شرکیہ اعمال کو ان کی نگاہوں میں خوبصورت بنادیا ہے۔

اور انہیں راہ حق کی اتباع سے روک دیا ہے اسی لیے وہ لوگ بھٹک گئے ہیں اور اس اللہ کے لیے سجدہ نہیں کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے آسمانوں سے بارش بھیجتا ہے اور زمین کے اندر سے نباتات اور معدنیات نکالتا ہے اور جو تمام پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو اِس عرش عظیم کا رب ہے، جو آفتاب تمام ستاروں اور ہر چیز کو محیط ہے، جس کی عظمت کے مقابلے میں اِس عورت کی تخت شاہی کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے، اور جس اللہ کی قدرت کے مقابلے میں اس کا معبود یعنی آفتاب کمزور اور ناتواں ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ چونکہ ہد ہد نے صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے روکا اسی لیے اس کا قتل ممنوع ہے۔

امام احمد، ابوداود اور ابنِ ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار جانداروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

⦿ چیونٹی ⦿ شہد کی مکھی ⦿ ہدہد اور ⦿ لٹورا

سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کی بات سُن کر کہا میں تمہارا امتحان لے کر دیکھوں گا تم نے سچ کہا ہے یا اپنی جان بچانے کے لیے جھوٹ گھڑ کر بیان کیا ہے۔ میرا یہ خط لے کر جاؤ اور اُس کے سامنے ڈال دو اور الگ ہٹ کر چھپ جاؤ اور دیکھو کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ہدہد نے ایسا ہی کیا ملکہ کی گود میں خط ڈال دیا، ملکہ نے خوفزدہ ہو کر اسے پڑھا اور اپنے دربار کے خاص لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

میرے پاس ایک بہت ہی لائق احترام خط بھیجا گیا ہے یہ خط سلیمان کی جانب سے ہے۔ اور اس کی ابتدا اس اللہ کے نام سے ہے جو بے حد رحم کرنے والا اور نہایت مہربان ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ تم لوگ بادشاہوں کے عام طریقے کے مطابق کبر و نخوت سے کام نہ لو، اکڑو نہیں اور جو دین دے کر میں بھیجا گیا ہوں اس پر ایمان لاؤ اور میرے دربار میں حاضر ہو جاؤ ۔

بلقیس نے جب یہ خط پڑھ لیا تو دربار میں موجود خاص لوگوں کو اس کا مضمون بتایا اور اُن سے کہا تم لوگ اپنی رائے دو، جب تک تم لوگوں کی رائے معلوم نہ کرلوں، صرف اپنی سمجھ پر بھروسہ کر کے کچھ فیصلہ نہیں کرنا چاہتی ہوں تو ان زعمائے قوم نے کہا کہ ہم فوجی طاقت اور جنگ کا اچھا تجربہ رکھتے ہیں اور معرکہ کارزار میں دشمنوں کے چھکے چھڑا دیتے ہیں اس لیے ہم اپنی جان و مال اور ملک و وطن سے دفاع کی پوری قدرت رکھتے ہیں۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کیجیے آپ کی دور اندیشی اور عقلمندی پر ہمیں پورا بھروسہ ہے، آپ کا جو حکم ہوگا، اسے کر گزرنے کے لیے ہم تیار ہیں۔

بلقیس نے تمام حالات کا جائزہ لیا، سلیمان علیہ السلام کی قوت و ہیبت کا اندازہ اِس سے لگایا کہ چڑیاں تک اِس کی تابع فرمان ہیں۔

اور اِس نتیجے پر فوراً پہنچ گئی کہ وہ اپنے دشمنوں کے مقابلے میں بالکل کمزور ہے، اور بہتری اسی میں ہے کہ سلیمان سے صلح کر لی جائے، اسی لیے اِس نے کہا کہ یہ بادشاہ حضرات جب کسی ملک میں قوت کے بل بوتے پر داخل ہوتے ہیں، تو اُسے تہس نہس کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں قتل کرتے ہیں قید کر دیتے ہیں مال و متاع لوٹ لیتے ہیں اِس لیے سلیمان اور اُس کی فوج کے لوگ بھی یہاں یہی کچھ کریں گے۔

میں سلیمان اور اس کے عمائدین قوم کے لیے ہدیہ بھیجتی ہوں اور یہ دیکھتی ہوں میرے قاصد کیا جواب اور تاثر لے کر آتے ہیں قاصد جب سلیمان g کے پاس قیمتی ہدیہ لے کر پہنچے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اور کہا تم لوگ مجھے مال دے کر خوش کرنا چاہتے ہو۔ تا کہ تمہارے کفر اور شرک کو نظر انداز کر جاؤں۔ اور تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں، مجھے تو اللہ نے تم لوگوں سے کہیں زیادہ اور بہتر عطا کیا ہے۔ علم و نبوت سے نوازا ہے بادشاہی عطا کی ہے اور جنوں، انسانوں پرندوں، جانوروں اور ہواؤں تک کو میرے لیے مسخر کر دیا ہے۔

تم لوگ ہدیہ واپس لے جاؤ اور دنیا کی یہ عارضی نعمتوں پر خوش ہوتے رہو مجھے تمہارا ہدیہ قبول نہیں اور وہ لوگ اگر مسلمان بن کر نہ آئے تو ایک ایسی فوج لے کر اِن پر حملہ کر دوں گا جن کے مقابلے کی اِن کے اندر طاقت نہیں ہے اور سب کو شہر سباء سے ذلیل و خوار کر کے نکال دوں گا۔

جب قاصدین سلیمان علیہ السلام کا یہ پیغام لے کر بلقیس کے پاس پہنچے اور اسے یقین ہو گیا کہ سلیمان کوئی دُنیاوی بادشاہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، تو ایمان لانے کے لیے روانہ ہوگئی۔

سلیمان علیہ السلام جنوں کے ذریعے اس کی آمد کی خبر لیتے رہے، اور جب فلسطین سے بالکل قریب آ گئی تو انہوں نے اپنے اعیان حکومت سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم میں سے کون اِس کا تختِ شاہی میرے پاس اِن سب کے آنے سے پہلے لا سکتا ہے؟

مفسرین لکھتے ہیں اگر بلقیس اور اُس کی قوم کے لوگ ان کے پاس اسلام کا اعلان کر دیتے تو ان کے لیے اس کا تخت لینا جائز نہ ہوتا، اس لیے کہا کہ کون اِن کے آنے سے پہلے اس کا تخت لا سکتا ہے؟ ایک دوسری رائے یہ ہے کہ ان کا مقصد بلقیس کے سامنے اپنی نبوت کی دلیل پیش کرنی تھی کہ اللہ نے انہیں یہ قدرت نبوت کی نشانی کے طور پر دی ہے کہ اس کا تخت فلسطین میں اس کے سامنے موجود ہے بہت سے مفسرین اسی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی یہ بات سُن کر ایک قوی ہیکل جن نے کہا یہ کام میں انجام دے سکتا ہوں، اور آپ کی مجلس برخاست ہونے سے پہلے لے آؤں گا جن کی یہ بات سُن کر آصف بن برخیا نے کہا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور سلیمان علیہ السلام کا وزیر تھا، جسے اللہ کا وہ اسمِ اعظم معلوم تھا جس کے ذریعہ اللہ سے مانگنے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اس نے کہا پلک جھپکنے سے پہلے آپ کے پاس حاضر کروں گا۔ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ خود سلیمان علیہ السلام تھے انہی کے پاس اللہ کی کتاب کا علم تھا، انہوں نے ہی جن سے کہا تھا کہ اس سے پہلے ہی میں اس کو لے آؤں گا۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے۔ بہر حال پلک جھپکنے سے پہلے وہ عرش سلیمان علیہ السلام کے سامنے آ گیا تو انہوں نے کہا یہ محض اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے ورنہ میرے اندر اس کی طاقت کہاں تھی، اللہ مجھے آزمانا چاہتا ہے کہ میں طاعت اور بندگی کے ذریعہ اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا پھر نافرمانی کے ذریعہ اس کی ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی اللہ کا شکر گزار ہوتا ہے تو اُس کا فائدہ اُسے ہی پہنچتا ہے کہ اس کی نعمت باقی رہتی ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ اپنے بندوں کے شکر سے یکسر بے نیاز ہے، اس کا محتاج نہیں ہے اور وہ کریم ہے کہ بندوں کے کفر کے باوجود اپنی نعمتیں اِن سے نہیں چھینتا ہے۔

سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ اس تخت کے بعض اوصاف بدل دیے جائیں تا کہ دیکھیں کہ بلقیس اسے اپنے سامنے دیکھ کر کیا جواب دیتی ہے اور اِس کی عقل و فہم کا اندازہ ہو سکے جب وہ اپنے تخت کے قریب آئی تو اُس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارا تخت شاہی ایسا ہی ہے تو اُس نے کہا ہو بہو ایسا ہی ہے۔

مفسرین لکھتے ہیں اُس نے یہ نہیں کہا یہ "میرا ہی تخت شاہی ہے" اور نہ یہ کہا کہ نہیں میرا تخت تو اور ہے اور یہ جواب یہ عقلمندی کی دلیل تھی تا کہ پہلے جواب کی صورت میں کوئی اسے جھٹلائے نہیں۔

دوسرے جواب کی صورت میں کوئی اسے جاہل نہ کہے سلیمان علیہ السلام نے اس کی ذہانت کا اعتراف کیا اور اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے اسے عقل اور ذہانت سے نوازا ہے تو ہمیں اس سے قبل اپنی ذات برحق اور دین اسلام کی صداقت کا علم دے رکھا ہے اور اسی وجہ سے ہم مسلمان کی زندگی گزار رہے ہیں۔

اور اسے ایک اللہ کی عبادت سے اب تک اِس بات سے روک رکھا ہے کہ اس کی پوری قوم کافر تھی اور غیر اللہ کی عبادت کرتی تھی تو یہ بھی انہی کی پیروی کرتے ہوئے اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرتی تھی۔

امام شوکانی نے آیت 43 کو اللہ کا کلام قرار دیا ہے جس میں سلیمان علیہ السلام اور بلقیس کی گفتگو کے بعد اللہ نے اس کے مشکوک ہونے کا سبب بیان کیا ہے۔

سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک ایسا محل تھا جس کا فرش چکنے شیشے کا بنا ہوا تھا۔ اس کے نیچے بڑا تالاب تھا جس میں بہت ساری مچھلیاں تھیں اور پانی میں تموج پیدا ہوتا رہتا تھا انہوں نے بلقیس اور اُس کی قوم کو اپنی نبوت اور عظیم سلطنت کی ایک اور نشانی دکھانی چاہی، چنانچہ وہ اس محل میں جا کر بیٹھ

عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ
غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ
بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ
الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ
اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ
اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا
الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَتْ
يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى
تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ

ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا ؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟ ﴿٢٠﴾ یقیناً میں اسے سزا
دونگا، یا اسے ذبح کر ڈالوں گا، یا میرے سامنے کوئی صریح دلیل بیان کرے ﴿٢١﴾
کچھ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ آ کر اس نے کہا میں ایک ایسی چیز کی خبر لایا ہوں
کہ تجھے اس کی خبر ہی نہیں، میں سبا کی ایک سچی خبر تیرے پاس لایا ہوں ﴿٢٢﴾ میں
نے دیکھا کہ ان کی بادشاہت ایک عورت کر رہی ہے جسے ہر قسم کی چیز سے کچھ
نہ کچھ دیا گیا ہے اور اس کا تخت بھی بڑی عظمت والا ہے ﴿٢٣﴾ میں نے اسے اور اس
کی قوم کو، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا، شیطان نے ان
کے کام انھیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں
آتے ﴿٢٤﴾ کہ اسی اللہ کے لئے سجدے کریں جو آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ
چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو وہ سب کچھ
جانتا ہے ﴿٢٥﴾ اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ عظمت والے عرش کا مالک ہے ۩ ﴿٢٦﴾
سلیمان نے کہا، اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے ﴿٢٧﴾ میرے
اس خط کو لے جا کر انھیں دے دے پھر ان کے پاس سے ہٹ آ اور دیکھ کہ وہ کیا
جواب دیتے ہیں ﴿٢٨﴾ وہ کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا
گیا ہے ﴿٢٩﴾ جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ
کے نام سے شروع ہے ﴿٣٠﴾ یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر
میرے پاس آ جاؤ ﴿٣١﴾ اس نے کہا اے میرے سردار! تم میرے اس معاملہ میں

گئے چنانچہ ان کے اردگرد انسانوں اور جنوں کا بڑا لشکر جمع ہو گیا اور پھر اس سے کہا گیا کہ سلیمان علیہ السلام اس سے محل میں ملنا چاہتے ہیں جب وہ محل کے صحن میں پہنچی تو اس نے پانی سمجھ کر اپنی دونوں پنڈلیوں سے کپڑے اوپر اٹھالیے تو سلیمان علیہ السلام نے اس سے کہا کہ یہ پانی نہیں بلکہ چکنے شیشے کا فرش ہے۔

یہ آخری چیز تھی جس نے بلقیس کی آنکھیں کھول دیں پہلی چیز سلیمان عزوجل تعالیٰ کا خط تھا جسے چڑیا نے اس کی گود میں ڈال دیا تھا۔

دوسری چیز اس کا ہدیہ تھا جسے انہوں نے رد کر دیا تھا۔

تیسری چیز اس کے قاصدوں کا فلسطین سے واپس جانے کے بعد سلیمان علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کی گواہی تھی، اور اب اس آخری چیز نے ان کی نبوت پر ایمان لانے پر مجبور کیا کہ تمام دنیاوی آرام و آسائش کے اسباب مہیا ہونے کے باوجود سلیمان علیہ السلام کا سر ہر وقت شدت تواضع سے اللہ کے سامنے جھکا ہوا ہے اسی لئے بے ساختہ پکار اٹھی کہ میں اب تک اللہ کے بجائے سورج کی پرستش کر کے اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی ہوں۔ میں سلیمان علیہ السلام کی پیروی کرتے ہوئے اللہ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں اور اپنے اسلام کا اعلان کرتی ہوں۔

وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝۳۳ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا
دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ
يَفْعَلُوْنَ ۝۳۴ وَ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ
اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝۳۶ اِرْجِعْ
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّ
هُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۳۷ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ
اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝۳۸ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ
قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝۳۹ قَالَ
الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ
طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ۖ
لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝۴۰ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ
اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۴۱ فَلَمَّا جَآءَتْ
قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا
وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝۴۲ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا
كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۴۳ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ
حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ
قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ

مجھے مشورہ دو میں کسی امر کا قطعی فیصلہ جب تک تمہاری موجودگی اور رائے نہ ہو
نہیں کرتی ۝۳۲ ان سب نے جواب دیا کہ ہم طاقت اور قوت والے سخت لڑنے
بھڑنے والے ہیں آگے آپ کو اختیار ہے آپ خود ہی سوچ لیجئے کہ ہمیں آپ کیا
کچھ حکم فرماتی ہیں ۝۳۳ اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے
اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ لوگ بھی
ایسا ہی کریں گے ۝۳۴ میں انھیں ایک ہدیہ بھیجنے والی ہوں، پھر دیکھ لوں گی کہ قاصد
کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں ۝۳۵ پس جب قاصد حضرت سلیمان (علیہ السلام)
کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا تم مال سے مجھے مدد دینا چاہتے ہو؟ مجھے تو
میرے رب نے اس سے بہت بہتر دے رکھا ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس تم
ہی اپنے تحفے سے خوش رہو ۝۳۶ جا ان کی طرف واپس لوٹ جا، ہم ان (کے
مقابلہ) پر وہ لشکر لائیں گے جن کے سامنے پڑنے کی ان میں طاقت نہیں اور ہم
انھیں ذلیل و پست کر کے وہاں سے نکال باہر کریں گے ۝۳۷ آپ نے فرمایا اے
سردارو! تم میں سے کوئی ہے جو ان کے مسلمان ہو کر پہنچنے سے پہلے ہی اس کا
تخت مجھے لا دے ۝۳۸ ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے اٹھیں
اس سے پہلے ہی پہلے میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں، یقین مانئے کہ میں
اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانت دار ۝۳۹ جس کے پاس کتاب کا علم تھا وہ بول
اٹھا کہ آپ پلک جھپکائیں اس سے بھی پہلے میں اسے آپ کے پاس پہنچا سکتا
ہوں جب آپ نے اسے اپنے پاس موجود پایا تو فرمانے لگے یہی میرے رب
کا فضل ہے، تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، شکر گزار
اپنے ہی نفع کے لئے شکر گزاری کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا پروردگار
(بے پرواہ اور بزرگ) غنی اور کریم ہے ۝۴۰ حکم دیا کہ اس کے تخت میں کچھ پھیر بدل
کر دو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ راہ پا لیتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں
پاتے ۝۴۱ پھر جب وہ آ گئی تو اس سے کہا (دریافت کیا) گیا کہ ایسا ہی تیرا (بھی)
تخت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ گویا وہی ہے ہمیں اس سے پہلے ہی علم دیا
گیا تھا اور ہم مسلمان تھے ۝۴۲ اسے انہوں نے روک رکھا تھا جن کی وہ اللہ کے سوا
پرستش کرتی رہی تھی، یقیناً وہ کافر لوگوں میں تھی ۝۴۳ اس سے کہا گیا کہ محل میں چلی
چلو، جسے دیکھ کر یہ سمجھ کر کہ یہ حوض ہے اس نے اپنی پنڈلیاں کھول دیں فرمایا یہ تو
شیشے سے منڈھی ہوئی عمارت ہے، کہنے لگی میرے پروردگار! میں نے اپنے
آپ پر ظلم کیا۔ اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی مطیع اور فرمانبردار

اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٤٥ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝٤٦ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۗ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ
اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝٤٧ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ
يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝٤٨ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ
لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا
لَصٰدِقُوْنَ ۝٤٩ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٠
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝٥١ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥٢ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝٥٣
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٥٤
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۗ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ۝٥٥ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ
لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝٥٦ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ
اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝٥٧ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ
فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٥٨ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ
الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۗ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩

بنتی ہوں ۝٤٤ یقیناً ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ تم
سب اللہ کی عبادت کرو پھر بھی وہ دو فریق بن کر آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے ۝٤٥
آپ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں کر
مچا رہے ہو تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کیوں نہیں کرتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۝٤٦ وہ
کہنے لگے ہم تیری اور تیرے ساتھیوں کی بدشگونی لے رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا
تمہاری بدشگونی اللہ کے ہاں ہے، بلکہ تم فتنے میں پڑے ہوئے لوگ ہو ۝٤٧ اس
شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں
کرتے تھے ۝٤٨ انہوں نے آپس میں بڑی قسمیں کھا کر عہد کیا کہ رات ہی کو
صالح اور اس کے گھر والوں پر ہم چھاپہ ماریں گے اور اس کے وارثوں سے
صاف کہہ دیں گے کہ ہم اس کے اہل کی ہلاکت کے وقت موجود نہ تھے اور ہم
بالکل سچے ہیں ۝٤٩ انہوں نے مکر (خفیہ تدبیر) کیا اور ہم نے بھی اور وہ اسے
سمجھتے ہی نہ تھے ۝٥٠ (اب) دیکھ لے ان کے مکر کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ کہ ہم نے
ان کو اور ان کی قوم کو سب کو غارت کر دیا ۝٥١ یہ ہیں ان کے مکانات جو ان کے ظلم
کی وجہ سے اجڑے پڑے ہیں، جو لوگ علم رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں بڑی
نشانی ہے ۝٥٢ ہم نے ان کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیزگار تھے بال بال
بچا لیا ۝٥٣ اور لوط کا (ذکر کر) جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ باوجود دیکھنے
بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری کر رہے ہو ۝٥٤ یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر
مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی ہی نادانی کر رہے
ہو ۝٥٥ قوم کا جواب بجز اس کہنے کے اور کچھ نہ تھا کہ آل لوط کو اپنے شہر سے شہر بدر کر
دو، یہ تو بڑے پاکباز بن رہے ہیں ۝٥٦ پس ہم نے اسے اور اس کے اہل کو بجز اس
کی بیوی کے سب کو بچا لیا، اس کا اندازہ تو باقی رہ جانے والوں میں ہم لگا ہی چکے
تھے ۝٥٧ اور ان پر ایک (خاص قسم کی) بارش برسا دی پس ان دھمکائے ہوئے
لوگوں پر بری بارش ہوئی ۝٥٨ تو کہہ دے کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور
اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہے کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ
شریک ٹھہرا رہے ہیں ۝٥٩

اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ اَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ يَّعۡدِلُوۡنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ

بھلا بتاؤ؟ کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ کس نے آسمان سے بارش برسائی؟ پھر اس سے ہرے بھرے بارونق باغات اگائے؟ ان باغوں کے درختوں کو تم ہرگز نہ اگا سکتے، کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ یہ لوگ ہٹ جاتے ہیں (سیدھی راہ سے)﴿٦٠﴾ کیا وہ جس نے زمین کو

آیت:60 بھلا بتلاؤ تو آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا یہ صفت صرف اللہ کی ہے وہی صرف عالم الغیب ہے اس کے سوا کوئی بھی کائنات میں عالم الغیب نہیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ آئندہ کل کو پیش آنے والے حالات کا علم رکھتے ہیں، اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا اسی لئے تو وہ فرما رہا ہے کہ: آسمان وزمین میں غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ (بخاری 4574 تفسیر سورہ النجم۔ مسلم کتاب ایمان باب 77 ص 159۔ ترمذی 3068)

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستارے تین مقصد کے لیے بنائے ہیں، آسمان کی زینت، رہنمائی کا ذریعہ اور شیطان کو سنگسار کرنا لیکن اللہ کے احکام سے بے خبر لوگوں نے ان سے غیب کا علم حاصل کرنے کا ڈھونگ رچا لیا ہے۔

مثلاً کہتے ہیں جو فلاں فلاں ستارے کے وقت نکاح کرے گا تو یہ یہ ہوگا فلاں فلاں ستارے کے وقت سفر کرے گا تو ایسا ایسا ہوگا فلاں فلاں ستارے کے وقت پیدا ہوتا تو ایسا ایسا ہوتا وغیرہ وغیرہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں ان کی قیاس آرائیوں کے خلاف اکثر ہوتا رہتا ہے، ستاروں، پرندوں اور جانوروں سے غیب کا علم کس طرح حاصل ہوسکتا ہے؟ جب کہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ: آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔ (ابن کثیر رحمہ اللہ)

مضطر کی دُعا کی مناسبت سے حافظ ابن القیم رحمہ اللہنے اپنی کتاب ''الجواب الکافی'' میں لکھا ہے کہ اگر دُعا کرتے وقت پورے طور پر حضور قلب حاصل ہو اپنی حاجت وضرورت کا شدید احساس ہو، اور رب العالمین کے حضور انتہائی عاجزی وانکساری اور غایت درجہ کا خشوع وخضوع حاصل ہو اور دل پر رقت طاری ہو اور اس حال میں بندہ اپنے رب کے پاکیزہ ناموں اور اعلیٰ صفات کو وسیلہ بنا کر دُعا کرے تو ایسی دعا ان شاء اللہ تعالیٰ شاید ہی رد کی جاتی ہے۔ قیامت کب آئے گی اور قبروں سے مردے کب اُٹھائے جائیں گے، اس کا علم بھی اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے جیسا کہ اللہ نے سورۃ الاعراف میں فرمایا ہے:

﴿يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ ۚ لَا يُجَلِّيۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ﴾ (الاعراف:187)

''یہ آپ سے قیامت کے مطابق سوالات کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر سوا اللہ کے اسے کوئی ظاہر نہیں کرے گا''۔

آیت:60 تا 64 انکار شرک وشرکاء:

بتائیے تو ذرا:

☆ کون ہے جو آسمان وزمین کا مالک ہے صرف وہی اللہ، پھر کسی اور کی عبادت کیوں؟

☆ کون ہے جس کے حکم سے بارش برستی ہے جس سے رنگا رنگ پھل پھول، غلہ واناج اور اشیائے ضرورت بہم ملتی ہیں؟ صرف وہی اللہ! پھر کسی

قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَیۡنَ
الۡبَحۡرَیۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۱﴾
اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَ یَجۡعَلُكُمۡ
خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنۡ
یَّهۡدِیۡكُمۡ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ مَنۡ یُّرۡسِلُ الرِّیٰحَ بُشۡرًۢا بَیۡنَ
یَدَیۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنۡ
یَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ وَ مَنۡ یَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۶۴﴾

قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں ﴿۶۱﴾ بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو ﴿۶۲﴾ کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے جنہیں یہ شریک کرتے ہیں ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے ﴿۶۳﴾ کیا وہ جو مخلوق کی اول دفعہ پیدائش کرتا ہے پھر اسے لوٹائے گا اور جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزیاں دے رہا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے کہہ دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ﴿۶۴﴾

کے سامنے جھکنا، سجدہ ریز ہونا؟ آخر کیوں؟ جو ایک درخت یا پودا تک بھی اگا نہیں سکتے۔

☆ زمین کو جائے قرار و سکینت کس نے بنایا؟ اس میں نہروں، دریاؤں کا جال کس نے بچھایا؟ پہاڑوں کے کیل بنا کر اسے کس نے ٹھہرا دیا؟ "عَذْبٌ فُرَاتٌ" میٹھی رواور ساتھ ہی "ملح اجاج" کڑوی کسیلی رو ایک ساتھ پانیوں میں کس نے چلائی؟ اور وہ بھی اس طرح کہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے رہ جانے کے باوجود ایک دوسرے میں مکس نہیں ہوتیں؟ ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ﴾ صرف اور صرف اسی ایک اللہ نے! تو پھر کہیں اور ایڑیاں رگڑنا کیوں؟۔

پریشان حال، دکھوں میں گھرے، بے چین و افسردہ، لاغر و مجبور، بے بس و بے کس اور ہر طرف سے مکمل مایوسی کا شکار انسان کی دادرسی کرتا ہے تو کون؟ بلکہ اسے صدق ایمانی، وجذبہ فروتنی و فدویت سے سرشار کر کے زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر اسے جلا بخشتا ہے بقا بخشتا ہے تو کون؟ وہی اللہ.....تو پھر کسی اور کے در پہ دھکے کھانے! کیوں؟

☆ جب ہر طرف اندھیرا چھا چکا ہو، بحر و بر کی ظلمات کا تلاطم تمہیں اپنی زد میں لے چکا ہو، تو روشنی کی کرن ملتی ہے تو کہاں سے، ڈوبتی ناؤ کو پار کنارے لگاتا ہے تو کون؟ وہی اللہ......پھر بھی نجات پا لیتے ہی غیر اللہ کی دہلیز پر! آخر کیوں؟

☆ قحط سالیوں کے مارے، دانے دانے کو ترسنے کی مصیبت میں گرفتار، جب سب دروازے بند دکھائی دیتے ہیں، اپنے، پرائے، عزیز و اقارب، دوست واحباب پرانے محسن اور سب یار و مددگار ساتھ چھوڑ جاتے ہیں اور تو تنِ تنہا پیش آئی مصیبت جھیل رہا ہوتا ہے، پھر ہر طرف، ہر ایک سے ناامید ہو کر اپنے رب سے جڑتا ہے تو کون تجھے بچاتا ہے، نجات دلاتا ہے، کھلاتا ہے، پلاتا ہے، شفایاب کرتا ہے، مصیبتوں کو ٹالتا ہے، نعمتوں سے نوازتا ہے............؟ وہی ایک اور صرف ایک اللہ! تو پھر در در کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے تو کیوں؟

☆ آغاز آفرینش سے انجام کار تک مخلوقات کی پیدائش، تدبیر معاملات، حفاظت و نگہبانی، آسمان و زمین سے رزق کے خزانوں کے منہ کھول دینا یہ سب کس کی مہربانی سے ہوتا ہے؟ صرف اللہ کی مہربانی سے؟ تو پھر بھی تو غیر اللہ کو اللہ کے برابر لا کھڑا کر دیتا ہے آخر کیوں؟ بلکہ اللہ کو چھوڑ

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا
يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ
فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا ءَاِذَا
كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَاۤ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ
اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَ لَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ
الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ مَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ
هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ
رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾

کہہ دیجئے کہ آسمان والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی
غیب نہیں جانتا انھیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھ کھڑے کئے جائیں گے ﴿۶۵﴾
بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو چکا ہے، بلکہ یہ اس کی طرف سے
شک میں ہیں ۔ بلکہ یہ اس سے اندھے ہیں ﴿۶۶﴾ کافروں نے کہا کہ کیا جب ہم
مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی ۔کیا ہم پھر نکالے جائیں گے ﴿۶۷﴾
ہم اور ہمارے باپ دادوں کو بہت پہلے سے یہ وعدے دیئے جاتے رہے۔
کچھ نہیں یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں ﴿۶۸﴾ کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر
کر ذرا دیکھو تو سہی کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا ﴿۶۹﴾ آپ ان کے بارے میں غم
نہ کریں اور ان کے داؤں گھات سے تنگ دل نہ ہوں ﴿۷۰﴾ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ
کب ہے اگر سچے ہو تو بتلا دو ﴿۷۱﴾ جواب دیجئے! کہ شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم
جلدی مچا رہے ہو تم سے بہت ہی قریب ہوگئی ہوں ﴿۷۲﴾ یقیناً آپ کا پروردگار
تمام لوگوں پر بڑے ہی فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں ﴿۷۳﴾
بیشک آپ کا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں ان کے سینے چھپا رہے ہیں
اور جنہیں ظاہر کر رہے ہیں ﴿۷۴﴾ آسمان اور زمین کی کوئی پوشیدہ چیز بھی ایسی نہیں
جو روشن اور کھلی کتاب میں نہ ہو ﴿۷۵﴾ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان
اکثر چیزوں کا بیان کر رہا جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں ﴿۷۶﴾ اور یہ قرآن ایمان
والوں کے لئے یقیناً ہدایت اور رحمت ہے ﴿۷۷﴾ آپ کا رب ان کے درمیان
اپنے حکم سے سب فیصلے کر دے گا وہ بڑا ہی غالب اور دانا ہے ﴿۷۸﴾

دیتا ہے اور غیر اللہ سے لو لگا لیتا ہے، اس وحدہ لاشریک لہ کی سچی عبادت کرنے کی بجائے ماسوائے اللہ کے در پر پڑا ہوا ہے۔غیر اللہ سے جڑا ہوا ہے۔ ذرا سوچ کہ کس انجام کی طرف جا رہا ہے تو؟ ذرا سوچ!!!

آیت:74 آیت میں نبی کریم ﷺ کے لیے تسلی اور مشرکین کے لیے دھمکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام اور اپنے نبی ﷺ کے خلاف چھپی عداوات اور ظاہری کفر و شرک کو خوب جانتا ہے اور آسمان اور زمین میں کہیں بھی کوئی چیز کوئی بھی عمل مخلوقات کی نگاہوں سے چھپا ہے تو وہ لوح محفوظ میں نوشتہ ہے اور اللہ کو اس کا خوب علم ہے اور جب قیامت آئے گی تو اللہ انہیں ان کے تمام کفر و عناد اور ایک ایک بُرے عمل کا انہیں بدلہ چُکائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ بنی اسرائیل اپنے جن تاریخی واقعات میں آپس میں شدید اختلاف کرتے تھے، ان سے متعلق اس نے صحیح بات اپنے نبی امّی ﷺ کے ذریعے قرآن کریم میں بتا دی ہے یعنی اس سورت کے شروع میں انبیائے بنی اسرائیل اور ان کی قوموں کے جو واقعات بیان کیے گئے ہیں ان سے اس بات کی تائید ہوتی ہے اور انہیں ایمان کی دعوت دی گئی ہے۔

فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الۡحَقِّ الۡمُبِيۡنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ
الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿٨٠﴾ وَمَاۤ اَنۡتَ
بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً
مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿٨٢﴾ وَ
يَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ
يُوۡزَعُوۡنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوۡ قَالَ اَكَذَّبۡتُمۡ بِاٰيٰتِىۡ وَلَمۡ تُحِيۡطُوۡا
بِهَا عِلۡمًا اَمَّاذَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٨٤﴾ وَوَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا
فَهُمۡ لَا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿٨٥﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِيَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ
وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿٨٦﴾

پس آپ یقیناً اللہ ہی پر بھروسہ رکھئے، یقیناً آپ سچے اور کھلے دین پر ہیں ﴿٧٩﴾ بیشک
آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ پیٹھ پھیرے
روگرداں جا رہے ہوں ﴿٨٠﴾ اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی
کر سکتے ہیں آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں
پھر وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں ﴿٨١﴾ جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا،
ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ
ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے ﴿٨٢﴾ اور جس دن ہم ہر امت میں سے ان
لوگوں کے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے گھیر گھار کر لائیں گے پھر وہ سب
کے سب الگ کر دیئے جائیں گے ﴿٨٣﴾ جب سب کے سب آ پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ تم نے میری آیتوں کو باوجودیکہ تمہیں ان کا پورا علم نہ تھا کیوں جھٹلایا؟
اور یہ بھی بتلاؤ کہ تم کیا کرتے رہے؟ ﴿٨٤﴾ بسبب اس کے کہ انہوں نے ظلم کیا تھا ان پر
بات جم جائے گی اور وہ کچھ بول نہ سکیں گے ﴿٨٥﴾ کیا وہ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ ہم نے
رات کو اس لئے بنایا ہے کہ وہ اس میں آرام حاصل کر لیں اور دن کو ہم نے دکھلانے
والا بنایا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان و یقین رکھتے ہیں ﴿٨٦﴾

آیت 79 آپ ﷺ کو کہا گیا کہ آپ اللہ پر بھروسہ کر کے دعوت و تبلیغ کا کام کیے جائیں اور اس یقین کے ساتھ اپنا مشن جاری رکھیں کہ آپ ﷺ ایسے واضح حق پر ہیں جس کی صداقت میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہے مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیتِ کریمہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ حق پرست کو اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ جب قیامت کا وقت ہوگا اور زمین میں کوئی بھلائی کا حکم دینے والا اور بُرائی سے روکنے والا باقی نہیں رہے گا، تو اللہ تعالیٰ زمین سے ایک جانور نکالے گا، جو لوگوں سے کہے گا کہ تم لوگ اِن آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جن میں قیامت کی خبر دی گئی ہے تو میں قربِ قیامت کی نشانی ہوں، مجھے اِس اللہ نے یہ قوت گویائی دی ہے جو قیامت لانے پر قادر ہے۔

آیت 80 تا 81 نبی کریم ﷺ کو مزید اطمینان دلانے کے لیے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ دعوتِ اسلامیہ سے وہی لوگ مستفید ہوں گے جو قرآنِ کریم پر ایمان لائیں گے اور اللہ کے دین کو دِل سے قبول کرلیں گے۔ آپ ﷺ اس فکر میں ہر دم پریشان نہ رہیں کہ سبھی لوگ آپ کی دعوت کو کیوں نہیں قبول کر لیتے۔

اِس سے مراد مکہ شہر ہے اس کا خاص اس لیے ذکر کیا ہے کہ اسی میں خانہ کعبہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کو یہی سب سے زیادہ محبوب تھا "حرمت والا" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں خون ریزی کرنا، ظلم کرنا، شکار کرنا، درخت کاٹنا حتیٰ کہ درخت توڑنا بھی منع ہے۔ (بخاری، کتاب الجنائز۔ مسلم کتاب الحج، باب تحریم مکۃ وصیدھا، اصحاب سنن)

❁❁❁❁❁

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا
جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ
شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ
مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾
اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ
شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا
الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ
اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ
فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

اٰياتها ٨٨ ﴿٢٨ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ٤٩﴾ ركوعاتها ٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ
مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ

جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا
اٹھیں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے کے سارے عاجز و پست ہو کر
اس کے سامنے حاضر ہوں گے ﴿٨٧﴾ اور پہاڑوں کو دیکھ کر اپنی جگہ جمے ہوئے خیال
کرتے ہیں لیکن وہ بھی بادل کی طرح اڑتے پھریں گے یہ ہے صنعت اللہ کی جس
نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اس سے وہ باخبر ہے ﴿٨٨﴾ جو لوگ نیک
عمل لائیں گے انھیں اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن گھبراہٹ سے
بے خوف ہوں گے ﴿٨٩﴾ اور جو برائی لے کر آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں
جھونک دیئے جائیں گے صرف وہی بدلہ دیئے جاؤ گے جو تم کرتے رہے ہو ﴿٩٠﴾
مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس
نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے بھی فرمایا گیا ہے کہ
میں فرماں برداروں میں ہو جاؤں ﴿٩١﴾ اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں، جو راہ
راست پر آجائے وہ اپنے نفع کے لئے راہ راست پر آئے گا۔ اور جو بہک جائے تو
کہہ دیجئے! کہ میں صرف ہوشیار کرنے والوں میں سے ہوں ﴿٩٢﴾ کہہ دیجئے کہ
تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم
(خود) پہچان لوگے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں ﴿٩٣﴾

سورۃ قصص مکی ہے اس میں 88 آیات، 9 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ﴿٢﴾ ہم آپ کے سامنے موسیٰ اور فرعون کا صحیح
واقعہ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ﴿٣﴾ یقیناً فرعون نے

آیت: 1 تا 2 آیت ۲۵ میں مرد مومن شعیب علیہ السلام کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی آمد کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے:

﴿فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (القصص:25)

”جب وہ اُن کے پاس آئے اور اُن سے اپنا ماجرا بیان کیا تو اُنہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو۔ تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو“۔

اسی آیت سے یہ نام ماخوذ ہے اور چونکہ دعوت الٰہی کی تاریخ میں موسیٰ علیہ السلام فرعون اور بنی اسرائیل کے قصوں کی بڑی اہمیت ہے، اسی لیے ان کی اہمیت کے پیشِ نظر اس سورت کا نام (القصص) رکھ دیا گیا ہے وہ سورت جس میں بہت ہی اہم تاریخی اور دعوتی قصے وارد ہوئے ہیں۔ فرعون نے ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا تھا اور اپنے آپ کو بڑا معبود کہلاتا تھا۔

آیت: 3 اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں، جو اس وقت کی افضل ترین قوم تھی لیکن ابتلاء و آزمائش کے طور پر فرعون کی غلام اور اس کے ظلم کا تختۂ مشق بنی ہوئی تھی۔

عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ
يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۴﴾
وَنُرِيدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿۵﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ
فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿۶﴾
وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ
فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ
الْمُرْسَلِينَ ﴿۷﴾ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا

زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو تو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو چھوڑ دیتا تھا بیشک وہ تھا ہی مفسدوں میں سے ﴿۴﴾ پھر ہماری چاہت ہوئی کہ ہم ان پر کرم فرمائیں جنہیں زمین میں بیحد کمزور کر دیا گیا تھا، اور ہم انھیں کو پیشوا اور (زمین) کا وارث بنائیں ﴿۵﴾ اور یہ بھی کہ ہم انھیں زمین میں قدرت و اختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں ﴿۶﴾ ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی کہ اسے دودھ پلاتی رہ اور جب تجھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہو تو اسے دریا میں بہا دینا اور کوئی ڈر خوف یا رنج نہ کرنا ہم یقیناً اسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے اپنے پیغمبروں میں بنانے والے ہیں ﴿۷﴾ آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھا لیا کہ آخر کار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا

آیت:4 جس کی وجہ بعض نجومیوں کی یہ پیش گوئی تھی کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ایک بچے کے ہاتھوں فرعون کی ہلاکت اور اس کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا۔ جس کا حل اس نے یہ نکالا کہ ہر پیدا ہونے والا اسرائیلی بچہ قتل کر دیا جائے حالانکہ اس احمق نے یہ نہیں سوچا کہ اگر کاہن سچا ہے تو ایسا یقینا ہو کر رہے گا، چاہے وہ بچے قتل کرواتا رہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو قتل کروانے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ (فتح القدیر)

بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے یہ خوشخبری منتقل ہوتی چلی آرہی تھی کہ ان کی نسل سے ایک بچہ ہوگا جس کے ہاتھوں سلطنت مصر کی تباہی ہوگی۔ قبطیوں نے یہ بشارت بنی اسرائیل سے سُنی اور فرعون کو اس سے آگاہ کر دیا جس پر اس نے بنی اسرائیل کے بچوں کو مروانا شروع کر دیا۔ (ابنِ کثیر)

چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے اِس کمزور اور غلام قوم کو مشرق و مغرب کا وارث (مالک وحکمران) بنا دیا (الاعراف ۷ ۱۳۷) نیز انہیں دین کا پیشوا اور امام بھی بنا دیا۔

آیت:6 یہاں زمین سے مراد ارض شام ہے جہاں وہ کنعانیوں کی زمین کے وارث بنے کیوں کہ مصر سے نکلنے کے بعد بنی اسرائیل مصر واپس نہیں گئے۔ واللہ اعلم۔

یعنی انہیں جو اندیشہ تھا کہ ایک اسرائیلی کے ہاتھوں فرعون کی اور اُس کے ملک ولشکر کی تباہی ہوگی، ان کے اِس اندیشے کو ہم نے حقیقت کر دکھایا۔

آیت:7 وحی سے مراد یہاں دل میں بات ڈالنا ہے۔ جو انبیاء پر فرشتے کے ذریعے سے نازل کی جاتی تھی اور اگر فرشتے کے ذریعے سے بھی آتی ہو تب بھی اِس ایک وحی سے اُم موسیٰ علیہ السلام کا نبی ہونا ثابت نہیں ہوتا، کیوں کہ فرشتے بعض دفعہ عام انسانوں کے پاس بھی آجاتے ہیں جیسے حدیث میں اقرع، ابرص اور اعمٰی کے پاس فرشتوں کا آنا ثابت ہے اور حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بھی ﴿فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ (مریم:17) ''تو وہ فرشتہ اِس (مریم علیہا السلام) کے سامنے پورا انسان بن کر آیا'' مریم کے نبی نہ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ (متفق علیہ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء رقم 3277 باب حدیث ابرص، اعمی الخ وصحیح مسلم کتاب الزھد والرقاق، 2275)

موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد قتل کا اندیشہ موجود تھا، جس کا حل خود اللہ تعالیٰ نے وحی والقاء کے ذریعے سے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو سمجھا دیا۔

وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوۡدَهُمَا كَانُوۡا خٰطِئِيۡنَ ۝۸ وَ قَالَتِ امۡرَاَتُ فِرۡعَوۡنَ قُرَّتُ عَيۡنٍ لِّىۡ وَلَكَ ؕ لَا تَقۡتُلُوۡهُ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّنۡفَعَنَاۤ اَوۡ نَـتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۹ وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰرِغًا ؕ اِنۡ كَادَتۡ لَـتُبۡدِىۡ بِهٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۰ وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۱ وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰٓى اَهۡلِ بَيۡتٍ يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَـكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ۝۱۲ فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا

اوران کے رنج کا باعث بنا کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اوران کے لشکر تھے ہی خطا کار ۝۸ اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنالیں اور یہ لوگ شعور ہی نہیں رکھتے تھے ۝۹ موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لئے کہ وہ یقین کرنے والوں میں رہے ۝۱۰ موسیٰ کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا، تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعون کو اس کا علم نہ ہوا ۝۱۱ ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا یہ کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچے کی تمہارے لئے پرورش کرے اور ہوں بھی اس بچے کے خیر خواہ ۝۱۲ پس ہم نے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا، تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں

چنانچہ انہوں نے اسے تابوت میں لٹا کر دریائے نیل میں ڈال دیا۔ (ابن کثیر)

آیت:8 یہ تابوت دریا میں بہتا بہتا فرعون کے محل کے پاس پہنچ گیا، وہاں فرعون کے نوکروں چاکروں نے پکڑ کر باہر نکال لیا۔

لِیَکُونَ: میں لام عاقبت کے لیے ہے یعنی انہوں نے تو اسے اپنا بچہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا کر لیا تھا نہ کہ دشمن سمجھ کر لیکن انجام ان کے اِس فعل کا یہ ہوا کہ وہ ان کا دشمن اور رنج وغم کا باعث ثابت ہوا۔

یہ ماقبل کی تأویل ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اِن کے لیے دشمن کیوں ثابت ہوئے؟ اس لیے کہ وہ سب اللہ کے نافرمان اور خطا کار تھے، اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر ان کے پروردہ کو ہی ان کی ہلاکت کا ذریعہ بنا دیا۔

یہ اس وقت کہا ہے جب تابوت میں ایک حسین وجمیل بچہ انہوں نے دیکھا، جب کہ بعض کے نزدیک یہ اس وقت کا قول ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی داڑھی کے بال نوچ لیے تھے تو فرعون نے ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا (ایسر التفاسیر) جمع کا صیغہ یا تو اکیلے فرعون کے لیے بطور تعظیم کے کہا یا ممکن ہے وہاں اُس کے کچھ درباری موجود ہوں۔ کیونکہ فرعون اولاد سے محروم تھا۔

یعنی شدت غم سے یہ ظاہر کر دیتیں کہ یہ ان کا بچہ ہے لیکن اللہ نے ان کے دل کو مضبوط کر دیا جس پر انہوں نے صبر کیا اور یقین کر لیا کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام بخیریت واپس لوٹانے کا جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو گا۔

موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام مریم بنت عمران تھا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم بنت عمران تھیں نام اور ولدیت دونوں میں اتحاد تھا۔

آیت:11 چنانچہ ان کی بہن دریا کے کنارے کنارے دیکھتی رہی تھیں حتیٰ کہ اس نے دیکھ لیا اس کا بھائی فرعون کے محل میں چلا گیا ہے۔

آیت:12 یعنی ہم نے اپنی قدرت اور تکونی حکم کے ذریعے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی ماں کے علاوہ کسی اور اَنّا کا دودھ پینے سے منع کر دیا، چُنانچہ بسیار کوشش کے باوجود کوئی انّا انہیں دودھ پلانے اور چپ کرانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

یہ سب منظر ان کی ہمشیرہ خاموشی کے ساتھ دیکھ رہی تھیں، بالآخر بول پڑیں کہ:

وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣
وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى
الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا
فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ

اور آزردہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۝١٣ اور جب (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہو گئے ہم نے انھیں حکمت وعلم عطا فرمایا نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ۝١٤ اور موسیٰ ایک ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے یہاں دو شخصوں کو لڑتے ہوئے پایا، یہ ایک تو اس کے رفیق میں سے تھا اور دوسرا اس کے

﴿هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰٓ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُۥ لَكُمْ﴾

"میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے"۔

چنانچہ ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام سے کہا، جا اس عورت کو لے آ، چنانچہ وہ دوڑی دوڑی گئی اور اپنی ماں کو جو موسیٰ علیہ السلام کی ماں تھی ساتھ لے آئی۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کا دودھ پی لیا تو فرعون نے والدہ موسیٰ علیہ السلام سے محل میں رہنے کی استدعا کی تا کہ بچے کی صحیح پرورش اور نگہداشت ہو سکے، لیکن انہوں نے کہا میں اپنے خاوند اور بچوں کو چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتی۔

یہ طے پایا کہ بچے کو اپنے ساتھ گھر لے جائیں اور وہیں اس کی پرورش کریں، اور اس کی اجرت انہیں شاہی خزانے سے دی جائے گی۔

سبحان اللہ العظیم، اللہ کی قدرت کے کیا کہنے دودھ اپنے بچے کو پلائیں اور تنخواہ فرعون سے وصول کریں، رب نے موسیٰ علیہ السلام کے لوٹانے کا وعدہ کس احسن طریقے سے پورا فرمایا۔

﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (یس:83)

"وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے"۔

ایک مرسل روایت میں ہے "اس کاریگر کی مثال، جو اپنی بنائی ہوئی چیزوں میں ثواب اور خیر کی نیت بھی رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرح ہے جو اپنے بچے کو دودھ بھی پلاتی ہے اور اجرت بھی وصول کرتی ہے"۔ (مراسیل ابی داود)

یعنی بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے انجام کی حقیقت سے اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں لیکن اللہ کو اس کے حسن انجام کا علم ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرۃ:216)

"ہوسکتا ہے جس چیز کو تم برا سمجھو، اُس میں تمہارے لیے خیر ہو اور جس چیز کو تم پسند کرو، اس میں تمہارے لیے شر کا پہلو ہو"۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (النساء:19)

"ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو برا سمجھو اور اللہ تمہارے لیے اس میں خیر کثیر فرما دے"۔

اِس لیے انسان کی بہتری اسی میں ہے کہ اپنی پسند اور ناپسند سے قطع نظر ہر معاملے میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام کی پابندی کرے کہ اسی میں اُس کے لیے خیر اور حسن انجام ہے۔

عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ
عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا
یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ
مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ
هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا
بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ
اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ

دشمنوں میں سے اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں
میں سے تھا اس سے فریاد کی، جس پر موسیٰ نے اس کے مکا مارا جس سے
وہ مر گیا موسیٰ کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے یقیناً شیطان دشمن اور کھلے
طور پر بہکانے والا ہے ۱۵ پھر دعا کرنے لگا کہ اے پروردگار! میں نے
خود اپنے اوپر ظلم کیا، تو مجھے معاف فرما دے اللہ تعالیٰ نے اسے بخش
دیا، وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے ۱۶ کہنے لگے اے میرے
رب! جیسے تو نے مجھ پر یہ کرم فرمایا میں بھی اب ہرگز کسی گنہگار کا مددگار نہ
بنوں گا ۱۷ صبح ہی صبح ڈرتے اندیشہ کی حالت میں خبریں لینے شہر میں گئے،
کہ اچانک وہی شخص جس نے کل ان سے مدد طلب کی تھی ان سے فریاد کر
رہا ہے موسیٰ نے اس سے کہا کہ اس میں شک نہیں تو تو صریح بے راہ ہے ۱۸
پھر جب اپنے اور اس کے دشمن کو پکڑنا چاہا وہ فریادی کہنے لگا کہ موسیٰ کیا
جس طرح تو نے کل ایک شخص کو قتل کیا ہے مجھے بھی مار ڈالنا چاہتا ہے، تو تو
ملک میں ظالم و سرکش ہونا چاہتا ہے اور تیرا ارادہ ہی نہیں کہ ملاپ کرنے
والوں میں سے ہو ۱۹ شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص

آیت:15 اِس قوم والے نے اِس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی جس پر موسیٰ علیہ السلام نے اُس کے مُکا مارا جس سے وہ مر گیا موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یہ تو شیطانی کام ہے یقیناً شیطان دشمن اور کھلے طور پر بہکانے والا ہے۔ پھر دُعا کرنے لگے:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ﴾ (القصص:16)

"اے پروردگار میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف فرما دے اللہ تعالیٰ نے انہیں بخش دیا وہ بخشش اور بہت مہربانی کرنے والا ہے"۔

اس غیر ارادی اور اچانک قتل کے حادثہ کے بعد موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ ہو گئے کہ معلوم نہیں فرعون کو جب اس حادثہ کا علم ہوگا تو اُن کے ساتھ کیا کرے گا ابھی یہ خوف لاحق ہی تھا دوسرے دن وہی اسرائیلی ایک دوسرے قبطی کے ساتھ لڑ رہا تھا موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی انہیں اپنی مدد کے لیے پکارنے لگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو بڑا جھگڑالو معلوم ہوتا ہے طاقت نہ رکھتے ہوئے سب سے جھگڑتا پھرتا ہے پھر قبطی کو پکڑنے کے لیے دوڑے جو کافر تھا اور اِن کا اور اسرائیلی کا دشمن تھا، اُس نے ان سے کہا تم کل ایک قبطی کو قتل کر چکے ہو آج مجھے قتل کرنا چاہتے ہو۔ تم اس سرزمین میں ظالم اور جابر بن کر رہنا چاہتے ہو۔ اصلاح پسند نہیں بننا چاہتے۔

امام شوکانی اور جلال الدین قاسمی (صاحب محاسن التنزیل) نے اسی رائے کو ترجیح دی ہے کہ اس بات کا قائل قبطی تھا اور قرآن کی ظاہری عبارت اسی بات پر دلالت کرتی ہے نیز اِس کی کوئی اور دلیل موجود نہیں ہے کہ گزشتہ دن کا واقعہ کسی دوسرے قبطی کو معلوم تھا اور اِس کی خبر فرعون کو بھی ہو گئی تھی۔

جب ہی تو اُس نے فوری طور پر اپنی مجلس منعقد کر کے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کروانے کا فیصلہ صادر کر دیا تھا اور جس کی خبر لے کر وہ اسرائیلی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا، جو خفیہ طور پر مسلمان تھا اور جو فرعون کی مجلس میں شریک ہوا تھا۔

يَسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ
اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝۲۰ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ
رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۱ؑ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ
قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۲۲ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ
مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۟ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ
امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ
الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝۲۳ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ

دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے موسیٰؑ! یہاں کے سردار تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں،
پس تو جلد چلا جا مجھے اپنا خیر خواہ مان ۝۲۰ پس موسیٰ وہاں سے خوفزدہ ہو کر دیکھتے
بھالتے نکل کھڑے ہوئے کہنے لگے اے پروردگار! مجھے ظالموں کے گروہ سے بچا
لے ۝۲۱ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے لگے مجھے امید ہے کہ میرا رب
مجھے سیدھی راہ لے چلے گا ۝۲۲ مدین کے پانی پر جب آپ پہنچے تو دیکھا کہ لوگوں کی
ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے جانوروں کو روکتی
دکھائی دیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے وہ بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ
لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد بہت بڑی عمر کے بوڑھے
ہیں ۝۲۳ پس آپ نے خود ان جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف ہٹ آئے

آیت:20 کہتے ہیں کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا اس نے اِن سے کہا فرعون کے محل میں تمہیں قتل کرنے کی سازش ہو رہی ہے اور تم کسی طرح یہاں سے کسی اور جگہ چلے جاؤ، شہر سے نکلتے وقت انہوں نے دعا کی کہ: ﴿رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ میرے رب مجھے فرعون اور قبطیوں کے ہر ظلم سے نجات دے اور انہیں مجھ تک پہنچنے نہ دے۔

موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکل کر مدین کی طرف متوجہ ہوئے جو فرعون کی حدود سلطنت سے خارج تھا اور اپنے رب سے اپنی سلامتی کی دُعا کرتے رہے، چنانچہ بحفاظت حدود مصر سے نکل کر مدین کے علاقے میں پہنچ گئے اور چلتے چلتے ایک کنوئیں کے پاس پہنچے تو دیکھا لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ اور سب اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور دو لڑکیاں الگ کھڑی ہیں۔ ان کے قریب گئے اور پوچھا کہ وہ دور کیوں کھڑی ہیں انہوں نے کہا کہ جب سب جانوروں کو پانی پلا کر ہٹ جائیں گے تو ہم پلا سکیں گے، اس لیے کہ ہمارے والد بوڑھے ہیں اب ان سے یہ کام نہیں ہو سکتا اور ہمارے گھر میں کوئی دوسرا مرد نہیں ہے اور ہم ان مردوں کے ساتھ مزاحمت نہیں کرنا چاہتیں۔

ان دونوں کی بات سُن کر موسیٰ علیہ السلام آگے بڑھے اور اِن کی بکریوں کو پانی پلا دیا پھر ایک درخت کے سائے میں جا کر بیٹھ گئے اور دُعا کی کہ میرے رب روزی حاصل کرنے کا جو ذریعہ ابھی میرے سامنے ظاہر ہوا ہے میں اس کا محتاج ہوں یعنی دونوں لڑکیوں کے باپ کو ایک مزدور کی ضرورت ہے اور مجھے روزی کی ضرورت ہے۔

اکثر مفسرین کی رائے ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ دونوں شعیب علیہ السلام کی لڑکیاں تھیں جب دونوں عادت کے خلاف جلدی ہی بکریوں کو پانی پلا کر گھر پہنچ گئیں۔ تو اُن کے باپ نے حیرت سے پوچھا انہوں نے وجہ بتائی تو باپ نے دونوں میں سے ایک کو واپس بھیجا کہ جا کر اِس نوجوان سے کہو کہ میرے والد تمہیں تمہاری مزدوری دینے کے لیے بلا رہے ہیں، لڑکی نہایت ہی شرم وحیا کے ساتھ گھونگھٹ نکالے موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی، (جیسا کہ عمر بن خطاب کی روایت سے ثابت ہے جسے ابن المنذر، ابنِ ابی حاتم اور حاکم نے روایت کی ہے)۔ اور اپنے باپ کا پیغام پہنچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بے سروسامانی اور شدید ضرورت کی وجہ سے موقعہ غنیمت جانا اور اُس کے ساتھ چل دیے خود آگے اور لڑکی پیچھے سے انہیں راستہ بتاتی رہی۔ شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچ کر جب انہیں ذرا سکون میسر آیا اپنا سارا ماجرا اِن سے بیان کیا۔ انہوں نے اطمینان دلایا اور کہا تم ظالموں کی سلطنت کی حدود سے باہر نکل آئے ہو اب یہاں آرام سے رہو۔

فَقَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتۡهُ
اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ ۫ قَالَتۡ اِنَّ اَبِیۡ یَدۡعُوۡكَ
لِیَجۡزِیَكَ اَجۡرَ مَا سَقَیۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیۡهِ
الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ٝ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۵﴾
قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۫ اِنَّ خَیۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ
الۡقَوِیُّ الۡاَمِیۡنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَی
ابۡنَتَیَّ هٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ
عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡكَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ
اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكَ ؕ
اَیَّمَا الۡاَجَلَیۡنِ قَضَیۡتُ فَلَا عُدۡوَانَ عَلَیَّ ؕ

اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں ﴿۲۴﴾ اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم وحیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پائی ﴿۲۵﴾ ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جی! آپ انھیں مزدوری پر رکھ لیجئے، کیونکہ جنہیں آپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانتدار ہو ﴿۲۶﴾ اس بزرگ نے کہا میں اپنی دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو آپ کے نکاح میں دینا چاہتا ہوں اس (مہر پر) کہ آپ آٹھ سال تک میرا کام کاج کریں ہاں اگر آپ دس سال پورے کریں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان کے ہیں یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی مشقت میں ڈالوں اللہ کو منظور ہے تو آگے چل کر مجھے بھلا آدمی پائیں گے ﴿۲۷﴾ موسیٰ نے کہا، خیر تو یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہوگئی، میں ان دونوں مدتوں میں سے جسے پورا کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو

آیت:27 شعیب علیہ السلام بھی ان کے حالات، کردار اور چال چلن کا جائزہ لیتے رہے، اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو حکمت و دانائی سے تیس سال کی عمر میں نواز دیا تھا تو ظاہر ہے اس حکمت و دانائی کے آثار بھی ان پر نمایاں رہے ہوں گے اسی لیے جب شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف سے اطمینان ہوگیا تو ایک دن ان سے کہا کہ میں اپنی دونوں بچیوں میں سے ایک کی تم سے شادی کر دینا چاہتا ہوں، اِس عوض میں آٹھ سال تک تم میرے ملازم رہو اور بکریاں چراؤ۔ اور اگر تم اپنی طرف سے مزید دو سال میرا کام کرو گے تو یہ میرے ساتھ تمہارا تعاون ہوگا، یہ کوئی شرط نہیں ہے۔ اور تم مجھے اپنے وعدے پر پابند اور اچھا برتاؤ کرنے والا پاؤ گے۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا جو بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوئی ہے اس کے ہم دونوں پابند رہیں گے اور دونوں مدتوں میں سے جس پر بھی عمل کروں مجھے اختیار حاصل رہے گا۔ نہ مجھ سے آٹھ سال سے زیادہ کا اور نہ ہی اس کا مطالبہ کیا جائے گا کہ (میری خواہش کے برخلاف) دس سال سے پہلے ہی اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے چلا جاؤں ہم دونوں اللہ کو گواہ بناتے ہیں۔

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں یہ آیت کریمہ دلیل ہے کہ ان کے دین میں اجرت پر ملازم رکھنا جائز تھا۔

نیز یہ کہ باپ کسی نیک آدمی کو اپنی لڑکی سے شادی کر لینے کی پیشکش کر سکتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ سنت رہی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ انہوں نے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کو اپنی بیٹی حفصہ سے شادی کرنے کی پیشکش کی تھی اور صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے شادی کر لینے کی پیشکش کی تھی یہ واقعات صحیح روایات سے ثابت ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کی شادی دونوں لڑکیوں میں سے ایک سے ہوگئی، اور عہد نامہ کے مطابق شعیب علیہ السلام کے گھر رہنے لگے۔

وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ
بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ
تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾
وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ
يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۟ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾

ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر اللہ (گواہ اور) کارساز ہے ﴿٢٨﴾ موسیٰؑ نے مدت
پوری کرلی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف آگ دیکھی۔
اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے کہ میں
وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تاکہ تم سینک لو ﴿٢٩﴾ پس جب
وہاں پہنچے تو بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے کے درخت میں سے
آواز دیئے گئے کہ اے موسیٰؑ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا
پروردگار ﴿٣٠﴾ اور یہ بھی آواز آئی کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اس نے دیکھا
کہ وہ سانپ کی طرح پھن پھلا رہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر رخ
بھی نہ کیا، ہم نے کہا اے موسیٰؑ! آگے آ ڈر مت، یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے ﴿٣١﴾

آیت:29 ابنِ ابی شیبہ اور بخاری وغیرہ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کی خدمت دس دس سال تک کی۔ ابن جریر، حاکم اور ابن مردویہ وغیرہم نے یہی بات رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت کی ہے۔ مدت پوری کرنے کے بعد جب اپنے اہل وعیال کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوئے تو کوہ طور کے قریب رات کے وقت راستہ بھٹک گئے اور بالکل پہاڑ کے دامن میں پہنچ گئے، سخت سردی پڑ رہی تھی۔
دیکھا کہ پہاڑ کی جانب سے روشنی آ رہی ہے سمجھا کہ وہاں کچھ لوگ ہیں جنہوں نے آگ جلا رکھی ہے اس لیے اپنے بال بچوں سے کہا تم سب یہیں ٹھہرو، میں راستہ معلوم کر کے آتا ہوں، یا کم از کم تمہیں گرمی پہنچانے کے لیے آگ لے کر آتا ہوں، وہاں جب پہنچے تو بات ہی کچھ اور تھی۔
آیت:30 تا 31 وہ جگہ تجلّی الٰہی کے سبب ایک مبارک وادی بن چکی تھی جس کے دائیں جانب ایک درخت کے درمیان سے آواز آئی کہ ”اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں جو سارے جہان کا پالنہار ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے، اسے زمین پر ڈال دیے! ڈالتے ہی ایک ڈراؤنا سانپ بن کر تیزی کے ساتھ حرکت کرنے لگا۔
موسیٰ علیہ السلام یہ کیفیت دیکھ کر ڈر گئے اور پیچھے مڑ کر بھاگ پڑے اور واپس نہیں آنا چاہا، تو آواز آئی اے موسیٰ علیہ السلام واپس آ یئے خوف نہ کھایئے، آپ ہر شر و بلا سے محفوظ و مامون ہیں یہ سب سے بڑا معجزہ تھا جو انہیں عطا کیا گیا تھا۔
حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں، اس معجزے کے اظہار کا مقصد یہ بھی تھا کہ انہیں یقین ہو جائے کہ وہ اس اللہ ہی سے ہم کلام ہے جو کسی چیز کو کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے واپس آ کر جب پہلی جگہ کھڑے ہوئے تو پھر آواز آئی کہ:

﴿اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ﴾ (القصص:32)

”اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی طرف سکیڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس جاؤ کہ وہ نافرمان لوگ ہیں“۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کہ بظاہر یہ خوبی بھی انہیں ہر وقت کے لیے دی گئی تھی کہ جب بھی انہیں فرعون کی طرف سے خوف لاحق ہو تو وہ ایسا کریں تاکہ خوف زائل ہو جائے ابن کثیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا آدمی بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کرے گا تو ان شاء اللہ اس کے دل سے

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۡ وَّاضْمُمْ
اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳ وَاَخِيْ
هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ
وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَ
مَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى

اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی قسم کے روگ کے چمکتا ہوا نکلے گا
بالکل سفید اور خوف سے (بچنے کے لئے) اپنے بازو اپنی طرف ملا لے پس یہ
دونوں معجزے تیرے لئے تیرے رب کی طرف سے ہیں فرعون اور اس کی
جماعت کی طرف، یقیناً وہ سب کے سب بے حکم اور نافرمان لوگ ہیں ۝۳۲ موسیٰ
(علیہ السلام) نے کہا پروردگار! میں نے ایک آدمی قتل کر دیا تھا۔ اب مجھے
اندیشہ ہے کہ وہ مجھے بھی قتل کر ڈالیں گے ۝۳۳ اور میرا بھائی ہارون مجھ سے بہت
زیادہ فصیح زبان والا ہے تو اسے میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ مجھے سچا
مانے، مجھے تو خوف ہے کہ وہ سب مجھے جھٹلا دیں گے ۝۳۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم
تیرے بھائی کے ساتھ تیرا بازو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے
فرعونی تم تک پہنچ ہی نہ سکیں گے بسبب ہماری نشانیوں کے، تم دونوں اور تمہاری
تابعداری کرنے والے غالب رہیں گے ۝۳۵ پس جب ان کے پاس موسیٰ

خوف جاتا رہے گا۔

پھر آواز آئی کہ آپ کے رب کی جانب سے یہ دو معجزے ہیں جو آپ کے نبی مرسل ہونے کی دلیل ہیں، انہیں لے کر آپ فرعون اور فرعونیوں کے پاس جائیں، جنہوں نے کفر و سرکشی کی راہ اختیار کر لی ہے، میرے سوا غیروں کی بات کرتے ہیں اور انہوں نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔

آیت:33 تا34 موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کا یہ حکم سُن کر کہا کہ میرے رب میں نے ایک قبطی کو قتل کر دیا تھا اس لیے ڈرتا ہوں وہاں کے لوگ مجھے قتل کر دیں گے، اور میرے بھائی ہارون علیہ السلام مجھ سے زیادہ فصیح ہیں اور گفتگو کی زیادہ قدرت رکھتے ہیں، اس لیے انہیں بھی اپنا رسول اور میرا معاون و مددگار بنا دیجئے، اگر میں اکیلا گیا تو ڈر ہے وہ مجھے جھٹلا دیں گے۔ وہ میرے ساتھ ہوں گے تو میں جو کچھ فرعون سے کہوں گا، اُسے وہ اپنی فصیح زبان میں مزید شرح کے ساتھ اس کے سامنے بیان کریں گے۔

آیت:35 اللہ تعالیٰ نے ان کی طلب منظور کر لی اور کہا کہ ہم آپ کے بھائی کو آپ کا معاون اور مددگار بناتے ہیں اور آپ دونوں معجزات لے کر فرعون کے پاس جایئے، بہر حال غلبہ آپ کو اور آپ کے پیروکاروں کو ہوگا۔

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی معجزات لے کر فرعون کے پاس پہنچے، موسیٰ علیہ السلام نے اِس سے کہا کہ میں اللہ کا نبی مرسل ہوں اور یہ معجزے میری طاقت صداقت کی نشانیاں ہیں۔

اور پھر دونوں معجزات کا اِس کے سامنے مظاہرہ کیا تو فرعون کہنے لگا، یہ موسیٰ علیہ السلام تو کہیں سے جادو سیکھ کر آیا ہے بڑا شعبدہ باز ہو گیا ہے۔ اور اپنی شعبدہ بازی کے ذریعے ہماری آنکھوں کو مسحور کر دیا ہے۔

اور لاٹھی کو سانپ اور ہاتھ کو روشن اور چمکتا ہوا ظاہر کر رہا ہے ہم اور ہمارے باپ دادا نے آج تک ایسا جادو نہیں دیکھا تھا، یا یہ نہیں سُنا تھا کہ کوئی انسان نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا یہ کہ اس دُنیا کا ہمارے سوا کوئی دوسرا معبود ہے جو انسانوں کو اپنا پیغمبر بنا کر معجزات کے ساتھ ان ہی جیسے انسانوں کے پاس بھیجتا ہے۔

بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ

ہمارے دیئے ہوئے کھلے معجزے لے کر پہنچے وہ کہنے لگے یہ تو صرف گھڑا گھڑایا جادو ہے ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانہ میں کبھی نہیں سنا ﴿۳۶﴾ حضرت موسیٰ کہنے لگے میرا رب تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے جو اس کے پاس کی ہدایت لے کر آتا ہے اور جس کے لئے آخرت (اچھا) انجام ہوتا ہے یقیناً بے انصافوں کا بھلا نہ ہوگا ﴿۳۷﴾ فرعون کہنے لگا اے درباریو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا سن اے ہامان! تو میرے لئے مٹی کو آگ سے پکوا پھر میرے لئے ایک محل تعمیر کر تو میں موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اسے میں جھوٹوں میں سے ہی گمان کر رہا ہوں ﴿۳۸﴾ اس نے اس کے لشکروں نے ناحق طریقے پر ملک میں تکبر کیا

مفسرین لکھتے ہیں کہ فرعون نے محض عناد کی وجہ سے نبوتوں کا انکار کیا جھوٹ بولا اس لیے کہ یوسف علیہ السلام تو ابھی کچھ ہی دنوں پہلے گزرے تھے اور یہ بات سب کو معلوم تھی کہ وہ نبی تھے یا یہ کہ وہ ان کی نبوت کا منکر تھا۔

موسیٰ علیہ السلام نے اس کی معاندانہ بات کا جواب (اللہ تعالیٰ کی نصیحت کے مطابق کہ وہ فرعون کو دعوت دیتے وقت نرم اسلوب گفتگو اختیار کریں) دیتے ہوئے یہ نہیں کہا کہ تم گمراہ، کافر، یا جہنمی ہو، بلکہ نہایت نرمی سے اپنے بارے میں کہا کہ میرا رب زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کسے تمہارے اور تمہاری قوم کے لیے روشنی اور ہدایت دے کر بھیجا ہے۔

آیت:37 اور کس کا انجام بہتر ہوگا، یعنی کسے موت کے وقت فرشتے رحمت ورضائے الٰہی اور جنت کی بشارت دیں گے اور وہ بھی خوب جانتا ہے کہ کفر وسرکشی کے ذریعے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے اور تاریخ شاہد ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو اللہ نے عزت دی۔ اور آخرت میں بھی ان کا انجام اچھا ہوگا اور فرعون اور فرعونیوں کے حصہ میں ذلت ورسوائی وہلاکت وبربادی آئی۔

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: فرعون موسیٰ علیہ السلام کی یہ پُراثر تقریر سن کر ڈر گیا کہ لوگ اس پر ایمان نہ لے آئیں اِس لیے جانتے ہوئے کہ اس کا رب اللہ ہے۔

آیت:38 ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا بالکل منکر تھا اس لیے اپنی قوم کو باور کرانا چاہا کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں بالکل جھوٹا ہے کہ میرے سوا کوئی اور بھی معبود ہے اس کی یہی بات سورۃ الشعراء میں یوں بیان کی گئی ہے:

﴿قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ﴾ (الشعراء:۲۹)

''اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تجھے قید میں ڈال دوں گا۔''

سورۃ النازعات میں آیا ہے:

﴿فَحَشَرَ فَنَادٰى فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى﴾ (النازعات:23-26)

"پھر اس نے یعنی (فرعون نے) سب کو جمع کر کے پکارا تم سب کا رب میں ہی ہوں، تو اللہ نے اسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کر لیا بے شک اس میں اس شخص کے لیے عبرت ہے جو ڈرے"۔

اللہ تعالیٰ نے فرعون اور فرعونیوں کے بارے میں فرمایا، بجائے اس کے کہ وہ اللہ کے عاجز ومتواضع بندے بن کر رہتے انہوں نے سرزمین مصر میں

هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا
يُرْجَعُوْنَ ۝۳۹ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۰ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۴۱ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝۴۲ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ
رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۳ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ
قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۴۴ وَ لٰكِنَّآ
اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ
مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۴۵ وَمَا كُنْتَ
بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴۶ وَلَوْلَآ اَنْ

اور سمجھ لیا کہ وہ ہماری جانب لوٹائے ہی نہ جائیں گے ۝۳۹ بالآخر ہم نے اس کے
لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا اب دیکھ لے کہ ان گنہگاروں کا انجام کیسا کچھ
ہوا ۝۴۰ اور ہم نے انھیں ایسے امام بنا دیئے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز
قیامت مطلق مدد نہ کئے جائیں ۝۴۱ اور ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے اپنی
لعنت لگا دی اور قیامت کے دن بھی بدحال لوگوں میں سے ہونگے ۝۴۲ اور ان
اگلے زمانے والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ایسی
کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لئے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی
تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں ۝۴۳ اور طور کے مغرب کی جانب جب کہ ہم نے موسیٰ
(علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی، نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں
میں سے تھا ۝۴۴ لیکن ہم نے بہت سی نسلیں پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں
اور نہ تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی
تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں کے بھیجنے والے ہیں ۝۴۵ اور نہ تو طور کی طرف تھا
جب کہ ہم نے آواز دی بلکہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے
اس لئے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے
والا نہیں پہنچا کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں ۝۴۶ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انھیں

اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے متکبر، مغرور اور بڑا بنا کر پیش کیا جس کے وہ کسی طرح اہل نہیں تھے، اس لیے کہ ہر قسم کی کبریائی اور بڑائی اللہ رب العزت کے لیے ہے۔

اور انہوں نے بعثت بعد الموت اور قیامت کا انکار کر دیا اور سمجھ بیٹھے کہ اس زندگی کے بعد اب کوئی زندگی نہیں ہے، اسی لیے اللہ جل جلالہ نے اِن سب کو اپنی گرفت میں لے لیا اور سمندر میں ڈبو دیا، کہتے ہیں ڈوبنے والوں کی تعداد سولہ لاکھ تھی، واللہ اعلم

آیت:41 اللہ تعالیٰ نے انہیں رہتی دُنیا تک کے لیے کفر و سرکشی کرنے والوں کا سرغنہ بنا دیا کہ ایسے لوگ ہر دور میں ہر جگہ انہیں کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں گے، اور کفر و شرک اور گناہوں کا ارتکاب کر کے جہنم کے حقدار بنیں گے، اور قیامت کے دِن ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا بلکہ ذلت اور رسوائی کے ساتھ جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔

آیت:42 کہا گیا کہ ہم نے اس دنیا میں ان پر لعنت بھیج دی اور اپنی رحمت سے دور کر دیا اور آخرت میں وہ ہماری خیر و رحمت سے دور کر دیے جائیں گے اور عذاب نار کے ذریعے اِن کے چہرے بگاڑ دیے جائیں گے۔

آیت:46 اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ باتیں آپ کو اس طرح معلوم ہوئیں کہ ہم نے بنی نوع انسان پر رحم کرتے ہوئے آپ ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا، اور آپ ﷺ پر قرآن نازل کیا جس میں مذکورہ بالا خبریں ہیں اور ان کے علاوہ دوسری بہت سی خبریں ہیں تاکہ اس کی آیتیں پڑھ کر آپ ﷺ اہلِ مکہ اور تمام عربوں کو اللہ کے عذاب وعقاب سے ڈرائیں۔

تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ
اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷
فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُوْتِيَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ
مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ
تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝۴۸ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۹ فَاِنْ لَّمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ
اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۰ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۱
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ وَ اِذَا يُتْلٰى
عَلَيْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ
مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا
وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ وَ اِذَا
سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶

ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ
کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تونے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ
ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے ۝۴۷ پھر
جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا تو کہتے ہیں کہ یہ وہ کیوں نہیں دیا
گیا جیسے دیئے گئے تھے موسیٰ اچھا تو کیا موسیٰ کو جو کچھ دیا گیا تھا اس کے ساتھ
لوگوں نے کفر نہیں کیا تھا صاف کہا تھا کہ یہ دونوں جادوگر ہیں جو ایک دوسرے
کے مددگار ہیں اور ہم تو ان سب کے منکر ہیں ۝۴۸ کہہ دے کہ اگر سچے ہو تو تم بھی
اللہ کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی
ہو میں اسی کی پیروی کرونگا ۝۴۹ پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کرلے کہ یہ صرف
اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی
خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں
ہدایت نہیں دیتا ۝۵۰ اور ہم برابر پے در پے لوگوں کے لئے اپنا کلام بھیجتے رہے
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۝۵۱ جس کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی
وہ تو اس پر ایمان رکھتے ہیں ۝۵۲ اور جب اس کی آیتیں ان کے پاس پڑھی جاتی
ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے ہمارے رب کی طرف سے حق ہونے پر ہمارا
ایمان ہے ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں ۝۵۳ یہ اپنے کئے ہوئے صبر کے
بدلے دوہرا اجر دیتے جائیں گے یہ انکی بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے جو
انہیں دے رکھا ہے اس میں سے دیتے رہتے ہیں ۝۵۴ اور جب بیہودہ بات کان
میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کرلیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل
ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے، تم پر سلام ہو ہم جاہلوں سے
(الجھنا) نہیں چاہتے ۝۵۵ آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کرسکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی
جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔ ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے ۝۵۶

آیت:56 یہ آیت جب نازل ہوئی تب نبی کریم ﷺ کے ہمدرد اور غم گسار چچا جناب ابو طالب کا انتقال ہونے لگا تو آپ ﷺ نے کوششیں فرمائی زبان سے ایک مرتبہ (لا الہ الا اللہ) کہہ دیں تاکہ قیامت والے دِن اللہ سے اِن کی مغفرت کی سفارش کرسکوں، لیکن وہاں دوسرے روسائے قریش کی موجودگی کی وجہ سے ابو طالب قبول ایمان کی سعادت سے محروم رہے اور کفر پر ہی ان کا خاتمہ ہوگیا، نبی کریم ﷺ کو اِس بات کا بڑا قلق اور صدمہ ہوا تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر نبی کریم ﷺ پر واضح کیا کہ آپ کا کام صرف تبلیغِ دعوت و رہنمائی ہے لیکن ہدایت کے راستے پر چلا دینا یہ ہمارا کام ہے۔ ہدایت اُسے ہی ملے گی جسے ہدایت سے نوازنا چاہیں نہ کہ اسے جسے آپ ہدایت پر دیکھنا پسند کریں۔ (بخاری تفسیر القصص مسلم کتاب ایمان 24 حدیث رقم)

وَ قَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ
نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ
لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ
بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا
قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى
حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا
مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰ۧ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ
مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱ وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲ قَالَ
الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ

کہنے لگے اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابعدار بن جائیں تو ہم تو اپنے ملک سے اچک لئے جائیں کیا ہم نے انھیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے ۵۷ اور ہم نے بہت سی وہ بستیاں تباہ کردیں جو اپنی عیش وعشرت میں اترانے لگی تھیں، یہ ہیں ان کی رہائش کی جگہیں جو ان کے بعد بہت ہی کم آباد کی گئیں اور ہم ہی ہیں آخر سب کچھ کے وارث ۵۸ تیرا رب کسی ایک بستی کو بھی اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کی بڑی بستی میں اپنا کوئی پیغمبر نہ بھیج دے جو انھیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنادے اور ہم بستیوں کو اسی وقت ہلاک کرتے ہیں جب کہ وہاں والے ظلم وستم پر کمر کس لیں ۵۹ اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے صرف زندگی دنیا کا سامان اور اسی کی رونق ہے، ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیرپا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے ۶۰ کیا وہ شخص جس سے ہم نے نیک وعدہ کیا ہے وہ قطعاً پانے والا ہے مثل اس شخص کے ہوسکتا ہے؟ جسے ہم نے زندگانی دنیا کی کچھ یونہی دے دی پھر بالآخر وہ قیامت کے روز پکڑا باندھا حاضر کیا جائے گا ۶۱ اور جس دن اللہ تعالیٰ انھیں پکار کر فرمائے گا کہ تم جنہیں اپنے گمان میں میرا شریک ٹھہرا رہے تھے کہاں ہیں ۶۲ جن پر بات آچکی وہ جواب دیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! یہی وہ ہیں جنہیں ہم نے بہکا رکھا تھا

آیت: 59 یعنی نبی بھیجنے کے بعد وہ بستی والے ایمان نہ لاتے اور کفر وشرک پر اپنا اصرار جاری رکھتے تو پھر انہیں ہلاک کر دیا جاتا یہی مضمون (سورۃ ہود ۱۱۶ / ۱۱۷) میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر وقیمت آخرت کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر نکال لے، پھر دیکھے سمندر کے مقابلے میں انگلی کے ساتھ کتنا پانی ہوگا؟۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ، باب فناء الدنیا وبیان الحشر)

بخاری ومسلم نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کو دُگنا اجر ملے گا ان میں سے ایک اہلِ کتاب کا وہ شخص ہوگا جو اپنی پہلی کتاب پر اور پھر قرآن پر ایمان لایا ہوگا۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ قارون موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا دوسری رائے یہ ہے کہ وہ ان کا چچا تھا تیسری رائے یہ ہے کہ ان کا خالہ زاد بھائی تھا، بہر حال وہ بنی اسرائیل کا ایک فرد تھا لیکن کفر اور سرکشی کی وجہ سے فرعون سے جاملا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے کفر کے بالخصوص جن تین سرغنوں کی طرف موسیٰ علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا تھا، اُن میں سے ایک تھا دوسرا ہامان جو فرعون کا قبطی وزیر تھا، تیسرا راس الکفر فرعون تھا، اس قارون کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا مالدار بنایا تھا۔ اور یہی اس کے کفر اور طغیان کا سبب تھا اور کبر کی انتہا کو پہنچ چکا تھا، اور کہتا تھا کہ میں نے یہ دولت اپنے زور بازو سے حاصل کی ہے کہتے ہیں کہ اس نے اظہار کبر کے لیے دوسروں کے مقابلے میں اپنا کپڑا ایک بالشت لمبا بنالیا تھا۔

أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾
وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا
الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ
مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ
فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَعَسٰٓى
أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ
مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللَّهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَ
رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا
إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ ۖ أَفَلَا
تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ
سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ
تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾ وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ
النَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ
تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهٰنَكُمْ

ہم نے انھیں اس طرح بہکایا جس طرح ہم بہکے تھے ہم تیری سرکار میں اپنی
دست برادری کرتے ہیں یہ ہماری عبادت نہیں کرتے ﴿٦٣﴾ کہا جائے گا کہ اپنے
شریکوں کو بلاؤ وہ بلائیں گے لیکن انھیں وہ جواب تک نہ دیں گے اور سب عذاب
دیکھ لیں گے کاش یہ لوگ ہدایت پا لیتے ﴿٦٤﴾ اس دن انھیں بلا کر پوچھے گا کہ تم نے
نبیوں کو کیا جواب دیا؟ ﴿٦٥﴾ اس دن ان کی تمام دلیلیں گم ہو جائیں گی اور ایک
دوسرے سے سوال تک نہ کریں گے ﴿٦٦﴾ ہاں جو شخص توبہ کر لے ایمان لے آئے
اور نیک کام کرے یقین ہے کہ وہ نجات پانے والوں میں سے ہو جائے گا ﴿٦٧﴾ اور
آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے ان میں
سے کسی کو کوئی اختیار نہیں اللہ ہی کے لئے پاکی ہے وہ بلند تر ہے ہر اس چیز سے
کہ لوگ شریک کرتے ہیں ﴿٦٨﴾ ان کے سینے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر
کرتے ہیں آپ کا رب سب کچھ جانتا ہے ﴿٦٩﴾ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی لائق
عبادت نہیں، دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے۔ اسی کے لئے فرمانروائی
ہے اور اسی کی طرف تم سب پھیرے جاؤ گے ﴿٧٠﴾ کہہ دیجئے! کہ دیکھو تو سہی اگر
اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ کے کون
معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ ﴿٧١﴾ پوچھئے!
کہ یہ بھی بتا دو کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی
سوائے اللہ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے؟ جس میں تم
آرام حاصل کر سکو، کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو؟ ﴿٧٢﴾ اس نے تو تمہارے لئے اپنے
فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیئے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں
اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اس لئے کہ تم شکر ادا کرو ﴿٧٣﴾ اور جس دن انھیں
پکار کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنہیں تم میرے شریک خیال کرتے تھے وہ کہاں
ہیں؟ ﴿٧٤﴾ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ الگ کر لیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو

آیت: 71 تا 74 من اِلٰہ غیر اللہ؟!: علمی افادات:

انسانی حیات میں گردش لیل ونہار کو جو اہمیت حاصل ہے کسی پر مخفی نہیں ان آیات میں اللہ تعالیٰ رات اور دن کے آنے جانے کو ایک عظیم نعمت گردان کر اپنا احسان جتلا رہا ہے، اور ساتھ ساتھ یہ چیلنج بھی کر رہا ہے کہ: ہے کوئی ماسوائے اللہ کے جو رات کو پر سکون، آرام دہ، راحت بھرا، خاموشی وسکینت والا اور اسی طرح دن کو روشن، ہنگامہ بھری مصروفیتوں والا، محنت کوششوں، اور تلاشِ معاش کیلئے موزوں ترین بنا سکتا ہے؟ ہے کوئی؟
اللہ تعالیٰ اپنے رسول مقبول ﷺ سے فرماتا ہے کہ ان غیر اللہ کے پجاریوں سے یہ تو پوچھئے کہ ذرا یہ بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ کیلئے اندھیری رات

فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ
قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ
مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا
تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَ ابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ اَحْسِنْ كَمَآ
اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَ لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَ لَمْ
يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَ لَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾

پس اس وقت جان لیں گے کہ حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جو کچھ بہتان وہ
جوڑتے تھے سب ان کے پاس سے کھو جائے گا ﴿۷۵﴾ قارون تھا تو قوم موسیٰ سے،
لیکن ان پر ظلم کرنے لگا ہم نے اسے (اس قدر) خزانے دے رکھے تھے کہ کئی
کئی طاقتور لوگ بمشکل اس کی کنجیاں اٹھا سکتے تھے ایک بار اس کی قوم نے کہا کہ
اترا مت اللہ تعالیٰ اترانے والوں سے محبت نہیں رکھتا ﴿۷۶﴾ اور جو کچھ تجھے اللہ تعالیٰ
نے دے رکھا ہے اس میں سے آخرت کے گھر کی تلاش بھی رکھ اور اپنے دنیاوی
حصے کو نہ بھول جا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی اچھا سلوک
کر اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو یقین مان کہ اللہ مفسدوں کو ناپسند رکھتا
ہے ﴿۷۷﴾ قارون نے کہا یہ سب کچھ مجھے میری اپنی سمجھ کی بنا پر ہی دیا گیا ہے کیا
اسے اب تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بہت سے بستی والوں کو
غارت کر دیا جو اس سے بہت زیادہ قوت والے اور بہت بڑی جمع پونجی والے تھے
اور گنہگاروں کی باز پرس ایسے وقت نہیں کی جاتی ﴿۷۸﴾ پس قارون پوری آرائش کے
ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا تو دنیاوی زندگی کے متوالے کہنے لگے کاش کہ
ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے ﴿۷۹﴾

کو ٹھہرا دے، اور قیامت تک پلٹ پلٹ کر رات ہی آتی چلی جائے، جس میں خوفناک وحشتیں ہوں، ڈر اور خوف کا راج ہو، اور یہ اندھیرا چوری ڈاکے، قتل و غارتگری اور فساد فی الأرض کیلئے زرخیز مواقع بخش رہا ہو......تو ذرا تصور کرو کہ کیا عالم ہوگا انسانی حیات کا؟؟ تو بتاؤ کہ: ان معبودانِ باطلہ میں کوئی ہے جو یہ دم مار سکے کہ وہ رات کو ختم کر کے دن لاسکتا ہے، روشنیاں لاسکتا ہے؟!!﴿مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ﴾؟

غور کرو، سوچو یقیناً آپ کی عقل راست سے یہی آواز آئے گی کہ یہ صرف اور صرف اس قادر مطلق کے ہی اختیار میں ہے، کسی بھی اور کے بس کا روک ہرگز نہیں......لہذا جب یہ ایک حقیقت ٹھہری کہ اوصاف ربوبیت سے متصف صرف وہی اکیلا رب ہے، تو عبادت یعنی (سجدہ، رکوع، دعا التجاء، امید و خوف، نذر و نیاز، وغیرہ) اللہ کے علاوہ کسی بھی اور کیلئے کیوں۔ آخر کیوں؟؟

اسی طرح اس کے برعکس کی صورت پر غور کیجئے کہ:

اگر ہمیشہ کیلئے دن ٹھہرا دیا جائے، قیامت تک رات آ کے ہی نہ دے، تو مسلسل کام ہی کام، محنت ہی محنت سے جسم چور ہو جائیں، تو اس تھکاوٹ کو اتارنے کیلئے موزوں سماں، موزوں ماحول یعنی رات کا وقت کوئی لاسکتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

روز آخرت اللہ تعالیٰ ندا دے گا: ﴿أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ﴾ کہاں ہیں وہ ماسوائے اللہ کے معبود، جنہیں تم اللہ کے برابر لاکھڑے رہے، اللہ کا حق عبادت وخشیت، حق خوف ورجاء، حق توکل اور بھروسہ اور حق انابت ودعا تم جن شرکاء اللہ کو دیتے رہے، لاؤ تو انہیں سامنے!! لیکن انہیں سوائے مایوسی اور شرمندگی کے کچھ نہ ملے گا اور بالآخر عذاب الٰہی کا شکار ہوں گے، اور نجات دلانے والا کوئی بھی نہ ہوگا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا ۚ وَ لَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ
الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ
يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ
يَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ
عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ
عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ
هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا
يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ

ذی علم انھیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انھیں ملے گی
جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ باتیں انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے
جو صبر کرنے والے ہوں ﴿۸۰﴾ (آخرکار) ہم نے اس کے محل سمیت زمین میں
دھنسا دیا اور اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد کے لئے تیار نہ ہوئی نہ وہ خود
اپنے بچانے والوں میں سے ہو سکا ﴿۸۱﴾ اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر پہنچنے کی
آرزو مندیاں کر رہے تھے وہ آج کہنے لگے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ ہی
اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی؟
اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا کیا دیکھتے نہیں ہو کہ ناشکروں
کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی ﴿۸۲﴾ آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لئے مقرر کر دیتے
ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں
پرہیزگاروں کے لئے نہایت ہی عمدہ انجام ہے ﴿۸۳﴾ جو شخص نیکی لائے گا اسے اس
سے بہتر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے بداعمالی کرنے والوں کو ان کے
انہی اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے ﴿۸۴﴾ جس اللہ نے آپ پر قرآن
نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے کہہ دیجئے کہ میرا رب
اسے بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا اور اس سے بھی کھلی گمراہی میں ہے ﴿۸۵﴾ آپ کو
تو کبھی خیال بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کی طرف کتاب نازل فرمائی جائے گی لیکن یہ
آپ کے رب کی مہربانی سے اترا اب آپ کو ہرگز کافروں کا مددگار نہ ہونا چاہیے
﴿۸۶﴾ خیال رکھئے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس
کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئیں، تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور
شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں ﴿۸۷﴾ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ پکارنا

آیت: 81 اللہ تعالیٰ نے قارون کو اس کے کفر اور کبر وغرور کی وجہ سے اِس کے گھر بار کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا، اس وقت اللہ کے مقابلے میں کوئی گروہ اس کی مدد کے لیے نہیں آیا اور نہ وہ اپنی مدد آپ کر سکا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے سالم سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ایک آدمی (کبر کی وجہ سے) اپنی چادر زمین پر گھسیٹ رہا تھا، تو اللہ نے اُسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کی کریمی اور اُس کی رحمتوں کا فیضان دیکھیے اگر کوئی شخص ایک نیکی کرے گا، تو قیامت کے دِن اُس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی، اور کبھی سات سو تک بڑھا دی جائیں گی اگر کوئی گناہ کرے گا تو اُس کے نامہ اعمال میں ایک کی جگہ ایک ہی گناہ لکھا جائے گا۔

۞۞۞۞

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور معبود نہیں، ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اس کا منہ (اور ذات) اسی کے لئے فرمانروائی ہے اور تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۸۸

اٰیاتہا ۶۹ ۲۹ سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ مَکِّیَّۃٌ ۸۵ رکوعاتہا ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ المؤمنون مکی ہے اس میں 118 آیات، 6 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

الٓمّٓ ۝ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انھیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟ ۝ ان اگلوں کو بھی ہم نے خوب جانچا یقیناً اللہ تعالیٰ انھیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور

آیت: 1 تا 2 ﴿مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰهِ أَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا﴾ سے ماخوذ ہے، سورۃ کا نام كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ سے ماخوذ ہے۔ ابتدائے سورت میں نفاق اور منافقین کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد مکی دور کے بعض وہ کمزور ایمان والے مسلمان ہیں جو کفارِ مکہ کے ڈر سے منافقانہ رویہ اختیار کرتے تھے۔

ان آیات کی شانِ نزول کی روایت میں آتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِس ظلم وستم کی شکایت کی جس کا نشانہ وہ کفار مکہ کی طرف سے بنے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دُعا کی درخواست کی تا کہ اللہ رب العزت اِن کی مدد فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "یہ تشدد وایذا تو اہلِ ایمان کی تاریخ کا حصہ ہیں۔

تم سے پہلے بعض مومنوں کا یہ حال کیا گیا کہ انہیں ایک گڑھا کھود کر اس میں کھڑا کر دیا گیا اور پھر ان کے سروں پر آرا چلا دیا گیا، جس سے انکے جسم دو حصوں میں تقسیم ہو گئے اسی طرح لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت پر ہڈیوں تک پھیریں گئیں لیکن یہ ایذائیں انہیں دینِ حق سے پھیرنے میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب عامات النبوۃ فی الاسلام)

حضرت عمار، ان کی والدہ حضرت سمیہ اور والد حضرت یاسر حضرت صہیب، بلال ومقداد وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اسلام کے ابتدائی دور میں جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے، صفحات تاریخ میں موجود ہیں یہ واقعات ہی اِن آیات کے نزول کا سبب بنے تاہم عموم الفاظ کے اعتبار سے قیامت تک کے اہلِ ایمان اس میں داخل ہیں۔

اس آیت کی شانِ نزول میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا واقعہ آتا ہے کہ ان کے مسلمان ہونے پر ان کی والدہ نے کہا کہ نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی، یہاں تک کہ مجھے موت آجائے پھر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دے، بالآخر اپنی والدہ کو زبردستی منہ کھول کر کھلاتے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل سعد بن ابی وقاص، ترمذی، تفسیر سورہ العنکبوت)

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَٰهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّٰبِرِينَ وَنَبْلُوَا۟ أَخْبَارَكُمْ﴾ (محمد:31)

"ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے تا کہ ہم جان لیں تم میں مجاہد اور صابر کون ہے اور تمہارے دیگر حالات بھی جانچیں گے"۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿مَّا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾

"نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ وہ چھوڑ دے مومنوں کو، اس حالت پر جس پر کہ تم ہو، یہاں تک کہ وہ جُدا کر دے ناپاک کو پاک سے۔"

صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۞ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۞ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا
لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ وَ
مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ وَ
وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ

انھیں بھی معلوم کرلے گا جو جھوٹے ہیں ۞ کیا جو لوگ برائیاں کر رہے ہیں انہوں
نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے یہ لوگ کیسی بری تجویزیں
کر رہے ہیں ۞ جسے اللہ کی ملاقات کی امید ہو پس اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت یقیناً
آنے والا ہے وہ سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے ۞ اور ہر ایک کوشش
کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں
سے بے نیاز ہے ۞ اور جن لوگوں نے یقین کیا اور مطابق سنت کام کیے ہم ان
کے تمام گناہوں کو ان سے دور کر دیں گے اور انھیں نیک اعمال کے بہترین بدلے
دیں گے ۞ ہم ہر انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت
کی ہے ہاں اگر وہ یہ کوشش کریں کہ آپ میرے ساتھ اسے شریک کرلیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جھوٹے ہیں قیامت کے دِن تو ایسا ہوگا کہ وہاں کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔

﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ (الاسراء:15)

وہاں تو ایک دوست، دوسرے دوست کو نہیں پوچھے گا چاہے اُن کے درمیان نہایت گہری دوستی ہو۔

﴿وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا﴾ (المعارج:10)

"اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہوگا"۔

حتیٰ کہ رشتہ دار ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت، دُنیا میں عام ہے جس سے کافر و مومن، منافق و مخلص اور نیک و بد سب یکساں طور پر مستفیض ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو دنیا کے وسائل، آسائشیں اور مال و دولت عطا کر رہا ہے، رحمتِ الٰہی کی وہ وسعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (الاعراف:156)

"میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے"۔

حضرت لوط علیہ السلام نے جب انہیں ان منکرات سے منع کیا تو اس کے جواب میں کہا:

﴿فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ﴾ (النمل:۵۶)

"تو اُن کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب لے آؤ"۔

یعنی جب حضرت لوط علیہ السلام قوم کی اصلاح سے ناامید ہو گئے تو اللہ سے مدد کی دُعا فرمائی:

﴿قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ج﴾ (العنکبوت:30)

"لوط علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما"۔

حضرت لوط علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہلاک کرنے کے لیے بھیج دیا، وہ فرشتے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے اور انہیں اسحاق اور یعقوب علیہما السلام کی خوشخبری دی، اور ساتھ ہی بتلایا ہم لوط علیہ السلام کی بستی ہلاک کرنے آئے ہیں۔

مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ فَلَا تُطِعۡهُمَا ؕ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا
كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَـنُدۡخِلَنَّهُمۡ
فِى الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۹﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوۡذِىَ
فِى اللّٰهِ جَعَلَ فِتۡنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنۡ جَآءَ نَـصۡرٌ مِّنۡ
رَّبِّكَ لَيَـقُوۡلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمۡ ؕ اَوَلَـيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِمَا فِىۡ
صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰﴾ وَلَيَـعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَيَعۡلَمَنَّ
الۡمُنٰفِقِيۡنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوۡا سَبِيۡلَنَا
وَلۡنَحۡمِلۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَمَا هُمۡ بِحٰمِلِيۡنَ مِنۡ خَطٰيٰهُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ ؕ
اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحۡمِلُنَّ اَثۡقَالَهُمۡ وَاَثۡقَالًا مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ وَ
لَيُسۡـئَلُنَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا
نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَلَبِثَ فِيۡهِمۡ اَلۡفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمۡسِيۡنَ عَامًا ؕ
فَاَخَذَهُمُ الطُّوۡفَانُ وَهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَصۡحٰبَ السَّفِيۡنَةِ
وَجَعَلۡنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبۡرٰهِيۡمَ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهِ اعۡبُدُوا
اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعۡبُدُوۡنَ
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا وَّتَخۡلُقُوۡنَ اِفۡكًا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ
دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَمۡلِكُوۡنَ لَـكُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰهِ الرِّزۡقَ وَ
اعۡبُدُوۡهُ وَاشۡكُرُوۡا لَهٗ ؕ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنۡ تُكَذِّبُوۡا فَقَدۡ
كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۸﴾
اَوَلَمۡ يَرَوۡا كَيۡفَ يُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿۱۹﴾ قُلۡ سِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا كَيۡفَ بَدَاَ الۡخَـلۡقَ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنۡشِئُ النَّشۡاَةَ الۡاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۰﴾ ۚ

جس کا آپ کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانیئے تم سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے پھر
میں ہر اس چیز سے جو تم کرتے تھے تمہیں خبر دوں گا ۸ اور جن لوگوں نے ایمان
قبول کیا اور نیک کام کئے انھیں اپنے نیک بندوں میں شمار کرلوں گا ۹ اور بعض
لوگ ایسے بھی ہیں جو زبانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن جب اللہ کی راہ
میں کوئی مشکل آن پڑتی ہے تو لوگوں کی ایذاء دہی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح
بنا لیتے ہیں، ہاں اگر اللہ کی مدد آجائے تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھی ہی
ہیں کیا دنیا جہان کے سینوں میں جو کچھ ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا نہیں ہے؟ ۱۰ جو
لوگ ایمان لائے انھیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر کے
رہے گا ۱۱ کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو
تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی نہیں
اٹھانے والے، یہ تو محض جھوٹے ہیں ۱۲ البتہ یہ اپنے بوجھ ڈھولیں گے اور اپنے
بوجھوں کے ساتھ ہی اور بوجھ بھی اور جو کچھ افترا پردازیاں کر رہے ہیں ان
سب کی بابت ان سے باز پرس کی جائے گی ۱۳ اور ہم نے نوح (علیہ السلام) کو
ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے پھر تو انھیں
طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے ظالم ۱۴ پھر ہم نے انھیں کشتی والوں کو نجات دی
اور اس واقعہ کو ہم نے تمام جہان کے لئے عبرت کا نشان بنا دیا ۱۵ اور ابراہیم
(علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے
ڈرتے رہو، اگر تم میں دانائی ہے تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے ۱۶ تم تو اللہ کے سوا
بتوں کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو سنو! جن جنکی
تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں پس
تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور
اسی کی شکرگزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۱۷ اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم
سے پہلے کی امتوں نے بھی جھٹلایا ہے رسول کے ذمے تو صرف صاف طور پر پہنچا
دینا ہی ہے ۱۸ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ مخلوق کی ابتدا کس طرح اللہ نے کی
پھر اللہ اس کا اعادہ کرے گا یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے ۱۹ کہہ دیجئے!
کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ابتداء پیدائش کی۔
پھر اللہ تعالیٰ ہی دوسری نئی پیدائش کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۲۰

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ
مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ
اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ
النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا
اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّ
مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ
مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي
الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَ
تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا
كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ
فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

جسے چاہے عذاب کرے جس پر چاہے رحم کرے، سب اسی کی طرف لوٹائے
جاؤ گے ﴿۲۱﴾ تم نہ زمین میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکتے ہو نہ آسمان میں، اللہ تعالیٰ
کے سوا تمہارا کوئی والی ہے نہ مددگار ﴿۲۲﴾ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور اس کی
ملاقات کو بھلاتے ہیں وہ میری رحمت سے ناامید ہو جائیں اور ان لئے
دردناک عذاب ہے ﴿۲۳﴾ ان کی قوم کا جواب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ
اس مار ڈالو یا اسے جلا دو آخر اللہ نے انھیں آگ سے بچا لیا اس میں ایماندار
لوگوں کے لئے تو بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾ (حضرت ابراہیم نے) کہا کہ تم نے
جن بتوں کی پرستش اللہ کے سوا کی ہے انھیں تم نے اپنی آپس کی دنیاوی دوستی کی
بنا ٹھہرالی ہے تم سب قیامت کے دن ایک دوسرے سے کفر کرنے لگو گے اور
ایک دوسرے پر لعنت کرنے لگو گے اور تمہارا سب کا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور تمہارا
کوئی مددگار نہ ہوگا ﴿۲۵﴾ پس حضرت ابراہیم پر حضرت لوط ایمان لائے اور کہنے
لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہو وہ بڑا ہی غالب اور حکیم
ہے ﴿۲۶﴾ اور ہم نے انھیں (ابراہیم کو) اسحاق و یعقوب (علیہما السلام) عطا کئے
اور ہم نے نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں ہی کر دی اور ہم نے دنیا میں بھی
اسے ثواب دیا اور آخرت میں تو وہ صالح لوگوں میں سے ہے ﴿۲۷﴾ اور حضرت
لوط (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم
بدکاری پر اتر آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی نے نہیں کیا ﴿۲۸﴾ کیا
تم مردوں کے پاس بدفعلی کے لئے آتے ہو اور راستے بند کرتے ہو اور اپنی عام
مجلسوں میں بے حیائیوں کا کام کرتے ہو اس کے جواب میں اس کی قوم نے بجز
اس کے اور کچھ نہیں کہا بس جا اگر سچا ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے
آ ﴿۲۹﴾ حضرت لوط (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پروردگار! اس مفسد قوم پر میری
مدد فرما ﴿۳۰﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم (علیہ السلام)
کے پاس بشارت لے کر پہنچے کہنے لگے کہ اس بستی والوں کو ہم ہلاک کرنے
والے ہیں یقیناً یہاں کے رہنے والے گنہگار ہیں ﴿۳۱﴾ (حضرت ابراہیم علیہ
السلام) نے کہا اس میں تو لوط (علیہ السلام) ہیں، فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں
انھیں بخوبی جانتے ہیں لوط (علیہ السلام) کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی
بیوی کے ہم بچا لیں گے، البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ﴿۳۲﴾

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ
قَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۳۳ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۳۴ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰیَةًۢ
بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۳۵ وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا فَقَالَ
یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ
مُفْسِدِیْنَ ۳۶ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ
جٰثِمِیْنَ ۳۷ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَ
زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَكَانُوْا
مُسْتَبْصِرِیْنَ ۳۸ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
مُّوْسٰى بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۳۹
فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا

پھر جب ہمارے قاصد لوط (علیہ السلام) کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے
غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف
کھایئے نہ آرزدہ ہوں، ہم آپ کو مع آپ کے متعلقین کے بچالیں گے مگر آپ
کی بیوی کہ وہ عذاب کے لئے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی ۳۳ ہم اس
بستی والوں پر آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں اس وجہ سے کہ یہ بے حکم ہو
رہے ہیں ۳۴ البتہ ہم نے اس بستی کو بالکل عبرت کی نشانی بنا دیا ان لوگوں کے
لئے جو عقل رکھتے ہیں ۳۵ اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا
انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع
رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو ۳۶ پھر بھی انہوں نے انھیں جھٹلایا آخر کار
انھیں زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے
۳۷ اور ہم نے عادیوں اور ثمودیوں کو بھی غارت کیا جن کے بعض مکانات
تمہارے سامنے ظاہر ہیں اور شیطان نے انھیں انکی بداعمالیاں آراستہ کر دکھائی
تھیں اور انھیں راہ سے روک دیا تھا باوجودیکہ یہ آنکھوں والے اور ہوشیار
تھے ۳۸ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی، ان کے پاس حضرت موسیٰ (علیہ
السلام) کھلے کھلے معجزے لے کر آئے تھے پھر بھی انہوں نے زمین میں تکبر کیا
لیکن ہم سے آگے بڑھنے والے نہ ہو سکے ۳۹ پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ
کے وبال میں گرفتار کر لیا ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا

آیت:33 فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی اِس پریشانی اور غم وحزن کی کیفیت کو دیکھا تو انہیں تسلی دی اور کہا کہ آپ کوئی خوف اور حزن نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں ہمارا مقصد آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو سوائے آپ کی بیوی کے نجات دلانا ہے۔

اس آسمانی عذاب سے وہی عذاب مراد ہے جس کے ذریعے سے قوم لوط کو ہلاک کیا گیا، کہا جاتا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے ان کی بستیوں کو زمین سے اکھیڑا اور آسمان کی بلندیوں تک لے گئے، پھر ان کو ان ہی پر الٹا دیا گیا اس کے بعد کنکر یلے پتھروں کی بارش ان پر ہوئی اور اس جگہ کو سخت بدبو دار بحیرے (جھیل) میں تبدیل کر دیا۔ (ابنِ کثیر)

یعنی پتھروں کے وہ آثار، جن کی بارش ان پر ہوئی، سیاہ بدبودار پانی اور اُلٹی ہوئی بستیاں، یہ سب عبرت کی نشانیاں ہیں مگر کن کے لیے؟ دانش مندوں کے لیے۔

آیت:39 اللہ نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ان کے کفر واستکبار کی وجہ سے ہلاک کر دیا، قارون کو زمین میں دھنسا دیا، اور فرعون اور ہامان کو سمندر کی موجوں کے حوالے کر دیا ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلی اور صریح نشانیاں لے کر آئے تھے توحید کی دعوت پیش کی، اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور اِس کی بندگی کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے کبر کی راہ اختیار کی، اور ایک اللہ کی بندگی کا انکار کر دیا تو وہ اللہ سے بچ کر کہاں جا سکتے تھے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ
وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ۝٤٠ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ
الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ
الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤٢ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣ خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤

اوران میں سے بعض کوزوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اوران میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اوران میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۝٤٠ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے، حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہے کاش! وہ جان لیتے ۝٤١ اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جنہیں وہ اس کے سوا پکار رہے ہیں، وہ زبردست اور ذی حکمت ہے ۝٤٢ ہم نے ان مثالوں کو لوگوں کے لئے بیان فرما رہے ہیں انھیں صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں ۝٤٣ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مصلحت اور حق کے ساتھ پیدا کیا ہے ایمان والوں کے لئے تو اس میں بڑی بھاری دلیل ہے ۝٤٤

آیت: 41 تمام انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد یہی تھا کہ وہ بنی نوع انسان کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دیں اور انہیں غیروں کو اپنا یار و مددگار ماننے سے روکیں مذکورہ بالا قوموں میں سب سے پہلی بیماری یہی پائی گئی کہ اِنہوں نے اللہ کے سوا غیروں کو شریک کیا جو دوسرے گناہوں کے ساتھ مل کر ان کی ہلاکت اور بربادی کا سبب بنی اس لیے اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے "شرک" کی شناعت وقباحت کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا کہ جو اللہ کے سوا غیروں کو اپنا یار و مددگار مانتے ہیں اور اُن کے سامنے سر جھکاتے ہیں، ان کی مثال مکڑی اور اُس کے جالے کی طرح ہے مکڑی اپنا جالا اپنے اردگرد بن کر سمجھتی ہے کہ اب وہ سردی گرمی اور ہر دشمن سے محفوظ ہے لیکن وہ جالا کتنا کمزور ہوتا ہے اس کا علم سب کو ہے۔ یہی حال اِن مشرکوں اور ان کے اولیاء کا ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اصنام ان کے کام آئیں گے حالانکہ ان کی عاجزی و بے بضاعتی کا جو حال ہے وہ سب کو معلوم ہے کہ اگر ایک مکھی بھی ان بتوں پر بیٹھ جائے تو اُسے بھگانے کی اُن کے اندر سکت نہیں اور یہ بات اتنی واضح ہے کہ ادنیٰ عقل کا انسان بھی اسے سمجھتا ہے لیکن شرک نے ان کی عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے اس لیے انہیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ
تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا
تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوۡۤا اَہۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ٭ۖ
اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ وَ قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَ
اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ وَ اِلٰـہُنَا وَ اِلٰـہُکُمۡ وَاحِدٌ وَّ نَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۴۶﴾ وَ
کَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یُؤۡمِنُوۡنَ
بِہٖ ۚ وَ مِنۡ ہٰۤؤُلَآءِ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِہٖ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا
الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا کُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِہٖ مِنۡ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّہٗ
بِیَمِیۡنِکَ اِذًا لَّارۡتَابَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ بَلۡ ہُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیۡ
صُدُوۡرِ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾

جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں یقیناً نماز
بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے بیشک اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے جو کچھ تم کر رہے ہو
اس سے اللہ خبردار ہے ﴿۴۵﴾ اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس
طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں اور صاف اعلان کردو کہ
ہمارا تو اس کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی اور اس پر بھی جو تم پر اتاری
گئی ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں ﴿۴۶﴾ اور ہم نے
اسی طرح آپ کی طرف اپنی کتاب نازل فرمائی ہے، پس جنہیں ہم نے کتاب
دی ہے وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بعض اس پر ایمان
رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں ﴿۴۷﴾ اس سے پہلے تو
آپ کوئی کتاب پڑھتے نہ تھے نہ کسی کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ یہ باطل
پرست لوگ شک و شبہ میں پڑتے ﴿۴۸﴾ بلکہ یہ قرآن تو روشن آیتیں ہیں اہل علم کے
سینوں میں محفوظ ہیں ہماری آیتوں کا منکر سوائے ظالموں کے اور کوئی نہیں ﴿۴۹﴾

آیت:45 قرآنِ کریم کی تلاوت متعدد مقاصد کے لیے مطلوب ہے۔ محض اجر وثواب کے لیے اس کے معنی ومطالب پر تدبر وتفکر کے لیے، تعلیم و تدریس کے لیے، اور وعظ ونصیحت کے لیے اِس حکم تلاوت میں ساری ہی صورتیں شامل ہیں۔

اور نماز میں انسان کا تعلق خصوصی اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم ہوجاتا ہے جس سے انسان کو اللہ رب العزت کی مدد حاصل ہوتی ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اِس کے عزم وثبات کا باعث، اور ہدایت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے اس لیے قرآن کریم میں کہا گیا ہے:

﴿یَآأَیُّهَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ ٱسۡتَعِینُوا۟ بِٱلصَّبۡرِ وَٱلصَّلَوٰةِ﴾ (البقرۃ:153)

''اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔''

نماز اور صبر کوئی مرئی چیز تو ہے نہیں، کہ انسان اس کا سہارا پکڑ کر ان سے مدد حاصل کر لے یہ تو غیر مرئی چیز ہے، مطلب یہ ہے کہ انسان کو جو اپنے رب کے ساتھ جو خصوصی ربط وتعلق پیدا ہوتا ہے وہ قدم قدم پر اس کی دستگیری اور رہ نمائی کرتا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ کو رات کی تنہائی میں تہجد کی نماز بھی پڑھنے کی تاکید کی گئی کیوں کہ آپ ﷺ کے ذمے جو عظیم کام سونپا گیا تھا اس میں آپ کو اللہ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت تھی، اور یہی وجہ ہے کہ خود آنحضرت ﷺ کو بھی جب کوئی اہم مرحلہ پیش ہوتا تو آپ نماز کا اہتمام فرماتے: (كَانَ النَّبِيِ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى) (مسند احمد، ج ۵، ص388 سنن ابی داود، 1319 صحیح الجامع الصغیر، 4703)

آیت:46 اِس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ آئندہ دعوتی زندگی میں جب آپ کا واسطہ اہلِ کتاب سے پڑے تو اِس کے ساتھ بات کرتے وقت نرم اور شیریں اندازِ گفتگو اختیار کیجیے تا کہ اسلام کی تعلیمات میں انہیں غور وفکر کا موقع ملے اور اللہ توفیق دے تو ایمان لے آئیں۔

آیت:49 اس کے بعد اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اللہ کی یاد ہر چیز سے بڑی ہے کیوں کہ درحقیقت اللہ کی یاد ہی بندوں کو بُرائیوں سے روکتی ہے

وَقَالُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ
اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمۡ یَكۡفِهِمۡ اَنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ
الۡكِتٰبَ یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَرَحۡمَةً وَّ ذِكۡرٰی لِقَوۡمٍ
یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قُلۡ كَفٰی بِاللّٰهِ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكُمۡ شَهِیۡدًا ۚ یَعۡلَمُ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡبَاطِلِ وَ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ ۙ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ لَوۡ لَاۤ
اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ وَ لَیَاۡتِیَنَّهُمۡ بَغۡتَةً وَّ هُمۡ لَا
یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیۡطَةٌۢ
بِالۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۵۴﴾ یَوۡمَ یَغۡشٰهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ مِنۡ تَحۡتِ
اَرۡجُلِهِمۡ وَ یَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۵﴾ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡۤا اِنَّ اَرۡضِیۡ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ
الۡمَوۡتِ ۟ ثُمَّ اِلَیۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ غُرَفًا تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ؕ
نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا وَ عَلٰی رَبِّهِمۡ یَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۵۹﴾
وَ كَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ٭ۖ اَللّٰهُ یَرۡزُقُهَا وَ اِیَّاكُمۡ ۫ۖ وَ
هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضَ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰی یُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۶۱﴾

انہوں نے کہا کہ اس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اس کے رب کی طرف سے کیوں
نہیں اتارے گئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں
میں تو صرف کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں ﴿۵۰﴾ کیا انھیں یہ کافی نہیں؟ کہ ہم نے
آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر پڑھی جا رہی ہے، اس میں رحمت (بھی)
ہے اور نصیحت (بھی) ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ﴿۵۱﴾ کہہ دیجئے
کہ مجھ میں اور تم میں اللہ تعالیٰ کا گواہ ہونا کافی ہے وہ آسمان و زمین کی ہر چیز کا عالم
ہے، جو لوگ باطل کے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے والے ہیں وہ
زبردست نقصان اور گھاٹے میں ہیں ﴿۵۲﴾ یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے
ہیں اگر میری طرف سے مقرر کیا ہوا وقت نہ ہوتا تو ابھی تک ان کے پاس عذاب
آچکا ہوتا یہ یقینی بات ہے کہ اچانک ان کی بے خبری میں ان کے پاس عذاب
آپہنچے ﴿۵۳﴾ یہ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور (تسلی رکھیں) جہنم کافروں کو گھیر لینے
والی ہے ﴿۵۴﴾ اس دن انکے اوپر تلے سے انھیں عذاب ڈھانپ رہا ہوگا اور اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کہ اب اپنے (بد) اعمال کا مزہ چکھو ﴿۵۵﴾ اے میرے ایماندار بندو! میری
زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو ﴿۵۶﴾ ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا
ہے اور تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
کام کئے انھیں یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے
بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے نیک کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر
ہے ﴿۵۸﴾ وہ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہیں ﴿۵۹﴾ اور بہت
سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے ان سب کو اور تمہیں بھی اللہ
تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا ہے ﴿۶۰﴾ اور اگر آپ ان سے دریافت
کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج اور چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟
تو ان کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ پھر کدھر الٹے جا رہے ہیں ﴿۶۱﴾

اور نماز اِس لیے بُرائیوں سے روکتی ہے کہ اِس کے ذریعہ اللہ کو یاد کیا جاتا ہے اس لیے نماز کو سورۃ الجمعہ آیت ۹ ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ بندوں کے تمام اعمال سے خوب واقف ہے، کوئی بات اِس سے مخفی نہیں، کوئی چیز اِس سے پوشیدہ نہیں، اس لیے جو جیسا کرے گا اُس کا ویسا ہی بدلہ ملے گا۔

آیت: 61 تا 63 علمی افادات:

یہ تین آیات کریمات درج ذیل حقائق کیطرف راہنمائی کر رہی ہیں:

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ	اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے ﴿۶۲﴾ اور اگر آپ ان سے سوال کریں کہ آسمان سے پانی اتار کر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کس نے کیا؟ تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا اللہ تعالیٰ نے آپ کہہ دیجئے کہ ہر تعریف اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے، بلکہ

اہل شرک وضلال بنیادی عقائد کے اقرار سے کبھی بھی منحرف نہیں ہو سکتے۔

اُ) مثلاً: آسمان وزمین کی تخلیق وتزیین، شمس وقمر کے محکم نظام طلوع وغروب اور لیل ونہار کی گردش دوران...... کس کے ہاتھ میں ہے، کس کے کنٹرول میں ہے، کس کے قبضہ میں اور کس کے حکم کے تابع ہے......؟

یقیناً کٹر کافر اور بد بودار مشرک بھی (طوعاً یا کرھاً) اس اقرار سے فرار اختیار نہیں کر سکتا کہ: یہ عظیم صنعتِ تخلیق وتدبیر اسی صناع وخلاق حقیقی کی قدرت قاہرہ کے شاہکار ہیں...... لیقولن اللہ'' وہ کہہ اٹھیں کہ اللہ۔

ب) اس قسما قسم کی مخلوقات کا خالق ورازق کون ہے؟ آسمانوں سے بارش برسا کر بنجر زمینوں کو ہرا بھرا کر کے خشک سالیوں کے بعد رزق کی فراوانیاں کون لاتا ہے؟'' ...... لیقولن اللہ'' یہ کہہ اٹھیں گے کہ اللہ۔

اقرار کے مرحلہ پر تو انہوں نے مان لیا کہ سب کچھ ''اللہ'' ہی کرتا ہے...... لیکن جب باری آئی عمل عبادت کی، اور توکل، یقین، بھروسہ، خوف، امید، دعا، التجاء، سجدہ، رکوع، طواف، قربانی اور نذر ماننے کی، تو ان کی مت ماری جاتی ہے جھوٹے خداؤں کی پوجا پاٹ کرنے چل پڑتے ہیں۔ بندوں کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا لیتے ہیں، بلکہ انہیں اللہ کی نسبت زیادہ اہمیت دیتے دکھائی دیتے ہیں۔

﴿وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾ (الأنعام:136)

"اور (یہ لوگ) اللہ ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں یعنی کھیتی اور چوپایوں میں اللہ کا بھی ایک حصّہ مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال (باطل) سے کہتے ہیں کہ یہ (حصّہ) تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں (یعنی بتوں) کا۔ تو جو حصّہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں جا سکتا۔ اور جو حصّہ اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے یہ کیسا برا انصاف ہے۔"

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (الزخرف:87)

"اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ خدا نے تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔"

ان آیات میں مذکور حقیقت پر غور کریں تو یقین ہو جاتا ہے کہ جو توحید کو۔ جو کہ اللہ کا بندوں پر حق ہے۔ نہ پہچان سکا، تو وہ انتہا درجے کا اجہل واحمق ہے، اور اگر اس حقیقت کو پہچانتا ہے بلکہ مانتا ہے، اور اقرار بھی کرتا ہے اور پھر اس وحدہ لاشریک لہ کو سراسر چھوڑ کر، یا اس کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کو بھی خدا کا درجہ دیتا ہے ان کی پرستش وستائش میں لگا ہوا ہے تو وہ شخص جانوروں سے بھی بدتر ہے، کتنا تضاد ہے اس کے قول وفعل میں! کتنا تناقض ہے اس کے زبانی اقرار اور دوسری طرف عمل کی دنیا میں، وہ کسی اور کو نہیں، خود کو دھوکہ دے رہا ہے!!

﴿وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾ (البقرة:9)

"مگر (حقیقت میں) اپنے سوا کسی کا چکما نہیں دیتے اور اس سے بے خبر ہیں۔"

اگر ان سے پوچھیں کہ انہیں پیدا کس نے کیا ہے؟ تو سب کا یہی جواب ہوگا۔ ''اللہ'' نے تو پھر عبادت کے حوالے سے کہاں کہاں بھٹکتے پھرتے ہو؟!

اَکۡثَرُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿٦٣﴾ وَ مَا هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّ
لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِیَ الۡحَیَوَانُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦٤﴾
فَاِذَا رَکِبُوۡا فِی الۡفُلۡکِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِیۡنَ لَهُ الدِّیۡنَ ۬ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ
اِلَی الۡبَرِّ اِذَا هُمۡ یُشۡرِکُوۡنَ ﴿٦٥﴾ۙ لِیَکۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَیۡنٰهُمۡ ۚۙ وَ لِیَتَمَتَّعُوۡا ٝ
فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦٦﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ
النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ یُؤۡمِنُوۡنَ وَ بِنِعۡمَةِ اللّٰهِ یَکۡفُرُوۡنَ ﴿٦٧﴾
وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا
جَآءَهٗ ؕ اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿٦٨﴾ وَ الَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا
فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿٦٩﴾

اٰیاتها ٦٠ | ٣٠ سُوۡرَةُ الرُّوۡمِ مَکِّیَّةٌ ٨٤ | رکوعاتها ٦

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ۚ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ﴿٢﴾ۙ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ هُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ
سَیَغۡلِبُوۡنَ ﴿٣﴾ۙ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ
یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٤﴾ۙ بِنَصۡرِ اللّٰهِ ؕ یَنۡصُرُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ

ان میں اکثر بےعقل ہیں ﴿٦٣﴾ اور دنیا کی یہ زندگانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ
آخرت کے گھر کی زندگی حقیقی زندگی ہے کاش! یہ جانتے ہوتے ﴿٦٤﴾ پس یہ لوگ
جب کشتیوں میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اس کے لئے
عبادت کو خالص کر کے پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو اسی وقت
شرک کرنے لگتے ہیں ﴿٦٥﴾ تاکہ ہماری دی ہوئی نعمتوں سے مکرتے رہیں اور
برتتے رہیں ابھی ابھی پتہ چل جائے گا ﴿٦٦﴾ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با
امن بنادیا ہے حالانکہ ان کے اردگرد سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں کیا یہ باطل
پر تو یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ناشکری کرتے ہیں ﴿٦٧﴾ اور اس سے
بڑا ظالم کون ہوگا ؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس
آجائے وہ اسے جھٹلائے ، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم نہ ہوگا ؟ ﴿٦٨﴾ اور جو لوگ
ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انھیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں
گے یقیناً اللہ نیکوکاروں کا ساتھی ہے ﴿٦٩﴾

سورۃ روم مکی ہے اس میں 60 آیات ،6 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿١﴾ رومی مغلوب ہوگئے ہیں ﴿٢﴾ نزدیک کی زمین پر اور وہ مغلوب ہونے
کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ﴿٣﴾ چند سال میں ہی ، اس سے پہلے اور
اس کے بعد بھی اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اس روز مسلمان شادمان ہوں
گے ﴿٤﴾ اللہ کی مدد سے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اصل

آیت :69 جو لوگ اللہ کی خاطر نفس، شیطان اور اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں، انہیں خوشخبری دی گئی ہے کہ اللہ انہیں اعمالِ صالح کی توفیق دیتا ہے تاکہ اِن کے ذریعے اس کی قربت حاصل کریں نیز ان سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اللہ کی نصرت اور تائید انہیں ہمیشہ حاصل رہے گی۔

آیت :1 تا 3 عہدِ رسالت میں دو بڑی طاقتیں تھیں ایک فارس (ایران کی) دوسری روم کی۔ اول الذکر حکومت آتش پرست اور دوسری عیسائی یعنی (اہلِ کتاب) تھی، مشرکین مکہ کی ہمدردیاں فارس کے ساتھ تھیں کیوں کہ دونوں غیر اللہ کے پجاری تھے، جب کہ مسلمانوں کی ہمدردیاں روم کی عیسائی حکومت کے ساتھ تھی اس لیے کہ عیسائی بھی مسلمانوں کی طرح اہلِ کتاب تھے، اور وحی اور رسالت پر یقین رکھتے۔ ان کی آپس میں ٹھنی رہتی تھی، نبی کریم ﷺ کی بعثت کے چند سال بعد ایسا ہوا کہ فارس کی حکومت عیسائی حکومت پر غالب آگئی جس پر مشرکوں کو خوشی اور مسلمانوں کو غم ہوا، اس موقع پر قرآنِ کریم کی یہ آیت نازل ہوئیں۔ جن میں یہ پیش گوئی کی گئی کہ (بِضۡعِ سِنِیۡنَ) "کچھ سالوں" کے اندر رومی پھر غالب آجائیں گے۔ اور غالب مغلوب اور مغلوب غالب ہوجائیں گے بظاہر اسباب یہ پیشن گوئی ناممکن نظر آتی تھی، تاہم مسلمانوں کو اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے یہ یقین تھا کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق نے ابوجہل سے یہ شرط بدلی کہ رومی ۵ سال کے اندر دوبارہ غالب آجائیں گے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۵ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَ
هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۷ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ
مُّسَمًّى ۭ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۸ اَوَلَمْ
يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۹ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ
اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۰ۧ
اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۱۲ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ
شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ۱۳ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۱۴ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۱۵ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۱۶

غالب اور مہربان وہی ہے ۵ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۶ وہ تو (صرف) دنیاوی زندگی کے ظاہر کو (ہی) جانتے ہیں اور آخرت سے بالکل ہی بےخبر ہیں ۷ کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں یہ غور نہیں کیا؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بہترین قرینے سے مقرر وقت تک کے لئے (ہی) پیدا کیا ہے، ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ۸ کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا وہ ان سے بہت زیادہ توانا اور طاقتور تھے اور انہوں نے (بھی) زمین بوئی جوتی تھی اور ان سے زیادہ آباد کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرتا لیکن (دراصل) وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۹ پھر آخر برا کرنے والوں کا بہت ہی برا انجام ہوا، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے ۱۰ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۱۱ اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو گناہگار حیرت زدہ رہ جائیں گے ۱۲ اور ان تمام تر شریکوں میں سے ایک بھی ان کا شفارشی نہ ہوگا اور (خود یہ بھی) اپنے شریکوں کے منکر ہو جائیں گے ۱۳ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (جماعتیں) الگ الگ ہو جائیں گی ۱۴ جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ تو جنت میں خوش وخرم کر دیئے جائیں گے ۱۵ اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے ۱۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں یہ بات آئی تو فرمایا کہ (بضع) کا لفظ تین سے لے کر دس سے کم تک کے عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے تم نے ۵ سال کی مدت کم رکھی ہے، اس میں اضافہ کر لو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ کروالیا اور پھر ایسا ہی ہوا رومی ۹ سال کی مدت کے اندر اندر یعنی ساتویں سال دوبارہ فارس پر غالب آ گئے جس سے یقیناً مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی۔ (ترمذی، تفسیر سرہ روم)
بعض کہتے ہیں رومیوں کی یہ فتح اس وقت ہوئی جب بدر میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ حاصل ہوا، اور مسلمان اپنی فتح پر خوش ہوئے رومیوں کی یہ فتح قرآنِ کریم کی صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے نزدیک کی زمین سے مراد، عرب کی زمین کے قریب کے علاقے ہیں، یعنی شام و فلسطین وغیرہ، جہاں عیسائیوں کی حکومت تھی۔
یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم آپ کو جو خبر دے رہے ہیں کہ عنقریب رومی، فارس پر دوبارہ غالب آئیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو مدت مدعو کے اندر یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ
رَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھا کرو جب کہ تم شام کرو اور جب صبح کرو ﴿۱۷﴾ تمام
تعریفوں کے لائق آسمان وزمین میں صرف وہی ہے تیسرے پہر کو اور ظہر کے
وقت بھی (اس کی پاکیزگی بیان کرو) ﴿۱۸﴾ (وہی) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ
سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اسی طرح تم
(بھی) نکالے جاؤ گے ﴿۱۹﴾ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے
پیدا کیا پھر اب انسان بن کر (چلتے پھرتے) پھیل رہے ہو ﴿۲۰﴾ اور اس کی
نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم آرام پاؤ
اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی یقیناً غور وفکر کرنے والوں
کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں ﴿۲۱﴾ اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے

آیت: 21 یعنی تمہاری جنس سے عورتیں پیدا کیں تاکہ وہ تمہاری بیویاں بنیں اور تم جوڑا جوڑا ہو جاؤ (زوج) عربی میں جوڑے کو کہتے ہیں اس اعتبار سے مرد عورت کے لیے اور عورت مرد کے لیے زوج ہے۔ عورتوں کے جنس بشر ہونے کا مطلب ہے دُنیا کی پہلی عورت حضرت حوّا کو حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا گیا پھر ان دونوں سے نسل انسانی کا سلسلہ چلا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر مرد عورت کی جنس ایک دوسرے سے مختلف ہوتی مثلاً عورتیں جنات یا حیوانات میں سے ہوتیں تو ان سے وہ سکون کبھی حاصل نہیں ہوتا جو اُس وقت دونوں کے ایک ہی جنس سے ہونے کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے بلکہ ایک دوسرے سے نفرت اور وحشت ہوتی یہ اللہ رب العزت کی کمال رحمت ہے، اس نے انسانوں کی بیویاں انسان ہی بنائیں۔

آیت: 20 تا 25 نشانیاں ہی نشانیاں:

﴿هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (لقمان: 11)

"یہ تو خدا کی پیدائش ہے تو مجھے دکھاؤ کہ خدا کے سوا جو لوگ ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ظالم صریح گمراہی میں ہیں۔"

﴿وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ﴾

"اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے کہ اس میں سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں تو اس وقت ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے اور سورج اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے (یہ) خدائے غالب اور دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کردیں یہاں تک کہ (گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے نہ تو سورج ہی سے ہوسکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں۔" (یٰس: 37-40)

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾

"اور رات اور دن اور سورج اور چاند اسکی نشانیوں میں سے ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے۔" (فصلت: 37)

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۲۳

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف (بھی) ہے دانش مندوں کیلئے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں ۝۲۲ اور (بھی) اس کی (قدرت کی) نشانی تمہاری راتوں اور دن کی نیند میں ہے اور اس کے فضل (یعنی روزی) کو تمہارا تلاش کرنا بھی ہے جو لوگ (کان لگا کر) سننے کے عادی ہیں ان کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ۝۲۳

علمی افادات:

مذکورہ بالا آیات بینات صناع حقیقی کے تخلیقی شاہکاروں پر غور وتدبر کی دعوت دے رہی ہیں، کہ خالق کائنات کی پیدا کردہ ایک ایک چیز اس وحدہ لا شریک لہ کے وجود برحق، اس کی ربوبیت، استحقاق عبادت (الوہیت) اور اس کے صاحب عظمت وسطوت، ذوالملکوت والجبروت اور اکیلے مدبر ومصرف کون ومکان ہونے کی منہ بولتی شہادتیں ہیں۔ چنانچہ رب تعالیٰ نے باور کروایا کہ: اس ذات قدوسی صفات نے آدم کو مٹی سے تخلیق فرمایا، اور اس سے نوع انسان کی نسل چلادی، تمہیں میں سے تمہاری بیویاں بنائیں اور رمیاں بیوی کے بندھن بنائے تاکہ حیات انسانی میں سکینت وطمانیت حاصل رہے۔ انہیں دوطرفہ باوقار وپاکیزہ محبت کا شاہکار بنادیا، آسمان کو چھت بنا کر عالمِ علوی سے امیدیں باندھنے اور لولگائے رکھنے کا فطری جذبہ ودیعت فرمادیا، اور زمین کو خزانوں سے زرخیز فرما کر اس میں سے اسباب زندگی تلاش کرنے کیلئے اسے مسخر کردیا باہم معاشرتی زندگی کو اصولوں پر قائم رکھنے کیلئے تمہیں شعوب وقبائل میں بانٹ دیا اور رنگ وزبان سے تمہاری الگ الگ اجتماعی پہچانیں بنادیں۔ دن میں کام کاج سے تھک ہارنے کے بعد رات کے سکوت، اندھیرے اور ٹھہراؤ میں تمہارے لئے پرسکون آرام (نیند) کا فطری بندوبست فرمادیا۔

اسباب رزق اور معاش کے ذرائع بہم فراہم کئے، فضاؤں میں بادلوں کے غول کے غول منڈلاتے دکھا کر، اس میں چمکتی بجلیاں اور گرجتے بادلوں سے بارشیں برسنے کی امیدیں دکھلا کر تمہیں رب کی طرف توجہ کرنے، اس سے رزق طیب وحلال مانگنے اور ساتھ ہی ساتھ توبہ واستغفار کرنے کے مواقع دیے۔

آسمان کو بغیر کسی ستون کے اور زمینی کرہ کو بغیر پیندے کے ایسا ٹھہرایا کہ نہ ان کی طنابیں ڈھیلی ہوتی ہیں اور نہ یہ اپنے مستقر سے ہٹتے ہیں۔ آسمان وزمین ومافیہما کی ہر چیز اسی رب کی ملکیت ہے، اسی معبود کے تابع اور اس کی مطیع ہے لہذا جس نے اسے آغاز دیا انجام بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، عدم سے وجود بخشنے والی ذات ان مخلوقات کے مٹ جانے کے بعد انہیں دوبارہ زندہ کرنے پر مکمل قادر ہے، بلکہ بتقاضائے قیاس کسی چیز کا دہرانا اسے ابتداء ایجاد کرنے کی نسبت زیادہ سہل اور آسان ہوتا ہے لیکن اللہ غالب وحکمت والے کی قدرتِ قاہرہ کی تو کوئی مثال ہی نہیں۔

ان صریح آیات کریمات پر غور وخوض کرنے سے ہر انسان ذرا خود احتسابی تو کرے اور قرآن کریم کے منزل من اللہ ہونے پر اگر اس کا یقین وایمان ہے تو ذرا خود سے یہ پوچھے کہ:

جب کائنات کی ہر چیز اللہ کی ہی پیدا کردہ ہے، اس پر تصرف کا مکمل حق بھی صرف اسی کا ہے تو وہی بلا شرکت غیرے رب کائنات ہے تخلیق کائنات ہو یا تدبیر کائنات...... اس میں کوئی بھی اس کا نہ شریک وسہیم ہے نہ وزیر ومشیر، اور نہ ہی معاون ومددگار تو پھر کسی اور کی عبادت کیوں؟ اگر ایسا کچھ ہے اور ان غیر اللہ نے کوئی چیز پیدا کی ہے یا تخلیق وتدبیر کائنات میں ان کا کوئی کردار ہے تو ذرا کسی کا نام تو پیش کرو۔

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ۲۴ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۲۵
وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۲۶ وَهُوَ الَّذِيْ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۲۷ ضَرَبَ لَكُمْ
مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ
فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۲۸ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا
اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ ۲۹ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ
النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۳۰ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ (بھی) ہے کہ وہ تمہیں ڈرانے اور امیدوار بنانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے، اس میں (بھی) عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ۲۴ اس کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آسمان وزمین اسی کے حکم سے قائم ہیں، پھر بھی جب وہ تمہیں آواز دے گا صرف ایک بار کی آواز کے ساتھ ہی تم سب زمین سے نکل آؤ گے ۲۵ اور زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور ہر ایک اس کے فرمان کے ماتحت ہے ۲۶ وہی ہے جو اول بار مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر سے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ تو اس پر بہت ہی آسان ہے اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے آسمانوں میں اور زمین میں بھی اور وہی غلبے والا حکمت والا ہے ۲۷ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک مثال خود تمہاری ہی بیان فرمائی ہے، جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے کیا اس میں تمہارے غلاموں میں سے بھی کوئی تمہارا شریک ہے؟ کہ تم اور وہ اس میں برابر درجے کے ہو؟ اور تم ان کا ایسا خطرہ رکھتے ہو جیسا خود اپنوں کا ہم عقل رکھنے والوں کے لئے اسی طرح کھول کھول کر آیتیں بیان کرتے ہیں ۲۸ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم تو بغیر علم کے خواہش پرستی کر رہے ہیں، اسے کون راہ دکھائے جسے اللہ تعالیٰ راہ سے ہٹا دے ان کا ایک بھی مددگار نہیں ۲۹ پس آپ یک سو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اس اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۳۰ (لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر

آیت:30 فطرت کے اصل معنی خلقت (پیدائش) کے ہیں یہاں مراد ملت اسلام (وتوحید) ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سب کی پیدائش، بغیر مسلم وکافر کی تفریق کے۔ اسلام اور توحید پر ہوئی ہے اس لیے توحید ان کی فطرت یعنی جبلت میں شامل ہے جس طرح سے عہد الست سے واضح ہے بعد میں بہت سوں کو ماحول یا دیگر عوارض، فطرت کی اس آواز کی طرف نہیں آنے دیتے۔

جس کی وجہ سے وہ کفر پر ہی باقی رہتے ہیں جس طرح نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے:

(مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ)

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، لیکن پھر اس کے ماں باپ، اس کو یہودی، عیسائی، اور مجوس وغیرہ بنا دیتے ہیں۔'' (صحیح مسلم تفسیر سورۃ الروم کتاب القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرۃ)

زکوٰۃ وصدقات سے ایک تو روحانی ومعنوی اضافہ ہوتا ہے یعنی بقیہ مال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ڈال دی جاتی ہے دوسرے قیامت والے دن اس کا اجر وثواب کئی کئی گنا ملے گا، جس طرح حدیث میں ہے کہ حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ بڑھ بڑھ کر پہاڑ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب)

وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ
الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ
اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا
النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾
فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ
رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ
زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ
لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ ﴿۳۱﴾ ان لوگوں
میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے
ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے ﴿۳۲﴾ لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت
پہنچتی ہے تو اپنے رب کیطرف (پوری طرح) رجوع ہو کر دعائیں کرتے ہیں،
پھر جب وہ اپنی طرف سے رحمت کا ذائقہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک
جماعت اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتی ہے ﴿۳۳﴾ تاکہ وہ اس چیز کی ناشکری
کریں جو ہم نے دی ہے اچھا تم فائدہ اٹھالو ابھی ابھی تمہیں معلوم ہو جائے
گا ﴿۳۴﴾ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی ہے جو اسے بیان کرتی ہے جسے یہ اللہ
کے ساتھ شریک کر رہے ہیں ﴿۳۵﴾ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو
وہ خوب خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انھیں ان کے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے
کوئی برائی پہنچے تو ایک دم وہ محض ناامید ہو جاتے ہیں ﴿۳۶﴾ کیا انہوں نے نہیں
دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جسے چاہے تنگ، اس میں
بھی لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں نشانیاں ہیں ﴿۳۷﴾ پس قرابت دار کو مسکین کو
مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا
چاہتے ہوں ایسے لوگ نجات پانے والے ہیں ﴿۳۸﴾ تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں
کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم
اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لئے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند
کرنے والے ہیں ﴿۳۹﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر روزی دی پھر
مار ڈالے گا پھر زندہ کر دے گا بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو
ان میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو اللہ تعالیٰ کے لئے پاکی اور برتری ہے ہر اس شریک
سے جو یہ لوگ مقرر کرتے ہیں ﴿۴۰﴾ خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے
باعث فساد پھیل گیا اس لئے کہ انھیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھا
دے (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں ﴿۴۱﴾ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ
اگلوں کا انجام کیا ہوا جن میں اکثر لوگ مشرک تھے ﴿۴۲﴾ پس آپ اپنا رخ اس سچے
اور سیدھے دین کی طرف ہی رکھیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس کا ٹل جانا
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائیں گے ﴿۴۳﴾ کفر
کرنے والوں پر ان کے کفر کا وبال ہوگا اور نیک کام کرنے والے اپنی ہی آرام
گاہ سنوار رہے ہیں ﴿۴۴﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے جزا دے

اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۴۵﴾
وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ يُّرۡسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيۡقَكُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَ
لِتَجۡرِىَ الۡـفُلۡكُ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۴۶﴾
وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ
فَانۡتَقَمۡنَا مِنَ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيۡنَا نَصۡرُ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ يُرۡسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَيَبۡسُطُهٗ
فِى السَّمَآءِ كَيۡفَ يَشَآءُ وَيَجۡعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ مِنۡ
خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾
وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِيۡنَ ﴿۴۹﴾
فَانۡظُرۡ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰهِ كَيۡفَ يُحۡىِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ لَمُحۡىِ الۡمَوۡتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا
رِيۡحًا فَرَاَوۡهُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا
تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۵۲﴾ وَمَاۤ
اَنۡتَ بِهٰدِ الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ
بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّشَيۡبَةً ؕ يَخۡلُقُ
مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡقَدِيۡرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ
يُقۡسِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۙ مَا لَبِثُوۡا غَيۡرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوۡا
يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَالۡاِيۡمَانَ لَقَدۡ لَبِثۡتُمۡ فِىۡ
كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۫ فَهٰذَا يَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَلٰـكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ
لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَا

جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۴۵﴾ اس کی
نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لئے کہ تمہیں
اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے اور اس لئے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں
اور اس لئے کہ اس کے فضل کو تم ڈھونڈو اور اس لئے کہ تم شکر گزاری کرو ﴿۴۶﴾ اور ہم
نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس
دلیلیں لائے پھر ہم نے گناہ گاروں سے انتقام لیا ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم
ہے ﴿۴۷﴾ اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے
مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر
آپ دیکھتے ہیں اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان
بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں ﴿۴۸﴾ یقین مانناکہ بارش
ان پر برسنے سے پہلے پہلے تو وہ ناامید ہو رہے تھے ﴿۴۹﴾ پس آپ رحمت الٰہی
کے آثار دیکھیں کہ زمین کی موت کے بعد کس طرح اللہ تعالیٰ اسے زندہ کر دیتا
ہے؟ کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قادر
ہے ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم بادتند چلا دیں اور یہ لوگ انہی کھیتوں کو (مرجھائی ہوئی) زرد
پڑی ہوئی دیکھ لیں تو پھر اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں ﴿۵۱﴾ بیشک آپ مردوں
کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر
مڑ گئے ہوں ﴿۵۲﴾ اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہدایت کرنے والے
ہیں آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے
ہیں پس وہی اطاعت کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں
کمزوری کی حالت میں پیدا کیا پھر اس کمزوری کے بعد توانائی دی، پھر اس
توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے وہ سب سے
پورا واقف اور سب پر پورا قادر ہے ﴿۵۴﴾ اور جس دن قیامت برپا ہو جائے گی
گناہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی کے سوا نہیں ٹھہرے
اسی طرح بہکے ہوئے ہی رہے ﴿۵۵﴾ اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا وہ جواب
دیں گے کہ تم تو جیسا کہ کتاب اللہ میں ہے یوم قیامت تک ٹھہرے رہے آج کا
یہ دن قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم تو یقین ہی نہیں مانتے تھے ﴿۵۶﴾ پس اس دن
ظالموں کو ان کا عذر بہانہ کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان سے توبہ اور عمل

هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ
مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

اٰياتها ٣٤ | ٣١ سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ ٥٧ | ركوعاتها ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الۗمّۗ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَّ رَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ عَلٰي هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ

طلب کیا جائے گا ﴿٥٧﴾ بیشک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے سامنے کل مثالیں
بیان کردی ہیں آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لائیں یہ کافر تو یہی کہیں گے کہ تم
(بیہودہ گو) بالکل جھوٹے ہو ﴿٥٨﴾ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے
یوں ہی مہر لگا دیتا ہے ﴿٥٩﴾ پس آپ صبر کریں یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ آپ کو وہ
لوگ ہلکا (بے صبرا) نہ کریں جو یقین نہیں رکھتے ﴿٦٠﴾

سورۃ لقمان مکی ہے اس میں 34 آیات، 4 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الۗمّۗ ﴿١﴾ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿٢﴾ جو نیکو کاروں کے لئے رہبر اور
(سراسر) رحمت ہے ﴿٣﴾ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور
آخرت پر (کامل) یقین رکھتے ہیں ﴿٤﴾ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے
ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں ﴿٥﴾ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں
جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں

آیت: 57 اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اُس دن مشرکین، منکرین ربوبیت اور منکرین رسالتِ محمد یہ کا یہ عذر قابلِ قبول نہیں ہوگا کہ وہ اپنے جرم کا ارتکاب جہالت اور نادانی کی وجہ سے کرتے رہے تھے، اور نہ انہیں دوبارہ مہلت دی جائے گی کہ توبہ اور عمل صالح کے ذریعے گذشتہ گناہوں کی تلافی کرلیں۔

آیت: 1 تا 3 اس سورت میں لقمان حکیم کا قصہ مذکور ہے جن کی حکمت ودانائی کی باتوں اور اُن کی نصیحتوں کو قرآنِ کریم نے بڑے اہتمام سے بیان کیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کی تھیں، اسی مناسبت سے اس کا نام لقمان رکھ دیا گیا ہے حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے انکار شرک پر خاص زور دیا تھا اور کہا تھا: شرک ظلمِ عظیم ہے۔

آیت: 4 تا 5 اِن آیتوں میں اللہ کے نیک بندوں کا ذکر ہوا ہے، جن کی زندگی اللہ کی یاد میں گزرتی ہے اور جو ہر قسم کی لغویات سے دور رہ کر فکرِ آخرت میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے برعکس کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو فکر آخرت سے غافل، لہو ولعب، رقص وسرور اور دنیا کی لذتوں میں ڈوبے ہوتے ہیں۔

آیت: 6 اس آیتِ کریمہ میں ان ہی کا ذکر آیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ذکرِ الٰہی اور فکر آخرت کے بدلے، کھیل کود، گانا بجانا، ہنسی مذاق، جھوٹے قصوں اور ہر اُس منکر امر کو اپنا لیتے ہیں جو انہیں اور غیروں کو اللہ کی سیدھی راہ سے ہٹا کر شیطان کی راہ پر ڈال دیتے ہیں۔ اور اپنے کیے کے انجام سے اور اُس ذلت وعار اور عذاب نار سے بے خبر ہوتے ہیں جو موت کے بعد اِن کا اِنتظار کررہے ہیں۔

قرطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے یہاں (لَهْوَ الْحَدِيْثِ) سے مراد گانا اور موسیقی ہے صحابہ وتابعین کا یہی قول ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے "آداب المفرد" میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ: (لَهْوَ الْحَدِيْثِ) سے مراد ہر ناحق بات ہے اور یہ آیت نضر بن حارث بن علقمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو عراق اور شام جا کر قیصر وکسریٰ کی حکایات کی کتابیں لایا تھا۔ اور کفار قریش کو سُنا کر قرآن سے انہیں دور رکھنے کی کوشش کرتا تھا، ابنِ مسعود نے قسم کھا کر کہا کہ (لَهْوَ الْحَدِيْثِ) سے مراد گانا ہے۔

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ۞ ٦ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا
كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ ٧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۞ ٨ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ
اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ ٩

اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے ۞ ٦
جب اس کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ
پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ لگے
ہوئے ہیں آپ اسے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے ۞ ٧ بیشک جن لوگوں نے ایمان
قبول کیا اور کام بھی نیک کئے ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں ۞ ٨ جہاں وہ ہمیشہ
رہیں گے اللہ کا سچا وعدہ ہے، وہ بہت بڑی عزت وغلبہ والا اور کامل حکمت والا ہے ۞ ٩

نضر بن حارث نے لوگوں کو قرآنِ کریم سے دور رکھنے کے لیے ایسی لونڈیاں بھی خرید رکھی تھیں جو رقص وسُرور کی ماہر تھیں۔ جب اسے مکہ کے کسی اہم آدمی کے بارے میں معلوم ہوتا کہ وہ اسلام اور قرآن سے متاثر ہو رہا ہے تو اُس کے پیچھے اپنی کسی لونڈی کو لگا دیتا، جو اُسے اپنی محفلوں میں بلاتی اور اسلام کی طرف سے اپنی توجہ پھیر دیتی۔

خرافات اور رقص وسُرور کی اِن محفلوں میں اسلام کا مذاق بھی اُڑایا جاتا تھا۔ تاکہ لوگ اِس کی طرف سے بالکل ہی برگشتہ ہو جائیں، اور ہر زمانے میں جب بھی کوئی شخص اسلام سے دور ہو کر شیطان کی راہ پر لگا، اور اُس نے رقص وسرور کی محفلیں جمائیں، تو بالعموم ایسی محفلوں میں اسلام کا مذاق اُڑایا جاتا رہا۔ تاکہ لوگوں کو اسلام سے دور رکھا جائے۔ آیت کے آخر میں اللہ رب العزت نے فرمایا ایسے لوگوں کو قیامت کے دن رسواکُن عذاب دیا جائے گا۔

آیت 7: اس آیت میں ان لہو ولعب اور رقص وسرور کے دیوانوں کی ایک لازمی صفت یہ بتائی ہے کہ جب ان کے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو کبر وغرور کے مارے پیٹھ پھیر کر ایسا بھاگ پڑتے ہیں جیسا کہ انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں، جیسے ان کے دونوں کانوں میں ڈاٹ پڑی ہے اور بہرے ہو گئے ہیں کہ کچھ سنتے ہی نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب سورۃ الانعام کی آیتِ کریمہ:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (انعام: ۸۲)

”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لئے امن (اور جمعیت خاطر) ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں“۔

نازل ہوئی تو صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم پر بڑا شاق گزرا اور کہنے لگے ہم میں سے کس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ ظلم کہ وہ معنی نہیں جو تم سمجھتے ہو، ظلم سے مراد ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو بتایا تھا کہ اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ کیوں کہ شرک ظلم عظیم ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے جنہیں اللہ رب العزت نے حکمت یعنی عقل وفہم اور دینی بصیرت میں ممتاز فرمایا تھا اِن سے کسی نے پوچھا، تمہیں یہ فہم وشعور کس طرح حاصل ہوا؟ اِنہوں نے فرمایا، راست بازی، امانت کے اختیار کرنے اور بے فائدہ باتوں سے اجتناب، اور خاموشی کی وجہ سے۔

اِن کی حکمت اور دانش کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ یہ غلام تھے اِن کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کر کے اِس سے سب سے بہترین دو حصے لاؤ، چنانچہ وہ زبان ودل لے گئے، ایک دوسرے موقع پر پھر کہا کہ بکری ذبح کر کے اِس کے سب سے بدترین حصے لاؤ وہ پھر زبان اور دل لے کر چلے گئے۔

پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ زبان، دل ٹھیک ہوں تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر یہ بگڑ جائیں تو اس سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ (ابنِ کثیر رحمہ اللہ)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ
تَمِيْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا
خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ
وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝۱۳
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ
فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝۱۴ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ
عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي
الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ
خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا

اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انھیں دیکھ رہے ہو اور اس نے
زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے
جاندار زمین میں پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم
کے نفیس جوڑے اگا دیئے ۝۱۰ یہ ہے اللہ کی مخلوق اب تم مجھے اس کے سوا دوسرے
کسی کی کوئی مخلوق تو دکھاؤ (کچھ نہیں) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ۝۱۱ اور ہم
نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر ہر شکر کرنے والا اپنے ہی
نفع کے لئے شکر کرتا ہے جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز
اور تعریفوں والا ہے ۝۱۲ اور جب کہ لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے
فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا بھاری
ظلم ہے ۝۱۳ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی
ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں
ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف
لوٹ کر آنا ہے ۝۱۴ اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے
ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے
ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہو تمہارا سب کا
لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں
گا ۝۱۵ پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ (بھی) خواہ
کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا

آیت: 15 حقوق والدین:

علمی افادات:

توحید عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک کا ذکر حقوق والدین کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوقات کا خالق وموجد ہے لیکن اسباب کی زبان میں حضرت انسان کے تخلیقی وجود کا مادی ذریعہ والدین ہوتے ہیں......یہی وجہ ہے کہ والدین کو اسلامی شریعت میں اسقدر اہمیت ملی ہے ماں باپ کے اولاد پر حقوق کا باب کسی ذکر کا محتاج نہیں ہے......اس کے باوجود مذکورہ بالا آیت میں صراحت کیساتھ کہہ دیا گیا ہے کہ: یہی مشفق ومہربان، یہی ممتا بھری ذات۔ ماں۔ جن کیساتھ حسنِ سلوک کا نمبر۔ توحید عبادت کے بعد دوسرا ہے، اگر اولاد کو اللہ کیساتھ شرک کی دعوت دیں، بلکہ اس پر مجبور کریں، بلکہ شرک نہ کرنے پر ناراض ہو جائیں، بلکہ مدمقابل آ کر لڑائی تک کا میدان گرم کرلیں وغیرہ وغیرہ......تو ان کی اطاعت کا حق ختم ہو جائے، یعنی ماں باپ چھوٹتے بھی ہوں تو بھلے چھوٹ جائیں لیکن توحید کا دامن ہاتھ

اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۝۱۶ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۝۱۷ وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي
الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۝۱۸ وَاقْصِدْ
فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيْرِ۝۱۹ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ۝۲۰ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ۝۲۱ وَ

اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہے ۝۱۶ اے میرے پیارے بیٹے ! تو
نماز قائم رکھنا اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا
کرنا اور جو مصیبت تم پر آئے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی
کاموں میں سے ہے ۝۱۷ لوگوں کے سامنے اپنے گال نہ پھلا اور زمین پر اکڑ
کر نہ چل کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا ۝۱۸ اپنی رفتار
میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز پست کر یقیناً آوازوں میں سب سے
بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے ۝۱۹ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین
اور آسمان کی ہر چیز کو ہمارے کام میں لگا رکھا ہے اور تمہیں اپنی ظاہری و
باطنی نعمتیں بھرپور دے رکھی ہیں بعض لوگ اللہ کے بارے میں بغیر علم کے
بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں ۝۲۰ اور جب ان
سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم
نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے،
اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو ۝۲۱ اور

سے نہیں چھوٹنا چاہیے البتہ زندگی دنیا میں ان سے نیکی کی روش رکھنا، مالی اعانت کرنا، خیال رکھنا اور ملاقات رکھنا جائز ہے۔ لیکن اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ بھلے ماں باپ اس کا اصرار بھی کریں۔ کبھی جائز نہیں ہے شرک میں ان کی اطاعت نہیں البتہ دنیاوی امور میں ہر نیکی کرتے رہنے کا حکم ہے۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (الإسراء:23-24)

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سواء کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی (کرتے رہو)، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ ہی انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت) سے پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔"

آیت:18 یعنی چال اتنی سست نہ ہو جیسے کوئی بیمار ہو اور نہ ہی اتنی تیز ہو کہ شرف و وقار کے خلاف ہو اسی کو دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا:

﴿يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ (الفرقان:63)

"اللہ کے بندے زمین پر وقار اور سکون کے ساتھ چلتے ہیں"۔

یعنی چیخ چلا کر بات نہ کر، اس لیے کہ زیادہ اونچی آواز سے بات کرنا پسندیدہ ہوتا تو گدھے کی آواز سب سے اچھی سمجھی جاتی لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ گدھے کی آواز سب سے بدتر اور ناپسندیدہ ہے اس لیے حدیث میں آتا ہے کہ گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو۔ (بخاری کتاب بدء الخلق، مسلم ذکر والدعاء)

مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ
كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ
غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى
الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ
اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ
وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ
تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ
تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا
يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ
وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ
عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

جو (شخص) اپنے آپ کو اللہ کے تابع کر دے اور ہو بھی نیکوکار یقیناً اس نے
مضبوط کڑا تھام لیا تمام کاموں کا انجام اللہ کی طرف ہے ﴿۲۲﴾ کافروں کے کفر سے
آپ رنجیدہ نہ ہوں آخر ان سب کا لوٹنا تو ہماری جانب ہی ہے پھر ہم ان کو
بتائیں گے جو انہوں نے کیا، بیشک اللہ سینوں کے بھید تک سے واقف ہے ﴿۲۳﴾
ہم انہیں گو کچھ یونہی فائدہ دے دیں لیکن (بالآخر) ہم انہیں نہایت بیچارگی کی
حالت میں سخت عذاب کی طرف ہنکا لے جائیں گے ﴿۲۴﴾ اگر آپ ان سے
دریافت کریں کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے؟ تو ضرور جواب دیں گے کہ اللہ
تو کہہ دیجئے کہ سب تعریفوں کے لائق اللہ ہی ہے لیکن ان میں اکثر بے علم
ہیں ﴿۲۵﴾ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے یقیناً اللہ
تعالیٰ بہت بڑا بے نیاز اور سزاوار حمد و ثنا ہے ﴿۲۶﴾ روئے زمین کے (تمام) درختوں
کے اگر قلمیں ہو جائیں اور تمام سمندروں کی سیاہی ہو اور ان کے بعد سات
سمندر اور ہوں تاہم اللہ کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے بیشک اللہ تعالیٰ غالب اور
باحکمت ہے ﴿۲۷﴾ تم سب کی پیدائش اور مرنے کے بعد زندہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے
ایک جی کا، بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے ﴿۲۸﴾ کیا آپ نے نہیں دیکھا
کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں کھپا دیتا ہے سورج چاند کو اسی
نے فرماں بردار کر رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے اللہ تعالیٰ ہر اس
چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے ﴿۲۹﴾ یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں اور یقیناً
اللہ تعالیٰ بہت بلندیوں والا اور بڑی شان والا ہے ﴿۳۰﴾ کیا تم اس پر غور نہیں
کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لئے کہ وہ تمہیں
اپنی نشانیاں دکھا دے، یقیناً اس میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لئے
بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ اور جب سمندر پر موجیں سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں
تو وہ (نہایت) خلوص کے ساتھ اعتقاد کر کے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں پھر
جب وہ (باری تعالیٰ) انہیں نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو کچھ ان
میں سے اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں
جو بدعہد اور ناشکرے ہوں ﴿۳۲﴾ لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو
جس دن باپ اپنے بیٹے کو کوئی نفع نہ پہنچا سکے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کا ذرا سا بھی
نفع کرنے والا ہوگا (یاد رکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے (دیکھو) تمہیں دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا ۗ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴

دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں دھوکے میں ڈال دے ۝۳۳ بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہےاور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے ۝۳۴

آیت:34 علمی افادات:

اس آیت مبارکہ میں اس عالم الغیب والشہادۃ رب کریم نے واحدانیت فی العلم کی اپنی صفت پاک باور کرائی ہے، کیونکہ علم کا مصدر ومنبع صرف اورصرف اللہ کی ذات عالی صفات ہے۔انسان یا کسی بھی مخلوق کو جتنا بھی علم حاصل ہے وہ محض اللہ کا عطا کردہ ہے،اسی کا سکھلایا ہوا ہے،انسان اس علم کے ملنے سے پہلے بھی ازخود کچھ علم نہیں رکھتا تھا اور رہ جتنا اسے مل جائے اس سے زیادہ کا حصول بھی اس کیلئے ممکن نہیں،اہل کلام ومنطق اور فلاسفۂ حصول مزید کی کھوج میں،اور جو اللہ نے اپنے علم غیب کیلئے مخصوص رکھا ہے اس کی حقیقت تک تخمینوں اور اٹکل پچوؤں کے ذریعے پہنچنے کی ہوس میں مزید سے مزید بھٹک تو سکتے ہیں لیکن وہ علم کی اپنے لئے اللہ کی طرف سے مقررہ حد سے تجاوز ہرگز نہیں کر سکتے اور مزید تک رسائی کو ممکن نہیں بنا سکتے۔ لہذا غیبی امور سے متعلق نبی مرسل پر وحی الٰہی نے بندوں کی قدرت فہم اور سمجھ کی رسائی کی آخری حدوں کو فطری تقاضوں کے مطابق محدودیت سے متصف رکھا گیا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَي الْمَلٰۗىِٕكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَاۗءِ هٰٓؤُلَاۗءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرۃ:۳۱)

اور فرمایا﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ مزید فرمایا﴿عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾

چنانچہ جو امور اللہ تعالیٰ نے اپنے علم تک محدود رکھے ہیں اور تمام مخلوقات کیلئے اسے ''غیب'' کہا ہے،اور اس غیب پر ایمان لانا اپنے واحد لاشریک ہونے پر ایمان لانے کیساتھ ساتھ ایمانیات کا جزو لاینفک قرار دیا ہے اس پر بطور غیبی امور ایمان لانا فرض ہے،اس کی کھوج لگانا خلاف فطرت بلکہ گمراہی ہے۔

اس آیت کریمہ میں پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات تک محدود ہونے کا بیان ہے،جنہیں ماسوائے اللہ کوئی بھی نہیں جان سکتا:جو کہ درج ذیل ہیں:

- ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ روز قیامت کا علم صرف اللہ کو ہے۔یعنی قیامت کب آئے گی؟اس کے وقت کا تعین نہ تو نبی مرسل کے علم میں دیا گیا ہے نہ ہی کوئی ملک مقرب یہ بات جانتا ہے (لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ)"اسے اس کے وقت مقرر پر لا بپا کرے گا صرف وہی اللہ۔"
- (وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ) بارش کے برسنے کا بالتحدید وقت،جگہ اور کیفیت صرف اللہ جانتا ہے،ماہرین فلکیات اور موسمیات کے سیارگاں جو پیش گوئیاں کرتے ہیں،تو ان کی یہ بشارتیں دعوائے علم غیب نہیں،وہ تو علامتوں،نشانیوں،فضا کی بدلتی حالتوں اور ہواؤں میں نمی ورطوبت یا خشکی ویبوست اور ہواؤں کے رخ دیکھنے کے ذریعے قریب وقت کیلئے محض تخمینے اور اندازے ہوتے ہیں،کوئی حتمی اطلاع نہیں ہوتے،ہاں یہ پیش گوئیاں سچ بھی نکلتی ہیں لیکن بسا اوقات معاملہ ان کے برعکس بھی چلا جاتا ہے۔
- (وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ) رحم مادہ میں جنین کی ماہیاتی کیفیتیں،خواص،اسے درپیش صورتیں،اس کے مزاج،فطری اوصاف

﴿ایاتہا ۳۰﴾ ﴿۳۲ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۵﴾ ﴿رکوعاتہا ۳﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

سورۃ سجدہ مکی ہے اس میں 30 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝۱ بلاشبہ اس کتاب کا اتارنا تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے ۝۲ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے گھڑ لیا ہے (نہیں نہیں) بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انھیں ڈرائیں جنکے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں ۝۳ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کردیا پھر عرش پر

اور اس کے تام الخلقت یا ناقص الخلقت ہونے، اور یہ نقص کہاں ہے آیا سماعت میں ہے، بصارت میں ہے، قوت گویائی میں ہے، یا دل یا دماغ میں ہے وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ جانتا ہے تو صرف اللہ اور بس اللہ۔ البتہ کیمیاوی تحلیلات و تجزیوں سے جنین کی جنس کا پتہ چلا لینا تو یہ ایک تجرباتی عمل ہے اس سے علم غیب کا حاصل ہونا لازم نہیں آتا۔ اسی طرح کتنی ایسی معلومات ہیں کہ جو ولادت کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہیں بحالت جنین ان تک راہنمائی نہیں ہو سکتی۔

⊙ کل کیا ہو جانے والا ہے، انسان آئندہ کیا بھلائی یا کیا برائی کریگا اسی طرح خیر و شر میں اس کے حصے میں کیا آنے والا اور کتنا آنے والا ہے؟ یہ سب صرف اللہ ہی جانتا ہے کوئی اسے نہیں جانتا۔

⊙ کس کی کہاں، کب اور کیسی موت آئیگی، کوئی نہیں جانتا، صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ (اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ)

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ﴾ (الزخرف:87)

"اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ اللہ نے تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔"

آیت: 1 تا 2 اس سورت کا نام اس آیت سے ماخوذ ہے ﴿اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا﴾ (السجدۃ:15) سے ماخوذ ہے۔

بخاری، مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ السجدہ اور سورہ الدھر پڑھا کرتے تھے، اور ترمذی، نسائی، حاکم وغیرہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک سورۃ السجدہ اور سورہ تبارک الذی نہیں پڑھ لیتے تھے سوتے نہیں تھے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: کفار مکہ کہتے ہیں اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے یہ سراسر ان کی افترا پردازی ہے۔ یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب کا برحق کلام ہے جسے اس نے آپ پر بذریعہ وحی نازل کیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ اِن مشرکینِ عرب کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیں، جن کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کوئی رسول نہیں آیا تھا تاکہ وہ اللہ پر ایمان لے آئیں، اس کی وحدانیت کا اقرار کریں اور دینِ حق کو قبول کر کے جہنم کی آگ سے نجات حاصل کریں، اور جنت کے حق دار بنیں، اور ان کو یہ آیت بھی سنادو کہ:

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کردیا پھر عرش پر قائم ہوا تمہارے لئے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں کیا اس پر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ (السجدۃ:4)

الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ
اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵ ذٰلِكَ
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ
شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ
سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹
وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ
بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ
بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا
رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ
حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۳
فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا
عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ
اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۱۵ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؗ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۱۶ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ

قائم ہوا تمہارے لئے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں کیا اس پر بھی تم نصیحت
حاصل نہیں کرتے ۝۴ وہ آسمان سے لے کر زمین تک (ہر) کام کی تدبیر کرتا ہے
پھر (وہ کام) ایک ایسے دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری
گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے ۝۵ یہی ہے چھپے کھلے کا جاننے والا،
زبردست غالب، بہت ہی مہربان ۝۶ جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور
انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی ۝۷ پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ
سے چلائی ۝۸ جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اس نے روح پھونکی اسی نے
تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے (اس پر بھی) تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے
ہو ۝۹ اور انہوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں رل مل جائیں گے کیا پھر نئی پیدائش
میں آجائیں گے؟ بلکہ (بات یہ ہے) کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کے
منکر ہیں ۝۱۰ کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے
پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۝۱۱ کاش کہ آپ دیکھتے جب کہ
گناہگار لوگ اپنے رب تعالیٰ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، کہیں گے
اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب تو ہمیں واپس لوٹا دے ہم نیک
اعمال کریں گے ہم یقین کرنے والے ہیں ۝۱۲ اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت
نصیب فرما دیتے، لیکن میری بات بالکل حق ہو چکی ہے کہ میں ضرور ضرور جہنم کو
انسانوں اور جنوں سے پر کر دوں گا ۝۱۳ اب تم اپنے اس دن کی ملاقات کے فراموش کر
دینے کا مزہ چکھو، ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور اپنے کئے ہوئے اعمال (کی شامت)
سے ہمیشہ عذاب کا مزہ چکھو ۝۱۴ ہماری آیاتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب
کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی
حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ۝۱۵ ان کی کروٹیں اپنے
بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کے خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور
جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں ۝۱۶ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ

آیت:15 اللہ ربّ العزّت کی نعمتوں پر اس کی حمد کرتے ہیں جن میں سب سے بڑی اور کامل نعمت ایمان کی ہدایت ہے یعنی وہ اپنے سجدوں میں (سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ یا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى) وغیرہ کلمات پڑھتے ہیں۔ اس کی تفسیر میں نبی ﷺ نے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں کسی کان نے نہیں سنی، نہ کسی انسان کے وہم و گمان میں ان کا گزر ہوا۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورہ السجدہ)

اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ
كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا
اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى
دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ
مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ
لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ ۚ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ
اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۟ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا
يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ
فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا
يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ کرتے
تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿۱۷﴾ کیا جو مومن ہو مثل اس کے ہے جو فاسق ہو؟ یہ برابر
نہیں ہو سکتے ﴿۱۸﴾ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک اعمال بھی کیے ان کے
لئے ہیشگی والی جنتیں ہیں، مہمانداری ہے ان کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے
تھے ﴿۱۹﴾ لیکن جن لوگوں نے حکم عدولی کی ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، جب کبھی اس
سے باہر نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور کہہ دیا جائیگا کہ اپنے
جھٹلانے کے بدلے آگ کا عذاب چکھو ﴿۲۰﴾ بالیقین ہم انھیں قریب کے
چھوٹے سے بعض عذاب اس بڑے عذاب کے سوا چکھائیں گے تاکہ وہ
لوٹ آئیں ﴿۲۱﴾ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے وعظ
کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا (یقین مانو) کہ ہم بھی گناہ گار سے
انتقام لینے والے ہیں ﴿۲۲﴾ بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، پس آپ کو ہرگز اس
کی ملاقات میں شک نہ کرنا چاہیے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کی ہدایت کا
ذریعہ بنایا ﴿۲۳﴾ اور جب ان لوگوں نے صبر کیا تو ہم نے ان میں سے ایسے پیشوا
بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے، اور وہ ہماری آیتوں پر
یقین رکھتے تھے ﴿۲۴﴾ آپ کا رب ان (سب) کے درمیاں ان (تمام (باتوں کا
فیصلہ قیامت) کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ﴿۲۵﴾ کیا اس
بات نے بھی انھیں کوئی ہدایت نہیں دی کہ ہم نے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک
کر دیا جن کے مکانوں میں یہ چل پھر رہے ہیں اس میں تو بڑی بڑی نشانیاں
ہیں، کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے؟ ﴿۲۶﴾ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف
بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے
اور یہ خود کھاتے ہیں کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے ﴿۲۷﴾ اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا،
اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ ﴿۲۸﴾ جواب دے دو کہ فیصلے والے دن ایمان لانا بے ایمانوں
کو کچھ کام نہ آئے گا اور نہ انھیں ڈھیل دی جائے گی ﴿۲۹﴾ اب آپ ان کا خیال
چھوڑ دیں اور منتظر رہیں یہ بھی منتظر رہیں ﴿۳۰﴾

آیت:23 کہا جاتا ہے کہ یہ اشارہ اس ملاقات کی طرف ہے جو معراج کی رات نبی ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ہوئی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نمازوں میں تخفیف کرانے کا مشورہ دیا تھا۔

ایاتھا ۷۳ ۳۳ سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۰ رکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَ لَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ

سورۃ احزاب مدنی ہے اس میں 73 آیات، 9 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے ﴿۱﴾ جو کچھ آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی تابعداری کریں (یقین مانو)

آیت: 1 اس آیت کا نام اس آیت سے ماخوذ ہے ﴿یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْھَبُوْا﴾ (الاحزاب: 20) سے ماخوذ ہے۔

واقعہ احزاب جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

نبی کریم ﷺ کے لیے ایک معجزہ تھا کہ اللہ نے ہوا اور فرشتوں کے ذریعے آپ ﷺ کی مدد فرمائی مسلمانان مدینہ کو کفار عرب کے حملے سے بچالیا اور مومنین اور منافقین پہچانے گئے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نے واحدی کے حوالے سے لکھا ہے کہ اِس آیتِ کریمہ میں "کافروں" سے مراد ابوسفیان، عکرمہ اور ابوالاعور اسلمی ہیں اور ''منافقوں'' سے مراد عبداللہ بن ابی اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہیں۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ غزوہ احد کے بعد مشرکین مکہ کا ایک وفد ابوسفیان کی قیادت میں مدینہ

آیا اور عبداللہ بن ابی معتب بن قشیر اور طعمہ بن اُبیرق کے ساتھ مل کر رسول اللہ ﷺ سے مل کر یہ مطالبہ کیا کہ وہ معبودانِ قریش پر نکیر کرنا بند کردیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا "میں ہر مومن کا دُنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ (الحدیث)

آیت ۹ سے ۲۷ تک غزوہ احزاب اور غزوہ بنوقریظہ کے حالات وواقعات بیان کیے گئے ہیں اور اس سے مقصود مومنوں کو اللہ کی ایک عظیم نعمت کی یاد دلا کر نصیحت کی ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں، جس کا عملی تقاضہ یہ ہے کہ وہ صرف اللہ کی بندگی کریں، ہر حال میں اُس کے رسول ﷺ کی اتباع کریں اور اُس کی بھیجی ہوئی شریعت پر کسی دوسری چیز کو مقدم نہ کریں۔

ان آیات میں غزوہ احزاب کی کچھ تفصیل ہے جو 5 ہجری میں پیش آیا۔ اسے احزاب اس لیے کہتے ہیں کہ اس موقع پر اسلام کے مخالف تمام گروہ جمع ہوکر مسلمانوں کے مرکز "مدینہ" پر حملہ آور ہوئے تھے "احزاب" "حزب (گروہ)" کی جمع ہے، اسے جنگ خندق بھی کہتے ہیں۔

اس لیے مسلمانوں نے اپنے بچاؤ کے لیے مدینے کے اطراف میں خندق کھودی تھی، تاکہ دشمن مدینہ کے اندر نہ آسکیں۔

اس کی مختصراً تفصیل یہ ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنونضیر نے جس کو نبی کریم ﷺ نے اس کی مسلسل بدعہدی کی وجہ سے مدینے سے جلاوطن کردیا تھا یہ قبیلہ خیبر میں جاکر آباد ہوا کفار مکہ کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لیے تیار کیا، اور یوں یہودی اسلام اور مسلمانوں کے تمام دشمنوں کو اکھٹا کرکے مدینے پر حملہ آور ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

مشرکین مکہ کی قیادت ابوسفیان کے پاس تھی انہوں نے احد کے آس پاس پڑاؤ ڈال کر تقریباً مدینے کا محاصرہ کرلیا ان کی مجموعی تعداد تقریباً ۱۰ ہزار تھی جب کہ مسلمان 3 ہزار تھے علاوہ ازیں جنوبی رخ پر یہودیوں کا تیسرا قبیلہ بنوقریظہ آباد تھا، جس سے ابھی تک مسلمانوں کا معاہدہ قائم اور وہ

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ۝ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ
اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗىِٕيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ
اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ
يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَ
كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ
تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝
وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ

کہ اللہ تمہارے ہر ایک عمل سے باخبر ہے ۝ آپ اللہ ہی پر توکل رکھیں، وہ کارسازی کے لئے کافی ہے ۝ کسی آدمی کے سینے میں اللہ تعالیٰ نے دو دل نہیں رکھے اور اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھے ہو انہیں اللہ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ سیدھی راہ سجھاتا ہے ۝ لے پالکوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کر کے بلاؤ اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہ ہے پھر اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم ہی نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جسکا تم ارادہ دل سے کرو اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا ہے ۝ پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ کی رو سے بنسبت دوسرے مومنوں اور مہاجروں کے آپس میں زیادہ حقدار (ہاں) مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو یہ حکم (الٰہی) میں لکھا ہے ۝ جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے

مسلمانوں کی مدد کرنے کا پابند تھا لیکن اسے بھی بنو نضیر کے یہودی سردار حیی بن اخطب نے ورغلا کر مسلمانوں پر کاری ضرب لگانے کے حوالے سے اپنے ساتھ ملا لیا یوں مسلمان چاروں طرف سے دشمن کے نرغے میں گھر گئے۔

اس موقع پر حضرت سلمان فارسی کے مشورے سے خندق کھودی گئی، جس کی وجہ سے یہودیوں کا لشکر مدینے میں نہیں آسکا، اور مدینے کے باہر قیام پذیر رہا۔

تاہم مسلمان اس محاصرے اور دشمن کی متحدہ یلغار سے سخت خوف زدہ تھے کم وبیش ایک ماہ تک یہ محاصرہ قائم رہا اور مسلمان سخت خوف اور اضطراب کے عالم میں مبتلا رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے پردہ غیب سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ ان آیات میں ان ہی حالات اور امداد غیبی کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، پہلے (جُنُود) سے مراد کفار کی فوجیں ہیں جو جمع ہو کر آئیں تھیں تیز وتند ہوا سے مراد وہ ہوا ہے جو سخت طوفان اور آندھی کی شکل میں آئی جس نے ان کے خیموں کو اکھاڑ پھینکا، جانور رسیاں تڑا کر بھاگ کھڑے ہوئے، ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگنے پر مجبور ہو گئے یہ وہی ہوا جس کے بابت بخاری میں آتا ہے:

(نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ) میری مدد صبا (مشرقی ہوا) سے کی گئی اور عاد دبور (پچھمی) ہوا سے ہلاک کیے گئے (جنود الم تروھا) سے مراد فرشتے ہیں جو مسلمانوں کی مدد کے لیے آئے ہیں۔

انہوں نے دشمن کے دلوں پر ایسا خوف اور دہشت طاری کر دی کہ انہوں نے وہاں سے جلد بھاگ جانے ہی میں عافیت سمجھی۔

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۷﴾
لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَ
اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ
لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ
بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۭ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ
دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا
بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ
الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ
فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ
رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ
يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ
وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ښ فَاِذَا جَاۗءَ
الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ

اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے، اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد
لیا﴿۷﴾ تا کہ اللہ تعالیٰ سچوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت فرمائے،
اور کافروں کے لئے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھے ہیں﴿۸﴾ اے ایمان
والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو
فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم
نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے﴿۹﴾ جب کہ
(دشمن) تمہارے پاس اوپر اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا
گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح گمان کرنے لگے﴿۱۰﴾
یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح جھنجھوڑ دیئے گئے﴿۱۱﴾ اور اس وقت
منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کا) روگ تھا کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکا فریب کا ہی وعدہ کیا تھا﴿۱۲﴾ ان ہی کی ایک
جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو تمہارے لئے ٹھکانا نہیں چلو لوٹ چلو
اور ان کی ایک جماعت یہ کہہ کر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اجازت مانگنے
لگی ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ (کھلے ہوئے اور) غیر محفوظ نہ تھے
(لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا﴿۱۳﴾ اور اگر مدینے کے
اطراف سے ان پر (لشکر) داخل کئے جاتے پھر ان سے فتنہ طلب کیا جاتا تو یہ
ضرور اسے برپا کر دیتے اور نہ لڑتے مگر تھوڑی مدت﴿۱۴﴾ اس سے پہلے تو انہوں
نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کی
باز پرس ہوگی﴿۱۵﴾ کہہ دیجئے کہ تم موت سے یا خوف قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا
تمہیں کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اسوقت تم ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے﴿۱۶﴾ پوچھئے! اگر
اللہ تمہیں کوئی برائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا
سکے (یا تم سے روک سکے) اپنے لئے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمائتی پائیں گے نہ
مددگار﴿۱۷﴾ اللہ تعالیٰ تم میں سے انھیں (بخوبی) جانتا ہے جو دوسروں کو روکتے ہیں
اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور کبھی کبھی ہی لڑائی
میں آجاتے﴿۱۸﴾ تمہاری مدد میں (پورے) بخیل ہیں پھر جب خوف و دہشت کا
موقعہ آجائے تو آپ انھیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اور
ان کی آنکھیں اس طرح گھومتی ہیں جیسے اس شخص کی جس پر موت کی غشی طاری
ہو پھر جب خوف جاتا رہتا ہے تو تم پر اپنی تیز زبانوں سے بڑی باتیں بناتے ہیں

اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ
كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَ
اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ
عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾ لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ
الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا
هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ
اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا
تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ ۙ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ ۚ وَرَدَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ

مال کے بڑے ہی حریص ہیں یہ ایمان لائے ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال نابود کر دیئے اور اللہ تعالیٰ پر یہ بہت ہی آسان ہے ﴿١٩﴾ سمجھتے ہیں کہ اب تک لشکر چلے نہیں گئے اور اگر فوجیں آجائیں تو تمنائیں کرتے ہیں کہ کاش! وہ صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ ہوتے کہ تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے، اگر وہ تم میں موجود ہوتے (تو بھی کیا؟) نہ لڑتے مگر برائے نام ﴿٢٠﴾ یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے ﴿٢١﴾ اور ایمانداروں نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ انہیں کا وعدہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوہ فرماں برداری میں اور اضافہ کر دیا ﴿٢٢﴾ مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی ﴿٢٣﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور اگر چاہے تو منافقوں کو سزا دے یا ان کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا بہت ہی مہربان ہے ﴿٢٤﴾ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا

آیت: 23 یہ آیت ان بعض صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے اس موقعے پر جانثاری کے عجیب وغریب جوہر دکھائے تھے اور انہیں میں وہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں جو جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے، لیکن انہوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ اب آئندہ کوئی معرکہ پیش آیا تو جہاد میں بھرپور حصہ لیں گے۔

جیسے نضر بن انس رضی اللہ عنہ وغیرہ جو بالآخر لڑتے ہوئے جنگ احد میں شہید ہوئے ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیروں کے ۸۰ سے اوپر زخم تھے، شہادت کے بعد ان کی ہمشیرہ نے انہیں ان کی انگلی کے پورے سے پہچانا۔ (مسند احمد، ج 4 ص 193)

آیت: 23 تا 24 منافقین کی دوغلا پالیسی، عین وقت پر دغا دے جانا، بے بنیاد بہانہ خوری اور بخل و بزدلی کے تذکرے کے بعد اہل ایمان میں صدق ایمانی، کمال جانفشانی اور اللہ و رسول کے نام پر مر مٹنے کی صفات کا ذکر جمیل ہے کہ اہل ایمان نے اللہ سے کئے وعدے پورے کر دکھائے، بعض نے تو جام شہادت نوش کر کے جان جان آفرین کے سپرد کر دی اور حیات جاوداں پا گئے، اور بعض اس انتظار میں بے چین ہیں۔

یہ آیت سیدنا نضر بن انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے جس کا انہیں سخت افسوس تھا کہ سب سے پہلی جنگ میں جس میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس شریک تھے میں شامل نہ ہو سکا اب جو جہاد کا موقعہ آئے گا میں اللہ تعالیٰ کو اپنی سچائی دکھا دونگا اور یہ بھی کہ میں کیا کرتا ہوں؟ اس سے زیادہ کہتے ہوئے خوف کھایا۔ اب جنگ احد کا موقعہ آیا تو انہوں نے

وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۟ۚ ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۟ۚ ﴿۲۶﴾

اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے ﴿۲۵﴾ اور جن اہل کتاب نے ان سے ساز باز کر لی تھی انھیں (بھی) اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نکال دیا اور ان کے دلوں میں (بھی) رعب بھر دیا کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے ہو ﴿۲۶﴾

دیکھا کہ سامنے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ واپس آرہے ہیں انہیں دیکھ کر تعجب سے فرمایا کہ ابو عمرو کہاں جا رہے ہو؟ واللہ مجھے احد پہاڑ کے اس طرف سے جنت کی خوشبوئیں آ رہی ہیں۔ یہ کہتے ہی آپ آگے بڑھے اور مشرکوں میں خوب تلوار چلائی۔ چونکہ مسلمان لوٹ گئے تھے تو یہ تنہا تھے ان کے بے پناہ حملوں نے کفار کے دانت کھٹے کر دیئے تھے لیکن کفار لڑتے لڑتے ان کی طرف بڑھے اور چاروں طرف سے گھیر لیا اور شہید کر دیا۔ آپ کو (80) اسی سے اوپر زخم آئے تھے کوئی نیزے کا کوئی تلوار کا کوئی تیر کا۔ شہادت کے بعد کوئی آپ کو پہچان نہ سکا یہاں تک کہ آپ کی ہمشیرہ نے آپ کو پہچانا اور وہ بھی ہاتھوں کی انگلیوں کی پوریں دیکھ کر۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور یہی ایسے تھے جنہوں نے جو کہا تھا کر دکھایا۔ حضرت طلحہ t فرماتے ہیں یہ بیان ابی ابن حاتم کے بارے میں ہے کہ جنگ احد سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینے آئے تو منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور مسلمانوں سے ہمدردی ظاہر کی جو شہید ہو گئے تھے ان کے درجوں کی خبر دی پھر اسی آیت کی تلاوت کی۔ ایک مسلمان نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کا اس آیت میں ذکر ہے وہ کون ہیں؟ اس وقت میں سامنے آ رہا تھا اور حضرمی سبز رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا اے پوچھنے والے یہ بھی ان ہی میں سے ہیں۔ ان کے صاحبزادے حضرت موسیٰ بن طلحہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں گئے جب وہاں سے واپس آنے لگے دروازے سے باہر نکلے ہی تھے جو جناب معاویہ t نے واپس بلایا اور فرمایا آؤ مجھ سے ایک حدیث سنتے جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تمہارے والد طلحہ ان میں سے ہے جن کا بیان اس آیت میں ہے کہ انہوں نے اپنا عہد اور نذر پوری کر دی۔ (دیکھیے: تفسیر ابن کثیر)

رب العالمین ان کا بیان فرما کر فرماتا ہے کہ بعض اس دن کے منتظر ہیں کہ پھر لڑائی ہو اور وہ اپنی کارگذاری اللہ کو دکھائیں اور جام شہادت نوش فرمائیں۔ پس بعض نے تو سچائی اور وفاداری ثابت کر دی اور بعض موقعہ کے منتظر ہیں انہوں نے نہ عہد بدلا نہ نذر پوری نہ کرنے کا کبھی انہیں خیال گذرا بلکہ وہ اپنے وعدے پر قائم ہیں وہ منافقوں کی طرح بہانے بنانے والے نہیں۔ یہ خوف اور زلزلہ محض اس واسطے تھا کہ خبیث وطیب کی تمیز ہو جائے اور برے بھلے کا حال ہر ایک پر کھل جائے۔ کیونکہ اللہ تو عالم الغیب ہے اس کے نزدیک تو ظاہر و باطن برابر ہے جو نہیں ہوا اسے بھی وہ تو اسی طرح جانتا ہے جس طرح اسے جو ہو چکا۔ اس کا علم ہے، لیکن اس کی عادت ہے کہ جب تک مخلوق عمل نہ کر لے انہیں صرف اپنے علم کی بنا پر جزا سزا نہیں دیتا جیسے اس کا فرمان ہے آیت ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ﴾ (محمد:31) ہم تمہیں خوب پرکھ کر مجاہدین صابرین کو تم میں سے ممتاز کر دینگے۔ پس وجود سے پہلے کا علم پھر وجود کے بعد کا علم دونوں اللہ کو ہیں اور اس کے بعد ہے جزا و سزا۔ جیسے فرمایا: ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ (آل عمران:179) اللہ تعالیٰ جس حال پر تم ہو اسی پر مومنوں کو چھوڑ دے ایسا نہیں جب تک کہ وہ بھلے برے کی تمیز نہ کر لے نہ اللہ ایسا ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے۔ پس یہاں بھی فرماتا ہے کہ یہ اس لئے کہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور عہد شکن منافقوں کو سزا دے۔ یا انہیں توفیق توبہ دے کہ یہ اپنی روش بدل دیں اور سچے دل سے اللہ کی طرف جھک جائیں تو اللہ بھی ان پر مہربان ہو جائے اور ان کو معاف فرما دے۔ اس لئے کہ وہ اپنی مخلوق کی خطائیں معاف فرمانے والا اور ان پر مہربانی کرنے والا ہے۔ اس کی رافت و رحمت، غضب و غصے سے بڑھی ہوئی ہے۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ۧ۲۷ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ
كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ
وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۲۸ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
عَظِيْمًا ۝۲۹ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۳۰

اوراس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اوران کے گھروں کا اوران کے مال کا وارث
کردیا اوراس زمین کا بھی جس کو تمہارے قدموں نے روندا نہیں اللہ تعالیٰ ہر چیز
پر قادر ہے ۝۲۷ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور زینت
دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت
کردوں ۝۲۸ اور اگر تمہاری مراد اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین
مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت
زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں ۝۲۹ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی
بے حیائی (کا ارتکاب) کرے گی اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا اور اللہ
تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (سی بات) ہے ۝۳۰

آیت:28 تا30 فتوحات کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی حالت پہلے سے کچھ بہتر ہوگئی تو انصار اور مہاجرین کی عورتوں کو دیکھ کر ازواج مطہرات نے بھی نان نفقہ میں اضافہ کا مطالبہ کردیا نبی کریم ﷺ نہایت ہی سادگی پسند تھے۔ اس لیے ازواج مطہرات کے اِس مطالبے پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے، اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کرلی جو ایک مہینے تک جاری رہی بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

اس کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ آیت سنا کر یہ اختیار دیا تاہم انہیں کہا کہ اپنے طور پر فیصلہ کرنے کے بجائے اپنے والدین کے مشورے کے بعد کوئی اقدام کرنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے میں آپ ﷺ کے بارے میں مشورہ کروں؟ بلکہ میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو پسند کرتی ہوں یہی بات دیگر ازواجِ مطہرات نے بھی کہی اور کسی نے بھی رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دُنیا کے عیش وآرام کو ترجیح نہیں دی۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الاحزاب،)

اس وقت آپ ﷺ کے حبالہ عقد میں 9 بیویاں تھیں، پانچ قریش میں سے تھیں۔ حضرت عائشہ، حفصہ، ام حبیبہ، سودہ اور ام سلمہ۔ اور چار ان کے علاوہ یعنی حضرت صفیہ، میمونہ، زینب، جویریہ تھیں۔ بعض لوگ مرد کی طرف سے اختیار علیحدگی کو طلاق قرار دیتے ہیں لیکن یہ بات صحیح نہیں صحیح بات یہ ہے کہ اختیار علیحدگی کے بعد اگر عورت علیحدگی پسند کرے پھر تو یقینا طلاق ہوجائے گی۔

اور یہ طلاق بھی رجعی ہوگی نہ کہ بائنہ، جیسا کہ احناف اور دیگر بعض علماء کا مسلک ہے تاہم اگر عورت علیحدگی کو اختیار نہیں کرتی تو طلاق نہیں ہوگی، جیسے ازواج مطہرات نے علیحدگی کی بجائے حرم رسول ﷺ میں ہی رہنا پسند کیا، تو اس اختیار کو طلاق شمار نہیں کیا گیا۔ (صحیح بخاری، کتاب طلاق، باب من خیر نساء، مسلم)

قرآنِ کریم میں (الفاحشۃ) (معرف باللام) کو زنی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے لیکن (فاحشہ) نکرہ کو برائی کے لیے جیسے یہاں اس کے معنی بداخلاقی اور نامناسب رویے کے ہیں کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بداخلاقی اور نامناسب رویہ آپ کو ایذا پہنچانا ہے۔ جس کا ارتکاب کفر ہے۔ علاوہ ازیں ازواج مطہرات خود بھی مقام بلند کی حامل تھیں اور بلند مرتبت لوگوں کی معمولی غلطیاں بھی بڑی شمار ہوتی ہیں اس لیے انہیں دوگنے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا
مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ
كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ ۚ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ
لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ ۚ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾

اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لئے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے ﴿٣١﴾ اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو ﴿٣٢﴾ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکٰوۃ دیتی رہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اپنے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے ﴿٣٣﴾ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کرتی رہو یقیناً اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا خبردار ہے ﴿٣٤﴾

آیت:33 اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے گھروں میں رہا کرو، صرف ضرورت سے ہی نکلا کرو، اور جب نکلو تو ایام جاہلیت کی عورتوں کی طرح بن ٹھن کر بے پردہ نہ نکلا کرو۔ مفسرین نے "تبرج" کی تفسیر یہ بیان فرمائی ہے کہ عورت مٹکتی ہوئی اور زینت کا اظہار کرتی چلے جس سے مردوں کی جنسی خواہش بھڑکے ایسے باریک اور عریاں لباس پہنے جس سے اس کے جسم کا پردہ نہ ہو بلکہ کوشش کرے کہ اس کی گردن، ہار اور بالیاں، سر، چہرہ، اور چھاتی وغیرہ دعوت نظارہ نہ دیں۔

باپردہ نکلو "تبرج" بے پردگی اور زیب و زینت کے اظہار کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے واضح کر دیا ہے یہ تبرج جاہلیت ہے جو اسلام سے پہلے تھی اور آئیندہ بھی جب کبھی اختیار کیا جائے گا یہ جاہلیت ہی ہوگی، اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے چاہے اس کا نام کتنا ہی خوش نما دل فریب رکھ دیا جائے۔

یہ آیت اس بارے میں صریح ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات "اہلِ بیت" میں شامل ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن صبح کے وقت کالے بال کی بنی ایک چادر اوڑھے نکلے، حسن آئے اُس میں داخل کر لیا پھر حسین آئے اُس میں داخل کر لیا، پھر فاطمہ آئیں اُس میں داخل کر لیا پھر علی آئے تو اس میں داخل کر لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اہلِ بیت اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں مکمل طور پر پاک کرنا چاہتا ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ چاروں افراد نبی کریم ﷺ کے گھرانے میں شامل ہیں۔ لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ اہلِ بیت کا اطلاق صرف ان ہی چاروں پر ہوگا، اسی لیے راجح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات "اہلِ بیت" میں قرآن کی صریح نص کے ذریعے داخل ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات "اہلِ بیت" میں داخل ہیں اس لیے اس آیتِ کے نزول کا سبب یہی بیان کرنا ہے اور جو بات آیت کے نزول کا سبب ہوتی ہے وہ آیت کے حکم میں بدرجہ اولیٰ داخل ہوتی ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور بعض دیگر صحابیات نے کہا کیا بات ہے: اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر جگہ مردوں ہی سے خطاب فرماتا ہے عورتوں سے نہیں جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مسند احمد 6/301 ترمذی رقم 2211)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ
وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ
وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۳۵ وَ مَا كَانَ
لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ
الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا
مُّبِيْنًا ؕ ۳۶ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ
مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ
اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
مَفْعُوْلًا ۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ

بیشک مسلمان مرد اور عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنی والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں، بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں (ان سب کے) لئے اللہ تعالیٰ نے (وسیع مغفرت) اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ۳۵ اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا یاد رکھو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا ۳۶ یاد کرو) جبکہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا کہ جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر تو نے اپنے دل میں وہ جو چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ تو اسے ڈرے پس جب کہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالک بیویوں کے بارے میں کسی طرح تنگی نہ رہے جب کہ وہ اپنی غرض ان سے پوری کر لیں اللہ کا (یہ) حکم تو ہو کر ہی رہنے والا ہے ۳۷ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے مقرر کی ہیں ان میں نبی پر کوئی حرج نہیں (یہی)

آیت:35 اس میں عورتوں کی دِل داری کا اہتمام کر دیا گیا ہے ورنہ تمام احکام میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہیں، سوائے مخصوص احکام کے جو صرف عورتوں کے لیے ہیں۔

اس آیت اور دیگر آیات سے واضح ہے کہ عبادت اور اطاعت الٰہی اور اخروی درجات اور فضائل میں مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے دونوں کے لیے یکساں طور پر یہ میدان کھلا ہے اور دونوں زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور اجر و ثواب کما سکتے ہیں، جس کی بنیاد پر کمی بیشی نہیں کی جائے گی، علاوہ ازیں مسلمان اور مومن کا الگ الگ ذکر کرنے سے واضح ہے کہ دونوں میں فرق ہے ایمان کا درجہ اسلام سے بڑھ کر ہے جیسے کہ قرآن و حدیث دیگر دلائل بھی اس پر دلالت کرتے ہیں تاہم بعض لوگوں کے نزدیک کوئی فرق نہیں۔ (مزید دیکھیے سورۃ الذاریات)

آیت:37 اس آیت کریمہ سے (زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد) زید بن حارثہ کی طلاق سے متعلق تفصیلات کی ابتدا

ہو رہی ہے۔اور اس کا پس منظر یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کی حیثیت دینے کی قرآن کریم میں ممانعت کر دی، جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا:﴿وَمَا جَعَلَ أَدۡعِيَآءَكُمۡ أَبۡنَآءَكُمۡ﴾اور پھر فرمایا:﴿ادۡعُوهُمۡ لِآبَآئِهِمۡ﴾(الاحزاب:5) کہ اللہ نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کی حیثیت نہیں دی اور انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو، تو اس ضمن میں یہ احکامات بھی صادر ہوئے کہ منہ بولا بیٹا وارث نہیں ہوگا اور اس کی مطلقہ بیوی اس کے منہ بولے باپ کے لیے حرام نہیں ہوگی، لیکن عملی طور پر ان احکامات کو قبول کرنا ان لوگوں کے لیے آسان نہیں تھا جو زمانہ جاہلیت سے منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کی حیثیت دیتے تھے، ضرورت تھی کہ کسی عملی مثال کے ذریعے جاہلیت کی اس قبیح عادت پر کاری ضرب لگائی جائے۔

بخاری، مسلم اور دیگر محدثین نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام "زید بن حارث" کو "زید بن محمد" کہا کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی اور منہ بولے بیٹے کی مطلقہ عورت سے شادی جائز ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارث رضی اللہ عنہ کی مطلقہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تاکہ زمانہ جاہلیت کے مذکور بالا غلط رواج کا خاتمہ ہو۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جنہیں اللہ نے اسلام اور اپنے نبی ﷺ کی صحبت جیسی نعمتوں سے نوازا اور جن پر نبی کریم ﷺ نے بھی احسان کیا کہ انہیں آزاد کر دیا ان سے محبت کی اور اپنی پھوپھی زاد سے ان کی شادی کر دی۔

آپ ﷺ ان سے کہتے تھے تم اپنی بیوی کو طلاق مت دو اور اس کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اس لیے طلاق اس کے لیے عار کا سبب بن جائے گی اور اسے ذہنی تکلیف ہوگی اور تم اپنا بھی خیال کرو، ایسا نہ ہو تمہیں اس کے بعد اچھی بیوی نہ ملے، آپ ﷺ انہیں صبر وضبط کی نصیحت کرتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ بذریعہ وحی اس بات سے خوب واقف تھے کہ طلاق ہوگی اور اللہ کے حکم کے مطابق آپ ﷺ کی زینب سے شادی ہوگی۔لیکن لوگوں کے اِس طعنہ کے ڈر سے محمد ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کر لی، زید کو طلاق دینے سے روکتے تھے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ﷺ لوگوں کے طعنوں سے ڈرتے ہیں، حالانکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، اور اس کے فیصلے کو جلد نافذ ہونے دیں مزید وضاحت کے لیے اللہ نے فرمایا کہ جب زید نے زینب سے شادی کر کے اپنی ضرورت پوری کر لی تو ہم نے بغیر ولی و گواہان بغیر مہر کے آپ ﷺ کی شادی اس سے کر دی، تاکہ ہمیشہ کے لیے یہ بات واضح ہوجائے کہ منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے اُن کے شوہروں کی موت یا طلاق دے دینے کے بعد شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اللہ کے فیصلے کو بہر حال انجام پانا ہی تھا۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مَّقْدُوْرَا ۣ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَ لَا
يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ
ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ
عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ
لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ
مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا
مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

اللہ کا دستور ان میں بھی رہے جو پہلے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے کام اندازے پر
مقرر کئے ہوئے ہیں ﴿۳۸﴾ یہ سب ایسے تھے کے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے
تھے اور اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے اللہ تعالیٰ
حساب لینے کے لئے کافی ہے ﴿۳۹﴾ (لوگو) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم
کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو (خوب) جانتا ہے ﴿۴۰﴾ مسلمانوں اللہ
تعالیٰ کا ذکر بہت کیا کرو ﴿۴۱﴾ اور صبح شام اس کی پاکیزگی بیان کرو ﴿۴۲﴾ وہی ہے جو تم
پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں)
تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں
پر بہت ہی مہربان ہے ﴿۴۳﴾ جس دن یہ (اللہ سے) ملاقات کریں گے ان کا تحفہ
سلام ہوگا ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے ﴿۴۴﴾ اے نبی!
یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا خوشخبری سنانے والا
بھیجا ہے ﴿۴۵﴾ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ ﴿۴۶﴾ آپ
مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے! کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے ﴿۴۷﴾

آیت: 38 اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جس شادی کو حلال کر دیا ہے اور جسے اس نے انسانوں کے لیے آسمانی شریعت بنا دی ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ کوئی قباحت ہے اور نہ کوئی گناہ کا کام ہے۔ تمام گذشتہ انبیائے کرام کے سلسلے میں بھی اللہ کی یہی سنت جاری رہی ہے۔

آیت: 41 تا 42 اس تفسیر کی ضمن میں مفسرین لکھتے ہیں کہ "تسبیح" ذکر میں داخل ہے لیکن چونکہ ذکر الٰہی کے لیے خصوصی حیثیت حاصل ہے اسی لیے اسے بطور خاص ذکر کیا گیا ہے اور چونکہ صبح و شام کی تسبیح بیان کرنے کا ثواب ہے اس لیے اس کی صراحت کر دی گئی ہے بعض مفسرین نے (بُكْرَةً وَّأَصِيلًا) سے فجر اور مغرب کی نماز اور بعض نے فجر اور عصر کی نماز اور بعض نے تمام نمازیں مراد لیں ہیں اور لکھا ہے کہ یہ آیت نماز پنجگانہ کی اہمیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ (آل عمران: 81)

"اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اسکی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھیرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں"

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ
كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۞

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے اور جو ایذاء (ان کی طرف سے پہنچے) اس کا خیال بھی نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ رکھیئے کافی ہے اللہ کام بنانے والا ۞ اے مومنوں جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو پس تم کچھ نہ کچھ انھیں دے دو پھر بھلے طریقے سے رخصت کر دو ۞

آیت:49 حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں اس آیتِ کریمہ میں بہت سے احکام ماخوذ ہیں:

- کبھی کلمہ نکاح بول کر صرف عقد مراد لیا جاتا ہے قرآنِ کریم میں اس معنی پر دلالت کرنے والی اس آیت سے زیادہ صریح کوئی آیت نہیں۔
- مباشرت سے پہلے بیوی کو طلاق دینی جائز ہے۔
- ابنِ عباس، ابن المسیب، حسن بصری اور زین العابدین وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہے۔
- علماء کا اتفاق ہے کہ جس عورت کو مباشرت سے پہلے طلاق دے دی جائے اس پر کوئی عدت نہیں ہے وہ طلاق کے بعد فوراً شادی کر سکتی ہے، البتہ اگر مباشرت سے پہلے شوہر کا انتقال ہو جائے تو عورت 4 ماہ 10 دن عدت گزارے گی۔
- آیت میں "فَمَتِّعُوهُنَّ" سے مراد یہ ہے کہ اگر ایسی عورت کا مہر مقرر ہو گا تو اسے نصف مہر ملے گا اور اگر اس کا کوئی مہر مقرر نہیں ہو گا تو اسے کچھ مال دے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر نکاح سے متعلق جو شرائط عائد کی ہیں ان کی پابندی لازم ہیں جو باتیں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں وہ عام مسلمانوں کے لیے مثال نہیں بن سکتیں"۔

آیت:50 آیت کے آخر میں آپ ﷺ سے کہا گیا ہے کہ نکاح کی مذکورہ بالا قسمیں آپ ﷺ کے لیے اس لیے حلال کی گئی ہیں تا کہ آپ کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔

آیت:53 ابو داؤد نے انس بن مالک سے روایت کی ہے چار باتوں میں میری رائے میرے رب کی رائے سے موافق ہوئی ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بہتر ہوتا کہ آپ اپنی بیویوں کے لیے پردہ ضروری کر دیتے کیوں کہ نیک و بد سب ہی آپ کے پاس جاتے ہیں، تو اللہ نے: وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾ (الاحزاب:53) "اور جب پیغمبروں کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر مانگو" نازل فرمائی ابن سعد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ ۵ ھ کا واقع ہے۔

ابن ابی حاتم اور ابنِ مردویہ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی (غالباً منافق تھا) اس نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ان کی بعض بیویوں سے شادی کرے گا۔ تو: ﴿وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾ (الاحزاب:53) "اور تم کو یہ شایاں نہیں کہ پیغمبر اللہ کو تکلیف دو" آیت نازل ہوئی، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بعد امہات المؤمنین سے شادی کو تمام مسلمانوں کے لیے حرام کر دیا۔

آیت کے آخر میں اللہ رب العزت نے فرمایا کسی کا ایسا سوچنا اور کرنا اس کے نزدیک ناقابلِ معافی جرم ہے اس سے نبی کریم ﷺ کا احترام و

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ
مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ
عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫
وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ
يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا
فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ
عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۵۰) تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ
مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَ لَا يَحْزَنَّ
وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا (۵۱) لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ
بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَ
كَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا (۵۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ
لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا
يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ
وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ

اے نبی! ہم نے تیرے لئے وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خلاؤں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور وہ باایمان عورتیں جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے یہ خاص طور پر صرف تیرے لئے ہی ہے اور مومنوں کے لئے نہیں ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں (احکام) مقرر کر رکھے ہیں یہ اس لئے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑے رحم والا ہے (۵۰) ان میں سے جسے تو چاہے دور رکھ دے اور جسے چاہے اپنے پاس رکھ لے اور تو ان میں سے بھی کسی کو اپنے پاس بلا لے جنہیں تو نے الگ کر رکھا تھا تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں اس میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ ان عورتوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں اور جو کچھ بھی تو انھیں دیدے اس پر سب کی سب راضی ہیں (۵۱) اس کے بعد اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں اور نہ (درست ہے) کہ ان کے بدلے اور عورتوں سے (نکاح کرے) اگرچہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو مگر جو تیری مملوکہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا (پورا) نگہبان ہے (۵۲) اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم بنی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لئے ایسے وقت میں اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو، نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے، تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو تم پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی یہی ہے اور نہ تمہیں جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ

ادب یکسر پامال ہو جائے گا۔ مفسر ابو سعود لکھتے ہیں کہ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے اللہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا کتنا بڑا مقام تھا۔ اسی لیے آیت ۵۴ میں بطور دھمکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ "تم چاہے کسی بات کو ظاہر کرو (جیسا کہ بعض منافقوں نے آپ ﷺ کی بعض بیویوں سے شادی کی بات کی) یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو اسے سب کا پتہ ہے"۔ اور وہ اُن تمام ظاہر و مخفی گناہوں کا بدلہ ضرور دے گا۔

اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰہِ وَلَاۤ اَنۡ تَنۡکِحُوۡۤا اَزۡوَاجَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖۤ اَبَدًا ؕ
اِنَّ ذٰلِکُمۡ کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ عَظِیۡمًا ﴿۵۳﴾ اِنۡ تُبۡدُوۡا شَیۡئًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ فَاِنَّ
اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَیۡہِنَّ فِیۡۤ اٰبَآئِہِنَّ وَلَاۤ
اَبۡنَآئِہِنَّ وَلَاۤ اِخۡوَانِہِنَّ وَ لَاۤ اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِہِنَّ وَ لَاۤ اَبۡنَآءِ
اَخَوٰتِہِنَّ وَلَا نِسَآئِہِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ ۚ وَاتَّقِیۡنَ اللّٰہَ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ
عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾
اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا

آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو یاد رکھو اللہ کے نزدیک
یہ بہت بڑا گناہ ہے ﴿۵۳﴾ تم کسی چیز کو ظاہر کر دو چھپا کر رکھو اللہ تو ہر چیز کا بخوبی علم
رکھنے والا ہے ﴿۵۴﴾ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور
بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے
ماتحتوں (لونڈی غلام) کے سامنے ہوں (عورتو!) اللہ سے ڈرتی رہو اللہ تعالیٰ یقیناً
ہر چیز پر شاہد ہے ﴿۵۵﴾ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے
ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو ﴿۵۶﴾ جو
لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی

آیت:56 مقامِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم:

اِس آیت میں نبی کریم ﷺ کا مرتبہ اور منزلت کا بیان ہے۔

جو مقام اعلیٰ (آسمانوں) میں آپ ﷺ کو حاصل ہے اور یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں میں آپ ﷺ کی ثناء وتعریف کرتا اور آپ ﷺ پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتے بھی آپ کے بلند درجات کی دُعا کرتے ہیں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے عالم سفلی (اہلِ زمین) کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں تا کہ آپ کی تعریف میں علوی اور سفلی دونوں عالم متحد ہو جائیں حدیث میں آتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! سلام کا طریقہ تو ہم جانتے ہیں (یعنی التحیات میں) (اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِی) پڑھتے ہیں ہم درود کس طرح پڑھیں؟ اس پر آپ ﷺ نے وہ درود ابراہیمی بیان فرمایا جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ الاحزاب)

علاوہ ازیں حدیث میں درود کے اور بھی صیغے آتے ہیں جو پڑھے جاسکتے ہیں (ﷺ) بھی پڑھا جاسکتا ہے تاہم (اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه) پڑھنا اس لیے صحیح نہیں ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ سے خطاب ہے اور اس کا پڑھنے والا اس عقیدے سے پڑھتا ہے کہ آپ ﷺ براہ راست سُنتے ہیں۔

یہ عقیدہ فاسد اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور اس عقیدے سے مذکورہ خانہ ساز درود پڑھنا بھی غیر صحیح ہے۔ اسی طرح اذان سے قبل اسے پڑھنا بھی بدعت ہے، جو ثواب نہیں گناہ ہے۔ احادیث میں درود کی بڑی فضیلت وارد ہے۔

نماز میں اس کا پڑھنا واجب ہے یا سنت؟ جمہور علماء اسے سنت سمجھتے ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ اور بہت سے علماء واجب ان کے نزدیک پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنے کی وہی حیثیت ہے جو آخری تشہد میں پڑھنے کی ہے۔

تاہم اس سے یہ واضح ہے کہ پہلے تشہد میں درود پڑھنا یقیناً مستحب عمل ہے اس کے لیے مختصر دلائل ملاحظہ فرمائیں ایک دلیل یہ ہے کہ مسند احمد میں صحیح سند سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام کس طرح پڑھنا ہے۔ یہ تو ہم نے جان لیا کہ ہم تشہد میں (اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ) پڑھتے ہیں جب ہم نمازوں میں ہوں تو آپ ﷺ پر درود کس طرح پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے درود ابراہیمی کی تلقین فرمائی۔ (الفتح الربانی، ج4، ص20 / 21 مسند احمد)

وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا
وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَآءِ
الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ
يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾ لَئِنْ لَّمْ
يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ
فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾
مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ
النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ
لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ
سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾
يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ
وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا
فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا
مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا

پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے ﴿٥٧﴾ جو لوگ مومن مردوں
اور مومن عورتوں کو ایذاء دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ (بڑے
ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں ﴿٥٨﴾ اے نبی! اپنی بیویوں سے اور
اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر
چادریں لٹکایا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ
ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ﴿٥٩﴾ اگر (اب بھی) یہ منافق اور
وہ جنہوں کے دلوں میں بیماری ہے اور لوگ جو مدینہ میں غلط افواہیں اڑانے
والے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان کی (تباہی) پر مسلط کر دیں گے پر تو وہ چند
دن ہی آپ کے ساتھ اس (شہر) میں رہ سکیں گے ﴿٦٠﴾ ان پر پھٹکار برسائی گئی،
جہاں بھی مل جائیں پکڑے جائیں اور خوب ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں
﴿٦١﴾ ان سے اگلوں نے بھی اللہ کا یہی دستور جاری رہا۔ اور تو اللہ کے دستور میں
ہرگز رد و بدل نہیں پائے گا ﴿٦٢﴾ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال
کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، آپ کو کیا خبر ممکن ہے
قیامت بالکل ہی قریب ہو ﴿٦٣﴾ اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے
بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿٦٤﴾ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے وہ کوئی حامی و
مددگار نہ پائیں گے ﴿٦٥﴾ اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے
جائیں گے (حسرت اور افسوس سے) کہیں گے کاش ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت
کرتے ﴿٦٦﴾ اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے
بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا ﴿٦٧﴾ پروردگار تو انھیں دگنا
عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما ﴿٦٨﴾ اے ایمان والو! ان لوگوں
جیسے نہ بن جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی پس جو بات انہوں نے کہی تھی اللہ
نے انھیں اس سے بری فرما دیا اور اللہ کے نزدیک باعزت تھے ﴿٦٩﴾ اے ایمان

آیت:57 للہ کو ایذا دینے کا مقصد ان افعال کا ارتکاب ہے جسے وہ ناپسند فرماتا ہے ورنہ اللہ کو ایذا پہچانے پر کون قادر ہے؟ جیسے مشرکین، یہود اور نصاریٰ وغیرہ اللہ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہیں یا جس طرح حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)

''ابنِ آدم مجھے ایذا دیتا ہے، زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں اس کی رات اور دن کی گردش میرے ہی حکم سے ہوتی ہے۔'' (بخاری، تفسیر سورۃ الجاثیہ و مسلم، کتاب الالفاظ من الادب باب النہی عن سب الدھر)

آیت:69 بنی اسرائیل کی جانب سے موسیٰ علیہ السلام کی ایذا رسائی کا واقعہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾

والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو ﴿٧٠﴾ تا کہ اللہ تعالیٰ
تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس
کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پالی ﴿٧١﴾ ہم نے اپنی امانت کو
آسمانوں اور زمین پر پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے
انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے (مگر) انسان نے اٹھا لیا وہ بڑا ہی ظالم جاہل
ہے ﴿٧٢﴾ (یہ اس لئے) کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں عورتوں اور مشرک مردوں
عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ بڑا
ہی بخشنے والا اور مہربان ہے ﴿٧٣﴾

اٰیاتها ٥٤ | ٣٤ سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ ٥٨ | رکوعاتها ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ سبا مکی ہے اس میں 54 آیات، 6 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے
جو آسمان اور زمین میں ہے آخرت میں بھی تعریف اسی کے لئے ہے وہ
(بڑی) حکمتوں والا اور پورا خبردار ہے ﴿١﴾ جو زمین میں جائے

کہ موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے تھے، اپنے جسم کا بہت ہی سخت پردہ کرتے تھے، بنی اسرائیل کے لوگ سمجھتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کے جسم میں ضرور کوئی عیب ہے، جس کی وجہ سے اپنے جسم کا اتنا سخت پردہ کرتے ہیں۔ ایک دن نہانے کے لیے گئے تو اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھ دیا، وہ پتھر اللہ کے حکم سے ان کا کپڑا لے کر بھاگتا گیا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑتے گئے، یہاں تک کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گئے، لوگوں نے دیکھا موسیٰ علیہ السلام کو نہ برص کی بیماری تھی نہ کوئی جسمانی عیب ہے۔ تورات کا مطالعہ کرنے سے ان باتوں کی تفصیلات ملتی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے تبلیغ اور دعوت کی راہ میں ان تمام تکلیفوں کو برداشت کیا۔ ایسی آیت سے مشابہ سورۃ الصّف کی آیت 5 ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ﴾ (الصف:5)

" جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا، میری قوم کے لوگو تم مجھے کیوں ستا رہے ہو، حالانکہ تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے اُن کے دلوں کو اور ٹیڑھا کر دیا اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا"۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾

''اگر میرے بندے آپ ﷺ سے میرے بارے میں پوچھیں، تو کہہ دیجیے کہ میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔'' (البقرۃ:186)

آیت: 1 اور جس طرح دنیا کی زندگی میں صرف وہ مالکِ کُل تمام تعریفوں کا حقدار ہے، آخرت کی زندگی میں بھی وہی تمام تعریفوں کا حقدار ہوگا اہلِ

فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝٢ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا
السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ
عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ
ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٣ۙ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤ وَ
الَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ
اَلِيْمٌ ۝٥ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ
مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧ۚ اَفْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ
جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ
الْبَعِيْدِ ۝٨ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٩ۧ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ

اور جو اس سے نکلے جو آسمان سے اترے اور جو چڑھ کر اس میں جائے وہ
سب سے باخبر ہے اور مہربان نہایت بخشش والا ۝٢ کفار کہتے ہیں ہم پر
قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے! مجھے میرے رب کی قسم! جو عالم الغیب
ہے وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی
پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز
کھلی کتاب میں موجود ہے ۝٣ تا کہ وہ ایمان والوں اور نیکوں کاروں کو بھلا
بدلہ عطا فرمائے یہی لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی
ہے ۝٤ اور ہماری آیاتوں کو نیچا دکھانے کی جنہوں نے کوشش کی ہے یہ وہ لوگ
ہیں جن کے لئے بدترین قسم کا دردناک عذاب ہے ۝٥ اور جنہیں علم ہے وہ
دیکھ لیں گے کہ جو آپ کی جانب آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ
(سراسر) حق ہے اور اللہ غالب خوبیوں والے کی راہ کی راہبری کرتا
ہے ۝٦ اور کافروں نے کہا (آؤ) ہم تمہیں ایک ایسا شخص بتلائیں جو تمہیں
یہ خبر پہنچا رہا ہے کہ جب تم بالکل ہی ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر سے ایک نئی
پیدائش میں آؤ گے ۝٧ (ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے (ہی) اللہ پر جھوٹ
باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے بلکہ (حقیقت یہ ہے) کہ آخرت پر یقین نہ
رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں ۝٨ کیا پس وہ اپنے
آگے پیچھے آسمان و زمین کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو انھیں زمین
میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں یقیناً اس میں پوری دلیل
ہے ہر اس بندے کے لئے جو (دل سے) متوجہ ہو ۝٩ اور ہم نے داؤد پر اپنا
فضل کیا اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی

جنت جب اپنے رب کے فضل و کرم سے جنت میں بھیج دیے جائیں گے تو اُس کے گُن گائیں گے اُس کی حمد و ثنا بیان کریں گے۔ کہیں گے:
﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ﴾ (الزمر: 74) ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔'' اور کہیں گے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا﴾ (الاعراف: 43) ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس راہ پر ڈالا۔'' اور کہیں گے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ﴾ (فاطر: 34) اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم و الم کو دور کر دیا۔''

﴿الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ (فاطر: 35)

''اور جس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس جنت میں داخل کر دیا ہے''۔

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ
يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ
مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ
اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا
قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ
تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ
مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ
وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ
خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا
كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ
سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ
اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ
مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ
عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾

(یہی حکم ہے) اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا ۱۰ کہ تو پوری پوری زرہیں بنا
اور جوڑوں میں اندازہ رکھ تم سب نیک کام کرو یقین مانو کہ میں تمہارے اعمال
دیکھ رہا ہوں ۱۱ اور ہم نے سلیمان کے کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح کی منزل اس
کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی منزل بھی اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ
بہا دیا اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے
کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی کرے ہم اسے
بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھائیں گے ۱۲ جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر
دیتے مثلاً قلعے اور اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط
دیگیں اے داؤد اس کے شکریہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکرگزار
بندے کم ہی ہوتے ہیں ۱۳ پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر
جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کے عصا کو کھا رہا تھا۔
پس جب (سلیمان) گر پڑے اس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان
ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے ۱۴ قوم سبا کے لئے اپنی بستیوں
میں (قدرت الٰہی کی) نشانی تھی ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے (ہم نے ان کو
حکم دیا تھا کہ) اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور شکر ادا کرو یہ عمدہ شہر اور وہ
بخشنے والا رب ہے ۱۵ لیکن انہوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زور کے
سیلاب (کا پانی) بھیج دیا اور ہم ان کے ہرے بھرے باغوں کے بدلے دو
(ایسے) باغ دیئے جو بدمزہ میووں والے اور (بکثرت) جھاؤ اور کچھ بیری کے
درختوں والے تھے ۱۶ ہم نے ان کی ناشکری کا بدلہ انھیں دیا ہم (ایسی) سخت سزا
بڑے بڑے ناشکروں کو ہی دیتے ہیں ۱۷ ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے
درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی چند بستیاں اور (آباد) رکھی تھیں جو
سرراہ ظاہر تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر تھیں ان میں راتوں اور دنوں کو بھی
امن وامان چلتے پھرتے رہو ۱۸ لیکن انہوں نے پھر کہا اے ہمارے پروردگار!
ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا اس لئے
ہم نے انھیں (گذشتہ) افسانوں کی صورت میں کر دیا اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے
اڑا دیئے بلاشبہ ہر ایک صبر شکر کرنے والے کے لئے اس (ماجرے) میں بہت سی
عبرتیں ہیں ۱۹ اور شیطان نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا یہ لوگ
سب کے سب اس کے تابعدار بن گئے سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے ۲۰

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَةِ
مِمَّنۡ هُوَ مِنۡهَا فِىۡ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ﴿۲۱﴾ قُلِ
ادۡعُوا الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ فِى
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا لَهُمۡ فِيۡهِمَا مِنۡ شِرۡكٍ وَّمَا لَهٗ مِنۡهُمۡ
مِّنۡ ظَهِيۡرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى
اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَـقَّ ۚ وَهُوَ
الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۳﴾ قُلۡ مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلِ
اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوۡ اِيَّاكُمۡ لَعَلٰى هُدًى اَوۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ قُلۡ لَّا
تُسۡـئَلُوۡنَ عَمَّاۤ اَجۡرَمۡنَا وَلَا نُسۡـئَلُ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلۡ يَجۡمَعُ
بَيۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفۡتَحُ بَيۡنَنَا بِالۡحَـقِّ ؕ وَهُوَ الۡفَتَّاحُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۶﴾ قُلۡ
اَرُوۡنِىَ الَّذِيۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلۡ هُوَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّ
لٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ

شیطان کا ان پر کوئی زور (اور دباؤ) نہ تھا مگر اس لئے کہ ہم ان لوگوں کو جو آخرت
پر ایمان رکھتے ہیں ظاہر کر دیں ان لوگوں میں سے جو اس سے شک میں ہیں اور
آپ کا رب (ہر) ہر چیز پر نگہبان ہے ﴿۲۱﴾ کہہ دیجئے! کہ اللہ کے سوا جن جن کا
تمہیں گمان ہے (سب) کو پکار لو نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں
سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ نہ ان میں سے کوئی اللہ کا
مددگار ہے ﴿۲۲﴾ شفاعت (شفارش) بھی اس کے پاس کچھ نفع نہیں دیتی بجز ان
کے جن کے لئے اجازت ہو جائے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے
گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟
جواب دیتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند و بالا اور بہت بڑا ہے ﴿۲۳﴾ پوچھئے کہ تمہیں
آسمانوں اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے؟ (خود) جواب دیجئے! کہ اللہ
تعالیٰ (سنو) ہم یا تم یا تو یقیناً ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ہیں؟ ﴿۲۴﴾ کہہ
دیجئے! ہمارے کئے ہوئے گناہوں کی بابت تم سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا نہ
تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے کی جائے گی ﴿۲۵﴾ انہیں خبر دے دیجئے کہ سب
کو ہمارا رب جمع کر کے پھر ہم میں سے سچے فیصلے کر دے گا وہ فیصلے چکانے والا
ہے ﴿۲۶﴾ کہہ دیجئے! اچھا مجھے بھی تو انھیں دکھا دو جنہیں تم اللہ کا شریک ٹھہرا کر اس
کے ساتھ ملا رہے ہو، ایسا ہرگز نہیں بلکہ وہی اللہ ہے غالب با حکمت ﴿۲۷﴾ ہم نے
آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے
ہاں مگر (یہ صحیح ہے) کہ لوگوں کی اکثریت بے علم ہے ﴿۲۸﴾ پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ

آیت:28 اس آیت میں اللہ رب العزت نے ایک تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامہ کا بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوری نسل انسانیت کا ہادی اور رہنما بنا کر بھیجا گیا ہے دوسرا یہ بیان فرمایا کہ اکثر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش اور کوشش کے باوجود ایمان سے محروم رہیں گے۔

ان دونوں باتوں کی وضاحت اور بھی دوسرے مقام پر فرمائی ہے مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ضمن میں فرمایا:

﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعًا﴾ (الاعراف:158)

"(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں"۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا﴾ (الفرقان:1)

"وہ (اللہ عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تا کہ اہل حال کو ہدایت کرے"۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں:

- ایک مہینے کی مسافت پر دشمن کے دل میں میری دھاک بٹھانے سے میری مدد فرما دی گئی۔
- تمام روئے زمین میری لیے مسجد اور پاک ہے جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے میری امت وہاں نماز ادا کرے۔

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ
سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ
بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ
مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۣ الْقَوْلَ ۚ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ
صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَ
قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اِذْ تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا
النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْۤ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

ہے کب؟ سچے ہوتو بتا دو ﴿٢٩﴾ جواب دیجئے کہ وعدے کا دن ٹھیک معین ہے جس
سے ایک ساعت نہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ آگے بڑھ سکتے ہو ﴿٣٠﴾ اور کافروں نے
کہا ہم ہرگز نہ تو اس قرآن کو مانیں نہ اس سے پہلے کی کتابوں کو! اے دیکھنے
والے کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے
کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو الزام لگا رہے ہونگے کمزور لوگ بڑے لوگوں
سے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومنوں میں سے ہوتے ﴿٣١﴾ یہ بڑے لوگ ان
کمزوروں کو جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس ہدایت آچکنے کے بعد ہم نے
تمہیں اس سے روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تم (خود) ہی مجرم تھے ﴿٣٢﴾ اس کے جواب
میں) یہ کمزور لوگ ان متکبروں سے کہیں گے، (نہیں نہیں) بلکہ دن رات مکرو
فریب سے ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے شریک مقرر کرنے کا ہمارا
حکم دینا ہماری بے ایمانی کا باعث ہوا اور عذاب کو دیکھتے ہی سب کے سب دل
میں پشیمان ہو رہے ہونگے اور کافروں کی گردنوں میں ہم طوق ڈال دیں گے
انھیں صرف ان کے کئے کرائے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ﴿٣٣﴾ اور ہم نے جس بستی
میں جو بھی آگاہ کرنے والا بھیجا وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کیا کہ جس چیز
کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے ساتھ جو کفر کرنے والے ہیں ﴿٣٤﴾

- مال غنیمت میرے لیے حلال کر دیا گیا، جو مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں تھا۔
- مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔
- پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے، مجھے کائنات کے تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب التیمّم۔ صحیح مسلم، اوائل کتاب المساجد)

﴿وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾ (یوسف:103)

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے"۔

﴿وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ﴾ (الانعام:116)

''اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ زمین کی اکثریت کے پیچھے چلیں گے تو وہ آپ کو گمراہ کر دیں گے۔''

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اکثریت گمراہوں کی ہے۔

آیت:31 جیسے تورات، زبور اور انجیل وغیرہ بعض نے (بَيْنَ يَدَيْهِ) سے مُراد دارِ آخرت لیا ہے اس میں کافروں کی عناد وطغیان کا بیان ہے، کہ وہ تمام تر دلائل کے باوجود قرآنِ کریم اور دار آخرت پر ایمان لانے سے گریزاں ہیں۔

آیت:34 (مُترِفُونَ) اصحاب ثروت و ریاست اور خوش حال لوگ۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ
اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ
عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ
فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ
رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ
يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا
عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ

اور کہا ہم مال اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم عذاب دیئے
جائیں ﴿۳۵﴾ کہہ دیجئے! کہ میرا رب جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر کر دیتا
ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۳۶﴾ اور تمہارا مال اور اولاد ایسے نہیں کہ تمہیں
ہمارے پاس (مرتبوں) قریب کر دیں ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں
ان کے لئے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈر و بے خوف ہو کر بالا خانوں
میں رہیں گے ﴿۳۷﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے مقابلے کی تگ ودو میں لگے رہتے
ہیں یہی ہیں جو عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے ﴿۳۸﴾ کہہ دیجئے! کہ میرا
رب اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کے
لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا
(پورا پورا) بدلہ دے گا اور سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ﴿۳۹﴾ اور ان سب کو
اللہ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے دریافت فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری
عبادت کرتے تھے ﴿۴۰﴾ اور کہیں گے تیری ذات پاک ہے اور ہمارا ولی تو تو ہے نہ
کہ یہ بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر کا انہی پر ایمان
تھا ﴿۴۱﴾ پس آج تم سے کوئی (بھی) کسی کے لئے (بھی کسی قسم کے) نفع نقصان کا
مالک نہ ہوگا اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم
جھٹلاتے رہے ﴿۴۲﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی
جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایسا شخص ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں

یہ نبی کریم ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ مکے کے روساء اور چودھری آپ ﷺ پر ایمان نہیں لا رہے ہیں اور آپ ﷺ کو ایذائیں پہنچا رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

ہر دور کے خوشحال لوگوں نے پیغمبروں کی تکذیب کی ہے، اور تمام پیغمبروں پر ایمان لانے والے پہلے پہل معاشرے کے غریب اور نادار قسم کے لوگ ہی ہوتے تھے۔

جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے اپنے پیغمبر سے کہا:

﴿قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ﴾ (الشعراء:111)

”کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں تیرے پیرو کار کمینے لوگ ہیں“۔

﴿وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ﴾ (هود:27)

”اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجے کے ہیں“۔

دوسرے پیغمبروں کو بھی ان کی قوموں نے یہی کہا ملاحظہ ہو: سورہ الاعراف (۷۵)، الانعام (۵۳ / ۱۳۴)، سورہ بنی اسرائیل (۹۶)۔ وغیرہ

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ
نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ؕ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ
اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ ع قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ
بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۖ مَا
بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ
بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ
وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ
اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ
فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ۙ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ
وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ۚۖ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا
يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ
مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع

سے روک دینا چاہتا ہے (اس کے سوا کوئی بات نہیں)، اور کہتے ہیں یہ تو گھڑا ہوا
جھوٹ ہے اور حق ان کے پاس آچکا ہے پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا
جادو ہے ﴿٤٣﴾ اور ان (مکہ والوں) کو نہ تو ہم نے کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں یہ
پڑھتے ہوں نہ ان کے پاس آپ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا آیا ﴿٤٤﴾ اور ان
سے پہلے کے لوگوں نے بھی ہماری باتوں کو جھٹلایا تھا اور انہیں ہم نے جو دے
رکھا تھا یہ تو اس کے دسویں حصے بھی نہیں پہنچے، پس انہوں نے میرے رسولوں کو
جھٹلایا، (پھر دیکھ کہ) میرا عذاب کیسا (سخت تھا) ﴿٤٥﴾ کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں
صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے واسطے (ضد چھوڑ کر) دو دو
مل کر یا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو سہی، تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون تو نہیں وہ
تو تمہیں ایک بڑے (سخت) عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے ﴿٤٦﴾
کہہ دیجئے! کہ جو بدلہ تم سے مانگوں وہ تمہارے لئے ہے میرا بدلہ تو اللہ ہی کے
ذمے ہے وہ ہر چیز سے باخبر اور مطلع ہے ﴿٤٧﴾ کہہ دیجئے! کہ میرا رب حق (سچی
وحی) نازل فرماتا ہے وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے ﴿٤٨﴾ کہہ دیجئے! کہ حق آچکا
باطل نہ پہلے کچھ کر سکا ہے اور نہ کر سکے گا ﴿٤٩﴾ کہہ دیجئے کہ اگر میں بہک جاؤں تو
میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو بہ سبب اس
وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب
ہے ﴿٥٠﴾ اور اگر آپ (وہ وقت) ملاحظہ کریں جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے اور
پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور قریب کی جگہ سے گرفتار کر لئے جائیں
گے ﴿٥١﴾ اس وقت کہیں گے کہ ہم اس قرآن پر ایمان لائے لیکن اس قدر دور جگہ
سے (مطلوبہ چیز) کیسے ہاتھ آسکتی ہے ﴿٥٢﴾ اس سے پہلے تو انہوں نے اس سے
کفر کیا تھا، اور دور دراز سے بن دیکھے بھٹکتے رہے ﴿٥٣﴾ ان کی چاہتوں اور ان کے
درمیان پردہ حائل کر دیا گیا جیسے کہ اس سے پہلے بھی ان جیسوں کے ساتھ کیا گیا
وہ بھی (انہی کی طرح) شک و تردد میں پڑے ہوئے تھے ﴿٥٤﴾

آیت:46 وہ تو تمہاری ہدایت کے لیے آیا ہے تا کہ تم اِس عذاب شدید سے بچ جاؤ، جو ہدایت کا راستہ تمہیں نہ اپنانے کی وجہ سے تمہیں بھگتنا پڑے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور فرمایا: "یا صباحاہ" جسے سُن کر قریش جمع ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بتلاؤ" اگر میں تمہیں خبر دوں کہ دشمن صبح و شام کو تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ انہوں نے کہا "کیوں نہیں" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تو پھر سُن لو کہ میں تمہیں سخت عذاب آنے سے پہلے ڈراتا ہوں" یہ سُن کر ابولہب نے کہا: (تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا) "تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا اس لیے تو نے ہمیں یہاں جمع کیا تھا؟" جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ لھب نازل فرمائی۔ (بخاری، تفسیر سورہ سبا)۔

آیت:51 کہیں بھاگ نہیں سکیں گے؟ کیوں کہ وہ اللہ کی گرفت میں ہوں گے، یہ میدان محشر کا بیان ہے۔

﴿ اٰياتها ۴۵ ﴾ ﴿ ۳۵ سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ ۴۳ ﴾ ﴿ ركوعاتها ۵ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ
اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا
مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝۲ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ
خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۫ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۝۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ

سورۃ فاطر مکی ہے اس میں 45 آیات، 5 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمینوں کا پیدا
کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد)
بنانے والا ہے مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر
ہے ۝۱ اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا
نہیں اور جس کو بند کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور
وہی غالب حکمت والا ہے ۝۲ لوگو! تم پر جو انعام اللہ نے کئے ہیں انہیں یاد کرو کیا
اللہ کے سوا اور کوئی بھی خالق ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے روزی پہنچائے؟
اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں الٹے جاتے ہو ۝۳ اور اگر یہ آپ کو
جھٹلائیں تو آپ سے پہلے کے تمام رسول بھی جھٹلائے جا چکے ہیں تمام کام اللہ ہی
طرف لوٹائے جائیں گے ۝۴ لوگو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگانی دنیا
دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان غفلت میں ڈالے ۝۵ جانو وہ تو
اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں ۝۶ جو
لوگ کافر ہوئے ان کے لئے سخت سزا ہے اور جو ایمان لائے اور نیک اعمال
کئے ان کے لئے بخشش ہے اور (بہت) بڑا اجر ۝۷ کیا پس وہ شخص جس کے لئے
اس کے برے اعمال مزین کر دیئے گئے پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیا وہ
ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے)، (یقین مانو) کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے

آیت:1 سورۃ کی پہلی آیت میں اللہ رب العزت کی صفت (فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) بتائی گئی ہے اسی سے یہ نام ماخوذ ہے اس کا دوسرا نام "الملائکہ" بھی ہے اسی لیے کہ پہلی ہی آیت میں فرشتوں کی بعض صفات اور اللہ کی طرف سے ان پر عائد کردہ ذمہ داریوں کا ذکر آیا۔

فرشتوں سے مراد جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، اور عزرائیل علیہ السلام فرشتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ انبیاء کی طرف یا مختلف مہمات پر قاصد بنا کر بھیجتا ہے، اس میں سے کسی کے دو کسی کے تین، کسی کے چار پَر ہیں جن کے ذریعے سے وہ زمین پر آتے ہیں اور زمین سے آسمان پر جاتے ہیں۔

یعنی فرشتوں کے اِس سے بھی زیادہ پر ہیں جیسے حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا ان کے ۶۰۰ چھ سو پر تھے۔ (بخاری تفسیر سورۃ النجم)

آیت:6 ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴾ (الکہف:50)
"کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدلہ ہے۔"

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۗ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٨﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ
سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ
كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۗ
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۗ وَالَّذِيْنَ
يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ
يَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
اَزْوَاجًا ۗ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۗ وَمَا يُعَمَّرُ
مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۗ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ
وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۗ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۗ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ
مِنْ قِطْمِيْرٍ ۗ ﴿١٣﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا
مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۗ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا يُنَبِّئُكَ
مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ وَاِنْ تَدْعُ
مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ اِنَّمَا
تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَمَنْ

اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے پس آپ ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان
ہلاکت میں نہ ڈالیں جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف
ہے ﴿٨﴾ اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک
زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر
دیتے ہیں اس طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے ﴿٩﴾ جو شخص عزت حاصل کرنا
چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت تمام تر ستھرے کلمات اسی کی طرف
چڑھتے ہیں اور نیک عمل ان کو بلند کرتا ہے جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں
لگے رہتے ہیں ان کے لئے سخت تر عذاب ہے اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا ﴿١٠﴾
لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر تمہیں جوڑے جوڑے (مرد و
عورت) بنا دیا ہے، عورتوں کا حاملہ ہونا اور بچوں کا پیدا ہونا سب اس کے علم سے
ہی ہے اور جو بھی بڑی عمر والا عمر دیا جائے اور اور جس کی گھٹے وہ سب کتاب میں
لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ پر یہ بات بالکل آسان ہے ﴿١١﴾ اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا
ہے پیاس بجھاتا اور پینے میں خوشگوار یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا، تم ان دونوں میں
سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو اور آپ
دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں
ہیں تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو تاکہ تم اس کا ذکر کرو ﴿١٢﴾ وہ رات کو دن میں اور دن
کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام پر لگا دیا ہے ہر
ایک میعاد معین پر چل رہا ہے یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت
ہے جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک
نہیں ﴿١٣﴾ اگر تم انہیں پکارو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی
لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے شریک اس شرک کا
صاف انکار کر جائیں گے آپ کو کوئی بھی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے
گا ﴿١٤﴾ اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز اور خوبیوں والا ہے ﴿١٥﴾ اگر وہ
چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے ﴿١٦﴾ اور یہ بات اللہ کو مشکل
نہیں ﴿١٧﴾ کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اگر کوئی
گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ
بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ
طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی

تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝۱۸ وَمَا يَسْتَوِى
الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۝۱۹ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ۝۲۰ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا
الْحَرُوْرُ ۝۲۱ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِى الْقُبُوْرِ ۝۲۲ اِنْ اَنْتَ اِلَّا
نَذِيْرٌ ۝۲۳ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ
اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝۲۴ وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝۲۵
ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝۲۶ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ
سُوْدٌ ۝۲۷ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
غَفُوْرٌ ۝۲۸ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝۲۹
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ
شَكُوْرٌ ۝۳۰ وَالَّذِىْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

پاک ہو جائے وہ اپنے نفع کے لئے پاک ہوگا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے ۝۱۸ اور
اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ۝۱۹ اور نہ تاریکی نہ روشنی ۝۲۰ اور نہ چھاؤں نہ
دھوپ ۝۲۱ اور زندہ اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنا دیتا
ہے اور آپ ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں ۝۲۲ آپ تو صرف ڈرانے والے
ہیں ۝۲۳ ہم نے ہی آپ کو حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر
بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرسنانے والا نہ گزرا ہو ۝۲۴
اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلا دیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے
بھی جھٹلایا تھا ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں
لے کر آئے تھے ۝۲۵ پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو میرا اعذاب کیسا ہو ۝۲۶ کیا
آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم
نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف
حصے ہیں سفید اور سرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ ۝۲۷ اور
اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں ان کی
رنگتیں مختلف ہیں اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی
اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے ۝۲۸ جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں
اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں پوشیدہ
اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ
ہوگی ۝۲۹ تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دے
بیشک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے ۝۳۰ اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی
کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق

آیت:18 آیت کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: کہ آپ کی نصیحتوں سے وہی لوگ فائدہ اُٹھائیں گے جو اپنے رب کے ان دیکھے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

سورۂ النازعات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿إِنَّمَآ أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَٰهَا﴾(النازعات:45) ”آپ تو صرف ان لوگوں کو ڈرانے والے ہیں، جو قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں“۔

اور سورۂ یٰسین میں آیا ہے:

﴿اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِىَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ﴾ (یس:11)

”آپ کے ڈرانے سے صرف وہ شخص فائدہ اُٹھائے گا جو نصیحت قبول کرتا ہے اور رحمٰن سے بن دیکھے ڈرتا ہے“۔

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا
الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ
مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ
اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَ قَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۨ ﴿٣٤﴾
الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّ لَا
يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى
عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ
كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾ وَ هُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ
تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٧﴾
اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ
فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ
وَ لَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى
بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾
اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ
اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾

کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے ﴿۳۱﴾
پھر ہم نے ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں
میں پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان
میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی
کئے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے ﴿۳۲﴾ وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں
یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک
ان کی ریشم کی ہوگی ﴿۳۳﴾ اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے غم
دور کیا بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے ﴿۳۴﴾ جس نے ہم کو
اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے
گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی ﴿۳۵﴾ اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی
آگ ہے نہ تو ان کی قضا ہی آئے گی کہ مر ہی جائیں اور نہ دوزخ کا عذاب ان
سے ہلکا کیا جائے گا ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور وہ لوگ جو اس
طرح چلائیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم کو نکال لے ہم اچھے کام کریں گے
برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے (اللہ کہے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ
دی تھی جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا سو
مزہ چکھو کہ (ایسے) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ﴿۳۷﴾ بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا
ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا بیشک وہی جاننے والا ہے سینوں کی
باتوں کا ﴿۳۸﴾ وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا، سو جو شخص کفر کرے گا
اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور کافروں کے لئے ان کے کفران کے
پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کے لئے
ان کا کفر خسارہ ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے ﴿۳۹﴾ آپ کہیئے! کہ تم اپنے قرارداد
شریکوں کا حال تو بتاؤ جن کو تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو یعنی مجھے یہ بتلاؤ کہ
انہوں نے زمین میں کون سا (جز) بنایا ہے یا ان کا آسمانوں میں کچھ ساجھا ہے
یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی دلیل پر قائم ہوں بلکہ یہ ظالم ایک
دوسرے سے نرے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقینی بات
ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر
ٹل جائیں تو پھر اللہ کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ حلیم غفور ہے ﴿۴۱﴾

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ
اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا
نُفُوْرَا ۙ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ
السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ڬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾
اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ
شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَ
لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ
لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

ايٰاتها ٨٣ | ٣٦ سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ ٤١ | ركوعاتها ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

اوران کفار نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا
آئے تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہونگے پھر جب
ان کے پاس ایک پیغمبر آپہنچے تو بس ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا ﴿٤٢﴾ دنیا میں
اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے، اور ان کی بری تدبیروں کی وجہ سے اور بری
تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں
جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔ سو آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ
پائیں گے اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پائیں گے ﴿٤٣﴾ اور کیا یہ
لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے
ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا؟ حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے
تھے، اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو ہرا دے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین
میں وہ بڑے علم والا، بڑی قدرت والا ہے ﴿٤٤﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے
اعمال کے سبب داروگیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن
اللہ تعالیٰ ان کو میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے سو جب ان کی میعاد آپہنچے گی
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا ﴿٤٥﴾

سورۃ یٰس مکی ہے اس میں 83 آیات، 5 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یٰسٓ ﴿١﴾ قسم ہے قرآن باحکمت کی ﴿٢﴾ کہ بیشک آپ پیغمبروں میں سے ہیں ﴿٣﴾
سیدھے راستے پر ہیں ﴿٤﴾ یہ قرآن اللہ زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا
گیا ہے ﴿٥﴾ تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے

آیت: 1 تا 5 فضیلت:

صاحب محاسن التنزیل نے لکھا ہے کہ اِس سورت کی فضیلت سے متعلق جتنی حدیثیں مروی ہیں سب موضوع باطل یا ضعیف ہیں۔ دیگر مکی سورتوں کی طرح اِس میں بھی کفارِ قریش کو کفر وشرک، انکارِ رسالت اور انکارِ آخرت کے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

کلمہ یٰسٓ کے بارے میں علمائے تفسیر کے مختلف اقوال ہیں ایک یہ قول ہے کہ: "اے انسان" کے معنی ہیں۔ سعید بن جبیر اور کچھ دوسرے حضرات کا خیال ہے کہ یہ کلمہ نبی کریم ﷺ کا ایک نام ہے۔

اور اس کی دلیل اور اس کے بعد اللہ کا قول اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ہے یعنی اے یٰسٓ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں ابوبکر ورّاق نے کہا ہے کہ اس کے معنیٰ "یا سید البشر" ہے سورہ یٰس کے فضائل میں بہت سی روایات مشہور ہیں مثلاً یہ کہ یہ قرآن کا دل ہے، اسے قریب المرگ شخص پر پڑھو وغیرہ۔ لیکن سند کے لحاظ سے کوئی روایت بھی درجہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ بعض بالکل موضوع ہیں یا پھر ضعیف ہیں۔ قلب قران والی روایت کو شیخ البانی

اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى
الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ
مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ
مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ
اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ
اٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ
لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا

تھے، سو (اسی وجہ سے) یہ غافل ہیں ﴿٦﴾ ان میں سے اکثر لوگوں پر بات ثابت
ہو چکی ہے سو یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے ﴿٧﴾ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال
دیئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک ہیں، جس سے انکے سر اوپر الٹ گئے ہیں ﴿٨﴾ اور ہم
نے ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی جس سے ہم
نے ان کو ڈھانک دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے ﴿٩﴾ اور آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں
دونوں برابر ہیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ﴿١٠﴾ بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا
سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے، سو آپ اس کو مغفرت
اور باوقار اجر کی خوش خبریاں سنا دیجئے ﴿١١﴾ بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور
ہم لکھتے جاتے ہیں اور وہ اعمال بھی جن کو لوگ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے وہ
اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں
ضبط کر رکھا ہے ﴿١٢﴾ اور آپ ان کے سامنے ایک مثال (یعنی ایک) بستی والوں کی
مثال (اس وقت کا) بیان کیجئے جبکہ اس بستی میں (کئی) رسول آئے ﴿١٣﴾ جب ہم
نے ان کے پاس دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے

رحمہ اللہ نے موضوع قرار دیا ہے۔ (الضعیفہ رقم الحدیث 169)

آیت:7 جیسے ابوجہل، عتبہ، شیبہ وغیرہ تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ:

﴿لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾ (السجدۃ:13)

''میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔''

شیطانوں سے بھی خطاب کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴾ (ص:85)

''میں جہنم کو تجھ سے تیرے پیروں کاروں سے بھر دوں گا۔''

یعنی ان لوگوں نے شیطان کے پیچھے لگ کر اپنے آپ کو جہنم کا مستحق قرار کر لیا، کیوں کہ اللہ نے تو ان کو اختیار و حریت سے نوازا تھا لیکن انہوں نے استعمال غلط کیا اور یوں جہنم کا ایندھن بن گئے۔ یہ نہیں کہ اللہ نے جبراً انہیں ایمان سے محروم کر رکھا، کیوں کہ جبر کی صورت میں وہ عذاب کے مستحق ہی نہیں قرار پائے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اُس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے:

- ایک علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔
- نیک اولاد جو مرنے والے کے لیے دُعا کرے۔
- تیسری صدقہ جاریہ جس سے اِس کے مرنے کے بعد بھی لوگ فیضیاب ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ)

اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ
اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَکۡذِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوۡا رَبُّنَا
یَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۷﴾
قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَیَّرۡنَا بِکُمۡ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَہُوۡا لَنَرۡجُمَنَّکُمۡ وَلَیَمَسَّنَّکُمۡ مِّنَّا
عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوۡا طَآئِرُکُمۡ مَّعَکُمۡ ؕ اَئِنۡ ذُکِّرۡتُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ
قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَۃِ رَجُلٌ یَّسۡعٰی قَالَ
یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿ۙ۲۰﴾ اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا یَسۡـَٔلُکُمۡ اَجۡرًا وَّہُمۡ
مُّہۡتَدُوۡنَ ﴿۲۱﴾

تیسرے سے تائید کی سوان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ﴿۱۴﴾
ان لوگوں نے کہا تم تو ہماری طرح معمولی آدمی ہو اور رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں
کی۔ تم نرا جھوٹ بولتے ہو ﴿۱۵﴾ ان (رسولوں) نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ
بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ﴿۱۶﴾ اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر
پہنچا دینا ہے ﴿۱۷﴾ انہوں نے کہا کہ ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم
پتھروں سے تمہارا کام تمام کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف
پہنچے گی ﴿۱۸﴾ ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے،
کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے
لوگ ہو ﴿۱۹﴾ اور ایک شخص (اس) شہر کے آخری حصے سے دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ
اے میری قوم! ان رسولوں کی راہ پر چلو ﴿۲۰﴾ ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی
معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں ﴿۲۱﴾

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ
اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ښ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا
مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ

اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم
سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿٢٢﴾ کیا میں اسے چھوڑ کر ایسوں کو معبود بناؤں
کہ اگر (اللہ) رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع
نہ پہنچا سکے اور نہ مجھے بچا سکیں ﴿٢٣﴾ پھر تو یقیناً کھلی گمراہی میں ہوں ﴿٢٤﴾ میری سنو!
میں تو (سچے دل سے) تم سب کے رب پر ایمان لا چکا ہوں ﴿٢٥﴾ (اس سے) کہا
گیا کہ جنت میں چلا جا، کہنے لگا کاش! میری قوم کو بھی علم ہو جاتا ﴿٢٦﴾ کہ مجھے رب
نے بخش دیا اور مجھے باعزت لوگوں میں سے کر دیا ﴿٢٧﴾ اس کے بعد ہم نے اس کی
قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ اس طرح ہم اتارا کرتے ہیں ﴿٢٨﴾ وہ تو
صرف ایک زور کی چیخ تھی کہ یکایک وہ سب کے سب بجھ بجھا گئے ﴿٢٩﴾ (ایسے)
بندوں پر افسوس! کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس نہیں آیا جس کی ہنسی انہوں
نے نہ اڑائی ہو ﴿٣٠﴾ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے بہت سی قوموں کو
ہم نے غارت کر دیا کہ وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے ﴿٣١﴾ اور نہیں ہے
کوئی جماعت مگر یہ وہ جمع ہو کر ہمارے سامنے حاضر کی جائے گی ﴿٣٢﴾ اور ان کے
لئے ایک نشانی (خشک) زمین ہے جس کو ہم نے زندہ کر دیا اور اس سے غلہ نکالا
جس میں سے وہ کھاتے ہیں ﴿٣٣﴾ اور ہم نے اس میں کھجوروں کے اور انگور کے
باغات پیدا کر دیئے اور جن میں ہم نے چشمے بھی جاری کر دیئے ہیں ﴿٣٤﴾ تا کہ
(لوگ) اس کے پھل کھائیں اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیوں
شکر گزاری نہیں کرتے ﴿٣٥﴾ وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا
کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں، خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ
(چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں ﴿٣٦﴾ اور ان کے لئے ایک نشانی رات
ہے جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ﴿٣٧﴾
اور سورج کے لئے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ
غالب، باعلم اللہ تعالیٰ کا ﴿٣٨﴾ اور چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں کہ وہ لوٹ کر پرانی
ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے ﴿٣٩﴾ نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات

آیت:39 چاند کی 28 منزلیں ہیں، روزانہ ایک منزل طے کرتا ہے، پھر دو راتیں غائب رہ کر تیسری رات کو نکل آتا ہے یعنی جب آخری منزل پر پہنچتا ہے تو بالکل باریک اور چھوٹا ہو جاتا ہے جیسے کھجور کی پُرانی ٹہنی ہو، جو سوکھ کر ٹیڑھی ہو جاتی ہے چاند کی انہی گردشوں سے (زمین پر آباد لوگ) اپنے دِنوں مہینوں سالوں کا حساب اور اپنے اوقات عبادات کا تعین کرتے ہیں۔

اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ ۝٤٠ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝٤١
وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝٤٢ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ
لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝٤٣ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝٤٤ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝٤٥ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِيْنَ ۝٤٦ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٤٧ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝٤٨ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ
يَخِصِّمُوْنَ ۝٤٩ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٥٠
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝٥١
قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ
صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝٥٢ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ
لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝٥٣ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٤ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝٥٥
هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝٥٦ لَهُمْ فِيْهَا
فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝٥٧ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝٥٨

دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے
ہیں ۝٤٠ ان کے لئے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوئی
کشتی میں سوار کیا ۝٤١ اور ان کے لئے اسی جیسی اور چیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار
ہوتے ہیں ۝٤٢ اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ڈبو دیتے پھر نہ تو کوئی ان کا فریادرس ہوتا
نہ بچائے جائیں ۝٤٣ لیکن ہم اپنی طرف سے رحمت کرتے ہیں اور ایک مدت
تک کے لئے انہیں فائدے دے رہے ہیں ۝٤٤ اور ان سے جب (کبھی) کہا
جاتا ہے کہ اگلے پچھلے (گناہوں) سے بچو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۝٤٥ اور ان کے
پاس تو ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں آتی جس سے یہ
بے رخی نہ برتتے ہوں ۝٤٦ اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے
ہوئے میں سے کچھ خرچ کرو، تو یہ کفار ایمان والوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہم
انہیں کیوں کھلائیں؟ جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا پلا دیتا تم تو ہو ہی کھلی
گمراہی میں ۝٤٧ وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا، سچے ہو تو بتلاؤ ۝٤٨ انہیں صرف
ایک چیخ کا انتظار ہے جو انہیں آ پکڑے گی اور یہ باہم لڑائی جھگڑے میں ہی
ہونگے ۝٤٩ اس وقت نہ تو یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے اہل کی طرف لوٹ سکیں
گے ۝٥٠ تو صور کے پھونکے جاتے ہی سب اپنی قبروں سے اپنے پروردگار کی
طرف (تیز تیز) چلنے لگیں گے ۝٥١ کہیں گے ہائے ہائے! ہمیں ہماری خواب
گاہوں سے کس نے اٹھا دیا یہی ہے جس کا وعدہ رحمٰن نے دیا تھا اور رسولوں نے
سچ سچ کہہ دیا تھا ۝٥٢ یہ نہیں ہے مگر ایک چیخ کہ یکایک سارے کے سارے
ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے ۝٥٣ پس آج کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ کیا
جائے گا اور تمہیں انہیں بدلہ دیا جائے گا، مگر صرف ان ہی کاموں کا جو تم کیا
کرتے تھے ۝٥٤ جنتی لوگ آج کے دن اپنے (دلچسپ) مشغلوں میں ہشاش
بشاش ہیں ۝٥٥ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے
ہونگے ۝٥٦ ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور بھی جو کچھ وہ
طلب کریں ۝٥٧ مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلام کہا جائے گا ۝٥٨

آیت:40 اپنی قدرت عظیم کو یوں واضح کیا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ آفتاب مہتاب کو لے جائے، یعنی دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں اور دونوں ایک دوسرے کے عمل میں دخل انداز ہونے لگیں یہ ناممکن ہے کہ رات اپنے مقررہ وقت سے پہلے نکل کر آئے دن سے آگے بڑھ جائے یا دن رات سے آگے بڑھ جائے بلکہ دونوں اللہ کی حکمت اور تدبیر کے مطابق ہمیشہ ایک دوسرے کے بعد آتے رہتے ہیں۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ
أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ
هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ
تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾
اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَ
تُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ
نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَ
لَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا
يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾
وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ
مُبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مَالِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَ
لَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ
دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

اے گناہ گارو! آج تم الگ ہوجاؤ ﴿۵۹﴾ اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار
نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿۶۰﴾ اور میری عبادت
کرنا سیدھی راہ یہی ہے ﴿۶۱﴾ شیطان نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو بہکا دیا۔کیا
تم عقل نہیں رکھتے ﴿۶۲﴾ یہی وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا ﴿۶۳﴾ اپنے کفر کا
بدلہ پانے کے لئے آج اس میں داخل ہوجاؤ ﴿۶۴﴾ ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہر لگا
دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں
گے، ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے ﴿۶۵﴾ اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں بے نور کر
دیتے پھر یہ راستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟ ﴿۶۶﴾ اور
اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیتے پھر وہ چل پھر سکتے اور
نہ لوٹ سکتے ﴿۶۷﴾ اور جسے ہم بوڑھا کرتے ہیں اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر
الٹ دیتے ہیں کیا پھر بھی وہ نہیں سمجھتے ﴿۶۸﴾ نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ
یہ اس کے لائق ہے۔وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے ﴿۶۹﴾ تاکہ وہ ہر شخص کو
آگاہ کردے جو زندہ ہے اور کافروں پر حجت ثابت ہوجائے ﴿۷۰﴾ کیا وہ نہیں دیکھتے
ہم نے اپنے ہاتھوں بنائی ہوئی چیزوں میں سے ان کے لئے چوپائے بھی پیدا
کئے جن کے کہ یہ مالک ہو گئے ہیں ﴿۷۱﴾ اور ان مویشیوں کو ہم نے ان کے تابع
فرمان کر دیا جن میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے
ہیں ﴿۷۲﴾ انہیں ان میں سے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں کیا پھر
(بھی) یہ شکر ادا نہیں کریں گے؟ ﴿۷۳﴾ اور وہ اللہ کے سوا دوسروں کو معبود بناتے ہیں
تاکہ وہ مدد کئے جائیں ﴿۷۴﴾ (حالانکہ) ان میں ان کی مدد کی طاقت ہی نہیں،

آیت:62 اس آیت میں انسانوں سے شیطان کی عداوت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اس مردود نے تو بے شمار لوگوں کو گمراہ کیا ہے، اس لیے وہ تمہارا دوست بن سکتا ہے؟ کیا اتنی سی بات تمہارے دل ودماغ میں نہیں آتی ہے۔

آیت:63 تا64 ان آیات میں کہا گیا ہے کہ کفروشرک کرتے رہے ہو اب اپنے انجام کو بھگتو اور اس جہنم میں داخل ہوجاؤ جس کی تم تمام زندگی بھر تکذیب کرتے رہے تھے۔

ابن جریر رحمہ اللہ، ابن المنذر رحمہ اللہ، ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اور حاکم نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے) کہ عاص بن وائل سہمی ایک گلی سے سڑی ہڈی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، اور اسے اپنی چٹکی سے مسل کر پھینک دیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اب اسے اللہ دوبارہ زندہ کرے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اسے دوبارہ اٹھائے گا اور تمہیں بھی موت دے گا اور زندہ کرے گا پھر جہنم میں داخل کردے گا۔اسی واقعہ کے بعد سورہ یٰسین کی یہ آخری آیتیں نازل ہوئیں۔

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ
مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؔ بَلٰى ۗ وَهُوَ
الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

(لیکن) پھر بھی (مشرکین) ان کے لئے حاضر باش لشکری ہیں ۞۷۵ پس آپ کو ان کی بات غمناک نہ کرے، ہم ان کی پوشیدہ اور اعلانیہ سب باتوں کو (بخوبی) جانتے ہیں ۞۷۶ کیا انسان کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے؟ پھر یکا یک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا ۞۷۷ اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی (اصل) پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا ان کی گلی سڑی ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟ ۞۷۸ آپ جواب دیجئے! کہ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے اول مرتبہ پیدا کیا ہے جو سب طرح کی پیدائش کا بخوبی جاننے والا ہے ۞۷۹ وہی جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کر دی جس سے تم یکا یک آگ سلگاتے ہو ۞۸۰ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ ہم جیسوں کے پیدا کرنے پر قادر نہیں، بیشک قادر ہے اور وہی پیدا کرنے والا دانا (بینا) ہے ۞۸۱ وہ جب کبھی کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جا، تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے ۞۸۲ پس پاک ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور جس کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ۞۸۳

اٰیاتها ۱۸۲ | ۳۷ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ ۵۶ | رکوعاتها ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ صافات مکی ہے اس میں 182 آیات، 5 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَ
حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

قسم صف باندھنے والے (فرشتوں) کی ۞۱ پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی ۞۲ پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی ۞۳ یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے ۞۴ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں اور مشرقوں کا رب وہی ہے ۞۵ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا ۞۶ اور حفاظت کی سرکش شیطان سے ۞۷ عالم بالا کے فرشتوں (کی باتوں) کو سننے کے لئے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے، بلکہ ہر طرف سے وہ مارے جاتے ہیں ۞۸ بھگانے کے لئے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے ۞۹ مگر جو کوئی ایک آدھ بات اچک لے بھاگے تو (فورا ہی) اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے ۞۱۰ ان کافروں سے

آیت: 77 تا 78 اللہ تعالیٰ انسان کو ایک حقیر نطفہ سے پیدا کرتا ہے پھر اسے بڑا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بھرپور جوان آدمی بن جاتا ہے، لیکن وہ اپنے کبر اور غرور کے نشے میں اپنی حقیقت بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک بنانے لگتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ مرجانے کے بعد قیامت کے دِن لوگ کس طرح دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ حالانکہ اسے سوچنا چاہیے کہ جس قادر مطلق نے اسے پہلی بار ایک نطفہ حقیر سے پیدا کیا، وہ یقیناً اس پر قادر ہے کہ اسے دوبارہ پیدا کرے۔

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝۱۱ بَلْ
عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ۝۱۲ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ۝۱۳ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
يَّسْتَسْخِرُوْنَ ۝۱۴ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ ءَاِذَا مِتْنَا وَ
كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۱۶ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۱۷ قُلْ
نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝۱۸ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ
يَنْظُرُوْنَ ۝۱۹ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۲۰ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝۲۱ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَ
مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۲۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝۲۳
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝۲۴ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝۲۵ بَلْ هُمُ
الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝۲۶ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۷
قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝۲۸ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ۝۲۹ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا
طٰغِيْنَ ۝۳۰ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝۳۱ فَاَغْوَيْنٰكُمْ
اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝۳۲ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۳ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝۳۴ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۳۵ وَ يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ
مَّجْنُوْنٍ ۝۳۶ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۳۷ اِنَّكُمْ
لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝۳۸ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۳۹
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۴۰ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴۱ فَوَاكِهُ ۚ
وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝۴۲ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۴۳ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۴۴

پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا (ان کا) جنہیں ہم نے ان کے
علاوہ پیدا کیا ہے؟ ہم نے (انسانوں) کو لیسدار مٹی سے پیدا کیا ہے؟ ۝۱۱ بلکہ تو
تعجب کر رہا ہے اور یہ مسخرا پن کر رہے ہیں ۝۱۲ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے
یہ نہیں مانتے ۝۱۳ اور جب کسی معجزے کو دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں ۝۱۴ اور کہتے
ہیں کہ یہ تو بالکل کھلم کھلا جادو ہی ہے ۝۱۵ کیا جب ہم مر جائیں گے خاک اور ہڈی
ہو جائیں گے پھر کیا (سچ مچ) ہم اٹھائے جائیں گے؟ ۝۱۶ کیا ہم سے پہلے کے
ہمارے باپ دادا بھی؟ ۝۱۷ آپ جواب دیجئے کہ ہاں ہاں اور تم ذلیل
(بھی) ۝۱۸ وہ تو صرف ایک روز کی جھڑکی ہے کہ یکایک یہ دیکھنے لگیں گے ۝۱۹ اور
کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی یہی جزا (سزا) کا دن ہے ۝۲۰ یہی فیصلہ کا دن
ہے جسے تم جھٹلاتے ہو ۝۲۱ ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور (جن) جن کی وہ
اللہ کے علاوہ پرستش کرتے تھے ۝۲۲ (ان سب کو) جمع کر کے انہیں دوزخ کی
راہ دکھا دو ۝۲۳ اور انہیں ٹھہرا لو، اس لئے کہ ان سے ضروری سوال کیئے جانے
والے ہیں ۝۲۴ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ (اس وقت) تم ایک دوسروں کی مدد نہیں
کرتے ۝۲۵ بلکہ وہ (سب کے سب) آج فرمانبردار بن گئے ۝۲۶ وہ ایک
دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کرنے لگیں گے ۝۲۷ کہیں گے کہ تم
ہمارے پاس ہماری دائیں طرف سے آتے تھے ۝۲۸ وہ جواب دیں گے کہ نہیں
بلکہ تم ہی ایماندار نہ تھے ۝۲۹ اور کچھ ہمارا زور تو تھا (ہی) نہیں، بلکہ تم (خود)
سرکش لوگ تھے ۝۳۰ اب تو ہم (سب) پر ہمارے رب کی بات ثابت ہو چکی کہ
ہم (عذاب) چکھنے والے ہیں ۝۳۱ پس ہم نے تمہیں گمراہ کیا ہم خود گمراہ ہی
تھے ۝۳۲ سو اب آج کے دن (سب کے سب) عذاب میں شریک ہیں ۝۳۳ ہم
گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں ۝۳۴ یہ وہ (لوگ) ہیں کہ جب ان
سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ سرکشی کرتے تھے ۝۳۵ اور کہتے
تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی بات پر چھوڑ دیں ۝۳۶ (نہیں
نہیں) بلکہ (نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا جانتے ہیں
۝۳۷ یقیناً تم دردناک عذاب (کا مزہ) چکھنے والے ہو ۝۳۸ تمہیں اسکا بدلہ دیا جائے
گا جو تم کرتے تھے ۝۳۹ مگر اللہ تعالیٰ کے خالص برگزیدہ بندے ۝۴۰ انہیں کے لئے
مقررہ روزی ہے ۝۴۱ (ہر طرح) کے میوے، اور باعزت و اکرام ہونگے ۝۴۲
نعمتوں والی جنتوں میں ۝۴۳ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے ۝۴۴

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا
فِيْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ
اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا
لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ
الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ
لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا
الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾
لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ
الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْ
اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ
لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا
مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا
اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ
قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

جاری شراب کے جام کا ان پر دور چل رہا ہوگا ﴿٤٥﴾ جو صاف شفاف اور پینے میں
لذیذ ہوگی ﴿٤٦﴾ نہ اس سے درد ہوگا اور نہ اسکے پینے سے بہکیں گے ﴿٤٧﴾ اور ان کے
پاس نیچی نظروں، بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہونگی ﴿٤٨﴾ ایسی جیسے چھپائے
ہوئے انڈے ﴿٤٩﴾ جنتی) ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے پوچھیں گے ﴿٥٠﴾ ان
میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا ﴿٥١﴾ جو (مجھ سے) کہا کرتا تھا
کیا تو (قیامت کے آنے کا) یقین کرنے والوں سے ہے؟ ﴿٥٢﴾ کیا جب ہم مر کر
مٹی اور ہڈی ہوجائیں گے کیا اسوقت ہم جزا دیئے جانے والے ہیں؟ ﴿٥٣﴾ کہے گا
تم چاہتے ہو کہ جھانک کر دیکھ لو؟ ﴿٥٤﴾ جھانکتے ہی اسے بیچوں بیچ جہنم میں (جلتا
ہوا) دیکھے گا ﴿٥٥﴾ کہے گا واللہ! قریب تھا کہ مجھے (بھی) برباد کردے ﴿٥٦﴾ اگر
میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی دوزخ میں حاضر کئے جانے والوں میں
ہوتا ﴿٥٧﴾ کیا (یہ صحیح ہے) ہم مرنے والے ہی نہیں؟ ﴿٥٨﴾ بجز پہلی ایک موت کے،
اور ہم نہ عذاب کیے جانے والے ہیں ﴿٥٩﴾ پھر تو (ظاہر بات ہے کہ) یہ بڑی
کامیابی ہے ﴿٦٠﴾ ایسی (کامیابی) کے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ﴿٦١﴾ کیا
یہ مہمانی اچھی ہے یا (زقوم) کا درخت ﴿٦٢﴾ جسے ہم نے ظالموں کے لئے سخت
آزمائش بنا رکھا ہے ﴿٦٣﴾ بیشک وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ﴿٦٤﴾ جسکے
خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں ﴿٦٥﴾ (جہنمی) اسی درخت میں سے
کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے ﴿٦٦﴾ پھر اس پر گرم کھولتا ہوا پانی پلایا
جائیگا ﴿٦٧﴾ پھر ان سب کا لوٹنا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہوگا ﴿٦٨﴾ یقین مانو!
کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو بہکا یا ہوا پایا ﴿٦٩﴾ یہ انہی کے نشان قدم پر
دوڑتے رہے ﴿٧٠﴾ ان سے پہلے بھی بہت سے اگلے بہک چکے ہیں ﴿٧١﴾ جن میں
ہم نے ڈرانے والے (رسول) بھیجے تھے ﴿٧٢﴾ اب تو دیکھ لے کہ جنہیں دھمکایا
گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا ﴿٧٣﴾ سوائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ﴿٧٤﴾

آیت: 57 تا 58 جہنمیوں کا حشر دیکھ کر جنتی کے دل میں رشک کا جذبہ مزید بیدار ہوجائے گا اور کہے گا کہ ہمیں جو جنت کی زندگی اور اُس کی نعمتیں ملی ہیں کیا یہ دائمی نہیں؟ اور اب ہمیں موت آنے والی نہیں؟ یہ استفہام تقریری ہے اب یہ زندگیاں دائمی ہیں۔

جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، نہ انہیں موت آئے گی کہ جہنم کے عذاب سے چھوٹ جائیں اور نہ ہمیں کہ جنت کی نعمتوں سے محروم ہوجائیں۔ جس طرح حدیث میں آتا ہے موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کردیا جائے گا کہ اب کسی کو موت نہیں آئے گی۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا
الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا
اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ
نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا
تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ
يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا
بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَ قَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ
حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾

اور ہمیں نوح (علیہ السلام) نے پکارا تو (دیکھ لو) ہم کیسے اچھے دعا قبول کرنے
والے ہیں (۷۵) ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو اس زبردست مصیبت سے بچا
لیا (۷۶) اور اس کی اولاد کو باقی رہنے والی بنا دی (۷۷) اور ہم نے اس کا (ذکر خیر)
پچھلوں میں باقی رکھا (۷۸) نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو (۷۹) ہم
نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں (۸۰) وہ ہمارے ایماندار بندوں میں
سے تھا (۸۱) پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا (۸۲) اور اس (نوح علیہ السلام) کی تابعداری
کرنے والوں میں سے (ہی) ابراہیم (علیہ السلام) (بھی) تھے (۸۳) جبکہ اپنے
رب کے پاس بے عیب دل لائے (۸۴) انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا
کہ تم کیا پوج رہے ہو؟ (۸۵) کیا تم اللہ کے سوا گھڑے ہوئے معبود چاہتے ہو؟ (۸۶) تو
یہ (بتلاؤ کہ) تم نے رب العالمین کو کیا سمجھ رکھا ہے؟ (۸۷) اب ابراہیم (علیہ السلام)
نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی (۸۸) اور کہا میں بیمار ہوں (۸۹) اس پر سب اس
سے منہ موڑے ہوئے واپس چلے گئے (۹۰) آپ (چپ چپاتے) ان کے
معبودوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے تم کھاتے کیوں نہیں؟ (۹۱) تمہیں کیا ہو گیا
بات نہیں کرتے ہو (۹۲) پھر تو (پوری قوت کے ساتھ) دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے
پر پل پڑے (۹۳) وہ (بت پرست) دوڑے بھاگے آپ کی طرف متوجہ ہوئے (۹۴)
تو آپ نے فرمایا تم انہیں پوجتے ہو جنہیں (خود) تم تراشتے ہو (۹۵) حالانکہ تمہیں
اور تمہاری بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے (۹۶) وہ کہنے لگے اس کے لئے
ایک مکان بناؤ اور اس (دھکتی ہوئی) آگ میں ڈال دو (۹۷) انہوں نے تو اس
(ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ مکر کرنا چاہا لیکن ہم نے انہیں کو نیچا کر دیا (۹۸) اپنے
پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا (۹۹) اے
میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما (۱۰۰) تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی
بشارت دی (۱۰۱) پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو
اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا کہ میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے
آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے
بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لایئے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر
کرنے والوں میں پائیں گے (۱۰۲) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا (۱۰۳)

آیت 103: ہر انسان کے منہ (چہرے) پر دو جبینیں (دائیں بائیں) ہوتی ہیں اور درمیان پیشانی (جَبْهَة) اس لیے (لِلْجَبِيْنِ) کا زیادہ صحیح
ترجمہ کروٹ پر ہے، یعنی اس طرح کروٹ پر لٹایا جس طرح جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کروٹ دیکر لٹایا جاتا ہے" پیشانی یا منہ کے بل لٹانے

وَ نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓـؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ
فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى
اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا
عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾
وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا
الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِمَا فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ
رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ
عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ
نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! ﴿۱۰۴﴾ یقیناً تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا
بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ﴿۱۰۵﴾ درحقیقت یہ کھلا امتحان
تھا ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا ﴿۱۰۷﴾ اور ہم نے ان کا ذکر
خیر پچھلوں میں باقی رکھا ﴿۱۰۸﴾ ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ ہم نیکوکاروں کو
اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے
تھا ﴿۱۱۱﴾ اور ہم نے اس کو اسحاق (علیہ السلام) نبی کی بشارت دی جو صالح لوگوں
میں سے ہوگا ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) پر برکتیں نازل
فرمائیں اور ان دونوں کی اولاد میں بعضے تو نیک بخت اور بعض اپنے نفس پر صریح
ظلم کرنے والے ہیں ﴿۱۱۳﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) پر بڑا
احسان کیا ﴿۱۱۴﴾ اور انہیں اور ان کی قوم کو بہت بڑے دکھ درد سے نجات دی ﴿۱۱۵﴾ اور
ان کی مدد کی تو وہی غالب رہے ﴿۱۱۶﴾ اور ہم نے انہیں (واضح اور) روشن کتاب
دی ﴿۱۱۷﴾ اور انہیں سیدھے راستے پر قائم رکھا ﴿۱۱۸﴾ اور ہم نے ان دونوں کے لئے
پیچھے آنے والوں میں یہ بات باقی رکھی ﴿۱۱۹﴾ کہ موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) پر
سلام ہو ﴿۱۲۰﴾ بیشک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ یقیناً دونوں
ہمارے مومن بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾ بیشک الیاس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں
میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرتے نہیں
ہو؟ ﴿۱۲۴﴾ کیا تم بعل (نامی بت) کو پکارتے ہو؟ اور سب سے بہتر خالق کو چھوڑ
دیتے ہو؟ ﴿۱۲۵﴾ اللہ جو تمہارے اگلے تمام باپ دادوں کا رب ہے ﴿۱۲۶﴾ لیکن قوم نے
انہیں جھٹلایا، پس وہ ضرور (عذاب میں) حاضر رکھے جائیں گے ﴿۱۲۷﴾ سوائے اللہ
تعالیٰ کے مخلص بندوں کے ﴿۱۲۸﴾ ہم نے الیاس (علیہ السلام) کا ذکر خیر پچھلوں
میں بھی باقی رکھا ﴿۱۲۹﴾ کہ الیاس پر سلام ہو ﴿۱۳۰﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح
بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۳۱﴾ بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے ﴿۱۳۲﴾ بیشک لوط
(علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾ ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں
کو سب کو نجات دی ﴿۱۳۴﴾ بجز اس بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں رہ گئی ﴿۱۳۵﴾

کا" ترجمہ اس لیے کیا جاتا ہے کہ مشہور ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وصیت کی کہ انہیں اس طرح لٹایا جائے کہ چہرہ سامنے نہ رہے جس سے پیار و شفقت کا جذبہ امر الٰہی پر غالب آنے کا امکان نہ رہے۔

آیت 107: یہ بڑا ذبیحہ ایک مینڈھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے جنت سے حضرت جبرائیل عزوجل تعالیٰ کے ذریعے سے بھیجا اسماعیل کی جگہ اسے ذبح کیا گیا اور اس سنت ابراہیمی کو قیامت تک قرب الٰہی کے حصول کا ایک ذریعہ اور عید الاضحیٰ کا ایک پسندیدہ عمل قرار دے دیا گیا۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ
بِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ
اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾
لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ
سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾

پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا ﴿١٣٦﴾ اور تم تو صبح ہونے پر ان کی بستیوں کے
پاس سے گزرتے ہو ﴿١٣٧﴾ اور رات کو بھی، کیا پھر بھی نہیں سمجھتے؟ ﴿١٣٨﴾ اور بلا شبہ
یونس (علیہ السلام) نبیوں میں سے تھے ﴿١٣٩﴾ جب بھاگ کر پہنچے بھری کشتی
پر ﴿١٤٠﴾ پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے ﴿١٤١﴾ تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا
اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگ گئے ﴿١٤٢﴾ پس اگر یہ پاکی بیان کرنے
والوں میں سے نہ ہوتے ﴿١٤٣﴾ تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے
پیٹ میں ہی رہتے ﴿١٤٤﴾ پس انہیں ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس
وقت بیمار تھے ﴿١٤٥﴾ اور ان پر سایہ کرنے والا ایک بیل دار درخت ہم نے اگاہ
دیا ﴿١٤٦﴾ اور ہم نے انہیں ایک لاکھ بلکہ اور زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا ﴿١٤٧﴾ پس
وہ ایمان لائے اور ہم نے انہیں ایک زمانہ تک عیش و عشرت دی ﴿١٤٨﴾

آیت:142 حضرت یونس علیہ السلام عراق کے علاقے نینوی (موجودہ موصل) میں نبی بنا کر بھیجے گئے یہ آشوریوں کا پایہ تخت تھا، انہوں نے ایک لاکھ بنو اسرائیلیوں کو قیدی بنا رکھا تھا، چنانچہ اُن کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالی نے اِن کی طرف حضرت یونس علیہ السلام کو بھیجا لیکن یہ قوم آپ پر ایمان نہیں لائی بالآخر اپنی قوم کو ڈرایا کہ عنقریب تم عذاب الٰہی کی گرفت میں آ جاؤ گے۔

عذاب میں تاخیر ہوئی تو اللہ کی اجازت کے بغیر اپنے طور پر وہاں سے نکل گئے اور سمندر پر جا کر ایک کشتی میں سوار ہو گئے اپنی علاقے سے نکل کر جانے کو اس لفظ سے تعبیر کیا جس طرح ایک غلام اپنے آقا سے بھاگ کر چلا جاتا ہے۔

کیوں کہ آپ بھی اللہ رب العزت کی اجازت کے بغیر اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے، کشتی سواروں اور مسافروں سے بھری ہوئی تھی، کشتی سمندر کی موجوں میں گھس گئی اور کھڑی ہو گئی چنانچہ اس کا وزن کم کرنے کے لیے آدھے آدمیوں کو کشتی سے سمندر میں پھینکنے کی تجویز سامنے آئی تاکہ کشتی میں سوار دیگر لوگوں کی جانیں بچ جائیں۔ لیکن یہ قربانی دینے کے لیے کوئی تیار نہیں تھا، اس لیے قرعہ اندازی کرنی پڑی، (ایسر التفاسیر) بعض کہتے ہیں کہ اس دور میں یہ بات مشہور تھی کہ کشتی گرداب میں اِس لیے پھنستی ہے جب کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر آ جاتا ہے چنانچہ اس مفرور کے لیے انہیں قرعہ اندازی کرنی پڑی، جس میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام آیا۔

اور وہ مغلوبین میں سے ہو گئے۔ یعنی (طوعاً و کرھاً) اپنے کو بھاگے ہوئے غلام کی طرح سمندر کی موجوں کے سپرد کرنا پڑا ادھر اللہ رب العزت نے مچھلی کو حکم دیا کہ وہ انہیں ثابت نگل لے اور یوں حضرت یونس علیہ السلام اللہ کے حکم سے مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے۔

یعنی توبہ و استغفار اور اللہ کی تسبیح بیان نہیں کرتے جیسا کہ انہوں نے ﴿لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ (الانبیاء:87) کہا ورنہ تو قیامت تک وہ مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔

آیت:145 جیسے ولادت کے وقت بچہ یا جانور کا چوزہ ہوتا ہے مضمحل، کمزور اور ناتواں تھے۔

آیت:146 يَقْطِيْنٍ ہر اس بیل کو کہتے ہیں جو اپنے تنے پر کھڑی نہیں ہوتی، جیسے لوکی، کدو، وغیرہ کی بیل۔ یعنی اس چٹیل میدان میں نہ کوئی درخت تھا نہ عمارت ایک سایہ دار بیل اُگا کر ہم نے ان کی حفاظت فرمائی۔

ان کے ایمان لانے کا بیان سورہ یونس ۹۸ کے حاشیے میں گزر چکا ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ
اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ
اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا
لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾
فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ
صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ
الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا
لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ
اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے
ہیں؟ ﴿۱۴۹﴾ یا یہ اس وقت موجود تھے جبکہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا ﴿۱۵۰﴾ آگاہ
رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی بہتان پردازی سے کہہ رہے ہیں ﴿۱۵۱﴾ کہ اللہ تعالیٰ کی
اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں ﴿۱۵۲﴾ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے بیٹیوں کو بیٹوں
پر ترجیح دی ﴿۱۵۳﴾ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے پھرتے ہو؟ ﴿۱۵۴﴾ کیا تم اس قدر بھی
نہیں سمجھتے؟ ﴿۱۵۵﴾ یا تمہارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل ہے ﴿۱۵۶﴾ تو جاؤ اگر سچے ہو
اپنی کتاب لے آؤ ﴿۱۵۷﴾ اور لوگوں نے تو اللہ کے اور جنات کے درمیان بھی قرابت
داری ٹھہرائی ہے، اور حالانکہ خود جنات کو معلوم ہے کہ وہ (اس عقیدے کے لوگ
عذاب کے سامنے) پیش کئے جائیں گے ﴿۱۵۸﴾ جو کچھ یہ (اللہ کے بارے میں)
بیان کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ بالکل پاک ہے ﴿۱۵۹﴾ سوائے! اللہ کے مخلص
بندوں کے ﴿۱۶۰﴾ یقین مانو کہ تم سب اور تمہارے معبودان (باطل) ﴿۱۶۱﴾ کسی ایک کو
بھی بہکا نہیں سکتے ﴿۱۶۲﴾ بجز اس کے جو جہنمی ہی ہے ﴿۱۶۳﴾ فرشتوں کا قول ہے کہ) ہم
میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے ﴿۱۶۴﴾ اور ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ
کھڑے ہیں ﴿۱۶۵﴾ اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہو ﴿۱۶۶﴾ کفار تو کہا کرتے تھے ﴿۱۶۷﴾
اگر ہمارے سامنے اگلے لوگوں کا ذکر ہوتا ﴿۱۶۸﴾ تو ہم بھی اللہ کے چیدہ بندے
بن جاتے ﴿۱۶۹﴾ عنقریب جان لیں گے ﴿۱۷۰﴾ اور البتہ ہمارا وعدہ پہلے ہی اپنے
رسولوں کے لئے صادر ہو چکا ہے ﴿۱۷۱﴾ کہ یقیناً وہ ہی مدد کئے جائیں گے ﴿۱۷۲﴾

آیت: 171 یعنی ان کی آرزو کے مطابق جب نبی کریم ﷺ ہادی بن کر آگئے، قرآنِ مجید بھی نازل کر دیا گیا تو ان پر ایمان لانے کے بجائے ان کا انکار کر دیا گیا۔ جیسے دوسرے مقام پر سورۃ المجادلۃ آیت 21 میں "اللہ نے یہ لکھ دیا کہ میں اور میرے رسول یقیناً غالب رہیں گے"۔

مومنوں کیلئے خلافتِ ربانی اور حیاتِ طیبہ کا وعدہ:

﴿كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ (المجادلة:21)

"خدا کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور ضرور غالب رہیں گے بیشک خدا زور آور (اور) زبردست ہے۔"

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

"جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔" (النحل:97)

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ

اور ہمارا ہی لشکر غالب (اور برتر) رہے گا﴿۱۷۳﴾ اب آپ کچھ دنوں تک منہ پھیر لیجئے﴿۱۷۴﴾ اور انہیں دیکھتے رہیئے اور یہ بھی آگے چل کر دیکھ لینگے﴿۱۷۵﴾ کیا ہمارے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں؟﴿۱۷۶﴾ سنو! جب ہمارا عذاب ان کے میدان میں اتر آئے گا اس وقت ان کی جن کو متنبہ کر دیا گیا تھا بڑی بری صبح ہوگی﴿۱۷۷﴾ آپ کچھ وقت

الْفٰسِقُوْنَ﴾ (النور:55)

"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے (اور) میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔"

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (المجالة:22)

"جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں جا داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہی گروہ خدا کا لشکر ہے (اور) سن لکھو کہ خدا ہی کا لشکر مراد حاصل کرنیوالا ہے۔"

﴿وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ﴾ (القصص:5)

" اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک کا) وارث کریں۔"

﴿اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ (الحج:40-41)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعہ اور (عیسائیوں کے) گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں خدا کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص خدا کی مدد کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے بیشک خدا توانا اور غالب ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے۔"

آیت:177 مسلمان جب خیبر پر حملہ کرنے گئے تو یہودی انہیں دیکھ کر گھبرا گئے جس پر نبی کریم ﷺ نے بھی (اللہ اکبر) کہہ کر فرمایا تھا "خیبر برباد ہو گیا" جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح بُری ہوتی ہے جن کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہوتا ہے۔'' بخاری، کتاب الصلوۃ، مسلم کتاب غزوہ خیبر)

حَتّٰى حِيْنٍ ۙ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اٰیاتها ۸۸ ۳۸ سُوْرَةُ صٓ مَکِّيَّةٌ ۳۸ رکوعاتها ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ؕ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّ
شِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ
مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ
هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۖ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا
لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى
اٰلِهَتِكُمْ ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ۖ﴿۶﴾ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ
الْاٰخِرَةِ ۖۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۖ﴿۷﴾ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ
بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ؕ﴿۸﴾
اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۚ﴿۹﴾ اَمْ لَهُمْ
مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ فَلْيَرْتَقُوْا فِی
الْاَسْبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿۱۱﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۲﴾ وَ ثَمُوْدُ
وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾ اِنْ كُلٌّ اِلَّا

تک ان کا خیال چھوڑ دیجئے ﴿۱۷۸﴾ اور دیکھتے رہیئے یہ بھی ابھی ابھی دیکھ لیں گے ﴿۱۷۹﴾
پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے (جو مشرک)
بیان کرتے ہیں ﴿۱۸۰﴾ پیغمبروں پر سلام ہے ﴿۱۸۱﴾ اور سب طرح کی تعریف اللہ کے
لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے ﴿۱۸۲﴾

سورۃ ص مکی ہے اس میں 88 آیات، 5 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ! اس نصیحت والے قرآن کی قسم ﴿۱﴾ بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے
ہیں ﴿۲﴾ ہم نے ان سے پہلے بھی بہت سی امتوں کو تباہ کر ڈالا انہوں نے ہر چند
چیخ پکار کی لیکن وہ وقت چھٹکارے کا نہ تھا ﴿۳﴾ اور کافروں کو اس بات پر تعجب ہوا
کہ ان ہی میں سے ایک انہیں ڈرانے والا آ گیا اور کہنے لگے کہ یہ تو جادوگر اور
جھوٹا ہے ﴿۴﴾ کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا واقعی یہ
بہت ہی عجیب بات ہے ﴿۵﴾ ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چلے کہ چلو جی اور اپنے
معبودوں پر جمے رہو یقیناً اس بات میں تو کوئی غرض ہے ﴿۶﴾ ہم نے تو یہ بات
پچھلے دین میں بھی نہیں سنی کچھ نہیں یہ تو صرف گھڑنت ہے ﴿۷﴾ کیا ہم سب میں
سے اسی پر کلام الٰہی کیا گیا ہے؟ دراصل یہ لوگ میری وحی کی طرف سے شک
میں ہیں بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) انہوں نے اب تک میرا عذاب چکھا ہی نہیں ﴿۸﴾ یا
کیا ان کے پاس تیرے زبردست فیاض رب کی رحمت کے خزانے ہیں ﴿۹﴾ یا
کیا آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہت ان ہی کی ہے، تو
پھر رسیاں تان کر چڑھ جائیں ﴿۱۰﴾ یہ بھی (بڑے بڑے) لشکروں میں سے
شکست پایا ہوا (چھوٹا سا) لشکر ہے ﴿۱۱﴾ ان سے پہلے بھی قوم نوح اور عاد اور
میخوں والے فرعون نے جھٹلایا تھا ﴿۱۲﴾ اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور اَیکہ کے
رہنے والوں نے بھی یہی (بڑے) تھے ﴿۱۳﴾ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا

آیت:179 یہ بطور تاکید دوبارہ فرمایا یا پہلے جملے سے مراد دنیا کا وہ عذاب ہے جو اہلِ مکہ پر بدر، احد اور دیگر جنگوں میں مسلمانوں کے ہاتھوں کافروں کے قتل وسلب کی صورت میں آیا اور دوسرے جملے میں اس عذاب کا ذکر ہے جس سے یہ کفار اور مشرکین آخرت میں دوچار ہوں گے۔

آیت:12 فرعون کو میخوں والا اس لیے کہا کہ وہ ظالم جب کسی پر غضبناک ہوتا، تو اُس کے ہاتھوں، پیروں، میں میخیں گاڑ دیتا، یا اس سے مقصد بصورا استعارہ اس کی قوت وشوکت اور حکومت کا اظہار ہے یعنی میخوں سے جس طرح کسی چیز کو مضبوط کر دیا جاتا ہے اس کا لشکر جرار اور اس کے پیرو کار بھی اس کی سلطنت کی قوت واستحکام کا باعث تھے۔

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ وَ مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ
يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ
ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ
بِالْعَشِيِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَ الطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ
شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَ هَلْ اَتٰىكَ
نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ
فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَ لَا تُشْطِطْ وَ اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَاۤ
اَخِيْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ
اَكْفِلْنِيْهَا وَ عَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ
اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ
اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ
ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا
جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا
تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾

جس نے رسولوں کو نہیں جھٹلا یا پس میری سزا ان پر ثابت ہوگئی ﴿۱۴﴾ انہیں صرف
ایک چیخ کا انتظار ہے جس میں کوئی توقف (اور ڈھیل) نہیں ہے ﴿۱۵﴾ اور انہوں
نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہماری سرنوشت تو ہمیں روز حساب سے پہلے ہی
دے دے ﴿۱۶﴾ آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد (علیہ
السلام) کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا ﴿۱۷﴾ ہم
نے پہاڑوں کو اس کے تابع کر رکھا تھا کہ اس کے ساتھ شام کو اور صبح کو تسبیح خوانی
کریں ﴿۱۸﴾ اور پرندوں کو بھی جمع ہو کر سب کے سب اس کے زیر فرمان رہتے ﴿۱۹﴾
اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا تھا اور اسے حکومت دی تھی اور بات کا
فیصلہ کرنا ﴿۲۰﴾ اور کیا تجھے جھگڑا کرنے والوں کی (بھی) خبر ملی؟ جبکہ وہ دیوار پھاند
کر محراب میں آ گئے ﴿۲۱﴾ جب یہ (حضرت) داؤد (علیہ السلام) کے پاس پہنچے،
پس یہ ان سے ڈر گئے انہوں نے کہا خوف نہ کیجئے! ہم دو فریق مقدمہ ہیں، ہم
میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، پس آپ ہمارے درمیان حق
کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور ناانصافی نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے ﴿۲۲﴾
(سنیئے) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک
ہی دنبی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک دنبی بھی مجھ ہی کو دے دے
اور مجھ پر بات میں بڑی سختی برتتا ہے ﴿۲۳﴾ آپ نے فرمایا! اس کا اپنی دنبیوں کے
ساتھ تیری ایک دنبی ملا لینے کا سوال بیشک تیرے اوپر ایک ظلم ہے اور اکثر
حصہ دار اور شریک (ایسے ہی ہوتے ہیں کہ) ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں،
سوائے ان کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے اور ایسے لوگ بہت
ہی کم ہیں اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا
ہے، پھر تو اپنے رب سے استغفار کرنے لگے اور عاجزی کرتے ہوئے گر
پڑے اور پوری طرح رجوع کیا ﴿۲۴﴾ پس ہم نے بھی ان کا وہ (قصور) معاف
کر دیا یقیناً وہ ہمارے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور بہت اچھے ٹھکانے والے
ہیں ﴿۲۵﴾ اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق
کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی
راہ سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے
لئے سخت عذاب ہے اس لئے انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے ﴿۲۶﴾

آیت: 21 تا 25 ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے داود علیہ السلام کے ایک فیصلے کا ذکر کیا ہے جو ان کی حکمت و دانائی، بالغ نظری اور اللہ سے ان کے شدت خوف پر دلالت کرتا ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَ
لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ
اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ؕ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ﴿۳۱﴾ فَقَالَ
اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ
بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَ
لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ
اَصَابَ ۙ﴿۳۶﴾ وَ الشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ۙ﴿۳۷﴾ وَّ اٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ
فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ
اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ وَ اذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ
نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ؕ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ
بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ
مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو ناحق پیدا نہیں کیا یہ
گمان تو کافروں کا ہے سو کافروں کے لئے خرابی ہے آگ کی ﴿۲۷﴾ کیا ہم ان
لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ)
زمین میں فساد مچاتے رہے، یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟ ﴿۲۸﴾ یہ
بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل فرمایا ہے کہ لوگ
اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں ﴿۲۹﴾ اور ہم نے
داؤد کو سلیمان (نامی فرزند) عطا فرمایا، جو بڑا اچھا بندہ تھا اور بیحد رجوع کرنے
والا تھا ﴿۳۰﴾ جب ان کے سامنے شام کے وقت تیز رو خاصے گھوڑے پیش کئے گئے
﴿۳۱﴾ تو کہنے لگے میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر ان گھوڑوں کی محبت کو ترجیح دی،
یہاں تک کہ (آفتاب) چھپ گیا ﴿۳۲﴾ ان (گھوڑوں) کو دوبارہ میرے سامنے
لاؤ! پھر تو پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا ﴿۳۳﴾ اور ہم نے سلیمان
(علیہ السلام) کی آزمائش کی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر اس نے
رجوع کیا ﴿۳۴﴾ کہا اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو
میرے سوا کسی (شخص) کے لائق نہ ہو تو بڑا ہی دینے والا ہے ﴿۳۵﴾ پس ہم نے ہوا
کو ان کے ماتحت کر دیا وہ آپ کے حکم سے جہاں آپ چاہتے نرمی سے پہنچا دیا
کرتی تھی ﴿۳۶﴾ اور (طاقتور) جنات کو بھی (ان کے ماتحت کر دیا) ہر عمارت بنانے
والے کو اور غوطہ خور کو ﴿۳۷﴾ اور دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے
﴿۳۸﴾ یہ ہے ہمارا عطیہ اب تو احسان کر یا روک رکھ، کچھ حساب نہیں ﴿۳۹﴾ ان کے
لئے ہمارے پاس بڑا تقرب ہے اور بہت اچھا ٹھکانا ہے ﴿۴۰﴾ اور ہمارے
بندے ایوب (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کر، جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا
کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے ﴿۴۱﴾ اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا
اور پینے کا پانی ہے ﴿۴۲﴾ اور ہم نے اسے اس کا پورا کنبہ عطا فرمایا بلکہ اتنا ہی اور
بھی اس کے ساتھ اپنی (خاص) رحمت سے، اور عقلمندوں کی نصیحت کے لئے ﴿۴۳﴾

آیت:42 اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی اور ان سے کہا زمین پر پیر مارو، جس سے ایک چشمہ جاری ہو گیا، اس کا پانی پینے اور غسل کرنے سے اندرونی بیماریاں، ظاہری بیماریاں دور ہو گئیں۔

آیت:43 ایوب علیہ السلام کو یہ سب کچھ ہم نے جو دوبارہ عطا کیا، تو اپنی رحمت خاص کے علاوہ اس کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ اہلِ دانش اس سے

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ
نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ
ذِكْرَى الدَّارِ ۚ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۷﴾
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؕ﴿۴۸﴾ هٰذَا
ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ
الْاَبْوَابُ ۚ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ
شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا
تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚ﴿۵۴﴾
هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۙ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ
الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۙ﴿۵۷﴾ وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ
اَزْوَاجٌ ؕ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا
النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ
فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا
ضِعْفًا فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ
الْاَشْرَارِ ؕ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ
ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۠﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ

اور اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا (جھاڑو) لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر
سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا، وہ بڑا نیک بندہ تھا اور بڑی ہی
رغبت رکھنے والا ﴿۴۴﴾ ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام)
کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے ﴿۴۵﴾ ہم نے انہیں
ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا ﴿۴۶﴾ یہ سب ہمارے
نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے ﴿۴۷﴾ اسماعیل، یسع اور ذوالکفل (علیہم
السلام) کا بھی ذکر کر دیجئے، یہ سب بہترین لوگ تھے ﴿۴۸﴾ یہ نصیحت ہے اور یقین
مانو کہ پرہیزگاروں کی بڑی اچھی جگہ ہے ﴿۴۹﴾ (یعنی ہمیشگی والی) جنتیں جن کے
دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے ہیں ﴿۵۰﴾ جن میں بافراغت تکیے لگائے بیٹھے
ہوئے طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کی شرابوں کی فرمائشیں کر رہے ہیں
﴿۵۱﴾ اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر حوریں ہوں گی ﴿۵۲﴾ یہ ہے جس کا وعدہ تم
سے حساب کے دن کے لئے کیا جاتا تھا ﴿۵۳﴾ بیشک روزیاں (خاص) ہمارا عطیہ
ہیں جن کا کبھی خاتمہ ہی نہیں ﴿۵۴﴾ یہ تو ہوئی جزا، (یاد رکھو کہ) سرکشوں کے لئے
بڑی بری جگہ ہے ﴿۵۵﴾ دوزخ ہے جس میں وہ جائیں گے (آہ) کیا ہی برا بچھونا
ہے ﴿۵۶﴾ یہ ہے، پس اسے چکھیں، گرم پانی اور پیپ ﴿۵۷﴾ اس کے علاوہ اور طرح
طرح کے عذاب ﴿۵۸﴾ یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانی والی
ہے، کوئی خوش آمدید ان کے لئے نہیں ہے یہی تو جہنم میں جانے والے ہیں ﴿۵۹﴾ وہ
کہیں گے بلکہ تم ہی ہو جن کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں ہے تم ہی نے تو اسے
پہلے ہی سے ہمارے سامنے لا رکھا تھا پس رہنے کی بڑی بری جگہ ہے ﴿۶۰﴾ وہ کہیں
گے اے ہمارے رب! جس نے (کفر کی رسم) ہمارے لئے پہلے سے نکالی ہو
اس کے حق میں جہنم کی دگنی سزا کر دے ﴿۶۱﴾ اور جہنمی کہیں گے کیا یہ بات ہے کہ وہ
لوگ ہمیں دکھائی نہیں دیتے جنہیں ہم برے لوگوں میں شمار کرتے تھے ﴿۶۲﴾ کیا
ہم نے ان کا مذاق بنا رکھا تھا یا ہماری نگاہیں ان سے ہٹ گئی ہیں ﴿۶۳﴾ یقین جانو
کہ دوزخیوں کا یہ جھگڑا ضرور ہی ہوگا ﴿۶۴﴾ کہہ دیجئے! کہ میں تو صرف خبردار کرنے

نصیحت حاصل کریں اور اس طرح صبر کریں جس طرح ایوب علیہ السلام نے کیا۔

آیت 44: بیماری کے ایام میں خدمت گزار بیوی کو کسی بات سے ناراض ہو کر حضرت ایوب علیہ السلام نے اسے سو کوڑے مارنے کی قسم کھالی تھی، صحت یاب ہونے کے بعد اللہ رب العزت نے فرمایا کہ سو تنکو والی جھاڑو لے کر ایک مرتبہ اسے مار دے، تیری قسم پوری ہو جائے گی۔

وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾
اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ
يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ
نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ
كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ
اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾
وَّ اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ
مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ
جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ

والا ہوں اور بجز اللہ واحد غالب کے کوئی لائق عبادت نہیں ﴿۶۵﴾ جو پروردگار ہے
آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، وہ زبردست اور بڑا بخشنے
والا ہے ﴿۶۶﴾ آپ کہہ دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے ﴿۶۷﴾ جس سے تم بے پروا ہو
رہے ہو ﴿۶۸﴾ مجھے ان بلند قدر فرشتوں کی (بات چیت کا) کوئی علم ہی نہیں جبکہ وہ
تکرار کررہے تھے ﴿۶۹﴾ میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں صاف صاف
آگاہ کردینے والا ہوں ﴿۷۰﴾ جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا میں
مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں ﴿۷۱﴾ سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں
اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا
﴿۷۲﴾ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿۷۳﴾ مگر ابلیس نے (نہ کیا)، اس نے تکبر کیا اور
وہ تھا کافروں میں سے ﴿۷۴﴾ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس! تجھے اسے سجدہ کرنے
سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا کیا تو کچھ گھمنڈ میں
آگیا ہے؟ یا تو بڑے درجے والوں میں سے ہے ﴿۷۵﴾ اس نے جواب دیا کہ میں
اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے بنایا، اور اسے مٹی سے بنایا ہے ﴿۷۶﴾ ارشاد
ہوا کہ تو یہاں سے نکل جا تو مردود ہوا ﴿۷۷﴾ اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت
و پھٹکار ہے ﴿۷۸﴾ کہنے لگا میرے رب مجھے لوگوں کے اٹھ کھڑے ہونے کے دن
تک مہلت دے ﴿۷۹﴾ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے ﴿۸۰﴾
متعین وقت کے دن تک ﴿۸۱﴾ کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً
بہکا دونگا ﴿۸۲﴾ بجز تیرے ان بندوں کے جو چیدہ اور پسندیدہ ہوں ﴿۸۳﴾ فرمایا سچ تو یہ
ہے، اور میں سچ ہی کہا کرتا ہوں ﴿۸۴﴾ کہ تجھ سے اور تیرے تمام ماننے والوں میں
(بھی) جہنم کو بھر دونگا ﴿۸۵﴾ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب

ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھی ایک معذور کمزور زانی کو سو کوڑوں کی جگہ تنکوں والی جھاڑو مار کر سزا دی۔ (مسند احمد (۵/۲۲۲) جس سے مخصوص صورتوں میں اس کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

آیت 72: یہ سجدہ تحیہ یا سجدۂ تعظیم ہے، سجدہ عبادت نہیں، یہ تعظیمی سجدہ پہلے جائز تھا، اسی لیے اللہ نے آدم علیہ السلام کے لیے فرشتوں کو اس کا حکم دیا۔ اب اسلام میں تعظیمی سجدہ بھی کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر یہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (مشکوٰۃ، کتاب نکاح، باب عشرۃ النساء، بحوالہ ترمذی وقال البانی)۔

مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝۸۶ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۸۷ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝۸۸

اٰیاتها ۷۵ ۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ۵۹ رکوعاتها ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝۲ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ
الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا
لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ
اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ
عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ
اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ
ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں ۝۸۶ یہ تمام جہان والوں
کے لئے سراسر نصیحت (وعبرت) ہے ۝۸۷ یقیناً تم اس کی حقیقت کو کچھ ہی وقت
کے بعد (صحیح طور پر) جان لوگے ۝۸۸

سورۃ زمر مکی ہے اس میں 75 آیات، 8 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب باحکمت کی طرف سے ہے ۝۱ یقیناً ہم نے
اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے پس آپ اللہ ہی کی
عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے ۝۲ خبردار! اللہ تعالیٰ ہی
کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور جن لوگوں نے
اس کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے
ہیں اس کا سچا فیصلہ اللہ خود کرے گا جھوٹے اور ناشکرے (لوگوں کو اللہ تعالیٰ راہ
نہیں دکھاتا ۝۳ اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اولاد ہی کا ہوتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے
چاہتا چن لیتا (لیکن) وہ تو پاک ہے، وہ وہی اللہ تعالیٰ ہے یگانہ اور قوت
والا ۝۴ نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمان اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر
اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر
ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے
والا ہے ۝۵ اس نے تم سب کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے پھر اسی سے اس کا
جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے (آٹھ نر و مادہ) اتارے وہ
تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا
ہے تین تین اندھیروں میں، یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اس کے لئے
بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بہک رہے ہو ۝۶

آیت: 1 اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی ہے کہ یہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہے جو ہر چیز پر غالب ہے اور اپنے تمام امور میں صاحبِ حکمت ہے اس کے منزل من اللہ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے یہ وہ کتاب برحق ہے جس میں توحید، نبوت، آخرت اور دیگر تمام اوامر ونواہی بیان کردیے گئے ہیں۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ آیت کے اس جزو میں اہلِ کفر اور اہلِ شرک کے لیے بہت بڑی دھمکی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم میں فرمایا:

﴿قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ﴾ ''آپ ﷺ کہہ دیجیے خوب مزے کرلو، تمہارا انجام آخر جہنم ہی ہے۔''

حدیث شریف میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ ہر رات سورۃ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت فرماتے تھے۔ (صحیحہ البانی فی صحیح الترمذی)

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ
اِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ
اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا
اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ
وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ
قَلِیْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ
سَاجِدًا وَّ قَآىِٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا
یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا
رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّیْۤ
اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ

اگر تم ناشکری کروتو (یادرکھو) کہ اللہ تعالیٰ تم (سب سے) بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری سے خوش نہیں اور اگر تم شکر کروتو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔ اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر تم سب کا لوٹنا تمہارے رب ہی کی طرف ہے۔ تمہیں وہ بتلا دے گا جو تم کرتے تھے۔ یقیناً وہ دلوں تک کی باتوں کا واقف ہے ۝ اور انسان کو جب کبھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوب رجوع ہوکر اپنے رب کو پکارتا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے نعمت عطا فرما دیتا ہے تو وہ اس سے پہلے جو دعا کرتا تھا اسے (بالکل بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے شریک مقرر کرنے لگتا ہے جس سے (اوروں کو بھی) اس کی راہ سے بہکائے، آپ کہہ دیجئے! کہ اپنے کفر کا فائدہ کچھ دن اور اٹھالو، (آخر) تو دوزخیوں میں ہونے والا ہے ۝ بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزراتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں اپنے رب کی طرف سے) ۝ کہہ دو کہ اے میرے ایمان والے بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کشادہ ہے صبر کرنے والے ہی کو ان کا پورا پورا بیشمار اجر دیا جاتا ہے ۝ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ اسی کے لئے عبادت خالص کرلوں ۝ اور مجھے حکم دیا گیا

آیت:10 اس آیت کریمہ میں نبی کریم ﷺ کے زمانے کے مومنوں کو ہر حال میں اپنے رب سے ڈرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اے وہ لوگوں جنہوں نے اللہ کی وحدانیت کی تصدیق کی ہے اپنے رب سے ڈرتے رہو، اس کی بندگی کرو اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، اور اس کے ساتھ غیروں کو شریک نہ بناؤ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کا سینہ قبول حق کے لیے کھول دیا جائے اُس آدمی کے مانند ہوسکتا ہے جس کے دِل پر مہر لگادی جائے اور اُس کا سینہ اتنا تنگ ہوجائے کہ قبولِ حق کی اِس میں گنجائش باقی نہ رہے، ایسے سخت دِل اور کفر وشرک میں بھٹکنے والوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ ان کے لیے ہلاکت و بربادی ہے ان کا حال اس مریض کا ہے جس کے لیے دوا باعث ہلاکت بن جائے قرآنِ کریم کو اللہ رب العزت نے تمام روحانی بیماریوں کا علاج بتایا ہے۔ اسے جب مومن سنتا ہے تو اس کے دل پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے اور اسے نئی زندگی مل جاتی ہے لیکن سخت دل کافروں اور مشرکوں پر اس کا اثر معکوس ہوتا ہے۔

ان کے دل کی سختی مزید بڑھ جاتی ہے اور ان پر موت طاری ہوجاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی ہدایت ممکن نہیں، کیوں کہ وہ کھلی گمراہی میں پڑھ چکے ہوتے ہیں۔

آیت:11 تا 15 علمی افادات:

اے نبی! کہہ دیجیے کہ: میں اللہ کیلئے اخلاص عقیدہ، اخلاص اطاعت اور اخلاص عبادت کا پابند ہوں۔ دین اسلام کی کلیات ہوں یا جزئیات، ان کا

تعلق عقائد سے ہو یا اعمال سے...... مجھے اپنا دین ہمہ قسم شرک فی الا لوہیت، شرک فی الربوبیت، شرک فی الاسماء والصفات اور شرک فی الاطاعت سے یکسر پاک رکھ کر اپنی لسانی، بدنی اور مالی عبادات خالصتاً ایک اللہ وحدہ لاشریک لہ کیلئے بالکل خالص رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ کہ: میں خود بھی اس کا پابند ہوں اور امت کو بھی اخلاص کی بنیادوں پر قائم عقیدہ توحید پر کاربند رہنے کی دعوت دوں مجھے پابند کیا گیا ہے کہ عقیدۂ توحید کو ہمہ قسم شرک۔ اکبر تو کجا اصغر۔ کی الائشوں، ملاوٹوں سے بچا کر رکھوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا غیرت والا ہے وہ اپنی ذات، صفات، افعال اور حقوق میں کسی بڑے سے بڑے کی شراکت ہرگز قبول نہیں کرتا، حتی کہ اپنے محبوب اور پیارے نبی ﷺ کے بارے میں قرآن کی زبان میں یہ فیصلہ سنا کر رہتی دنیا تک کیلئے راہنمائی کا اسوہ پیش کر دیا فرمایا کہ: اے نبی ﷺ دنیا کو بتادیجیے کہ مجھے بھی اللہ کی طرف سے یہی پیغام ملا ہے کہ ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ چونکہ یہ میرے حق اور میری غیرت کا معاملہ ہے تو آپ کو بھی باور کرادوں کہ: آپ بھی اگر حالانکہ آپ سے اس کا صدور ہرگز ہرگز ممکن نہیں پھر بھی۔ شرک کریں گے تو سارے اعمال اکارت کر کے رکھ دوں گا۔

لہذا: معلم انسانیت، نبی رحمت، خود تعمیل حکم کی مجسم مثال اور اسوۂ حسنہ بن کر اس اعزاز کا اعلان فرماتے ہیں کہ:

﴿وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ﴾

مجھے اللہ کا مطیع وفرمانبردار بندہ بن جانے اور وہ بھی حکم ملتے ہی، بلا تاخیر، بلا پس وپیش، ادنی تأمل وتردد کیے بغیر، ہر ایک سے پہلے، باقی سبھوں پر سبقت لیجا کر اعلان اسلام کرنے کا اعزاز لینے کا حکم ملا ہے۔ اور میں اس پر پورا بھی اترا ہوں لہذا میرے محب، میرے مطیع، مجھ پر فدا ہو جانے کے دعویدار بھی ہمہ قسم شرک کی الائشوں سے اپنے عقیدۂ توحید کو پاک صاف رکھ کر جلدی سے اللہ کے لئے سچے مومن بن جائیں۔ غیر اللہ کا پلہ چھوڑیں اور اللہ کے لڑ لگ جائیں، اللہ ہی کیساتھ جڑ کر رہیں کیونکہ عقیدۂ توحید سے سر مو انحراف بھی یوم عظیم کے عذاب کے منہ میں جا گرائے گا۔ العیاذ باللہ

اسی لئے اعلان فرما دیا کہ: اے اہل زیغ وباطل، اے بت پرستو اور غیر اللہ کے پجاریو! ﴿فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ﴾ تم چاہے جس جس کی عبادت وعقیدت میں دردر کی ٹھوکریں کھاتے پھرو، یہاں وہاں ایڑیاں رگڑتے پھرو، جس جس کے مرضی لڑ لگے رہو...... میں تو اپنا دین صرف اسی اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کیلئے خالص رکھ کر اپنے رب کا مطیع فرمان بندہ بن کر جینے پر نازاں وشاداں ہی رہوں گا۔

گونا گوں مواعظ ونصائح پر مشتمل اصحاب کہف کے اس پر مغز واقعہ کی تفصیلات کا احاطہ کرنا ہر چند ہمارا مقصود نہیں، البتہ اس سے مستفاد دروس وعبر کا اجمالی تذکرہ یقینا فائدہ مند ثابت ہوگا، ذیل میں اس سلسلے کی ایک کوشش نذر قارئین کرتے ہیں:

اصحاب کہف سے مستفاد دروس ومواعظ:

☐ اصحاب کہف کو مدت مدید تک گہری نیند، یا ایک اور قول کے مطابق موت کی نیند سلائے رکھنے کے بعد پھر سے بیدار یا زندہ کر دینے کو بیشتر عظیم ترین شاہکار ہائے قدرت ربانی کے تناظر میں دیکھا جائے مثلاً: بمقابلہ تخلیق ارض وسماء، بمقابلہ ایجاد کائنات، بمقابلہ تعاقب لیل ونہار اور بمقابلہ گردش شمس وقمر ودیگر عجائبات تخلیق وصناعی اور ان میں تدبیر وتصرف تو معلوم ہوگا کہ یہ امر کوئی عجوبہ نہیں، ہاں اتنا ضرور ہے کہ ''کانوا من آیاتنا عجباً'' بلکہ دیگر یگانۂ روزگار عجائبات کون ومکان، تعجب خیزی وحیرت انگیزی میں اس سے بھی کہیں زیادہ اللہ کی قدرت ووحدانیت کی عکاس ہیں، لہذا اے نبی! اہل کفر والحاد کی نظر میں ایسے پیچیدہ اعتراضات، شبہات یا سوالات سے دل گرفتہ نہ ہوں بلکہ انہیں حقیقت حال بتائیں اور باور کرائیں کہ جس رب نے اصحاب کہف کو اس طرح سلا دے کر دوبارہ اٹھا بٹھایا وہ رب موت کے بعد سب کو دوبارہ جی اٹھانے پر مکمل قادر وبا اختیار ہے۔

☐ اس وقت کے اسلام دشمن بت پرست وقیانوس نامی حکمران کے اہل ایمان کیخلاف سفاکانہ ظلم وستم کے ڈر سے کچھ مومن نوجوان اپنے ایمان کی حفاظت کے پیش نظر دار الکفر سے ہجرت کر کے محفوظ جگہ کی تلاش میں نکلے تھے......اور نتیجے میں یہ واقعہ پیش آیا، جس سے دار الکفر کو چھوڑ

دینے اور وہاں سے ہجرت کر جانے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، بھلے اس میں ملک وقوم دیار وامصار، اہل وعیال، اعزاء واقارب اور اپنے پیاروں کو ٹھوکر بھی کیوں نہ مارنا پڑے لیکن دین وایمان پر سودے بازی قطعاً گوارہ نہیں، یاد رہے کہ: معاشرتی زندگی سے منہ موڑ کر خلوت نشینی اختیار کر لینا شرعاً ناجائز ہے۔ البتہ ایمان بچانے کیلئے نقل مکانی کر لینے کا تعین دین وایمان کی بقاء وحفاظت کی امکانی صورتوں کے پیش نظر کرنا جائز ہے۔

☐ ایمان سے سرشار نوجوانوں کی چھوٹی سی یہ جماعت ایمان دشمن حکمران اور اس کے سفاک عملے سے بچ نکلے اور غار میں جا پناہ لی لہذا جب نہ کوئی غمخوار رہے اور نہ مددگار، وہ بارگاہ الہ میں مجسم دعا بنے نظر آتے ہیں ان کی التجا صرف یہ ہے کہ:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا﴾ (الكهف:10)

" اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔"

نہ کوئی سہارا دینے والا ہو اور نہ ڈھارس بندھانے والا، اور ایسے میں یہ فطری حقیقت خود کو منوا رہی ہو کہ: کوئی اور نہیں بلکہ صرف اللہ......تو بندے کو پیکر دعا بن کر اس وحدہ لاشریک حاجت روا ومشکل کشا کے سامنے دعا کا پیکر بن جانا چاہیے......تو اس طرح پھر بیڑا پار ہو جائے گا۔

☐ غار میں پناہ لینے والوں کو رب تعالیٰ نے ۳۰۹ سال تک [فضر بنا علی آذانھم] والی گہری نیند سلائے رکھ کر پھر سے زندہ سلامت اٹھا کھڑا کیا، تا کہ علم غیب کا حقیقی راز ہر کس وناکس پر عیاں ہو جائے، اب دونوں فریق: خود اصحاب کہف اور دوسرے اس زمانہ کے لوگ کسی کو بھی ان کے سوئے رہنے کی مدت کے صحیح تعین کا اندازہ ہو ہی نہیں سکا۔

﴿لِنَعۡلَمَ اَىُّ الۡحِزۡبَيۡنِ اَحۡصٰى لِمَا لَبِثُوۡۤا اَمَدًا﴾ (الكهف:12)

" تا کہ معلوم کریں کہ جتنی مدت وہ (غار میں) رہے دونوں جماعتوں میں سے اس کی مقدار کس کو خوب یاد ہے۔''

علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ماسوائے اللہ کوئی بھی غیب سے متعلق کچھ نہیں جانتا، الا یہ کہ خود اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی ورسول کو جو اور جتنا بذریعہ وحی بتا دے اور بس!

☐ ان نوجوانان ملت کے اوصاف مومنانہ:

أ۔ "إنهم فتية" وہ نوخیز جوان تھے۔

عہد شباب اور نوخیزی عمر کا زمانہ ہی کچھ کر دکھانے کا وقت ہوتا ہے جسے ہم آوارگی اور کھیل تماشے کی عمر سمجھتے ہیں جبکہ اہل صلاح وتقوی اسی عمر میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہیں، مثلاً: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًى يَّذۡكُرُهُمۡ يُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِيۡمُ ؕ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰٓى اَعۡيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡهَدُوۡنَ﴾ (الأنبياء:60-61)

" لوگوں نے کہا کہ ہم نے ایک جوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اس کو ابراہیم کہتے ہیں وہ بولے کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تا کہ وہ گواہ رہیں"

بتان باطلہ اور زمینی مزعومہ خداؤوں کو ابراہیم علیہ السلام نے جب زمین بوس کر دیا تو خدایان باطلہ کے پرستار سر جوڑ کے بیٹھے سوچ وبچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ'' ہو نہ ہو، یہ اسی نوجوان کا ہی کرتوت لگتا ہے جو ہمیشہ ان کے خلاف بولتا رہتا ہے۔

﴿وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِفَتٰٮهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤى اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا﴾ (الكهف:60)

" اور جب موسیٰ نے اپنے (جوان) شاگرد سے کہا کہ جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں ہٹنے کا نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں"

اس آیت میں رسول الٰہی موسی علیہ السلام کی خدمت کا سہرا بھی ایک نوجوان کے سر بندھا نظر آتا ہے، نوجوانوں کو اہل حق پیشواؤں راہنماؤں کے ساتھ جڑے رہنے اور راہ حق پر ڈٹے رہنا چاہیے۔

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِیْ ﴿۱۴﴾
فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا
اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ
ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا
الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰی ۚ فَبَشِّرْ
عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ

ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں ﴿۱۲﴾ کہہ دیجئے! کہ مجھے تو اپنے
رب کی نافرمانی کرتے ہوئے بڑے دن کے عذاب کا خوف لگتا ہے ﴿۱۳﴾ کہہ
دیجئے! کہ میں تو خالص کر کے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں ﴿۱۴﴾ تم
اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو کہہ دیجئے! کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جو
اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال دیں گے، یاد رکھو کہ
کھلم کھلا نقصان یہی ہے ﴿۱۵﴾ انہیں نیچے اوپر سے آگ کے شعلے مثل سائبان کے
ڈھانک رہے ہونگے یہی (عذاب) ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا
ہے اے میرے بندو! پس مجھ سے ڈرتے رہو ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے طاغوت کی
عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوشخبری کے
مستحق ہیں، میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے ﴿۱۷﴾ جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں
پھر جو بہترین بات ہو اس پر عمل کرتے ہیں یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت
کی اور یہی عقلمند بھی ہیں ﴿۱۸﴾ بھلا جس شخص پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے

آیت:17 تا 18 علمی افادات:

یہ آیات غیر اللہ کی پوجا سے بیزار اور ''لا الٰہ الا اللہ'' کے سچے جذبہ سے سرشار ان تین جویانِ حق کی مدح میں ہیں جنہوں نے زمانۂ جاہلیت سے ہی تلاش وجستجوئے حق کیلئے سرفروشانہ تاریخ رقم کی تھی یعنی: زید بن عمرو بن نفیل، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی ونرضا ہم ویسے ان کا مصداق شرک وکفر سے گریزاں تمام اہل توحید وسنت ہیں۔ان عظیم ہستیوں کے بارے میں مفید معلومات متعلقہ کتب میں دیکھیے:

﴿وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (یوسف:22)

"اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانائی اور علم بخشا۔اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلا دیا کرتے ہیں۔"

ب۔ ﴿اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ هُدًی﴾ (الکہف:13)

"وہ کئی جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی تھی۔"

اہل ایمان کی ایمانیات اور ہدایت یابی میں اضافہ ونقص یعنی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کو ایمانی بصیرت کی عطا سے اعمال صالحہ پر مداومت، پختگی اور جوشِ صلاح وتقوی کی بدولت اپنے انعام ''وزدنا ہم ھدی'' سے متصف کر دیا۔

ج۔ ﴿وَّ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ﴾ (الکہف:14) "اور ان کے دلوں کو مربوط (یعنی مضبوط) کر دیا۔"

جب کوئی اللہ کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا ہو جاتا ہے، جب اصحاب کہف اللہ کیلئے چل نکلے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں قوت وعزیمت دی، ہمت بخشی، صبر وثبات عنایت فرمایا، ان کے دلوں کو مجتمع فرما کر باہم ایک قلب وجان بنا دیا، اب ان کی سمت ایک، دعوی ایک، نعرہ ایک اور وہ سب باہم شیر وشکر بصورت ایک جماعت، اور جسد واحد کا نمونہ بن گئے۔

كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ | تو کیا آپ اسے جو دوزخ میں ہے چھڑا سکتے ہیں ﴿۱۹﴾ ہاں وہ لوگ جو اپنے رب

اسی طرح اللہ والے یک جان، یک زبان اور باہم [فأصبحتم بنعمته إخوانا] بھائی بھائی اور سب اللہ کے دین کے سپاہی ہو جاتے ہیں۔

د۔ ﴿اِذْ قَامُوْا﴾ ''جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔''

غلبۂ توحید اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کیلئے سرگرمِ عمل ہو جانا اور اس کارِ نبوت کیلئے تن من دھن کی بازی لگا دینا مقصودِ فطرت ہے، تبھی تو اصحاب کہف کیلئے اللہ کی طرف سے تعریفی سند میں ان کے اٹھ کھڑے ہونے کا ذکر ہے۔ بیٹھے بٹھائے، صرف زبانی جمع خرچ سے مقاصد کا حصول کبھی ممکن نہیں ہوسکتا، اگر مشوروں، چہ مگوئیوں اور مباحثوں پر اکتفاء کر کے نتائج کی امید رکھی جائے تو یہ کسی دیوانے کے خواب سے کم نہیں۔

﴿فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا﴾ (الکھف:14)

"جب وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا مالک ہے ہم اس کے سوا کسی کو معبود (سمجھ کر) نہ پکاریں گے (اگر ایسا کیا) تو اس وقت ہم نے بعید از عقل بات کہی۔"

دعوت وعزیمت، قوت وشکیمت، عزم وحوصلہ اور پامردی وبے جگری سے، بلاخوف وخطر اللہ کے دشمنوں کے سامنے اصحاب جبہ ودستار کو بھی اور اربابِ اختیار واقتدار کو بھی برملا دعوتِ دین دینا اور آسمان وزمین کے خالق ومالک کو اپنا رب ماننے کا بانگِ دہل اعلان کرنا، اصحاب کہف کا رہتی دنیا تک کیلئے دیا ہوا درسِ توحید ہے۔

لہذا اللہ کی حاکمیت، اللہ کی الوہیت کا اعلان کرو اور غیر اللہ کے عزائم چکنا چور کر ڈالو!

☐ اللہ پر ایمان لانے، توکل کرنے اور اللہ کیلئے ہر دکھ سہہ جانے والوں پر اللہ کی نوازشات

ا۔ اصحاب کہف کو دھوپ کی تیزی سے محفوظ رکھنے کیلئے، اللہ کے حکم سے سورج کا دن کے پہلے اور پچھلے پہر میں دائیں اور بائیں جانب سے ہو ہو کر گزرنا نیز: حرارت وطمازت اور دوسری طرف برودت کی، اسی طرح یبوست اور رطوبت کی احتیاج کا فطری عمل برقرار ہے۔

ب۔ دیکھنے والوں کو ان کا جاگتے ہوؤں کے انداز میں نظر آنا...... حالانکہ وہ تو گہری نیند میں سلائے گئے ہیں ﴿وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ﴾ "اور تم ان کو خیال کرو کہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ تو سوتے ہیں۔"

ج۔ غار کے منہ پر چوکیداری پر مامور کتے کو بازو پھیلائے، سر اٹھا کے بیٹھے، جاگتے ہوئے کے جیسا دکھانا، جبکہ وہ بھی اس عرصہ میں سلا دیا گیا تھا ﴿وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ﴾ "اور ان کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔"

د۔ ان کی کروٹیں بدلتے رہنا، کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں سائیڈ پر تاکہ زمین ان کے جسموں کو گلا دینے یا مٹی میں مٹی کر لینے کا اپنا خاصہ نہ دکھا دے۔

ھ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بارعب اور ایسا پر ہیبت بنا کے سلایا کہ مبادا کوئی دیکھے تو مارے خوف اور دہشت کے وہاں سے بے ساختہ بھاگ کھڑا ہو۔ گویا: اللہ کے بندے (ایسی حالت میں بھی) اعداء کو خوفزدہ رکھے رہتے ہیں۔

☐ اصحاب کہف کے واقعہ کا لب لباب یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے زندگی بھی اور موت بھی، اور اسی طرح وہ جب کسی کو موت دے دیتا ہے تو اسے دوبارہ اٹھا لینے پر مکمل قادر وبا اختیار ہے، وہ ضرور روزِ محشر ہر ایک کو حساب وکتاب کے ذریعہ جزاء وسزاء دے گا، جو جنت یا دوزخ کی شکل میں ان کیلئے ابدالآباد تک جاری رہے گی۔

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ
بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ
اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ
الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ
الْخِزْيَ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ
رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

سے ڈرتے رہے ان کے لئے بالا خانے ہیں جن کے اوپر بھی بنے بنائے بالا
خانے ہیں اور ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں رب کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی
نہیں کرتا ﴿۲۰﴾ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور
اسے زمین کی سوتوں میں پہنچاتا ہے پھر اسی کے ذریعے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا
ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور آپ انہیں زرد رنگ میں دیکھتے ہیں پھر انہیں
ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اس میں عقلمندوں کیلئے بہت زیادہ نصیحت ہے ﴿۲۱﴾ کیا وہ
شخص جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے پس وہ اپنے
پروردگار کی طرف سے ایک نور پر ہے اور ہلاکی ہے ان پر جن کے دل یاد الٰہی سے
(اثر نہیں لیتے) بلکہ سخت ہو گئے ہیں یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں ﴿۲۲﴾
اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی
اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو
جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ
کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ذریعے
جسے چاہے راہ راست پر لگا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی
کوئی نہیں ﴿۲۳﴾ بھلا جو شخص قیامت کے دن ان کے بدترین عذاب کی (ڈھال)
اپنے منہ کو بنائے گا (ایسے) ظالموں سے کہا جائے گا اپنے کئے کا (وبال)
چکھو ﴿۲۴﴾ ان سے پہلے والوں نے بھی جھٹلایا، پھر وہاں سے عذاب آ پڑا جہاں
سے ان کو خیال بھی نہ تھا ﴿۲۵﴾ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگانی دنیا میں رسوائی کا مزہ
چکھایا اور ابھی آخرت کا تو بڑا بھاری عذاب ہے کاش کہ یہ لوگ سمجھ لیں ﴿۲۶﴾ اور
یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثالیں بیان کر دی ہیں کیا
عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں ﴿۲۷﴾ قرآن ہے عربی میں جس میں کوئی کجی نہیں،
ہوسکتا ہے کہ پرہیزگاری اختیار کر لیں ﴿۲۸﴾ اللہ تعالیٰ مثال بیان فرما رہا ہے کہ ایک
وہ شخص جس میں بہت سے باہم ضد رکھنے والے ساجھی ہیں، اور دوسرا وہ شخص جو
صرف ایک ہی کا (غلام) ہے، کیا یہ دونوں صفت میں یکساں ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی
کے لئے سب تعریف ہے بات یہ ہے کہ ان میں اکثر لوگ سمجھتے نہیں ﴿۲۹﴾ یقیناً خود
آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ پھر تم سب قیامت
کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑو گے ﴿۳۱﴾

آیت: 31 اس آیت کا مفہوم ہے کہ اے میرے نبی ﷺ قیامت کے دن آپ اپنے رب سے لوگوں کے بارے میں بتائیں گے کہ آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت اِن تک پہنچادی تھی اور کفار و مشرکین انکار کریں گے اور عذاب سے بچنے کے لیے کہیں گے کہ ہمیں اسلام کی دعوت پہنچی ہی نہیں تھی۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ (۳۲) وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ
صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۳۳) لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ (۳۴) لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ
الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ (۳۵) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (۳۶) وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ (۳۷) وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ
كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ (۳۸) قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (۳۹) مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ
يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ (۴۰) اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ
عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ (۴۱) اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا
الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (۴۲) اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے؟ اور سچا دین جب اس
کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتائے؟ کیا ایسے کفار کے لئے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟ (۳۲)
اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں (۳۳)
ان کے لئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں، نیک لوگوں کا یہی
بدلہ ہے (۳۴) تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک
کام انہوں نے کئے ہیں ان کا اچھا بدلہ عطا فرمائے (۳۵) کیا اللہ تعالیٰ اپنے
بندے کے لئے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں
اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں (۳۶) اور جسے وہ
ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ تعالیٰ غالب اور بدلہ لینے والا
نہیں ہے؟ (۳۷) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟
تو یقیناً وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے آپ ان سے کہئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ
جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس
کے نقصان کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر مہربانی کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی
مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ آپ کہہ دیں کہ اللہ مجھے کافی ہے توکل کرنے والے
اسی پر توکل کرتے ہیں (۳۸) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کئے جاؤ
میں بھی عمل کر رہا ہوں ابھی ابھی تم جان لو گے (۳۹) کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب
آتا ہے اور کس پر دائمی مار اور ہمیشگی کی سزا ہوتی ہے (۴۰) آپ پر ہم نے حق کے
ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لئے نازل فرمائی ہے، پس جو شخص راہ راست پر آ جائے
اس کے اپنے لئے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اسی پر
ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں (۴۱) اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور
جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے پھر جن پر موت
کا حکم لگ چکا ہے انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری (روحوں) کو ایک مقرر وقت
تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے غور کرنے والوں کے لئے اس میں یقیناً بہت نشانیاں
ہیں (۴۲) کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (اوروں) کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟

آیت: 42 یہ وفات کبریٰ ہے کہ روح قبض کر لی جاتی ہے واپس نہیں آتی۔ جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا، تو سونے کے وقت کے لیے اُن کی روح قبض کر کے انہیں وفات صغریٰ سے دوچار کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جب تک ان کا وقت مدعو نہیں آتا، اس وقت تک کے لیے اُن کی روحیں واپس ہوتی رہتی ہیں یہ وفات صغریٰ ہے یہی مضمون سورۃ الانعام ۶۰ /۶۱ میں بیان کیا گیا ہے، تاہم وہاں وفات صغریٰ کا پہلے اور وفات کبریٰ کا بعد میں

قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤٣ قُلْ لِّلّٰهِ
الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝٤٤ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٤٥ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ
وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ۝٤٦ وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ
مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝٤٧ وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٤٨ فَاِذَا مَسَّ
الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ
عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٩ قَدْ قَالَهَا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٥٠ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ

آپ کہہ دیجئے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں ۝٤٣
کہہ دیجئے! کہ تمام سفارش کا مختار اللہ ہی ہے تمام آسمانوں اور زمین کا راج اسی
کے لئے ہے تم سب اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ۝٤٤ جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا
جائے تو ان لوگوں کے دل نفرت کرنے لگتے ہیں اور جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے
اور جب اس کے سوا (اور کا) کیا جائے تو ان کے دل کھل کر خوش ہو جاتے ہیں ۝٤٥
آپ کہہ دیجئے! کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے
کھلے کو جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ
الجھ رہے تھے ۝٤٦ اگر ظلم کرنے والوں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو روئے زمین پر
ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو، تو بھی بدترین سزا کے بدلے میں قیامت کے
دن یہ سب کچھ دے دیں اور ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا
گمان بھی انہیں نہ ہوگا ۝٤٧ جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس کی برائیاں ان پر کھل پڑیں
گی اور جس کا وہ مذاق کرتے تھے وہ انہیں آگھیرے گا ۝٤٨ انسان کو جب کوئی
تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے کوئی
نعمت عطا فرما دیں تو کہنے لگتا ہے کہ اسے تو میں محض اپنے علم کی وجہ سے دیا گیا
ہوں بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ بے علم ہیں ۝٤٩ ان سے اگلے
بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کاروائی ان کے کچھ کام نہ آئی ۝٥٠ پھر ان کی
تمام برائیاں ان پر آن پڑیں، اوران میں سے بھی جو گناہ گار ہیں ان کی کی ہوئی

ہے جب کے یہاں پہلے۔ یعنی یہ روح کا قبض اور اس کا ارسال اور توَفّی اور احیاء اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور قیامت والے دن وہ مُردوں کو بھی زندہ فرمائے گا۔

آیت:53 شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ آیت قرآن کریم کی سب سے زیادہ امید بھری آیت ہے اس میں اللہ نے بندوں کی نسبت اپنی طرف کی ہے اور پھر انہیں گناہوں کے ارتکاب میں حد سے متجاوز ہونے کی صورت میں اپنی رحمت سے ناامید ہونے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہہ کر مزید کرم فرمایا کہ وہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے یہ آیتِ کریمہ کافر و مومن تمام گناہگاروں کو توبہ کی دعوت دیتی ہے اور خبر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

آیت:59 حدیث میں ہے: (الکبر بطر الحق وغمط الناس) حق کا انکار اور لوگوں کو حقیر سمجھنا (کبر ہے) یہ استفہام تقریری ہے، یعنی اللہ کی اطاعت سے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر وبیانہ)

آیت:67 حدیث میں آتا ہے یہودی عالم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا کہا کہ ہم اللہ کی بابت (کتابوں) میں یہ بات پاتے ہیں کہ قیامت

سَيُصِيبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ
يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى
اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا
لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَ اتَّبِعُوْٓا
اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى
عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾ اَوْ
تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ
تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٨﴾ بَلٰى قَدْ
جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٩﴾ وَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٦٠﴾ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ

برائیاں بھی اب ان پر آ پڑیں گی، یہ (ہمیں) ہرا دینے والے نہیں ﴿٥١﴾ کیا انہیں
یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ
(بھی) ایمان لانے والوں کے لئے اس میں (بڑی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿٥٢﴾
(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر
زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالیٰ سارے
گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی، بخشش بڑی رحمت والا ہے ﴿٥٣﴾ تم
(سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کئے جاؤ اس
سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے ﴿٥٤﴾ اور
پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس سے پہلے کہ تم
پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو ﴿٥٥﴾ (ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص
کہے ہائے افسوس، اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ
میں تو مذاق اڑانے والوں میں رہا ﴿٥٦﴾ یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی
پارسا لوگوں میں ہوتا ﴿٥٧﴾ یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا
ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا ﴿٥٨﴾ ہاں (ہاں) بیشک تیرے پاس میری
آیتیں پہنچ چکی تھیں جنہیں تو نے جھٹلایا اور غرور تکبر کیا اور تو تھا ہی کافروں میں ﴿٥٩﴾
اور جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ قیامت کے دن
ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ﴿٦٠﴾
اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی انہیں اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے ساتھ بچا لے
گا انہیں کوئی دکھ چھو بھی نہ سکے گا اور نہ وہ کسی طرح غمگین ہونگے ﴿٦١﴾ اللہ ہر چیز کا
پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے ﴿٦٢﴾ آسمانوں اور زمین کی کنجیوں
کا مالک وہی ہے جن میں لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی

والے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور ثریٰ (تری) کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ لے گا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکرا کر اس کی تصدیق فرمائی اور آیت:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾

”اور انہوں نے اللہ کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیئے تھی نہیں کی۔ اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ (اور) وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور عالی شان ہے“۔ کی تلاوت فرمائی۔ (صحیح بخاری تفسیر سورہ زمر)

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾
وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَ
تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ
رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا
عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ
يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ

خسارہ پانے والے ہیں ﴿۶۳﴾ آپ کہہ دیجئے اے جاہلو! کیا تم مجھ سے اللہ کے سوا
اوروں کی عبادت کو کہتے ہو ﴿۶۴﴾ یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام
نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو
جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا ﴿۶۵﴾ بلکہ اللہ ہی کی عبادت
کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا ﴿۶۶﴾ اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالیٰ کی
کرنی چاہیے تھی نہیں کی ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور
تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک اور برتر ہے
ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں ﴿۶۷﴾ اور صور پھونک دیا جائے گا پس
آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر
دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے ﴿۶۸﴾
اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی نامہ اعمال حاضر کئے جائیں
گے نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کر دیئے
جائیں گے اور وہ ظلم نہ کیے جائیں گے ﴿۶۹﴾ اور جس شخص نے جو کچھ کیا ہے بھرپور
دیا جائے گا، جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ بخوبی جاننے والا ہے ﴿۷۰﴾ کافروں کے
غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں
گے اس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان
ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟
جو تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے
رہتے؟ یہ جواب دیں گے ہاں درست ہے لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت
ہو گیا ﴿۷۱﴾ کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ
رہیں گے، پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے ﴿۷۲﴾ اور جو لوگ اپنے رب سے
ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں
تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور

آیت:73 تا 74 جنت اور اس کی نعمتیں:

حدیث میں آتا ہے جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک ریان ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری رقم ۳۲۵۷ صحیح مسلم ۸۰۸) اسی طرح دوسرے دروازوں کے بھی نام ہوں گے جیسے باب الصلوۃ، باب الصدقہ، باب جہاد وغیرہ۔ (بخاری کتاب صیام۔ صحیح مسلم کتاب زکوۃ) ہر دروازے کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہوگی، اس کے باوجود یہ بھرے ہوئے ہوں گے۔ (صحیح مسلم، اوائل کتاب الزہد، ص2278)

قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ
الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ
حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اٰیاتھا ۸۵ ۔ ۴۰ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَکِّیَّۃٌ ۶۰ ۔ رکوعاتھا ۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ
قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا
يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ
الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ
وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ
عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ
اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو تم اس میں ہمیشہ کیلیے چلے جاؤ ﴿۷۳﴾ یہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے ﴿۷۴﴾ اور تو فرشتوں کو اللہ کے عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے ہوئے دیکھے گا اور ان میں انصاف کا فیصلہ کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ساری خوبی اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے ﴿۷۵﴾

سورۃ مومن مکی ہے اس میں 85 آیات، 9 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ اس کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو غالب اور دانا ہے ﴿۲﴾ گناہ کو بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا سخت عذاب والا، انعام و قدرت والا جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف واپس لوٹنا ہے ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں پس ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۴﴾ قوم نوح نے اور ان کے بعد کے گروہوں نے بھی جھٹلایا تھا اور ہر امت نے اپنے رسول کو گرفتار کر لینے کا ارادہ کیا اور باطل کے ذریعے جھوٹے بحث مباحثے کئے تاکہ ان سے حق کو بگاڑ دیں پس میں نے انہیں پکڑ لیا، سو میری طرف سے کیسی سزا ہوئی ﴿۵﴾ اور اسی طرح آپ کے رب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا کہ وہ دوزخی ہیں ﴿۶﴾ عرش کے اٹھانے والے اور اس کے پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ (مسلم) جنت میں سب سے پہلے جانے والے گروہ کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح اور دوسرے گروہ کے چہرے آسمان پر چمکنے والے ستاروں میں سے روشن ترین ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے۔ جنت میں وہ بول و براز اور تھوک، بلغم سے پاک ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے کی اور پسینہ کستوری کا ہوگا ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار لکڑی ہوگی، ان کی بیویاں الحور العین ہوں گی۔ ان کا قد آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوگا۔ (صحیح بخاری، اول کتاب الانبیاء)
صحیح بخاری کی دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مومن کو دو بیویاں ملیں گی ان کے حسن و جمال کا یہ حال ہوگا کہ ان کی پنڈلی کا گودا گوشت کے پیچھے سے نظر آئے گا۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ)
تاہم ﴿وَلَهُمْ فِيهَا مَا يَشْتَهُونَ﴾ کے تحت زیادہ بھی ممکن ہے۔ (واللہ اعلم) (مزید دیکھیے فتح الباری باب مذکور۔)
آیت: 1 تا 2 اس سورت کو سورۂ الغافر، سورۂ الطول اور سورۂ مؤمن بھی کہتے ہیں۔ قضائے الٰہی کے بعد جب اہلِ ایمان جنت میں اور اہلِ کفر و شرک جہنم میں چلے جائیں گے، آیت میں اس کے بعد کا نقشہ بیان کیا گیا ہے کہ فرشتے عرش الٰہی کو گھیرے ہوئے تسبیح و تحمید میں مصروف ہوں گے۔

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا
وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا
سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝٧ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ
الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٨ۙ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ
اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا
اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝١١ ذٰلِكُمْ
بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ
فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝١٢ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُنَزِّلُ لَكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝١٣ فَادْعُوا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝١٤ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ
ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝١٥ۙ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ
مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝١٦
اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

وحمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے
لئے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی
بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی
پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے ۝٧ اے ہمارے
رب! تو انہیں ہمیشگی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور
ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادمیں سے (بھی) ان (سب) کو جو نیک
عمل ہیں یقیناً تو غالب و باحکمت ہے ۝٨ انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ حق تو یہ
ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے رحمت کر دی اور بہت
بڑی کامیابی ہے ۝٩ بیشک جنہوں نے کفر کیا انہیں آواز دی جائے گی کہ یقیناً اللہ
کا تم پر غصہ ہونا اس سے بہت زیادہ ہے جو تم غصہ ہوتے تھے اپنے جی سے،
جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر کفر کرنے لگتے تھے ۝١٠ وہ کہیں گے
اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوبار مارا اور دو ہی بار جلایا اب ہم اپنے
گناہوں کے اقراری ہیں تو کیا اب کوئی راہ نکلنے کی بھی ہے ۝١١ یہ (عذاب)
تمہیں اس لئے ہے کہ جب صرف اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا تو تم انکار کرتے تھے
اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے پس اب فیصلہ
اللہ بلند و بزرگ ہی کا ہے ۝١٢ وہی ہے جو تمہیں اپنی (نشانیاں) دکھلاتا ہے اور
تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے نصیحت تو صرف وہی حاصل کرتے
ہیں جو (اللہ کی طرف) رجوع کرتے ہیں ۝١٣ تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لئے
دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں ۝١٤ بلند درجوں والا عرش کا مالک وہ اپنے
بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ ملاقات کے دن
ڈرائے ۝١٥ جس دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے ان کی کوئی چیز اللہ سے
پوشیدہ نہ رہے گی آج کس کی بادشاہی ہے؟ ، فقط اللہ واحد و قہار کی ۝١٦ آج ہر
نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا آج (کسی قسم کا) ظلم نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ

آیت:6 تا9 یعنی آخرت میں عذاب سے بچ جانا اور جنت میں داخل ہو جانا یہی سب سے بڑی کامیابی ہے اس لیے کہ اس جیسی کوئی کامیابی نہیں اور اس کے برابر کوئی نجات نہیں۔ ان آیات میں اہلِ ایمان کے لیے دو عظیم خوشخبریاں ہیں، ایک تو یہ فرشتے اُن کے لیے غائبانہ دُعا کرتے ہیں جس کی حدیث میں بڑی فضیلت وارد ہے، دوسری یہ کہ اہلِ ایمان کے خاندان جنت میں اکٹھے ہو جائیں گے: (اللّٰھُمَّ اجعَلنَا مِنَ الَّذِینَ یلحِقُھُمُ اللہُ بِاٰبَاءِھِمُ الصَّالِحِینَ)

آیت:16 یہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ پوچھے گا، جب سارے انسان اس کے سامنے ہوں گے اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، اور کہے گا میں بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟۔ (صحیح بخاری، سورۂ زمر)

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۱۷ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۗ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝۱۸ۭ
يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝۱۹ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ
بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۲۰ۧ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۲۱ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۳ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ
قَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۲۴ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا
قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۭ وَمَا
كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۲۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ
مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ
فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝۲۶ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ

بہت جلد حساب کرنے والا ہے ۝۱۷ اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت
سے) آگاہ کر دیجئے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہونگے
ظالموں کا کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی، کہ جس کی بات مانی جائے گی ۝۱۸ وہ
آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے ۝۱۹ اور اللہ
تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اس کے سوا جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی
چیز کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے بیشک اللہ تعالیٰ خوب سنتا خوب دیکھتا ہے ۝۲۰ کیا یہ
لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا
نتیجہ کیسا ہوا؟ وہ قوت و طاقت کے اور باعتبار زمین میں اپنی یادگاروں کے ان
سے بہت زیادہ تھے، پس اللہ نے انہیں ان گناہوں پر پکڑ لیا اور کوئی نہ ہوا جو
انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لیتا ۝۲۱ یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس پیغمبر معجزے
لے لے کر آتے تھے تو وہ انکار کر دیتے تھے پس اللہ انہیں پکڑ لیتا تھا یقیناً وہ
طاقتور اور سخت عذاب والا ہے ۝۲۲ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی آیتوں
اور کھلی دلیلوں کے ساتھ بھیجا ۝۲۳ فرعون ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا
(یہ تو) جادوگر اور جھوٹا ہے ۝۲۴ پس جب ان کے پاس (موسیٰ علیہ السلام) ہماری
طرف سے (دین) حق لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ جو ایمان
والے ہیں ان کے لڑکوں کو تو مار ڈالو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھو اور کافروں کی جو
حیلہ سازی ہے وہ غلطی میں ہی ہے ۝۲۵ اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ
(علیہ السلام) کو مار ڈالوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو پکارے مجھے تو ڈر ہے
کہ یہ کہیں تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی (بہت بڑا) فساد برپا نہ کر
دے ۝۲۶ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا

جب کوئی نہیں بولے گا تو یہ جواب اللہ تعالیٰ خود دے گا بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ منادی کرے گا، جس کے ساتھ ہی تمام کافر اور مسلمان بیک وقت یہی جواب دیں گے۔ (فتح القدیر)

آیت: 27 حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علم میں جب یہ بات آئی کہ فرعون مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو انہوں نے اللہ سے اُس کے شر سے بچنے کی دعا مانگی نبی کریم ﷺ کو جب دشمن کا خوف ہوتا تو یہ دعا پڑھتے:

(اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ) (مسند احمد 415/4)

''اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور اُن کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔''

اور یہ بھی منقول ہے (اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ) (مسلم، بحوالہ حصن المسلم)

كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ
اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ
كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ
قَالَ فِرْعَوْنُ مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَمَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ
حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ
اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ
السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ
اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ
الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫

ہوں ہر اس تکبر کرنے والے شخص (کی برائی) سے جو روز حساب پر ایمان نہیں
رکھتا ﴿۲۷﴾ اور ایک مومن شخص نے، جو فرعون کے خاندان میں سے تھا اور اپنا ایمان
چھپائے ہوئے تھا، کہا کہ تم ایک شخص کو محض اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے
کہ میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے دلیلیں لے کر آیا ہے اگر وہ
جھوٹا ہو تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہو، تو جس (عذاب) کا وہ تم سے
وعدہ کر رہا ہے اس میں کچھ نہ کچھ تو تم پر آ پڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کی رہبری نہیں
کرتا جو حد سے گزر جانے والے اور جھوٹے ہوں ﴿۲۸﴾ اے میری قوم کے لوگو!
آج تو بادشاہت تمہاری ہے کہ اس زمین پر تم غالب ہو، لیکن اگر اللہ کا عذاب
ہم پر آ گیا تو کون ہماری مدد کرے گا فرعون بولا، میں تو تمہیں وہی رائے دے رہا
ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کی راہ بتلا رہا ہوں ﴿۲۹﴾ اس مومن
نے کہا اے میری قوم! (کے لوگو) مجھے تو اندیشہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی روز (بد
عذاب) نہ آئے جو اور امتوں پر آیا ﴿۳۰﴾ جیسے امت نوح اور عاد وثمود اور ان کے
بعد والوں کا (حال ہوا) اللہ اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم کرنا نہیں چاہتا ﴿۳۱﴾ اور
مجھے تم پر قیامت کے دن کا بھی ڈر ہے ﴿۳۲﴾ جس دن تم پیٹھ پھیر کر لوٹو گے، تمہیں
اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کا ہادی کوئی نہیں
﴿۳۳﴾ اور اس سے پہلے تمہارے پاس (حضرت) یوسف دلیلیں لے کر آئے، پھر
بھی تم ان کی لائی ہوئی (دلیل) میں شک وشبہ ہی کرتے رہے یہاں تک کہ
جب ان کی وفات ہوگئی تو کہنے لگے ان کے بعد تو اللہ کسی رسول کو بھیجے گا ہی نہیں،
اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھ جانے والا شک شبہ کرنے
والا ہو ﴿۳۴﴾ جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے
ہیں اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضگی کی چیز ہے
اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر مغرور سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے ﴿۳۵﴾ فرعون نے کہا اے
ہامان! میرے لئے ایک بالا خانہ بنا شاید کہ میں آسمان کے جو دروازے ہیں ﴿۳۶﴾
(ان) دروازوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں اور بیشک میں
سمجھتا ہوں وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اسے بھلی دکھائی گئیں
اور راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی (ہر) حیلہ سازی تباہی میں ہی رہی ﴿۳۷﴾ اور
اس ایماندار شخص نے کہا اے میری قوم! (کے لوگو) تم (سب) میری پیروی کرو
میں نیک راہ کی طرف تمہاری رہبری کرونگا ﴿۳۸﴾ اے میری قوم! یہ حیات دنیا متاع

وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا
مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَ یٰقَوْمِ مَا لِیْۤ
اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَی النَّارِ ﴿٤١﴾ؕ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ
بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَی الْعَزِیْزِ
الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ
لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ
فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ۚ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ
یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَ اِذْ
یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا
لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِیْنَ
اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَ قَالَ
الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ
الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوْا

فانی ہے (یقین مانو کہ قرار) اور ہمیشگی کا گھر تو آخرت ہی ہے ﴿٣٩﴾ جس نے گناہ کیا
ہے اسے تو برابر ہی کا بدلہ ہے اور جس نے نیکی کی ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور
وہ ایماندار ہو تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں بیشمار روزی پائیں گے ﴿٤٠﴾
اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم
مجھے دوزخ کی طرف بلا رہے ہو ﴿٤١﴾ تم مجھے دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کے
ساتھ کفر کروں اور اس کے ساتھ شرک کروں جس کا کوئی علم مجھے نہیں اور میں
تمہیں غالب بخشنے والے (معبود) کی طرف دعوت دے رہا ہوں ﴿٤٢﴾ یہ یقینی امر
ہے کہ مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے
نہ آخرت میں اور یہ بھی (یقینی بات ہے) کہ ہم سب کا لوٹنا اللہ کی طرف ہے اور
حد سے گزر جانے والے ہی (یقیناً) اہل دوزخ ہیں ﴿٤٣﴾ پس آگے چل کر تم میری
باتوں کو یاد کرو گے میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کا
نگران ہے ﴿٤٤﴾ پس اسے اللہ نے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ
رکھی تھیں اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا ﴿٤٥﴾ آگ ہے جس
کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان
ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو ﴿٤٦﴾ اور جب کہ دوزخ میں ایک
دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ تکبر والوں سے (جن کے یہ تابع تھے)
کہیں گے ہم تو تمہارے پیرو تھے تو کیا اب تم ہم سے اس آگ کا کوئی حصہ ہٹا
سکتے ہو؟ ﴿٤٧﴾ وہ بڑے لوگ جواب دیں گے ہم تو سبھی اس آگ میں ہیں، اللہ تعالیٰ
اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے ﴿٤٨﴾ اور (تمام) جہنمی مل کر جہنم کے
داروغوں سے کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ کسی دن تو
ہمارے عذاب میں کمی کر دے ﴿٤٩﴾ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس
تمہارے رسول معجزے لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں،

آیت: 46 سیوطی رحمہ اللہ نے کرمانی کی کتاب ''العجائب'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ آیت عذابِ قبر کی سب سے بڑی دلیل ہے اس لیے کہ آیت میں روحوں کو عذاب دیا جانا روزِ قیامت کے عذاب سے پہلے بتایا گیا ہے۔

عذابِ قبر نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو تم لوگ قبروں میں آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔ (احمد۔ مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عذابِ قبر حق ہے"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا
لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ
الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ
لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ
اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ
خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ مَا يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا
الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

وہ کہیں گے پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا محض بے اثر اور بے راہ ہے ﴿٥٠﴾
یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور
اس دن بھی جب گواہی دینے والے کھڑے ہونگے ﴿٥١﴾ جس دن ظالموں کو ان کی
(عذر) معذرت کچھ نفع نہ دے گی ان کے لئے لعنت ہی ہوگی اور ان کے لئے برا
گھر ہوگا ﴿٥٢﴾ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت نامہ عطا فرمایا اور بنو اسرائیل کو
اس کتاب کا وارث بنایا ﴿٥٣﴾ کہ وہ ہدایت و نصیحت تھی عقل مندوں کے لئے
﴿٥٤﴾ پس اے نبی! تو صبر کر اللہ کا وعدہ بلا شک (وشبہ) سچا ہی ہے تو اپنے گناہ کی
معافی مانگتا رہ اور صبح شام اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتا رہ ﴿٥٥﴾ جو لوگ
باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الٰہی میں جھگڑا کرتے ہیں ان
کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس تک پہنچنے والے ہی نہیں سو تو
اللہ کی پناہ مانگتا رہ بیشک وہ پورا سننے والا اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے ﴿٥٦﴾
آسمان و زمین کی پیدائش یقیناً انسان کی پیدائش سے بہت بڑا کام ہے، لیکن
(یہ اور بات ہے کہ) اکثر لوگ بے علم ہیں ﴿٥٧﴾ اندھا اور بینا برابر نہیں نہ وہ لوگ جو
ایمان لائے اور بھلے کام کئے بدکاروں کے برابر ہیں تم (بہت) کم نصیحت حاصل
کر رہے ہو ﴿٥٨﴾ قیامت بالیقین اور بلاشبہ آنے والی ہے، لیکن (یہ اور بات ہے
کہ) بہت سے لوگ ایمان نہیں لاتے ﴿٥٩﴾ اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو
چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ
میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم پہنچ جائیں
گے ﴿٦٠﴾ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رات بنادی کہ تم اس میں آرام حاصل کرو اور

آیت:59 قیامت آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے اس لیے لوگوں دنیا میں اس یقین کے ساتھ زندگی گذارو کہ تم دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور تمہارے اعمال خیر وشر کا تمہیں بدلہ چکایا جائے گا لیکن اہلِ کفر اپنی کم عقلی اور نادانی کی وجہ سے اس حقیقت کا ادراک نہیں کر پاتے۔

آیت:60 جب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سارے جہان کا "رب" ہے تو اِس نے اپنے بندوں کو از راہ خیر خواہی اپنے رسول ﷺ کی زبانی یہ تعلیم دی کہ میرے بندوں تم سب صرف مجھے پکارو، میں ہی تمہاری پکار کا جواب دوں گا، اور تمہاری دعائیں قبول کروں گا، اس لیے کہ تم سب میرے بندے ہو، اور میں ہی تمہارا رب ہوں۔

مسند احمد میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو اللہ کو نہیں پکارتا اللہ اُس سے غضبناک ہوجاتا ہے" ایک دوسری روایت میں ہے "جو اللہ سے نہیں مانگتا، اللہ اُس سے ناراض ہوجاتا ہے"۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آیت:85 میں فرمایا: ہر اُس قوم کے بارے میں اللہ کا یہی فیصلہ رہا ہے کہ جس نے عذاب دیکھ کر توبہ کی، تو اُس کی توبہ قبول نہیں کی گئی، یعنی اسے ہلاک کردیا گیا۔

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۶۲ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ۝۶۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۴ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ
الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۶ هُوَ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۝۶۷ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۶۸ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ
اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝۶۹ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ
رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۰ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۝۷۱ فِي الْحَمِيْمِ ۬ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝۷۲
ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝۷۳ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا
ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ
الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۴ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ
بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝۷۵ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

دن کو دیکھنے والا بنا دیا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل وکرم والا ہے لیکن اکثر لوگ
شکر گزاری نہیں کرتے ۝۶۱ یہی اللہ ہے تم سب کا رب ہر چیز کا خالق اس کے سوا
کوئی معبود نہیں پھر کہاں تم پھرے جاتے ہو ۝۶۲ اس طرح وہ لوگ بھی پھیرے
جاتے رہے جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے ۝۶۳ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے
لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور
بہت اچھی بنائیں اور تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں یہی اللہ تمہارا
پروردگار ہے، پس بہت برکتوں والا اللہ ہے سارے جہان کا پرورش کرنے
والا ۝۶۴ وہ زندہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم خالص اسی کی عبادت کرتے
ہوئے اسے پکارو تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب
ہے ۝۶۵ آپ کہہ دیجئے! کہ مجھے ان کی عبادت سے روک دیا گیا ہے جنہیں تم اللہ
کے سوا پکار رہے ہو اس بنا پر کہ میرے پاس میرے رب کی دلیلیں پہنچ چکی ہیں،
مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے رب کا تابع فرمان ہو جاؤں ۝۶۶ وہ
وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا
پھر تمہیں بچہ کی صورت میں نکالتا ہے، پھر (تمہیں بڑھاتا ہے کہ) تم اپنی پوری
قوت کو پہنچ جاؤ پھر بوڑھے ہو جاؤ تم میں سے بعض اس سے پہلے ہی فوت ہو
جاتے ہیں (وہ تمہیں چھوڑ دیتا ہے) تاکہ تم مدت معین تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم
سوچ سمجھ لو ۝۶۷ وہی ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے پھر وہ جب کسی کام کا کرنا
مقرر کرتا ہے تو اسے صرف کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے ۝۶۸ کیا تو نے نہیں
دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ کہاں پھیر دیئے جاتے ہیں ۝۶۹ جن
لوگوں نے کتاب کو جھٹلایا اور اسے بھی جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا
انہیں ابھی ابھی حقیقت حال معلوم ہو جائے گی ۝۷۰ جب ان کی گردنوں میں طوق
ہونگے اور زنجیریں ہوں گی گھسیٹے جائیں گے ۝۷۱ کھولتے ہوئے پانی میں اور
پھر جہنم کی آگ میں جلائے جائیں گے ۝۷۲ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ جنہیں
تم شریک کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ۝۷۳ جو اللہ کے سوا تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو
ہم سے بہک گئے بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو بھی پکارتے ہی نہ تھے اللہ تعالیٰ
کافروں کو اسی طرح گمراہ کرتا ہے ۝۷۴ یہ بدلہ ہے اس چیز کا جو تم زمین میں ناحق
پھولے نہ سماتے تھے اور بے جا اتراتے پھرتے تھے ۝۷۵ اب آؤ جہنم میں ہمیشہ
رہنے کے لئے (اس کے) دروازوں میں داخل ہو جاؤ

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ
هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً
فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ؕ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ
فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ
قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ
يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ
عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

اٰیاتہا ۵۴ | ۴۱ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۶۱ | رکوعاتہا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ

کیا ہی بری جگہ ہے تکبر کرنے والوں کی ﴿٧٦﴾ پس آپ صبر کریں اللہ کا وعدہ قطعاً
سچا ہے انہیں ہم نے جو وعدے دے رکھے ہیں ان میں سے کچھ ہم کو دکھائیں یا
(اس سے پہلے) ہم آپ کو وفات دے دیں، ان کا لوٹایا جانا تو ہماری ہی
طرف ہے ﴿٧٧﴾ یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں
سے بعض کے (واقعات) ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے
(قصے) تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کئے اور کسی رسول کا یہ (مقدور) نہ تھا کہ
کوئی معجزہ اللہ کی اجازت کے بغیر لا سکے پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا حق کے
ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطن خسارے میں رہ جائیں
گے ﴿٧٨﴾ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے پیدا کئے جن میں سے بعض پر
تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو تم کھاتے ہو ﴿٧٩﴾ اور بھی تمہارے لئے ان میں بہت
سے نفع ہیں اور تاکہ اپنے سینوں میں چھپی ہوئی حاجتوں کو انہی پر سواری کر کے تم
حاصل کر لو اور ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر سوار کئے جاتے ہو ﴿٨٠﴾ اللہ تمہیں اپنی
نشانیاں دکھاتا جا رہا ہے پس تم اللہ کی کن کن نشانیوں کا منکر بنتے رہو گے ﴿٨١﴾ کیا
انہوں نے زمین میں چل پھر کر اپنے سے پہلوں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے
تعداد میں زیادہ تھے قوت میں سخت اور زمین میں بہت ساری یادگاریں چھوڑی
تھیں ان کے کئے کاموں نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا ﴿٨٢﴾ پس جب کبھی ان
کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر اترانے
لگے بالآخر جس چیز کو مذاق میں اڑا رہے تھے وہی ان پر الٹ پڑی ﴿٨٣﴾ ہمارا
عذاب دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اللہ واحد پر ہم ایمان لائے اور جن جن کو ہم شریک
بنا رہے تھے ہم نے ان سب سے انکار کیا ﴿٨٤﴾ لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ لینے
کے بعد ان کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا اللہ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا ہے
جو اس کے بندوں میں برابر چلا آرہا ہے اور اس جگہ کافر خراب و خستہ ہوئے ﴿٨٥﴾

سورۃ حم سجدہ مکی ہے اس میں 54 آیات، 6 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے ﴿٢﴾ ایسی
کتاب جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے (اس حال میں کہ) قرآن عربی
زبان میں ہے اس قوم کے لئے جو جانتی ہے ﴿٣﴾ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے

آیت: 1 تا 3 اس سورۃ کا دوسرا نام فصلت بھی ہے۔
اس کا نام حروف مقطعہ ''حم'' اور آیت ۳۸ سے ماخوذ ہے جس کی تلاوت کے بعد نبی کریم ﷺ نے خانہ کعبہ میں عتبہ بن ربیعہ کی

اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا
تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَ فِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ
فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ
اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ
وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝۶ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۸ؑ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ

والا ہے پھر بھی ان کی اکثریت نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں ۝۴ اور انہوں
نے کہا کہ تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے ہمارے دل تو اس سے پردے میں
ہیں اور ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہم میں اور تجھ میں ایک حجاب ہے، اچھا
تو اب اپنا کام کئے جا ہم بھی یقیناً کام کرنے والے ہیں ۝۵ آپ کہہ دیجئے! کہ
میں تم ہی جیسا انسان ہوں مجھ پر وحی نازل کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود ایک
اللہ ہی ہے سو تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو، اور
ان مشرکوں کے لئے (بڑی ہی) خرابی ہے ۝۶ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت
کے بھی منکر ہی رہتے ہیں ۝۷ بیشک جو لوگ ایمان لائیں اور بھلے کام کریں ان
کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے ۝۸ آپ کہہ دیجئے! کہ تم اس اللہ کا انکار کرتے

موجودگی میں سجدہ کیا تھا۔

زمانہ نزول: قرطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ سورت تمام مفسرین کے نزدیک مکی ہے۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابویعلی، حاکم، ابن مردویہ، ابونعیم، بیہقی اور ابنِ عساکر سب نے جابر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے۔

اور حاکم و ذہبی رحمہا اللہ نے اسے صحیح کہا ہے، ایک دِن قریش کے لوگ جمع ہوئے اور آپس میں رائے کی کہ اِن میں سے جو شخص جادو کہانی اور شعر سب سے زیادہ جانتا ہے، اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا جائے جس نے ہمارے درمیان تفریق پیدا کر دی ہے اور ہمارے دین کی عیب جوئی کی ہے، تاکہ اِس سے بات کرے اور دیکھے کیا جواب دیتا ہے سب کی رائے ہوئی کہ اس میں مناسب آدمی عتبہ بن ربیعہ ہے، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا، اور کہا کہ تم بہتر ہو یا عبداللہ (تمہارے والد) تم بہتر ہو یا عبدالمطلب (تمہارے دادا) اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ بہتر تھے تو یہ اِن ہی معبودوں کی پرتش کرتے تھے، جن کی تم نے عیب جوئی کی ہے اور اگر تم سمجھتے ہو کہ تم بہتر ہو تو بات کرو تاکہ ہم سنیں، اللہ کی قسم! تم سے زیادہ ہم نے کسی کو اپنی قوم کے لیے نقصان دہ نہیں پایا ہے تم نے ہمارے درمیان تفریق پیدا کر دی، ہمارے دین میں عیب نکالا اور تمام عربوں میں ہماری بے عزتی کرائی، تمام عربوں میں مشہور ہو گیا کہ قریش میں ایک جادوگر ہے قریش میں ایک کاہن ہے اللہ کی قسم! اب تم اسی بات کا انتظار کر رہے ہو۔ کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف تلواریں لے کر تن جائیں اگر تم مال چاہتے تو بتاؤ ہم لوگ تمہارے لیے اتنا مال اکھٹا کر دیں کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ اور اگر شادی کرنا چاہتے ہو، تو قریش کی جن عورتوں کو چاہو پسند کر لو، تمہاری دس شادیاں کرا دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تمہاری بات پوری ہو گئی؟ اس نے کہا ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور حم کی تلاوت شروع کر دی اور جب ﴿فَإِنۡ أَعۡرَضُواْ فَقُلۡ أَنذَرۡتُكُمۡ صَٰعِقَةً مِّثۡلَ صَٰعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ تک پہنچے تو عتبہ نے کہا بس کرو، کیا تمہارے پاس اِس کے سوا اور کچھ نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا نہیں تو وہ اُٹھ کر قریش والوں کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے ایک ایسا کلام سُنا ہے جسے میرے کانوں نے کبھی نہیں سُنا تھا اور مجھ سے اِس کا کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "السیرہ" میں اس واقعہ کی جو تفصیل بیان کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سورۃ حمزہ بن عبدالمطلب کے اِسلام لانے کے بعد نازل ہوئی تھی جب لوگ تیزی سے اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ (حم السجدہ تفسیر ابنِ کثیر)

خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ
الْعٰلَمِیْنَ ۚ ۹ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ
فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۱۰ ثُمَّ
اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا
اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۱۱ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ
یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا
بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۱۲ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ ۱۳ اِذْ جَآءَتْهُمُ
الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ
قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ۱۴ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۱۵ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ
رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی

ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی
سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے ۹ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے
پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں) کی
غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں ضرورت مندوں کے
لئے یکساں طور پر ۱۰ پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا پس
اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے دونوں نے عرض
کیا بخوشی حاضر ہیں ۱۱ پس دو دن میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں
اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے
زینت دی اور نگہبانی کی یہ تدبیر اللہ غالب و دانا کی ہے ۱۲ اب یہ روگردان ہوں
تو کہہ دیجئے! کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے اتارتا ہوں جو مثل
عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک کے ہوگی ۱۳ ان کے پاس جب ان کے آگے پیچھے
سے پیغمبر آئے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ
اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتوں کو بھیجتا۔ ہم تو تمہاری رسالت کے بالکل منکر
ہیں ۱۴ اب قوم عاد نے تو بے وجہ زمین میں سرکشی شروع کر دی اور کہنے لگے ہم
سے زور آور کون ہے؟ کیا انہیں یہ نظر نہ آیا کہ جس نے اسے پیدا کیا وہ ان سے
(بہت ہی) زیادہ زور آور ہے، وہ (آخر تک) ہماری آیتوں کا انکار ہی کرتے
رہے ۱۵ بالآخر ہم نے ان پر ایک تیز و تند آندھی منحوس دنوں میں بھیج دی کہ انہیں
دنیاوی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں، اور (یقین مانو) کہ آخرت

آیت: 9 قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر ذکر کیا گیا ہے کہ ''اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا فرمایا'' یہاں اس کی تفصیل بیان فرمائی گئی ہے فرمایا، زمین کو دو دِن میں بنایا اس سے مراد ہے اتوار اور پیر سورۃ النازعات میں کہا گیا ہے: ﴿وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَآ﴾ ''اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا'' جس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زمین کو آسمان کے بعد بنایا گیا ہے۔

جب کہ یہاں زمین کی تخلیق کا ذکر آسمان کی تخلیق سے پہلے کیا گیا ہے۔ حضرت ابنِ عباس نے اس کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے کہ تخلیق اور چیز ہے اور (دحیٰ) جو دَحَی سے ہے (بچھانا یا پھیلانا) اور چیز، زمین کی تخلیق آسمان سے پہلے ہوئی جیسا کہ یہاں بھی بیان کیا گیا ہے اور دَحَی کا مطلب ہے کہ زمین کو رہائش کے قابل بنانے کے لیے اس میں پانی کے ذخائر رکھے گئے اسے پیداواری ضروریات کا مخزن بنایا گیا: ﴿اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا﴾ (النازعات: 31) ''اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا'' اس میں پہاڑ، ٹیلے جمادات رکھے گئے، یہ عمل آسمان کی تخلیق پورے چار دنوں میں مکمل ہوئی۔ (صحیح بخاری تفسیر حم السجدہ)

آیت: 10 پہاڑوں کو زمین ہی میں سے پیدا کر کے ان کو اس کے اوپر گاڑ دیا تا کہ زمین ادھر اُدھر نہ ڈولے۔

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا
يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى
النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ
سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَ جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا
لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ
شَيْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

کا عذاب اس سے بہت زیادہ رسوائی والا اور وہ مدد نہیں کئے جائیں گے ﴿۱۶﴾
رہے قوم ثمود، سو ہم نے ان کی بھی راہبری کی پھر بھی انہوں نے ہدایت پر
اندھے پن کو ترجیح دی جس بنا پر انہیں (سراپا) ذلت کے عذاب، کی کڑک نے
ان کے کرتوتوں کے باعث پکڑ لیا ﴿۱۷﴾ اور (ہاں) ایمان دار اور پارساؤں کو ہم
نے (بال بال) بچا لیا ﴿۱۸﴾ اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف لائے
جائیں گے اور ان (سب) کو جمع کر دیا جائے گا ﴿۱۹﴾ یہاں تک کہ جب بالکل جہنم
کے پاس آ جائیں گے ان پر ان کے کان پر اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں
ان کے اعمال کی گواہی دیں گی ﴿۲۰﴾ یہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے
خلاف شہادت کیوں دی وہ جواب دیں گی ہمیں اس اللہ نے قوت گویائی عطا
فرمائی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے، اسی نے تمہیں اول مرتبہ پیدا
کیا اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے ﴿۲۱﴾ اور تم (اپنی بداعمالیوں) اس وجہ
سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری
کھالیں گواہی دیں گی ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس میں سے
بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے ﴿۲۲﴾ تمہاری اس بدگمانی نے جو تم نے اپنے

آیت:22 اور تم اپنی بداعمالیاں اس وجہ سے پوشیدہ رکھتے ہی نہ تھے کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں گی ہاں تم یہ سمجھتے رہے کہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس میں سے بہت سے اعمال سے اللہ بے خبر ہے۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا مجھے ایسی بات بتلا دیں کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ رہے آپ ﷺ نے فرمایا:

(قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ) (مسلم)

''کہہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر استقامت اختیار کر۔''

موت کے وقت بعض کہتے ہیں کہ فرشتے یہ خوشخبری تین جگہوں پر دیتے ہیں، موت کے وقت، قبر میں، اور تیسری مرتبہ قبر سے اٹھنے کے وقت دیں گے۔

یعنی آخرت میں پیش آنے والے حالات کا اندیشہ اور دنیا میں جو مال واولاد چھوڑ کر آئے ہو، ان کا غم نہ کرو۔ یعنی دنیا میں جس کا وعدہ تمہیں دیا گیا تھا۔ یہ مزید خوشخبری ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

بعض کے نزدیک یہ فرشتوں کا قول ہے، دونوں صورتوں میں مومن کے لیے یہ عظیم خوشخبری ہے۔

یعنی لوگوں کو دین کی طرف بلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی ہدایت یافتہ، دین کا پابند اور اللہ کا مطیع ہے۔ بلکہ ان میں عظیم فرق ہے۔

یہ ایک بہت ہی اہم اخلاقی ہدایت ہے کہ بُرائی کو اچھائی کے ساتھ ڈالو۔ یعنی بُرائی کا بدلہ احسان کے ساتھ، زیادتی کا بدلہ عفو کے ساتھ، غضب کا صبر کے ساتھ، بے ہودگیوں کا جواب چشم پوشی کے ساتھ اور مکروہات (ناپسندیدہ باتوں کا جواب) برداشت اور حلم کے ساتھ دیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا دشمن دوست بن جائے گا دور دور رہنے والا دوست بن جائے گا اور قریب ہو جائے گا۔ اور خون کا پیاسا گرویدہ اور جان نثار ہو جائے گا۔

الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾
فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ
الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ
مَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ؑ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾
فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَسْوَاَ
الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ
فِیْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ
قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۲۹﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ؕ نُزُلًا
مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ؑ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

رب سے کر رکھی تھی تمہیں ہلاک کر دیا اور بالآخر تم زیاں کاروں میں ہو گئے ﴿۲۳﴾
اب اگر یہ صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور اگر یہ (عذرو) معافی کے
خواستگار ہوں تو بھی معذورو) معاف نہیں رکھے جائیں گے ﴿۲۴﴾ اور ہم نے ان
کے کچھ ہم نشین مقرر کر رکھے تھے جنہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی
نگاہوں میں خوبصورت بنا رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی اللہ کا قول امتوں
کے ساتھ پورا ہوا جو ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کی گزر چکی ہیں یقیناً وہ
زیاں کار ثابت ہوئے ﴿۲۵﴾ اور کافروں نے کہا اس قرآن کی سنو ہی مت (اس
کے پڑھے جانے کے وقت) اور بے ہودہ گوئی کرو کیا عجب کہ تم غالب آجاؤ ﴿۲۶﴾
پس یقیناً ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے اور انہیں ان کے
بدترین اعمال کا بدلہ (ضرور) ضرور دیں گے ﴿۲۷﴾ اللہ کے دشمنوں کی سزا یہی
دوزخ کی آگ ہے جس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے (یہ) بدلہ ہے ہماری آیتوں
سے انکار کرنے کا ﴿۲۸﴾ اور کافر لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں
انسانوں (کے وہ دونوں فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے (تاکہ) ہم
انہیں اپنے قدموں تلے ڈال دیں تاکہ وہ جہنم میں سب سے نیچے (سخت عذاب
میں) ہو جائیں ﴿۲۹﴾ (واقعی) جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے اور پھر اسی
پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ
اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو ﴿۳۰﴾
تمہاری دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں
گے جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لئے (جنت میں
موجود) ہے ﴿۳۱﴾ غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے
ہے ﴿۳۲﴾ اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور

بُرائی کو بھلائی کے ساتھ ڈالنے کی خوبی اگرچہ نہایت مفید اور بڑی ثمر آور ہے لیکن اس پر وہی عمل کر سکیں گے جو صابر ہوں گے غصے کو پی جانے والے، اور ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرنے والے۔

آیت: 30 تا 32 دین میں استقامت :

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اقرار کیا، پھر اس پر جمے رہے، یعنی: مرتے دم تک استقلال و استقامت کیساتھ فرامین الٰہیہ کے تحت زندگی گزاری اور کلمۂ توحید ُلا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ُ پر ثابت قدم رہے، کوہ شکن آزمائشیں بھی آئیں، دل دہلا دینے اور قدم ڈگمگا دینے والے صبر آزما امتحانوں سے پالا بھی پڑا، ایسے ایسے ادوار سے گزرے کہ جہاں بلند حوصلہ، جواں ہمت اور پختہ سے پختہ عزم والوں کے حوصلے بھی جواب دے جاتے ہیں، اور پتہ پانی ہونے لگتا ہے......لیکن [ربنا اللہ] کہہ کر استقلال و متانت سے سرشاران سرفروشانِ اسلام کے پائے استقامت میں کبھی

عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝۳۳ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ
وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ
عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝۳۴ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا
یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝۳۵ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝۳۶ وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَ
النَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَ
اسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝۳۷ فَاِنِ
اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَ
ھُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ۝۳۸ السجدۃ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَۃً فَاِذَآ

نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً مسلمانوں میں سے ہوں ۝۳۳ نیکی اور بدی
برابر نہیں ہوتی برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان
دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست ۝۳۴ اور یہ بات انہیں نصیب ہوتی ہے جو
صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا ۝۳۵ اور اگر
شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو یقیناً وہ بہت ہی
سننے والا جاننے والا ہے ۝۳۶ اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں
میں سے ہیں تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس
نے سب کو پیدا کیا ہے اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو ۝۳۷ پھر بھی اگر یہ کبرو
غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس
کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اکتاتے ۝۳۸ اور اس اللہ کی
نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس

لڑکھڑاہٹ نہیں آئی۔

خلیفۃ المسلمین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے جب اس آیت کی تلاوت ہوئی تو آپ نے فرمایا "اس سے مراد کلمہ پڑھ کر پھر کبھی بھی شرک نہ کرنے والے ہیں۔

حضرت ابو العالیہ نے کہا ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے اسلام کا کوئی ایسا امر بتلایئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "قل: لا إله إلا الله ثم استقم" زبان سے کہہ دے کہ: اللہ کے سوا کوئی بھی معبود۔ برحق۔ نہیں پھر اسی پر ڈٹا رہے۔ (مسلم)

ایسا سچا ایمان لا کر توحید کے تقاضوں پر پوری استقامت اور مضبوطی سے کار بند رہنے والوں کے پاس بوقت وفات فرشتے آتے ہیں اور انہیں بشارتیں سناتے ہیں کہ اب تم آخرت کی طرف رو بمنزل ہو، بے خوف رہو، تم پر نہ آگے کوئی کھٹکا ہے اور نہ ہی پیچھے کا کوئی رنج، پیچھے کیلئے ہم تمہارے خلیفہ ہیں اور آگے کیلئے تمہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ تم جنتی ہو، تمہیں جو سچا اور صحیح وعدہ دیا گیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔

﴿وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ﴾ (فصلت:34-35)

"اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔ اور یہ بات انہیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں۔"

آیت:36 یعنی شیطان، شریعت کے کام سے پھیرنا چاہے یا احسن طریقے سے برائی کے دفع کرنے میں رُکاوٹ ڈالے تو اِس کے شر سے بچنے کے لیے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ
الْمَوْتٰی ؕ اِنَّهٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ
اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْۤ
اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴۰﴾
اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ
لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ
حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ ؕ
اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا
اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ ع
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾

پر مینہ برساتے ہیں تو وہی تر و تازہ ہوکر ابھرنے لگتی ہے جس نے اسے زندہ کیا
وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے ﴿۳۹﴾ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں
میں کج روی کرتے ہیں وہ (کچھ) ہم سے مخفی نہیں (بتلاؤ تو) جو آگ میں ڈالا
جائے وہ اچھا ہے یا وہ جو امن و امان کے ساتھ قیامت کے دن آئے؟ تم جو چاہو
کرتے چلے جاؤ وہ تمہارا سب کیا کرایا دیکھ رہا ہے ﴿۴۰﴾ جن لوگوں نے اپنے پاس
قرآن پہنچ جانے کے باوجود اس سے کفر کیا، (وہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں) یہ با
وقعت کتاب ہے ﴿۴۱﴾ جس کے پاس باطل پھٹک نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے اور
نہ اس کے پیچھے سے، یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ) کی
طرف سے ﴿۴۲﴾ آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو آپ سے پہلے کے رسولوں سے بھی
کہا گیا ہے یقیناً آپ کا رب معافی والا اور دردناک عذاب والا ہے ﴿۴۳﴾ اور اگر
ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان
کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ عربی رسول؟ آپ کہہ دیجئے! کہ
یہ تو ایمان والوں کے لئے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں
میں تو (بہرہ پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی
بہت دور دراز جگہ سے پکارے جا رہے ہیں ﴿۴۴﴾ یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو
کتاب دی تھی، سو اس میں بھی اختلاف کیا گیا اور اگر (وہ) بات نہ ہوتی (جو)
آپ کے رب کی طرف سے پہلے ہی مقرر ہو چکی ہے تو ان کے درمیان (کبھی) کا
فیصلہ ہو چکا ہوتا یہ لوگ تو اسکے بارے میں سخت بے چین کرنے والے شک میں
ہیں ﴿۴۵﴾ جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لئے اور جو برا کام کرے گا اس کا
وبال بھی اسی پر ہے اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ﴿۴۶﴾

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَ
مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ
شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِيۡدٍ ۚ‏ ٤٧ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا
كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ٤٨ لَا يَسۡـَٔمُ
الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ٤٩
وَلَٮِٕنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ ۙ
وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآٮِٕمَةً ۙ وَّلَٮِٕنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ
عِنۡدَهٗ لَـلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَنُنَـبِّئَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَ
لَنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ٥٠ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَى الۡاِنۡسَانِ
اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِيۡضٍ ٥١

قیامت کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور جو جو پھل اپنے شگوفوں میں سے
نکلتے ہیں اور جو مادہ حمل سے ہوتی ہے اور جو بچے وہ جنتی ہے سب کا علم اسے ہے
اور جس دن اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو بلا کر دریافت فرمائے گا میرے شریک
کہاں ہیں، وہ جواب دیں گے کہ ہم نے تو تجھے کہہ سنایا کہ ہم میں سے تو کوئی اس
کا گواہ نہیں ۴۷ اور یہ جن (جن) کی پرستش اس سے پہلے کرتے تھے وہ ان کی
نگاہ سے گم ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا ان کے لئے کوئی بچاؤ نہیں ۴۸ بھلائی کے
مانگنے سے انسان تھکتا نہیں اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو مایوس اور ناامید
ہو جاتا ہے ۴۹ اور جو مصیبت اسے پہنچ چکی ہے اس کے بعد اگر ہم اسے کسی
رحمت کا مزہ چکھائیں تو وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس کا تو میں حقدار ہی تھا میں تو خیال
نہیں کر سکتا کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس گیا تو بھی
یقیناً میرے لئے اس کے پاس بھی بہتری ہے، یقیناً ہم ان کفار کو ان کے اعمال
سے خبردار کریں گے اور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ۵۰ اور جب ہم
انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور
جب اسے مصیبت پڑتی ہے تو بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن جاتا

آیت:47 قیامت کب واقع ہوگی، اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے، سورۃ النازعات آیت (42،43،44) میں آیا لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے واقعے کا وقت دریافت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق، اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے۔

اور سورۃ الاعراف آیا ہے:

﴿يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّىۡ ۚ لَا يُجَلِّيۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ﴾ (الاعراف:187)

''یہ لوگ آپ ﷺ سے سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ فرما دیجیے اس کا علم میرے رب کے ہی پاس ہے اس کے وقت پر اس کو اللہ کے سوا اور کوئی ظاہر نہیں کرے گا۔''

آیت:48 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مشرکین جن بتوں اور غیر بتوں کی دُنیا میں پرستش کرتے تھے قیامت کے دِن وہ سب اِن کی نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں گے کوئی اِن کی مدد کے لیے نہیں آئے گا اور انہیں اِس وقت یقین ہو جائے گا کہ اب عذاب نار سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

﴿اِنَّهٗ لَا يَايۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ﴾ (یوسف:87)

" اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ناامید ہوتے ہیں"۔

شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ عام انسان مراد لیے جائیں اور ظاہر ہے اللہ کے نیک مخلص بندے اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

آیت:51 اِس آیتِ کریمہ میں بالعموم لوگوں کی یہ فطرت بیان کی گئی ہے کہ جب اللہ انہیں مال و اولاد صحت و عافیت سے نوازتا ہے تو اُس کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں، اور کبر غرور میں مبتلا ہو کر اطاعت اور بندگی کی راہ سے منحرف ہو جاتے ہیں اور جب وہ نعمتیں اُن سے چھین لی جاتی ہیں، تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتے ہیں، یعنی الفاظ زیادہ اور مفہوم اور معنی کم ہوتے ہیں سورہ یونس آیت 12 میں بھی ہے جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ
هُوَ فِىۡ شِقَاقٍۭ بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ ؕ اَوَلَمۡ يَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ
شَهِيۡدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ
شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ ﴿۵۴﴾

ہے ﴿۵۱﴾ آپ کہہ دیجئے! کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہوا ہو پھر تم نے اسے نہ مانا بس اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہوگا جو مخالفت میں (حق سے) دور چلا جائے ﴿۵۲﴾ عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں ﴿۵۳﴾ یقین جانو! کہ یہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے سے شک میں ہیں یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿۵۴﴾

اٰياتها ۵۳ | ۴۲ سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰى مَكِّيَّةٌ ۶۲ | رکوعاتها ۵

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ شوری مکی ہے اس میں 53 آیات، 5 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ
اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ
الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ اسی طرح تیری طرف اور تجھ سے اگلوں کی طرف وحی بھیجتا رہا اللہ تعالیٰ جو زبردست ہے اور حکمت والا ہے ﴿۳﴾ آسمانوں کی (تمام) چیزیں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے وہ برتر اور عظیم الشان ہے ﴿۴﴾ قریب ہے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ

تو ہم کو پکارتا ہے لیٹے ہوئے بیٹھے ہوئے کھڑے ہوئے پھر جب ہم اُس کی تکلیف اُس سے ہٹا دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے اپنی تکلیف کے لیے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔

آیت:53 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومن ساتھیوں کو مشرق و مغرب میں غلبہ دیں گے قیصر و کسری اور دیگر طاقتوں کا زور توڑ دیں گے اور اسلام تیزی کے ساتھ ہر طرف پھیلنے لگے گا ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہلِ قریش کے شہر مکہ کو بھی فتح کریں گے، اور وہاں سے ہمیشہ کے لیے کفر و شرک کا خاتمہ ہو جائے گا، تب کافروں کو یقین ہو جائے گا کہ واقعی قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سچ ہے۔ آیت کے آخر میں اہلِ قریش کو بطور زجر و توبیخ کہا گیا کہ کیا قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے لیے اللہ کی گواہی کافی نہیں ہے؟ وہ تو ہر چیز سے باخبر ہے وہ خوب جانتا ہے کہ یہ قرآن اسی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے نازل کیا ہے۔

آیت:1 تا 4 آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہلے رسول نہیں ہیں جن پر پہلی بار اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے آپ سے پہلے بہت سے انبیاء آئے جن پر اللہ نے اپنی وحی نازل کی تھی، اور اہلِ مکہ اس بات سے خوب واقف ہیں اس لیے کہ اگر اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کی ہے تو انہیں تعجب کیوں ہے سورۃ النساء میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿اِنَّاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ ۚ وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا﴾ (النساء:163)

''یقیناً ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ
اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶ وَكَذٰلِكَ
اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ
يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝۷
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۱۰ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ ۝۱۱ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا
وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى
الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ
مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۱۴ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ

بیان کررہے ہیں اور زمین والوں کے لئے استغفار کررہے ہیں خوب سمجھ رکھو کہ
اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا ہے ۝۵ اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوسروں کو
کارساز بنالیا ہے اللہ تعالیٰ ان پر نگران ہے اور آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں
۝۶ اس طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تا کہ آپ مکہ والوں
کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کردیں اور جمع ہونے کے دن جس
کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرادیں ۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ
جہنم میں ہوگا ۝۷ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت کا بنا دیتا لیکن
جسے چاہتا اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور ظالموں کا حامی اور مددگار کوئی نہیں
۝۸ کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز بنالئے ہیں (حقیقتاً تو) اللہ
تعالیٰ ہی کارساز ہے وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز کا قادر ہے ۝۹ اور
جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے یہی اللہ
میرا رب ہے جس پر میں نے بھروسہ کر رکھا ہے اور جس کی طرف میں جھکتا
ہوں ۝۱۰ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لئے
تمہاری جنس کے جوڑے بنا دیئے ہیں اور چوپایوں کے جوڑے بنائے ہیں
تمہیں وہ اس میں پھیلا رہا ہے اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا
ہے ۝۱۱ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں جس کی چاہے روزی کشادہ
کردے اور تنگ کردے، یقیناً وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۝۱۲ اللہ تعالیٰ نے
تمہارے لئے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ
السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس
کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس
دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف آپ انہیں بلا
رہے ہیں وہ تو (ان) مشرکین پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا
برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے وہ اس کی صحیح راہنمائی
کرتا ہے ۝۱۳ ان لوگوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی اختلاف کیا اور وہ
بھی باہمی ضد بحث سے اور اگر آپ کے رب کی بات ایک وقت تک کے لئے
پہلے ہی سے قرار پا گئی ہوئی ہوتی تو یقیناً ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو
ان کے بعد کتاب دی گئی وہ بھی اس کی طرف سے الجھن والے شک میں پڑے
ہوئے ہیں ۝۱۴ پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا

وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ ۚ
وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ
اَعۡمَالُكُمۡ ؕ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا ۚ وَاِلَيۡهِ
الۡمَصِيۡرُ ۝۱۵ وَالَّذِيۡنَ يُحَآجُّوۡنَ فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِيۡبَ لَهٗ
حُجَّتُهُمۡ دَاحِضَةٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ وَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ
شَدِيۡدٌ ۝۱۶ اَللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ وَالۡمِيۡزَانَ ؕ وَمَا
يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيۡبٌ ۝۱۷ يَسۡتَعۡجِلُ بِهَا الَّذِيۡنَ لَا
يُؤۡمِنُوۡنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡهَا ۙ وَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهَا
الۡحَـقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُمَارُوۡنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ۝۱۸
اَللّٰهُ لَطِيۡفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ۝۱۹

گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیں
کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا
گیا ہے کہ تم میں انصاف کرتا رہوں ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے
ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں ہم تم میں کوئی
کٹ حجتی نہیں اللہ تعالیٰ ہم (سب) کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا
ہے ۱۵ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں اس کے بعد کہ
(مخلوق) انہیں مان چکی ان کی خواہ مخواہ کی حجت اللہ کے نزدیک باطل ہے اور
ان پر غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۱۶ اللہ تعالیٰ نے حق کے
ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے) آپ کو کیا خبر شاید
قیامت قریب ہی ہو ۱۷ اس کی جلدی انہیں پڑی ہے جو اسے نہیں مانتے اور جو
اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے ڈر رہے ہیں انہیں اس کے حق ہونے کا پورا
علم ہے یاد رکھو جو لوگ قیامت کے معاملہ میں لڑ جھگڑ رہے ہیں وہ دور کی گمراہی
میں پڑے ہوئے ہیں ۱۸ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا ہے،
جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ بڑی طاقت، بڑے غلبے والا ہے ۱۹

یونس علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کی طرف، اور ہم نے داود علیہ السلام کو زبور عطا فرمائی۔"

حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے سخت سردی میں مشاہدہ کیا جب وحی کی کیفیت ختم ہوتی، تو آپ ﷺ پسینے میں شرابور ہوتے اور آپ کی پیشانی سے پسینے کے قطرے گر رہے ہوتے۔ (صحیح بخاری)

آیت: 17 قرآنِ کریم کو اور اِس کی صداقت کو واضح کیا جا رہا ہے میزان سے مراد عدل و انصاف ہے۔ عدل کو ترازو سے اس لیے تعبیر فرمایا کہ یہ برابری اور انصاف کا آلہ ہے۔ اس کے ذریعے ہی لوگوں کے درمیان برابری ممکن ہے اسی کے ہم معنی یہ آیات بھی ہیں:

﴿وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ وَاَقِيۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِيۡزَانَ﴾ (الرحمن: 7-9)

"اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی تا کہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو۔ اور تول میں کمی نہ کرو"۔

آیت: 19 اور اللہ جسے چاہتا ہے خوب روزی دیتا ہے، اور جس پر چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اس کی وسعت اور تنگی کے بھید وہی جانتا ہے نہ وسعتِ رزق اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ اس سے راضی ہے نہ ہی تنگی رزق اس کی ناراضگی کی دلیل ہے۔

ترمذی نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندے کو کوئی بھی چھوٹی یا بڑی تکلیف پہنچتی ہے تو ایسا اس کے کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے، اور جن گناہوں کو وہ معاف کر دیتا ہے وہ تو بہت زیادہ ہوتے ہیں، واحدی نے لکھا ہے کہ یہ آیتِ کریمہ مومن کو سب سے زیادہ پُراُمید بناتی ہے، اس لیے کہ مومن کے گناہوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ کے بارے میں کہا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے مصائب و تکلیف میں مبتلا کر کے مٹا دیتا ہے۔ اور دوسرے بڑے حصہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے دُنیا میں ہی معاف کر دیتا ہے اور کافروں کو گناہ کی سزا دُنیا میں نہیں دی جاتی ہے اُن کے سارے جرائم و معاصی قیامت کے دن کے لیے اٹھا کر رکھ دیے جاتے ہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ
حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰ اَمْ لَهُمْ
شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ
الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۱ تَرَى
الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝۲۲ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا
الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۲۳ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ
يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۴ وَ هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲۵ وَ
يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝۲۶ وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ
الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ
اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝۲۷ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۸ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ
اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ۝۲۹ وَ مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۰ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ

جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا
کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے ایسے شخص
کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (۲۰) کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک
(مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے جو اللہ کے
فرمائے ہوئے نہیں اگر فیصلے کا دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا
جاتا یقیناً (ان) ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے (۲۱) آپ دیکھیں گے کہ
یہ ظالم اپنے اعمال سے ڈر رہے ہونگے جن کے وبال ان پر واقع ہونے والے
ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے وہ بہشتوں کے
باغات میں ہوں گے وہ جو خواہش کریں اپنے رب کے پاس موجود پائیں گے
یہی ہے بڑا فضل (۲۲) یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دے رہا
ہے جو ایمان لائے اور (سنت کے مطابق) نیک عمل کئے تو کہہ دیجئے! کہ میں
اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی جو شخص کوئی نیکی کرے ہم
اس کے لئے اس کی نیکی میں اور نیکی بڑھا دیں گے بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا
(اور) بہت قدردان ہے (۲۳) کیا یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اللہ پر جھوٹ باندھا
ہے، اگر اللہ چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے
جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا
ہے (۲۴) وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگزر
فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے (۲۵) ایمان والوں اور نیکوکار
لوگوں کی سنتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے اور بڑھا کر دیتا ہے اور کفار کے لئے
سخت عذاب ہے (۲۶) اگر اللہ تعالیٰ اپنے (سب) بندوں کی روزی فراخ کر دیتا تو
وہ زمین میں فساد برپا کر دیتے لیکن وہ اندازے کے ساتھ جو کچھ چاہتا نازل
فرماتا ہے، وہ اپنے بندوں سے پورا خبردار ہے اور خوب دیکھنے والا ہے (۲۷) اور
وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت
پھیلا دیتا ہے وہی ہے کارساز اور قابل حمد وثنا (۲۸) اور اس کی نشانیوں میں سے
آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور ان میں جانداروں کا پھیلانا وہ اس پر بھی
قادر ہے کہ جب چاہے انہیں جمع کر دے (۲۹) تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ
تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر
فرما دیتا ہے (۳۰) اور تم ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہو تمہارے لئے

وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهِ الۡجَوَارِ فِي
الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنۡ يَّشَاۡ يُسۡكِنِ الرِّيۡحَ فَيَظۡلَلۡنَ رَوَاكِدَ عَلٰى
ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ اَوۡ يُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا
كَسَبُوۡا وَيَعۡفُ عَنۡ كَثِيۡرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ يُجَادِلُوۡنَ فِيۡۤ اٰيٰتِنَا ؕ
مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ شَيۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ
يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا
مَا غَضِبُوۡا هُمۡ يَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمۡ وَاَقَامُوا
الصَّلٰوةَ ۖ وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ ۖ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۸﴾
وَالَّذِيۡنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الۡبَغۡيُ هُمۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ
سَيِّئَةٌ مِّثۡلُهَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ
سَبِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيۡلُ عَلَى الَّذِيۡنَ يَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَيَبۡغُوۡنَ فِي
الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنۡ صَبَرَ وَ
غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ

سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی کارساز نہ مددگار ﴿۳۱﴾ اور دریا میں چلنے والی پہاڑوں
جیسی کشتیاں اس کی نشانیوں میں سے ہیں ﴿۳۲﴾ اگر وہ چاہے تو ہوا بند کردے اور یہ
کشتیاں سمندروں پر رکی رہ جائیں یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار
کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۳۳﴾ یا انہیں ان کے کرتوتوں کے باعث تباہ کردے وہ تو
بہت سی خطاؤں سے درگزر فرمایا کرتا ہے ﴿۳۴﴾ اور تاکہ جو لوگ ہماری نشانیوں میں
جھگڑتے ہیں وہ معلوم کرلیں کہ ان کے لئے کوئی چھٹکارہ نہیں ﴿۳۵﴾ تو تمہیں جو کچھ
دیا گیا وہ زندگانی دنیا کا کچھ یونہی سا اسباب ہے اور اللہ کے پاس جو ہے وہ اس
سے بدرجہ بہتر اور پائیدار ہے، وہ ان کے لئے ہے جو ایمان لائے اور صرف
اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے
بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کردیتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور اپنے رب کے
فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا (ہر) کام آپس
کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے
(ہمارے نام پر) دیتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور جب ان پر ظلم (وزیادتی) ہو تو وہ صرف بدلہ
لے لیتے ہیں ﴿۳۹﴾ اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے اور جو معاف کردے اور
اصلاح کرلے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، (فی الواقع) اللہ تعالیٰ ظالموں سے
محبت نہیں کرتا ﴿۴۰﴾ اور جو شخص اپنے مظلوم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو
ایسے لوگوں پر (الزام) کا کوئی راستہ نہیں ﴿۴۱﴾ یہ راستہ صرف ان لوگوں پر ہے جو
خود دوسروں پر ظلم کریں اور زمین میں ناحق فساد کرتے پھریں، یہی لوگ ہیں جن
کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۴۲﴾ اور جو شخص صبر کرلے اور معاف کردے یقیناً یہ
بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے ﴿۴۳﴾ اور جسے اللہ تعالیٰ بہکا دے

آیت:43 آگے فرمایا کہ بہر حال عفو و درگزر سے کام لینا، اور دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا اللہ کو زیادہ پسند ہے اور وہ ایسے بندوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے، ظلم و تعدی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿لَّسۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ﴾ (الغاشية:22) "تم ان پر داروغہ نہیں ہو"۔

﴿لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰىهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِيۡ مَنۡ يَّشَآءُ﴾ (البقرة:272)

"(اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہو بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے"۔

﴿فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ﴾ (الرعد:40)

"تو تمہارا کام (ہمارے احکام کا) پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے"۔

ان سب کا مطلب یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذمے داری صرف اور صرف یہ ہے کہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیں (مانیں نہ مانیں) آپ سے اس کی باز پرس نہیں ہوگی۔ کیوں کہ ہدایت دینا آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔

فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
سَبِيْلٍ ﴿٤٦﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ
اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ
لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ
مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ
اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ
بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ
جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿٥٣﴾

اس کا اس کے بعد کوئی چارہ ساز نہیں، اور تو دیکھے گا کہ ظالم لوگ عذاب کو دیکھ کر
کہہ رہے ہوں گے کہ کیا واپس جانے کی کوئی راہ ہے ﴿٤٤﴾ اور تو انہیں دیکھے گا کہ
وہ (جہنم کے) سامنے لا کھڑے کئے جائیں گے مارے ذلت کے جھکے جا
رہے ہونگے اور کن آنکھوں سے دیکھ رہے ہونگے، ایمان دار صاف کہیں گے
کہ حقیقی زیاں کار وہ ہیں جنہوں نے آج قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے
گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا۔ یاد رکھو کہ یقیناً ظالم لوگ دائمی عذاب میں
ہیں ﴿٤٥﴾ ان کے کوئی مددگار نہیں جو اللہ سے الگ ان کی امداد کرسکیں اور جسے اللہ
گمراہ کر دے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ﴿٤٦﴾ اپنے رب کا حکم مان لو اس سے
پہلے کہ اللہ کی جانب سے وہ دن آجائے جس کا ہٹ جانا ناممکن ہے، تمہیں اس
روز نہ تو کوئی پناہ کی جگہ ملے گی نہ چھپ کر انجان بن جانے کی ﴿٤٧﴾ اگر یہ منہ پھیر
لیں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، آپ کے ذمہ تو صرف پیغام
پہنچا دینا ہے ہم جب کبھی انسان کو اپنی مہربانی کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر
اترا جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو
بیشک بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿٤٨﴾ آسمانوں کی اور زمین کی سلطنت اللہ تعالیٰ ہی کے
لئے ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جسے
چاہے بیٹے دیتا ہے ﴿٤٩﴾ یا انہیں جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جسے
چاہے بانجھ کر دیتا ہے وہ بڑے علم والا اور کامل قدرت والا ہے ﴿٥٠﴾ ناممکن ہے
کہ کسی بندے سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کے پیچھے
سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے، بیشک وہ
برتر حکمت والا ہے ﴿٥١﴾ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو
اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز
ہے لیکن ہم نے اسے نور بنایا، اس کے ذریعے سے اپنے بندوں میں جس کو
چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں بیشک آپ راہ راست کی رہنمائی کر رہے ہیں
﴿٥٢﴾ اس اللہ کی راہ جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے آگاہ رہو
سب کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں ﴿٥٣﴾

اٰیاتها ۸۹ ۴۳ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ۶۳ رکوعاتها ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ؕ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ
عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا
مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۙ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا
نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ
جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿۱۵﴾

سورۃ زخرف مکی ہے اس میں 89 آیات، 7 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ قسم ہے اس واضح کتاب کی ﴿۲﴾ ہم نے اسکو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے
کہ تم سمجھ لو ﴿۳﴾ یقیناً یہ لوح محفوظ میں ہے اور ہمارے نزدیک بلند مرتبہ حکمت والی
ہے ﴿۴﴾ کیا ہم اس نصیحت کو تم سے اس بنا پر ہٹا لیں کہ تم حد سے گزر جانے والے
لوگ ہو ﴿۵﴾ اور ہم نے اگلے لوگوں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے ﴿۶﴾ جو نبی ان کے
پاس آیا انہوں نے اس کا مذاق اڑایا ﴿۷﴾ پس ہم نے ان سے زیادہ زورآوروں کو
تباہ کر ڈالا اور اگلوں کی مثال گزر چکی ہے ﴿۸﴾ اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ
آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو یقیناً ان کا جواب یہی ہوگا کہ انہیں غالب
ودانا (اللہ) ہی نے پیدا کیا ہے ﴿۹﴾ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش
(بچھونا) بنایا اور اس میں تمہارے لئے راستے کر دیئے تا کہ تم راہ پا لیا کرو ﴿۱۰﴾
اسی نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی نازل فرمایا، پس ہم نے
اس مردہ شہر کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ جس نے تمام چیزوں
کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے کشتیاں بنائیں اور چوپائے جانور (پیدا
کیے) جن پر تم سوار ہوتے ہو ﴿۱۲﴾ تا کہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے
رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ذات ہے
اس کی جس نے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ ہمیں اسے قابو کرنے کی طاقت
نہ تھی ﴿۱۳﴾ اور بالیقین ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ﴿۱۴﴾ اور
انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو جز ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلا ناشکرا ہے ﴿۱۵﴾

آیت: 1 تا 3 اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین کی قسم کھائی ہے جس سے مقصود لوگوں کے دل و دماغ میں قرآنِ کریم کی قدر و منزلت بٹھانی ہے یعنی یہ کتاب مبین عظیم کتاب ہے جس کی قدر و منزلت کی قسم باری تعالیٰ نے کھائی ہے۔

اس معنی کو سورۃ البروج میں یوں بیان کیا ہے:

﴿بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ مَّجِيْدٌ ۙ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ﴾

"بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان والا اور لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)"۔

دُنیا کی حقارت اس حدیث سے بھی معلوم ہوتی ہے:

''اگر دُنیا کی اتنی حیثیت بھی ہوتی جتنی ایک مچھر کے پر کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو اس دنیا سے ایک گھونٹ پانی بھی نہیں پینے دیتا''۔

(سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ
اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ
كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ
مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ
اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ
قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ
اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا
عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ
قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى
اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ
بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ
مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾
وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ
هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾
وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ
قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ
عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں تو خود رکھ لیں اور تمہیں بیٹوں سے
نوازا ﴿۱۶﴾ (حالانکہ) ان میں سے کسی کو جب اس چیز کی خبر دی جائے جس کی مثال
اس نے (اللہ) رحمٰن کے لئے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ
غمگین ہو جاتا ہے ﴿۱۷﴾ کیا (اللہ کی اولاد لڑکیاں ہیں) جو زیورات میں پلیں اور
جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں؟ ﴿۱۸﴾ اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن
کے عبادت گزار ہیں عورتیں قرار دے لیا۔ کیا ان کی پیدائش کے موقع پر یہ
موجود تھے؟ ان کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے (اس چیز کی) باز پرس کی
جائے گی ﴿۱۹﴾ اور کہتے ہیں اگر اللہ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے انہیں اس کی
کچھ خبر نہیں یہ صرف اٹکل پچو (جھوٹ باتیں) کہتے ہیں ﴿۲۰﴾ کیا ہم نے انہیں
اس سے پہلے کوئی (اور) کتاب دی ہے جسے یہ مضبوط تھامے ہوئے ہیں
﴿۲۱﴾ (نہیں نہیں) بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک مذہب پر پایا
اور ہم انہی کے نقش قدم پر چل کر راہ یافتہ ہیں ﴿۲۲﴾ اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم
نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی
جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (ایک راہ پر اور) ایک دین پر پایا اور ہم تو
انہی کے نقش پا کی پیروی کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ (نبی نے) کہا بھی کہ اگرچہ میں
تمہارے پاس اس سے بہتر (مقصود تک پہنچانے والا) طریقہ لے کر آیا ہوں
جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کے منکر
ہیں جسے دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے ﴿۲۴﴾ پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور دیکھ لے
جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۲۵﴾ اور جبکہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے
والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم
عبادت کرتے ہو ﴿۲۶﴾ بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے
ہدایت بھی کرے گا ﴿۲۷﴾ اور (ابراہیم علیہ السلام) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی
رہنے والی بات قائم کرے گا تا کہ لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں ﴿۲۸﴾ بلکہ میں
نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو سامان (اور اسباب) دیا، یہاں تک
کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف سنانے والا رسول آ گیا، ﴿۲۹﴾ اور حق کے
پہنچتے ہی یہ بول پڑے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں ﴿۳۰﴾ اور کہنے لگے، یہ
قرآن ان دونوں بستیوں میں کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں کیا گیا ﴿۳۱﴾ کیا
آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے ہی ان کی زندگانی دنیا کی

مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ
لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ؕ وَرَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا
يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ
يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ۙ
وَلِبُيُوۡتِهِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ ۙ وَزُخۡرُفًا ؕ وَاِنۡ كُلُّ
ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَالۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۵﴾ ع
وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَ
اِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ
فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى
الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ
كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ
مُّنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۴۱﴾ ۙ اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے سے بلند کیا ہے تا کہ ایک
دوسرے کو ماتحت کر لے جسے یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اس سے آپ کے رب
کی رحمت بہت ہی بہتر ہے ﴿۳۲﴾ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ ایک ہی
طریقہ پر ہو جائیں گے تو رحمٰن کے ساتھ کفر کرنے والوں کے گھروں کی
چھتوں کو ہم چاندی کی بنا دیتے۔ اور زینوں کو (بھی) جن پر چڑھا
کرتے ﴿۳۳﴾ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگا لگا کر
بیٹھتے ﴿۳۴﴾ اور سونے کے بھی اور یہ سب کچھ یونہی سا دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور
آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کے لئے (ہی)
ہے ﴿۳۵﴾ اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر شیطان مقرر کر دیتے
ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے ﴿۳۶﴾ اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی
خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں ﴿۳۷﴾ یہاں تک کہ جب وہ ہمارے
پاس آئے گا کہے گا کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کی دوری
ہوتی (تو) بڑا برا ساتھی ہے ﴿۳۸﴾ اور جب کہ تم ظالم ٹھہر چکے تو تمہیں آج ہرگز تم
سب کا عذاب میں شریک ہونا کوئی نفع نہ دے گا ﴿۳۹﴾ کیا پس تو بہرے کو سنا سکتا
ہے یا اندھے کو راہ دکھا سکتا ہے اور اسے جو کھلی گمراہی میں ہو ﴿۴۰﴾ پس اگر ہم
تجھے یہاں سے لے جائیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ یا جو کچھ
ان سے وعدہ کیا ہے وہ تجھے دکھا دیں ہم ان پر بھی قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۲﴾

آیت:36 اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے قرآنِ کریم کی اہمیت بیان کی ہے۔ جو شخص قرآن کریم اور اُس میں موجود احکام سے اعراض کرتا ہے، اور اُسے چھوڑ کر دیگر گمراہیوں کو اپناتا ہے، اللہ تعالیٰ بطورِ عذاب اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے جو ہر وقت اسے گمراہ کرتا رہتا ہے تا کہ حق کو قبول نہ کرے (**فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ**) کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ آدمی اُس شیطان کا پیروکار بن جاتا ہے اور تمام امور میں اِس کی اتباع کرتا ہے۔

آیت:37 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ وہ شیاطین قرآن سے اعراض کرنے والوں کو راہِ حق کی اتباع سے روکتے ہیں اور اُن کے دل میں خیال ڈالتے رہتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں ایک دوسرا معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ کفار ان شیاطین کو راہِ حق پر سمجھتے ہیں، اسی لیے ان کی پیروی کرتے ہیں۔

آیت:38 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن ہمارے سامنے دونوں حاضر ہوں گے۔ تو قرآنِ کریم سے منہ پھیرنے والا اپنے شیطان دوست سے کہے گا اے کاش میرے اور تمہارے درمیان مغرب اور مشرق کی دوری ہوتی تو تو بڑا ہی برا ثابت ہوا۔ تو نے ہی مجھے راہِ حق سے گمراہ کیا، اور کفر اور شرک اور ضلالت و گمراہی کو خوبصورت بنا کر پیش کیا جو آج میرے عذاب کا سبب بن گیا۔

آیت:39 اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اُس دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سے کہے گا کہ دُنیا میں اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک بنانے کی وجہ سے تم پر آج کے دِن کا عذاب واجب ہو گیا اب کوئی تمنا تمہیں کام نہیں دے گی، اور تم سب یعنی تم اور تمہارے شیاطین دوست عذابِ جہنم میں برابر کے شریک ہوں گے۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ
اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً
يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ
مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ
وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ
يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ؕ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ
يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ۙ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ؒ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ
مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ
هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ
اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ؕ وَلَوْ
نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِنَّهٗ
لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾
وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾

پس جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اسے مضبوط تھامے رہیں بیشک آپ راہ
راست پر ہیں ﴿۴۳﴾ اور یقیناً (خود) آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے
نصیحت ہے اور عنقریب تم لوگ پوچھے جاؤ گے ﴿۴۴﴾ اور ہمارے ان نبیوں سے
پوچھو! جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا کہ کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے اور
معبود مقرر کئے تھے جن کی عبادت کی جائے ﴿۴۵﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو
اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تو (موسیٰ (علیہ
السلام) نے جا کر) کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں ﴿۴۶﴾ پس جب
وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ بے ساختہ ان پر ہنسنے لگے
﴿۴۷﴾ اور ہم نے انہیں جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑھی چڑھی ہوتی تھی
اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تا کہ وہ باز آ جائیں ﴿۴۸﴾ اور انہوں نے کہا اے
جادوگر! ہمارے لئے اپنے رب سے اس کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ
کر رکھا ہے یقین مان کہ ہم راہ پر لگ جائیں گے ﴿۴۹﴾ پھر جب ہم نے وہ عذاب
ان سے ہٹا لیا انہوں نے اسی وقت اپنا قول واقرار توڑ دیا ﴿۵۰﴾ اور فرعون نے اپنی
قوم میں منادی کرائی اور کہا اے میری قوم! کیا مصر کا ملک میرا نہیں؟ اور میرے
(محلوں کے) نیچے یہ نہریں بہہ رہی ہیں کیا تم دیکھتے نہیں؟ ﴿۵۱﴾ بلکہ میں بہتر
ہوں بہ نسبت اس کے جو بے توقیر ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا ﴿۵۲﴾ اچھا اس پر
سونے کے کنگن کیوں نہیں آ پڑے یا اس کے ساتھ پرباندھ کر فرشتے ہی آ جاتے
﴿۵۳﴾ اس نے اپنی قوم کو بہلایا پھسلایا اور انہوں نے اسی کی مان لی یقیناً یہ سارے
ہی نافرمان لوگ تھے ﴿۵۴﴾ پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے
انتقام لیا اور سب کو ڈبو دیا ﴿۵۵﴾ پس ہم نے انہیں گیا گزرا کر دیا اور پچھلوں کے لئے
مثال بنا دی ﴿۵۶﴾ اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تیری قوم (خوشی
سے) چیخنے لگی ہے ﴿۵۷﴾ اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ تجھ سے
ان کا یہ کہنا محض جھگڑے کی غرض سے ہے، بلکہ یہ لوگ ہیں جھگڑالو ﴿۵۸﴾ عیسیٰ (علیہ
السلام) بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے
لئے نشان قدرت بنایا ﴿۵۹﴾ اگر ہم چاہتے تو تمہارے عوض فرشتے کر دیتے جو زمین
میں جانشینی کرتے ﴿۶۰﴾ اور یقیناً عیسیٰ (علیہ السلام) قیام کی نشانی ہے پس تم
(قیامت) کے بارے میں شک نہ کرو اور میری تابعداری کرو یہی سیدھی راہ
ہے ﴿۶۱﴾ اور شیطان تمہیں روک نہ دے یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے ﴿۶۲﴾

وَلَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَةِ وَلِاُبَیِّنَ
لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿٦٤﴾
فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ
یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿٦٥﴾ هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ بَغۡتَةً
وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿٦٦﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا
الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿٦٧﴾ۚ یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٨﴾ۚ
اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿٦٩﴾ۚ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ
وَاَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿٧٠﴾ یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ
اَکۡوَابٍ ۚ وَفِیۡهَا مَا تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِیۡهَا
خٰلِدُوۡنَ ﴿٧١﴾ۚ وَ تِلۡکَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا کُنۡتُمۡ
تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٧٢﴾ لَکُمۡ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ کَثِیۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿٧٣﴾ اِنَّ
الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿٧٤﴾ۖ لَا یُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِیۡهِ
مُبۡلِسُوۡنَ ﴿٧٥﴾ۚ وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰکِنۡ کَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوۡا
یٰمٰلِکُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّکَ ؕ قَالَ اِنَّکُمۡ مّٰکِثُوۡنَ ﴿٧٧﴾ لَقَدۡ
جِئۡنٰکُمۡ بِالۡحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَکُمۡ لِلۡحَقِّ کٰرِهُوۡنَ ﴿٧٨﴾ اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا

اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) معجزے لائے تو کہا۔ کہ میں تمہارے پاس حکمت
والا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو، انہیں واضح
کردوں پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿٦٣﴾ میرا اور تمہارا رب فقط اللہ
تعالیٰ ہی ہے پس تم سب اس کی عبادت کرو۔ راہ راست (یہی) ہے ﴿٦٤﴾ پھر (بنی
اسرائیل) کی جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا پس ظالموں کے لئے خرابی
ہے دکھ والے دن کی آفت سے ﴿٦٥﴾ یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ
اچانک ان پر آ پڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ﴿٦٦﴾ اس دن دوست بھی ایک دوسرے
کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہزگاروں کے ﴿٦٧﴾ میرے بندو! آج تم پر کوئی
خوف (وہراس) ہے اور نہ تم (بددل اور) غمزدہ ہوگے ﴿٦٨﴾ اور جو ہماری آیتوں
پر ایمان لائے اور تھے بھی وہ (فرماں بردار) مسلمان ﴿٦٩﴾ تم اور تمہاری بیویاں
ہشاش بشاش (راضی خوشی) جنت میں چلے جاؤ ﴿٧٠﴾ ان کے چاروں طرف سے
سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا ان کے جی جس چیز
کی خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہوگا اور تم
اس میں ہمیشہ رہو گے ﴿٧١﴾ یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے
وارث بنائے گئے ہو ﴿٧٢﴾ یہاں تمہارے لئے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم
کھاتے رہو گے ﴿٧٣﴾ بیشک گنہگار لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ﴿٧٤﴾ یہ
عذاب کبھی بھی ان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے
﴿٧٥﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود ہی ظالم تھے ﴿٧٦﴾ اور پکار پکار کر کہیں گے
کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے وہ کہے گا کہ تمہیں تو (ہمیشہ)
رہنا ہے ﴿٧٧﴾ ہم تو تمہارے پاس حق لے آئے ہیں لیکن تم میں اکثر لوگ حق سے
نفرت رکھنے والے تھے ﴿٧٨﴾ کیا انہوں نے کسی کام کا پختہ ارادہ کرلیا ہے

آیت:70 اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ اے میرے بندو تم اپنی نیک بیویوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ، جہاں تمہیں ایسی فرحت اور شادمانی ملے گی کہ تمہارے چہرے کِھل اُٹھیں گے، یہی بات سورۃ المطففین میں یوں کہی گئی ہے:

﴿تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ﴾ (المطففین)

''آپ کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لیں گے۔''

آیت:71 اہلِ جنت کے سامنے سونے کی رکابیوں اور پلیٹوں میں لذیز ترین کھانے پیش کیے جائیں گے اور سونے کے ہی بنے پیالوں کا دور چلے گا جو انواع اقسام کی بہترین شرابوں سے لبالب ہوں گے صحیحین میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ریشم اور دیباج نہ پہنو، اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ پیئو، یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لیے ہیں، اور تمہارے لیے جنت میں۔

فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰٮهُمۡ ؕ
بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ۖ
فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ
الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا
يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِى
الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيۡهِ
تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا
مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَٮِٕنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ
لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ لَّا
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

آیاتها ۵۹ | ۴۴ سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴ | رکوعاتها ۳

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا
مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۳﴾ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ

تو یقین مانو کہ ہم بھی پختہ کام کرنے والے ہیں ﴿۷۹﴾ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ ہم ان
کی پوشیدہ باتوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سن سکتے (یقیناً ہم برابر سن رہے
ہیں) بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں ﴿۸۰﴾ آپ کہہ دیجئے!
اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوتا ﴿۸۱﴾ آسمان
زمین اور عرش کا رب جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں اس (سے) بہت پاک
ہے ﴿۸۲﴾ اب آپ انہیں اس بحث مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ
انہیں اس دن سابقہ پڑ جائے جن کا یہ وعدہ دیئے جاتے ہیں ﴿۸۳﴾ وہی آسمانوں میں
معبود ہے اور زمین میں بھی وہی قابل عبادت ہے اور وہ بڑی حکمت والا اور
پورے علم والا ہے ﴿۸۴﴾ اور وہ بہت برکتوں والا ہے جس کے پاس آسمان اور زمین
اور ان کے درمیان کی بادشاہت اور قیامت کا علم بھی اس کے پاس ہے اور اسی کی
جانب تم سب لوٹائے جاؤ گے ﴿۸۵﴾ جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ
شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے ہاں (مستحق شفاعت وہ ہیں) جو حق بات کا
اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو ﴿۸۶﴾ اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ انہیں کس نے
پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً جواب دیں گے اللہ نے، پھر یہ کہاں الٹے جاتے ہیں ﴿۸۷﴾ اور
ان کا (پیغمبر کا اکثر) یہ کہنا کہ اے میرے رب! یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں
لاتے ﴿۸۸﴾ پس آپ ان سے منہ پھیر لیں اور کہہ دیں (اچھا بھائی) سلام! انہیں
عنقریب (خود ہی) معلوم ہو جائے گا ﴿۸۹﴾

سورۃ دخان مکی ہے اس میں 59 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حم ﴿۱﴾ قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی ﴿۲﴾ یقیناً ہم نے اسے بابرکت
رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں ﴿۳﴾ اسی رات میں ہر
ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ﴿۴﴾ ہمارے پاس سے حکم ہو کر ہم ہی

آیت: 84 یہ نہیں ہے کہ آسمانوں کا معبود کوئی اور ہو اور زمین کا کوئی اور بلکہ جس طرح دونوں کا خالق ایک ہے معبود بھی ایک ہی ہے اسی کے ہم معنی یہ آیت ہے:

﴿وَهُوَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَفِى الۡاَرۡضِ يَعۡلَمُ سِرَّكُمۡ وَجَهۡرَكُمۡ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡسِبُوۡنَ﴾ (الانعام: 3)

’’آسمان اور زمین میں وہی اللہ ہے، وہ تمہارے پوشیدہ اور جہری باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ بھی اُس کے علم میں ہے۔‘‘

آیت: 1 تا 3 سورۃ الزخرف کی ابتدا میں بھی اللہ تعالیٰ نے کتاب مبین کی قسم کھائی ہے اور وہاں بتایا جا چکا ہے کہ اس سے مقصود لوگوں کے دل ودماغ میں قرآن کریم کی قدر ومنزلت بٹھانی ہے یعنی یہ وہ عظیم کتاب ہے جس کی قدر ومنزلت کی قسم باری تعالیٰ نے کھائی ہے۔

اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۞۵ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ
الۡعَلِيۡمُ ۞۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ
مُّوۡقِنِيۡنَ ۞۷ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ
الۡاَوَّلِيۡنَ ۞۸ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ۞۹ فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى
السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۞۱۰ يَّغۡشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۞۱۱

ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے ۞۵ آپ کے رب کی مہربانی سے وہی سننے والا
جاننے والا ۞۶ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان
ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو ۞۷ کوئی معبود نہیں اس کے سوا وہی جلاتا ہے
اور مارتا ہے، وہی تمہارا رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا ۞۸ بلکہ وہ
شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ۞۹ آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان
ظاہر دھواں لائے گا ۞۱۰ جو لوگوں کو گھیر لے گا، یہ دردناک عذاب ہے ۞۱۱

سورۃ الزخرف کی آیت (۲) کی طرح یہاں بھی اللہ رب العزت نے قرآنِ کی قسم کھا کر یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ قرآن محمد ﷺ کا کلام نہیں ہے، بلکہ اسے ہم نے نازل کیا ہے۔

اور وہ رات بڑی ہی خیر و برکت والی تھی جس میں ہم نے اسے نازل کیا تھا، وہ شبِ قدر تھی جس کی صراحت اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں کر دی ہے، فرمایا: ﴿شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِيۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ﴾(البقرۃ:185) وہ رمضان کا مہینہ تھا جس میں قرآن نازل کیا گیا اور اس کی مزید صراحت سورۃ القدر میں یوں فرمادیا ﴿اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ﴾ ہم نے قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پورا قرآن کریم شبِ قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزۃ تک نازل کیا گیا، پھر وہاں سے اللہ رب العزت نے اُسے تئیس سال کی مدت میں مختلف اوقات میں نازل فرمایا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ چونکہ نزول قرآن کی ابتدا ماہ رمضان میں ہوئی، اسی لیے علی الغیب یہاں کہا گیا ہے کہ قرآنِ کریم ماہ رمضان میں نازل ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس رات کو برکتوں والی رات کا نام اس لیے دیا ہے کہ اس میں قرآنِ کریم نازل ہوا۔ جس میں دین و دنیا کی ہر بھلائی کی طرف بنی نوع انسان کی رہنمائی کی گئی ہے اور جس کے ذریعے اللہ کی رحمت اور برکت اور عدل و ہدایت سارے عالم میں پھیل گئی ہے اور جس رات کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کو بلند ترین رتبہ ملا اور یہ وہ رات ہے جس میں فرشتوں اور روح الامین کا زمین پر نزول ہوتا ہے اور جس میں اللہ رب العزت آنے والے پورے سال میں وقوع پذیر ہونے والی حیات و موت، خیر و شر اور روزی میں کشادگی اور تنگی اور دیگر تمام مقدرات کو لکھتا ہے۔

اور اس قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد جن و انس کو قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرانا تھا تا کہ لوگ ایمان اور عمل صالح کی زندگی اختیار کر کے عذاب نار سے بچیں اور جنت کے حقدار بنیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی مزید اہمیت جتانے کے لیے فرمایا کہ اسے ہمارے حکم سے لوح محفوظ سے لکھ کر آسمان دنیا پر نازل کیا گیا ہے اور کہا کہ ہم نے بنی نوع انسان پر مہربانی کرتے ہوئے ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو انہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب و سنت کی تعلیم دیتا ہے جیسے کہ سورۃ الانبیاء میں آیا ہے: ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾(الانبیاء:107) اے ہمارے نبی ﷺ ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آیت:10 امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ، نسائی رحمہ اللہ، ابنِ ابی حاتم رحمہ اللہ اور ابنِ جریر رحمہ اللہ نے مختلف سندوں کے ساتھ عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب اہلِ قریش کا رسولِ اکرم ﷺ کے خلاف کبر و عناد بڑھتا گیا، تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں قوم یوسف کی طرح سات سال کی قحط سالی میں مبتلا کر کے میری ان کے خلاف مدد فرما چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ لوگوں نے

رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ
جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ۘ﴿١٤﴾
اِنَّا كَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ عَآئِدُوۡنَ ۘ﴿١٥﴾ يَوۡمَ نَبۡطِشُ
الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿١٦﴾ وَ لَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ
فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ۙ﴿١٧﴾ اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَىَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ
لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ﴿١٨﴾ وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ
مُّبِيۡنٍ ۚ﴿١٩﴾ وَ اِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ﴿٢٠﴾ وَ اِنۡ لَّمۡ
تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿٢٢﴾ الثلثة
فَاَسۡرِ بِعِبَادِىۡ لَيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۙ﴿٢٣﴾ وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ
اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿٢٤﴾ كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوۡنٍ ۙ﴿٢٥﴾ وَّ
زُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۙ﴿٢٦﴾ وَّنَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۙ﴿٢٧﴾

کہیں گے اے ہمارے رب! یہ آفت ہم سے دور کر ہم ایمان قبول کرتے ہیں
﴿١٢﴾ ان کے لئے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کرنے والے پیغمبران کے
پاس آ چکے ﴿١٣﴾ پھر بھی انہوں نے منہ پھیرا اور کہہ دیا کہ سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا
ہے ﴿١٤﴾ ہم عذاب کو تھوڑا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی سی حالت پر آجاؤ
گے ﴿١٥﴾ جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے بالیقین ہم بدلہ لینے والے ہیں
﴿١٦﴾ یقیناً ان سے پہلے ہم قوم فرعون کو (بھی) آزما چکے ہیں جن کے پاس (اللہ کا)
باعزت رسول آیا ﴿١٧﴾ کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو، یقین مانو کہ میں
تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں ﴿١٨﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرو
میں تمہارے پاس کھلی دلیل لانے والا ہوں ﴿١٩﴾ اور میں اپنے اور تمہارے رب
کی پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ تم مجھے سنگسار کر دو ﴿٢٠﴾ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں
لاتے تو مجھ سے الگ ہی رہو ﴿٢١﴾ پھر انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ سب
گنہگار لوگ ہیں ﴿٢٢﴾ (ہم نے کہہ دیا) کہ راتوں رات تو میرے بندوں کو لے کر
نکل، یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا ﴿٢٣﴾ تو دریا کو ساکن چھوڑ کر چلا جا بلاشبہ یہ لشکر
غرق کر دیا جائے گا ﴿٢٤﴾ وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے ﴿٢٥﴾ اور کھیتیاں اور
راحت بخش ٹھکانے ﴿٢٦﴾ اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کر رہے تھے ﴿٢٧﴾

ہڈیاں چمڑے اور مردار جانور تک کھائے اور مارے بھوک کے جب آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کی آنکھوں کے سامنے دھواں سا آجاتا تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل کی اور جب حالات کی سختی اور بڑھی تو ابوسفیان نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم ہمیں اطاعت اور صلہ رحمی کی طرف بلاتے ہو اور تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے اللہ سے دعا کرو کہ یہ قحط سالی ختم ہو جائے تو اللہ نے یہ آیت نازل کی:

آیت:15 جب قحط سالی دور ہوگئی اور ان کا کبر عناد پہلے سے زیادہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ﴾ (الدخان:16)

"جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے تو بے شک انتقام لے کر چھوڑیں گے"۔

اور میدان بدر میں ان سے انتقام لے لیا۔ اموی نے اپنی کتاب "المغازی" میں عکرمہ سے ایک مرسل روایت نقل کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابوجہل سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہا کہ مجھے اللہ نے تمہیں یہ کہنے کو کہا ہے:

﴿اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى ثُمَّ اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى﴾ (القیامة:34-35)

''افسوس ہے تجھ پر، حسرت ہے تجھ پر بربادی ہے اور خرابی ہے تیرے لیے۔''

تو اُس نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کھینچ لیا اور کہا کہ تم اور تمہارا رب میرا کیا بگاڑ سکتے ہو۔

تم جانتے ہو کہ میں اہلِ بطحاء کو جس چیز سے چاہتا ہوں روک دیتا ہوں اور میں عزت اور شرف والا ہوں تو اللہ سبحان وتعالیٰ نے میدان بدر میں اس کی جان لے لی۔ اسے رسوا کیا اور قیامت کے دن اس کی بات یاد دلا کر اس سے کہے گا کہ ہاں اب مزہ چکھو تم تو بڑے عزت وشرف والے ہو۔

كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ
الْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ ۧ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ ۙ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ
الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٢﴾ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمْ
مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿٣٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿٣٤﴾ ۙ اِنْ
هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٠﴾ ۙ
يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾ ۙ اِلَّا مَنْ
رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾ ۧ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾ ۙ
طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ ۛۚ كَالْمُهْلِ ۛۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾ ۙ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾
خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾ ۖۙ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ
مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾ ؕ ذُقْ ۚۙ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾ اِنَّ
هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾ ۙ فِيْ
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾ ۚۙ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ
مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ ۚۙ كَذٰلِكَ ۫ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ ؕ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ

اسی طرح ہوگیا اور ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا ﴿٢٨﴾ سوان پر نہ تو
آسمان و زمین روئے اور نہ انہیں مہلت ملی ﴿٢٩﴾ اور بیشک ہم نے (ہی) بنی
اسرائیل کو (سخت) رسوا کن سزا سے نجات دی ﴿٣٠﴾ (جو) فرعون کی طرف سے
(ہو رہی) تھی فی الواقع وہ سرکش اور حد سے گزر جانے والوں میں تھا ﴿٣١﴾ ہم نے
دانستہ طور پر بنی اسرائیل کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی ﴿٣٢﴾ اور ہم نے انہیں
ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح آزمائش تھی ﴿٣٣﴾ یہ لوگ تو یہی کہتے ہیں ﴿٣٤﴾ کہ
(آخری چیز) یہی ہمارا پہلی بار (دنیا سے) مرجانا اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں
جائیں گے ﴿٣٥﴾ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لے آؤ ﴿٣٦﴾ کیا یہ لوگ بہتر
ہیں یا تمہاری قوم کے لوگ اور جو ان سے بھی پہلے تھے ہم نے ان سب کو ہلاک
کردیا یقیناً وہ گنہگار تھے ﴿٣٧﴾ ہم نے زمین اور آسمانوں اور ان کے درمیان کی
چیزوں کو کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا ﴿٣٨﴾ بلکہ ہم نے انہیں درست تدبیر کے ساتھ
ہی پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿٣٩﴾ یقیناً فیصلے کا دن ان
سب کا طے شدہ وقت ہے ﴿٤٠﴾ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام بھی نہ
آئے گا اور نہ ان کی امداد کی جائے گی ﴿٤١﴾ مگر جس پر اللہ کی مہربانی ہو جائے وہ
زبردست اور رحم کرنے والا ہے ﴿٤٢﴾ بیشک زقوم (تھوہر) کا درخت ﴿٤٣﴾ گنہگار کا
کھانا ہے ﴿٤٤﴾ جو مثل تلچھٹ کے ہے اور پیٹ میں کھولتا رہتا ہے ﴿٤٥﴾ مثل تیز
گرم پانی کے ﴿٤٦﴾ اسے پکڑ لو پھر گھسیٹتے ہوئے بیچ جہنم تک پہنچاؤ ﴿٤٧﴾ پھر اس کے سر
پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ ﴿٤٨﴾ (اس سے کہا جائے گا) چکھتا جا تو تو بڑا ذی
عزت اور بڑے اکرام والا تھا ﴿٤٩﴾ یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے
تھے ﴿٥٠﴾ بیشک (اللہ سے) ڈرنے والے امن چین کی جگہ میں ہونگے ﴿٥١﴾ باغوں
اور چشموں میں ﴿٥٢﴾ باریک اور ریشم کے لباس پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے
ہونگے ﴿٥٣﴾ یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا
نکاح کر دیں گے ﴿٥٤﴾ دل جمعی کے ساتھ وہاں ہر طرح کے میووں

آیت: 50 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہنمیوں سے کہا جائے گا کہ یہی وہ عذابِ جہنم ہے جس کے بارے میں تم دُنیا کی زندگی میں شک کرتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت، بعث الموت اور جنت وجہنم کی کوئی حقیقت نہیں ہے آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے نجات اور دخولِ جنت وہ عظیم کامیابی ہوگی جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں ہوگی۔ سورۃ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ (آل عمران:185)

”جو شخص آگ سے ہٹا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا“۔

فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ
وَوَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۶﴾ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ
الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾
فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ع

کی فرمائشیں کرتے ہونگے ﴿۵۵﴾ وہاں وہ موت چکھنے کے نہیں ہاں پہلی موت (جو وہ مر چکے) انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے بچا دیا ﴿۵۶﴾ یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے یہی ہے بڑی کامیابی ﴿۵۷﴾ ہم نے اس (قرآن) کو تیری زبان میں آسان کر دیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ﴿۵۸﴾ اب تو منتظر رہ یہ بھی منتظر ہیں ﴿۵۹﴾

ایاتها ۳۷ | ۴۵ سُوۡرَةُ الۡجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۵ | رکوعاتها ۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ جاثیہ مکی ہے اس میں 37 آیات، 4 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِى
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳﴾ وَفِىۡ خَلۡقِكُمۡ وَمَا يَبُثُّ
مِنۡ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَ
مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا

حم ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے ﴿۲﴾ آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لئے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور خود تمہاری پیدائش میں اور ان جانوروں کی پیدائش میں جنہیں وہ پھیلاتا ہے یقین رکھنے والی قوم کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں ﴿۴﴾ اور رات دن کے بدلے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے (اس میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی

آیت: 1 تا 3 مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ سورۃ الدخان کے بعد نازل ہوئی اور دونوں کے مضامین میں تشابہ پایا جاتا ہے اور دونوں میں توحید اور آخرت کے مطابق مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے اور اُن کے شبہات کی تردید کی گئی ہے اور دونوں ہی میں قرآنِ کریم کی دعوت کو ٹھکرانے پر انہیں دھمکی دی گئی ہے۔

سورۃ الزخرف اور سوۃ الدخان کی آیت 3 کی طرح یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ یہ قرآن محمد ﷺ کا کلام نہیں ہے، بلکہ اس کو اس اللہ نے نازل کیا ہے جو زبردست ہے اور حکیم بھی ہے، اور اس کا زبردست ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ دلائل و براہین کی ایسی بھرمار کردے کہ اس کے دشمن مبہوت و مغلوب ہوجائیں، اور اس کا حکیم ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کردے، اور اس کے کلام میں کوئی عیب و نقص نہ ہو چنانچہ قرآنِ کریم توحیدِ باری تعالیٰ کے دلائل و براہین سے بھرا پڑا ہے چونکہ وہ کلام ربانی ہے اس لیے اس میں کوئی عیب و نقص نہیں ہے۔ (بقیہ صفحہ 480 پر)۔

آیت: 4 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابنِ آدم کا تخلیق کے کئی مراحل میں سے گزر کر پیدا ہونا دل، دماغ، اور عقل جیسی نعمتوں سے بہرہ ور ہونا اور سماعت، بینائی اور گویائی پر قادر ہونا اِن کے بارے میں انسان جتنا غور کرے گا، اللہ کی عظیم قدرت کا اعتراف بڑھتا چلا جائے گا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا سورۃ طٰہ میں کہ: ﴿ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشۡقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴾ (طه:123-124)

''پس جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا نہ تو وہ بہکے گا نہ تو تکلیف میں پڑے گا اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اُسے روزِ قیامت اندھا بنا کر اُٹھائیں گے۔''

وَ تَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۵ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيۡثٍۢ بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ
يُؤۡمِنُوۡنَ ۶ وَيۡلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ۷ يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى
عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ
اَلِيۡمٍ ۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـَٔا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ
عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۹ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا
كَسَبُوۡا شَيۡـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
عَظِيۡمٌ ۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ
مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۱۱ اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡـفُلۡكُ فِيۡهِ
بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۱۲ وَ سَخَّرَ لَكُمۡ
مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۱۳ قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا لِلَّذِيۡنَ لَا
يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجۡزِىَ قَوۡمًا ۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۱۴ مَنۡ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۱۵
وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ
مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ۱۶ وَ اٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ
الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡيًا
بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ
يَخۡتَلِفُوۡنَ ۱۷ ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰى شَرِيۡعَةٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَلَا
تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۱۸ اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ
مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ
وَلِىُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ۱۹ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى

ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں نشانیاں ہیں ۵ یہ ہیں اللہ کی آیتیں جنہیں
ہم آپ کو راستی سے سنا رہے ہیں، پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس
بات پر ایمان لائیں گے ۶ ویل اور افسوس ہے ہر ایک جھوٹے گنہگار پر ۷ جو
آیتیں اللہ کے اپنے سامنے پڑھی جاتی ہوئی سنے پھر بھی غرور کرتا ہوا اس طرح
اڑا رہے کہ گویا سنی ہی نہیں تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر (پہنچا)
دیجئے ۸ وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پا لیتا ہے تو اس کی ہنسی
اڑاتا ہے یہی لوگ ہیں جن کے لئے رسوائی کی مار ہے ۹ ان کے پیچھے دوزخ
ہے جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ (کچھ
کام آئیں گے) جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھا تھا ان کے لئے تو
بہت بڑا عذاب ہے ۱۰ یہ (سرتاپا) ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی
آیتوں کو نہ مانا ان کے لئے بہت سخت دردناک عذاب ہے ۱۱ اللہ ہی ہے جس
نے تمہارے لئے دریا کو تابع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں
اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر بجا لاؤ ۱۲ اور آسمان و زمین کی ہر ہر چیز کو
بھی اس نے اپنی طرف سے تمہارے لئے تابع کر دیا ہے جو غور کریں یقیناً وہ
اس میں بہت سی نشانیاں پالیں گے ۱۳ آپ ایمان والوں سے کہہ دیں کہ وہ ان
لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے، تاکہ اللہ تعالیٰ ایک
قوم کو ان کے کرتوتوں کا بدلہ دے ۱۴ جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لئے
اور جو برائی کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف
لوٹائے جاؤ گے ۱۵ یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت دی تھی
اور ہم نے انہیں پاکیزہ اور نفیس روزیاں دی تھیں اور انہیں دنیا والوں پر فضیلت
دی تھی ۱۶ اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیلیں دیں پھر انہوں نے
اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر
ڈالا یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ قیامت والے دن
ان کے درمیان (خود) تیرا رب کرے گا ۱۷ پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر)
راہ پر قائم کر دیا سو آپ اس پر لگیں رہیں اور نادانوں کی خواہش کی پیروی میں نہ
پڑیں ۱۸ (یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آ سکتے
(سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور
پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے ۱۹ یہ (قرآن) ان لوگوں کے لئے بصیرت

وَّ رَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا
السَّيِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً
مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا
يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى
عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ
يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ وَمَا لَهُمۡ
بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يَجۡمَعُكُمۡ اِلٰى يَوۡمِ
الۡقِيٰمَةِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ
مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ يَوۡمَٮِٕذٍ
يَّخۡسَرُ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰٓى
اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلۡيَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا
يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۹﴾
فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدۡخِلُهُمۡ رَبُّهُمۡ فِىۡ
رَحۡمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۟

کی باتیں اور ہدایت ورحمت ہے اس قوم کے لئے جو یقین رکھتی ہے ﴿۲۰﴾ کیا ان
لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کردیں
جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے برا ہے وہ فیصلہ
وہ جو کر رہے ہیں ﴿۲۱﴾ اور آسمانوں اور زمین کو اللہ نے بہت ہی عدل کے ساتھ پیدا
کیا ہے اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے کام کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان
پر ظلم نہ کیا جائے ﴿۲۲﴾ کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو
اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس
کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے اب
ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے ﴿۲۳﴾ کیا اب بھی تم نصیحت نہیں
پکڑتے انہوں نے کہا کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے ہم مرتے
ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی مار ڈالتا ہے (دراصل) انہیں اس کا علم
ہی نہیں یہ تو صرف قیاس آرائیاں ہیں اور اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں ﴿۲۴﴾ اور
جب ان کے سامنے ہماری واضح اور روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان
کے پاس اس قول کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ
دادوں کو لاؤ ﴿۲۵﴾ آپ کہہ دیجئے! اللہ ہی تمہیں زندہ کرتا ہے پھر تمہیں مار ڈالتا ہے
پھر تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں
سمجھتے ﴿۲۶﴾ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور جس دن قیامت قائم
ہوگی اس دن اہل باطل بڑے نقصان میں پڑیں گے ﴿۲۷﴾ اور آپ دیکھیں گے کہ
ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہوگی ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا
جائے گا آج تمہیں اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ﴿۲۸﴾ یہ ہماری کتاب جو تمہارے
بارے میں سچ سچ بول رہی ہے ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے ﴿۲۹﴾ پس
لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے تو ان کو ان کا رب اپنی
رحمت تلے لے لے گا یہی صریح کامیابی ہے ﴿۳۰﴾ لیکن جن لوگوں نے کفر کیا تو

آیت:23 ”وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ“ کی دوسری تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ چونکہ اپنے نفس کا وہ بندہ جان رہا ہوتا ہے کہ اُسے کیا کرنا چاہیے اُس کے باوجود اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا اس لیے اللہ تعالیٰ اسے گمراہی میں بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دیتا ہے اس لیے نہ وہ خیر کی بات سُن پاتا ہے نہ ہی شر کی تمیز پاتا ہے اور نہ حق پر چلنے کی اسے توفیق ملتی ہے۔ آیت 35 کے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہنمیوں سے انتہائے نفرت کی وجہ سے منہ پھیرے گا اور کہے گا اب یہ بدبخت اس آگ سے کبھی نہیں نجات پائیں گے، اور نہ ان سے یہ کہا جائے گا کہ اپنا عذر پیش کر کے اپنے رب کو راضی کر لیں، کیوں کہ توبہ اور معذرت طلبی کی جگہ دُنیا تھی، میدانِ محشر تو حساب و جزا کی جگہ ہوگی۔

اَفَلَمۡ تَكُنۡ اٰيٰتِیۡ تُتۡلٰی عَلَيۡكُمۡ فَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ وَكُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿٣١﴾
وَاِذَا قِيۡلَ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيۡبَ فِيۡهَا قُلۡتُمۡ مَّا
نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ﴿٣٢﴾
وَبَدَا لَهُمۡ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوۡا وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ
يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيۡلَ الۡيَوۡمَ نَنۡسٰٮكُمۡ كَمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ
هٰذَا وَمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمۡ بِاَنَّكُمُ
اتَّخَذۡتُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتۡكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۚ فَالۡيَوۡمَ لَا
يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الۡكِبۡرِيَآءُ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۖ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿٣٧﴾ ع

(میں ان سے کہوں گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی گناہ گار لوگ ﴿٣١﴾ اور جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں یقین نہیں ﴿٣٢﴾ اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں کھل گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا ﴿٣٣﴾ اور کہہ دیا گیا کہ آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن سے ملنے کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں ﴿٣٤﴾ یہ اس لئے ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ (دوزخ) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے عذر و معذرت قبول کیا جائے گا ﴿٣٥﴾ پس اللہ کی تعریف ہے جو آسمانوں اور زمین اور تمام جہان کا پالنہار ہے ﴿٣٦﴾ تمام (بزرگی اور) بڑائی آسمانوں اور زمین میں اسی کی ہے اور وہی غالب اور حکمت والا ہے ﴿٣٧﴾

---

(۳) یہ چند آیتوں میں اللہ رب العزت نے انہی بعض دلائل توحید کا ذکر کیا ہے جن کی طرف پہلے اشارہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آسمانوں، زمین میں، یا ان کی پیدائش میں نوع بہ نوع نشانیاں ہیں، اور چونکہ ان نشانیوں سے مومنین فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی لیے بطور خاص انکا ذکر آیا ہے، ورنہ اللہ رب العزت کی نشانیاں ہر خاص وعام کیلئے ہے۔

(آیت (۴) میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ ابن آدم کی تخلیق کے کئی مراحل سے گزر کر پیدا ہونا، دل، دماغ اور عقل جیسی نعمتوں سے بلکہ دور ہونا، اور سماعت، بینائی اور گویائی پر قادر ہونا، ان کے بارے میں آدمی جتنا غور کرے گا، اللہ کی عظیم قدرت کا اعتراف بڑھتا چلا جائیگا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھانت بھانت کے جانور، چوپائے اور حیوانات پیدا کئے ہیں، کوئی خشکی کا جانور ہے کوئی دریا اور سمندر میں رہنے والا ان سب کے بارے میں غور وفکر آدمی کا اس یقین تک پہنچاتا ہے کہ اللہ موجود ہ وہ علام الغیوب ہے، عزیز وحکیم ہے اور اس بات پر قادر ہے کہ قیامت کے دن تمام مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان کے اعمال کا ان سے حساب لے۔

رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد پورے انتظام کے ساتھ آتے رہنا، موسم کی تبدیلی کے مطابق دونوں کا چھوٹا بڑا ہونا، اور آسمان سے بارش کا نزول جس سے مردہ زمین میں جان پڑ جاتی ہے اور ہواؤں کا ردوبدل، کبھی باد صبح گاہی ہے تو کبھی شام کے وقت چلنے والی ہوا ہے کبھی شمالی ہے تو کبھی جنوبی ہے اور کبھی باد سموم ہے تو کبھی آندھی ہے اسی سب تصرفات پر اللہ رب العزت کے سوا کسی کا اختیار ہے وہی تو ہے جو ان تمام قدرتوں کا مالک ہے، اور ان میں اہل خرد کے لئے واقعی بڑی بڑی نشانیاں ہیں جو انسانوں کر صرف اسی ذات واحد کی عبادت کی طرف بلاتی ہیں۔

(٦) آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ یہ وہ نشانیاں ہیں جو اس کمالِ قدرت کمال حکمت اور اس کے کمال ارادہ ومشعیت پر دلالت کرتی ہیں، تو اب ان نشانیوں کے بعد کفار قریش کو کس دلیل کا انتظار ہے جسے دیکھا اللہ پر ایمان لائیں گے ایک دوسری تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ (بعد اللہ) سے مراد ''بعد صریت اللہ'' ہے یعنی اگر یہ لوگ یہ قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب پر ایمان نہیں لاتے ہیں تو ان کی ہدایت کیلئے اب کون سی کتاب آئی گی جس پر ایمان لائیں گے؟ یعنی یہ مشرکین ایمان نہیں لائیں گے۔

آیت میں مذکور عفو درگزر کا صلہ یہ بتایا گیا کہ روز قیامت اللہ رب العزت مومنوں کو ان کے اس نیک عمل کا اچھا بدلہ دے گا (یجزی قوما بما کانو ایکسبون کا دوسرا مفہوم دے گا، یعنی اے مومنوں! تم ان سے انتقام لینے کی نہ سوچو، ان کی ایذا رسانیوں کا بدلہ انہیں ہم دیں گے، مفسرین نے لکھا ہے کہ عفو درگزر کا یہ حکم جہاد کے ذریعے منسوخ ہو گیا ہے۔

ایاتها ٣٥ ﴿٤٦ سُوۡرَةُ الۡاَحۡقَافِ مَكِّيَّةٌ ٦٦﴾ رکوعاتها ٤

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حٰمٓ ۝١ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۝٢ مَا خَلَقۡنَا
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ۝٣ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ مَّا
تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ
شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ؕ اِيۡتُوۡنِىۡ بِكِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ هٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَةٍ مِّنۡ
عِلۡمٍ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝٤ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ يَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
مَنۡ لَّا يَسۡتَجِيۡبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ وَهُمۡ عَنۡ دُعَآئِهِمۡ
غٰفِلُوۡنَ ۝٥ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوۡا لَهُمۡ اَعۡدَآءً وَّكَانُوۡا
بِعِبَادَتِهِمۡ كٰفِرِيۡنَ ۝٦ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا لِلۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ ۙ هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٧ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ
افۡتَرٰٮهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَلَا تَمۡلِكُوۡنَ لِىۡ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ هُوَ
اَعۡلَمُ بِمَا تُفِيۡضُوۡنَ فِيۡهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ؕ وَهُوَ
الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ۝٨ قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدۡرِىۡ
مَا يُفۡعَلُ بِىۡ وَلَا بِكُمۡ ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا
نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٩ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَكَفَرۡتُمۡ بِهٖ وَ
شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ عَلٰى مِثۡلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

سورۃ احقاف مکی ہے اس میں 35 آیات، 4 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ۝١ اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے
ہے ۝٢ ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو
بہترین تدبیر کے ساتھ ہی ایک مدت معین کے لئے پیدا کیا ہے اور کافر لوگ
جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں ۝٣ آپ کہہ دیجئے! بھلا دیکھو
تو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا
ٹکڑا بنایا ہے یا آسمانوں میں کون سا حصہ ہے اگر تم سچے ہو تو اس سے پہلے ہی
کوئی کتاب یا کوئی علم ہے جو نقل کیا جاتا ہو میرے پاس لاؤ ۝٤ اور اس سے
بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا؟ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس
کی دعا قبول نہ کرسکیں بلکہ ان کے پکارنے سے محض بےخبر ہوں ۝٥ اور جب
لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو یہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے
صاف انکار کر جائیں گے ۝٦ اور انہیں جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سنائی
جاتی ہیں تو منکر لوگ سچی بات کو جب کہ ان کے پاس آچکی، کہہ دیتے ہیں کہ یہ
صریح جادو ہے ۝٧ کیا وہ کہتے ہیں کہ اسے تو اس نے خود گھڑ لیا ہے آپ کہہ
دیجئے! کہ اگر میں ہی اسے بنا لایا ہوں تو میرے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز
کا اختیار نہیں رکھتے تم اس قرآن کے بارے میں جو کچھ سن رہے ہو اسے اللہ
خوب جانتا ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے وہی کافی ہے اور
وہ بخشنے والا مہربان ہے ۝٨ آپ کہہ دیجئے! کہ میں کوئی بالکل انوکھا پیغمبر نہیں نہ
مجھے یہ معلوم ہے کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو صرف
اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف علی
الاعلان کر دینے والا ہوں ۝٩ آپ کہہ دیجئے! اگر یہ (قرآن) اللہ ہی کی طرف
سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی
دے چکا ہو اور ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں
کو راہ نہیں دکھاتا ۝١٠ اور کافروں نے ایمانداروں کی نسبت کہا کہ اگر یہ (دین)

آیت:2 کا بیان سورۃ الزخرف، سورۃ الدخان اور سورۃ الجاثیہ کی ابتدائی آیتوں کی طرح یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ قرآن کریم نبی کریم ﷺ کا کلام نہیں ہے، بلکہ اس رب العزت کا کلام ہے جو زبردست اور ہر چیز پر غالب اور بڑا حکیم دانا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَ اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ
فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١١﴾ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا
وَّ رَحْمَةً ؕ وَ هٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ۖۗ وَ بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَ وَصَّيْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ
وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ
فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾

بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت کرنے نہ پاتے اور چونکہ انہوں
نے اس قرآن سے ہدایت نہیں پائی پس یہ کہہ دیں گے کہ قدیمی جھوٹ
ہے ﴿١١﴾ اوراس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوااور رحمت تھی اور یہ کتاب ہے تصدیق
کرنے والی عربی زبان میں تا کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیک کاروں کو بشارت
ہو ﴿١٢﴾ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھراس پر جمے رہے توان پر نہ
کوئی خوف ہوگا نہ غمگین ہونگے ﴿١٣﴾ یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے،
ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے ﴿١٤﴾ اور ہم نے انسان کواپنے ماں باپ
کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر
پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا اس کے حمل کا اور اس کے دودھ
چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی
عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا
شکر بجالاؤ جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے اور یہ کہ میں ایسے
نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا
میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ﴿١٥﴾

آیت:13 اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، اس کے سوا کوئی نہیں، پھر وہ جب تک زندہ رہے لا الہ الا اللہ کے منہج پر قائم رہے اور عمل صالح کی پابندی کرتے رہے انہیں قیامت کے دن نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کوئی غم ان کا ٹھکانہ جنت ہوگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہترین انجام ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا۔

آیت:15 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے انسان کو نصیحت کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اس کی ماں حالت حمل میں ہر تکلیف گوارہ کرتی رہی اور ولادت کے وقت بھی شدت الم سے دوچار ہوئی یہ تمام باتیں تقاضا کرتی ہیں کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا نیک سلوک کرے بالخصوص ماں کے ساتھ ضروری ہے۔شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، یہ آیت دلیل ہے کہ کم از کم مدتِ حمل 6 ماہ ہے اس لیے کہ کامل مدتِ رضاعت دوسال ہے جیسا کہ سورۃ بقرہ میں ہے:

﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾(البقرۃ:233)

''جو شخص مدت رضاعت پوری کرنی چاہے وہ جان لے کہ اس کی مدت دوسال ہے۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں کم از کم مدت حمل اور کامل مدت رضاعت بیان کی ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہی رائے عثمان، علی رضی اللہ عنہما اور کئی دیگر صحابہ کرام کی ہے۔اس لیے حدیث میں بھی ماں کے ساتھ حسن سلوک کو اولیت دی گئی ہے اور باپ کا درجہ اس کے بعد بتلایا گیا ہے ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ
اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ
وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ
هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ
اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ
بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بعض اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں، یہ جنتی لوگوں میں ہیں اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے ﴿۱۶﴾ اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں تنگ آ گیا تم مجھ سے یہ کہتے رہو گے کہ میں مرنے کے بعد زندہ ہو جاؤں گا مجھ سے پہلے بھی امتیں گزر چکی ہیں وہ دونوں جناب باری میں فریاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایمان لے آ، بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے، وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں ﴿۱۷﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن پر (اللہ کے عذاب کا) وعدہ صادق آ گیا ان جنات اور انسانوں کے گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے یقیناً یہ نقصان پانے والے تھے ﴿۱۸﴾ اور ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق درجے ملیں گے تا کہ انہیں ان کے اعمال کا پورے بدلے دے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ﴿۱۹﴾ اور جس دن کافر جہنم کے سرے پر لائے جائیں گے (کہا جائے گا) تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کر دیں اور ان کا فائدہ نہ اٹھا چکے، پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کرتے تھے ﴿۲۰﴾ اور عاد کے بھائی کو یاد کرو، جبکہ اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور یقیناً اس سے پہلے بھی ڈرانے والے گزر چکے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کہ تم سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت نہ کرو بیشک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے خوف کھاتا ہوں ﴿۲۱﴾ قوم نے جواب دیا

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پھر یہی پوچھا، آپ نے یہی جواب دیا، تیسری مرتبہ بھی یہی جواب دیا چوتھی مرتبہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے فرمایا، پھر تمہارا باپ۔ (صحیح مسلم، کتاب البرو الصلة الباب الاول)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: انسان کی عمر جب چالیس سال ہو جائے تو توبہ کی تجدید کرے اور رجوع الی اللہ کرے اور تقویٰ اور عمل صالح والی زندگی گزارنے کا اپنے رب سے عہد و پیمان کرے۔

آیت: 17 انسان کی زندگی میں ایک نہایت ہی صالح عمل یہ ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرے اور اس کی شقاوت اور بدبختی یہ ہے کہ ان کے ساتھ بدسلوکی کرے اس بات کو اللہ تعالیٰ نے اس اہمیت کے پیشِ نظر قرآنِ کریم کی تین سورتوں سورۃ العنکبوت (آیت ۸) سورۃ لقمان (۱۴) اور سورۃ الاحقاف میں اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

آیت: 21 ہود علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور قوم عاد کے فرد تھے، اسی لیے انہیں ان کا بھائی کہا گیا ہے اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اہلِ قریش کو ہود علیہ السلام اور اُن کی قوم کا واقعہ سُنا دیجیے تا کہ اس سے عبرت حاصل کریں، ان کا مسکن جزیرہ عرب کے جنوب میں حضر

اَجِئۡتَنَا لِتَاۡفِكَنَا عَنۡ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ
الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمۡ مَّاۤ
اُرۡسِلۡتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیۡۤ اَرٰىكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهُ
عَارِضًا مُّسۡتَقۡبِلَ اَوۡدِيَتِهِمۡ ۙ قَالُوۡا هٰذَا عَارِضٌ مُّمۡطِرُنَا ؕ بَلۡ
هُوَ مَا اسۡتَعۡجَلۡتُمۡ بِهٖ ؕ رِيۡحٌ فِيۡهَا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۴﴾ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ
شَیۡءٍۢ بِاَمۡرِ رَبِّهَا فَاَصۡبَحُوۡا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمۡ ؕ كَذٰلِكَ
نَجۡزِى الۡقَوۡمَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدۡ مَكَّنّٰهُمۡ فِيۡمَاۤ اِنۡ مَّكَّنّٰكُمۡ
فِيۡهِ وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ سَمۡعًا وَّ اَبۡصَارًا وَّ اَفۡـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ
سَمۡعُهُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُهُمۡ وَ لَاۤ اَفۡـِٕدَتُهُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِذۡ كَانُوۡا

کیا آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں اپنے معبودوں (کی پرستش) سے باز رکھیں پس اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب کا آپ وعدہ کرتے ہیں اسے ہم پر لا ڈالیں ﴿۲۲﴾ (حضرت ہود نے) کہا (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو ﴿۲۳﴾ پھر جب انہوں نے عذاب کو بصورت بادل دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے کہنے لگے، یہ بادل ہم پر برسنے والا ہے (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ (عذاب) ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے ﴿۲۴﴾ جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کر دے گا، پس وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا گناہ گاروں کے گروہ کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ﴿۲۵﴾ اور بالیقین ہم نے (قوم عاد) کو وہ مقدور دیئے تھے جو تمہیں تو دیئے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں

موت اور عمان کے درمیان تھا، یہ ایک اونچا اور لمبا ریتیلا علاقہ تھا جہاں ان کے مکانات اور کھیتیاں تھیں اور یہ لوگ قوی ہیکل اور تنومند تھے، آس پاس کی قومیں ان کے ظلم وتعدی سے بہت پریشان رہتی تھیں۔ ھود علیہ السلام نے انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا (جیسے اِن سے پہلے اور ان کے بعد آنے والے تمام انبیاء نے اپنی قوموں کو ڈرایا تھا) اور کہا کہ لوگوں اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو، اگر تم نے میری بات نہ مانی تو مجھے ڈر ہے کہ ایک بڑے ہی خطرناک دن کا عذاب تمہیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔ قوم عاد نے اِن کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور اُن سے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس اِس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے روکو تو سُن لو کہ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے آپ نے جواب دیا اس کا علم تو صرف اللہ کو ہے میرا کام صرف پیغام رسائی کرنا ہے لیکن بات یہ ہے کہ تم نرے جاہل ہو، نادان لوگ ہو، بجائے اس کے کہ تم اپنے لئے رحمت ومغفرت طلب کروا پنے لیے عذاب کی جلدی مچا رہے ہو۔

آیت: 24 قوم عاد نے جب افق آسمان پر ایک بادل کو پھیلا دیکھا جو اُن کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا تھا (جو درحقیقت عذاب الٰہی تھا) تو دِل کے اندھے خوشی سے کہنے لگے کہ یہ برسنے والا بادل ہے تو ہود عزوجل تعالیٰ نے کہا یہ تو عذاب ہے۔ جس کی تمہیں جلدی تھی یہ ایک تیز ہوا ہے جو اندر ایک دردناک عذاب لیے ہوئے ہے یہ ہوا اپنے رب کے حکم سے تمہاری جان اور مال ہر چیز کو تباہ کر دے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس آندھی نے تمام کافروں کو ہلاک کر دیا، صرف ہود علیہ السلام اور اُن کے مسلمان ساتھی بچ گئے اور قومِ عاد کے خالی اور ویران مکانات وغیرہ۔

آیت: 25 اس آیت کے آخر میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ انجام بد قوم عاد کے ساتھ خاص نہیں تھا، بلکہ جو لوگ بھی شرک ومعاصی کا ارتکاب کریں گے اور سرکشی کی راہ اختیار کریں گے چاہے وہ اہلِ مکہ ہوں یا دوسرے لوگ، ان کا بھی ایسا ہی انجام ہوگا۔ اس لیے حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ تو بادل دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کہ بارش ہوگی، لیکن آپ ﷺ کے چہرے پر اس کے برعکس تشویش کے آثار نظر آتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، عائشہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس بادل میں عذاب نہیں ہوگا، جب کہ ایک قوم

يَجۡحَدُوۡنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ
لَقَدۡ اَهۡلَكۡنَا مَا حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡقُرٰى وَ صَرَّفۡنَا الۡاٰيٰتِ لَعَلَّهُمۡ
يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوۡ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
قُرۡبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلۡ ضَلُّوۡا عَنۡهُمۡ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفۡكُهُمۡ وَ مَا كَانُوۡا
يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذۡ صَرَفۡنَاۤ اِلَيۡكَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ يَسۡتَمِعُوۡنَ
الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوۡهُ قَالُوۡۤا اَنۡصِتُوۡا ۚ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوۡا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ
مُّنۡذِرِيۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوۡا يٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا كِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ
مُوۡسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ
مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوۡمَنَاۤ اَجِيۡبُوۡا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوۡا بِهٖ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ
ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُجِرۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس
چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر الٹ پڑی ﴿۲۶﴾ اور یقیناً ہم نے
تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کردیں اور طرح طرح کی ہم نے اپنی نشانیاں
بیان کر دیں تاکہ وہ رجوع کرلیں ﴿۲۷﴾ پس قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے
انہوں نے اللہ کے سوا جن جن کو اپنا معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی مدد کیوں
نہ کی؟ بلکہ وہ تو ان سے کھو گئے، بلکہ دراصل یہ محض جھوٹ اور بالکل بہتان
تھا ﴿۲۸﴾ اور یاد کرو! جبکہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا کہ وہ
قرآن سنیں، پس جب (نبی کے) پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے
لگے خاموش ہو جاؤ پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لئے
واپس لوٹ گئے ﴿۲۹﴾ کہنے لگے اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے
جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق
کرنے والی ہے جو سچے دین کی اور راہ راست کی رہنمائی کرتی ہے ﴿۳۰﴾ اے
ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ تو اللہ تمہارے
تمام گناہ بخش دے گا اور تمہیں المناک سزا سے پناہ دے گا ﴿۳۱﴾

ہوا کے عذاب سے ہلاک کردی گئی اس قوم نے بھی بادل دیکھ کر کہا تھا "یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسائے گا"۔(بخاری تفسیر سورۃ الاحقاف، مسلم کتاب صلوٰۃ الشقاء)

آیت:29 مفسرین لکھتے ہیں کہ اِس آیت سے مقصود یہ بیان کرنا ہے کہ نبی کریم ﷺ انسانوں کی طرح جنوں کے بھی نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، اور جنوں نے آپ ﷺ کی زبانی قرآن کریم سُنا اور ان میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی آپ ﷺ پر ایمان لے آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے آپ کفار مکہ سے ایک دن کا ذکر کردیجیے کہ ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کے پاس پہنچادیا، تاکہ آپ ﷺ کے زبانی قرآنِ کریم سنیں، جب وہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ قرآن کریم کی تلاوت کررہے تھے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا سب خاموشی اختیار کریں، اور قرآن کو غور سے سنیں آپ ﷺ کی تلاوت سُن کر جن بہت متاثر ہوئے اور آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔

آیت:30 چنانچہ تلاوت ختم ہونے کے بعد سب اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور اُن سے کہا کہ ہم نے اُس قرآن کریم کی تلاوت سنی ہے، جو موسیٰ کی تورات کے بعد انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ کی جانب سے نازل ہوا ہے جو اس پر ایمان نہیں لائے گا اس کے لیے کوئی خیر نہیں ہے۔ عطا کا قول ہے کہ وہ جن یہودی تھے اور قرآن سن کر نبی کریم ﷺ اور قرآن پر ایمان لے آئے تھے۔ خازن نے لکھا: انسانوں کی طرح جنوں میں بھی مختلف ادیان و مذاہب کے ماننے والے ہیں اِن میں یہود و نصاریٰ مجوس اور بتوں کے بچاری ہیں۔

آیت:31 امام شوکانی لکھتے ہیں کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے اور امر و نواہی اور ثواب و عذاب میں جن و انس برابر ہیں مالک، شافعی رحمہا اللہ، ابنِ ابی لیلیٰ وغیرہم کا یہی خیال ہے اور حسن بصری لکھتے ہیں کہ مومن جنوں کا ثواب یہی ہے کہ انہیں عذاب نار سے نجات دی جائے

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾

اور جو شخص اللہ کے بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا پس وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتا اور نہ اللہ کے سوا اور کوئی مددگار رہوں گے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں ﴿۳۲﴾ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے وہ نہ تھکا، وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے ﴿۳۳﴾

گی۔ اس کے بعد بہائم کی طرح مٹی ہو جائیں گے امام ابوحنیفہ کی یہی رائے ہے۔ امام شوکانی نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن میں فرمایا ہے: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ (الرحمن:46-47)

"اور اُس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں، پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے"

یعنی جنت جن وانس دونوں کے مومنوں کو ملے گی اور عقل عدل انصاف کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جب کافر جنوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا اور اُن کے مومنوں کو جنت اور اُس کی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ جنوں کا نبی کریم ﷺ کی زبانی قرآن کریم سُننے اور آپ ﷺ سے دین کی باتیں سیکھنے کے مطابق بہت سی حدیثیں وارد ہوئیں ہیں، جن کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے بارہا قرآن کریم سُنا، جن میں سے بعض کا قرآنِ کریم میں اور بعض کا احادیث میں ذکر آیا ہے، آپ سے اِن کی بہت سی ملاقاتوں کا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن وسنت میں نہیں آیا ہے، لیکن اتنی بات یقینی ہے کہ نبی کریم ﷺ جنوں کی صداقت کے لیے بھی مبعوث کیے گئے تھے۔ اس لیے بہت سے جن آپ ﷺ کی مجلسوں میں حاضر ہو کر آپ سے اسلام کی تعلیم حاصل کرتے رہے بلکہ صحیح مسلم میں مروی ہے عبداللہ بن مسعود کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک رات آپ ﷺ اکیلے ان کی قوم کے پاس گئے اور انہیں اسلام کی تعلیم دی۔

اور مسند احمد میں مروی ہے عبداللہ بن مسعود کی ایک روایت سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ دوسری بار آپ ﷺ جب جنوں کو اسلام کی تعلیم دینے گئے تو عبداللہ بن مسعود آپ کے ساتھ گئے تھے۔

مذکورہ آیتِ کریمہ میں جنوں کے جس واقعہ کا ذکر آیا ہے اس کے بارے میں محمد بن اسحاق نے محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب آپ ﷺ طائف والوں کے قبولِ اسلام سے مایوس ہو کر مکہ مکرمہ واپس ہو رہے تھے، اور رات کو وادی نخلہ میں ٹھہر گئے تھے تو نصیبین کے جنوں نے آپ ﷺ کی زبانی قرآنِ کریم کی تلاوت سُنی اس واقعہ کو حاکم، ابن مردویہ، ابونعیم اور بیہقی نے بھی اختصار کے ساتھ روایت کی ہے جس میں آیا ہے کہ اُن جنوں کی تعداد نو تھی، اور اُن میں سے ایک کا نام زوبعہ تھا۔

مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اس وقت آپ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے۔ روایتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جنوں کی آمد اور قرآنِ کریم سننے کا علم اُس وقت ہوا جب یہ آیتیں آپ ﷺ پر نازل ہوئیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی زبانی قرآن کی تلاوت سننے کا یہ پہلا واقعہ نہیں تھا، جیسا کہ مسند احمد ابنِ عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے جن وحی سماوی سُن لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد جب انہوں نے ایسی کوشش کی تو انہیں انگاروں سے مارا جانے لگا، چنانچہ ابلیس نے جنوں کو پتہ لگانے کے لیے بھیجا تو انہوں نے آپ ﷺ کو وادی نخلہ کے دو پہاڑوں کے درمیان قرآن پڑھتے پایا۔ یہ روایت بتاتی ہے کہ جنوں نے ابتدائے وحی میں بھی آپ ﷺ کی زبانی قرآن سنا تھا، لیکن طائف سے واپسی کے وقت وادی نخلہ میں آپ کی زبانی قرآن سننے کے بعد، ان کے وفود آپ ﷺ کے پاس پے در پے آنے لگے اور اسلام کی تعلیم حاصل کرنے لگے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ
قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۳۴
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ
نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۳۵ ع

ایاتها ۳۸ | ۴۷ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ ۹۵ | رکوعاتها ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۱ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۲ ذٰلِكَ
بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۳ فَاِذَا
لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟
بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ
اَعْمَالَهُمْ ۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۵ ۚ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جس دن جہنم کے سامنے لائے جائیں گے (اوران سے کہا جائے گا کہ) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو جواب دیں گے کہ ہاں قسم ہے ہمارے رب کی (حق ہے) (اللہ) فرمائے گا اب اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ۳۴ پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبر عالی ہمت رسولوں نے کیا اوران کے لئے عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ کرو یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ دن کی ایک گھڑی ہی دنیا میں) ٹھہرے تھے یہ ہے پیغام پہنچا دینا، پس بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا ۳۵

سورۃ محمد مدنی ہےاس میں 38 آیات، 4 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے ۱ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتاری گئی ہے اور دراصل ان کے رب کی طرف سے سچا (دین) بھی وہی ہے، اللہ نے ان کے گناہ دور کر دیئے اور ان کے حال کی اصلاح کر دی ۲ یہ اس لئے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مومنوں نے اس دین حق کی اتباع کی جو ان کے اللہ کی طرف ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے احوال اسی طرح بتاتا ہے ۳ تو جب کافروں سے تمہاری مڈ بھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو اور جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو (خود) ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن اس کا منشا یہ ہے کہ تم میں سے لے لے، جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا ۴ انہیں راہ دکھائے گا اوران کے حالات کی اصلاح کر دے گا ۵ اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا

آیت :2 اس سورت کا دوسرا نام قتال بھی ہے جو اس آیت:

﴿وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ﴾ (محمد:20) سے ماخوذ ہے۔

زمانۂ نزول: ماوردی کا قول ہے کہ یہ سورت تمام کے نزدیک مدنی ہے ابن عباس اور قتادہ نے آیت 13 کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے بعد مکہ سے روانگی کے وقت نازل ہوئی تھی، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

عَرَّفَهَا لَهُمْ ۞ ٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ
يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۞ ٧ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ
اَعْمَالَهُمْ ۞ ٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ
اَعْمَالَهُمْ ۞ ٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۞ ١٠
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۞ ١١ ع
اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا
تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۞ ١٢ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ
قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۞ ١٣
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْۤا
اَهْوَآءَهُمْ ۞ ١٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ
مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ
مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ
فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي
النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۞ ١٥ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے ۞ ٦ اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد
کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا ۞ ٧ اور جو لوگ کافر
ہوئے ان پر ہلاکت ہو اللہ ان کے اعمال غارت کر دے گا ۞ ٨ یہ اس لئے کہ وہ
اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے
اعمال ضائع کر دیئے ۞ ٩ کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر اس کا معائنہ نہیں
کیا کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیا نتیجہ ہوا؟ اللہ نے انہیں ہلاک کر دیا اور
کافروں کے لئے اس طرح کی سزائیں ہیں ۞ ١٠ وہ اس لئے کہ ایمان والوں کا
کارساز خود اللہ تعالیٰ ہے اور اس لئے کہ کافروں کا کوئی کارساز نہیں ۞ ١١ جو لوگ
ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں
میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ
(دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا
اصل ٹھکانا جہنم ہے ۞ ١٢ ہم نے کتنی بستیوں کو جو طاقت میں تیری اس بستی سے
زیادہ تھیں جس سے تجھے نکالا گیا ہم نے انہیں ہلاک کر دیا جن کا مددگار کوئی
نہ اٹھا ۞ ١٣ کیا پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص
جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لئے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی
خواہشوں کا پیرو ہو ۞ ١٤ اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا
ہے، یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی
نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلہ اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے
لئے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں ان کے لئے ہر قسم
کے میوے ہیں اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، کیا یہ مثل اس کے
ہیں جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے؟ اور جنہیں گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا
جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا ۞ ١٥ اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ تیری

آیت:6 یعنی وہ بغیر رہنمائی کے پہچان لیں گے اور وہ جب جنت میں داخل ہوں گے اور اس کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک جنتی کو اپنے جنت والے گھر کے راستوں کا اس سے کہیں زیادہ علم ہوگا، جتنا دنیا میں اپنے گھر کا تھا"۔ (بخاری، کتاب الرقاق)

آیت:11 جس طرح مومن کافر اور موحّد و مشرک کے درمیان فرق ہے، اسی طرح روزِ قیامت اُن کے دائمی ٹھکانوں میں بھی فرق ہے۔

آیت:15 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس جنت کے اوصاف میں جس کا قیامت کے دن اہلِ تقویٰ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اس میں پانی کی ایسی نہریں ہوں گی، جس سے پانی کبھی بھی بدمزہ نہیں ہوگا، اور اس میں دودھ کی ایسی نہریں ہوں گی جن کا دودھ نہایت سفید اور میٹھا ہوگا، اور کبھی کھٹا نہیں ہوگا،

يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝۱۶ وَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ
هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝۱۷ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ
تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
ذِكْرٰىهُمْ ۝۱۸ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ

طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے جاتے ہیں تو اہل
علم سے پوچھتے ہیں کہ اس نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر
اللہ نے مہر کر دی اور وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں ۝۱۶ اور جو لوگ
ہدایت یافتہ ہیں اللہ نے انہیں ہدایت میں بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی
پرہیزگاری عطا فرمائی ہے ۝۱۷ تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے
پاس اچانک آ جائے یقیناً اس کی علامتیں تو آ چکی ہیں پھر جبکہ ان کے پاس
قیامت آ جائے انہیں نصیحت کرنا کہاں ہوگا ۝۱۸ سو (اے نبی!) آپ یقین
کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں

اور اس میں شراب کی ایسی نہریں ہوں گی، جن میں پائی جانے والی شراب دیکھنے میں نہایت خوبصورت اور پینے کے لیے نہایت ہی لذیز ہوگی اہلِ جنت کا جی اس کے پینے سے کبھی نہیں اُکتائے گا۔

سورۃ الصافات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ﴾ (الصافات:46-47)

جنت کی شراب صاف شفاف اور پینے میں نہایت لذیذ ہوگی نہ اس کے پینے سے دردسر ہوگا نہ جنتی اُس کو پی کر بہکیں گے۔

سورۃ الدخان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ﴾ (الدخان(55)

''وہاں وہ ہر طرح کی میووں کی فرمائش کریں گے اور بہت ہی پرسکون ہوں گے۔''

سورۃ الرحمٰن میں فرمایا:﴿فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ﴾

''ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہوں گی۔''

مسند احمد اور سنن ترمذی میں صحیح سند کے ساتھ معاویہ بن حیدہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے جنت میں دودھ کا سمندر ہوگا، پانی کا سمندر ہوگا، شہد کا سمندر ہوگا، شراب کا سمندر ہوگا، اور سمندروں سے نہریں جاری ہوں گی۔ اہلِ جنت پر اللہ تعالیٰ یہ بھی احسان کرے گا کہ ان کے چھوٹے بڑے گناہوں کو معاف کر دے گا۔

آیت:17 نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو اسلام کی تعلیم دینے کے لیے جب خطبہ دیتے تو منافقین بھی شریک ہوتے اور ظاہر کرتے وہ آپ ﷺ کی باتیں غور سے سُن رہے ہیں اور جب آپ کی مجلس سے باہر آتے تو علمائے صحابہ (عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے استہزاء کے طور پر پوچھتے کہ ابھی اس نے (یعنی محمد ﷺ نے) کیا بیان کیا ہے ہمارے سمجھ میں تو اس کی باتیں نہیں آتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ لوگ منافق ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی، اس لیے خیر کی کوئی بات اِن میں داخل ہی نہیں ہوتی، اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اس لیے قبول حق کے بجائے کفر و نفاق پر مصر ہیں۔

آیت:18 صحیحین میں انس بن مالک سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری بعثت اور قرب قیامت کی مثال ان انگلیوں کے مانند ہے، اور آپ ﷺ نے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے سے قریب ہیں، اسی طرح قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں۔

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ وَ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾
طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ
اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ
اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ

اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی اللہ تم لوگوں کے آمد ورفت کی
اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے ﴿١٩﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور کہتے ہیں کوئی
سورت کیوں نازل نہیں کی گئ؟ پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی
جاتی ہے اور اس میں قتال کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے
دلوں میں بیماری ہے وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر
ہوتی ہے جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو پس بہت بہتر تھا ان کے لئے ﴿٢٠﴾ فرمان کا
بجالانا اور اچھی بات کا کہنا پھر جب کام مقرر ہو جائے تو اگر اللہ کے ساتھ سچے
رہیں تو ان کے لئے بہتری ہے ﴿٢١﴾ اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل
جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو ﴿٢٢﴾ یہ وہی لوگ ہیں
جن پر اللہ کی پھٹکار ہے اور جن کی سماعت اور آنکھوں کی روشنی چھین لی ہے ﴿٢٣﴾ کیا
یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دلوں پر ان کے تالے لگ گئے ہیں
﴿٢٤﴾ جو لوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لئے ہدایت واضح
ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لئے (ان کے فعل کو) مزین کر دیا ہے اور انہیں
ڈھیل دے رکھی ہے ﴿٢٥﴾ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ کی
نازل کردہ وحی کو برا سمجھا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے،

نبی کریم ﷺ نے متعدد احادیث میں قرب قیامت کی نشانیاں بتائی ہیں، جن میں بعض کا ظہور ہو گیا ہے بعض ابھی تک ظاہر نہیں ہوئیں، بعض حضرات نے اس آیت میں مذکورہ نشانیوں میں شق قمر (چاند کے دو ٹکڑے ہونے) اور دھواں کے ظہور کا بھی ذکر کیا ہے آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب قیامت آجائے گی اس وقت ماضی کو یاد کر کے افسوس کرنے سے کافروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لیے وہ وقت عمل کا نہیں۔ بلکہ مکافات عمل کا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں فرمایا ہے:

﴿يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسٰنُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى﴾ (الفجر:23)

''اُس دن انسان کو سمجھ آئے گی، مگر تب اُس کے سمجھنے کا کیا فائدہ؟۔''

آیت:19 امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو اپنے رب کے حضور توبہ کرتے رہو، میں دن میں ستر 70 بار سے زیادہ اللہ رب العزت سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں، اور کتاب تہجد میں ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نماز کے آخر میں یہ دُعا پڑھتے تھے:

(اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)

اس دُعا میں آپ ﷺ نے اپنے اگلے پچھلے پوشیدہ وظاہر اور تمام گناہوں سے معافی مانگی ہے جنہیں اللہ خوب جانتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ
وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ
كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ
لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ
اللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ
وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ
لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ

اوراللہ ان کی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہے ﴿٢٦﴾ پس ان کی کیسی (درگت) ہوگی جبکہ
فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اوران کی سروں پر ماریں
گے ﴿٢٧﴾ یہ اس بنا پر کہ یہ وہ راہ چلے جس سے انہوں نے للہ کو ناراض کردیا اور
انہوں نے اس کی رضامندی کو برا جانا، تو اللہ نے ان کے اعمال اکارت کر
دیئے ﴿٢٨﴾ کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ ان
کے حسد اور کینوں کو ظاہر ہی نہ کردے ﴿٢٩﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ان سب کو تجھے دکھا
دیتے پس تو انہیں ان کے چہروں سے ہی پہچان لیتا اور یقیناً تو انہیں ان کی بات
کے ڈھب سے پہچان لے گا تمہارے سب کام اللہ کو معلوم ہیں ﴿٣٠﴾ یقیناً ہم تمہارا
امتحان کریں گے تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو ظاہر کر
دیں اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کرلیں ﴿٣١﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور
اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد ان کے لئے
ہدایت ظاہر ہوچکی یہ ہرگز ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہ کریں گے عنقریب ان کے
اعمال وہ غارت کردے گا ﴿٣٢﴾ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا
مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو ﴿٣٣﴾ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے
اوروں کو روکا پھر کفر کی حالت میں ہی مر گئے (یقین کرلو) کہ اللہ انہیں ہرگز نہ
بخشے گا ﴿٣٤﴾ پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر نہ اتر آؤ جبکہ تم ہی

آیت:26 اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جس وقت وہ لوگ مشرکین کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف خفیہ طور پر سازش کر رہے تھے اللہ اُن کی تمام باتوں کو سن رہا تھا، اس سے ان کا کوئی راز پوشیدہ نہیں تھا اور اب ان ساری باتوں سے اس نے اپنے رسول ﷺ اور مسلمانوں کو باخبر کردیا، جیسا کہ سورۃ الحشر میں آیا ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (الحشر: 11)

”کیا آپ ﷺ نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے۔ اور تمہارے بارے میں ہم کسی کی بات نہ مانیں گے، اور تم سے جنگ کی جائے گی تو ہم تمہاری مدد کریں گے“۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ یہاں اہلِ کتاب سے مراد بنوقریظہ اور بنونظیر کے یہود ہیں جن کے ساتھ مل کر منافقین ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف سازش کرتے رہے۔

آیت:30 اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگو اللہ تم سب کے اعمال سے خوب باخبر ہے اور ہر ایک کو روز قیامت اس کے اعمال کا بدلہ ضرور چکائے گا اس لیے تم میں سے ہر شخص اپنا محاسبہ کرتا رہے۔ اور اس دن کی رسوائی سے پناہ مانگتا رہے۔

الْاَعْلَوْنَ ۖ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۞ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ
لَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۞ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ يُخْرِجْ
اَضْغَانَكُمْ ۞ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ
فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ
الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ
لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۞

اٰیاتها ٢٩ ۔ ٤٨ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ ١١١ ۔ رکوعاتها ٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۞ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بلند و غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے ۞ واقعی زندگانی دنیا صرف کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا ۞ اگر وہ تم سے تمہارا مال مانگے اور زور دے کر مانگے تو تم اس سے بخیلی کرنے لگو گے اور تمہارے کینے ظاہر کر دے گا ۞ خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم بخیلی کرنے لگتے ہو اور جو بخل کرتا ہے وہ تو دراصل اپنی جان سے بخیلی کرتا ہے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر اور محتاج ہو اور اگر تم روگردان ہو جاؤ تو وہ تمہارے بدلے تمہارے سوا اور لوگوں کو لائے گا جو پھر تم جیسے نہ ہوں گے ۞

سورۂ فتح مدنی ہے اس میں 29 آیات، 4 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

بیشک (اے نبی) ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی ہے ۞ تا کہ جو کچھ تیرے گناہ

آیت: 1 زمانہ نزول: قرطبی لکھتے ہیں کہ یہ سورت تمام کے نزدیک مدنی ہے ابنِ عباس اور ابنِ زبیر کا بھی یہی قول ہے ابنِ اسحاق، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے مسور بن مخرمہ اور مروان رحمہا اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ پوری سورۃ الفتح مکہ اور مدینہ کے درمیان صلح حدیبیہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں قتادہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کی کہ ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا﴾ سے ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ تک حدیبیہ سے واپسی کے وقت نازل ہوئی جب صحابہ کے دل غم والم سے بھرے ہوئے تھے اور انہوں نے عمرے کی قربانی حدیبیہ میں ہی کر دی تھی، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ میرے اوپر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دُنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہے۔

محمد بن سعد نے لکھا ہے وہ جگہ "ضجنان" ہے جہاں یہ سورت نازل ہوئی تھی۔ سیوطی رحمہ اللہ نے "الاکلیل" میں لکھا ہے وہ جگہ (کراع الغمیم) تھی اور ابو معسر نے اسے جحفہ بتایا ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں یہ تینوں جگہ ایک دوسرے سے قریب ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ سورت رسول اللہ ﷺ پر اُس وقت نازل ہوئی جب ذی القعدہ 6ھ میں حدیبیہ سے واپس مدینہ آ رہے تھے۔ مشرکین نے عمرہ ادا کرنے کے لیے مسجد حرام تک پہنچنے سے روک دیا تھا اور بالآخر بات مصالحت پر جا کر ختم ہوئی تھی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ ﷺ اس سال مدینہ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کریں۔ اکثر صحابہ کرام کو اس صلح سے بہت تکلیف پہنچی جس میں سرفہرست عمر تھے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو (فتح مبین) سے تعبیر کیا ہے اور سیرتِ نبوی ﷺ کے اوراق شاہد ہیں کہ یہ صلح مسلمانوں کے حق میں نتائج کے اعتبار سے زبردست فتح ثابت ہوئی امام بخاری رحمہ اللہ نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ تم لوگ فتح مکہ کو فتح کہتے ہو (اور فتح مکہ یقینا فتح تھی) لیکن ہم لوگ یوم حدیبیہ کو بیعت رضوان کو فتح کہتے ہیں، (الحدیث)

امام شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو صلح حدیبیہ میں جو کچھ ملا دوسرے غزوہ میں نہیں:

☼ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے۔

وَ مَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾ وَّ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ
وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ
فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٥﴾ وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ
الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿٨﴾ لِّتُؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً
وَّاَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا
عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٠﴾

آگے ہوئے اور پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور تجھ پر اپنا احسان پورا
کر دے اور تجھے سیدھی راہ چلائے ﴿٢﴾ اور آپ کو ایک زبردست مدد دے ﴿٣﴾
وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون اور اطمینان ڈال دیا تاکہ
اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں اور آسمانوں اور
زمین کے (کل) لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ دانا باحکمت ہے ﴿٤﴾ تاکہ
مومن مردوں اور عورتوں کو ان جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہ
رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے، اور اللہ
کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿٥﴾ اور تاکہ ان منافق مردوں اور منافق
عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب دے جو اللہ تعالیٰ کے
بارے میں بدگمانیاں رکھنے والے ہیں۔ (دراصل انہیں) پر برائی کا پھیرا ہے
اللہ ان پر ناراض ہوا اور انہیں لعنت کی اور ان کے لئے دوزخ تیار کی اور وہ
(بہت) بری لوٹنے کی جگہ ہے ﴿٦﴾ اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کے
لشکر ہیں اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے ﴿٧﴾ یقیناً ہم نے تجھے گواہی دینے والا
اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ﴿٨﴾ تاکہ (اے مسلمانو)، تم
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ
کی پاکی بیان کرو صبح وشام ﴿٩﴾ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ
سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جو شخص عہد شکنی کرے
وہ اپنے نفس پر ہی عہد شکنی کرتا ہے اور جو شخص اس اقرار کو پورا کرے جو اس
نے اللہ کے ساتھ کیا ہے تو اسے عنقریب اللہ بہت بڑا اجر دے گا ﴿١٠﴾

- بیعت رضوان صحابہ اکرام کے لیے ایک بہت بڑی نعمت تھی۔
- مسلمان خیبر کی کھجوروں کے مالک بن گئے۔
- قربانی کے جانور حلال ہونے کی جگہ پہنچ گئے۔
- اہلِ روم کو فارس والوں پر غلبہ حاصل ہوا جس کے سبب مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سورت کی بابت فرمایا کہ آج کی رات مجھ پر وہ سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیہ وتفسیر سورۃ الفتح)

آیت:10 بیعت رضوان یعنی وہ بیعت جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔" صحابہ کرام نے حدیبیہ کے مقام پر ایک درخت کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ وہ

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا
فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ
يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ
بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۱۱ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ
الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ
ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۱۲ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۱۳ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۱۴ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ

دہاتیوں میں سے جولوگ پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے وہ اب تجھ سے کہیں گے کہ
ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے پس آپ ہمارے لئے مغفرت طلب
کیجئے یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جوان کے دلوں میں نہیں ہے، آپ
جواب دیجئے کہ تمہارے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے
اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں کوئی نفع دینا چاہے، بلکہ تم جو کچھ کر رہے
ہواس سے اللہ خوب باخبر ہے ۱۱ نہیں بلکہ تم نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور
مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعًا ناممکن ہے اور یہی خیال
تمہارے دلوں میں رچ گیا تھا اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا دراصل تم لوگ ہو
بھی ہلاک ہونے والے ۱۲ اور جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے
تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لئے دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے ۱۳ اور زمین اور
آسمانوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے
عذاب کرے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۱۴ جب تم غنیمتیں لینے جانے لگو
گے تو جھٹ سے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے
ساتھ چلنے کی اجازت دیجئے، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدل دیں

اہلِ مکہ سے جنگ کریں گے۔

اور کسی بھی حال میں میدان چھوڑ کر راہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔ اس بیعت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ بظاہر مسلمان یہ بیعت کرتے وقت اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا انہوں نے جنت کے بدلے اللہ سے اپنی جانوں کا سودا کرلیا ہے۔ اس لیے اب جو کوئی عہد توڑے گا اور کافروں سے جنگ نہیں کرے گا، تو اُس کا نقصان اُسے ہی پہنچے گا۔ یعنی اُس کا وبال اور اُس کی سزا اُس کو مل کر رہے گی اور جو اللہ سے کیے گئے معاہدے کی پابندی کرے گا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر کافروں سے جنگ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے گا، یعنی اسے جنت میں داخل کردے گا۔ مسلم، ابوداود، ترمذی اور نسائی رحمہم اللہ وغیرہم نے انس سے روایت کی ہے کہ حدیبیہ کے دِن مکہ کے اسی (۸۰) آدمی ہتھیار کے ساتھ جبل تنعیم کی طرف سے اچانک آدھمکے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نقصان پہنچانا چاہا، لیکن وہ پکڑ لیے گئے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں معاف کرکے آزاد کردیا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت اس لیے نہیں دی تاکہ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اپنی رحمت سے نواز دے، مجاہدین مدینہ کو تنگ وعار سے اور مکہ میں چھپے مسلمانوں کو قتل ہونے سے بچالے، اور جو مشرکین مکہ اسلام میں داخل ہونا چاہیں انہیں کفر کے بعد ایمان سے اور ضلالت کے بعد ہدایت سے نواز دے آیت کے آخر میں اللہ رب العزت نے فرمایا اگر مکہ میں پائے جانے والے مومن مرد اور عورتیں مشرکین سے الگ ہوتے تو ہم مجاہدین مدینہ کو مکہ میں داخل ہوکر کفار سے جنگ کرنے کی اجازت دے دیتے، اور کافروں کو ان کے ہاتھوں دردناک عذاب دلواتے، یعنی قتل کیے جاتے اور جو زندہ رہ جاتے وہ قید کرلیے جاتے۔

قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ
تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۱۵ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ
تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ
اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۶
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۷ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۱۸ وَّ مَغَانِمَ
كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۱۹ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۲۰
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرًا ۲۱ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا
يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۲۲ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۲۳ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۲۴ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَ لَوْ
لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ
فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ

آپ کہہ دیجئے! کہ اللہ تعالیٰ ہی فرما چکا ہے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلو گے وہ
اس کا جواب دیں گے (نہیں نہیں) بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو (اصل بات یہ
ہے) کہ وہ لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہیں ۱۵ آپ پیچھے چھوڑے ہوئے بدویوں سے
کہہ دو کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے
یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں بہت بہتر بدلہ
دے گا اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو وہ تمہیں
دردناک عذاب دے گا ۱۶ اندھے پر کوئی حرج نہیں ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج
ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے، جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے
اسے اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے (درختوں) تلے نہریں جاری ہیں
اور جو منہ پھیر لے اسے دردناک عذاب (کی سزا) دے گا ۱۷ یقیناً اللہ تعالیٰ
مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ان کے
دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں
قریب کی فتح عنایت فرمائی ۱۸ اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ حاصل کریں گے اور
اللہ غالب حکمت والا ہے ۱۹ اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ کیا
ہے جنہیں تم حاصل کرو گے پس یہ تمہیں جلدی ہی عطا فرما دی اور لوگوں کے ہاتھ تم
سے روک دیئے تاکہ مومنوں کے لئے یہ ایک نشانی ہو جائے، تاکہ وہ تمہیں سیدھی
راہ چلائے ۲۰ اور تمہیں اور (غنیمتیں) بھی دے جن پر اب تک تم نے قابو نہیں پایا
اللہ تعالیٰ نے انہیں قابو کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۲۱ اگر تم سے
کافروں سے جنگ کرتے تو یقیناً پیٹھ دکھا کر بھاگتے پھر نہ تو کوئی کارساز پاتے نہ
مددگار ۲۲ اللہ کے اس قاعدے کے مطابق جو پہلے چلا آیا ہے تو کبھی بھی اللہ کے
قاعدے کو بدلتا ہوا نہ پائے گا ۲۳ وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے
ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا اس کے بعد کہ اس نے
تمہیں ان پر غلبہ دیا تھا اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے ۲۴ یہی
وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے لئے موقوف
جانور کو اس کی قربان گاہ میں پہنچنے سے روکا اور اگر ایسے بہت سے مسلمان مرد اور
(بہت سی) مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر نہ تھی یعنی ان کے پاس جانے
کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بےخبری میں ضرر پہنچتا تو تمہیں
لڑنے کی اجازت دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں

يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾
اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ
وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ
اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ښ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ

جس کو چاہے داخل کرے اور اگر یہ الگ الگ ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم
ان کو دردناک سزا دیتے ﴿۲۵﴾ جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں غیرت کو جگہ
دی اور غیرت بھی جاہلیت کی، سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی
طرف سے تسکین نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر
جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب
جانتا ہے ﴿۲۶﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچ کر دکھایا کہ انشاء اللہ تم
یقیناً پورے امن وامان کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو گے سر منڈواتے ہوئے
(چین کے ساتھ) نڈر ہو کر، وہ ان امور کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے پس اس
نے اس سے پہلے ایک نزدیک کی فتح تمہیں میسر کی ﴿۲۷﴾ وہی ہے جس نے اپنے
رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے، اور
اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا ﴿۲۸﴾ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول
ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، تو
انہیں دیکھے گا رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی
جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی
مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے مثل اس کھیتی کے جس نے
انکھوا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا

آیت:26 اگر مکہ میں مومنین نہ ہوتے یا مشرکین سے الگ تھلگ ہوتے تو اللہ تعالیٰ مجاہدین مدینہ کو اہلِ مکہ سے جنگ کرنے کی اجازت اس لیے دے دیتا کہ ان کافروں نے مسلمانوں کے خلاف جاہلیت کی حمایت کو اپنے دلوں میں ابھارا، وثیقہ صلح پر بسم اللہ الرحمن الرحیم، اور محمد رسول اللہ لکھنے سے انکار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو اُس سال خانہ کعبہ تک پہنچنے سے روکا، اور کہا کہ ان مسلمانوں نے ہمارے بھائیوں اور بیٹوں کو قتل کیا ہے اور اب ہمارے گھروں میں داخل ہونا چاہتے ہیں، اگر ایسا ہوا تو قبائل عرب کہیں گے کہ مسلمان اہلِ مکہ کے گھروں میں زبردستی داخل ہو گئے، لات وعزیٰ کی قسم ہم انہیں مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے، لیکن اُن کی تمام شر پسندیوں کے باوجود، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں کے دلوں کو سکون اور اطمینان عطا کیا اسی لیے انہوں نے مشرکین سے جنگ کرنے کی نہیں سوچی اللہ کے فیصلے پر صبر کیا، اور صلح کی شرائط کی پابندی کی۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا خواب ذی القعدہ 7ھ میں عمرۃ القضاء کی صورت میں پورا ہوا ذی القعدہ 6ھ میں حدیبیہ سے واپسی کے بعد، آپ ﷺ نے ذی الحجہ اور محرم دو ماہ مدینہ میں قیام کیا، صفر میں خیبر کو فتح کیا، اور ذی القعدہ 7ھ میں عمرہ کی نیت سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ وہی صحابہ کرام تھے جو بیعتِ رضوان میں شریک ہوئے تھے، اس بار آپ ﷺ اپنے ساتھ قربانی کے 60 اونٹ لے گئے تھے۔ مکہ پہنچنے کے بعد آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ جس کی تفصیل سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے۔

الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے ﴿۲۹﴾

اٰیاتھا ۱۸ ﴿۴۹ سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۶﴾ رکوعاتھا ۲

سورۃ حجرات مدنی ہے اس میں 18 آیات، 2 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے ﴿۱﴾ اے ایمان والو!

آیت:29 انسانیت کی رشد وہدایت اور دنیاوی واخروی فلاح ونجات کیلئے تقاضائے قانونِ قدرت کہ [وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ] اس کار نبوت کو نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ وقت کی افضل ترین برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب فرمایا {اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ} " خدا فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے منتخب کرلیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی" اور

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ﴾ (البقرۃ:253)

" یہ پیغمبر (جو ہم وقتاً فوقتاً) بھیجتے رہے ہیں ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے گفتگو فرمائی اور بعض کے (دوسرے امور میں) مرتبے بلند کئے اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کو مدد دی اور اگر خدا چاہتا تو ان سے پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ وقتال نہ کرتے لیکن خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

فرما کر ان پسندیدہ شخصیات کے مابین درجات میں تفاضل وتفاوت کی بابت بتلا دیا البتہ [قل کل آمنا بہ] اور [لا نفرق بین أحد من رسلہ] کے حکم کے تحت سب انبیاء ورسل پر بلاتفریق ایمان لانا بنیادی عقائد ایمانی کا جزء لازم قرار دے دیا۔ اور افضل البشر کو سید الانبیاء والرسل کی منقبت وفضیلت سے نوازا قرآن کریم میں ۱۲۳ انبیاء کرام ورسل عظام کا تذکرۂ جمیل ہوا ہے۔ جبکہ سید المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ کے مراتب مناقب اور فضائل وشمائل کی آیات مبارکہ حوالۂ قرآن حکیم مختلف پیرایوں/مختلف پہلوؤں/ اور مختلف زاویوں سے جا بجا موجود ہیں۔

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ (الصف:6)

"اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا ان کی بشارت سناتا ہوں۔

آیت:1 زمانہ نزول: قرطبی لکھتے ہیں کہ یہ سورت تمام کے نزدیک مدنی ہے ابنِ عباس سے بھی یہی مروی ہے اس کے مضامین کا تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد مدنی کے آخری دور میں نازل ہوئی تھی اور یہ کہ پوری سورت ایک ہی وقت میں نازل ہوئی۔ بلکہ اس کی آیتیں مختلف اوقات

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ۝۲

میں نازل ہوئیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اس کا سب سے اہم مضمون ان آداب کی تعلیم ہے۔ جن کا ہر مسلمان کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ معاملہ کرتے وقت لحاظ رکھنا ضروری ہے، تا کہ آپ ﷺ کی شان میں اُن سے گستاخی نہ ہو جائے اور آپ ﷺ کو ان سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ بنی تمیم کے کچھ سُوار نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، ابوبکر نے آپ ﷺ سے کہا کہ ان کا امیر قعقاع بن معبد کو بنایئے اور عمر نے کہا اقرع بن حابس کو بنایئے، ابوبکر نے کہا تمہارا مقصد صرف میری مخالفت کرنی ہے۔ عمر نے کہا میرا مقصد آپ ﷺ کی مخالفت کرنی نہیں ہے، دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی اور دونوں کی آوازیں اونچی ہوگئیں، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اہل ایمان کی صفات:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحجرات:1)

"اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ) یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ہنوز تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم خدا اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو گے تو خدا تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہیں کرے گا بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔"

آیت:2 اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ وہ عجلت میں آکر نبی کریم ﷺ سے پہلے کوئی بات کہیں، یا کوئی کام کریں یا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم جاننے سے پہلے کوئی اقدام کریں اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو یہ ادب سکھایا گیا ہے کہ جب وہ رسولِ کریم ﷺ کی مجلس میں ہوں تو اتنی اونچی آواز سے نہ بولیں کہ ان کی آواز آپ ﷺ کی آواز سے بلند ہو جائے اور آپ ﷺ کو اس طرح نہ پکاریں جس طرح وہ آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں بلکہ بہت ہی مؤدبانہ طور پر دھیمی آواز میں اس طرح پکاریں جس طرح نہایت معظم و محترم اور صاحبِ حیثیت انسان کو پکارا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کی شان میں ادنیٰ گستاخی اللہ کے نزدیک گناہ عظیم ہے ایسا کرنے والے کے سارے نیک اعمال غیر شعوری طور پر ضائع ہو سکتے ہیں مفسرین لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اس آیت کے پیشِ نظر مسلمانوں پر واجب ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا ذکر جمیل آئے یا آپ ﷺ کا کوئی حکم یا کوئی حدیث بیان کی جائے تو ادب اور احترام ملحوظ رکھا جائے آپ ﷺ کی شان میں ادنیٰ گستاخی بھی نہ ہونے پائے۔ آپ ﷺ کی حدیث پر کسی دوسرے کے قول کو مقدم نہ کیا جائے چاہے وہ دنیا کا کوئی بھی انسان ہو۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوبکر نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ، اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا ہے، میں جب تک زندہ رہوں گا، آپ ﷺ سے سرگوشی کے انداز میں بات کروں گا حاکم نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٣﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَ
لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا
اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٦﴾
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ
اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿٧﴾ۙ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا
عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ
فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ
مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى

بیشک جولوگ اللہ کے رسول کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ
لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے جانچ لیا ہے ان کے لئے
مغفرت اور بڑا ثواب ہے ﴿٣﴾ جولوگ آپ کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں
ان میں اکثر (بالکل) بےعقل ہیں ﴿٤﴾ اگر یہ لوگ یہاں تک صبر کرتے کہ آپ
خود سے نکل کر ان کے پاس آجاتے تو یہی ان کے لئے بہتر ہوتا اور اللہ غفور و
رحیم ہے ﴿٥﴾ اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح
تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے لئے
پریشانی اٹھاؤ ﴿٦﴾ اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہارا کہا
کرتے رہے بہت امور میں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو
تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمہاری
نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں ﴿٧﴾ اللہ کے احسان و
انعام سے اور اللہ دانا اور باحکمت ہے ﴿٨﴾ اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس
میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک
جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی
کرتا ہے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے اگر لوٹ آئے تو پھر
انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں
سے محبت کرتا ہے ﴿٩﴾ (یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو
بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا
جائے ﴿١٠﴾ اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ
ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر

آیت:3 اس آیتِ کریمہ میں ان صحابہ کرام کی تعریف بیان کی گئی ہے جو مذکورہ بالا حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نہایت دھیمی آواز میں باتیں کرتے تھے جیسے ابوبکر و عمر، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے ان صحابہ کرام کے دلوں کو تقویٰ اور نیک کاموں کے لیے اس طرح پاک صاف کردیا ہے جس طرح آگ کے ذریعے سونا زنگ سے صاف کردیا جاتا ہے۔ اور اُن کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ اللہ رب العزت اِن کے گناہوں کو معاف کردے گا اور انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے گا اس آیت کریمہ میں بنی تمیم کے ان سخت دل اور پر بداخلاق افراد کی بُرائی بیان کی گئی ہے جنہوں نے امہات المومنین کے کمروں کے پاس آکر زور زور سے یا محمد یا محمد کی آواز لگائی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں اسلامی اخوت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے ابنِ عمر سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے اور نہ اُسے رسوا کرے۔ (بخاری)

اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ
يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
خَبِيْرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا
اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ
يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الصّٰدِقُوْنَ ﴿١٥﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي

ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے لقب دو
ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں ﴿١١﴾ اے
ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور
بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم کسی کی غیبت کرو کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی
کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے
رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ﴿١٢﴾ اے لوگو! ہم نے تم سب
کو ایک (ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک
دوسرے کو پہچانو کنبے قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت
وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر
ہے ﴿١٣﴾ دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے آپ کہہ دیجئے کہ درحقیقت
تم ایمان نہیں لائے لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے حالانکہ ابھی تک
تمہارے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا تم اگر اللہ کی اور اس کے رسول
کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ
کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿١٤﴾ مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس
کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے
اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہیں یہی سچے اور راست گو ہیں ﴿١٥﴾ کہہ
دیجئے! کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو اللہ ہر چیز سے جو

آیت:12 ابنِ عباس نے سورۃ الکہف کی آیت: ﴿يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا﴾ (الکہف:49)

''ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا گناہ بغیر شمار کیے نہیں چھوڑا ہے۔''

کی تفسیر میں کہا ہے کہ گناہ صغیرہ یہ ہے کہ کسی مومن کا مذاق اُڑایا جائے اور کبیرہ یہ ہے کہ اُس پر قہقہہ لگایا جائے۔

اور ترمذی نے ابنِ عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور آواز اتنی اونچی کی کہ عورتوں کو اُن کے گھروں میں سُنایا، فرمایا ''اے وہ لوگوں جو اپنی زبان سے ایمان لائے ہو حالانکہ ایمان تمہارے دلوں میں پیوست نہیں ہوا ہے، مسلمانوں کی چھپی باتوں کی کرید میں نہ لگو، جو شخص مسلمانوں کی چھپی باتوں میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی چھپی باتوں کو کرید تا ہے یہاں تک اُسے رسوا کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہو'' امام مسلم رحمہ اللہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں تمہارے مال کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے''۔

آیت:15 علمی افادات:

بصیرت ودانائی اور اس پر مستقل مزاجی وثابتِ قدمی سچے ایمان کی حقیقی پہچان ہے۔مومنانہ شانِ استقامت ایسی کہ ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿١٦﴾ یَمُنُّوْنَ
عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ
عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ
غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ ع

ایاتها ٤٥ — ٥٠ سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ٣٤ — ركوعاتها ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ﴿١﴾ ۚ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿٢﴾ ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِیْدٌ ﴿٣﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَ
عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِیْظٌ ﴿٤﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْٓ

آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے ﴿١٦﴾
اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اپنے مسلمان
ہونے کا احسان مجھ پر نہ رکھو، بلکہ دراصل اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں
ایمان کی ہدایت کی اگر تم راست گو ہو ﴿١٧﴾ یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ
باتیں اللہ خوب جانتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے ﴿١٨﴾

سورۃ ق مکی ہے اس میں 45 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قٓ! بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے ﴿١﴾ بلکہ انہیں تعجب معلوم ہوا کہ
ان کے پاس انہی میں سے ایک آگاہ کرنے والا آیا تو کافروں نے کہا کہ یہ ایک
عجیب چیز ہے ﴿٢﴾ کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے پھر یہ واپسی دور (از عقل)
ہے ﴿٣﴾ زمین جو کچھ ان میں سے گھٹاتی ہے وہ ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس
سب یاد رکھنے والی کتاب ہے ﴿٤﴾ بلکہ انہوں نے سچی بات کو جھوٹ کہا جبکہ وہ ان

وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا} کی کوہ شکن آفات و مصائب سے ٹکرا کے بھی {نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ} کے وعدہ ربانی پر امیان کامل و یقین محکم کی بدولت ان کے پائے استقلال میں کہیں بھی اور کبھی بھی کوئی ڈگمگاہٹ نہیں آتی، یہ مردانِ حق اپنی جانیں جانِ آفرین کے حوالے تو کر دیتے ہیں لیکن کلمۂ حق کے عروہ وثقی پر ان کا تمسک، ان کی گرفت ڈھیلی نہیں پڑتی، حق و باطل کی اس رزمگاہ میں، کفر و ایمان کی پنجہ آزمائی کے اس میدانِ کارزار میں، رحمان کی طرف سے عطا کردہ نور ہدایت اور شیطان کے پیچ و خم زدہ ہتھکنڈوں کے جان لیوا گھمسان کے رن میں...... ان کا جان و مال لٹا کر بھی اپنا ایمان بچائے رکھنا ان کی صدق مقالی اور راست اعمالی کا طرۂ امتیاز رہتا ہے۔ اور وہ فرمان الٰہی {إِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا} کی مجسم تصویر بن کے {أَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ} کی نوید ملائک کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔

چنانچہ: مومن کی پہچان یہ ہے کہ اللہ و رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی قسم کے شک و ریب، فرسودہ توہمات، آوارہ خیالات اور بے بنیاد شبہات یا اعتراضات کو ذہن میں جنم نہ لینے دے ایمان میں پختگی، یقین میں استحکام اور اللہ پر اعتماد و بھروسہ کو دل و دماغ میں راسخ کرے اور پھر اطاعت گزاری و فرمانبرداری میں مضبوطی عزم اور دوام عمل کے ذریعہ اپنا آپ اس معبود حق کی راہ میں کھپا دے اور جان و مال تک کو فی سبیل اللہ خرچ کر کے کامیاب و سرفراز بن جائے ایسے کردار کے حامل مومن کو اللہ تعالیٰ {أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ} "یہی تو ہیں سچے مومن" کا سرٹیفکیٹ دے دیتا ہے۔

آیت: 1 حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور امام شوکانی رحمہ اللہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ مفصل سورتوں کی ابتدا ایسی سورت سے ہوتی ہے مالکیہ کے نزدیک ان کی ابتدا سورۃ الحجرات سے ہوتی ہے جس کی تفسیر ابھی گزری ہے سورت "ق" سے لے کر "سورۃ "الناس" تک قرآنِ کریم کی سورتوں کو تین حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے۔ سورۃ "قٓ" سے "النازعات" تک کی سورتوں کو "طول مفصل" سورۃ "عبس" سے لے کر "الیل" تک کو "وسط مفصل" اور "الضحیٰ سے "الناس" تک "قصار مفصل" کہا جاتا ہے۔ فجر کی نماز میں طوال مفصل سے، ظہر اور عشاء کی وسط مفصل سے اور مغرب میں قصار مفصل سے پڑھنا مستحب ہے۔

اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ۵ اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا
وَزَيَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ۶ وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَ اَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا
رَوَاسِىَ وَ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍۢ بَهِيۡجٍ ۷ تَبۡصِرَةً وَّ ذِكۡرٰى
لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ۸ وَنَزَّلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الۡحَصِيۡدِ ۹ وَالنَّخۡلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلۡعٌ نَّضِيۡدٌ ۱۰ رِّزۡقًا
لِّلۡعِبَادِ ۙ وَاَحۡيَيۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ؕ كَذٰلِكَ الۡخُرُوۡجُ ۱۱ كَذَّبَتۡ
قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ اَصۡحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوۡدُ ۱۲ وَ عَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ وَ
اِخۡوَانُ لُوۡطٍ ۱۳ وَّ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ وَ قَوۡمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ
الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيۡدِ ۱۴ اَفَعَيِيۡنَا بِالۡخَلۡقِ الۡاَوَّلِ ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ
لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ۱۵ وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا
تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ۱۶
اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ۱۷ مَا يَلۡفِظُ

کے پاس پہنچ چکی پس وہ الجھاؤ میں پڑ گئے ہیں ۵ کیا انہوں نے آسمان کو اپنے
اوپر نہیں دیکھا ؟ کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا ہے اور زینت دی ہے اس میں
کوئی شگاف نہیں ۶ اور زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال
دیئے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دیں ہیں ۷ تا کہ ہر
رجوع کرنے والے بندے کے لئے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو ۸ اور ہم نے
آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کٹنے والے کھیت کے
غلے پیدا کئے ۹ اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ
ہیں ۱۰ بندوں کی روزی کے لئے اور ہم نے پانی سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا اسی
طرح (قبروں سے) نکلنا ۱۱ ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور رس والوں نے
اور ثمود نے ۱۲ اور عاد نے اور فرعون نے اور برادران لوط نے ۱۳ اور ایکہ والوں
نے اور تبع کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی سب نے پیغمبروں کو جھٹلا یا پس میرا وعدہ
عذاب ان پر صادق آ گیا ۱۴ کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے سے تھک گئے؟ بلکہ یہ
لوگ نئی پیدائش کی طرف سے شک میں ہیں ۱۵ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس
کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں اور ہم اس کی رگ جان
سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں ۱۶ جس وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں ایک
دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے ۱۷ (انسان) منہ سے کوئی لفظ

آیت :16 یعنی جو کچھ چُھپاتا اور دل میں مستور رکھتا ہے وہ سب ہم جانتے ہیں، وسوسہ دل میں گزرنے والے خیال کو کہا جاتا ہے جس کا علم اس انسان کے علاوہ کسی کو نہیں ہوتا لیکن اللہ ان وسوں کو بھی جانتا ہے اس لیے حدیث میں آتا ہے "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل میں گزرنے والے خیالات کو معاف فرما دیا ہے یعنی ان پر گرفت نہیں فرمائیگا جب تک وہ زبان سے اظہار یا ان پر عمل نہ کرے"۔ (البخاری، مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سورۃ ق عید اور جمعہ جیسے مجمعوں میں پڑھا کرتے تھے اس لیے کہ اس میں انسان کی پیدائش بعث بعد الموت، قیامت، حساب کتاب، جنت وجہنم، ثواب وعذاب اور ترغیب اور ترہیب کا ذکر آیا ہے۔ جنہیں سننے سے انسان کے اندر فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس کی تقدیر "ان محمدً الرسول امین" مانا ہے یعنی عالی مقام قرآن کی قسم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے امانت دار رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوح محفوظ میں تمام انسانوں کی تعداد ان کے نام اور ہر چیز محفوظ ہے اور جب قیامت آئے گی تو جیسے وہ تمام پہلی بار پیدا کیے گئے تھے دوبارہ بھی اسی طرح پیدا کیے جائیں گے کسی چیز میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آئے گا۔ حسن قتادہ، مجاہد کہتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے لگا دیے ہیں جو اس کے دائیں اور بائیں ہوتے ہیں اور اس کے حسنات وسیئات کو لکھتے رہتے ہیں۔

آیت :17 مجاہد رحمہ اللہ کا دوسرا قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو رات کے اور دو دن کے فرشتے لگا دیے ہیں، جو اُس کے اعمال کو لکھتے رہتے ہیں"۔

مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ
بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ
يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾
لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ
الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ ؕ اَلْقِيَا فِيْ
جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿٢٥﴾ ۙ الَّذِيْ
جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾
قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ
الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ ۧ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ
امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ

نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے ﴿١٨﴾ اور موت کی بے ہوشی حق لے
کر پہنچی یہی ہے جس سے تو بدکتا پھرتا تھا ﴿١٩﴾ اور صور پھونک دیا جائے گا وعدہ
عذاب کا دن یہی ہے ﴿٢٠﴾ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک
لانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا ﴿٢١﴾ یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا لیکن ہم
نے تیرے سامنے سے پردہ ہٹا دیا پس آج تیری نگاہ بہت تیز ہے ﴿٢٢﴾ اس کا ہم
نشین (فرشتہ) کہے گا یہ حاضر ہے جو کہ میرے پاس تھا ﴿٢٣﴾ ڈال دو جہنم میں ہر کافر
سرکش کو ﴿٢٤﴾ جو نیک کام سے روکنے والا حد سے گزر جانے والا اور شک کرنے والا
تھا ﴿٢٥﴾ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا لیا تھا پس اسے سخت عذاب میں ڈال
دو ﴿٢٦﴾ اس کا ہم نشین (شیطان) کہے گا اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ
نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا ﴿٢٧﴾ حق تعالیٰ فرمائے گا بس
میرے سامنے جھگڑے کی بات مت کرو میں تو پہلے ہی تمہاری طرف وعید (وعدہ
عذاب) بھیج چکا تھا ﴿٢٨﴾ میرے ہاں بات بدلتی نہیں نہ میں اپنے بندوں پر ذرا بھی
ظلم کرنے والا ہوں ﴿٢٩﴾ جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو بھر چکی؟ وہ
جواب دے گی کیا کچھ اور زیادہ بھی ہے؟ ﴿٣٠﴾ اور جنت پر ہیز گاروں کے لئے

آیت:18 انسان جونہی اپنی زبان سے کوئی بات نکالتا ہے اس کے متعین فرشتے فوراً اس کے نامہ اعمال میں لکھ لیتے ہیں دائیں طرف کا فرشتہ نیک اعمال کو اور بائیں طرف کا فرشتہ اُس کے برے اعمال کو درج کر لیتا ہیں اور فرشتے انتہائی چوکنا اور ہر آن تیار رہتے ہیں اپنی ذمہ داری سے کبھی غافل نہیں ہوتے ہیں۔

آیت:30 اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ﴾ (السجدة:13)

”میں جہنم کو انسانوں اور جنوں سے بھر دوں گا“۔

اس وعدے کا جب ایفاء ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا فرجن وانس کو جہنم میں ڈال دے گا تو جہنم سے پوچھے گا تو بھر گئی ہے کہ نہیں وہ جواب دے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ اگر چہ میں بھر گئی ہوں لیکن یا اللہ تیرے دشمنوں کے لیے میرے دامن میں اب بھی گنجائش ہے، جہنم سے اللہ تعالیٰ کی گفتگو اور جہنم کا جواب دینا، اللہ کی قدرت سے قطعاً بعید نہیں ہے۔

حدیث میں آتا ہے آگ میں لوگ ڈالے جائینگے اور جہنم کہے گی (هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ) کیا کچھ اور بھی ہے؟ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں اپنا پیر رکھ دے گا، جس سے جہنم پکار اُٹھے گی قَطْ قَطْ ۔”یعنی بس، بس“۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ ق)

اور جنت کے بارے میں آتا ہے کہ جنت میں ابھی جگہ خالی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نئی مخلوق پیدا فرمائے گا جو وہاں آباد ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ)

غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ
خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾ادْخُلُوْهَا
بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖۗ وَّمَا مَسَّنَا
مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ
اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَ اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ
قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ
الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ
تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾

بالکل قریب کردی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی ﴿٣١﴾ یہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا
تھا ہر اس شخص کے لئے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو ﴿٣٢﴾ جو
رحمان کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو ﴿٣٣﴾ تم اس جنت میں سلامتی
کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ﴿٣٤﴾ یہ وہاں جو چاہیں انہیں ملے گا
(بلکہ) ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے ﴿٣٥﴾ اور اس سے پہلے بھی ہم بہت سی
امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے طاقت میں زیادہ تھیں وہ شہروں میں
ڈھونڈتے ہی رہ گئے، کہ کوئی بھاگنے کا ٹھکانا ہے ﴿٣٦﴾ اس میں ہر صاحب دل کے
لئے عبرت ہے اور اس کے لئے جو دل متوجہ ہو کر کان لگائے اور وہ حاضر
ہو ﴿٣٧﴾ یقیناً ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کو
(صرف) چھ دن میں پیدا کر دیا اور ہمیں تکان نے چھوا تک نہیں ﴿٣٨﴾ پس یہ جو کچھ
کہتے ہیں آپ اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان
کریں سورج نکلنے سے پہلے بھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے بھی ﴿٣٩﴾ اور
رات کے کسی وقت بھی تسبیح کریں اور نماز کے بعد بھی ﴿٤٠﴾ اور سن رکھیں کہ جس دن
ایک پکارنے والا قریب ہی جگہ سے پکارے گا ﴿٤١﴾ جس روز اس تند تیز چیخ کو یقین
کے ساتھ سن لیں گے یہ دن ہوگا نکلنے کا ﴿٤٢﴾ ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے
ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿٤٣﴾ جس دن زمین پھٹ جائے گی اور یہ
دوڑتے ہوئے (نکل پڑیں گے) یہ جمع کر لینا ہم پر بہت ہی آسان ہے ﴿٤٤﴾

آیت: 40 یعنی صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کرو، یہ عصر اور فجر کی نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔
مِنْ تبعیض کے لیے ہے۔ یعنی رات کے کچھ حصے میں اللہ کی تسبیح یا رات کی نماز (تہجد) پڑھیں جیسے دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ﴾ رات کو اُٹھ کر نماز تہجد پڑھیں جو آپ ﷺ کے لیے مزید ثواب کا باعث ہے۔
بعض کہتے ہیں کہ معراج سے قبل مسلمانوں کے لیے صرف فجر اور عصر کی نماز اور نبی کریم ﷺ کے لیے تہجد کی نماز بھی فرض تھی۔ معراج کے موقع پر پانچ نمازیں فرض کر دیں گئیں۔ (ابن کثیر)
یعنی اللہ کی تسبیح کریں۔ بعض نے اس سے وہ تسبیحات مراد لیں ہیں جن کے پڑھنے کی تاکید نبی کریم ﷺ نے فرض نمازوں کے بعد فرمائی ہے مثلاً 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر وغیرہ البخاری، کتاب الاذان مگر یہ تسبیحات اس سورت کے نزول کے بہت عرصہ بعد بتائی گئی تھیں، بعض نے کہا ہے کہ ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ سے مراد مغرب کے بعد دو رکعتیں ہیں۔
آیت: 42 اس آیت میں گزشتہ بات کی ہی صراحت کر دی گئی ہے جس دن لوگ قبر سے اُٹھائے جانے اور میدان محشر میں جمع ہونے کے لیے اسرافیل علیہ السلام کے صور کی آواز سنیں گے، وہ قبر سے نکلنے کا برحق دین ہوگا، اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ
بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۴۵

یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ہم بخوبی جانتے ہیں اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں تو آپ قرآن کے ذریعے انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے وعید (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں ۴۵

ایاتها ۶۰ ۵۱ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۶۷ رکوعاتها ۳

سورۃ ذاریات مکی ہے اس میں 60 آیات، 3 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

وَ الذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۱ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۲ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۳
فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۴ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۵ وَّ اِنَّ الدِّيْنَ
لَوَاقِعٌ ۶ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۷ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۸
يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۹ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۱۰ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ
غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۱۱ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۱۲ يَوْمَ هُمْ عَلَى
النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۱۳ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ۱۴ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۱۵ اٰخِذِيْنَ مَآ
اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۱۶ كَانُوْا قَلِيْلًا
مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۱۷ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۱۸ وَ فِيْ

قسم ہے بکھیرنے والیوں کی اڑا کر ۱ پھر اٹھانے والیاں بوجھ کو ۲ پھر چلنے والی نرمی سے ۳ پھر کام کو تقسیم کرنے والیاں ۴ یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کئے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں ۵ اور بیشک انصاف ہونے والا ہے ۶ قسم ہے راہوں والے آسمان کی ۷ یقیناً تم مختلف بات میں پڑے ہوئے ہو ۸ اس سے وہی باز رکھا جاتا ہے جو پھیر دیا گیا ہو ۹ بے سند باتیں کرنے والے غارت کر دیئے گئے ۱۰ جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں ۱۱ پوچھتے ہیں کہ یوم جزا کب ہوگا؟ ۱۲ ہاں یہ وہ دن ہے کہ یہ آگ پر تپائے جائیں گے ۱۳ اپنی فتنہ پردازی کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے ۱۴ بیشک تقویٰ والے لوگ بہشتوں اور چشموں میں ہونگے ۱۵ ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا اسے لے رہے ہونگے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے ۱۶ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے ۱۷ اور صبح کے وقت استغفار کیا کرتے تھے ۱۸ اور ان کے

آیت: 1۔2 ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم اور بیہقی وغیرہم نے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں خطبہ دے رہے تھے، تو ابن الکواء نامی شخص نے ان سے اس چار ابتدائی آیتوں کا معنی دریافت کیا انہوں نے کہا کہ ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا﴾ سے مراد تیز ہوا ہے جو مٹی اُڑاتی ہے، اور ﴿فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا﴾ سے بادل ہے جو بارش کا پانی اُٹھائے پھرتا ہے۔ ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا﴾ سے مراد کشتیاں جو ہوا کے سہارے سبک روی سے چلتی رہتی ہیں ﴿فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا﴾ سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم کے مطابق اس کی مخلوقات کے درمیان بارش، روزی، اور دیگر اسباب زندگی تقسیم کرتے ہیں۔

آیت: 17 "ھجوع" کے معنی ہیں رات کو سونا مَا يَهْجَعُوْنَ میں (مَا) (زائدہ) تاکید کے لیے ہے وہ رات کو کم سوتے مطلب ہے ساری رات سو کر غفلت اور عیش وعشرت میں نہیں گزار دیتے تھے بلکہ رات کو کچھ حصہ اللہ کی یاد میں اور اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے گزارتے تھے، جیسا کہ حدیث میں بھی قیام الیل کی تاکید ہے۔ مثلاً ایک حدیث میں فرمایا ''لوگو لوگوں کو کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، سلام پھیلاؤ اور رات کو اُٹھ کر نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔ (مسند احمد 5 / 451)

آیت: 18 وقت سحر، قبولیت کی دعا کے لیے بہترین اوقات میں سے ہے۔ حدیث میں آتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ رب العزت آسمان دُنیا پر نزول فرماتا ہے اور ندا دیتا ہے کہ: ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی بخشش مانگنے والا؟

اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ
لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿٢٠﴾ وَ فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ فِی السَّمَآءِ
رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ
الْمُكْرَمِیْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗۤ
اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا
تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ
فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ
رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿٣٠﴾

مال میں مانگنے والوں اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا ﴿١٩﴾ اور یقین والوں کے
لئے تو زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں ﴿٢٠﴾ اور خود تمہاری ذات میں بھی، تو کیا تم
دیکھتے نہیں ہو ﴿٢١﴾ اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں
ہے ﴿٢٢﴾ آسمانوں اور زمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی
جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو ﴿٢٣﴾ کیا تجھے ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز مہمانوں کی
خبر بھی پہنچی ہے؟ ﴿٢٤﴾ وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب
سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں ﴿٢٥﴾ پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر
والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے ﴿٢٦﴾ اور اسے ان
کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں ﴿٢٧﴾ پھر تو دل ہی دل میں ان سے
خوف زدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے اور انہوں نے اس (حضرت
ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی ﴿٢٨﴾ پس ان کی بیوی آگے بڑھی
اور حیرت میں آ کر اپنے منہ پر مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی
بانجھ ﴿٢٩﴾ انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے، بیشک وہ
حکیم و علیم ہے ﴿٣٠﴾

کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی سائل؟ کہ میں اس کے سوال کو پورا کردوں، یہاں تک کے فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (مسلم کتاب صلوۃ المسافرین)

آیت: 19 محروم: سے مراد وہ ضرورت مند ہے جو سوال سے اجتناب کرتا ہے چنانچہ مستحق ہونے کے باوجود لوگ اسے نہیں دیتے یا وہ شخص ہے جس کا سب کچھ آفت ارضی و سماوی میں تباہ ہو جائے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ
مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَ
تَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰى
اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ
سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ
مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ
مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ
لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ
الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا
مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾
وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا
فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ وَ
لَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾
كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ
مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا
مقصد ہے ﴿٣١﴾ انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿٣٢﴾
تا کہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں ﴿٣٣﴾ جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ
ہیں ان حد سے گزر جانے والوں کے لئے ﴿٣٤﴾ پس جتنے ایمان دار وہاں تھے ہم
نے انہیں نکال لیا ﴿٣٥﴾ اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا ﴿٣٦﴾ اور
ہم نے ان کے لئے جو دردناک عذاب کا ڈر رکھتے ہیں ایک (کامل) علامت
چھوڑی ﴿٣٧﴾ موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں (بھی ہماری طرف سے تنبیہ ہے)
کہ ہم نے فرعون کی طرف کھلی دلیل دے کر بھیجا ﴿٣٨﴾ پس اس نے اپنے بل بوتے
پر منہ موڑا اور کہنے لگا یہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے ﴿٣٩﴾ بالآخر ہم نے اسے اور اس
کے لشکروں کو اپنے عذاب میں پکڑ کر دریا میں ڈال دیا وہ تھا ملامت کے قابل ﴿٤٠﴾
اسی طرح عادیوں میں بھی (ہماری طرف سے تنبیہ ہے) جب کہ ہم نے ان پر
خیر و برکت سے خالی آندھی بھیجی ﴿٤١﴾ وہ جس چیز پر گرتی تھی اسے بوسیدہ ہڈی کی
طرح (چورا چورا) کر دیتی تھی ﴿٤٢﴾ اور ثمود (کے قصے) میں بھی (عبرت) ہے
جب ان سے کہا گیا کہ تم کچھ دنوں تک فائدہ اٹھالو ﴿٤٣﴾ لیکن انہوں نے اپنے
رب کے حکم سے سرتابی کی جس پر ان کے دیکھتے دیکھتے (تیز تند) کڑاکے نے
ہلاک کر دیا ﴿٤٤﴾ پس نہ تو کھڑے ہو سکے اور نہ بدلہ لے سکے ﴿٤٥﴾ اور نوح کی قوم کا
بھی اس سے پہلے (یہی حال ہو چکا تھا) وہ بھی بڑے نافرمان تھے ﴿٤٦﴾ آسمان کو
ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں ﴿٤٧﴾ اور
زمین کو ہم نے فرش بنا دیا پس ہم بہت ہی اچھے بچھانے والے ہیں ﴿٤٨﴾ ہر چیز کو ہم
نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو ﴿٤٩﴾ پس تم اللہ کی طرف دوڑ
بھاگ (یعنی رجوع) کرو یقیناً میں تمہیں اس کی طرف سے صاف صاف تنبیہ
کرنے والا ہوں ﴿٥٠﴾ اور اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں تمہیں اس
کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿٥١﴾ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے گزرے
ہیں ان کے پاس جو بھی رسول آیا انہوں نے کہہ دیا کہ یا تو یہ جادوگر ہے یا
دیوانہ ہے ﴿٥٢﴾ کیا یہ اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے ہیں ﴿٥٣﴾

آیت:36 اور یہ اللہ کے پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کا گھر تھا جس میں اُن کی دو بیٹیاں اور کچھ ایمان لانے والے تھے کہتے ہیں یہ کل تیرہ آدمی تھے ان میں حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی شامل نہیں تھی بلکہ وہ اپنی قوم کے ساتھ عذاب سے ہلاک ہونے والوں میں سے تھی۔ (ایسر تفاسیر)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾
مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ
ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اٰيَاتُهَا ۴۹ | (۵۲) سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ (۷۶) | رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ
الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾

نہیں بلکہ یہ سب کے سب سرکش ہیں ﴿۵۳﴾ تو آپ ان سے منہ پھیر لیں آپ پر
کوئی ملامت نہیں ﴿۵۴﴾ اور نصیحت کرتے رہیں یقیناً یہ نصیحت ایمانداروں کو نفع
دے گی ﴿۵۵﴾ میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف
میری عبادت کریں ﴿۵۶﴾ نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں اور نہ میری یہ چاہت
ہے کہ مجھے کھلائیں ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور
آور ہے ﴿۵۸﴾ پس جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں بھی ان کے ساتھیوں کے حصہ
کے مثل حصہ ملے گا لہذا وہ مجھ سے جلدی طلب نہ کریں ﴿۵۹﴾ پس خرابی ہے منکروں
کو ان کے اس دن کی جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ﴿۶۰﴾ ع

سورۃ طور مکی ہے اس میں 49 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے طور کی ﴿۱﴾ اور لکھی ہوئی کتاب کی ﴿۲﴾ جو جھلی کے کھلے ہوئے ورق میں
ہے ﴿۳﴾ وہ آباد گھر کی ﴿۴﴾ اور اونچی چھت کی ﴿۵﴾ اور بھڑکائے ہوئے سمندر کی ﴿۶﴾

آیت: 56 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ میں انہیں اپنی عبادت کا حکم دوں"، ورنہ مجھے ان کے پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

آیت: 1 تا 3 طور، وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالی سے ہم کلام ہوئے اسے طورِ سینا بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ نے اسی شرف کی بناء پر قسم کھائی ہے "طور" سریانی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں بالعموم اس کا اطلاق ہرے بھرے پہاڑ پر ہوتا ہے صحرائے سینا کے جس پہاڑ پر موسیٰ علیہ السلام رب العالمین سے ہم کلام ہوئے تھے اُسے طورِ سینا کہا جانے لگا، اور جو تجلی الٰہی کی تاب نہ لا کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تھا۔ ﴿وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ سے مراد یا تو قرآنِ کریم ہے یا لوحِ محفوظ یا تمام آسمانی کتابیں "رق" اس باریک چمڑے کو کہتے ہیں جسے قدیم زمانے میں کاغذ کے طور پر لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ اور ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ﴾ سے مراد وہ گھر ہے جو ساتویں آسمان پر پایا جاتا ہے اور جسے نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات میں دیکھا تھا، اور دیکھا تھا کہ روزانہ ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں اور دوبارہ اس سے باہر لوٹ کر نہیں آتے ہیں فرشتے اس گھر کا اسی طرح طواف کرتے ہیں جس طرح اہلِ زمین خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ابراہیم کو ساتویں آسمان پر اسی بیعت معمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ اور یہ بیعت معمور کعبہ کے سامنے ہے اور اسی طرح کا ایک گھر ہر آسمان پر پایا جاتا ہے جس کے اردگرد اِس آسمان پر رہنے والے عبادت کرتے ہیں آسمان دنیا کے گھر کا نام بیعت العزۃ ہے بعض لوگوں نے ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ﴾ سے مراد خانہ کعبہ لیا ہے پہلی تفسیر کے مطابق وہ گھر فرشتوں کی عبادت سے آباد ہے۔

دوسری تفسیر کے مطابق حج وعمرہ کرنے والوں طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور دیگر عبادت گزاروں سے آباد رہتا ہے۔

صاحب محاسن التنزیل نے دوسری تفسیر کو سورۃ التین کی آیات: ﴿وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ﴾ (التین: 2-3) کی روشنی میں ترجیح دی ہے یعنی وہاں طور سینا کے ساتھ بلد مکہ مکرمہ کا ذکر آیا اس لیے یہاں بھی طور کے ذکر کے بعد "بیت معمور" سے مراد خانہ کعبہ ہے جو مکہ میں ہے

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ
السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ؕ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۘ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ
اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا
تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ۙ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ
عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا
كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے ﴿۷﴾ اسے کوئی روکنے والا
نہیں ﴿۸﴾ جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا ﴿۹﴾ اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں
گے ﴿۱۰﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی (پوری) خرابی ہے ﴿۱۱﴾ جو اپنی بیہودہ گوئی
میں اچھل کود رہے ہیں ﴿۱۲﴾ جس دن وہ دھکے دے کر آتش جہنم کی طرف لائے
جائیں گے ﴿۱۳﴾ یہی وہ آتش دوزخ ہے جسے تم جھوٹ بتلاتے تھے ﴿۱۴﴾ (اب
بتاؤ) کیا یہ جادو ہے؟ یا تم دیکھتے نہیں ﴿۱۵﴾ جاؤ دوزخ میں اب تمہارا صبر کرنا اور
نہ کرنا تمہارے لئے یکساں ہے تمہیں فقط تمہارے کئے کا بدل دیا جائے
گا ﴿۱۶﴾ یقیناً پرہیزگار لوگ جنتوں میں اور نعمتوں میں ہیں ﴿۱۷﴾ جو انہیں ان کے
رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش خوش ہیں اور ان کے پروردگار نے انہیں
جہنم کے عذاب سے بچا لیا ہے ﴿۱۸﴾ تم مزے سے کھاتے پیتے رہو ان اعمال
کے بدلے جو تم کرتے تھے ﴿۱۹﴾ برابر بچھے ہوئے شاندار تختے پر تکیے لگائے
ہوئے اور ہم نے ان کے نکاح بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) سے کرا
دیئے ہیں ﴿۲۰﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان
کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان تک پہنچا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم
کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے ﴿۲۱﴾ ہم ان کے لئے
میوے اور مرغوب گوشت کی ریل پیل کر دیں گے ﴿۲۲﴾

کیوں کہ قرآن کریم کی ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر کرتی ہے۔

آیت:21 یعنی جن کے والدین اپنے اخلاص وتقویٰ اور عمل وکردار کی بنیاد پر جنت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کی ایماندار اولاد کے بھی درجے بلند کر کے ان کو ان کے والدین کے ساتھ ملا دے گا۔ یہ نہیں کرے گا کہ ان کے والدین کے درجے کم کر کے ان کے اولاد والے کمتر درجوں میں انہیں لے آئے گا۔ یعنی اہلِ ایمان پر دوگنا احسان فرمائے گا۔ ایک تو والدین اور بیٹوں کو آپس میں ملا دے گا تا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں بشرطیکہ کہ دونوں ایماندار ہوں، دوسرا یہ کہ کم تر درجے والوں کو اُٹھا کر اونچے درجے والوں پر فائز فرما دے گا۔ ورنہ دونوں کے ملاپ کا یہ بھی طریقہ ہوسکتا ہے کہ اے کلاس والوں کو بی کلاس دے، یہ بات چونکہ اس کے فضل واحسان سے فروتر ہوگی، اس لیے وہ ایسا نہیں کرے گا بلکہ بی کلاس والوں کو اے کلاس عطا فرمائے گا، یہ تو اللہ کا وہ احسان جو اولاد پر والدین کے نیک اعمالوں کی برکت سے ہوگا اور حدیث میں آتا ہے کہ ”اولاد کی دعا واستغفار سے والدین کے درجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے ایک شخص کے جب جنت میں درجے بلند ہونگے تو وہ اللہ سے اس کا سبب پوچھے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ”تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے تیرے درجے بلند ہو گئے“۔ (مسند احمد 2/509)

اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ ”جب انسان مرجاتا ہے تو اُس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا ثواب موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا وہ علم جس سے لوگ فیضیاب ہوتے رہیں اور تیسری نیک اولاد جو اس کے لیے دعا

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ يَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ
نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ
بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ
الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ
تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا
صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ
عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ
الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ
مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ
كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ اِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ
السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

(خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام (شراب) چھینا جھپٹی کریں گے
جس شراب کے سرور میں تو بیہودہ گوئی ہوگی نہ گناہ ﴿۲۳﴾ اوران کے اردگرد ان کے نو
عمر غلام پھر رہے ہونگے، گویا موتی تھے جوڈھکے رکھے تھے ﴿۲۴﴾ اور آپس میں ایک
دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر سوال کریں گے ﴿۲۵﴾ کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم
اپنے گھر والوں کے درمیان بہت ڈرا کرتے تھے ﴿۲۶﴾ پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا
احسان کیا اور ہمیں تیز وتند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا ﴿۲۷﴾ ہم اس سے پہلے
ہی اس کی عبادت کیا کرتے تھے بیشک وہ محسن اور مہربان ہے ﴿۲۸﴾ تو آپ سمجھاتے
رہیں کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں نہ دیوانہ ﴿۲۹﴾ کیا کافر یوں
کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اس پر زمانے کے حوادث (یعنی موت) کا انتظار کر
رہے ہیں ﴿۳۰﴾ کہہ دیجئے! تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں
میں ہوں ﴿۳۱﴾ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں ﴿۳۲﴾
کیا یہ کہتے ہیں اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے، واقع یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں
لاتے ﴿۳۳﴾ اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے
آئیں ﴿۳۴﴾ کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خودبخود پیدا ہوگئے ہیں؟ یا خود
پیدا کرنے والے ہیں ﴿۳۵﴾ کیا انہوں نے ہی آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے، بلکہ یہ
یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں ﴿۳۶﴾ یا کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے
ہیں؟ یا (ان خزانوں کے) یہ داروغہ ہیں ﴿۳۷﴾ یا کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس
پر چڑھ کر سنتے ہیں؟ (اگر ایسا ہے) تو ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل پیش
کرے ﴿۳۸﴾ کیا اللہ کے تو سب لڑکیاں ہیں اور تمہارے ہاں لڑکے ہیں؟ ﴿۳۹﴾ کیا تو
ان سے کوئی اجرت طلب کرتا ہے کہ یہ اس کے تاوان سے بوجھل ہو رہے ہیں ﴿۴۰﴾
کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے یہ لکھ لیتے ہیں؟ ﴿۴۱﴾ کیا یہ لوگ کوئی فریب کرنا
چاہتے ہیں؟ تو یقین کرلیں کہ فریب خوردہ کافر ہی ہیں ﴿۴۲﴾ کیا اللہ کے سوا کوئی
معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے ﴿۴۳﴾ اگر یہ لوگ
آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھ لیں تب بھی کہہ دیں کہ یہ تہ بتہ بادل ہے ﴿۴۴﴾

کرتی ہو"۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

﴿كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ﴾ (المدثر: 38-39)

''ہر شخص اپنے اعمال میں گرفتار ہوگا سوائے اصحاب الیمین (اہلِ ایمان) کے۔''

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا
يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ
لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾

تو انہیں چھوڑ دے یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑے جس میں یہ
بے ہوش کر دیئے جائیں گے ﴿٤٥﴾ جس دن انہیں ان کا مکر کچھ کام نہ دے گا اور نہ
وہ مدد کئے جائیں گے ﴿٤٦﴾ بیشک ظالموں کے لئے اس کے علاوہ اور عذاب بھی
ہیں لیکن ان لوگوں میں سے اکثر بے علم ہیں ﴿٤٧﴾ تو اپنے رب کے حکم کے انتظار
میں صبر سے کام لے، بیشک تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے صبح کو جب تو اٹھے
اپنے رب کی پاکی اور حمد بیان کر ﴿٤٨﴾ اور رات کو بھی اس کی تسبیح پڑھ اور ستاروں
کے ڈوبتے وقت بھی ﴿٤٩﴾

اٰیاتها ٦٢ ﴿٥٣ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ٢٣﴾ رکوعاتها ٣

سورۃ نجم مکی ہے اس میں 62 آیات، 3 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ
شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ
الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے ﴿١﴾ کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے اور
نہ ٹیڑھی راہ پر ہے ﴿٢﴾ اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں ﴿٣﴾ وہ تو صرف
وحی ہے جو اتاری جاتی ہے ﴿٤﴾ اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ﴿٥﴾ جو
زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا ﴿٦﴾ اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا ﴿٧﴾ پھر
نزدیک ہوا اور اتر آیا ﴿٨﴾ پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ پر رہ گیا بلکہ اس سے

آیت: 1 تا 2 زمانہ نزول: جمہور علمائے تفسیر کے نزدیک پوری سورت مکی ہے ابنِ مردویہ نے ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ سورت النجم مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ پہلی سورت جس میں سجدہ نازل ہوا تھا، سورۃ النجم ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک آدمی کو دیکھا کہ اُس نے ایک مٹھی مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا، تو میں نے اس کے بعد دیکھا وہ شخص حالت کفر میں قتل کر دیا گیا وہ شخص امیہ بن خلف تھا بعض روایتوں میں اس کا نام عتبہ بن ربیعہ بتایا گیا ہے۔

بعض محدثین (مثلاً اسود بن یزید، ابو اسحاق اور زہیر بن معاویہ) نے عبداللہ بن مسعود کی مذکور بالا روایت میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ سورت النجم پہلی سورت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار قریش کے مجمع عام کے سامنے پڑھی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر میں سجدہ کیا تو کفار بھی سجدے میں چلے گئے صرف ایک شخص نے سجدہ نہیں کیا جس کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔

پہلی آیت سے اٹھارہ آیت تک اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق و تائید فرمائی ہے۔ اور اس کی ابتدا ان ستاروں کی قسم کھا کر کی ہے جو رات کے آخری پہر میں گرتے نظر آتے ہیں بعض لوگوں نے یہاں ''النجم'' سے مراد ثریا ستارہ لیا ہے۔ لیکن زیادہ مفسرین کی مراد یہاں عام ستارے ہیں۔ جبریل علیہ السلام کو وہ تعلیمات اللہ سے ملتی تھیں اور جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھاتے تھے آیت میں (شدید القوی) سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک جبریل علیہ السلام ہیں، جیسا کہ سورۃ التکویر آیات میں آیا ہے:

﴿اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ﴾ (التکویر: 19-20)

''یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا قول ہے، جو قوت والا ہے عرش والے کے نزدیک بلند مرتبہ ہے''۔

آیت: 8 تا 9 جبریل علیہ السلام پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوئے تا کہ اُن تک اللہ کی وحی پہنچائیں اور افق کی بلندیوں سے اُن کی طرف جھکے

اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا
رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى
السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ
اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

بھی کم ﴿۹﴾ پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی ﴿۱۰﴾ دل نے جھوٹ نہیں کہا
(پیغمبر نے) دیکھا ﴿۱۱﴾ کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں ﴿۱۲﴾
اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا ﴿۱۳﴾ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ﴿۱۴﴾ اسی کے پاس جنتہ
الماویٰ ہے ﴿۱۵﴾ جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی ﴿۱۶﴾ نہ تو
نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی ﴿۱۷﴾ یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے
بعض نشانیاں دیکھ لیں ﴿۱۸﴾ کیا تم نے لات اور عزیٰ کو دیکھا ﴿۱۹﴾ اور منات تیسرے

اور اُن سے اتنا قریب ہو گئے کہ اُن کا درمیانی فاصلہ صرف 2 گز کے برابر یا اس سے بھی کم رہ گیا، ام المومنین حضرت عائشہ ابنِ مسعود ابوذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے یہی تفسیر بیان کی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا اُن کے چھ سو پر تھے اور بعض نے اس سے یہ سمجھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شبِ معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا اور ہم کلام ہوئے تھے صحیح یہی ہے کہ آیت سے مراد جبریل علیہ السلام کی روایت ہے آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو اُن کی اصلی صورت میں دو بار دیکھا تھا پہلی بار بعثت کے کچھ ہی دنوں کے بعد آسمان دنیا کے نیچے اُفق کی بلندیوں میں دیکھا جس کا ذکر پچھلی آیات کی تفسیر میں بیان کیا جا چکا ہے جبریل علیہ السلام کو آنکھوں سے دیکھا دوسری بار شبِ معراج میں ساتویں آسمان پر دیکھا جس کا ذکر آیت 13 کی تفسیر میں آئے گا۔

آیت:12 اس آیت میں مشرکین سے کہا جا رہا ہے کہ میرے نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا ہے اس میں تم کیوں شبہ کرتے ہو اور جو بات تمہارے فہم وتصور سے بالاتر ہے اس کے بارے میں تم ان سے کیوں جھگڑتے ہو۔

آیت:13 تا 14 نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دوسری بار شبِ معراج میں ساتویں آسمان پر دیکھا تھا بعض لوگوں نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کو اپنے دل کی آنکھوں سے دوسری بار شبِ معراج میں دیکھا تھا لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک پہلا قول ہی راجح ہے اور اُس کی تائید اور ابوذر کی اس حدیث سے ہوتی ہے جسے مسلم نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "ایک نور تھا" اللہ کو کیسے دیکھ سکتا تھا، اس نے اللہ پر بہت بڑی افترا پردازی کی۔ انہوں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا، ان کی اصلی صورت میں آپ ﷺ نے انہیں صرف دوبارہ دیکھا تھا دوسری بار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور پہلی بار "احیاء مکہ" میں جب انہوں نے چھ سو پروں کے ساتھ افق کو ڈھانک رکھا تھا۔ (ترمذی، تفسیر سورۃ النجم)

سدرۃ المنتہیٰ ایک عظیم درخت ہے جو ساتویں آسمان پر پایا جاتا ہے ایک صحیح روایت کے مطابق یہ درخت چھٹے آسمان پر ہے اور اس کا نام "سدرۃ المنتہیٰ" اس لیے ہے کہ زمین سے جو کچھ اوپر چڑھتا ہے اس کی انتہا یہی درخت ہے۔

اس کے ماوراء کیا ہے کسی کو نہیں معلوم ہے گویا بیری کا وہ درخت اس جگہ ہے جہاں مخلوقات کے علم، شہداء کی روحوں، اور زمین سے اوپر چڑھنے والے تمام اعمال کی انتہا ہے یعنی وہ جگہ تمام آسمانوں اور زمین کے اوپر ہے وہاں مخلوقات کی بلندی کی انتہا ہے۔

آیت:15 اس درخت کے پاس ایک جنت ہے جس کا نام (جنۃ الماوی) ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں پائی جاتی ہیں اور جو اس کے مقرب بندوں کی روحوں کی جگہ ہے نبی کریم ﷺ نے دیکھا بے شمار روحیں اور فرشتے اس درخت پر ٹوٹے پڑ رہے تھے۔ اور اس کے گرد منڈلا رہے تھے۔

آیت:19 تا 20 اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے تین مشہور بتوں کے نام لیے ہیں جو اہلِ عرب میں بڑے مشہور تھے اور جن کے وہ بڑے معتقد تھے اور اللہ کے ناموں سے اُن کے نام اخذ کرتے تھے کہتے تھے اللہ سے "الات" اور العزیز سے "العزی" ماخوذ ہے جو الاعز کا مونث ہے اور جو العزیزہ

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ
ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى
الْاَنْفُسُ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ؕ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا
تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ۖ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا
تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ
تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا
الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ۚ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ
تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ؕ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ
مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَ هُوَ
اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۙ
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا
بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا
اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا

پچھلے کو ﴿۲۰﴾ کیا تمہارے لئے لڑکے اور اللہ کے لئے لڑکیاں ہیں ﴿۲۱﴾ یہ تو اب بڑی
بے انصافی کی تقسیم ہے ﴿۲۲﴾ دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ
دادوں نے ان کے لئے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری یہ لوگ
صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان
کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے ﴿۲۳﴾ کیا ہر شخص جو آرزو
کرے اسے میسر ہے؟ ﴿۲۴﴾ اللہ ہی کے ساتھ ہے یہ جہان اور وہ جہان ﴿۲۵﴾ اور بہت
سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور
بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لئے چاہے اجازت
دے دے ﴿۲۶﴾ بیشک لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کا زنانہ نام مقرر
کرتے ہیں ﴿۲۷﴾ حالانکہ انہیں اس کا علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے
ہوئے ہیں اور بیشک وہم (گمان) حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا ﴿۲۸﴾ تو
آپ اس سے منہ موڑ لیں جو ہماری یاد سے منہ موڑے اور جن کا ارادہ بجز زندگانی
دنیا کے اور کچھ نہیں ﴿۲۹﴾ یہی ان کے علم کی انتہا ہے آپ کا رب اس سے خوب
واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہی خوب واقف ہے اس سے بھی
جو راہ یافتہ ہے ﴿۳۰﴾ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں
ہے تاکہ اللہ تعالیٰ برے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک
کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے ﴿۳۱﴾ اور ان لوگوں کو جو بڑے گناہوں
سے بچتے ہیں اور بے حیائی سے بھی سوائے کسی چھوٹے گناہ کے بیشک تیرا رب
بہت کشادہ مغفرت والا ہے، وہ تمہیں بخوبی جانتا ہے جبکہ اس نے تمہیں زمین
سے پیدا کیا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنی پاکیزگی

کے معنی میں اور المنان سے ”مناۃ“ ہے اس طرح وہ اپنے بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔ اور اس کی پرستش کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد ان بتوں اور تمام بتوں کا خاتمہ فرما دیا وہ تمام آثار و مظاہر مٹا ڈالے گئے جو بُت پرستی کے یادگار تھے۔

اس کام کے لیے حضرت خالد، حضرت علی، حضرت عمر بن عاص اور حضرت جریر بن عبداللہ البجلی وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جہاں جہاں یہ بت تھے بھیجا اور انہوں نے جا کر ان سب کو ڈھا کر سرزمین عرب سے شرک کا نام مٹا دیا (ابن کثیر) اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاسراء میں فرمایا ہے:

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (الاسراء:109)

”(یعنی جب ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو) وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں اور قرآن ان کی عاجزی اور خشوع وخضوع کو بڑھا دیتا ہے۔“

اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾
وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ
لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ
اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ
وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا
تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ
اَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَاَنَّهٗٓ اَهْلَكَ عَادًا الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾
وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ
وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾ اَزِفَتِ
الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ اَفَمِنْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاَنْتُمْ
سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾ (السجدة)

اٰياتها ٥٥ — ٥٤ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ٣٧ — ركوعاتها ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا

آپ بیان نہ کرو وہی پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے ﴿٣٢﴾ کیا آپ نے اسے دیکھا
جس نے منہ موڑ لیا ﴿٣٣﴾ اور بہت کم دیا اور ہاتھ روک لیا ﴿٣٤﴾ کیا اسے علم غیب ہے
کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے ﴿٣٥﴾ کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ
(علیہ السلام) کے ﴿٣٦﴾ اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کی آسمانی کتابوں میں
تھا ﴿٣٧﴾ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا ﴿٣٨﴾ اور یہ کہ ہر انسان کے لئے
صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی ﴿٣٩﴾ اور یہ بیشک اس کی کوشش
عنقریب دیکھی جائے گی ﴿٤٠﴾ پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ﴿٤١﴾ اور یہ کہ آپ
کے رب ہی کی طرف سے پہنچنا ہے ﴿٤٢﴾ اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا
ہے ﴿٤٣﴾ اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے ﴿٤٤﴾ اور اسی نے جوڑا یعنی نر مادہ پیدا
کیا ﴿٤٥﴾ نطفہ سے جب وہ ٹپکایا جاتا ہے ﴿٤٦﴾ اور یہ کہ اسی کے ذمہ دوبارہ پیدا کرنا
ہے ﴿٤٧﴾ اور یہ کہ وہی مالدار بناتا ہے اور سرمایا دیتا ہے ﴿٤٨﴾ اور یہ کہ وہی شعریٰ
(ستارے) کا رب ہے ﴿٤٩﴾ اور یہ کہ اسی نے عاد اول کو ہلاک کیا ہے ﴿٥٠﴾ اور ثمود کو
بھی (جن میں سے) ایک کو بھی باقی نہ رکھا ﴿٥١﴾ اور اس سے پہلے قوم نوح کو، یقیناً
وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے ﴿٥٢﴾ اور مؤتفکہ (شہر یا الٹی ہوئی بستیوں کو) اسی نے
الٹ دیا ﴿٥٣﴾ پھر اس پر چھا دیا جو چھایا ﴿٥٤﴾ پس اے انسان تو اپنے رب کی کس کس
نعمت کے بارے میں جھگڑے گا؟ ﴿٥٥﴾ یہ (نبی) ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے
والوں میں سے ﴿٥٦﴾ آنے والی گھڑی قریب آ گئی ہے ﴿٥٧﴾ اللہ کے سوا اس کا (وقت
معین پر کھول) دکھانے والا اور کوئی نہیں ﴿٥٨﴾ پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے
ہو؟ ﴿٥٩﴾ اور ہنس رہے ہو؟ روتے نہیں؟ ﴿٦٠﴾ بلکہ تم کھیل رہے ہو ﴿٦١﴾ اب اللہ کے
سامنے سجدے کرو اور (اسی کی) عبادت کرو ﴿٦٢﴾

سورۃ قمر مکی ہے اس میں 55 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا ﴿١﴾ یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر

آیت: 60 تا 61 حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ''الاکلیل'' میں لکھا ہے اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن پڑھتے وقت رونا مستحب ہے۔ اور ہنسنا، گانا، لہو لعب اور غفلت میں مبتلا ہونا مذموم ہے۔

آیت: 1 زمانہ نزول: اِس کا زمانہ نزول مکی دور ہے، اس میں شق القمر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو محدثین و مفسرین کے نزدیک ہجرت سے تقریباً پانچ سال قبل پیش آیا تھا۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کی خبر دی ہے ایک تو یہ کہ قیامت قریب آ چکی ہے اور چاند پھٹ کر دو ٹکڑے

وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ

لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے ۝ انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام ٹھہرے ہوئے وقت پر مقرر ہے ۝ یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ (کی نصیحت) ہے ۝ اور کامل عقل کی بات ہے لیکن ان ڈراونی باتوں نے بھی کچھ فائدہ نہ دیا ۝ پس (اے نبی) تم ان سے اعراض کرو جس دن ایک پکارنے والا ناگوار چیز کی طرف پکارے گا ۝ یہ جھکی آنکھوں قبروں سے اس طرح نکل کھڑے ہونگے کہ گویا وہ

ہو گیا تھا اور دونوں باتوں کی تائید نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث سے ہوتی ہے۔

قریب قیامت کے بارے میں اللہ سبحان وتعالیٰ نے دوسری کئی آیتوں میں بھی خبر دی ہے سورۃ النحل میں آیا ہے: ﴿أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ﴾ "اللہ کا حکم آچکا ہے، پس تم لوگ جلدی نہ مچاؤ۔"

سورۃ الانبیاء میں آیا ہے: ﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ﴾ "لوگوں کے حساب کا وقت آچکا ہے اور وہ غفلت میں پڑے دینِ حق سے منہ پھیر رہے ہیں"۔

ابن جریر لکھتے ہیں کہ اِس آیتِ کریمہ میں لوگوں کو قربِ قیامت کی خبر دے کر تنبیہ کی گئی ہے کہ دُنیا عنقریب فنا ہو جائے گی، اس لیے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے کے لیے تیاری کرنی چاہیے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، اور آفتاب عصر کے بعد غروب ہونے کے قریب تھا آپ ﷺ نے فرمایا جو لوگ دنیا سے گزر چکے ہیں، ان کی عمروں کے مقابلے میں تمہاری عمریں اتنی ہی باقی رہ گئی ہیں جتنا ابھی دن کا حصہ باقی رہ گیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں دُنیا میں اُس وقت مبعوث کیا گیا ہوں جب قیامت اس قدر قریب ہے جتنی میری یہ دونوں انگلیاں، اور آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا دوسری بات یعنی "انشقاق قمر" کے بارے میں جمہور علمائے امت کی رائے ہے کہ نبی کریم ﷺ کے مکی دور میں ہجرت سے تقریباً 5 سال قبل نبی کریم ﷺ کے ایک عظیم معجزہ کے طور پر چاند دو ٹکڑے ہو کر جبلِ حراء کے دونوں طرف ہو گیا تھا اور بیچ میں پہاڑ آ گیا تھا قاضی عیاض نے مفسرین اور اہلِ سنت کا اِس پر اجماع نقل کیا ہے اور ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اِس مضمون کی حدیثیں متواتر ہیں۔ بخاری و مسلم اور دیگر ائمہ حدیث نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک پہاڑ کے نیچے آ گیا تھا، آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا "دیکھو یا گواہ رہو" اور مسلم، ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ اسی معجزہ کے ظہور کے بعد آیت ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ﴾ نازل ہوئی تھی۔

آیت: 2 اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: جب انہوں نے اِس معجزے کا مشاہدہ کر لیا تو بجائے اِس کے کہ ایمان لے آتے تکبر میں آ کر اِسے ماننے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے یہ تو بڑا ہی زبردست جادو ہے جو محمد ﷺ نے ہم پر کر دیا ہے۔

آیت: 3 اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے اِس کی نشانیوں سے انکار کر دیا اور حق سے منہ پھیر لیا لیکن انہیں جان لینا چاہیے کہ اللہ کا فیصلہ اپنے انجام کو پہنچ کر رہتا ہے نبی کریم ﷺ کا دین غالب ہو کر رہے گا اور اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا، اور ان کے منکرین کو ضرور رسوا کرے گا۔

جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا
يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا
مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾
فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ ۖ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا
فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ ۚ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ
وَّ دُسُرٍ ﴿١٣﴾ ۙ تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَ لَقَدْ
تَّرَكْنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَ
لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ
فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا

پھیلا ہوا ٹڈی دل ہے ﴿٧﴾ پکارنے والے کی طرف دوڑتے ہونگے اور کافر کہیں
گے کہ یہ دن تو بہت سخت ہے ﴿٨﴾ ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندے کو
جھٹلایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھڑک دیا گیا تھا ﴿٩﴾ پس اس نے اپنے رب سے دعا کی
کہ میں بےبس ہوں تو میری مدد کر ﴿١٠﴾ پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے
مینہ سے کھول دیا ﴿١١﴾ اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو
مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے ﴿١٢﴾ اور ہم نے اسے تختوں اور کیلوں والی
کشتی پر سوار کر لیا ﴿١٣﴾ جو ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ بدلہ اس کی طرف
سے جس کا کفر کیا گیا تھا ﴿١٤﴾ اور بیشک ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا پس
کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ﴿١٥﴾ بتاؤ میرا عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں
کیسی رہیں؟ ﴿١٦﴾ اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے پس کیا
کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ﴿١٧﴾ قوم عاد نے بھی جھٹلایا پس کیسا ہوا میرا
عذاب اور میری ڈرانے والی باتیں ﴿١٨﴾ ہم نے ان پر تیز و تند مسلسل چلنے والی ہوا،

آیت:9 تا 10 نوح علیہ السلام جب اپنی قوم کی ہدایت سے بالکل مایوس ہو گئے اور کفر پر ان کا اصرار اور سرکشی حد سے متجاوز ہو گئی تو انہوں نے اِن پر بد دعا کر دی اور اللہ سے کہا اے میرے رب میری قوم نے اپنے تمرد و سرکشی کے ذریعہ مجھے مغلوب و عاجز بنا دیا ہے اور مجھے تبلیغ رسالت سے سختی کے ساتھ روک دیا ہے اب تو ہی ان سے نمٹ اور عذاب بھیج دے۔

آیت:11 اللہ تعالیٰ نے اُن کی دُعا قبول فرمائی اور اُن کی قوم کو سزا دینے کے لیے آسمان سے موسلا دھار بارش کے تمام دروازے کھول دیے اور زمین کے ہر گوشہ سے پانی اِس طرح اُبل پڑا کہ گویا ساری زمین چشموں میں بدل گئی اور دونوں جہت کا پانی قوم نوح کو ہلاک کرنے کے لیے اِکھٹا ہو گیا۔

آیت:13 تا 14 نوح علیہ السلام اِس کشتی پر سوار ہو گئے جو اِنہوں نے اسی دِن کے لیے اللہ کے حکم سے کشادہ تختوں اور بڑی بڑی کیلوں کی مدد سے بنوائی تھی وہ کشتی طوفان میں اللہ کے حفظ و امان میں چلتی رہی۔ اور یہ جو کچھ ہوا ناشکروں کو اُن کے کفر کا بدلہ دینے کے لیے ہوا۔ اس لیے نوح علیہ السلام کی بعثت ان کے لیے اللہ کی ایک عظیم نعمت تھی۔ جس کی انہیں قدر دانی کرنی چاہیے تھی، لیکن اِنہوں نے ناشکری کی تو اللہ نے نوح علیہ السلام اور اُن کے ایمان لانے والوں کو بچا لیا باقی پوری قوم کو طوفان کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

آیت:17 قوم نوح کا واقعہ بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نے قرآن کریم کا حفظ کرنا، اور اس سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا آسان بنا دیا ہے قرآن کریم کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ آسانی سے یاد ہو جاتا ہے اور اِس میں بیان کردہ مثالوں اور قصص و واقعات سُن کر (جیسے قوم نوح کا قصہ) اِنسان سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جو کوئی بھی اللہ کے حق میں مجرم ہوگا اس کا انجام ماضی میں گناہوں کے سبب ہلاک کی جانے والی قوموں کے جیسا ہو سکتا ہے اور جو انبیاء و صالحین کی راہ اختیار کرے گا اسے اللہ غالب کرے گا اور دنیا و آخرت میں اِسے اپنی بیش بہا نعمتوں سے نوازے گا۔

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ
مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا
اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِيَ
الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا
مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ
مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ
نُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ
الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ
اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ
مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَ
لَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَ
نُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ
وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ
جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ
عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ

ایک منحوس دن میں بھیج دی ﴿۱۹﴾ جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی، گویا کہ وہ جڑ
سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں ﴿۲۰﴾ پس کیسی رہی میری سزا اور میرا ڈرانا ﴿۲۱﴾ یقیناً
ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا ہے کوئی نصیحت حاصل
کرنے والا ﴿۲۲﴾ قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا ﴿۲۳﴾ اور کہنے لگے کیا ہم ایک
شخص کی فرمانبرداری کرنے لگیں گے؟ تب ہم یقیناً غلطی اور دیوانگی میں پڑے
ہوئے ہونگے ﴿۲۴﴾ کیا ہمارے سب کے درمیان صرف اسی پر وحی اتاری گئی؟ نہیں
بلکہ وہ جھوٹا شیخی خور ہے ﴿۲۵﴾ اب سب جان لیں گے کل کو کہ کون جھوٹا اور شیخی خور
تھا؟ ﴿۲۶﴾ بیشک ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجیں گے پس (اے صالح) تو ان
کا منتظر رہ اور صبر کر ﴿۲۷﴾ ہاں انہیں خبردار کر دے کہ پانی ان میں تقسیم شدہ ہے ہر
ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا ﴿۲۸﴾ انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی جس نے (اونٹنی
پر) وار کیا اور (اس کی) کوچیں کاٹ دیں ﴿۲۹﴾ پس کیونکر ہوا میرا عذاب اور میرا
ڈرانا ﴿۳۰﴾ ہم نے ان پر ایک چیخ بھیجی پس ایسے ہو گئے جیسے باڑ بنانے والے کی
روندی ہوئی گھاس ﴿۳۱﴾ اور ہم نے نصیحت کے لئے قرآن کو آسان کر دیا پس کیا ہے
کوئی جو نصیحت قبول کرے ﴿۳۲﴾ قوم لوط نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا ﴿۳۳﴾ بیشک ہم
نے ان پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی سوائے لوط (علیہ السلام) کے گھر والوں
کے، انہیں ہم نے سحر کے وقت نجات دی ﴿۳۴﴾ اپنے احسان سے ہر ہر شکر گزار کو ہم
اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۳۵﴾ یقیناً (لوط علیہ السلام) نے انہیں ہماری پکڑ سے ڈرایا
تھا لیکن انہوں نے ڈرانے والے کے بارے میں (شک وشبہ اور) جھگڑا کیا ﴿۳۶﴾
اور ان (لوط علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا پس ہم نے
ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور کہہ دیا میرا ڈرانا اور میرا عذاب چکھو ﴿۳۷﴾ اور یقینی
بات ہے کہ انہیں صبح سویرے ہی ایک جگہ پکڑنے والے مقررہ عذاب نے
غارت کر دیا ﴿۳۸﴾ پس میرے عذاب اور میرے ڈراوے کا مزہ چکھو ﴿۳۹﴾ اور یقیناً ہم
نے قرآن کو پند وواعظ کے لئے آسان کر دیا ہے پس کیا کوئی ہے نصیحت پکڑنے
والا ﴿۴۰﴾ اور فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے ﴿۴۱﴾ انہوں نے ہماری تمام
نشانیاں جھٹلائیں پس ہم نے بڑے غالب قوی پکڑنے والے کی طرح پکڑ لیا ﴿۴۲﴾
اے قریشیو! کیا تمہارے کافر ان کافروں سے کچھ بہتر ہیں؟ یا تمہارے لئے اگلی

آیت: 40 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چوتھی بار کہا ہے کہ اس نے قرآن کریم میں بیان کردہ ان واقعات کے ذریعہ نصیحت حاصل کرنے کو آسان بنادیا ہے تو کوئی ہے جو ان واقعات سے عبرت حاصل کرے؟۔

بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ
الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ
اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ
يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ
شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾
وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي
الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ
وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

ایاتها ٧٨ — ٥٥ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ٩٧ — رکوعاتها ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

کتابوں میں چھٹکارا لکھا ہوا ہے ﴿٤٣﴾ یا یہ کہتے ہیں کہ ہم غلبہ پانے والی جماعت
ہیں ﴿٤٤﴾ عنقریب یہ جماعت شکست دی جائے گی اور پیٹھ دے کر بھاگے گی ﴿٤٥﴾
بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کے وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور
کڑوی چیز ہے ﴿٤٦﴾ بیشک گناہ گار گمراہی میں اور عذاب میں ہیں ﴿٤٧﴾ جس دن وہ
اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) دوزخ
کی آگ لگنے کے مزے چکھو ﴿٤٨﴾ بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ)
اندازے سے پیدا کیا ہے ﴿٤٩﴾ اور ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی
ہوتا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا ﴿٥٠﴾ اور ہم نے تم جیسے بہتیروں کو ہلاک کر دیا ہے پس
کوئی ہے نصیحت لینے والا ﴿٥١﴾ جو کچھ انہوں نے (اعمال) کئے ہیں سب نامہ
اعمال میں لکھے ہوئے ہیں ﴿٥٢﴾ (اسی طرح) ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے
﴿٥٣﴾ یقیناً ہمارا ڈر رکھنے والے جنتوں اور نہروں میں ہونگے ﴿٥٤﴾ راستی اور عزت کی
بیٹھک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس ﴿٥٥﴾

سورۃ رحمٰن مکی ہے اس میں 78 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

رحمٰن نے ﴿١﴾ قرآن سکھایا ﴿٢﴾ اسی نے انسان کو پیدا کیا ﴿٣﴾ اور اسے بولنا سکھایا ﴿٤﴾

آیت: 52 تا 53 اس میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی مزید تنبیہ کے لیے فرمایا کہ لوگوں کے تمام چھوٹے بڑے اعمال فرشتوں کے ذریعے نامہ ہائے اعمال میں لکھے جا رہے ہیں: آیت 53 میں بھی یہی بات بطور تاکید کہی گئی ہے کہ انسان کا حقیر سے حقیر عمل بھی نہ گم ہوتا ہے اور نہ فرشتے بھولتے ہیں۔ سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا﴾ (الکہف: 49)

''اُس دن مجرمین (مجرم کی جمع ہے) کہیں گے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا (گناہ) بغیر گھیرے کے باقی نہیں چھوڑا ہے۔''

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے عائشہ اُن گناہوں سے بچو جنہیں معمولی اور حقیر جانا جاتا ہے، اللہ کی جانب سے انہیں لکھنے والے موجود ہیں۔

آیت: 1 اِس سورت کا پہلا لفظ "الرحمن" ہے یہی اِس کا نام رکھ دیا گیا ہے اور اس کا سبب صاحب محاسن التنزیل نے مفسر مہالمی کے حوالے سے بتایا ہے کہ اِس سورت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں کا ذکر آیا ہے، جن کا منبع ذاتِ باری تعالیٰ کی صفت ''رحمت'' ہے۔

نزول: قرطبی لکھتے ہیں کہ یہ سورت مکی ہے، حسن، عروہ بن زبیر عکرمہ، عطاء اور جابر کا یہی قول ہے۔ نجاس نے ابن عباس سے اور ابن مردویہ نے عبد اللہ بن زبیر اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی ہے کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ اور امام احمد رحمہ اللہ اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ
مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ
الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

آفتاب اور مہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں ۵ اور ستارے اور درخت دونوں
سجدہ کرتے ہیں ۶ اسی نے آسمان کو بلند کیا اور اسی نے ترازو رکھی ۷ تاکہ تولنے
میں تجاوز نہ کرو ۸ انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کم نہ دو ۹ اور
اسی نے مخلوق کے لئے زمین بچھا دی ۱۰ جس میں میوے ہیں اور خوشے والے
کھجور کے درخت ہیں ۱۱ اور بھس والا اناج اور خشبودار پھول ہیں ۱۲ پس (اے
انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۳ اس نے
انسان کو بجنے والی مٹی سے پیدا کیا جو ٹھیکری کی طرح تھی ۱۴ اور جنات کو آگ
کے شعلے سے پیدا کیا ۱۵ پس (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کس کس
نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۶ وہ رب ہے دونوں مشرقوں کا اور دونوں مغربوں کا ۱۷ پس
(اے انسانو اور جنو!) تم اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ۱۸

روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کی طرف رخ کر کے ﴿فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ پڑھی اور وہ آپ کی قرآت کو سُن رہیں تھیں۔ اور ابن اسحاق نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ یہی سورت ہے جسے عبداللہ بن مسعود نے اہلِ قریش کو قرآن سنانے کے لیے مقامِ ابراہیم کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھی تھی۔ اور انہوں نے انہیں مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ قرآن کریم کی یہ واحد سورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے جن وانس دونوں کو مخاطب کر کے اپنی قدرتوں اور اپنے کمالات واحسانات کا ذکر کیا ہے اور انہیں شکر بجالانے کی رغبت دلائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اِس سورت کی ابتدا اپنے نام "الرحمٰن" سے کی ہے جو اس کی بے انتہا رحمتوں، بے شمار احسانات اور بے حدوحساب نعمتوں پر دلالت کرتا ہے اور پھر اپنی بے پایاں دینی دنیاوی اور اُخروی نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔

اِن نعمتوں میں عظیم ترین دینی نعمت قرآنِ کریم ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے پوری صراحت و وضاحت کے ساتھ اِن تمام باتوں کو بیان فرمادیا ہے جن سے وہ خوش ہوتا ہے، یا جن سے وہ ناراض ہوتا ہے تاکہ اِنسان اپنے رب کی خوشی کے کام کرے اور اُن کاموں سے دور رہے جس سے وہ ناراض ہوتا ہے۔

آیت:13 یہ انسانوں اور جنوں دونوں سے مخاطب ہے اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں گنوا کر ان سے پوچھ رہا ہے یہ تکرار اِس شخص کی طرح ہے جو کسی پر مسلسل احسان کرے لیکن وہ اس احسان کے منکر ہو کر کہے، میں نے تیرا فلاں کام کیا، کیا تو اِنکار کرتا ہے؟ فلاں چیز تجھے دی، کیا تجھے یاد نہیں؟ تجھ پر فلاں احسان کیا، کیا تجھے ذرا ہمارا خیال نہیں؟۔ (الفتح القدیر)

آیت:15 سب سے پہلے جن کو اللہ تعالیٰ نے آگ کے انگارے سے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو مخاطب کر کے فرمادیا ہے کہ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

آیت:17 اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کا رب ہے جس پر آفتاب و ماہتاب اور دیگر روشن ستارے طلوع اور غروب ہوتے ہیں اور ان کے طلوع وغروب ہونے میں جن وانس کے لیے بے شمار فائدے ہیں جیسے موسموں کا بدلنا، اور ہر موسم میں پائی جانے والی نعمتیں تو اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے؟

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ
الْمُنْشَـٰٔتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا
بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ
مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ
اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ
الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾

اس نے دو دریا جاری کر دیئے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں ﴿۱۹﴾ ان دونوں
میں سے ایک آڑ ہے کہ اس سے بڑھ نہیں سکتے ﴿۲۰﴾ پس اپنے پروردگار کی کون کون
سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۱﴾ ان دونوں میں سے موتی اور مونگے برآمد ہوتے ہیں ﴿۲۲﴾
پس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۳﴾ اور اللہ ہی کی (ملکیت میں)
ہیں جہاز جو سمندروں میں پہاڑ کی طرح بلند (چل پھر رہے) ہیں ﴿۲۴﴾ پس اپنے
پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۵﴾ زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے
ہیں ﴿۲۶﴾ صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے
گی ﴿۲۷﴾ پس اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۲۸﴾ سب آسمان وزمین
والے اسی سے مانگتے ہیں ہر روز وہ ایک شان میں ہے ﴿۲۹﴾ پس اپنے پروردگار کی
کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ﴿۳۰﴾ (جنوں اور انسانوں کے گروہو!) عنقریب ہم
تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہو جائیں گے ﴿۳۱﴾ پھر اپنے رب کی کون کون سی
نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۲﴾ اے گروہ جنات وانسان! اگر تم میں آسمانوں اور زمین میں
کے کناروں سے باہر نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو! بغیر غلبہ اور طاقت کے
تم نہیں نکل سکتے ﴿۳۳﴾ پھر اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۴﴾ تم پر آگ
کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے ﴿۳۵﴾ پھر اپنے رب کی
کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۶﴾ پس جب کہ آسمان پھٹ کر سرخ ہو جائے
جیسے کہ سرخ چمڑہ ﴿۳۷﴾ پھر اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۸﴾ اس دن
کسی انسان اور کسی جن سے اس کے گناہوں کی پرسش نہ کی جائے گی ﴿۳۹﴾ پھر
اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ گنہگار صرف حلیہ سے ہی
پہچانے جائیں گے اور ان کے پیشانیوں کے بال اور قدم پکڑ لئے جائیں گے ﴿۴۱﴾

آیت:19 تا20 اللہ تعالیٰ نے میٹھے اور کھارے پانی کے دو سمندروں کو ایک ساتھ جاری کیا ہے، دونوں ایک ساتھ بہتے رہتے ہیں، اور کیا مجال کہ دونوں ایک دوسرے سے مل جائیں اور ایک دوسرے کی خاصیت اور خوبی کو زائل کر دیں۔

آیت:22 مَرجان، سے مراد چھوٹے موتی یا پھر مونگے ہیں کہتے ہیں کہ آسمان سے بارش ہوتی ہے تو سیپیاں اپنا منہ کھول دیتی ہیں جو قطرہ اِن کے اندر پڑ جاتا ہے وہ موتی بن جاتا ہے مشہور یہی ہے کہ موتی وغیرہ میٹھے پانی کے دریاوں سے نہیں بلکہ آبِ شور سمندروں سے نکلتے ہیں۔ لیکن قرآن نے تثنیہ کی ضمیر استعمال کی ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سے نکلتے ہیں۔ چونکہ موتی کثرت کے ساتھ سمندروں سے ہی نکلتے ہیں۔ اس لیے اِس کی شہرت ہوگئی ہے۔

آیت:41 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس دن مجرمین اپنی خاص نشانیوں کے ذریعے پہچانے جائیں گے اور فرشتے ان کی ٹانگوں کو ان کی پیشانی سے

ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ ع وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ ج فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ لا ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط وَجَنَا
الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ لا لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ ج كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٤٢﴾ یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھوٹا
جانتے تھے ﴿٤٣﴾ اس کے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان چکر کھائیں
گے ﴿٤٤﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٤٥﴾ اور اس شخص کے لئے جو
اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں ﴿٤٦﴾ پس تم اپنے رب کی
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٤٧﴾ (دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی
ہیں ﴿٤٨﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٤٩﴾ ان دونوں (جنتوں)
میں دو بہتے ہوئے چشمے ہیں ﴿٥٠﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ
گے؟ ﴿٥١﴾ ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے میووں کی دو قسمیں ہونگی ﴿٥٢﴾ پس تم اپنے
رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٥٣﴾ جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے
ہونگے جن کے استر و بیز ریشم کے ہونگے اور دونوں جنتوں کے میوے بالکل
قریب ہونگے ﴿٥٤﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٥٥﴾ وہاں
(شرمیلی) نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ
نہیں لگایا ﴿٥٦﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٥٧﴾ وہ حوریں مثل
یاقوت اور مونگے کے ہوں گی ﴿٥٨﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ
گے؟ ﴿٥٩﴾ احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے ﴿٦٠﴾ پس اپنے رب کی کس کس نعمت کو

ملا کر باندھ دیں گے، اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

آیت:44 بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ "آن" جہنم کی ایک ایسی وادی ہے جس میں اہلِ جہنم کا خون اور پیپ جمع ہوتی ہے جہنمی اِس وادی میں غوطہ لگائیں گے جہنم کے یہ خوفناک مناظر یقیناً انسانوں کو دعوت ایمان و عمل دیتے ہیں اِس لیے کہا گیا ہے کہ اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کا اِنکار کرو گے؟

آیت:46 فنائے دنیا کے بعد جزا وسزا یعنی عدل کا اہتمام ہوگا، لہٰذا یہ بھی نعمتِ عظمیٰ ہے۔ جیسے حدیث میں آتا ہے "دو باغ چاندی کے ہیں جن میں برتن اور جو کچھ ان میں ہے، سب چاندی کے ہوں گے، دو باغ سونے کے ہیں اِن میں برتن اور جو کچھ اِن میں ہے سب سونے کے ہوں گے۔" (بخاری تفسیر سورہ الرحمن)

آیت:56 یعنی باکرہ اور نئی نویلی ہوں گی۔ اس سے قبل وہ کسی کے نکاح میں نہیں رہی ہوں گی۔ یہ آیت اور اِس سے قبل کی بعض آیات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو جن مومن ہوں گے وہ بھی مومن انسانوں کی طرح جنت میں جائیں گے اور اُن کے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو دیگر اہلِ ایمان کے لیے ہوگا ایک دوسری روایت میں فرمایا ہے جنتیوں کی بیویاں اتنی حسین وجمیل ہوں گی کہ اِن میں سے ایک عورت اہلِ ارض کی طرف جھانک لے تو آسمان زمین کا سارا حصہ چمک اُٹھے اور خوشبو سے بھر جائے اور اس کے سر کا دوپٹہ اتنا قیمتی ہوگا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجھاد، باب اطور العین)

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا
فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾
فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ
مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ
يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

اٰياتها ٩٦ | ٥٦ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٤٦ | رکوعاتها ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ
رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ
بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّ كُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾
فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ
مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ
الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾

جھٹلاؤ گے؟ ﴿٦١﴾ اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ﴿٦٢﴾ پس اپنے رب کی کس کس
نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٦٣﴾ جو دونوں گہری سبز سیاہی مائل ہیں ﴿٦٤﴾ پس اپنے رب کی
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٦٥﴾ ان میں دو (جوش سے) ابلنے والے چشمے ہیں ﴿٦٦﴾
پس اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٦٧﴾ ان دونوں میں میوے اور کھجور
اور انار ہوں گے ﴿٦٨﴾ پس اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٦٩﴾ ان میں
نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں ﴿٧٠﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ
گے؟ ﴿٧١﴾ (گوری رنگت کی) حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں ﴿٧٢﴾ پس تم
اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٧٣﴾ ان کو ہاتھ نہیں لگا یا کسی انسان یا جن
نے اس سے قبل ﴿٧٤﴾ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٧٥﴾ سبز
مسندوں اور عمدہ فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ﴿٧٦﴾ پس تم اپنے رب کی
کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٧٧﴾ تیرے پروردگار کا نام بابرکت ہے جو عزت و
جلال والا ہے ﴿٧٨﴾

سورۃ واقعہ مکی ہے اس میں 96 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

جب قیامت قائم ہوجائے گی ﴿١﴾ جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں ﴿٢﴾ وہ
پست کرنے والی اور بلند کرنے والی ہوگی ﴿٣﴾ جبکہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے
گی ﴿٤﴾ اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے ﴿٥﴾ پھر وہ مثل پراگندہ غبار کے
ہوجائیں گے ﴿٦﴾ اور تم تین جماعتوں میں ہوجاؤ گے ﴿٧﴾ پس داہنے ہاتھ والے کیسے
اچھے ہیں ﴿٨﴾ اور بائیں ہاتھ والوں کا کیا حال ہے بائیں ہاتھ والوں کا ﴿٩﴾ اور جو آگے
والے ہیں وہ تو آگے والے ہیں ﴿١٠﴾ وہ بالکل نزدیکی حاصل کئے ہوئے ہیں ﴿١١﴾
نعمتوں والی جنتوں میں ہیں ﴿١٢﴾ (بہت بڑا) گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا ﴿١٣﴾

آیت: 1 تا 2 چونکہ یہ سورت قیامت میں رونما ہونے والے واقعات کے بیان سے بھری پڑی ہے اسی لیے اس کا نام "الواقعۃ" یعنی روزِ قیامت رکھ دیا گیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے ابوبکر نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ بوڑھے ہوگئے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ہود، الواقعہ، المرسلات، النباء اور التکویر نے بوڑھا کردیا ہے۔ ترمذی نے اسے (حسن غریب) کہا ہے۔

آیت: 9 تا 12 آیت نمبر سات اور اس کے مابعد والی آیتوں کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن لوگ اعمال کے اعتبار سے تین جماعتوں میں بٹ جائیں گے، سالفین اولین، اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال اور ان آیتوں میں تینوں جماعتوں کا انجام بھی بیان کیا گیا ہے اپنی تینوں

وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا
مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ
اَبَارِيْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا
يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا
يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾

اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے ﴿۱۴﴾ یہ لوگ سونے کی تاروں سے بنے
ہوئے تختوں پر ﴿۱۵﴾ ایک دوسرے کے سامنے تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے ﴿۱۶﴾ ان کے
پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے آمد و رفت کریں گے ﴿۱۷﴾
آبخورے اور جگ لے کر اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پر ہو ﴿۱۸﴾
جس سے نہ سر میں درد ہو نہ عقل میں فطور آئے ﴿۱۹﴾ اور ایسے میوے لئے ہوئے
جو ان کی پسند کے ہوں ﴿۲۰﴾ اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں ﴿۲۱﴾ اور
بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ﴿۲۲﴾ جو چھپے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں ﴿۲۳﴾ یہ صلہ
ہے ان کے اعمال کا ﴿۲۴﴾ نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات ﴿۲۵﴾

جماعتوں کا مذکورہ بالا انجام اللہ تعالیٰ نے مزید تاکید اور ترغیب وترہیب کے طور پر بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر مرنے والا آدمی اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہوگا تو اللہ تعالیٰ اُسے دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے ہمیشہ کے لیے آرام دے دے گا۔ اُس پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا ہے اور نہ کسی انسان کے دِل نے اِس کا تصور کیا ہے۔

اور اگر اصحاب الیمین میں سے ہوگا، تو فرشتے اُسے سلام کریں گے اور خوشخبری دیں گے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں قیامت کے دِن عرش کے دائیں جانب جگہ ملے گی، اور بالآخر اِن کا مقام جنت ہوگا اور اگر وہ اصحاب الشمال میں سے ہوگا۔ یعنی اِن لوگوں میں سے جو دُنیا میں روزِ قیامت کی تکذیب کرتے تھے اور راہ حق سے بھٹکے ہوئے تھے تو ان کی میزبانی (زقوم سے پیٹ بھرنے کے بعد) کھولتے ہوئے پانی سے ہوگی جو اِن کے شکم کی ہر چیز کو پگھلا کر باہر نکال دے گا۔ اور انہیں جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔

آیت:22 تا23 اللہ کے ان مقرب بندوں کو بڑی بڑی، کشادہ اور خوبصورت آنکھوں والی حوریں ملیں گی، جو سیپی میں بند موتیوں کے مانند بے داغ اور سفید ہوں گی، اور یہ حوریں انہیں اِن نیک اعمال کے سبب ملیں گی جو دُنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر کرتے رہے تھے۔

مفسرین لکھتے ہیں: یہ آیت دلیل ہے کہ اہلِ جنت آپس میں بہت ہی پاکیزہ گفتگو کریں گے، جس سے آپس میں محفوظ ہوں گے اور کسی کی دل آزاری نہیں ہوگی۔

رب ذوالجلال والاکرام سے دُعا ہے کہ وہ ہم پر بھی کرم فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں داخل کردے اب اِن اہلِ جنت کا ذکر ہورہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اصحاب الیمین کہا ہے جنہیں عرش کے دائیں جانب جگہ ملے گی اور جن کے نامہ اعمال اِن کے دائیں ہاتھوں میں ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِن دائیں جانب والوں کا کیا پوچھتے ہو وہ تو بڑے اونچے لوگ ہوں گے اور ان کی سعادت و نیک بختی اوجِ ثریا کو پہنچی ہوگی۔

جیسے ایک حدیث میں ہے کہ "جنت کے ایک درخت کے سائے تلے ایک گھوڑ سوار سو سال تک چلتا رہے گا تب بھی وہ" سایہ ختم نہیں ہوگا"۔

(بخاری، تفسیر سورۃ الواقعہ مسلم کتاب الجنۃ، باب ان فی الجنۃ شجرۃ)۔

سورہ یٰسین آیت میں آیا ہے:

﴿هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ﴾ (یس:56)

'' وہ اور اُن کی "بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔''

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾
فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ
مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ
فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ
اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ
اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا
بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا
يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَ
كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ
يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾

صرف سلام ہی سلام کی آواز ہوگی ﴿٢٦﴾ اور داہنے ہاتھ والے کیا ہی اچھے ہیں داہنے
ہاتھ والے ﴿٢٧﴾ وہ بغیر کانٹوں کی بیریوں ﴿٢٨﴾ اور تہ بہ تہ کیلوں ﴿٢٩﴾ اور لمبے لمبے
سایوں ﴿٣٠﴾ اور بہتے ہوئے پانیوں ﴿٣١﴾ اور بکثرت پھلوں میں ﴿٣٢﴾ جو نہ ختم ہوں نہ
روک لئے جائیں ﴿٣٣﴾ اور اونچے اونچے فرشوں میں ہونگے ﴿٣٤﴾ ہم نے ان (کی
بیویوں کو) خاص طور پر بنایا ہے ﴿٣٥﴾ اور ہم نے انہیں کنواریاں بنا دیا ہے ﴿٣٦﴾
محبت والیاں اور ہم عمر ہیں ﴿٣٧﴾ دائیں ہاتھ والوں کے لئے ہیں ﴿٣٨﴾ جم غفیر ہے
اگلوں میں سے ﴿٣٩﴾ اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے ﴿٤٠﴾ اور بائیں
ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے ﴿٤١﴾ گرم ہوا اور گرم پانی میں (ہوں گے) ﴿٤٢﴾
اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں ﴿٤٣﴾ جو ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش ﴿٤٤﴾ بیشک یہ لوگ
اس سے پہلے بہت نازوں سے پلے ہوئے تھے ﴿٤٥﴾ اور بڑے بڑے گناہوں پر
اصرار کرتے تھے ﴿٤٦﴾ اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے مٹی اور ہڈی ہو
جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے ﴿٤٧﴾ اور کیا ہمارے اگلے
باپ دادا بھی؟ ﴿٤٨﴾ آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے ﴿٤٩﴾ ضرور جمع کئے
جائیں گے ایک مقرر دن کے وقت ﴿٥٠﴾ پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو! ﴿٥١﴾

آیت: 35 تا 37 حوری صفت عورتوں کو اللہ تعالیٰ جنت میں دوبارہ اِس حال میں پیدا کرے گا کہ وہ عنفوان شباب میں ہوں گی، اور باکرہ ہوں گی، کسی نے اُنہیں ہاتھ نہیں لگایا ہوگا اور ہمیشہ باکرہ رہیں گی یعنی جب اُن کے شوہر اُن کے ساتھ جماع سے فارغ ہوں گے تو وہ پہلی کی طرح باکرہ ہو جائیں گی۔ صحیح مسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حدیث میں آیا ہے کہ اہلِ جنت کی آدھی تعداد امت محمدیہ سے ہوگی۔

آیت: 41 ان آیات میں اہلِ جہنم کا ذکر ہو رہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آیت (9) میں **أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ** کہا ہے، اور اِس آیت میں اصحاب الشمال کہا ہے یعنی وہ اشرار بدبخت لوگ جنہیں عرش کے بائیں جانب جگہ ملے گی، اور جن کے نامہ اعمال اِن کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ بڑے ہی بدقسمت لوگ ہوں گے، اس لیے ان کا ٹھانہ جہنم ہوگا، جس کی تپش، اور کھولتا ہوا پانی اِن کی جانوں کو ہر لحہ بے چین اور مضطرب رکھے گا اور اِن کے سروں پر آگ اور سیاہ دھواں کا سایہ ہوگا، جس میں نہ ٹھنڈک ہوگی نہ دوسری اچھائی اس لیے وہ نارِ جہنم کا دھواں ہوگا جو نہایت وحشت ناک اور کرب انگیز ہوگا۔

آیت: 45 تا 47 جیسا کہ سورۃ النحل میں آیا ہے:

﴿وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ﴾ (النحل: 38)

”وہ اللہ کے نام کی بڑی بڑی قسمیں کھاتے تھے، جو آدمی مر جائے گا اللہ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا“۔

آیت: 49 تا 50 اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود میں فرمایا ہے: ﴿ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ﴾ (هود: 103)

”وہ دِن جس میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور وہ وہ دِن ہے جس میں سب حاضر کیے جائیں گے“۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا
نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

البتہ کھانے والے ہو تھوہر کا درخت ﴿۵۲﴾ اور اسی سے پیٹ بھرنے والے
ہو ﴿۵۳﴾ پھر اس پر گرم کھولتا پانی پینے والے ہو ﴿۵۴﴾ پھر پینے والے بھی پیاسے
اونٹوں کی ﴿۵۵﴾ قیامت کے دن ان کی مہمانی یہ ہے ﴿۵۶﴾ ہم ہی نے تم سب کو
پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے ؟ ﴿۵۷﴾

آیت:52 تا55 اور اُس دن تمام گمراہوں کو اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والوں کو کھانے کے لیے شجر زقوم کا پھل ملے گا جو نہایت ہی بدنما بدذائقہ، اور بدبودار ہوگا، لیکن بھوک کی شدت سے تم اسے کھاتے چلے جاؤ گے یہاں تک کہ اپنا پیٹ بھرلو گے پھر تمہیں شدید پیاس لگے گی، جسے بجھانے کے لیے تمہیں نہایت ہی اُبلتا ہوا گرم پانی ملے گا، جسے تم اس بیمار اونٹ کی طرح پیتے چلے جاؤ گے جو کبھی سیراب نہیں ہوتا۔

آیت:56 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن (اصحاب الشمال) کی جہنم کی کھائی میں ہی میزبانی ہوگی جس کا پہلے اوپر ذکر ہوا ہے تو اس عذاب کی شدت کا کیا عالم ہوگا جو انہیں ہمیشہ کے لیے جہنم میں دیا جائے گا۔ (اللہ رب العزت ہمارے جسموں پر جہنم کی آگ حرام کردے۔ آمین)

علمی افادات:

آیت:57 ہم نے تمہیں پیدا کیا...... یعنی عدم سے وجود دیا، تم کچھ بھی نہ تھے تمہیں تخلیق کے مراحل سے گزار کر ہم نے ہی دنیا میں آنا تمہارا مقدر کیا...... اور مہلت زندگی ختم ہونے پر جب تمہیں موت آلیتی ہے اس میں اگرچہ تمہارا وجود مٹ جاتا ہے لیکن تمہیں دوسری زندگی کیلئے جلا اٹھانے پر ہم مکمل قادر ہیں، تم بعث بعد الموت کی حقیقت کو کیوں نہیں مانتے ؟ آخر یہ حقائق تمہاری عقلوں کو اپیل کیوں نہیں کرتے کہ: المبدیٔ المعید رب تم سے پوچھتا ہے کہ رحم مادہ میں ٹپکائے گئے مادہ حیات کو شکم مادر میں استقرار تم دیتے ہو یا ہم؟ اسے تکمیل خلقت کے مراحل سے گزار کر مکمل انسانی ساخت تم بخشتے ہو یا ہم؟ پھر اس میں روح کس کے حکم سے پھونکی جاتی ہے؟ کیا کسی میں ہے کوئی طاقت کہ بچے میں روح پھونکنے کی طاقت کا ماسوائے اللہ الخلاق العلیم کے کسی اور کیلئے دعوی کرسکے؟ اس جنین کی جنس میں کوئی اپنا اختیار چلا سکے اُس کے تام الخلقت یا ناقص الخلقت ہونے میں کسی کا کوئی کردار ہو؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

{ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلْخَٰلِقُونَ} مادہ حیات کے ایک ذرے (جرم) کو تام الخلقت بچہ (انسان) بنادینا صرف اور صرف اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ لہذا جب پیدا وہی کرتا ہے تو موت بھی وہی دیتا ہے، اور جب وہ پیدا کرسکتا ہے تو مرنے کے بعد ضرور جلا بھی سکتا ہے۔

اسی طرح: بیج کی شکل کے ایک دانے کو ہرے بھرے، تن آور، برگ وبار سے لدے پودوں اور درختوں سے لہلہانے سے کھیتوں کے کھیتوں کی شکل میں زندگی کا عکس لئے قدرت کی نشانیاں کرۂ ارضی پر پھیلاتا ہے تو کون؟ اللہ اور صرف اللہ تعالیٰ اگر وہ چاہے تو یہ دانے اور بیج مٹی میں گلا کر مٹی کردے، تو کیا ہے کوئی جو اس سے کوئی پودا اگا سکے یا اسے درخت بنا سکے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

اسی طرح نہ تو کوئی آسمانوں (بادلوں) سے پانی برسا سکتا ہے، اور نہ زمین میں سے درخت اگا سکتا ہے کہ تم اس کی لکڑیوں سے آگ حاصل کرسکو کہ جس آگ سے تم کسی بھی شعبۂ زندگی میں مستغنی نہیں رہ سکتے۔

یہ نعمتیں کس نے پیدا کیں؟ تمہیں ان سے استفادہ کرنے کی طاقت وصلاحیت سے کس نے نوازا؟ اسی ایک اور صرف اکیلے اللہ تعالیٰ نے!

مذکورہ بالا آیات میں موضوع کے حسن ترتیب پر غور کیجیے کہ: اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان کی تخلیق کا ذکر فرمایا، پھر اس کی زندگی دنیا میں ضرورت معاش

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰۤى اَنْ
نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾
ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ﴿٧٢﴾

اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جو منی تم ٹپکاتے ہو ﴿٥٨﴾ کیا اس کا (انسان) تم بناتے ہو یا پیدا
کرنے والے ہم ہی ہیں ﴿٥٩﴾ ہم ہی نے تم میں موت کو معین کر دیا اور ہم اس سے
ہارے ہوئے نہیں ہیں ﴿٦٠﴾ کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور پیدا کر دیں اور تمہیں نئے
سرے سے اس عالم میں پیدا کریں جس سے تم (بالکل) بے خبر ہو ﴿٦١﴾ تمہیں
یقینی طور پر پہلی دفعہ کی پیدائش معلوم ہی ہے پھر کیوں عبرت حاصل نہیں
کرتے ﴿٦٢﴾ اچھا پھر یہ بھی بتلاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو ﴿٦٣﴾ اسے تم ہی اگاتے ہو یا ہم
اگانے والے ہیں ﴿٦٤﴾ اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر ڈالیں اور تم حیرت کے
ساتھ باتیں بناتے ہی رہ جاؤ ﴿٦٥﴾ کہ ہم پر تاوان ہی پڑ گیا ﴿٦٦﴾ بلکہ ہم بالکل محروم
ہی رہ گئے ﴿٦٧﴾ اچھا یہ تو بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو ﴿٦٨﴾ اسے بادلوں سے بھی تم ہی
اتارتے ہو یا ہم برساتے ہیں ﴿٦٩﴾ اگر ہماری منشا ہو تو ہم اسے کڑوا زہر کر دیں پھر
ہماری شکر گزاری کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٧٠﴾ اچھا ذرا یہ بھی بتاؤ کہ جو آگ تم سلگاتے
ہو ﴿٧١﴾ اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم اس کے پیدا کرنے والے ہیں ﴿٧٢﴾

کے دارومدار یعنی اناج کو بحیثیت ایک نعمت عظمیٰ کے بیان فرمایا، اور معاً بعد پانی کی اہمیت پر توجہ دلائی اور ساتھ ہی آگ کو بطور نعمت ذکر کیا، گویا: اناج حاصل کرو، پانی سے گوندو، آگ پر پکاؤ اور رب کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ اور آخرت کی تیاری کرو کہ جس ذات اِلٰہ نے یہ سب کچھ ابتداء تمہارے لئے بنادیا وہ اس سب کچھ کو بھی اور تمہیں بھی فناء کے گھاٹ اتارے گا، پھر تمہیں جزاء وسزا کے عمل سے گزارنے کیلئے دوبارہ زندہ کرے گا، بعث بعد الموت کو یاد کرو اور آخرت کی تیاری کرو۔

آیت: 58 اس آیت میں ان کے شبہ کی مزید تردید کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنی بیویوں سے مباشرت کے ذریعہ منی کے جس قطرے کو ان کے رحم تک پہنچاتے ہو نو ماہ اور کچھ دنوں میں تخلیق کے مراحل سے گزار کر کون اسے ایک زندہ اِنسان بنا کر ماں کے پیٹ سے باہر نکالتا ہے؟ یقیناً وہ اللہ کی ذات ہے جس نے مرد وعورت میں شہوت پیدا کی، اِن کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے کشش ڈالی، اور مجامعت ومباشرت کی طرف اِن کی رہنمائی کی اور منی کے قطرے کی رحم مادر میں پرورش کی، اسے گوشت پوست اور ہڈی کا ڈھانچہ دیا، اسے دھڑکتا دِل دیا اس کے لیے آنکھ کان ناک بنایا اور وہاں جب اس کا نمو مکمل ہوا تو رحم مادر کو حکم دیا کہ اِسے دھکا دے کر باہر نکالے، تو جو باری تعالیٰ اس پر قادر ہے وہ یقیناً اس انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

آیت: 71 تا 72 ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ آگ جسے تم ہرے درخت پر چقماق یا پتھر رگڑ کر روشن کرتے ہو، اِس آگ والے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم نے؟ جواب ظاہر ہے اسے ہم نے پیدا کیا ہے عربوں کے نزدیک "مرخ وغفار" نام کے درخت مشہور ہیں جن میں ایک کی ہری ڈالی پر دوسرے کی ہری ڈالی کو رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں اِس کا اعتراف ہے کہ ہرے درخت سے آگ نکالنے پر اللہ کی ذات قادر ہے تو پھر اِس بات کو کیوں نہیں مانتے کہ اِنسانی جسم کے ٹوٹ پھوٹ جانے اور مٹی میں مِل جانے کے بعد، وہ قادر ومطلق اسے دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ
لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

ہم نے اسے سبب نصیحت اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ﴿٧٣﴾ پس اپنے
بہت بڑے رب کے نام کی تسبیح کیا کرو ﴿٧٤﴾ پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے
گرنے کی ﴿٧٥﴾ اور اگر تمہیں علم ہو تو یہ بہت بڑی قسم ہے ﴿٧٦﴾ کہ بیشک یہ قرآن
بہت بڑی عزت والا ہے ﴿٧٧﴾ جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے ﴿٧٨﴾ جسے صرف
پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں ﴿٧٩﴾ یہ رب العالمین کی طرف سے اترا ہوا ہے ﴿٨٠﴾

آیت:73 اِس کا دوسرا مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ ہم نے ہرے درخت سے آگ نکال کر لوگوں کو یہ باور کرانا چاہا ہے کہ ہم نے جہنم کی آگ بھی پیدا کی ہے جسے یاد کر کے انہیں اس سے نجات کی فکر کرنی ضروری ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم اور امام احمد رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جہنم کی تپش دُنیا کی آگ سے ستر گُنا زیادہ گرم ہے۔ اللہ رب العزت مجھ پر اور اس تفسیر کے تمام قارئین پر جہنم کی آگ کو حرام کردے۔ (آمین)

آیت:75 مواقع النجوم: کی تفسیر میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مروی ہے کہ اِس سے مراد قرآنِ کریم کے حصے ہیں یعنی پورا قرآن کریم شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دُنیا پر نازل ہوا، پھر وہاں سے جبریل علیہ السلام نے تیئیس 23 سال کی مدت میں نبی کریم ﷺ پر نازل کیا، گویا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی عظمت و بڑائی بیان کرنے کے لیے اِس کی کیفیت نزول کی قسم کھائی ہے۔

آیت:77 اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شوکانی نے لکھا ہے کہ قرآن اللہ کی وہ معزز و مکرم کتاب ہے جس کو تمام آسمانی کتابوں پر فوقیت حاصل ہے اِس کی شان اِس سے بالاتر ہے کہ وہ جادو، کہانی یا کسی کی افترا پردازی ہو۔

واحدی نے لکھا ہے کہ وہ کریم اس لیے ہے کہ اِس میں بیان کردہ دلائل میں غور و فکر سے آدمی بہت سی بھلائیاں حاصل کرتا ہے۔

زہری نے لکھا ہے کہ کریم اس کو کہتے ہیں کہ جس کی تعریف کی جائے تو قرآن اِس لیے لائق تعریف ہے کہ وہ رُشد و ہدایت اور علم کا خزانہ ہے۔

اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ "مطہرون" سے مراد فرشتے ہیں اور "مس" سے مراد اِس پر مطلع ہونا ہے ابنِ زید کہتے ہیں کفارِ قریش کہتے تھے کہ یہ قرآن شیاطین کا نازل کردہ ہے تو اللہ رب العزت نے اِن کی تردید کی اور کہا **لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ** کہ ''اس پر تو صرف فرشتے مطلع ہوتے ہیں" شیاطین کو اِس کی ہوا بھی نہیں لگتی۔

سورۃ الشعراء میں فرمایا ہے:

﴿وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ﴾ (الشعراء:210-212)

''اُس قرآن کو شیطانوں نے نہیں اُتارا ہے، وہ تو اِس کام کے لائق ہی نہیں ہیں، نہ وہ اِس کی استطاعت رکھتے ہیں بے شک شیاطین سننے سے یکسر محروم کر دیے گئے ہیں"۔

البتہ اِس پر اجماعِ امت ہے کہ حدث اکبر والے آدمی کے لیے قرآن کا چھونا جائز نہیں ہے باقی رہا وہ شخص جو حالت وضو میں نہ ہو، تو اُس کے بارے میں امام ابن حزم نے اپنی کتاب "المحلی" میں امام ابن القیم نے "البیان فی اقسام القرآن" میں اور امام شوکانی نے "نیل الاوطار" میں اسی کو راجح قرار دیا ہے کہ وہ قرآن کو چھو سکتا ہے اِس لیے اِس کی ممانعت کی کوئی صحیح اور صریح دلیل نہیں پائی جاتی ہے۔ ابنِ عباس، سلمان فارسی، شعبی اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ وغیرہم کی بھی یہی رائے ہے۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ
تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ
تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْ
لَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾
فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ
نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ
اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ
الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

پس کیا تم ایسی بات کو سرسری (اور معمولی) سمجھ رہے ہو ﴿۸۱﴾ اور اپنے حصے میں
یہی لیتے ہو کہ جھٹلاتے پھرو ﴿۸۲﴾ پس جبکہ روح نرخرے تک پہنچ جائے ﴿۸۳﴾ اور تم
اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہو ﴿۸۴﴾ ہم اس شخص سے بہ نسبت تمہارے بہت
زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم دیکھ نہیں سکتے ﴿۸۵﴾ پس اگر تم کسی کے زیر فرمان
نہیں ﴿۸۶﴾ اور اس قول میں سچے ہو تو (ذرا) اس روح کو تو لوٹاؤ ﴿۸۷﴾ پس جو کوئی
بارگاہ الٰہی سے قریب ہوگا ﴿۸۸﴾ اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی
جنت ہے ﴿۸۹﴾ اور جو شخص داہنے (ہاتھ) والوں میں سے ہے ﴿۹۰﴾ تو بھی سلامتی
ہے تیرے لئے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے ﴿۹۱﴾ لیکن اگر کوئی جھٹلانے
والوں گمراہوں میں سے ہے ﴿۹۲﴾ تو کھولتے ہوئے پانی کی مہمانی ہے ﴿۹۳﴾ اور
دوزخ میں جانا ہے ﴿۹۴﴾ یہ خبر سراسر حق اور قطعاً یقینی ہے ﴿۹۵﴾ پس تو اپنے عظیم
الشان پروردگار کی تسبیح کر ﴿۹۶﴾

آیت:83 تا85 ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اِنسان کی بے بسی کو بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ اپنے خالق کی مرضی ومنشا کے سامنے یکسر مجبور و مقہور ہے۔ اور اِس کی دلیل اِس کی جان کنی کا عالم ہے جب فرشتے آ کر اس کی جان نکالتے ہیں اور اِس کی روح حلق تک پہنچ جاتی ہے اور نکلنے ہی والی ہوتی ہے وہ اپنی پھٹی پھٹی نگاہوں سے سب کو دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس کے اردگرد سب لوگ اس کے حال پر رحم کھا رہے ہوتے ہیں لیکن کوئی اِس کی مدد نہیں کر سکتا کہ اِس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دے اِس وقت اللہ کے فرشتے مرنے والے سے اِس کے رشتہ داروں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن لوگ اِن فرشتوں کو دیکھ نہیں پاتے ہیں یا مرنے والا جو کچھ اُس وقت جھیل رہا ہوتا ہے اس راز سربستہ سے لوگ بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔

آیت:86 تا87 ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی اسی بے بسی اور مجبوری کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم واقعی سچے ہو کہ تم اللہ کی ذاتِ برحق کے محکوم نہیں ہو تو مرنے والے کی روح کو لوٹا کیوں نہیں دیتے اور موت کا اِس سے پیچھا کیوں نہیں چھڑا دیتے؟۔

آیت:95 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تینوں جماعتوں کا جو انجام بیان کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الاکلیل" میں انہیں آیات سے استدلال کر کے لکھا ہے کہ ابن آدم کی روح جسم سے جُدا ہونے کے بعد یا تو سکون وراحت میں ہوتی ہے یا اُسے عذاب دیا جاتا ہے اور مومن روحوں کا ٹھکانہ جنت اور کافر روحوں کا جہنم ہے سورت کے اختتام پر اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کرتے رہیں اس کی حمد وثنا میں مشغول رہیں اور مشرکوں کی افترا پردازیوں کی تردید کرتے رہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الصحیح کے آخر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن قیامت کے دِن میزان عمل میں وہ بہت بھاری ہوں گے اور رحمن کو وہ بڑے پیارے ہیں۔

"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ"

"اللہ تمام عیوب ونقائص سے پاک ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لیے ہیں"۔

آیاتہا ۲۹ ۵۷ سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۴ رکوعاتہا ۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۳
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى
اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ
يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹

سورۃ حدید مکی ہے اس میں 29 آیات، 4 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آسمانوں اور زمین میں جو ہے (سب) اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں وہ زبردست با
حکمت ہے ۝۱ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے وہی زندگی دیتا ہے
اور موت بھی وہ ہر چیز پر قادر ہے ۝۲ وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے
اور وہی مخفی، وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے ۝۳ وہی ہے جس نے آسمانوں اور
زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوگیا۔ اور وہ خوب جانتا ہے اس
چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسماں سے نیچے آئے اور جو
کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے (٦) اور جو
تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے ۝۴ آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے
اور تمام کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ۝۵ وہی رات کو دن میں لے جاتا
ہے اور وہی دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور سینوں کے بھید کا پورا عالم
ہے ۝۶ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو
جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے پس تم میں سے جو ایمان
لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا ۝۷ تم اللہ پر ایمان کیوں نہیں
لاتے؟ حالانکہ خود رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے
اور اگر تم مومن ہو تو وہ تم سے مضبوط عہد و پیمان بھی لے چکا ہے ۝۸ وہ (اللہ) ہی
ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں اتارتا ہے تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی
طرف لے جائے یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے ۝۹

آیت: 1 تا 3 امام احمد رحمہ اللہ، ترمذی رحمہ اللہ، نسائی اور بیہقی نے شعب ایمان میں عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے سبّحات (الحدید، الحشر، الصّف الجمعہ اور التغابن) پڑھا کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس میں ایک آیت ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ محدث البانی نے اسے صحیح ترمذی میں ذکر کیا ہے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ وہ آیت ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ ہے۔ (واللہ اعلم) فرشتے انسانوں کے جو عمل لے کر چڑھتے ہیں جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کی طرف رات کے عمل دِن سے پہلے اور دِن کے عمل رات سے پہلے چڑھتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

یعنی چیزوں کا مالک وہی ہے، وہ جس طرح چاہتا ہے، اُن میں تصرف فرماتا ہے، اُس کے حکم تصرف سے کبھی رات لمبی، دِن چھوٹا اور کبھی اِس کے برعکس دِن لمبا رات چھوٹی ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں برابر، اسی طرح کبھی سردی، کبھی گرمی، کبھی بہار اور کبھی خزاں موسموں کا تغیر وتبدل بھی اسی کے مشیت سے ہوتا ہے مزید تفصیل کے لیے سورہ آلِ عمران آیت ۲۷ سورہ الحج آیت ۶۱ سورۃ لقمان آیت ۲۹ سورہ فاطر آیت ۱۳ دیکھیے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ
تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ
ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ
بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ ہی ہے تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں بلکہ ان کے بہت بڑے درجے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے، ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے ﴿۱۰﴾ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دے پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کے لئے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لئے پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے ﴿۱۱﴾ (قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کا نور انکے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا آج تمہیں ان جنتوں کی خوشخبری ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں ہمیشہ کی رہائش ہے یہ ہے بڑی کامیابی ﴿۱۲﴾ اس دن منافق مرد و عورت ایمانداروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو پھر ان کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں دروازہ بھی ہوگا اس کے اندرونی حصہ میں تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا ﴿۱۳﴾

آیت:10 فتح سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک فتح مکہ ہے بعض نے صلح حدیبیہ کو فتح مبین کا مصداق سمجھ کر اسے مراد لیا ہے بہر حال صلح حدیبیہ اور فتح مکہ سے قبل مسلمان تعداد اور قوت کے لحاظ سے بھی کم تر تھے اور مسلمانوں کی مالی حالت بھی بہت کمزور تھی اِن حالات میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، اور جہاد میں حصہ لینا، دونوں کام نہایت مشکل بڑے دل گردے کا کام تھا، جب کہ فتح مکہ کے بعد یہ صورت حال بدل گئی اِس میں اللہ تعالیٰ نے دونوں ادوار کے مسلمانوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ اجر میں برابر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ پہلوں کا انفاق اور جہاد، دونوں کام نہایت ہی کٹھن حالات میں ہوئے اس سے معلوم ہوا اہلِ فضل و عزم کو دیگر لوگوں کے مقابلے میں مقدم رکھنا چاہیے اس لئے اہلِ سنت کے نزدیک شرف و فضل میں حضرت ابوبکر صدیق سب سے مقدم ہیں، کیوں کہ مومن اول بھی وہی ہیں اور مجاہد اول بھی وہی ہیں اسی لیے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر کو اپنی زندگی اور موجودگی میں نماز کے لیے آگے کیا اور اسی بنیاد پر مومنوں (صحابۂ کرام) نے انہیں استحقاق خلافت میں مقدم رکھا۔

آیت:11 اللہ کو قرض حسن دینے کا مطلب ہے، اللہ کی راہ میں صدقہ، خیرات کرنا، یہ مال جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اِس کے باوجود اِسے قرض قرار دینا، یہ اللہ کا فضل و احسان ہے کہ وہ اِس انفاق پر اسی طرح اجر دے گا جس طرح قرض کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔

آیت:12 یہ عرصہ محشر میں پل صراط کا ہوگا یہ نور اِن کے ایمان اور عمل صالح کا ہوگا جس کی روشنی میں وہ جنت کنارا ستہ آسانی سے طے کریں گے۔ سورہ سبا میں فرمایا ہے: ﴿وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُۥ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ﴾ تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اِس کا پورا پورا بدلہ دے گا، اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اِس لیے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کترانا، قوت ایمانی کے منافی بات ہے۔

يُنَادُونَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ
غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۱۴ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۵ اَلَمْ
يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ
وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ
فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۱۶ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ

یہ چلا چلا کر ان سے کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے ہاں تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پھنسا رکھا تھا اور وہ انتظار میں ہی رہے اور شک وشبہ کرتے رہے تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے رکھنے والے نے دھوکے میں رکھا ۝۱۴ الغرض، آج تم سے فدیہ (اور نہ بدلہ) قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم (سب) کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے ۝۱۵ کیا اب تک ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہوجائیں اور ان کی طرح نہ ہوجائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب زمانہ دراز گزر گیا تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں ۝۱۶ یقین مانو کہ اللہ ہی زمین

منافقوں کا انجام: علمی افادات:

آیت:13 تا15 قیامت کا روز ہوگا، مومنین کے آگے پیچھے، دائیں بائیں نور ہی نور ہوگا ایسے ہی یہ ایمان کے دعویدار لیکن درحقیقت دھوکے باز منافقین اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں لے رہے ہوں گے، ہاتھ باندھ باندھ، کرمنت سماجت کریں گے کہ مومن بھائیو! ہمیں بھی ساتھ لے جاؤ تاکہ ہم بھی تم پرضیاء پاشیوں کی اس برسات کا فائدہ اٹھا کر آگے بڑھ سکیں اور اس گھپ اندھیرے اور دردناک صورتحال سے چھٹکارا حاصل کرلیں۔

جواب ملے گا: ذرا اپنا ماضی۔ دنیاوی حیات۔ کی طرف پلٹ کر ٹٹولو کیا کوئی کردار ہے تمہارا ایسا کہ تمہیں آج روشنیاں نصیب ہوں۔ یہ مکالمہ جاری ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے مابین فصیل کھڑی فرمادے گا، ان کا اندرونی حصہ اہل جنت کیطرف نور کی ضیا پاشیوں سے معمور ہوگا، جبکہ منافقین کی طرف کا بیرونی حصہ گھٹاٹوپ اندھیروں کی لپیٹ میں گھرا ہوگا......۔

منافق اس پار سے آہ وبکا کرتے واسطہ یہ دیں گے کہ ''ألم نكن معكم'' اے جماعت مومناں! ہم بھی تو تمہارے ساتھ ہی تھے، تمہارے ساتھ نمازیں جمعہ پڑھتے تھے، میدان جہاد میں تمہارے دوش بدوش رہتے ہیں، میدان عرفات میں ہم سب اکٹھے ہوتے تھے، تمام اسلامی شعائر ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر نبھاتے تھے......وغیرہ وغیرہ۔

مومنین جواب دیں گے: ہاں تم ہمارے ساتھ ہی تھے لیکن صرف برائے نام، کیا اب بھول رہے ہو کہ تم نفاق پرور تھے، لبادہ اسلام کا اوڑھ رکھا تھا لیکن تمہاری ساری خیرخواہیاں تو کفر کیلئے تھیں، تم اہل ایمان کی صفوں میں کفار کے آلہ کار تھے، تم دنیاوی لذات وشہوات میں اندھے ہوچکے تھے۔

مومنوں کیلئے سازشوں کے جال بچھانا تمہارا وطیرہ رہا تھا، دین میں تشکیک کیلئے سرگرم تھے، احکام اسلام بجا ضرور لاتے تھے لیکن ان کے خلاف زبان طعن بھی ہمیشہ دراز رکھتے تھے، قرآن وسنت کو تم نے دل سے قبول ہی کب کیا تھا......؟ توبہ ورجوع إلی اللہ کے راستے میں تمہاری باطل آرزوئیں امیدیں آڑے رہتی تھیں، دنیا پرستی میں ایسا آگے نکل گئے تھے تم کہ جیسے تمہیں یہاں ہمیشہ ہمیش کیلئے رہنا ہے، شیطان نے تمہیں دھوکے میں رکھا اور تم اس کی طرف سے دی گئی جھوٹی امیدوں سے وابستہ رہ کر آخرت کو تو بھول ہی بیٹھے تھے۔ اللہ سے مغفرت کی خالی امیدیں، اس کے حصول کے تقاضے پورے کیے بغیر۔ بھلا آج کس کام کی؟

لہذا یاد رکھو! آج اپنے کیے کرتوتوں کی پاداش میں تمہیں عذاب الیم چکھنا ہے ''مأواكم النار'' تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور صرف جہنم۔

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۱۷
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۱۸ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۱۹ ع اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ
كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۲۰

کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے، ہم نے تو تمہارے لئے اپنی آیتیں
بیان کر دیں تا کہ تم سمجھو ۱۷ بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی
عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں ان کے لئے یہ بڑھایا
جائے گا اور ان کے لئے پسندیدہ اجر وثواب ہے ۱۸ اللہ اور اس کے رسول پر
ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے
لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے، اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو
جھٹلاتے ہیں وہ جہنمی ہیں ۱۹ خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ
زینت اور آپس میں فخر (وغرور) اور مال اولاد میں ایک دوسرے سے اپنے آپ
کو زیادہ بتلانا ہے، جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے
پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو زرد رنگ میں اس کو تم دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا
چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی
ہے اور دنیا کی زندگی بجز دھوکے کے سامان کے اور کچھ بھی نہیں ہے ۲۰

علمی افادات:

آیت:20 یہ آیت مبارکہ ہر خاص وعام کو ایک مسلمہ حقیقت کیطرف توجہ دلا رہی ہے وہ یہ کہ: دنیا محض عارضی، بے ثبات، جلد زوال پذیر ہے، یہ دنیا ظاہری سامان زینت ہے، عارضی متاع کے حصول کی دوڑ، اس پر اترانے اور باہمی ٹکراؤ کا بازیچۂ جہال ہے، اور بالآخر یہ دھوکہ ہی دھوکہ ہے اور بس......

گویا آیت کریمہ کا مقصود ومدعا دنیا کی حقارت ودناءت واضح کرنا اور آخرت کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دنیا کو پانچ پہلوؤں سے بیان فرمایا ہے۔

☼ "لَعِبٌ" یہ دنیا ایک کھیل تماشا ہے، جو کمسن ناپختہ بچوں کا عمل ہوتا ہے، جو مسلسل کھیل میں مگن رہتے ہیں اور تھک ہار کے شام کو خالی ہاتھ اصلی گھر کو لوٹ آتے ہیں۔

☼ "لَهْوٌ" یہ دنیا آوارگی، زبانی جمع خرچ، بیہودہ حرکات اور مقصدیت سے خالی جوانی دیوانی سے تعبیر ہے، جو ناپختہ لڑکوں وغیر سنجیدہ نوجوانوں کی پہچان ہوتی ہے۔

☼ "وَّزِيْنَةٌ" یہ دنیا بظاہر خوش کن اور دیدہ زیب نظر آتی ہے، دل کو لبھاتی اور من کو للچاتی ہے، آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے، اس کی رعنائیاں، زیبائیاں، رونقیں، زینتیں، زیبائشیں، لذتیں اور ظاہری منفعتیں اور مزے اپنا دلدادہ بنا لینے کیلئے سحر انگیزی اور بلا کی تاثیر سے بھرپور ہیں۔ اس افتاد دنیا میں مرد وزن، چھوٹے بڑے سبھی کم یا زیادہ برابر کے مبتلائے آزمائش ہیں۔

☼ "وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ" یہ دنیا رنگ ونسل، حسب ونسب، اور باہم تقابل وتفاضل کی آماجگاہ ہے، موہوبی یا اکتسابی خوبیوں اور کامیابیوں پر اترانے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا مسابقتی میدان ہے۔ کہیں مادی طاقت کا گھمنڈ ہے، تو کہیں افرادی طاقت پر ناز، کہیں جاہ ومنصب

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ
مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا
تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿٢٣﴾ الَّذِيْنَ
يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ
بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ

(آؤ) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس کی جنت کی طرف جس کی وسعت آسماں وزمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جس چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ﴿٢١﴾ نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ (خاص) تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہ کام اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے ﴿٢٢﴾ تاکہ تم اپنے فوت شدہ کسی چیز پر رنجیدہ نہ ہوجایا کرو اور نہ عطا کردہ چیز پر گھمنڈ میں آجاؤ اور گھمنڈ اور شیخی خوروں کو اللہ پسند نہیں فرماتا ﴿٢٣﴾ جو (خود بھی) بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیں، سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ بے نیاز اور سزا وار حمد وثنا ہے ﴿٢٤﴾ یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت اور قوت ہے اور لوگوں کے لئے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور اس لئے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے

کی جنگ ہے تو کہیں پنجہ آزمائیوں اور طاقت کے مظاہروں کا میدان کارزار، گویا یہ دنیا دوسرے کو پسپا کرنے، نیچا دکھانے، مٹا ڈالنے اور خود کو مزید سے مزید آگے بڑھانے، اوپر لیجانے اور غلبہ وسطوت پانے سے تعبیر ہے......

☼ "وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ" یہ دنیا اموال واولاد کی کثرت طلب کا شاخسانہ ہے اس میں اسی کو باعث عز وشرف اور ذریعہ فضیلت ومنقبت گردانا جاتا ہے......وغیرہ وغیرہ

اس آیت کریمہ میں دنیا کے انسانوں میں مذکورہ پانچ فطری عوامل کا ذکر ہے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ یہ سب زوال پذیر ہے، کسی بھی چیز کو بقا ودوام حاصل نہیں رہتا، سب کچھ فانی ونا پید ہوجانے والا ہے۔ اس حقیقت کو ایک مثال سے واضح فرمادیا کہ:

ایک زمین ہے جو خود میں بے آب وگیاہ اور بنجر ہے، لیکن اللہ کے حکم سے اس پر بارش برستی ہے، دیکھتے ہی دیکھتے وہ سبز وشاداب ہوجاتی ہے، لہلہاتے کھیت، برے بھرے پھلدار درخت، بارآور ثمرآور ہوجاتے ہیں، لیکن پکائی، کٹائی اور چنائی کے عمل کے بعد یہ زمین پھر سے خالی دامن ہوجاتی ہے اور سب ہریالی بھوسے توڑی کی شکل میں ڈھل جاتی ہے، اور زمین ایسا نقشہ پیش کررہی ہوتی ہے کہ جیسے اس کے سینے پر تھا ہی کچھ نہیں ......یہی دنیا کی مثال ہے آج ہے کل نہیں ہوگی، باقی رہے گا تو صرف اللہ کا نام:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾ (آل عمران:114)

"لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں (مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں، اور خدا کے پاس بہت اچھا ٹھکانہ ہے۔"

بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ
وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ
مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ڏ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً
وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ
رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا
يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ
الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾

کون کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے ﴿٢٥﴾ بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم
(علیہما السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ہم نے دونوں کو اولاد پیغمبری اور کتاب
جاری رکھی تو ان میں کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر نافرمان
رہے ﴿٢٦﴾ ان کے بعد پھر بھی ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے اور ان کے
بعد عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے
والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا ہاں رہبانیت (ترک دنیا) تو ان
لوگوں نے ازخود ایجاد کر لی تھی ہم نے ان پر اسے واجب نہ کیا تھا سو اللہ کی رضا
جوئی کے سوا انہوں نے اس کی پوری رعایت نہ کی پھر بھی ہم نے ان میں سے جو
ایمان لائے انہیں اس کا اجر دیا تھا اور ان میں زیادہ تر نافرمان لوگ ہیں ﴿٢٧﴾ اے
لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ
اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں نور دے گا جس کی روشنی میں
تم چلو پھرو گے اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا، اللہ بخشنے والا مہربان
ہے ﴿٢٨﴾ یہ اس لئے کہ اہل کتاب جان لیں کہ اللہ کے فضل کے حصے پر بھی انہیں
اختیار نہیں اور یہ کہ (سارا) فضل اللہ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے، اور
اللہ ہے ہی بڑے فضل والا ﴿٢٩﴾

اٰیاتھا ٢٢ | ٥٨ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِیَّةٌ ١٠٥ | رکوعاتھا ٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ

سورۃ مجادلہ مدنی ہے اس میں 22 آیات، 3 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں تکرار کر رہی تھی اور اللہ کے آگے شکایت کر رہی تھی، اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال جواب سن رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ سننے دیکھنے والا ہے ① تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے، یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں ② جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمے آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعے تم

آیت: 1 مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت کریمہ خولہ بنت ثعلبہ انصاریہ اور اُن کے شوہر اوس بن صامت رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اوس بن صامت نے غصہ میں آ کر اُن سے کہہ دیا تھا کہ تم مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کے مانند ہو اِن دنوں "ظہار" کو طلاق مانا جاتا تھا اور اُن دونوں کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے اور دونوں کی عمر زیادہ ہو چلی تھی اِس لیے خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور سارا ماجرا سُنایا، انہیں اپنے شوہر اور اپنے بچوں کی پریشان حالی بیان کی۔

ایک صحیح حدیث کی روایت میں ہے انہوں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس میری جوانی کھا گئے اور میں نے اپنا پیٹ اِن کے لیے پھیلایا اور جب میری عمر زیادہ ہو گئی اور بچہ ہونا بند ہو گیا تو انہوں نے مجھ سے ظہار کر لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِس بارے میں مجھ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی خولہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز کے بارے میں آپ پر وحی نازل ہوئی ہے اور صرف یہی معاملہ رہ گیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں بات ویسے ہی ہے، جو میں نے کہی ہے تو خولہ نے کہا میں اللہ سے شکوہ کرتی ہوں اِس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں تو یہ آیت المجادلۃ نازل ہوئی۔

امام احمد رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام آوازوں کو سنتا ہے جھگڑنے والی عورت (خولہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور بات کرنے لگی اور میں گھر کے ایک گوشے میں تھی لیکن اِس کی بات نہیں سُن پا رہی تھی، تو اللہ عزوجل نے: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ آیت نازل فرمائی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے اِن کا شکوہ قبول کیا اور اِس کا جواب دیا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ کا مفہوم ہے کہ ظہار کی وجہ سے خولہ کو اپنے اور اپنے بچوں کے بارے میں جو فکر اور پریشانی لاحق ہو گئی تھی اِس کا اظہار اپنے رب کے سامنے کر رہی تھی اور دُعا کرتی تھیں کہ یہ پریشانی دور کر دے۔

آیت: 2 یہ ظہار کا حکم بیان فرمایا کہ تمہارے کہہ دینے سے تمہاری بیوی تمہاری ماں نہیں بن جائے گی۔ اگر ماں کی بجائے کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن وغیرہ کی پیٹھ کی طرح اپنی بیوی کو کہہ دے تو یہ ظہار ہے یا نہیں؟ امام مالک رحمہ اللہ، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسے بھی ظہار کہتے ہیں، بلکہ دوسرے علماء اسے ظہار تسلیم نہیں کرتے (پہلا قول ہی صحیح ہوتا) اِسی طرح اِس میں بھی اختلاف ہے کہ پیٹھ کی جگہ اگر کوئی یہ کہہ دے کہ تو میری ماں کی طرح ہے پیٹھ کا نام نہ لے تو علماء کہتے ہیں کہ اگر ظہار کی نیت سے وہ مذکورہ الفاظ کہے گا ظہار ہوگا بصورت دیگر نہیں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ دے گا جس کا دیکھنا جائز ہے تو یہ ظہار نہیں ہوگا امام شافعی رحمہ اللہ بھی کہتے ہیں کہ ظہار صرف پیٹھ کی طرح کہنے سے ہی ہوگا۔ (فتح القدیر)

تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۳ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ
شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ
فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۴ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ
اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۵ ۚ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ
جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۶ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ
مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عَلِیْمٌ ۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا

نصیحت کئے جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے ۳ ہاں
جو شخص نہ پائے اس کے ذمے دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے
کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ
مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لئے کہ تم اللہ کی اور اس کے رسول کی حکم
برداری کرو، یہ اللہ تعالیٰ کی وہ حدیں ہیں اور کفار ہی کے لئے دردناک عذاب
ہے ۴ بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کئے
جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور بیشک ہم
واضح آیتیں اتار چکے ہیں اور کافروں کے لئے تو ذلت والا عذاب ہے ۵
جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کئے ہوئے عمل سے
آگاہ کرے گا جسے اللہ نے شمار کر رکھا ہے جسے یہ بھول گئے تھے اور اللہ تعالیٰ
ہر چیز سے واقف ہے ۶ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں کی اور زمین کی
ہر چیز سے واقف ہے تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا
ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور اس سے کم اور نہ زیادہ کی مگر وہ
ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن انہیں اعمال سے آگاہ
کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے ۷ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں
دیکھا ؟ جنہیں کانا پھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے ہوئے

آیت 3: اِس آیتِ کریمہ میں ان لوگوں کے لیے حکم بیان کیا گیا ہے جو ظہار کرنے کے بعد اپنے فعل پر نادم ہوتے ہیں، اور جماع کر کے انہیں دوبارہ اپنے لیے حلال بنانا چاہتے ہیں انہیں جماع کرنے سے پہلے واجب ہے کہ وہ ایک مسلمان غلام یا لونڈی آزاد کریں، اور اگر یہ میسر نہ ہو یا اس کی قیمت زیادہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھیں، اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے اِس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

آیت 6: یعنی اللہ نے تو سلام کا طریقہ یہ بتلایا کہ تم (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) کہو لیکن یہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو اِس کے بجائے کہتے سام علیکم یا علیک (تم پر موت وارد ہو) اِس لیے رسول اللہ ﷺ اِن کے جواب میں یہ فرمایا کرتے (وعلیکم) یا (وعلیک) (اور تم پر ہی ہو) اور مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ نے تاکید فرمائی کہ جب کوئی اہلِ کتاب تمہیں سلام کرے تو تم جواب میں (علیک) کہا کرو یعنی (علیک ما قلت) (تو نے جو کہا ہے وہ تجھ پر ہی وارد ہو)۔ (بخاری ومسلم، کتاب الادب)

سیدنا عثمان بن عفان سے مروی ہے حدیث میں آیا ہے جسے بخاری نے روایت کی ہے: "مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ" "جو اللہ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ اِس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا، اور جو کسی تنگ دست کے ساتھ سہولت برتے گا، اللہ تعالیٰ دُنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانیاں پیدا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے"۔ اس قسم کی آیتیں اور حدیثیں بہت ہیں۔

نُهُوْا عَنْهُ وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَ
اِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَ يَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ
لَوْ لَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ
وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ
لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ
لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ
انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اَلَمْ
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا
مِنْهُمْ ۙ وَ يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ اِتَّخَذُوْۤا
اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾

کام کو دوبارہ کرتے ہیں اور آپس میں گناہ کی اور ظلم کی زیادتی کی نافرمانی، پیغمبر کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر جو ہم کہتے ہیں سزا کیوں نہیں دیتا ان کے لئے جہنم کافی سزا ہے جس میں یہ جائیں گے سو وہ برا ٹھکانا ہے ﴿٨﴾ اے ایمان والو! تم جب سرگوشیاں کرو تو یہ سرگوشیاں گناہ اور ظلم (زیادتی) اور نافرمانی پیغمبر کی نہ ہو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو، جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے ﴿٩﴾ سرگوشیاں (بری)، پس شیطانی کام ہے جس سے ایمانداروں کو رنج پہنچے گو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں ﴿١٠﴾ اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کردو اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کردے گا اور اللہ تعالیٰ (ہر اس کام سے) جو تم کر رہے ہو (خوب) خبردار ہے ﴿١١﴾ اے مسلمانو! جب تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے ہاں اگر نہ پاؤ تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے ﴿١٢﴾ کیا تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب (بخوبی) نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے رہو تم جو کچھ کرتے ہو اس (سب) سے اللہ (خوب) خبردار ہے ﴿١٣﴾ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے اس سے دوستی کی جن پر اللہ غضبناک ہو چکا ہے نہ یہ (منافق) تمہارے ہی ہیں نہ ان کے ہیں باوجود علم کے پھر بھی جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں ﴿١٤﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں برا کر رہے ہیں ﴿١٥﴾ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے ﴿١٦﴾

آیت:16 جن دنوں یہ سورت نازل ہوئی اُن دنوں منافقین کا نفاق انتہاء کو پہنچ چکا تھا، رات دِن وہ لوگ یہودیوں کے ساتھ مِل کر اِسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے، اور اِنہیں نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے اس آیتِ کریمہ میں انہیں منافقین کا پردہ فاش کیا گیا ہے کہ وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں اور نہ یہودیوں میں سے ہیں اللہ رب العزت نے سورۃ الحشر میں منافقوں کی اِس حقیقت کو بیان فرمایا ہے، اور

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ
اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ
اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي
الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ
اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ
اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ
اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی
اس میں رہیں گے ﴿۱۷﴾ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ جس
طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے سامنے بھی قسمیں
کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کسی (دلیل) پر ہیں یقین مانو کہ بیشک
وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۸﴾ ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا
دیا ہے یہ شیطانی لشکر ہے کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خسارے والا
ہے ﴿۱۹﴾ بیشک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی
لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بیشک میں اور
میرے پیغمبر غالب رہیں گے یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور اور غالب ہے ﴿۲۱﴾ اللہ تعالیٰ پر
اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت
کرنے والوں سے رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے
بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں یہی لوگ
ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح
سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی
ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ
خدائی لشکر ہے آگاہ رہو بیشک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں ﴿۲۲﴾

کہا ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ﴾ (الحشر:11)

”کیا آپ ﷺ نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کیے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل کھڑے ہوں گے“۔

اور سورۃ النساء میں فرمایا: ﴿مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ﴾ وہ درمیان میں ہی معلق ڈگمگا رہے ہیں اور نہ پورے اُن کی طرف، نہ صحیح طور سے اِن کی طرف۔

آیت:22 علمی افادات:

انسانی فطرت ہے کہ ہر انسان اپنے ہم خیالوں سے دلی انسیت رکھتا ہے اور ہمدردانہ دوستی کا خواہاں ہوتا ہے، جبکہ مخالف سوچ اور نظریات والوں سے لاتعلقی اور دوری چاہتا ہے، اور مذکورہ ہر دو پہلوؤں میں شدت اور گہرائی کے تناسب سے یہ تعلق محبت و جان نثاری میں یا پھر نفرت اور دشمنی میں مزید گہرا ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر وہ محب کیلئے جان قربان کر کے اور دشمن کے خلاف یہی جان لڑا کر خود کو سرفراز سمجھتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اسی فطری اصول کے تحت اہل ایمان کیلئے "الولاء والبراء" دوستی و دشمنی کے معیار کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور اس امر کو مومن کی

﴿ایاتھا ۲۴﴾ ﴿۵۹ سُوۡرَۃُ الۡحَشۡرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۰۱﴾ ﴿رکوعاتھا ۳﴾

سورۃ حشر مدنی ہے اس میں 24 آیات، 3 رکوع ہے

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ①

آسمان اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہ غالب باحکمت ہے ①

پہچان قرار دے دیا ہے کہ اللہ ورسول پر اور روزِ آخرت پر سچا ایمان رکھنے والے اللہ کے دشمنوں اور نافرمان منکرین سے تعلقات اور دوستانہ راہ ورسم بڑھانا گوارہ بھی نہیں کرتے اور زندگی میں اگر یہ تلخ موڑ آ جائے کہ ایک طرف اللہ ورسول پر ایمان اور احکامِ دین کی پاسداری کا معاملہ ہو اور دوسری طرف ان کی راہ میں آڑ بن جانے اور رکاوٹ پیدا کرنے والے اپنے انتہائی قرابتدار حتی کہ ماں باپ، بہن بھائی، آل اولاد، بیوی بچے، اعزاء واقارب، پورا خاندان، قوم قبیلہ اور سارے رشتہ دار بھی کیوں نہ ہوں تو لذتِ ایمانی سے سرشار، دینِ اسلام کے پاسدار، محبتِ الٰہی وطاعت مصطفائی کے عملدار یہ اصحاب ایمان ماسوائے اللہ ورسول ہر ایک کو لات مار دیتے ہیں، ان سے اپنی بیزاری کا اعلان کر دیتے ہیں۔ {إنا براء منكم ومما تعبدون من دون الله} کے شاہکار بن جاتے ہیں، اور [الحب في الله والبغض في الله] کے جگمگاتے مینار ثابت ہوتے ہیں۔ دنیاوی شان وشوکت، مادی دولت وثروت، کسی قسم کی قیادت وسیادت، کوئی وجہ جاہ وجلال، کوئی دھوکہ مال ومنال، کوئی وعدہ منصب وحکومت...... الغرض بڑے سے بڑا لالچ ان سرفروشانِ اسلام کو اللہ کی محبت، رسول اللہ ﷺ سے فدویانہ عقیدت کا سودا نہیں کر سکتا۔ یہ جان لٹا تو سکتے ہیں، کٹوا تو سکتے ہیں لیکن اللہ ورسول کے مقابلے میں کسی سرکش کے آگے جھکا نہیں سکتے۔

کیونکہ ان کی مومنانہ پہچان یہ ہے کہ: {أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ} کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب واذہان میں ایمان کو پیوست وجاگزیں کر دیا ہے، ایمانی لذت ان کے رگ وپے میں سرایت کر چکی ہے، اس کی حلاوت وچاشنی انہیں جیسے سکھ پانے سے ملتی ہے اس سے کہیں زیادہ دکھ جھیل کے راہِ حق میں خطروں سے کھیل کے، اللہ کی راہ میں پیش آنے والے مصائب وآلام برداشت کر کے، اللہ کے دشمنوں سے اعلان براءت وبیزاری کے ذریعہ میسر آتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ایسی مومنانہ شان والوں کے سر رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ کا سہرا سجا کر اُولٰٓـئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ کا لقب عطا فرما کر ان کیلئے ابدی فلاح کا پروانہ جاری فرما دیا یہ اللہ کی جماعت ہے، اور اللہ کی جماعت ہی فلاح یافتہ ہے۔

آیت: 1 نزول: یہ سورت یہود کے ایک قبیلے بنو نظیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اِس لیے اِسے بنو النضیر سورت بھی کہتے ہیں۔ (بخاری سورۃ الحشر تفسیر) مدینہ کے اطراف میں یہودیوں کے تین قبیلے آباد تھے، بنو نظیر، بنو قینقاع، اور بنو قریظہ ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے اِن سے معاہدہ بھی کیا لیکن یہ لوگ در پردہ سازشیں کرتے رہے اور کفار مکہ سے بھی مسلمانوں کے خلاف رابطہ رکھا حتی کہ ایک موقع پر جب آپ ﷺ ان کے پاس گئے ہوئے تھے، بنو نظیر نے رسول اللہ ﷺ پر اوپر سے ایک بھاری پتھر پھینک کر آپ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی، اور جس کی وحی کے ذریعے سے آپ ﷺ کو بروقت اِطلاع کر دی گئی اور آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔ اِن کی عہد شکنی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اِن پر لشکر کشی کی، یہ چند دن اپنے قلعوں میں محصور رہے، بالآخر اِنہوں نے جان بخشی کی صورت میں جلاوطنی پر آمادگی کا اظہار کیا جسے نبی کریم ﷺ نے قبول فرما لیا۔ اسے اول حشر (پہلی بار اجتماع) سے اِس لیے تعبیر کیا کہ یہ اِن کی پہلی جلاوطنی تھی، جو مدینے سے ہوئی، یہاں سے خیبر میں جا کر مقیم ہو گئے، وہاں سے حضرت عمر نے اپنے دور میں انہیں دوبارہ جلاوطن کیا اور شام کی طرف دھکیل دیا، جہاں کہتے ہیں تمام انسانوں کا حشر ہوگا۔ اور وہ وہی تھا کہ نبی کریم ﷺ نے اِن کا محاصرہ کر لیا تھا جو اُن کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔

اِس رعب کی وجہ سے اِنہوں نے جلاوطنی پر آمادگی کا اظہار کیا، ورنہ عبداللہ بن اُبی (رئیس المنافقین) اور دیگر لوگوں نے اِنہیں پیغامات بھیجے تھے کہ تم

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ
حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَ قَذَفَ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ اَيْدِي
الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝٢ وَ لَوْ لَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ
النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ
فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥ وَ مَآ
اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّ لَا
رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٦ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ

وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا تمہارا گمان (بھی) نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود بھی سمجھ رہے تھے کہ ان کے (سنگین) قلعے انہیں اللہ (عذاب) سے بچا لیں گے پس ان پر اللہ کا عذاب ایسی جگہ سے آ پڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا اور وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں اجاڑ رہے تھے اور مسلمان کے ہاتھوں (برباد کروا رہے تھے) پس اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو ۝٢
اور اگر اللہ تعالیٰ نے ان پر جلاوطنی کو مقدر نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً دنیا میں ہی عذاب دیتا اور آخرت میں (تو) ان کے لئے آگ کا عذاب ہے ہی ۝٣ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو بھی اللہ کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی سخت عذاب کرنے والا ہے ۝٤ تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جنہیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان سے تھا اور اس لئے بھی کہ فاسقوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے ۝٥ اور ان کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ہاتھ لگایا ہے جس پر نہ تو تم نے گھوڑے دوڑائے ہیں اور نہ اونٹ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جس پر چاہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ۝٦ بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے

مسلمانوں کے سامنے جھکنا نہیں، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خصوصی وصف عطا فرمایا تھا کہ دشمن ایک مہینے کی مسافت پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرعوب ہو جاتا تھا اِس لیے دہشت اور گھبراہٹ اِن پر طاری ہوگئی اور تمام تر اسباب وسائل کے باوجود اِنہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور صرف یہ شرط مسلمانوں سے منوائی کہ جتنا سامان وہ لاد کر لے جا سکتے ہیں اِنہیں لے جانے کی اجازت ہو، چنانچہ اس اجازت کی وجہ سے اِنہوں نے اپنے گھروں کے دروازے اور شہتیر تک اکھیڑ ڈالے تا کہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں۔

آیت :4 یعنی اللہ کے یہاں پہلے سے ہی اِن کی جلاوطنی لکھی ہوئی نہ ہوتی تو اِس دُنیا میں سخت عذاب سے دوچار کر دیا جاتا جیسا کہ بعد میں ان کے بھائی یہود کے دوسرے قبیلے (بنو قریظہ) کو ایسے ہی عذاب میں مبتلا کیا گیا کہ ان کے جوان مردوں کو قتل کر دیا گیا، دوسروں کو قیدی بنا لیا گیا، اور اُن کا مال مسلمانوں کے لیے غنیمت بنا دیا گیا۔

آیت :6 بنو نضیر کا یہ علاقہ، جو مسلمانوں کے قبضے میں آیا، مدینے سے ٣، ٤ میل کے فاصلے پر تھا، پس مسلمانوں کو اِس کے لیے لمبا سفر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ یعنی اِس میں مسلمانوں کو اونٹ اور گھوڑے دوڑانے نہیں پڑے اور لڑنے کی نوبت بھی نہیں آئی اور صلح کے ذریعے سے یہ علاقہ فتح ہو گیا، یعنی اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر لڑے ان پر غالب فرما دیا جو مال باقاعدہ لڑائی اور غلبہ حاصل کرنے کے بعد ملے وہ غنیمت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ 5 حصے کیے جائیں۔ چار حصے مجاہدین اور پانچواں حصہ اللہ کے رسول کے لیے یعنی مسلمانوں کے بیت المال کے لیے

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ
کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۸ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ
الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ
صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ
بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۹
وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۱۰ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا
یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَئِنْ

اور رسول کا اور قرابت والوں کا اور یتیموں مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ تمہارے دولت مندوں کے ہاتھ میں ہی یہ مال گردش کرتا نہ رہ جائے اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے ۷ (فیٔ کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں ۸ اور (ان کے لئے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے ۹ اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے ۱۰ کیا تو نے منافقوں کو نہ دیکھا؟ کہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تم جلاوطن کئے گئے تو ضرور بالضرور ہم تمہارے

ہے۔حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے لیے سال بھر کا خرچ وصول فرماتے اور باقی مال جنگی ہتھیار خریدنے میں اور جہاد کی تیاری میں صرف فرمادیتے۔(بخاری تفسیر سورۃ الحشر)

آیت 7: صحیح حدیث میں ایک واقعہ آتا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود نے ایک مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر لعنت بھیجتا ہے جو گودے اور جو گدوائے جو اپنی پیشانی کے بال نوچے اور خوب صورتی کے لیے اپنے سامنے والے دانتوں کی کشادگی کرے ایک عورت کو یہ بات پہنچی تو حضرت ابن مسعود کے پاس آئی اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورت پر لعنت بھیجی ہے، انہوں نے فرمایا ہاں صحیح ہے جن پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور جو اللہ کی کتاب میں بھی ہے میں ان پر لعنت کیوں نہ بھیجوں؟ اس عورت نے کہا مجھے تو سارے قرآن میں یہ لعنت نظر نہیں آئی آپ نے فرمایا سمجھ کر پڑھتی تو پالیتی کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔ **وَمَآ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا** عورت نے کہا ہاں یہ آیت تو ہے آپ نے فرمایا بس اللہ کے رسول ﷺ نے ان چیزوں سے منع فرمایا ہے جو عورتیں کرتی ہیں۔(صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الحشر)

یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول ﷺ کے حکم کو عین اللہ کا حکم قرار دیا۔(مذکورہ آیت سے استدلال کرتے ہوئے)۔

اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ
قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ
اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ
نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ
بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ۚ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا
ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ۚ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ
قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ
فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ۧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ
اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ
وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ

ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے بارے میں ہم کبھی بھی کسی کی بات نہ مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی جائے گی تو بخدا ہم تمہاری مدد کریں گے، لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ قطعاً جھوٹے ہیں ﴿۱۱﴾ اگر وہ جلاوطن کئے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد بھی نہ کریں گے اور اگر (بالفرض) مدد پر آ بھی گئے تو پیٹھ پھیر کر (بھاگ کھڑے) ہوں پھر مدینہ نہ جائیں گے ﴿۱۲﴾ (مسلمانو! یقین مانو) کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں بہ نسبت اللہ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے، یہ اس لئے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں ﴿۱۳﴾ یہ سب ملکر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں اس لئے یہ بے عقل لوگ ہیں ﴿۱۴﴾ ان لوگوں کی طرح جو ان سے کچھ ہی پہلے گزرے ہیں جنہوں نے اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور جن کے لئے المناک عذاب (تیار) ہے ﴿۱۵﴾ شیطان کی طرح کہ اس نے انسان سے کہا کفر کر، جب کفر کر چکا تو کہنے لگا میں تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں ﴿۱۶﴾ پس دونوں کا انجام یہ ہوا کہ آتش (دوزخ) میں ہمیشہ کے لئے گئے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ﴿۱۷﴾ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے ﴿۱۸﴾ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ (کے احکام) کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں ﴿۱۹﴾ اہل نار اور اہل جنت (باہم) برابر نہیں جو اہل جنت میں ہیں وہی کامیاب ہیں (جو اہل نار ہیں وہ ناکام) ہیں ﴿۲۰﴾ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو دیکھتا کہ خوف الٰہی سے وہ پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں ﴿۲۱﴾ وہی

آیت: 21 اگر ہم پہاڑوں کو قرآن کی عظمت وجلال کا ادراک دے دیتے اور انہیں اس میں موجود اوامر ونواہی کا پابند بنا دیتے تو وہ اللہ کی عظمت و کبریائی کے لیے ہر دم جھکے رہتے اور اس کی شدت خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے، لیکن انسان اپنی حقیقت کو فراموش کر گیا ہے کہ وہ منی کے ایک حقیر قطرہ سے پیدا کیا گیا ہے اور وہ اللہ کی قدرت کے سامنے نہایت کمزور ناتواں ہے، اور تکبر اور غرور میں مبتلا ہو گیا ہے، اس لیے اس کا دل

اَللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾ ع

اٰیاتها ١٣ | ٦٠ سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِیَّةٌ ٩١ | رکوعاتها ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ
الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ
جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۗ
وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ
ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱﴾ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے
والا ﴿۲۲﴾ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب
عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک
ہے اللہ ان چیزوں سے جنہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں ﴿۲۳﴾ وہی ہے اللہ پیدا
کرنے والا وجود بخشنے والا صورت بنانے والا، اسی کے لئے نہایت اچھے نام ہیں
ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی
غالب حکمت والا ہے ﴿۲۴﴾

سورۃ ممتحنہ مدنی ہے اس میں 13 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ
بناؤ تم دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے
پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں، پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی محض اس وجہ سے جلا وطن
کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو اگر تم میری راہ میں جہاد کے لئے
اور میری رضامندی کی طلب میں نکلتے ہو (تو ان سے دوستیاں نہ کرو ان کے
پاس محبت کا پیغام پوشیدہ بھیجتے ہو اور مجھے خوب معلوم ہے جو تم نے چھپایا وہ بھی جو
تم نے ظاہر کیا، تم میں سے جو بھی اس کام کو کرے گا وہ یقیناً راہ راست سے بہک
جائے گا ﴿۱﴾ اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے (کھلے) دشمن ہو جائیں اور

سخت ہو گیا ہے، تو اللہ نے اس پر رحم کرتے ہوئے پہاڑ کی مذکورہ بالا مثال دی ہے تا کہ اس میں غور کر کے اپنی حالت بدلے کبر سے باز آجائے اور اللہ کی کبریائی کا تصور کر کے اس سے ہر دم خائف رہے۔

آیت: 1 کفار مکہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان حدیبیہ میں جو معاہدہ ہوا تھا اہلِ مکہ نے اِس کی خلاف ورزی کی۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مسلمانوں کو خفیہ طور پر لڑائی کی تیاری کا حکم دے دیا، حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ایک مہاجر بدری صحابی تھے جن کی قریش کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں تھی، لیکن اِن کے بیوی بچے مکے ہی میں تھے، انہوں نے سوچا کہ میں قریش مکہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگی تیاریوں کی اطلاع کر دوں تا کہ اِس احسان کے بدلے میں کفار مکہ میرے بال بچوں کا خیال رکھیں۔ انہوں نے ایک عورت کے ذریعہ سے یہ پیغام تحریری طور پر اہلِ مکہ کو روانہ کر دیا۔ جس کی اِطلاع بذریعہ وحی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی۔ چُنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت مقداد اور حضرت زبیر کو فرمایا کہ" جاؤ روضہ خاخ پر ایک عورت ہوگی جو مکہ جارہی ہوگی، اس کے پاس ایک رقعہ ہے، وہ لے آؤ چنانچہ وہ حضرات گئے اور اُس سے رقعہ لے آئے جو اِس نے سر کے بالوں میں چھپا رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حاطب سے پوچھا۔ یہ تم نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا میں نے یہ کام کفر وارتداد کی بنا پر نہیں کیا بلکہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ دیگر مہاجرین کے رشتہ دار مکہ میں موجود ہیں اِن کے بال بچوں کی حفاظت کرتے ہیں میرا وہاں کوئی رشتہ دار نہیں ہے۔ تو

يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ
تَكْفُرُوْنَ ۝٢ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣ قَدْ
كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ
كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى
تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ
وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ
اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٤ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٥ لَقَدْ
كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ
الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦ عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ
قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨

برائی کے ساتھ تم پر دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے)
چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ ۝٢ تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں، اور اولاد
تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کردے گا
اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے ۝٣ مسلمانو! تمہارے لئے
حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے جب کہ ان سب
نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت
کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب
تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لئے بغض وعداوت
ظاہر ہوگئی لیکن ابراہیم کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے
لئے استغفار ضرور کروں گا اور تمہارے لئے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ
بھی نہیں اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے اور تیری ہی طرف
رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے، ۝٤ اے ہمارے رب! تو ہمیں
کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور اے ہمارے پالنے والے ہماری خطاؤں کو
بخش دے، بیشک تو ہی غالب، حکمت والا ہے ۝٥ یقیناً تمہارے لئے ان میں
اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی اور قیامت
کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل
بے نیاز ہے اور سزاوار حمد وثنا ہے ۝٦ کیا عجب کہ عنقریب ہی اللہ تعالیٰ تم میں اور
تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کردے اللہ کو سب قدرتیں ہیں اور اللہ (بڑا) غفور
رحیم ہے ۝٧ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلا
وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے
اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۝٨

میں نے یہ سوچا کہ میں اہلِ مکہ کو کچھ اطلاع کردوں تاکہ وہ میرے احسان مند رہیں اور میرے بچوں کی حفاظت کریں۔ آپ ﷺ نے اِن کی سچائی کی وجہ سے کچھ نہیں کہا، حتی کہ اللہ نے تنبیہ کے طور پر یہ آیت نازل فرمادی، تاکہ آئندہ کوئی مومن کسی کافر کے ساتھ اِس قسم کا تعلق قائم نہ کرے۔ (بخاری تفسیر سورۃ الممتحنہ، مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

آیت:4 کفار ومشرکین سے براءت کا اعلان کیا گیا ہے۔

آیت:7 یعنی ایسے کافروں سے احسان اور انصاف کا معاملہ کرنا ممنوع نہیں جیسے حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی مشرکہ ماں کی بابت صلہ رحمی یعنی حسنِ سلوک کرنے کا پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ (مسلم بخاری)

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ
دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ
الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ
عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ
لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَ
لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَ
لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ
اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝١٠ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ
يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَ
لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ
وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں کی محبت سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین
کے بارے میں لڑائیاں لڑیں اور تمہیں دیس سے نکال دیا اور دیس سے نکال
دینے والوں کی مدد کی جو لوگ ایسے کفار سے محبت کریں وہ (قطعاً) ظالم ہیں ۝٩
اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم
ان کا امتحان لو دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن
اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو،
یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں اور جو خرچ ان
کافروں کا ہوا ہو وہ انہیں ادا کردو ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے
نکاح کر لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں
نہ رکھو اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں اور جو کچھ ان کافروں نے
خرچ کیا ہو وہ بھی مانگ لیں یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو تمہارے درمیان کر رہا ہے اللہ
تعالیٰ بڑے علم (اور) حکمت والا ہے ۝١٠ اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے
ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے پھر تم اس کے بدلے کا
وقت مل جائے تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر
ادا کر دو، اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ۝١١ اے
پیغمبر! جب مسلمان عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں
گی، اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے
ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری بے حکمی نہ کریں
گی تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب
کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور معاف کرنے والا ہے ۝١٢ اے مسلمانو!

آیت 12: اِس آیت کریمہ کو بیعت النساء والی آیت کہتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے وقت اپنے رسول اللہ ﷺ کو عورتوں سے بیعت لینے کی اجازت دی ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے صفا پہاڑی پر بیٹھ کر اِن عورتوں سے بیعت لی جو آپ ﷺ کے پاس جوق در جوق آ کر اِسلام میں داخل ہو رہی تھیں۔ بخاری، ترمذی اور دیگر محدثین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مسلمان عورتیں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں، آپ ﷺ اِن کے ایمان کا امتحان لیتے تھے اور جب آپ ﷺ کو ان کے امتحان کی طرف سے اطمینان ہو جاتا تھا تو ان سے کہتے کہ میں نے تم سے بات کے ذریعے بیعت لے لی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کا ہاتھ کسی بیعت کرنے والی عورت سے مس نہیں ہوتا تھا، آپ ﷺ اُن سے زبانی بیعت لیتے تھے اور کہتے تھے میں نے تم سے بیعت لے لی۔

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۞۱۳

تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے کہ مردہ اہل قبر سے کافر نا امید ہیں ۞۱۳

اٰيَاتُهَا ۱۴ — ۶۱ سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۹ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ صف مدنی ہے اس میں 14 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۞۳ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۞۴ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۞۵ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞۷ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ

زمین و آسمان کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے ۞۱ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ۞۲ تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے ۞۳ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں ۞۴ اور (یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستا رہے ہو حالانکہ تمہیں (بخوبی) معلوم ہے کہ میں تمہاری جانب اللہ کا رسول ہوں پس جب وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ نے انکے دلوں کو (اور) ٹیڑھا کر دیا اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا ۞۵ اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے میری قوم، بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے پھر جب وہ انکے پاس کھلی دلیلیں لائے تو کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے ۞۶ اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ۞۷ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا

آیت: 1 زمانۂ نزول: ماوردی نے لکھا ہے کہ یہ سورت تمام مفسرین کے نزدیک مدنی ہے اور اس کی قوی دلیل اس کی آیتیں ہیں جن میں مسلمانوں کو اللہ کی راہ پر جہاد کرنے کے لیے ابھارہ گیا ہے اور معلوم ہے کہ جہاد مدنی دور میں شروع ہوا تھا۔

اس کے شانِ نزول میں آتا ہے کہ کچھ صحابہ آپس میں بیٹھے کہہ رہے تھے کہ اللہ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے چاہیے تاکہ اُن پر عمل کیا جا سکے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر پوچھنے کی جرات کوئی نہیں کر رہا تھا اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمادی۔ (مسند احمد 4525 وسنن ترمذی تفسیر سورۃ الصّف)

انجیل یوحنا، باب (۱۴) میں آیا ہے میں باپ سے طلب کروں گا وہ تمہیں ایک (فارقلیط) دے گا صاحب اظہار الحق نے لکھا ہے کہ فارقلیط کے معنی محمد یا احمد ہے۔

انجیل یوحنا باس: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ جمیل صریح عبارتوں میں آیا ہے اور کہا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہوں گے۔

وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝۱۰ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۱

ہے گو کافر برا مانیں ۝۸ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے
کر بھیجا تا کہ اسے اور تمام مذاہب پر غالب کردے اگرچہ مشرکین ناخوش ہوں ۝۹
اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے
بچالے ۝۱۰ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال
اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم میں ہو ۝۱۱

آیت:10 علمی افادات:

ایسی تجارت کہ جس میں یقینی نفع ہی نفع ہے اور اس میں کسی قسم کے خسارے کا اندیشہ تک بھی نہیں...... وہ ہے اللہ اور اس کے مومن بندے کے درمیان ایک عملی معاہدہ: وہ یہ ہے کہ بندہ مومن دو کام کریگا۔ ⊙ اللہ پر ایمان ⊙ جہاد فی سبیل اللہ

جبکہ اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے بخشش، آخرت میں جنت میں اعلیٰ مقام، اور دنیا میں نصر من اللہ وفتح قریب کا وعدہ بطور صلہ عطا فرمائے گا۔

⊙ اللہ پر ایمان کی وضاحت:

انسان اکیلے اللہ تعالیٰ کو ہی خالق کل، مالک کل، رازق کل، قادر مطلق، منزل کتب و مرسل پیغمبراں، مصرف الامور، مدبر کائنات اور ہر چھوٹی بڑی شیئے کا اکیلا مالک، عالم الغیب والشہادۃ مانے اس کی کسی صفت حسنہ میں کسی کو بھی شریک نہ کرے اسی طرح انسان ''لا الہ الا اللہ'' کی روشنی میں ہمہ قسم لسانی، بدنی اور مالی عبادات کو صرف ایک اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرے، قیام، رکوع، سجود، تشہد، دعاء والتجاء، خشوع وتضرع، انابت ولجاجت، خوف ورجاء۔

اسی طرح قربانی، نذر ونیاز، انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ اپنی زندگی اور موت کو صرف اکیلے اللہ کیلئے خاص رکھے اور کسی بھی قسم کی عبادت میں غیر اللہ کا اس کے عمل میں کوئی حصہ نہ ہو اور ساتھ ہی اس ذات کی صفات ذاتیہ، صفات فعلیہ اور اسماء حسنی پر بلا تاویل وتحریف، بلا کم وکاست، عین اس کی منشاء کے مطابق اس کے شایان شان صفات کمال وجلال پر کامل ایمان رکھتا ہو۔ اس طرح اس کا اللہ پر ایمان قابل قبول ہونے کے درجے پر فائز ہوسکتا ہے۔

⊙ جہاد فی سبیل اللہ:

مومنوں کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ اپنی ذات، اپنی املاک کو اللہ کے راستے میں کھپا دے جہاد مع النفس میں کامیابی کے ذریعے جہاد بالمال اور پھر فی سبیل اللہ عملی جہاد میں اپنا کردار ادا کر کے (صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ) کی تصویر بن جائے۔ نتیجہ نکلا کہ:

- ⊙ کامیاب ترین عمل تجارت اللہ پر ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ ہے
- ⊙ ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ دنیا کے تمام متاع اور اموال وأنفس سے قیمتی ہے۔
- ⊙ ایمان وجہاد کا حقیقی ثمر آخرت میں گناہوں کی بخشش اور حصول جنت ہے۔
- ⊙ ایمان وجہاد کا دنیاوی فائدہ (نصر من اللہ وفتح قریب) ہے۔

آیت: 11 اِس عمل (یعنی ایمان اور جہاد) کو تجارت سے تعبیر کیا، اس لیے کہ اس میں بھی تجارت کی طرح نفع ہوگا، اور وہ نفع کیا ہے؟ جنت میں داخلہ، جہنم سے نجات۔ اس سے بڑا نفع اور کیا ہوگا؟ اس بات کو دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمایا ہے:

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۟ۙ۱۲ وَ اُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۳
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ
اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ كَفَرَتْ
طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۱۴ ع

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۱۲ اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے، ایمانداروں کو خوشخبری دے دو ۱۳ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی پس وہ غالب آ گئے ۱۴

اٰيَاتُهَا ۱۱ ۝ ۶۲ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۰ ۝ رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ جمعہ مدنی ہے اس میں 11 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۱ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

(ساری چیزیں) جو آسمان اور زمین میں ہیں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (جو) بادشاہ نہایت پاک (ہے) غالب و باحکمت ہے ۱ وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (التوبة:111)

”اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کا سودا جنت کے بدلے میں کرلیا ہے“۔

آیت:13 ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد:7)

”یعنی جب تم اس کی راہ میں لڑو گے اور اُس کے دین کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہیں فتح ونصرت سے نوازے گا“۔

﴿وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (آل عمران:139)

”اور تم ہی سربلند ہو گے، اگر تم مومن ہو“

آگے اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے دین کی نصرت کی مزید ترغیب دے رہا ہے۔

صاحبِ محاسن التنزیل لکھتے ہیں: آیت (13) کی دلیل ہے کہ یہ سورت فتح مکہ سے کچھ ہی دن قبل نازل ہوئی تھی، مقصود مومنوں کو اِن کے دشمنوں کے خلاف قتال پر ابھارنا ان کی ہمت افزائی کرنا اور میدان جہاد میں ثابت قدم رہنے کی نصیحت کرنی تھی۔ اسی لیے آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے کہا آپ مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے کہ اللہ نے اِن سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔

آیت:1 نام: آیت (۹) ﴿اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ سے ماخوذ ہے۔

مسلم، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور المنافقون کی تلاوت کرتے تھے۔

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ
اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ
لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَ
لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ
ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ

جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب
اور حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے ﴿۲﴾ اور دوسروں
کے لئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے وہی غالب با حکمت
ہے ﴿۳﴾ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے اپنا فضل دے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل
کا مالک ہے ﴿۴﴾ جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس
پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو اللہ
کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بری مثال ہے اور اللہ (ایسی) ظالم قوم کو
ہدایت نہیں دیتا ﴿۵﴾ کہہ دیجئے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے
دوست ہو دوسرے لوگوں کے سوا تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو ﴿۶﴾ یہ کبھی بھی
موت کی تمنا نہ کریں گے بوجہ ان اعمال کے جو اپنے آگے اپنے ہاتھوں بھیج رکھے
ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ﴿۷﴾ کہہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے
پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے
(اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کئے ہوئے تمام کام بتلا
دے گا ﴿۸﴾ اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے

آیت:2 اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اُن عربوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا جو عہد رسالت میں موجود تھے اور عربوں کے لیے بھی جو صحابہ کرام کے بعد قیامت تک پیدا ہوں گے۔

آیت:3 بعض مفسرین نے (وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ) سے مراد اہلِ عجم لیا ہے جو اسلام میں داخل ہوئے اور قیامت تک داخل ہوتے رہیں گے اور کہا کہ عجمی مسلمان اگرچہ عرب نہیں تھے، لیکن اسلام لانے کے بعد انہی میں سے ہو گئے اور ایک امت بن گئے اللہ نے سورۃ التوبہ میں فرمایا:

﴿وَالۡمُؤۡمِنُونَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ﴾(التوبة:71)

”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں“۔

امام احمد رحمہ اللہ، بخاری و مسلم وغیرہم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ سورۃ الجمعہ نازل ہوئی آپ ﷺ نے جب لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور ﴿وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡ﴾ تک پہنچے تو ایک صحابی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون لوگ ہیں جو اب تک ہم سے نہیں ملے ہیں، تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کے جسم پر رکھ کر فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا، تو اُسے اِس کی قوم کے کچھ لوگ پالیں گے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں یہ آیت دلیل ہے کہ یہ سورت مدنی ہے اور رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩
وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ
مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪ ع

اٰياتها ١١ | ٦٣ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ١٠٤ | ركوعاتها ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① ج

توتم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ⑨ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو ⑩ جب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آ جائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے ⑪

سورۃ منافقون مدنی ہے اس میں 11 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں ①

آیت:9 یہ اذان کس طرح دی جائے اس کے الفاظ کیا ہوں؟ یہ قرآن کریم میں کہیں نہیں ہے البتہ حدیث میں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے بغیر قرآن کو نہ سمجھنا ممکن ہے، نہ اس پر عمل کرنا۔ جمعہ کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس دِن اللہ تعالیٰ ہر چیز کی پیدائش سے فارغ ہو گیا تھا، یوں گویا تمام مخلوقات کا اس دن اجتماع ہو گیا، یا نماز کے لیے لوگوں کا اجتماع کیا جاتا ہے اس بنا پر کہتے ہیں۔ (فتح القدیر)

فَاسْعَوْا کا مطلب یہ نہیں کہ دوڑ کر آؤ، بلکہ یہ ہے اذان کے فوراً بعد آ جاؤ اور کاروبار بند کر دو۔ کیوں کہ نماز کے لیے دوڑ کر آنا ممنوع ہے، وقار اور سکینت کے ساتھ آنے کی تاکید کی ہے۔ صحیح بخاری، کتاب اذان، صحیح مسلم، کتاب المساجد) اذان سے دوسری اذان مراد ہے، کیوں کہ عہدِ رسالت میں صرف ایک ہی اذان ہوتی تھی، جب آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو جاتے، اسی لیے اسی اذان نبوی پر اکتفا بہتر ہے۔ (فتح القدیر)

آیت:11 اِس آیتِ کریمہ کے سببِ نزول کے بارے میں بخاری و مسلم وغیرہم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے ایک بار نبی کریم ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے ایک تجارتی قافلہ کھانے پینے کی چیزیں لے کر مدینہ پہنچا صحابہ کرام کو جب خبر ہوئی تو ایک ایک کر کے مسجد سے باہر جانے لگے، یہاں تک کہ صرف بارہ آدمی رہ گئے جن میں اور ابو بکر و عمر بھی تھے، تو یہ آیت نازل ہوئی قافلہ کی آمد کے بعد صحابہ کرام سے جو غلطی ہوئی اسی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں عتاب فرمایا کہ جب یہ لوگ کوئی تجارتی قافلہ یا سامانِ لہو و لعب دیکھ لیتے ہیں تو تیزی سے اُس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ ﷺ کو منبر پر کھڑا تنہا چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ انہیں بتا دیجیے کہ آپ کا خطبہ سننے اور مستفید ہونے کا جو اجر و ثواب ہے، وہ لہو و لعب اور تجارتی نفع سے زیادہ بہتر ہے اور آپ ﷺ یہ بھی بتا دیجیے کہ اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اس لیے انہیں اس خیر و برکت کے حصول کے لیے کوشش کرنی چاہیے جو اللہ کے پاس ہے۔ اور روزی کا معاملہ اللہ کے حوالے کر دینا چاہیے۔

آیت:1 منافقین سے مراد عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی ہیں۔ یہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو قسمیں کھا کھا کر کہتے آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں غزوۃ بنی المصطلق میں ایک مہاجر اور ایک انصاری کا جھگڑا ہو گیا، دونوں نے اپنی اپنی حمایت کے لیے ایک مہاجر اور ایک انصار کو پکارا، جس پر عبداللہ بن ابی (منافق) نے انصار سے کہا کہ تم نے مہاجرین کی مدد کی اور اُن کو اپنے ساتھ رکھا اب دیکھ لو اس کا نتیجہ سامنے آ رہا ہے۔ یہ اب تمہارا کھا کر تم ہی پر غدار ہیں ان کا علاج یہ ہے کہ ان پر خرچ کرنا بند کر دو یہ اپنے آپ تتر بتر ہو جائیں گے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٣ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ
اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ
كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ۝٤ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا
رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٥ سَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا
تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ
لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ
الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ
اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ
مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ
اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے پس اللہ کی راہ سے رک گئے بیشک
برا ہے وہ کام جو یہ کر رہے ہیں ۝٢ یہ اس سب اسلئے ہے کہ یہ ایمان لا کر پھر
کافر ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے اب یہ نہیں سمجھتے ۝٣ جب
آپ انہیں دیکھ لیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں یہ جب باتیں
کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر (اپنا) کان لگائیں گویا کہ یہ لکڑیاں ہیں
اور دیوار کے سہارے لگائی ہوئی ہیں ہر سخت آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی
حقیقی دشمن ہیں ان سے بچو اللہ انہیں غارت کرے کہاں سے پھرے جاتے
ہیں ۝٤ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے اللہ کے رسول
استغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے
ہوئے رک جاتے ہیں ۝٥ ان کے حق میں آپکا استغفار کرنا اور نہ کرنا دونوں
برابر ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بیشک اللہ تعالیٰ (ایسے) نافرمان
لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا، ۝٦ یہی وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ کے
پاس ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں اور آسمان و
زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں لیکن یہ منافق بے سمجھ ہیں ۝٧ یہ کہتے
ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینے جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت
والے کو نکال دے گا سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول
کے لئے اور ایمانداروں کے لئے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں ۝٨ اے
مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں
اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں ۝٩ اور جو کچھ ہم نے تمہیں
دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں
سے کسی کو موت آ جائے تو کہنے لگے اے میرے پروردگار مجھے تو تھوڑی دیر کی
مہلت کیوں نہیں دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں ہو جاؤں ۝١٠

آیت: 8 نیز اس سے یہ بھی کہا کہ ہم جو عزت والے ہیں) اِن ذلیلوں (مہاجروں) کو مدینے سے نکال دیں گے۔ حضرت زید بن ارقم نے یہ خبیث کلمے سن لیے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آ کر بتلا دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کو بلا کر پوچھا تو اُس نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر زید بن ارقم کو سخت ملال ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن ارقم کی صداقت کے اظہار کے لیے سورہ منافقون نازل فرما دی جس میں عبداللہ بن ابی کے کردار کو پوری طرح طشت از بام کر دیا گیا۔ (صحیح بخاری، تفسیر منافقون)

مطلب یہ ہے کہ مہاجرین کا رازق اللہ ہے اس لیے کہ رزق کے خزانے اسی کے پاس ہیں، وہ جس کو جتنا چاہے دے اور جسے چاہے روک لے۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

آياتها ۱۸ ۶۴ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۸ ركوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ
الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ
كَافِرٌ وَّ مِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَ اِلَيْهِ
الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ
مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ
يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۶﴾

اور جب کسی کا مقررہ وقت آ جاتا ہے پھر اسے اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بخوبی باخبر ہے ﴿۱۱﴾

سورۃ تغابن مدنی ہے اس میں 18 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

(تمام چیزیں) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱﴾ اسی نے تمہیں پیدا کیا سو تم میں سے بعضے تو کافر ہیں اور بعض ایماندار ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہا ہے ﴿۲﴾ اسی نے آسمانوں کو اور زمین کو عدل وحکمت سے پیدا کیا اسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ﴿۳﴾ وہ آسمان وزمین کی ہر ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپاؤ اور ظاہر کرو وہ (سب کو) جانتا ہے اللہ تو سینوں کی باتوں تک کو جاننے والا ہے ﴿۴﴾ کیا تمہارے پاس اس سے پہلے کے کافروں کی خبر نہیں پہنچی؟ جنہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھ لیا اور جن کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۵﴾ یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کرے گا پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بے نیازی کی اور اللہ تو ہے بے نیاز سب خوبیوں والا ﴿۶﴾

آیت:1 وہ شہنشاہ دو جہاں ہے، آسمانوں اور زمین میں اس کے سوا کسی کا حکم نہیں چلتا، تمام تعریفوں کا وہی حقدار ہے اور اس کی طاقت اور قدرت لامحدود ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت:2 آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگوں اللہ تمہارے اعمال سے اچھی طرح باخبر ہے ایک ذرہ بھی اس سے مخفی نہیں ہے اور وہ ضرور تمہارے اُن اعمال کے مطابق بدلہ دے گا۔

آیت:3 اسی طرح اللہ رب العالمین نے سورۃ غافر میں فرمایا:

﴿وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ﴾ **(الغافر:64)**

”اور تمہاری شکل وصورت بنائی، تو تمہیں بہت ہی اچھی صورت عطا کی اور بطور روزی تمہیں عمدہ روزی دی“۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کو خوبصورت بنایا ہے، جیسے سورۃ التین میں چار قسمیں اٹھا کر فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ﴾ (التین:4) ”ہم نے انسان کو سب سے اچھی شکل وصورت میں پیدا کیا ہے“۔ آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہر صورت قیامت کے دن سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے جہاں وہ انہیں ان کے ایمان اور کفر اور اچھے بُرے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اس لیے بندوں کو چاہیے کہ وہ اپنا باطن بُرے اخلاق سے پاک رکھیں اور اُن اخلاقِ حسنہ کو اپنائیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸
يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ۝۱۱ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۲ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ
وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا
وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۴ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۱۵ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ
اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ
نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۶ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۱۷ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۸

ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے آپ کہہ دیجئے
کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا اس کی
خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بلکہ آسان ہے (۷) سو تم اللہ پر اور اس کے رسول
پر اور اس کے نور پر جسے ہم نے نازل فرمایا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تعالیٰ
تمہارے ہر عمل پر باخبر ہے (۸) جس دن تم سب کو اس جمع ہونے کے دن جمع
کرے گا وہی دن ہے ہار جیت کا اور جو شخص اللہ پر ایمان لا کر نیک عمل
کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے جنتوں میں داخل
کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی
بہت بڑی کامیابی ہے (۹) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا
وہی (سب) جہنمی ہیں (جو) جہنم میں ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت برا ٹھکانا
ہے (۱۰) کوئی مصیبت اللہ کے بغیر نہیں پہنچ سکتی جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس
کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے (۱۱) لوگو) اللہ کا
کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو پس اگر تم اعراض کرو تو ہمارے رسول کے ذمے
صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے (۱۲) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور
مومنوں کو اللہ ہی پر توکل رکھنا چاہیئے (۱۳) اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں
اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف
کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے
(۱۴) تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ
کے پاس ہے (۱۵) پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور
مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خیرات کرتے رہو جو تمہارے لئے بہتر ہے
جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے (۱۶) اگر تم اللہ کو
اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے بڑھاتا
جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بڑا قدردان اور بڑا برد
بار ہے (۱۷) وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا (ہے) (۱۸)

آیت:14 وَإِن تَعْفُواْ وَتَصْفَحُواْ: جس میں درگزر کا طریقہ اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اس کے لیے اللہ بڑا عفو درگزر کرنے والا ہے اور عفو درگزر کرنے والے کو پسند کرتا ہے اور اس کے بدلے میں اجر عظیم عطا کرتا ہے۔

ایاتها ۱۲ ۶۵ سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۹ رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

سورۃ طلاق مدنی ہے اس میں 12 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اے نبی! (اپنی امت سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں انہیں طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، نہ تم انہیں ان کے گھر سے نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے ①

آیت: 1 اس آیت میں دوبارہ طلاق کا لفظ آیا ہے، اور پوری سورت کا موضوع طلاق کے احکام ہیں اس لیے اس کا نام سورۃ طلاق رکھ دیا گیا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اسے چھوٹی سورت النساء بھی کہا ہے۔

ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی، تو وہ اپنے والدین کے پاس چلی گئیں تب یہ آیت نازل ہوئی اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ وہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس لے لیں، اس لیے کہ وہ روزہ دار اور تہجد گزار ہیں اور جنت میں آپ ﷺ کی بیویوں میں سے ہوں گی۔

امام ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳۳۶/۴) میں لکھا ہے کہ حدیث کو بزار اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور ابویعلی کی سند کے رواۃ صحیح بخاری کے رواۃ ہیں۔

اس میں طلاق دینے کا طریقہ اور وقت بتلایا ہے لِعِدَّتِهِنَّ میں لام توقیت کے لیے ہے۔ یعنی الاول۔ یا لاستقبال عِدَّتِهِنَّ (عدت کے آغاز میں) طلاق دو۔ یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس سے ہم بستری کے بغیر طلاق دو حالت طہر اس کی عدت کا آغاز ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ حیض کی حالت میں یا طہر میں ہم بستری کرنے کے بعد طلاق دینا غلط طریقہ ہے۔

اس کو علماء طلاق بدعی سے اور پہلے (صحیح) طریقے کو طلاق سنت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اِس کی تائید اِس حدیث سے ہوتی ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو نبی کریم ﷺ غضبناک ہوئے اور انہیں اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حالت طہر میں طلاق دینا اور اس کے لیے آپ ﷺ نے اسی آیت سے استدلال فرمایا۔ (صحیح بخاری کتاب طلاق)

تاہم حیض میں دی گئی طلاق بھی، باوجود بدعی ہونے کے واقع ہو جائے گی محدثین اور جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں البتہ امام ابن قیم اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ طلاق بدعی کے وقوع کے قائل نہیں ہیں یعنی احکام مذکورہ، اللہ کی حدیث ہیں، جن سے تجاوز خود اپنے آپ پر ہی ظلم کرنا ہے کیوں کہ اس کے دینی و دنیوی نقصان خود تجاوز کرنے والے کو ہی بھگتنے پڑیں گے۔

یعنی فرد کے دل میں مطلقہ عورت کی رغبت پیدا کر دے اور وہ رجوع کرنے پر آمادہ ہو جائے جیسا کہ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد خاوند کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس لیے بعض مفسرین کی رائے ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف ایک طلاق دینے کی تلقین کی ہے اور بیک وقت تین 3 طلاق دینے سے منع فرمایا ہے کیوں کہ اگر وہ ایک وقت میں تین طلاقیں دے دے (اور شریعت اسے جائز کر کے نافذ کر دے) تو پھر یہ کہنا بے فائدہ ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ کوئی نئی بات پیدا کر دے۔ (فتح القدیر)

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ
لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ وَّ يَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۳
وَ الّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ
ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ الّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ
يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝۴
ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
وَ يُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ
لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ
فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ

پس جب یہ عورتیں اپنی عدت کرنے کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں یا تو قاعدہ کے مطابق اپنے نکاح میں رہنے دو یا دستور کے مطابق انہیں الگ کر دو اور آپس میں سے دو عادل شخصوں کو گواہ کرلو اور اللہ کی رضامندی کے لئے ٹھیک ٹھیک گواہی دو یہی ہے وہ جس کی نصیحت اسے کی جاتی ہے اور جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ۝۲ اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ۝۳ تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں حیض سے ناامید ہوگئی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنہیں حیض آنا شروع نہ ہوا ہو اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا ۝۴ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ مٹا دے گا اور اسے بڑا بھاری اجر دے گا ۝۵ تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی ۝۶ کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے

آیت:6 اسی سے امام احمد اور دیگر بعض علماء نے یہ استدلال بھی کیا ہے کہ رہائش اور نفقہ کی جو تاکید کی گئی ہے۔ وہ اِن عورتوں کے لیے ہے۔ جن کو ان کے خاوندوں نے پہلی بار یا دوسری بار طلاق دی ہو کیوں کہ اس میں خاوند کا حق برقرار رہتا ہے اور جن عورتوں کو مختلف اوقات میں دو طلاقیں مِل چکی ہوں۔ تو تیسری طلاق اس کے لیے طلاق بتّہ یا بائنہ ہے اس کا سکنی (رہائش) اور نفقہ خاوند کے ذمہ نہیں ہے۔ اِس کو فوراً خاوند کے مکان سے دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے گا کیوں کہ خاونداب اِس سے رجوع کر کے اِسے اپنے گھر آباد نہیں کر سکتا ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ﴾ (البقرۃ:230) یہاں تک کہ وہ کسی اور مرد سے نکاح کرے۔

(اور وہ طلاق دے دے یا فوت ہو جائے) اس لیے اب ایسے خاوند کے پاس رہنے کا اور اس سے نان ونفقہ وصول کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس کی تائید حضرت فاطمہ بنت قیس نے اِس واقع سے کی ہے کہ جب اس کے خاوند نے اِس کو تیسری طلاق بھی دے دی اور اُس کے بعد خاوند کے مکان سے نکلنے کے لیے کہا گیا تو وہ آمادہ نہیں ہوئی بالآخر معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا کہ اس کے لیے رہائش

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ

اور جس پر اس کے رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی و فراغت بھی کر دے گا ۝ اور بہت سی

اور نفقہ نہیں ہے۔اسے فوراً کسی دوسری جگہ منتقل ہوجانا چاہیے بلکہ بعض روایت میں صراحت بھی ہے:

(اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ اِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ) (رواہ احمد و نسائی)

البتہ بعض روایت میں حاملہ عورت کے لیے بھی نفقہ اور رہائش کی صراحت ہے۔تفصیل اور حوالوں کے لیے دیکھیے (نیل الاوطار) بعض لوگ اس روایات کو قرآن مذکورہ حکم) ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ﴾ کے خلاف باور کراکے اس کورد کر دیتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔کیوں کہ قرآن کریم کا حکم اپنے گرد و پیش کے قرائن کے پیش نظر مُطَلَّقَة رجعیہ سے متعلق ہے اور اسے عام مان بھی لیا جائے تو یہ روایات اس کی مخصص ہیں یعنی قرآن کے عموم کو ان روایات نے مُطَلَّقَة رجعیہ کے لیے خاص کر دیا اور مطلقہ بائنہ کو اس عموم سے نکال دیا ہے۔

مطلقہ مدخولہ کی عدت ۳ تین حیض ہے اگر رجوع کرنا مقصود ہو تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے رجوع کرلو بصورت دیگر معروف کے مطابق اپنے آپ سے جدا کردو۔

اس رجعت اور بعض کے نزدیک طلاق پر گواہ کرلو۔یہ امر وجوب کے لیے نہیں استحباب کے لیے ہے یعنی گواہ بنالینا بہتر ہے ضروری نہیں۔

آیت:6 مطلقہ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے چاہے دوسرے روز ہی حمل ہوجائے علاوہ ازیں ظاہر آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر حاملہ عورت کی عدت یہی ہے چاہے وہ مطلقہ ہو یا اُس کا شوہر فوت ہوگیا ہو احادیث سے بھی اِس کی تائید ہوتی ہے۔دیگر عورتیں جن کے خاوند فوت ہوجائیں اُن کی عدت ۴ مہینے ۱۰ دن ہیں۔(صحیح بخاری و مسلم اور دیگر سنن، کتاب طلاق)

مگر افسوس ہے کہ مسلمان اس ہدایت پر عمل نہیں کرتے جس کی وجہ سے اس حکم کے فوائد حکم سے بھی محروم ہیں ہمارے معاشرے میں طلاق کے ساتھ ہی جس طرح عورت کو فوراً اچھوت بنا کر گھر سے نکال دیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لڑکی والے اپنے گھر لے جاتے ہیں یہ رواج قرآن کریم کی صریح تعلیم کے خلاف ہے یعنی نان نفقہ میں یا رہائش میں اسے تنگ اور بے آبرو کرنا تاکہ وہ گھر چھوڑنے پر مجبور ہوجائے عدت کے دوران ایسا رویہ نہ اختیار کیا جائے۔بعض نے اِس سے اس کا مطلب بیان کیا ہے کہ عدت ختم ہوجانے کے قریب ہو تو پھر رجوع کرے اور بار بار ایسا کرے، جیسا زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا جس کے سد باب کے لیے شریعت نے طلاق کے بعد رجوع کرنے کی حد مقرر فرما دی تاکہ کوئی شخص اس طرح عورت کو تنگ نہ کرے اب ایک انسان دو مرتبہ تو ایسا کرسکتا ہے یعنی طلاق دے کر عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لینا لیکن تیسری مرتبہ جب طلاق دے گا تو اس کے بعد اس کے رجوع کا حق بھی ختم ہوجائے گا۔

آیت:7 یعنی دودھ پلانے والی عورتوں کو اجرت اپنی طاقت کے مطابق دی جائے اگر اللہ نے مال و دولت میں فراخی عطا فرمائی ہے تو اسی فراخی کے ساتھ مَرْضِعَة (دودھ پلانے والی عورت) کی خدمت ضروری ہے۔

﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ﴾ (البقرة:233)

"نہ ماں کو بچے کی وجہ سے تکلیف پہنچائی جائے اور نہ باپ کو"۔

قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ
وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ عَاقِبَةُ
اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي
الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ
يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ۬ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝١٢

اٰيَاتُهَا ۱۲ — ۶۶ سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۷ — رُكُوْعَاتُهَا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ

بستی والوں نے اپنے رب کے حکم سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی تو ہم
نے بھی ان سے سخت حساب کیا اور انہیں عذاب دیا ان دیکھا (سخت)
عذاب ۸ پس انہوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان کا خسارہ ہی
ہوا ۹ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، پس اللہ سے ڈرو
اے عقل مند ایمان والو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتار دی ہے ۱۰ (یعنی)
رسول جو تمہیں اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو
ایمان لائیں اور نیک عمل کریں وہ تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے آئے اور جو
شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل
کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں
گے۔ بیشک اللہ نے اسے بہترین روزی دے رکھی ہے ۱۱ اللہ وہ ہے جس نے
سات آسمان اور اسی کے مثل زمینیں بھی اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ
تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہ اعتبار علم گھیر رکھا ہے ۱۲

سورۃ تحریم مدنی ہے اس میں 12 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام
کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور
اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱ تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے

آیت:12 سات آسمانوں کی طرح اللہ نے سات زمینیں بھی پیدا کی ہیں بعض نے سات اقالیم مراد لیے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ بلکہ جس طرح اوپر نیچے سات آسمان ہیں اسی طرح سات زمینیں ہیں، جن کے درمیان بُعد ومسافت ہے اور ہر زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق آباد ہے۔ (القرطبی)

احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جیسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ) (صحیح مسلم)

"جس کسی نے کسی کی ایک بالشت زمین بھی ہتھیالی تو قیامت والے دن اس زمین کا اتنا حصہ ساتوں زمینوں سے طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا"۔

صحیح بخاری کے الفاظ ہیں "خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِيْنَ" قیامت کے دن اس کو ساتوں زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

آیت:1 پہلی آیت میں ہی نبی کریم ﷺ کو خطاب کر کے کہا (لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ) یہیں سے اس سورت کا نام ماخوذ ہے قرطبی نے لکھا ہے کہ اس سورت کا دوسرا نام "سورۃ النبی" بھی ہے اس آیتِ کریمہ کی شان نزول میں دو حدیثیں آئی ہیں ایک حدیث انس بن مالک سے مروی

تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲ وَاِذْ
اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ
اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا
نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ
الْخَبِيْرُ ۝۳ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ
تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝۴ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ

قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے وہی (پورے) علم والا، حکمت والا ہے ۝۲ اور یاد کرو کہ جب نبی نے اپنی بعض عورتوں سے ایک پوشیدہ بات کہی پس جب اس نے اس بات کی خبر کر دی اور اللہ نے اپنے نبی پر آگاہ کر دیا تو نبی نے تھوڑی سی بات تو بتا دی اور تھوڑی سی ٹال گئے پھر جب نبی نے اپنی اس بیوی کو یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی اس کی خبر آپ کو کس نے دی کہا سب جاننے والے پوری خبر رکھنے والے اللہ نے مجھے یہ بتلایا ہے ۝۳ اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور اگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی پس یقیناً اس کا کارساز اللہ ہے اور جبرائیل ہیں اور نیک ایماندار اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں ۝۴ اگر وہ (پیغمبر) تمہیں طلاق دے دیں

ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دِن اُن کے گھر میں، اپنی لونڈی ماریہ قبطیہ سے مباشرت کر لی اُس وقت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے میکے چلی گئی تھیں۔ واپس آنے کے بعد جب انہیں اس کا اندازہ ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے میری باری کے دن میرے گھر میں وہ کام کیا ہے جو دوسری بیوی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کیا تم یہ پسند نہیں کرو گی کہ میں اب کبھی اس کے قریب نہ جاؤں حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا اور کہا کہ یہ بات کسی کو نہیں بتانا لیکن حفصہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی دوسرا واقعہ شہد پینے کا ہے، بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں سے ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس دیر تک رہتے اور شہد پیتے تھے اس لیے عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ نے طے کیا کہ ہم دونوں میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے آئے آپ سے کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے ”مغافیر“ کی بُو آ رہی ہے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغافیر کھایا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں میں سے ایک کے پاس گئے تو انہوں نے ویسا ہی کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا۔ نہیں میں نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پیا ہے اب میں کبھی نہیں پیوں گا، میں نے قسم کھالی تم کسی کو یہ بات نہیں بتانا تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے دوسری روایت میں مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پیا اور اُن کے پاس ٹھہرے رہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے سودہ اور صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مل کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مغافیر پینے والی بات کی تھی، مغافیر ایک میٹھا گوند ہوتا ہے جو ”عرفط“ نامی درخت سے ٹپکتا ہے اور بدبودار ہوتا ہے اس آیتِ کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال بنایا ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ اُسے کسی کی مرضی کی خاطر اپنے اوپر حرام کرے اس آیت میں اس بات کی بھی صراحت کر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس لغزش کو درگزر فرما دیا، ان پر رحم فرمایا، اور مسلمانوں کے لیے ایک شرعی حکم نازل کیا کہ اگر کوئی شخص کسی بات پر قسم کھالے تو اس کا کفارہ کیا ہے جس کی تفصیل سورۃ المائدہ آیت (۸۹) میں آئی ہے۔ اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا کھلانا اوسط درجے کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کو کپڑا دینا، ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا اور جس کے پاس طاقت نہ ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو۔

طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ
تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا
مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا
يُؤْمَرُوْنَ ⑥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا
تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ
تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ⑧ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑨ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

تو بہت جلد انہیں ان کا رب! تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں عنایت
فرمائے گا جو اسلام والیاں توبہ کرنے والیاں، عبادت بجا لانے والیاں
روزے رکھنے والیاں ہوں گی بیوہ اور کنواریاں ⑤ اے ایمان والو! تم اپنے
آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور
پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس
کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں ⑥ اے کافرو! آج تم
عذر و بہانہ مت کرو تمہیں صرف تمہارے کرتوت کا بدلہ دیا جا رہا ہے ⑦ اے
ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو قریب ہے کہ تمہارا رب
تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے
نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو جو ان کے ساتھ
ہیں رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ یہ
دعائیں کرتے ہوں گے اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش
دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے ⑧ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو
اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ⑨ اللہ تعالیٰ نے

آیت:6 اِس میں اہلِ ایمان کو ایک خاص توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی اصلاح اور اُن کی اسلامی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں تا کہ یہ سب جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اُسے نماز کی تلقین کرو، اور دس سال کی عمر کے بچوں میں نماز سے تساہل دیکھو تو انہیں سرزنش کرو۔ (سنن ابوداود، اور سنن ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ)

فقہاء نے کہا ہے کہ اس طرح ان سے روزے رکھوائے جائیں اور دیگر احکام کی اتباع کی اِنہیں تلقین کی جائے تا کہ جب وہ شعور کی عمر کو پہنچیں تو اس دینِ حق کا شعور بھی انہیں حاصل ہو چکا ہو۔ (ابن کثیر)

آیت:8 خالص توبہ یہ ہے کہ:

- جس گناہ سے وہ توبہ کر رہا ہے اُسے ترک کر دے۔
- اس پر اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرے۔
- آیندہ نہ کرنے کا عزم کرے۔
- اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو جس کا حق غصب کیا ہے اُس کا ازالہ کرے، جس کے ساتھ زیادتی کی ہے اُس سے معافی مانگے محض زبان سے توبہ توبہ کر لینا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔

كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ
عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ
ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا
امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١١ۙ وَ
مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝١٢ۧ

کافروں کے لئے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے
بندوں میں دو (شائستہ اور) نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے
خیانت کی پس دونوں (نیک بندے) ان سے اللہ کے (کسی عذاب کو) نہ روک
سکے اور حکم دیا گیا (اے عورتوں) دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی
چلی جاؤ، ۝١٠ اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان
فرمائی جبکہ اس نے دعا کی اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں
مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی
دے ۝١١ اور (مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس کی
حفاظت کی پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی اور (مریم) اس
نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں تھی ۝١٢

اٰیاتھا ۳۰ ﴿۶۷ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ۷۷﴾ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ
الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ
ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَ
لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ

سورۃ ملک مکی ہے اس میں 30 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

بہت بابرکت ہے وہ اللہ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ﴿۱﴾ جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب اور بخشنے والا ہے ﴿۲﴾ جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (تو اسے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آ رہا ہے ﴿۳﴾ پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (و عاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی ﴿۴﴾ بیشک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطان کے مارنے کا ذریعہ بنا دیا اور

آیت:1 اس کی فضیلت میں متعدد روایات آتی ہیں جن میں سے صرف چند روایات صحیح یا احسن ہیں اس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی کتاب میں ایک ایسی سورت ہے جس میں صرف ۳۰ آیات ہیں، وہ سورت آدمی کی سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے گا"۔ (سنن ترمذی، سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ، ومسند احمد، 2/ 299، 321)

دوسری روایت میں ہے قرآن کریم میں ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے لڑے گی، حتیٰ کہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ (مجمع الزوائد 7/ 127 ذکرہ الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر، رقم 3644)

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت و کبریائی بیان فرمائی ہے اپنی ذات کو ملک و سلطنت قدرت وعلم اور حکمت جیسی صفات کے ساتھ متصف کیا ہے اللہ نے فرمایا کہ وہ عظمت و بزرگی والا ہے، اس کی خیر و برکت عام اور اس کا احسان تمام مخلوقات کو شامل ہے۔

اس کے عظیم ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہی عالم بالا اور عالم زیریں کا شہنشاہ ہے اسی نے ان سب کو پیدا کیا ہے اور وہی تنہا اس میں تصرف کرتا ہے۔ اس کے عظیم ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اس نے اپنے کمال قدرت کے ذریعے آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔

آیت:2 اس کے عظیم ہونے کی تیسری دلیل یہ ہے کہ اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے وہی جسے چاہتا ہے زندگی اور جسے چاہتا ہے موت دیتا ہے۔ آیت کے آخر میں اللہ رب العزت نے فرمایا کہ وہ بڑا زبردست ہے اور عزت و بڑائی اسی کے لیے ہے اور تمام مخلوقات کی گردنیں اُسی کے لیے جھکی ہوئی ہیں اور وہ اپنے توبہ کرنے والے اور اپنی طرف رجوع کرنے والے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا، اور اُن کے عیبوں پر پردہ ڈالنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصافات آیت ۶ سے ۱۰ تک میں فرمایا ہے: "ہم نے آسمانِ دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا، اور سرکش شیطان سے اِس کی حفاظت کی، عالم بالا کے فرشتوں (کی باتیں) سننے کے لیے وہ کان بھی نہیں لگا سکتے ہر طرف سے بھگانے کے لیے انہیں انگاروں سے مارا جاتا ہے اور اُن کے لیے دائمی عذاب ہے، مگر جو کوئی ایک آدھ بات اُچک لے بھاگے گا تو فوراً ہی اس کے پیچھے دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے"۔

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ
هِيَ تَفُوْرُ ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩ وَ
قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠
فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ
اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٣ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ
خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝١٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝١٥
ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝١٦
اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ
كَيْفَ نَذِيْرِ ۝١٧ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ۝١٨ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ڤ مَا
يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝١٩ اَمَّنْ هٰذَا
الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا
فِيْ غُرُوْرٍ ۝٢٠ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ
لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝٢١ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ
يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٢ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٢٣

شیطانوں کے لئے ہم نے (دوزخ جلانے والا) عذاب تیار کر دیا ۝۵ اور اپنے
رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ
ہے ۝۶ جب اس میں یہ ڈالے جائیں گے تو اس کی بڑے زور سے کی آواز سنیں
گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی ۝۷ قریب ہے کہ (ابھی) غصے کے مارے پھٹ
جائے جب کبھی اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا اس سے جہنم کے داروغے
پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا ۝۸ وہ جواب دیں
گے کہ بیشک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور ہم نے کہا اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی
نازل نہیں فرمایا۔ تم بہت بڑی گمراہی میں ہو ۝۹ اور کہیں گے کہ اگر ہم سنتے
ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے ۝۱۰ پس انہوں
نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا اب یہ دوزخی دفع ہوں (دور ہوں) ۝۱۱ بیشک جو
لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ طور پر ڈرتے رہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے
اور بڑا ثواب ہے ۝۱۲ تم اپنی باتوں کو چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو سینوں کی پوشیدگی کو
بھی بخوبی جانتا ہے ۝۱۳ کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا پھر وہ باریک بین اور
باخبر ہو ۝۱۴ وہ ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو پست و مطیع کر دیا تاکہ تم اس
کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو اور اللہ کی روزیاں کھاؤ (پیو) اسی کی طرف
(تمہیں) جی کر اٹھ کھڑے ہونا ہے ۝۱۵ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو
کہ آسمان والا تمہیں زمین میں نہ دھنسا دے اور اچانک زمین لرزنے لگے ۝۱۶ یا
کیا تم اس بات سے نڈر ہو گئے ہو کہ آسمانوں والا تم پر پتھر برسائے پھر تمہیں
معلوم ہو ہی جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ۝۱۷ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی
جھٹلایا تھا تو دیکھو ان پر میرا عذاب کیسا ہوا؟ ۝۱۸ کیا یہ اپنے پر کھولے ہوئے اور
(کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے انہیں (اللہ)
ہی (ہوا فضا) میں تھامے ہوئے ہے بیشک ہر چیز اس کی نگاہ میں ہے ۝۱۹ سوائے
اللہ کے تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو تمہاری مدد کر سکے کافر تو سراسر دھوکے میں ہیں
۝۲۰ اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی روک لے تو بتاؤ کون ہے جو پھر تمہیں روزی دے گا
بلکہ (کافر) تو سرکشی اور بدکنے پر اڑ گئے ہیں ۝۲۱ اچھا وہ شخص زیادہ ہدایت والا
ہے جو اپنے سر کے بل اوندھا ہو کر چلے یا وہ جو سیدھا (پیروں کے بل) راہ
راست پر چلا ہو ۝۲۲ کہہ دیجئے کہ وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور
تمہارے کان آنکھیں اور اور دل بنائے تم بہت ہی کم شکر گزاری کرتے ہو ۝۲۳

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ
يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ
وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ
الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

اٰیاتھا ٥٢ | ٦٨ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ٢ | رکوعاتھا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾

کہہ دیجئے! کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلا دیا اور اس کی طرف تم
اکٹھے کئے جاؤ گے ﴿٢٤﴾ (کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو
(تو بتاؤ)؟ ﴿٢٥﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے میں تو صرف کھلے طور پر
آگاہ کر دینے والا ہوں ﴿٢٦﴾ جب یہ لوگ اس وعدے کو قریب تر پا لیں گے اس
وقت ان کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے
تم طلب کرتے تھے ﴿٢٧﴾ آپ کہہ دیجئے! اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ
تعالیٰ ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (بہر صورت یہ تو بتاؤ) کہ کافروں کو
دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ ﴿٢٨﴾ آپ کہہ دیجئے کہ وہی رحمٰن ہے۔ ہم تو
اس پر ایمان لا چکے اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا
کہ صریح گمراہی میں کون ہے ﴿٢٩﴾ آپ کہہ دیجئے! کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے
(پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لئے نتھرا ہوا پانی لائے؟ ﴿٣٠﴾

سورۃ قلم مکی ہے اس میں 52 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

ن، قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں ﴿١﴾
تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے ﴿٢﴾

آیت: 1 تا 2 قرآن کریم میں موجود دیگر حروف مقطعات کی طرح حرف "ن" بھی ایک حرف مقطع ہے، جس کے حقیقی معنی اور مفہوم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے گزشتہ کئی سورتوں کی ابتدا میں لکھا جا چکا ہے، لیکن اس سے مقصود اہلِ عرب کو چیلنج کرنا ہوتا تھا یہ قرآن بھی انہی حروف سے مرکب ہے جن سے تمہارا کلام بنتا ہے تو اگر یہ قرآن کسی انسان کا کلام ہے تو تم بھی اس جیسا لا کر دکھاؤ۔

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے اِس قلم کی قسم کھائی ہے جسے اللہ نے پہلے پیدا کیا اور اسے لکھنے کا حکم دیا تو اس نے کہا کہ کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے تمام کو لکھ ڈالو۔ نیز اللہ نے اِن تمام اشیاء کی قسم کھائی ہے جنہیں فرشتے لوح محفوظ پر نقل کر کے لکھتے ہیں۔ اور بندوں کے اِن تمام اعمال کی قسم کھائی ہے جنہیں اللہ کے مکرم فرشتے یعنی "کراماً کاتبین" لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر نبی کریم ﷺ سے کہا ہے کہ واقعی آپ ﷺ کو آپ کے رب نے نبوت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، اور آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے۔

جس کے زیرِ اثر لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں کفار و مشرکین محض شدت حسد سے آپ ﷺ کو مجنون کہتے ہیں آپ مجنون نہیں بلکہ عظیم الشان نبی ﷺ ہیں اور اسلام کی دعوت لوگوں تک پہنچانے میں آپ ﷺ جو تکلیفیں اُٹھا رہے ہیں اور جو اُس کا عملی نمونہ اپنے کردار کے ذریعے پیش کر رہے ہیں اِس کا اجر و ثواب آپ ﷺ کو ہمیشہ ملتا رہے گا مفسرین لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں مشرکین مکہ کی اس افترا پردازی کی تردید کی گئی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجر میں بیان کیا ہے:

وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾
فَسَتُبْصِرُ وَ يُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ
مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾
عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى
الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا
لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ لَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ
مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۙ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا
مُصْبِحِيْنَ ۙ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾
فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ
مِّسْكِيْنٌ ۙ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا
لَضَآلُّوْنَ ۙ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

اور بیشک تیرے لئے بے انتہاء اجر ہے ﴿۳﴾ اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ)
اخلاق پر ہے ﴿۴﴾ پس اب تو بھی دیکھ لے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے ﴿۵﴾ کہ تم میں
سے کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے ﴿۶﴾ بیشک تیرا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو خوب
جانتا ہے، اور وہ راہ یافتہ لوگوں کو بھی بخوبی جانتا ہے ﴿۷﴾ پس تو جھٹلانے والوں کو نہ
مان ﴿۸﴾ وہ چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں ﴿۹﴾ اور تو کسی ایسے
شخص کا بھی کہنا نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا ﴿۱۰﴾ وقار، کمینہ، عیب گو، چغل
خور ﴿۱۱﴾ بھلائی سے روکنے والا حد سے بڑھ جانے والا گنہگار ﴿۱۲﴾ گردن کش پھر
ساتھ ہی بےنسب ہو ﴿۱۳﴾ اس کی سرکشی صرف اس لئے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں
والا ہے ﴿۱۴﴾ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے یہ تو
اگلوں کے قصے ہیں ﴿۱۵﴾ ہم بھی اس کی سونڈ (ناک) پر داغ دیں گے ﴿۱۶﴾ بیشک ہم
نے انہیں اسی طرح آزما لیا جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا جبکہ انہوں
نے قسمیں کھائیں کہ صبح ہوتے ہی اس باغ کے پھل اتار لیں گے ﴿۱۷﴾ اور انشاء
اللہ نہ کہا ﴿۱۸﴾ پس اس پر تیرے رب کی جانب سے ایک بلا چاروں طرف گھوم گئی
اور یہ سو رہے تھے ﴿۱۹﴾ پس وہ باغ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی ﴿۲۰﴾ اب صبح ہوتے
ہی انہوں نے ایک دوسرے کو آوازیں دیں ﴿۲۱﴾ اگر تمہیں پھل اتارنے ہیں تو
اپنی کھیتی پر سویرے ہی سویرے چل پڑو ﴿۲۲﴾ پھر جب یہ چپکے چپکے یہ باتیں
کرتے ہوئے چلے ﴿۲۳﴾ کہ آج کے دن کوئی مسکین تمہارے پاس نہ آنے
پائے ﴿۲۴﴾ اور لپکے ہوئے صبح صبح گئے (سمجھ رہے تھے) کہ ہم قابو پا گئے ﴿۲۵﴾ جب
انہوں نے باغ دیکھا تو کہنے لگے یقیناً ہم راستہ بھول گئے ہیں ﴿۲۶﴾ نہیں نہیں
ہماری قسمت پھوٹ گئی ﴿۲۷﴾ ان سب میں جو بہتر تھا اس نے کہا میں تم سے نہ کہتا تھا

﴿وَقَالُوا يَاأَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ﴾ (الحجر: 6)

"اور کفار کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تُو تو دیوانہ ہے"۔

آیت 4: خلق عظیم:

اور اللہ تعالیٰ نے اِس بات کی بھی مذکورہ آیت میں قسم کھائی ہے کہ آپ ﷺ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔ امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا خلق قرآن تھا یعنی آپ ﷺ کے اخلاق وہی تھے جس کی قرآن نے شہادت دی ہے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہایت اعلیٰ اخلاق، بلند کردار، فصاحتِ لسان، اور عقل کامل کے مالک تھے، آپ ﷺ ہر عیب سے پاک اور ہر خوبی کے ساتھ متصف تھے، جو شخص اِن صفات کے ساتھ متصف ہوگا، اسے مجنون اور پاگل کہنا جنون کی بات ہوگی۔

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقْبَلَ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا
طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾
اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾
اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾
اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا
تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ
فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ
وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾
فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا
فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾

کہ تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے (٢٨) تو سب کہنے لگے ہمارا رب
پاک ہے بیشک ہم ہی ظالم تھے (٢٩) پھر ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے
آپس میں ملامت کرنے لگے (٣٠) کہنے لگے ہائے افسوس! یقیناً ہم سرکش
تھے (٣١) کیا عجب ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدلہ دے ہم تو اب اپنے
رب سے ہی آرزو رکھتے ہیں (٣٢) یوں ہی آفت آتی ہے اور آخرت کی آفت
بہت ہی بڑی ہے کاش انہیں سمجھ ہوتی (٣٣) پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب
کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں (٣٤) کیا ہم مسلمانوں کو مثل گناہ گاروں کے کر
دیں گے (٣٥) تمہیں کیا ہو گیا، کیسے فیصلے کر رہے ہو؟ (٣٦) کیا تمہارے پاس کوئی
کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو؟ (٣٧) کہ اس میں تمہاری من مانی باتیں ہوں
(٣٨) یا تم نے ہم سے قسمیں لی ہیں؟ جو قیامت تک باقی رہیں کہ تمہارے لئے وہ
سب ہے جو تم اپنی طرف سے مقرر کر لو (٣٩) ان سے پوچھو تو کہ ان میں سے کون
اس بات کا ذمہ دار (اور دعویدار) ہے (٤٠) کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ تو
چاہیے کہ اپنے اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر یہ سچے ہیں (٤١) جس دن پنڈلی
کھول دی جائے گی اور سجدے کے لئے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر
سکیں گے (٤٢) نگاہیں نیچی ہوں گی ان پر ذلت و خواری چھا رہی ہوگی حالانکہ یہ
سجدے کے لئے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سلامت تھے
(٤٣) پس مجھے اور اس کلام کو جھٹلانے والے کو چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح آہستہ
آہستہ کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہ ہوگا (٤٤) اور میں انہیں ڈھیل دونگا، بیشک
میری تدبیر بڑی مضبوط ہے (٤٥) کیا تو ان سے کوئی اجرت چاہتا ہے جس کے
تاوان سے یہ دبے جاتے ہوں (٤٦) ان کے پاس علم غیب ہے جسے وہ لکھتے ہوں (٤٧)

آیت:42 کشف ساق سے مراد قیامت کے شدائد اور اس کی ہولناکیاں ہیں لیکن ایک حدیث میں اس کی تفسیر اس طرح بیان ہوئی ہے کہ قیامت والے روز اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا (جس طرح کہ اس کی شان کے لائق ہے) تو ہر مومن مرد اور عورت اس کے سامنے سر بسجود ہو جائیں گے، البتہ وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھاوے اور شہرت کے لیے سجدے کرتے تھے وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن اُن کی ریڑھ کی ہڈی سریے کی مانند بن جائے گی جس کی وجہ سے اِن کے لیے جھکنا ناممکن ہو جائے گا۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورہ ن والقلم)

اللہ تعالیٰ کی یہ پنڈلی کس طرح کی ہوگی؟ اسے وہ کس طرح کھولے گا۔ اس کیفیت کو نہ جان سکتے ہیں اور نہ بیان کر سکتے ہیں اس لیے جس طرح ہم بلا کیف و بلا تشبیہ اس کی آنکھوں، ہاتھ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح پنڈلی کا ذکر بھی قرآن اور حدیث میں ہے، اس پر بلا کیف ایمان رکھنا ضروری ہے یہی سلف و صالحین کا مسلک ہے۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ
مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ
مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنْ يَّكَادُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ
يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٢﴾

بس تو اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جا جب
کہ اس نے غم کی حالت میں دعا کی ﴿٤٨﴾ اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پالیتی تو
یقیناً وہ برے حالوں میں چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا ﴿٤٩﴾ اس کے رب نے پھر
نوازا اور اسے نیک کاروں میں کر دیا ﴿٥٠﴾ اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں
سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ
ہے ﴿٥١﴾ درحقیقت یہ (قرآن) تو تمام جہان والوں کے لئے سراسر نصیحت ہے ﴿٥٢﴾

ایاتها ٥٢ ٦٩ سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ ٧٨ رکوعاتها ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ حاقہ مکی ہے اس میں 52 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ
ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَ
اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ
لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَ
جَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَوْا
رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ

ثابت ہونے والی ﴿١﴾ ثابت ہونے والی کیا ہے؟ ﴿٢﴾ تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت
شدہ کیا ہے؟ ﴿٣﴾ اس کھڑکا دینے والی کو ثمود اور عاد نے جھٹلا دیا تھا ﴿٤﴾ (جس کے
نتیجے میں) ثمود تو بیحد خوفناک (اور اونچی) آواز سے ہلاک کر دیئے گئے ﴿٥﴾ اور
عاد بیحد تیز و تند ہوا سے غارت کر دیئے گئے ﴿٦﴾ جسے ان پر سات رات اور آٹھ
دن تک (اللہ نے) مسلط رکھا پس تم دیکھتے کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر
گئے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں ﴿٧﴾ کیا ان میں سے کوئی بھی تجھے باقی نظر
آ رہا ہے ﴿٨﴾ فرعون اور اس کے پہلے کے لوگ اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں
انہوں نے بھی خطائیں کیں ﴿٩﴾ اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی (بالآخر
اللہ نے (بھی) زبردست گرفت میں لیا ﴿١٠﴾ جب پانی میں طغیانی آ گئی تو اس
وقت ہم نے تمہیں کشتی میں چڑھا لیا ﴿١١﴾ تاکہ اسے تمہارے لئے نصیحت اور

آیت: 1 تا 2 "الحاقة" سے مراد روزِ قیامت ہے اس لیے کہ اس سے متعلق تمام غیبی خبریں ثابت و متحقق ہو جائیں گی اور خود قیامت کا وجود متحقق ہو جائے گا اور بندوں کے اعمال کا بدلہ اُس دن واجب و ثابت ہو جائے گا۔

"القارعة" بھی قیامت کا نام ہے اس لیے وہ اپنی ہولناکیوں کے ذریعہ لوگوں کو جھنجھوڑ دے گی اور اُن کے دلوں پر کپکپی طاری کر دے گی۔

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس سے مراد قرآن کریم ہے اس لیے نبی کریم ﷺ اس کی آیتیں پڑھ کر لوگوں کو ڈراتے تھے اور انہیں خوابِ غفلت سے جھنجوڑتے تھے، لیکن پہلا معنی راجح ہے۔ کفار قریش کی طرح قومِ ثمود اور قومِ عاد نے بھی روزِ قیامت کو جھٹلایا، تو قوم ثمود کے لوگ ایک شدید ترین چیخ کے ذریعہ ہلاک کر دیے گئے یہ قوم شام وحجاز کے درمیان "حجر" نام کی جگہ پر آباد تھی جسے آج کل مدائین صالح کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اور جو سعودی عرب کے شہر "العلا" سے صرف چند میل کے فاصلے پر ہے۔

آیت: 6 اور قوم عام ایک شدید ترین ٹھنڈی اور تیز و تند آندھی کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی، یہ لوگ "احقاف" میں آباد تھے جو عمان اور حضر موت (یمن) کے درمیان ریگستانی علاقہ ہے۔

تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ
حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ
وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ
ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّيْ ظَنَنْتُ
اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ
كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ
اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ
الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾

یادگار بنادیں اور (تاکہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ﴿۱۲﴾ پس جبکہ صور
میں ایک پھونک پھونکی جائے گی ﴿۱۳﴾ اور زمین اور پہاڑ اٹھا لئے جائیں گے اور
ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے ﴿۱۴﴾ اس دن ہو پڑنے والی
(قیامت) ہو پڑے گی ﴿۱۵﴾ اور آسمان پھٹ جائے گا اس دن بالکل بودا ہو جائے
گا ﴿۱۶﴾ اس کے کناروں پر فرشتے ہونگے اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن
آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہونگے ﴿۱۷﴾ اس دن تم سب سامنے پیش
کئے جاؤ گے تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا ﴿۱۸﴾ سو جس کا نامہ اعمال اس کے
دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہنے لگے گا لو میرا نامہ اعمال پڑھو ﴿۱۹﴾ مجھے تو
کامل یقین تھا مجھے اپنا حساب ملنا ہے ﴿۲۰﴾ پس وہ ایک دل پسند زندگی میں
ہوگا ﴿۲۱﴾ بلند و بالا جنت میں ﴿۲۲﴾ جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے ﴿۲۳﴾ (ان
سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ، پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے
گزشتہ زمانے میں کئے ﴿۲۴﴾ لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے
بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ
جاتی ﴿۲۵﴾ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے ﴿۲۶﴾ کاش! کہ موت (میرا) کام ہی
تمام کر دیتی ﴿۲۷﴾ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا ﴿۲۸﴾ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا
رہا ﴿۲۹﴾ (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو ﴿۳۰﴾ پھر اسے دوزخ میں ڈال
دو ﴿۳۱﴾ پھر اسے ایسی زنجیروں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے جکڑ دو ﴿۳۲﴾ بیشک یہ اللہ
عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا ﴿۳۳﴾ اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا ﴿۳۴﴾

آیت:13 تا14 قیامت کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت و بربادی کے قصے بیان کرنے کے بعد اب اس کے آمد کی کیفیت بیان کی جارہی ہے سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے جس کے زیر اثر ساری روحیں اپنے جسموں میں داخل ہوجائیں گی اور سب لوگ رب العالمین کے سامنے حاضری کے لیے کھڑے ہوجائیں گے اور زمین اور پہاڑ اوپر اٹھا کر ایک دوسرے سے ٹکرا دیے جائیں گے کہ آن واحد میں پوری دنیا تباہ و برباد ہوجائے گی، اور پوری زمین ایک چٹیل میدان بن جائے گی اور قیامت واقع ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آج (یعنی قیامت کے دن) کسی کا کوئی رشتہ دار یا دوست نہیں ہوگا، جو اس کے لیے سفارشی بنے اور اسے اللہ کے عذاب سے بچالے سورۃ غافر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ﴾ (الغافر: 18)

''اور انہیں بہت ہی قریب آنے والی (قیامت) سے آگاہ کر دیجیے جب کہ دل حلق تک پہنچ جائیں گے اور سب خاموش ہوں گے ظالموں کا نہ کوئی دلی دوست ہوگا نہ سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے۔''

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا
يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَ مَا لَا
تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِيْلًا
مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾
لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ
مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ
الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

اٰیاتها ٤٤ | ٧٠ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ٧٩ | رکوعاتها ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللّٰهِ

پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے ﴿٣٥﴾ اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا
ہے ﴿٣٦﴾ جسے گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا ﴿٣٧﴾ پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی
جنہیں تم دیکھتے ہو ﴿٣٨﴾ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے ﴿٣٩﴾ کہ بیشک یہ
(قرآن) بزرگ رسول کا قول ہے ﴿٤٠﴾ یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمہیں
بہت کم یقین ہے ﴿٤١﴾ نہ کسی کاہن کا قول ہے (افسوس) بہت کم نصیحت لے رہے ہو
﴿٤٢﴾ (یہ تو (رب العالمین کا) اتارا ہوا ہے ﴿٤٣﴾ اور اگر یہ ہم پر کوئی بات بنا لیتا ﴿٤٤﴾ تو
البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ﴿٤٥﴾ پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے ﴿٤٦﴾ پھر تم سے کوئی
بھی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا ﴿٤٧﴾ یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت
ہے ﴿٤٨﴾ ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے
ہیں ﴿٤٩﴾ بیشک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے ﴿٥٠﴾ اور بیشک (وشبہ) یہ یقینی حق
ہے ﴿٥١﴾ پس تو اپنے رب عظیم کی پاکی بیان کر ﴿٥٢﴾

سورۃ معارج مکی ہے اس میں 44 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کا سوال کیا جو واضح ہونے والا
ہے ﴿١﴾ کافروں پر، جسے کوئی ہٹانے والا نہیں ﴿٢﴾ اس اللہ کی طرف سے

آیت:49 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لوگوں ہمیں پوری خبر ہے کہ تم میں سے بعض لوگ دنیاوی فائدے کی خاطر اور خواہش نفس کی پیروی میں اس قرآن کی تکذیب کرتے ہیں تو ہم انہیں ایسے ہی نہیں چھوڑ دیں گے بلکہ قرآن کریم سے اس اعراض کا انہیں ضرور بدلہ دیں گے۔

آیت:50 اور اس آیت میں کہا گیا ہے کہ قیامت کے دن جب کفار دیکھیں گے کہ قرآن کریم پر ایمان لانے والے نوازے جارہے ہیں، اور انہیں جنت کی طرف لے جایا جارہا ہے تو ان کی حسرت انتہائی شدید ہوگی۔

آیت:51 اور آیت ۵۱ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرآن کریم برحق کتاب ہے اس میں ذرہ برابر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اس لیے اے میرے نبی ﷺ آپ اپنے عظیم رب کی پاکی بیان کرنے کے لیے سبحان ربی العظیم کا ورد کرتے رہیے۔ وباللہ التوفیق

آیت:1 تا2 اس کا نام ﴿مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ﴾ سے ماخوذ ہے۔ اسے سورۃ "سال سائل" بھی کہا جاتا ہے۔

نسائی اور حاکم وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اس آیتِ کریمہ میں "سائل" یعنی پوچھنے والے سے مراد نضر بن حارث ہے جس نے اللہ رب العزت کے کافروں سے وعدہ عذاب کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا تھا کہ اے اللہ اگر تیری جانب سے یہی بات حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کردے، یا کوئی دردناک عذاب ہم پر نازل کردے نضر بن حارث کے اِس قول کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں بیان کیا ہے:

﴿اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ (الانفال:32)

"اے اللہ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج"۔

ذِی الْمَعَارِجِ ۝۳ؕ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝۴ۚ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۝۵
اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ۝۶ۙ وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًا ۝۷ؕ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ
كَالْمُهْلِ ۝۸ۙ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝۹ۙ وَ لَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ
حَمِیْمًا ۝۱۰ۚۖ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ
یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ۝۱۱ۙ وَصَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِ ۝۱۲ۙ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ
تُــْٔوِیْهِ ۝۱۳ۙ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ ثُمَّ یُنْجِیْهِ ۝۱۴ۙ كَلَّا ؕ اِنَّهَا
لَظٰى ۝۱۵ۙ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۶ۚۖ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝۱۷ۙ وَجَمَعَ
فَاَوْعٰى ۝۱۸ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝۱۹ۙ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
جَزُوْعًا ۝۲۰ۙ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ۝۲۱ۙ اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝۲۲ۙ

جو سیڑھیوں والا ہے ۝۳ جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ایک دن
میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے ۝۴ پس تو اچھی طرح صبر کر ۝۵ بیشک
یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں ۝۶ اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں ۝۷ جس
دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا ۝۸ اور پہاڑ مثل رنگین اون کے
ہو جائیں گے ۝۹ اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا ۝۱۰ گنہگار اس دن
کے عذاب کے بدلے فدیے میں اپنے بیٹوں کو۔ (حالانکہ) ایک دوسرے کو
دکھا دیئے جائیں گے ۝۱۱ اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو ۝۱۲ اپنے کنبے کو جو
اسے پناہ دیتا تھا ۝۱۳ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو دینا چاہے گا تا کہ یہ
اسے نجات دلا دے ۝۱۴ مگر یہ ہرگز نہ ہوگا، یقیناً وہ شعلے والی (آگ)
ہے ۝۱۵ جو منہ اور سر کی کھال کھینچ لانے والی ہے ۝۱۶ وہ ہر شخص کو پکارے گی جو
پیچھے ہٹتا اور منہ موڑتا ہے ۝۱۷ اور جمع کر کے سنبھال رکھتا ہے ۝۱۸ بیشک انسان
بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے ۝۱۹ جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑ بڑا اٹھتا
ہے ۝۲۰ اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے ۝۲۱ مگر وہ نمازی ۝۲۲

تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آیات (۱ اور ۲) میں اس کا جواب دیا کہ ایک پوچھنے والے نے اس عذاب کے بارے میں پوچھا ہے جس کا واقع ہونا یقینی ہے اور وہ عذاب کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے ہے اور اس کا فیصلہ اللہ کی جانب سے ہو چکا ہے اب اسے کوئی ٹال نہیں سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الحج میں فرمایا ہے: ﴿وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ﴾ (الحج: 47)

”اور مشرکین مکہ آپ ﷺ سے عذاب لانے کی جلدی کرتے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرے گا“

چنانچہ صحیح روایت میں ثابت ہے کہ نضر بن حارث میدان بدر میں بُری طرح مارا گیا۔

آیت:3 ”معارج“ سے مراد جنت کے وہ درجات ہیں جو اللہ کی طرف سے اس کے اولیاء اور صالحین کو ملیں گے۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ عزوجل کے حکم سے کہ ایک دن میں ساتویں زمین کی تہہ سے ساتویں آسمان کے اوپر تک چڑھتے ہیں جس کی تیز رفتار دوسری مخلوقات کے پچاس ہزار سال کے برابر ہوتی ہے۔ آیت کی دوسری تفسیر یہ بیان کی گئی ہے کہ فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی جانب اُس دن چڑھیں گے جس دن اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ لیکن تیسری تفسیر یہ بیان کی گئی ہے آیت میں (دن) سے مراد ”قیامت کا دن“ ہے یعنی وہ دن کافروں کے لیے پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے مومنوں کے لیے آسان بنا دے گا۔

آیت:4 اور مجاہد کا قول ہے کہ آیت میں دُنیا کی عمر پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے لیکن معلوم نہیں کہ کتنی مدت گزر چکی ہے کتنی باقی ہے۔

آیت:19 اللہ کے جو مومن بندے ان اوصاف کے حامل ہوں گے اللہ کے فضل و کرم سے مذکورہ نفسیاتی بیماری سے وہ محفوظ رہیں گے۔ اور جب دُنیا سے رخصت ہو کر اپنے رب کے پاس پہنچیں گے تو اللہ انہیں عزت و احترام کے ساتھ جنتوں میں جگہ دے گا۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ
الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ
عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ
قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٣٤﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ
جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿٣٦﴾
عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿٣٧﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ فَلَآ
اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿٤٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ
الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً
اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

اٰياتها ٢٨ | ٧١ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ ٧١ | ركوعاتها ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾

جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی کرنے والے ہیں ﴿٢٣﴾ اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ
ہے ﴿٢٤﴾ مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی ﴿٢٥﴾ اور جو انصاف کے
دن پر یقین رکھتے ہیں ﴿٢٦﴾ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ﴿٢٧﴾ بیشک
ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ﴿٢٨﴾ اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں
کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں ﴿٢٩﴾ ہاں ان کی بیویاں اور لونڈیوں کے
بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں ﴿٣٠﴾ اب جو کوئی اس کے
علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہونگے ﴿٣١﴾ جو اپنی
امانتوں کا اور اپنے قول وقرار کا پاس رکھتے ہیں ﴿٣٢﴾ اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے
اور قائم رہتے ہیں ﴿٣٣﴾ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ﴿٣٤﴾ یہی لوگ جنتوں
میں عزت والے ہونگے ﴿٣٥﴾ پس کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تیری طرف دوڑتے
آتے ہیں ﴿٣٦﴾ دائیں اور بائیں سے گروہ کے گروہ ﴿٣٧﴾ کیا ان میں سے ہر ایک کی
توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟ ﴿٣٨﴾ (ایسا) ہرگز نہ ہوگا
ہم نے انہیں اس (چیز) سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں ﴿٣٩﴾ پس مجھے قسم ہے
مشرقوں اور مغربوں کے رب کی (کہ) ہم یقیناً قادر ہیں ﴿٤٠﴾ اس پر ان کے
عوض ان سے اچھے لوگ لے آئیں گے اور ہم عاجز نہیں ہیں ﴿٤١﴾ پس تو انہیں
جھگڑتا کھیلتا چھوڑ دے یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے جا ملیں جس کا ان سے
وعدہ کیا جاتا ہے ﴿٤٢﴾ جس دن یہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے، گویا کہ وہ
کسی جگہ کی طرف تیز تیز جا رہے ہیں ﴿٤٣﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگیں ان پر
ذلت چھا رہی ہوگی یہ ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ﴿٤٤﴾

سورۃ نوح مکی ہے اس میں 28 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا دو
(اور خبردار کر دو) اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آ جائے ﴿١﴾ نوح
(علیہ السلام) کہا اے میری قوم! میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿٢﴾

آیت: 1 پہلی ہی آیت میں نوح علیہ السلام کا نام آیا ہے نیز اس سورت میں نوح علیہ السلام کی دعوت کا تفصیلی ذکر ہے اس لیے اس کا نام سورہ نوح رکھ دیا ہے۔

زمانہ نزول: یہ سورت مکی ہے ابن مردویہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا﴾ مکہ میں نازل ہوئی تھی اس

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۳ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ
يُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا ۝۵
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَ اِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ
جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ
اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّيْٓ
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ
مِّدْرَارًا ۝۱۱ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ
يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۳ وَ قَدْ
خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝۱۴ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
طِبَاقًا ۝۱۵ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝۱۶ وَ
اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝۱۷ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ۝۱۸ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝۱۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا
سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ

کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میرا کہنا مانو ۝۳ تو وہ خود تمہارے
گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقررہ تک چھوڑ دے گا یقیناً اللہ کا وعدہ
جب آ جاتا ہے تو موخر نہیں ہوتا کاش تمہیں سمجھ ہوتی ۝۴ نوح (علیہ السلام)
نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا
ہے ۝۵ مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے ۝۶ میں نے جب
کبھی انہیں تیری بخشش کے لئے بلایا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں
میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور پھر بڑا تکبر کیا، ۝۷ پھر
میں نے انہیں با آواز بلند بلایا ۝۸ بیشک میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور
چپکے چپکے بھی ۝۹ اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور
معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے ۝۱۰ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ
دے گا ۝۱۱ اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں
باغات دے گا اور تمہارے لئے نہریں نکال دے گا ۝۱۲ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے ۝۱۳ حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح سے
پیدا کیا ہے ۝۱۴ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات
آسمان پیدا کر دیئے ہیں ۝۱۵ اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا اور سورج کو
روشن چراغ بنایا ہے ۝۱۶ اور تم کو زمین سے ایک (خاص) اہتمام سے) اگایا
ہے ۝۱۷ پھر تمہیں اسی میں لوٹا لے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر
نکالے گا ۝۱۸ اور تمہارے لئے زمین کو اللہ تعالیٰ نے فرش بنا دیا ہے ۝۱۹ تاکہ تم
اس کی کشادہ راہوں میں چلو پھرو ۝۲۰ نوح (علیہ السلام) نے کہا اے میرے
پروردگار! ان لوگوں نے میری تو نافرمانی کی اور ایسوں کی فرمانبرداری کی

سورۃ مبارکہ میں صرف نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ واحد نبی تھے جو ساڑھے نوسو سال ۹۵۰ سال تک اپنی قوم کو توحید کی دعوت دیتے رہے اور انہیں شرک سے ڈراتے رہے۔

ان کی مدت نبوت کا ذکر سورۃ العنکبوت آیت 14 میں گزر چکا ہے ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم، حاکم اور ابن مردویہ وغیرہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نوح علیہ السلام کو رسول بنا کر مبعوث کیا تو اُس وقت اُن کی عمر چالیس سال تھی اِس کے بعد وہ اپنی قوم کو ساڑھے نوسو سال تک اللہ کی طرف بلاتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے یہاں تک کہ لوگوں کی تعداد کثیر ہوگئی اور چاروں طرف پھیل گئے۔ حدیث میں ہے اطاعت، نیکی اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے " صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمَرِ "۔ صلہ رحمی، اضافہ عمر کا باعث ہے"۔ (صحیح الجامع الصغیر رقم 3766۔ الصحیحۃ الالبانی رقم 1908)

يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَ
قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا يَغُوْثَ
وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ۬ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا
ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا
يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ
دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

ايَاتُهَا ٢٨ ﴿٧٢﴾ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ﴿٤٠﴾ رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿٢﴾

جن کے مال و اولاد نے (یقیناً) نقصان ہی میں بڑھایا ہے ﴿٢١﴾ اور ان لوگوں
نے بڑا سخت فریب کیا، ﴿٢٢﴾ اور کہا انہوں نے کہ ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا اور
نہ ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو (چھوڑنا) ﴿٢٣﴾ اور انہوں نے بہت سے
لوگوں کو گمراہ کیا (الٰہی) تو ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا ﴿٢٤﴾ یہ لوگ بہ سبب اپنے
گناہوں کے ڈبو دیئے گئے اور جہنم میں پہنچا دیئے گئے اور اللہ کے سوا اپنا کوئی
مددگار انہوں نہیں پایا ﴿٢٥﴾ اور (حضرت) نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اے
میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ ﴿٢٦﴾ اگر تو
انہیں چھوڑ دے گا تو (یقیناً) یہ تیرے (اور) بندوں کو (بھی) گمراہ کر دیں گے
اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے ﴿٢٧﴾ اے میرے پروردگار! تو
مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہو کر میرے گھر میں آئے اور تمام
مومن مردوں اور کل ایماندار عورتوں کو بخش دے اور کافروں کو سوائے بربادی
کے اور کسی بات میں نہ بڑھا ﴿٢٨﴾

سورۃ جن مکی ہے اس میں 28 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن) سنا
اور کہا کہ ہم نے عجب قرآن سنا ہے ﴿١﴾ جو راہ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے، ہم
اس پر ایمان لا چکے (اب) ہم ہرگز کسی کو بھی اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے ﴿٢﴾

آیت:23 یہ قوم نوح علیہ السلام کے وہ بت تھے جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور ان کی اتنی شہرت ہوئی کہ عرب میں بھی ان کی پوجا کی جانے لگی، چنانچہ وَدّ دومۃ الجندل میں قبیلہ کلب کا، سواع ساحل بحر کے قبیلہ ھذیل کا، یغوث سبا کے قریب، جرف جگہ میں مراد اور بنی غطیفہ کا، یعوق، ہمدان قبیلے کا اور نسر حمیر قوم کے قبیلہ ذوالکلاع کا معبود تھا۔ (ابن کثیر و فتح القدیر)

یہ پانچوں قومیں نوح علیہ السلام کے نیک آدمیوں کے نام پر تھیں جب یہ مر گئے تو شیطان نے ان کے عقیدت مندوں کو کہا ان کی تصویریں بنا کر تم اپنے گھروں اور دوکانوں میں رکھ لو تا کہ ان کی یاد تازہ رہے اور ان کے تصور سے تم بھی ان کی طرح نیکیاں کرتے رہو جب یہ تصویریں بنا کر رکھنے والے فوت ہو گئے تو شیطان ان کی نسلوں کو یہ کہہ کر شرک میں ملوث کر دیا کہ تمہارے آباواجداد تو ان کی عبادت کرتے تھے جن کی تصویریں تمہارے گھروں میں لٹک رہی ہیں، چنانچہ انہوں نے ان کی پوجا شروع کر دی۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورہ نوح)

آیت:1 یہ پہلی آیت ہے جس میں "جن" کا لفظ آیا ہے، نیز اس سورت میں ایمان کی تعریف اور کفر کی مذمت سے متعلق جنوں کے تفصیلی اقوال آئے ہیں۔ اسی لیے اس کا نام سورت جن رکھ دیا گیا ہے۔

زمانہ نزول کے متعلق امام قرطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ سورت تمام مفسرین کے نزدیک مکی ہے ابن مردویہ اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝٣ وَّ اَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝٤ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝٥ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ
يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا
ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ
فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۝٨ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا
مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩ وَّ اَنَّا
لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ
رَشَدًا ۝١٠ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ

اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا
ہے نہ بیٹا ۝۳ اور یہ کہ ہم میں ایک بیوقوف اللہ کے بارے میں خلاف حق باتیں
کہا کرتا تھا ۝۴ اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات اللہ پر
جھوٹی باتیں لگائیں ۝۵ بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا
کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے ۝۶ اور (انسانوں)
نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ
نہ کرے گا) ۝۷ اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور
سخت شعلوں سے پر پایا ۝۸ اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لئے آسمان میں جگہ
جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلے کو اپنی تاک میں
پاتا ہے ۝۹ ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے
یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے ۝۱۰ اور یہ کہ (بیشک) بعض تو ہم
میں نیکوکار ہیں اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں سے بٹے

ہے کہ سورۃ الجن مکہ میں نازل ہوئی تھی ابن مردویہ نے عائشہ اور عبداللہ بن زبیر سے بھی یہی روایت کی ہے۔
سورت الاحقاف آیات ۲۹ سے ۳۲ تک میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے نبی کریم ﷺ سے قرآن پڑھتے سُنا اور آپ ﷺ کی تلاوت سے متاثر ہو کر انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا اور اپنی قوم کے پاس واپس جا کر ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ مذکورہ بالا آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے وہاں تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ جنوں نے کب کب آپ ﷺ سے قرآن سنا اور وہ کون جن تھے جنہوں نے وادی نخلہ میں آپ ﷺ کو عشاء کی نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا تھا مناسب ہوگا کہ سورۃ الاحقاف کی ان چاروں آیتوں کی تفسیر دوبارہ پڑھ لی جائے۔

آیت:6 ابن زید لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں جب کوئی آدمی کسی وادی میں پڑاؤ ڈالتا تو کہتا کہ میں اس وادی کے سردار کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں جب اسلام آ گیا تو لوگ اللہ کے ذریعے پناہ مانگنے لگے اور جنوں کو چھوڑ دیا۔ امام مسلم نے "کتاب الذکر والدعا" میں خولہ بنت حکیم کا قول نقل کیا ہے کہ جو شخص کسی جگہ پڑاو ڈالے تو کہے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" "میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ اس کی مخلوقات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں" تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ یہاں سے کوچ کر جائے۔ اِس حدیث سے مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر پر روشنی پڑتی ہے کہ انسانوں کا جنوں کے ذریعہ پناہ مانگنا شرک ہے۔

آیت:8 تا 9 اِنہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے آسمان سے قریب ہو کر فرشتوں کی باتیں سُننی چاہیں، تو اُسے نگرانی کرنے والے بہت ہی قوی فرشتوں سے بھرا ہوا پایا، اور ہمیں انگاروں کا سامنا کرنا پڑا اور ہم پہلے اپنی مخصوص جگھوں پر بیٹھ کر فرشتوں کی باتیں سننے کی کوشش کرتے تھے، لیکن اب حال یہ ہے کہ جو کوئی چھپ کر سننا چاہے گا اُسے انگاروں کا سامنا کرنا پڑے گا جو اُسے جلانے کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔

آیت:11 جنوں نے اپنی قوم کے بارے میں یہ خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زبانی قرآن کریم سننے کے بعد ہم میں سے بعض ایمان لے آئے اور

لَآ اَمۡلِكُ لَكُمۡ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلۡ اِنِّیۡ لَنۡ یُّجِیۡرَنِیۡ مِنَ اللّٰهِ
اَحَدٌ ۙ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مُلۡتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ
فِیۡهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ
اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلۡ اِنۡ اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ مَّا
تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ یَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّیۡۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡهِرُ عَلٰی
غَیۡبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ یَسۡلُكُ مِنۡۢ
بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا
رِسٰلٰتِ رَبِّهِمۡ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیۡهِمۡ وَاَحۡصٰی كُلَّ شَیۡءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

اٰیاتها ۲۰ | (۷۳) سُوۡرَةُ الۡمُزَّمِّلِ مَکِّیَّةٌ (۳) | رکوعاتها ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۲﴾

تمہارے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں ﴿۲۱﴾ کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا ﴿۲۲﴾ البتہ میرا کام اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں کو) پہنچا دینا ہے (اب) جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نہ مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾ (ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے ﴿۲۴﴾ کہہ دیجئے مجھے معلوم نہیں کہ جس کا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کے لئے دوری کی مدت مقرر کرے گا ﴿۲۵﴾ وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ﴿۲۶﴾ سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے لیکن اس کے بھی آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے ﴿۲۷﴾ تا کہ ان کے اپنے رب کے پیغام پہنچا دینے کا علم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے انکے آس پاس (کی چیزوں) کا احاطہ کر رکھا ہے اور ہر چیز کی گنتی کا شمار کر رکھا ہے ﴿۲۸﴾

سورۃ مزمل مکی ہے اس میں 20 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اے کپڑے میں لپٹنے والے ﴿۱﴾ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم ﴿۲﴾

آیت:27 اِس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ جب وہ اپنے رسول ﷺ پر وحی نازل کرتا ہے تو اُس وحی کے آگے اور پیچھے یعنی (ہر جانب سے) نگہبان فرشتوں کی ایک جماعت کو لگا دیتا ہے جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ وحی کا وہ حصہ رسول ﷺ تک بلا کم و کاست پہنچ جاتا ہے۔ ابن زید نے "رصدا" کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ نگہبان فرشتے نبی کریم ﷺ کو جنوں اور شیطانوں کی مداخلت سے ہر چار جانب سے بچاتے ہیں۔

آیت:28 اِس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نگہبان فرشتوں کی ایک جماعت کو وحی کی حفاظت کے لیے اِس لیے لگا دیتا ہے تا کہ اسے معلوم ہو جائے (یعنی کھل کر بات سامنے آ جائے) کہ انہوں نے اپنے رب کا پیغام بحفاظت تمام اِس کے رسول ﷺ تک پہنچا دیا۔

دوسرا مفہوم یہ ہے "تا کہ محمد ﷺ جان لیں کہ جبریل علیہ السلام اور اُن کے ساتھی فرشتوں نے اپنے رب کا پیغام بحفاظت تمام ان تک پہنچا دیا ہے"۔

تیسرا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے تا کہ محمد ﷺ جان لیں کہ گذشتہ انبیاء نے بھی انہی کی طرح اپنے رب کا پیغام اپنی قوموں تک پہنچا دیا تھا"۔

﴿وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ﴾ اور نگہبان فرشتوں کے یا اللہ کی جانب سے پیغام رسانی کرنے والے فرشتوں کے تمام احوال سے اللہ پوری طرح باخبر رہتا ہے ان کا کوئی حال اللہ کے احاطہ علم سے خارج نہیں ہوتا ﴿وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا﴾ اور اللہ کے پاس چیزوں کا اجمالی علم ہی نہیں بلکہ مخلوقات کے ہر فرد کا الگ الگ تفصیلی علم بھی ہے۔ (وباللہ التوفیق)

آیت:1 تا 4 نام: پہلی آیت میں ہی لفظ "المزمل" آیا ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے۔

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًاۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِیْلًاؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ
هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًاؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًاؕ﴿۷﴾
وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًاؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا﴿۹﴾ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ
وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا﴿۱۰﴾ وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ

آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لے ﴿۳﴾ یا اس پر بڑھا دے اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر
(صاف) پڑھا کرو ﴿۴﴾ یقیناً ہم تجھ پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے
﴿۵﴾ بیشک رات کا اٹھنا دل جمعی کے لئے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بالکل
درست کر دینے والا ہے ﴿۶﴾ یقیناً تجھے دن میں بہت شغل رہتا ہے ﴿۷﴾ تو اپنے
رب کے نام کا ذکر کیا کر اور تمام مخلوقات سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو
جا ﴿۸﴾ مشرق و مغرب کا پروردگار جس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اسی کو اپنا کارساز
بنالے ﴿۹﴾ اور جو کچھ وہ کہیں تو سہتا رہ اور وضعداری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ
رہ ﴿۱۰﴾ اور مجھے اور ان جھٹلانے والے آسودہ حال لوگوں کو چھوڑ دے

زمانہ نزول: ماوردی کے قول کے مطابق پوری سورت حسن، عکرمہ اور جابر وغیرہم کے نزدیک مکی ہے ابن مردویہ اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ "سورۃ المزمل" مکہ میں نازل ہوئی تھی اور نحاس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ "سورۃ المزمل" مکہ میں نازل ہوئی تھی سوائے آخری آیت ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ...﴾ کے جو مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔

امام بخاری و مسلم اور ترمذی وغیرہم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب پہلی بار وحی نازل ہوئی اور غارِ حرا سے گھر واپس آتے ہوئے جبریل علیہ السلام کو فضا میں دیکھا، تو آپ ﷺ پر کپکپی طاری ہوگئی اور گھر پہنچتے ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ "**زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَدَثِّرُونِي**" "کہ مجھے فوراً کمبل اوڑھاؤ مجھے فوراً کمبل اوڑھاؤ پھر اوڑھایا گیا" اسی لیے اللہ رب العزت نے اس سورت میں از راہِ لطف و محبت آپ ﷺ کو "المزمل" اور "سورۃ المدثر" میں المدثر کا خطاب دیا۔

بعض مفسرین نے اِس کی توجیہ یہ بیان کی ہے کہ ابتدائے وحی میں جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے تو وحی کے رعب سے آپ ﷺ پر کپکپی طاری ہوجاتی اور آپ کمبل اوڑھ لیتے، اِسی لیے آپ ﷺ کو "المزمل" کا خطاب دیا گیا کچھ دنوں کے بعد یہ کیفیت ختم ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے دل کو ثبات عطا کیا۔ تیسری رائے یہ ہے کہ "مزمل" کا معنی "نبوت کا بارِ گراں اُٹھانے والا" ہے چونکہ نبی کریم ﷺ پر آخری رسالت کا بارِ گراں ڈالا گیا تھا، اسی لیے اس بڑی ذمہ داری کا احساس دِلانے کے لیے آپ ﷺ کو اس خطاب کے ساتھ پکارا گیا۔

آیت: 5 اللہ رب العزت نے اس سورت میں نبی کریم ﷺ کو پہلے نماز کا پھر دعوت کی راہ میں اپنی قوم کی طرف سے آنے والی اذیتوں کو برداشت کرنے کا حکم دیا ہے اور آخر میں یہ حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی دعوت لوگوں کے سامنے اب علی الاعلان پیش کیجیے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے کمبل اوڑھنے والے (نبی ﷺ) آپ رات کے وقت نماز پڑھا کیجیے مفسرین لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ پر پہلے تہجد کی نماز فرض تھی، اور پنجگانہ نمازوں کے فرض ہونے کے بعد آپ ﷺ کے لیے تہجد کی نماز واجب ہوگئی اور آپ ﷺ کی امت کے لیے سنت ہوگئی۔

إِلَّا قَلِيلًا کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کچھ وقت کے علاوہ ساری رات نماز پڑھتے رہیں لیکن ﴿**نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا**﴾ میں تشریح کردی گئی ہے کہ آدھی رات تک نماز پڑھیے یا اس سے تھوڑا سا کم وقت یعنی تہائی رات تک یا آپ ﷺ اگر چاہیں تو دو تہائی رات تک نماز پڑھیے مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ یا تو آدھی رات تک نماز پڑھیے یا اس سے زیادہ یا اس سے کم۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا ہے کہ "آپ ﷺ پر سخت سردی کے زمانے میں بھی وحی نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ کی پیشانی پسینہ سے شرابور ہوجاتی تھی"۔

وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ﴿١٢﴾ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ
كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ
اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ
تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ
مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَ مَا تُقَدِّمُوْا
لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾

اٰیاتها ۵۶ | ۷۴ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۴ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿٢﴾ وَ رَبَّكَ

اور انہیں ذرا سی مہلت دے ⑪ یقیناً ہمارے ہاں سخت بیڑیاں ہیں اور سلگتی ہوئی
جہنم ⑫ اور حلق میں اٹکنے والا کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے ⑬ جس دن
زمین اور پہاڑ تھر تھرائیں گے اور پہاڑ مثل بھربھری ریت کے ٹیلوں کے
ہوجائیں گے ⑭ بیشک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج
دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا ⑮ تو فرعون نے اس رسول
کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال) کی پکڑ میں پکڑ لیا ⑯ تم اگر کافر رہے
تو اس دن کیسے پناہ پاؤ گے جو دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا ⑰ جس دن آسمان
پھٹ جائے گا اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کر ہی رہے گا ⑱ بیشک یہ نصیحت ہے پس جو
چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے ⑲ آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ
آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور
آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے اور رات دن کا پورا
اندازہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم اسے ہرگز نہ نبھا سکو گے پس تم
پر مہربانی کی لہذا جتنا قرآن پڑھنا تمہارے لیے آسان ہو پڑھو وہ جانتا ہے کہ تم
میں بعض بیمار بھی ہوں گے بعض دوسرے زمین میں چل پھر کر اللہ تعالیٰ کا فضل
یعنی روزی بھی تلاش کریں گے اور کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد بھی کریں گے سو تم
بہ آسانی جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو اور نماز کی پابندی کیا کرو اور زکوۃ دیتے رہا کرو
اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ
کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے (۸) اللہ تعالیٰ سے معافی
مانگتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ⑳

سورۃ مدثر مکی ہے اس میں 56 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اے کپڑا اوڑھنے والے ① کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے ② اور اپنے رب ہی کی

آیت:20 اس سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ نے نماز تہجد کے اوقات میں تخفیف کے بعض اسباب بیان کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُسے معلوم ہے کہ تم میں سے بعض لوگ مریض ہوں گے، ان کے آدھی رات یا دو تہائی رات یا ایک تہائی رات تک نماز پڑھنا بہت ہی تکلیف کا باعث ہوگا اس لیے اِس سے جتنا ہو سکے اتنا ہی پڑھے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں تکلیف ہو تو بیٹھ کر پڑھے بلکہ نوافل پڑھنے میں اسے پریشانی ہو تو نہ پڑھے، اور اُسے اُس نوافل کا ثواب ملے گا جو وہ حالتِ صحت میں پڑھا کرتا ہے۔

آیت:1 تا 3 نام: پہلی آیت میں ہی لفظ مدثر آیا ہے اور یہ ہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے۔

فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ
تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ
يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰ ذَرْنِيْ وَمَنْ
خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲ وَّ بَنِيْنَ
شُهُوْدًا ۝۱۳ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵ كَلَّا
اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ
قَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰ ثُمَّ
نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳ فَقَالَ اِنْ
هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝۲۴ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۵ سَاُصْلِيْهِ
سَقَرَ ۝۲۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝۲۷ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝۲۸ لَوَّاحَةٌ
لِّلْبَشَرِ ۝۲۹ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا
مَلٰٓئِكَةً وَّ مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بڑائیاں بیان کر ۝۳ اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر ۝۴ ناپاکی کو چھوڑ دے ۝۵ اور
احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر ۝۶ اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر ۝۷ پس
جبکہ صور میں پھونک ماری جائے گی ۝۸ وہ دن بڑا سخت دن ہوگا ۝۹ جو کافروں پر
آسان نہ ہوگا ۝۱۰ مجھے اور اسے چھوڑ دے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ہے ۝۱۱ اور
اسے بہت سا مال دے رکھا تھا ۝۱۲ اور حاضر باش فرزند بھی ۝۱۳ اور میں نے اسے
بہت کچھ کشادگی دے رکھی ہے ۝۱۴ پھر بھی اس کی چاہت ہے کہ میں اسے اور
زیادہ دوں ۝۱۵ نہیں نہیں وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے ۝۱۶ عنقریب میں اسے
ایک سخت چڑھائی چڑھاؤں گا ۝۱۷ اس نے غور کر کے تجویز کی ۝۱۸ اسے ہلاکت ہو
کیسی (تجویز) سوچی؟ ۝۱۹ وہ پھر غارت ہو کس طرح اندازہ کیا ۝۲۰ اس نے پھر
دیکھا ۝۲۱ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا ۝۲۲ پھر پیچھے ہٹ گیا اور غرور کیا ۝۲۳ اور
کہنے لگا یہ تو صرف جادو ہے جو نقل کیا جاتا ہے ۝۲۴ سوائے انسانی کلام کے کچھ بھی
نہیں ۝۲۵ میں عنقریب اس دوزخ میں ڈالوں گا ۝۲۶ اور تجھے کیا خبر کہ دوزخ کیا
چیز ہے ۝۲۷ نہ وہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے ۝۲۸ کھال کو جھلسا دیتی ہے ۝۲۹ اور
اس میں انیس (فرشتے مقرر) ہیں ۝۳۰ ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے
رکھے ہیں اور ہم نے ان کی تعداد صرف کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے

زمانۂ نزول: یہ سورت بالاتفاق مکی ہے ابن مردویہ اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ "سورۃ المدثر" مکہ میں نازل ہوئی تھی جمہور علماء کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلی وحی ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی، اس کے بعد کچھ دنوں تک وحی کا نزول موقوف ہو گیا پھر سورۃ مدثر نازل ہوئی۔

امام بخاری و مسلم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں پیدل چل رہا تھا کہ آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی سر اُٹھایا تو اسی فرشتے کو جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، آسمان و زمین کے درمیان ایک کُرسی پر بیٹھا دیکھا میں اِس منظر سے شدید مرعوب ہوا اور گھر واپس آ گیا، اور کہا مجھے کمبل اوڑھاؤ مجھے کمبل اوڑھاؤ تو گھر والوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا اس کے بعد اللہ نے ﴿يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ نازل فرمائی۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس سلسلہ کی یہی روایت محفوظ ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو چکی تھی اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں فرمایا ہے: میں نے آسمان و زمین کے درمیان اسی فرشتہ کو کرسی پر بیٹھے دیکھا جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا۔

آیت: 30 یعنی جہنم میں بطور دربان اُنیس فرشتے مقرر ہیں۔

﴿ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ﴾ (الاعلی:13)
"جہنم میں مریں گے، نہ جئیں گے"۔

لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا
يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ
رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ ع كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ ۙ
وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ ۙ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ ۙ
نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ ؕ كُلُّ
نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ ۛؕ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ
يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٤١﴾ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوْا
لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿٤٣﴾ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿٤٤﴾ ۙ وَكُنَّا
نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿٤٥﴾ ۙ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ ۙ حَتّٰٓى
اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ ؕ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ ؕ فَمَا لَهُمْ
عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ ۙ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ ۙ فَرَّتْ مِنْ
قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ ؕ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ ۙ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ ؕ كَلَّآ اِنَّهٗ
تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ ؕ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ
اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع

تا کہ اہل کتاب یقین کرلیں اور ایماندار ایمان میں اور بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور وہ کافر کہیں کہ اس بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ اس طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ تو کل بنی آدم کے لیے سراسر پندو نصیحت ہے ﴿۳۱﴾ قسم ہے چاند کی ﴿۳۲﴾ اور رات جب وہ پیچھے ہٹے ﴿۳۳﴾ اور صبح کی جب وہ روشن ہوجائے، ﴿۳۴﴾ کہ (یقیناً وہ جہنم) بڑی چیزوں میں سے ایک ہے ﴿۳۵﴾ بنی آدم کو ڈرانے والی ﴿۳۶﴾ (یعنی) اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہئے ﴿۳۷﴾ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے ﴿۳۸﴾ مگر دائیں ہاتھ والے ﴿۳۹﴾ اہل جنت بالا خانوں میں بیٹھے وہ سوال کرتے ہونگے گے ﴿۴۰﴾ جہنمیوں سے ﴿۴۱﴾ تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا ﴿۴۲﴾ وہ جواب دیں گے ہم نمازی نہ تھے ﴿۴۳﴾ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے ﴿۴۴﴾ اور ہم بحث کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے ﴿۴۵﴾ اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے ﴿۴۶﴾ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی ﴿۴۷﴾ پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی ﴿۴۸﴾ انہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہ نصیحت سے منہ موڑ رہے ہیں ﴿۴۹﴾ گویا کہ وہ بہکے ہوئے گدھے ہیں ﴿۵۰﴾ جو شیر سے بھاگے ہوں ﴿۵۱﴾ بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلی ہوئی کتابیں دی جائیں ﴿۵۲﴾ ہرگز ایسا نہیں (ہوسکتا بلکہ) یہ قیامت سے بے خوف ہیں ﴿۵۳﴾ سچی بات تو یہ ہے کہ یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے ﴿۵۴﴾ اب جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ﴿۵۵﴾ اور وہ اس وقت نصیحت حاصل کریں گے جب اللہ تعالیٰ چاہے وہ اسی لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور اس لائق بھی کہ وہ بخشے ﴿۵۶﴾

آیت:31 یعنی یہ کفار و مشرکین سمجھتے ہیں کہ جہنم میں 19 فرشتے ہی تو ہیں نا جن پر قابو پانا کون سا مشکل کام ہے؟ لیکن اِن کو معلوم نہیں کہ رب کے لشکر تو اتنے ہیں کہ جنہیں اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں صرف فرشتے ہی اتنی تعداد میں ہیں کہ ستر ہزار فرشتے روزانہ اللہ کی عبادت کے لیے بیت المعمور میں داخل ہوتے ہیں، پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔ (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، مسلم، کتاب الایمان)
آیت:56 یعنی وہ اللہ ہی اسی کے لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی معاف کرنے کے اختیارات رکھتا ہے اس لیے وہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی سے بچا جائے تا کہ انسان اس کی مغفرت اور رحمت کا حقدار پایا جائے۔

ایاتها ۴۰ ۷۵ سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۱ رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿۱﴾ وَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿۲﴾
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ
نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾ وَجُمِعَ
الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ كَلَّا
لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِلْمُسْتَقَرُّ ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ اَلْقٰى
مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ
وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

سورۃ قیامہ مکی ہے اس میں 40 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ﴿۱﴾ اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت
کرنے والا ہو ﴿۲﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں
گے ہی نہیں ﴿۳﴾ ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست
کردیں ﴿۴﴾ بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے ﴿۵﴾ پوچھتا
ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا ﴿۶﴾ پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی ﴿۷﴾ اور
چاند بے نور ہو جائے گا ﴿۸﴾ اور سورج اور چاند جمع کردیئے جائیں گے ﴿۹﴾ اس دن
انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ﴿۱۰﴾ نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ
نہیں ﴿۱۱﴾ آج تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے ﴿۱۲﴾ آج انسان کو اس کے
آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے سے آگاہ کیا جائے گا ﴿۱۳﴾ بلکہ انسان خود
اپنے اوپر حجت ہے ﴿۱۴﴾ اگرچہ کتنے ہی بہانے پیش کرے ﴿۱۵﴾ (اے نبی) آپ
قرآن کو جلدی (یاد کرنے) کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں ﴿۱۶﴾ اسکا جمع کرنا
اور (آپ کی زبان سے) پڑھنا ہمارے ذمہ ہے ﴿۱۷﴾ ہم جب اسے پڑھ لیں تو
آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں ﴿۱۸﴾ پھر اس کا واضح کردینا ہمارا ذمہ ہے ﴿۱۹﴾

آیت: 1 تا 3 پہلی آیت میں ہی لفظ "القیامہ" آیا ہے، یہی اس کا نام رکھ دیا گیا ہے بعض روایات میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس کا نام "سورۃ لا اقسم" بھی آیا ہے۔

زمانہ نزول: یہ سورت بالاتفاق مکی ہے۔ ابن مردویہ نے اور بیہقی نے (دلائل میں) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ القیامہ اور ایک روایت کے مطابق "سورۃ لا اقسم" مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ ابن مردویہ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی روایت کی ہے۔

آیت: 6 بعث بعد الموت اور قیامت کا منکر بطور استہزاء پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی اس لیے کہ وہ وقوع قیامت بعید از عقل بات سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے اس استہزاء آمیز سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہاں، جب قیامت آئے گی تو انسان کی آنکھیں شدت خوف و دہشت سے پتھرا جائیں گی اور حرکت کرنے سے رک جائیں گی اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم میں فرمایا ہے:

﴿اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ﴾ (ابراھیم: 42)

اللہ تعالیٰ انہیں اس وقت تک مہلت دیے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی پھٹی رہ جائیں گی۔

آیت: 14 اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلکہ انسان کے اعضاء وجود اس کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے۔

آیت: 16 حضرت جبرائیل جب وحی لے کر آتے تو نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ عجلت سے پڑھتے جاتے کہ کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائیں۔

آیت: 18 اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرشتے کے ساتھ ساتھ اس طرح سے پڑھنے سے منع فرمادیا۔ یہ مضمون پہلے بھی گزر چکا ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ
بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ
التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ
السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا
صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾
اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ
يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً
فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾

ايَاتُهَا ٣١ ﴿٧٦ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ ٩٨﴾ رُكُوْعَاتُهَا ٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾

نہیں نہیں تم جلدی ملنے والی (دنیا) کی محبت رکھتے ہو ﴿٢٠﴾ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے
ہو ﴿٢١﴾ اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے ﴿٢٢﴾ اپنے رب کی
طرف دیکھتے ہونگے ﴿٢٣﴾ اور کتنے چہرے اس دن (بد رونق) اور اداس
ہونگے ﴿٢٤﴾ سمجھتے ہونگے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا ﴿٢٥﴾
نہیں نہیں جب روح ہنسلی تک پہنچے گی ﴿٢٦﴾ اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک
کرنے والا ہے؟ ﴿٢٧﴾ اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے ﴿٢٨﴾ اور پنڈلی سے
پنڈلی لپٹ جائے گی ﴿٢٩﴾ آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے ﴿٣٠﴾ اس نے نہ تو
تصدیق کی نہ نماز ادا کی ﴿٣١﴾ بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی ﴿٣٢﴾ پھر اپنے گھر والوں کے
پاس اتراتا ہوا گیا ﴿٣٣﴾ افسوس ہے تجھ پر حسرت ہے تجھ پر ﴿٣٤﴾ وائے ہے اور خرابی
ہے تیرے لئے ﴿٣٥﴾ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کے اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا ﴿٣٦﴾ کیا
وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ ﴿٣٧﴾ پھر لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ
نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا ﴿٣٨﴾ پھر اس سے جوڑے یعنی نر مادہ بنائے ﴿٣٩﴾
کیا (اللہ تعالیٰ) اس (امر) پر قادر نہیں کہ مردے کو زندہ کر دے ﴿٤٠﴾

سورۃ دہر مکی ہے اس میں 31 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یقیناً گزرا ہے انسان ایک وقت زمانے میں جب کہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا ﴿١﴾

﴿وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ﴾ (طٰہٰ:114)

”اور قرآن کی وحی جو تمہاری طرف بھیجی جاتی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے قرآن کے (پڑھنے کے) لئے جلدی نہ کیا کرو“۔

آپ ﷺ وحی ختم ہونے سے پہلے قرآن میں جلدی نہ کیجیے۔

آیت: 1 نام: پہلی آیت میں ہی لفظ ”الدھر“ آیا ہے یہی اس کا نام رکھ دیا گیا ہے اس کا دوسرا نام ”سورۃ الانسان“ ہے اور اسے سورہ الامشا اور سورۃ ھل اتی بھی کہتے ہیں۔

امام مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دِن صبح کی نماز میں ”الم السجدۃ“ اور ”هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَٰنِ“ پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی ضعیفی اور حقارت یاد دلائی ہے کہ اس کا باپ (آدم علیہ السلام) چالیس سال تک مٹی کا ایک مجسمہ بنا پڑا رہا۔

ایک دوسرے قول کے مطابق ایک سو بیس سال تک مٹی، گارے اور ٹھیکرے کے مراحل سے گزرتا رہا، تب جا کر اللہ تعالیٰ نے اس میں روح ڈالی۔

اس پوری مدت میں وہ مٹی کا ایک تودہ رہا، اللہ کے سوا کسی کو کچھ نہیں معلوم تھا کہ اس تودہ کا کیا ہوگا اور اس کا کیا نام ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں روح پھونکی اور انسان بنایا۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ﴿٢﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ اِنَّآ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ
يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ
يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا
وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً
وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾
فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ
بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا
يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ
قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَ
يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى
سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا
كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾

بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لئے پیدا کیا اور اس کو سنتا
دیکھتا بنایا ﴿٢﴾ ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکرگزار بنے خواہ ناشکرا ﴿٣﴾ یقیناً
ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی آگ تیار کر رکھی
ہے ﴿٤﴾ بیشک نیک لوگ وہ جام پئیں گے جس کی امیزش کافور کی ہے ﴿٥﴾ جو ایک
چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اس کی نہریں نکال لے جائیں گے
(جدھر چاہیں) ﴿٦﴾ جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی
برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے ﴿٧﴾ اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھانا
کھلاتے ہیں مسکین یتیم اور قیدیوں کو ﴿٨﴾ ہم تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی
کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکرگزاری ﴿٩﴾ بیشک ہم اپنے
پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا ﴿١٠﴾ پس انہیں
اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی ﴿١١﴾ اور
انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے ﴿١٢﴾ یہ وہاں تختوں
پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔ نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ سردی کی
سختی ﴿١٣﴾ ان جنتوں کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہونگے اور ان کے میوے اور
گچھے نیچے لٹکے ہوئے ہونگے ﴿١٤﴾ اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا
دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہونگے ﴿١٥﴾ شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی
نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا ﴿١٦﴾ اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے
جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی ﴿١٧﴾ جنت کی ایک نہر جس کا نام سلسبیل ہے ﴿١٨﴾ اور
جن کے اردگرد گھومتے پھرتے ہونگے وہ کم سن بچے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں
جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں ﴿١٩﴾ تو وہاں جہاں کہیں
بھی نظر ڈالے گا سراسر نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا ﴿٢٠﴾ ان کے
جسموں پر سبز باریک اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے
کنگن کا زیور پہنایا جائے گا اور انہیں ان کا رب پاک صاف شراب پلائے گا ﴿٢١﴾

آیت: 2 اللہ تعالیٰ نے پھر آدم علیہ السلام کی اولاد کو گندے اور حقیر پانی کے ایک مخلوط قطرہ سے پیدا کیا "امشاج" سے مراد وہ مخلوط ہے جو مرد اور عورت دونوں کی منی سے بنتا ہے۔ دونوں کے امتزاج سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے۔ پیدا کرنے کا مقصد انسان کی آزمائش ہے۔

﴿لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (الملك:2)

"تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اعمال میں اچھا ہے"۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ
اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ الَّيْلِ
فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ
وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ
اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ
يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾

(کہا جائے گا) کہ یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی
گئی ﴿٢٢﴾ بیشک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے ﴿٢٣﴾ پس تو اپنے رب کے
حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہنا نہ مان ﴿٢٤﴾ اور اپنے
رب کے نام کا صبح شام ذکر کیا کر ﴿٢٥﴾ اور رات کے وقت اس کے سامنے سجدے
کر اور بہت رات تک اس کی تسبیح کیا کر ﴿٢٦﴾ بیشک یہ لوگ جلدی ملنے والی (دنیا)
کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑے دیتے ہیں ﴿٢٧﴾ ہم
نے انہیں پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ اور بندھن مضبوط کئے اور ہم جب
چاہیں ان کے عوض ان جیسے اوروں کو بدل لائیں ﴿٢٨﴾ یقیناً یہ تو ایک نصیحت ہے
پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے لے ﴿٢٩﴾ اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی
چاہے بیشک اللہ تعالیٰ علم والا باحکمت ہے ﴿٣٠﴾ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کر
لے، اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿٣١﴾

آیت:24 امام شوکانی رحمہ اللہ نے مفسرین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس آیت میں "اثما" سے مراد عبہ بن رابعہ اور "کفورا" سے مراد ولید بن مغیرہ ہے ان دونوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا تھا کہ تم لوگوں کو دعوت اسلام دینا بند کر دو ہم تمہیں مالا مال کر دیں گے، اور اپنی خوبصورت ترین عورتوں سے تمہاری شادی کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے: ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا﴾ (الدھر:23)

اور اس کے بعد کی آیتیں نازل فرمائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس قرآن کو ہم نے آپ ﷺ پر نازل کیا ہے، اسے آپ ﷺ نے نہیں گھڑا ہے۔

آیت:25 تا26 جیسا کہ مشرکین آپ ﷺ پر اتہام دھرتے ہیں، اس لیے آپ ﷺ اپنے رب کی پیغامبری کی ذمہ داری کو قبول کیجیے اور اسے بے کم وکاست لوگوں تک پہنچایئے اور مشرکینِ قریش میں سے ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ جیسے گناہگاروں اور ولید بن مغیرہ جیسے نافرمانوں اور ناشکروں کی بات نہیں مانیے اور اپنی دعوت کو لے کر آگے بڑھتے رہیے اور اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے تسبیح وذکر میں مشغول رہیے اور ہاتھ پھیلا کر اس کے سامنے گریہ وزاری کیجیے اور راتوں کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھیے اور دیر تک اپنے رب کی پاکی بیان کرتے رہیے۔

نماز اللہ کی مدد حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، نبی کریم ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی یا اہم معاملہ پیش آتا، تو آپ ﷺ فوراً نماز پڑھنے لگتے سورۃ البقرہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ:

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾ (البقرۃ:45)

" صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ کی مدد طلب کرو"

اور "ق" میں فرمایا ہے: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾ (ق:40)

"اور رات کے کچھ حصے میں اللہ کی تسبیح کیجیے اور نمازوں کے بعد بھی"

رات میں تسبیح کرنے سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ جب آپ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اس طرح روشن ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا"۔ (بخاری مسلم)

ایاتھا ۵۰ ۷۷ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ۳۳ رکوعاتھا ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ
نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ
نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ
طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾

سورة مرسلات مکی ہے اس میں 50 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

دل خوش کن چلتی ہوئی ہواؤں کی قسم ﴿۱﴾ پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم ﴿۲﴾
پھر (ابر کو) ابھار کر پراگندہ کرنے والیوں کی قسم ﴿۳﴾ پھر حق اور باطل کو جدا جدا کر
دینے والے ﴿۴﴾ اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم ﴿۵﴾ جو (وحی) الزام اتارنے یا
آگاہ کر دینے والی ہوتی ہے ﴿۶﴾ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یقیناً ہونے
والی ہے ﴿۷﴾ پس جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے ﴿۸﴾ اور جب آسمان توڑ
پھوڑ دیا جائے گا ﴿۹﴾ اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیئے جائیں گے ﴿۱۰﴾
اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لایا جائے گا ﴿۱۱﴾ کس دن کے لئے (ان سب کو)
مؤخر کیا گیا ﴿۱۲﴾ فیصلے کے دن کے لئے ﴿۱۳﴾ تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ﴿۱۴﴾

آیت: 1 تا 2 نام: پہلی آیت میں ہی "المرسلات" کا لفظ آیا ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے اس کا دوسرا نام سورہ العرف بھی ہے لفظ العرف بھی پہلی آیت میں آیا ہے۔

زمانہ نزول: یہ سورت مکی ہے قتادہ رضی اللہ عنہ نے صرف آیت 48: ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ﴾ کو مدنی کہا ہے۔ ابنِ مردودیہ اور بیہقی نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورت المرسلات مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ بخاری و مسلم وغیرہ نے ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے ایک غار میں تھے، تو سورہ "وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا" نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے جاتے تھے اور میں ان سے حاصل کرتا جاتا تھا۔ (الحدیث)

یعنی تم میں سے کوئی اِس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت کی راہ پر لگا لے، اپنے لیے کسی کو نفع جاری کرے، ہاں اگر وہ چاہے تو ایسا ممکن ہے اس کی مشیت کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ البتہ صحیح قصد و نیت پر وہ اجر ضرورت عطا فرماتا ہے۔ (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى). (بخاری) "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر آدمی کے لیے وہ ہے جس کی وہ نیت کرے۔"

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم منیٰ کے ایک غار میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورہ المرسلات کا نزول ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تلاوت فرما رہے تھے میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کر رہا تھا اچانک ایک سانپ آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے مار دو۔ لیکن وہ تیزی سے غائب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم اِس کے شر سے اور وہ تمہارے شر سے بچ گیا"۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۃ المرسلات صحیح مسلم)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض دفعہ مغرب کی نماز میں بھی یہ سورت پڑھی ہے۔ (صحیح بخاری مسلم)

"عرفا" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کارِ خیر کے لیے بھیجتا ہے یا یہ مفہوم ہے کہ اللہ اِنہیں پے در پے بھیجتا ہے "العاصفات" سے مراد تیز و تند ہوائیں ہیں اور "الناشرات" سے مراد وہ ہوائیں ہیں جو بادل اور بارش کو فضا میں پھیلا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الروم میں فرمایا ہے:

﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ﴾ (الروم: 48)

"اللہ ہی ہواؤں کو بھیجتا ہے جو بادل بکھیر دیتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے"۔

ؕ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۶﴾ؕ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ
الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۸﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ
لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمۡ نَخۡلُقْكُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ۙ فَجَعَلۡنٰهُ فِىۡ قَرَارٍ
مَّكِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ۙ اِلٰى قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۲﴾ۙ فَقَدَرۡنَا ۖ فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۳﴾
وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ۙ
اَحۡيَآءً وَّاَمۡوَاتًا ﴿۲۶﴾ۙ وَّجَعَلۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسۡقَيۡنٰكُمۡ
مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ؕ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى مَا كُنۡتُمۡ
بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۹﴾ۚ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِىۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ۙ لَّا ظَلِيۡلٍ
وَّلَا يُغۡنِىۡ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ؕ اِنَّهَا تَرۡمِىۡ بِشَرَرٍ كَالۡقَصۡرِ ﴿۳۲﴾ۚ كَاَنَّهٗ
جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ ﴿۳۳﴾ؕ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوۡمُ لَا
يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ۙ وَلَا يُؤۡذَنُ لَهُمۡ فَيَعۡتَذِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ
لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ ۚ جَمَعۡنٰكُمۡ وَالۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنۡ
كَانَ لَكُمۡ كَيۡدٌ فَكِيۡدُوۡنِ ﴿۳۹﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۰﴾ۧ اِنَّ
الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ ﴿۴۱﴾ۙ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ﴿۴۲﴾ؕ كُلُوۡا

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۱۵﴾ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا
؟ ﴿۱۶﴾ پھر ہم ان کے بعد پچھلوں کو لائے ﴿۱۷﴾ ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح
کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے (افسوس) ہے ﴿۱۹﴾ کیا ہم
نے تمہیں حقیر پانی سے (منی سے) پیدا نہیں کیا ﴿۲۰﴾ پھر ہم نے اسے مضبوط و
محفوظ جگہ میں رکھا ﴿۲۱﴾ ایک مقررہ وقت تک ﴿۲۲﴾ پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم
کیا خوب اندازہ کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے
خرابی ہے ﴿۲۴﴾ کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ ﴿۲۵﴾ زندوں کو بھی اور
مردوں کو بھی ﴿۲۶﴾ اور ہم نے اس میں بلند اور بھاری پہاڑ بنا دیئے اور تمہیں
سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا ﴿۲۷﴾ اس دن جھوٹ جاننے والوں کے لئے
وائے اور افسوس ہے ﴿۲۸﴾ اس دوزخ کی طرف جاؤ جسے تم جھٹلاتے رہے
تھے ﴿۲۹﴾ چلو تین شاخوں والے تنے کی طرف ﴿۳۰﴾ جو دراصل نہ سایہ دینے
والا ہے نہ شعلے سے بچا سکتا ہے ﴿۳۱﴾ یقیناً دوزخ چنگاریاں پھینکتی ہے جو مثل
محل کے ہیں ﴿۳۲﴾ گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں ﴿۳۳﴾ آج ان جھٹلانے والوں کی
درگت ہے ﴿۳۴﴾ آج (کا دن) وہ دن ہے کہ یہ بول بھی نہ سکیں گے ﴿۳۵﴾ نہ
انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی ﴿۳۶﴾ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی
ہے ﴿۳۷﴾ یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے تمہیں اور اگلوں کو سب کو جمع کر لیا ﴿۳۸﴾ پس
اگر تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو ﴿۳۹﴾ وائے ہے اس دن جھٹلانے
والوں کے لئے ﴿۴۰﴾ بیشک پرہیزگار لوگ سایوں میں ہیں اور بہتے چشموں
میں ﴿۴۱﴾ اور ان میووں میں جن کی وہ خواہش کریں ﴿۴۲﴾ (اے جنتیو!) کھاؤ

آیت:15 اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے والوں کے لیے وہ دِن اِتنا سخت ہوگا کہ خوف اور دہشت کے مارے اُن کی زبانیں بند ہوجائیں گی ایک کلمہ بھی ان کے منہ سے نہیں نکلے گا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن اہلِ موقف کئی حالات سے گزریں گے، بعض حالات میں وہ بات کریں گے بلکہ آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے، جیسا کہ سورۃ الزمر میں آیا ہے:

﴿ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ﴾ (الزمر: 31)

”پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے پاس ایک دوسرے سے جھگڑو گے“۔

جیسا کہ سورہ یٰسین میں آیا: ﴿اَلۡيَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰٓى اَفۡوَاهِهِمۡ﴾ (یس: 65)

”ہم آج کے دِن اُن کے منہ پر مہر لگا دیں گے“۔

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝۴۴ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۵ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا
قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝۴۶ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۷ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝۴۸ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۴۹ فَبِاَيِّ
حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۰ ع

پیو مزے سے اپنے کئے ہوئے اعمال کے بدلے ۝۴۳ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں
کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ۝۴۴ اس دن سچا نہ جاننے والوں کے لئے (افسوس)
ہے ۝۴۵ (اے جھٹلانے والو) تم دنیا میں تھوڑا سا کھالو اور فائدہ اٹھالو بیشک تم
گنہگار ہو ۝۴۶ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے سخت ہلاکت ہے ۝۴۷ ان سے
جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کرلو تو نہیں کرتے ۝۴۸ اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی
ہے ۝۴۹ اب اس قرآن کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے ۝۵۰

اٰیاتها ٤٠ | ٧٨ سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ ٨٠ | رکوعاتها ٢

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ۝٢ الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ
مُخۡتَلِفُوۡنَ ۝٣ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ۝٤ ثُمَّ کَلَّا سَیَعۡلَمُوۡنَ ۝٥ اَلَمۡ
نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِہٰدًا ۝٦ وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۝٧ وَّخَلَقۡنٰکُمۡ
اَزۡوَاجًا ۝٨ وَّ جَعَلۡنَا نَوۡمَکُمۡ سُبَاتًا ۝٩ وَّ جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّ
جَعَلۡنَا النَّہَارَ مَعَاشًا ۝١١ وَّ بَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّ جَعَلۡنَا
سِرَاجًا وَّہَّاجًا ۝١٣ وَّ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤
لِّنُخۡرِجَ بِہٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۝١٥ وَّ جَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ۝١٦ اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ کَانَ
مِیۡقَاتًا ۝١٧ یَّوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۝١٨ وَّ فُتِحَتِ
السَّمَآءُ فَکَانَتۡ اَبۡوَابًا ۝١٩ وَّ سُیِّرَتِ الۡجِبَالُ فَکَانَتۡ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ
جَہَنَّمَ کَانَتۡ مِرۡصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِیۡنَ مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِیۡنَ فِیۡہَاۤ
اَحۡقَابًا ۝٢٣ لَا یَذُوۡقُوۡنَ فِیۡہَا بَرۡدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝٢٤ اِلَّا حَمِیۡمًا وَّ
غَسَّاقًا ۝٢٥ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝٢٦ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا لَا یَرۡجُوۡنَ حِسَابًا ۝٢٧ وَّ

سورۃ نبا مکی ہے اس میں 40 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یہ لوگ کس کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں ۝١ اس بڑی خبر کے متعلق ۝٢
جس کے بارے میں یہ اختلاف کر رہے ہیں ۝٣ یقیناً یہ ابھی جان لیں گے ۝٤
پھر بالیقین انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا ۝٥ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں
بنایا؟ ۝٦ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟ ۝٧ اور ہم نے تجھے جوڑا جوڑا پیدا
کیا ۝٨ اور ہم نے تمہاری نیند کو آرام کا سبب بنایا ۝٩ اور رات کو ہم نے پردہ
بنایا ۝١٠ اور دن کو ہم نے وقت روزگار بنایا ۝١١ تمہارے اوپر ہم نے سات مضبوط
آسمان بنائے ۝١٢ اور ایک چمکتا ہوا روشن چراغ (سورج) پیدا کیا ۝١٣ اور بدلیوں
سے ہم نے بکثرت بہتا ہوا پانی برسایا ۝١٤ تاکہ اس سے اناج اور سبزہ اگائیں ۝١٥
اور گھنے باغ (بھی اگائیں) ۝١٦ بیشک فیصلہ کا دن کا وقت مقرر ہے ۝١٧ جس دن کہ
صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم فوج در فوج چلے آؤ گے ۝١٨ اور آسمان کھول دیا جائے
گا پھر اس میں دروازے ہو جائیں گے ۝١٩ اور پہاڑ چلائے جائیں
گے پس وہ سراب ہو جائں گے ۝٢٠ بیشک دوزخ گھات میں ہے ۝٢١ سرکشوں کا
ٹھکانا وہی ہے ۝٢٢ اس میں وہ مدتوں تک پڑے رہیں گے ۝٢٣ نہ کبھی اس میں
خنکی کا مزہ چکھیں گے، نہ پانی کا ۝٢٤ سوائے گرم پانی اور (بہتی) پیپ کے ۝٢٥
(ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا ۝٢٦ انہیں تو حساب کی توقع ہی نہ تھی ۝٢٧ اور

آیت: 1 تا 3 نام: دوسری آیت میں لفظ النباء آیا ہے ہے جس سے مراد "روزِ قیامت" ہے یہی اِس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے۔

امام شوکانی سے واحدی کے حوالے سے مفسرین کا قول نقل کیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے کفار مکہ کے سامنے، توحید باری تعالیٰ اور بعث بعد الموت کی بات کی، اور اُن حقائق سے مطابق قرآنی آیات کی تلاوت کی، تو وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس روزِ قیامت کی بات کر رہا ہے اور یہ کیسا کلام پیش کرتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ﴿عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ﴾ نازل فرمایا مشرکین مکہ کے ذہنوں کو اس بات کی اہمیت کی طرف مبذول کرایا پھر کہا ﴿عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ﴾ یعنی جس بعث بعد الموت اور قیامت کے بارے میں وہ آپس میں باتیں کرتے ہیں وہ تو بڑا ہی عظیم دِن ہوگا، اس کی خبر بڑی ہی عظیم خبر ہے۔

آیت: 18 بعض نے اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہر امت اپنے رسول کے ساتھ میدان حشر میں آئے گی یہ دوسرا نفخہ ہوگا، جس میں سب لوگ قبروں سے زندہ اُٹھ کر نکل آئیں گے اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا۔ جس سے انسان کھیتی کی طرح اُگ آئیں گے، انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جائے گی سوائے دم کی ہڈی (کے آخری سرے کے) اسی سے قیامت والے دن تمام مخلوقات کی دوبارہ ترکیب ہوگی۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ الزمر و سورہ النباء)

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا
فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ
اَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ
خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ
اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ
اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

اٰياتها ۴۶ ﴿۷۹ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱﴾ رُكوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

بے باقی سے ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ﴿۲۸﴾ ہم نے ہر چیز کو لکھ کر شمار کر رکھا
ہے ﴿۲۹﴾ اب تم (اپنے کئے کا) مزہ چکھو ہم تمہارا عذاب ہی بڑھاتے رہیں
گے ﴿۳۰﴾ یقیناً پرہیزگار لوگوں کے لئے کامیابی ہے ﴿۳۱﴾ باغات ہیں اور انگور ہیں ﴿۳۲﴾
اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں ﴿۳۳﴾ چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں ﴿۳۴﴾ اور
وہاں نہ تو وہ بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹیں باتیں سنیں گے ﴿۳۵﴾ (ان کو)
تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ بدلہ ملے گا جو کافی انعام
ہوگا ﴿۳۶﴾ (اس رب کی طرف سے ملے گا جو کہ) آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ
ان کے درمیان ہے ان کا پروردگار ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔ کسی کو
اس سے بات چیت کرنے کا اختیار نہیں ہوگا ﴿۳۷﴾ جس دن روح اور فرشتے صفیں
باندھ کھڑے ہونگے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے
اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے ﴿۳۸﴾ یہ دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کے
پاس (نیک اعمال کر کے) ٹھکانا بنالے ﴿۳۹﴾ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے
عذاب سے ڈرادیا اور (چوکنا کر دیا) ہے جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی
کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہو جاتا ﴿۴۰﴾

سورۃ نازعات مکی ہے اس میں 46 آیات، 2 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

ڈوب کر سختی سے کھینچنے والوں کی قسم ﴿۱﴾ بند کھول کر چھڑا
دینے والوں کی قسم ﴿۲﴾ اور تیر نے پھرنے والوں کی قسم ﴿۳﴾

آیت:40 یعنی جب وہ اپنے لیے ہولناک عذاب دیکھے گا تو یہ آرزو کرے گا بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حیوانات کے درمیان بھی عدل وانصاف کے مطابق فیصلہ کرے گا، حتیٰ کہ ایک سینگ والی بکری نے بے سینگ والے جانور پر کوئی زیادتی کی ہوگی، تو اُس کا بھی بدلہ دلائے گا۔ (صحیح المسلم کتاب البر مسند احمد 235)

اِس سے فراغت کے بعد جانوروں کو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ مٹی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ مٹی ہو جائیں گے اس وقت کافر بھی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی حیوان ہوتے اور آج مٹی بن جاتے۔ (تفسیر ابن کثیر سورۃ النبا، تفسیر سورۃ انعام الآیۃ 71)

آیت: 1 تا 2 پہلی آیت میں لفظ "النازعات" آیا ہے یہی اس کا نام رکھ دیا گیا ہے مفسرین نے اس کا نام "الساھرۃ" اور الطامۃ" بھی بتایا ہے الساھرہ آیت 14 میں اور الطامۃ آیت 34 میں آیا ہے۔

"سَبِح" کے معنی تیرنا، فرشتے روح نکالنے کے لیے انسان کے بدن میں اس طرح تیرتے ہیں جیسے غواص سمندر (غوطہ خور) سے موتی نکالنے کے لیے سمندر کی گہرائیوں میں تیرتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ نہایت تیزی سے اللہ کا حکم لے کر آسمان سے اترتے ہیں کیوں کہ تیز رو گھوڑے کو بھی سابح کہتے ہیں۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ
الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي
الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ
خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى
اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾

پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم ﴿۴﴾ پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم ﴿۵﴾
جس دن کانپنے والی کانپے گی ﴿۶﴾ اس کے بعد ایک پیچھے آنے والی (پیچھے پیچھے)
آئے گی ﴿۷﴾ (بہت سے) دل اس دن دھڑکتے ہونگے ﴿۸﴾ جس کی نگاہیں نیچی
ہونگی ﴿۹﴾ کہتے ہیں کہ کیا پہلی کی سی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے ﴿۱۰﴾ کیا
اس وقت جب کہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے ﴿۱۱﴾ کہتے ہیں کہ پھر تو یہ لوٹنا
نقصان دہ ہے ﴿۱۲﴾ (معلوم ہونا چاہیے) وہ تو صرف ایک (خوفناک) ڈانٹ
ہے ﴿۱۳﴾ کہ (جس کے ظاہر ہوتے ہی) وہ ایک دم میدان میں جمع ہو جائیں
گے ﴿۱۴﴾ کیا موسیٰ (علیہ السلام) کی خبر تمہیں پہنچی ہے؟ ﴿۱۵﴾ جب کہ انہیں ان کے
رب نے پاک میدان طویٰ میں پکارا ﴿۱۶﴾ یہ کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے
سرکشی اختیار کرلی ہے ﴿۱۷﴾ اس سے کہو کہ کیا تو اپنی درستگی اور اصلاح چاہتا ہے ﴿۱۸﴾
اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی راہ دکھاؤں تا کہ تو (اس سے) ڈرنے لگے ﴿۱۹﴾

آیت:4 یہ فرشتے اللہ کی وحی، انبیاء تک دوڑ کر پہنچاتے ہیں تا کہ شیطان کو اس کی کوئی سُن گن نہ ملے یا مومنوں کی روحیں جنت کی طرف لے جانے میں نہایت سرعت سے کام لیتے ہیں۔

آیت:5 یعنی اللہ تعالیٰ جو کام اِن کے سپرد کرتا ہے وہ اس کی تدبیر کرتے ہیں، اصل مدبر تو اللہ رب العزت ہی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے تحت فرشتوں کے ذریعہ سے کام کرواتا ہے تو انہیں بھی مدبر کہہ دیا جاتا ہے اس لحاظ سے پانچویں صفات فرشتوں کی ہے۔ اور ان فرشتوں کی اللہ نے قسم کھائی ہے جواب قسم محذوف ہے یعنی:

﴿قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ﴾ (التغابن:7)

”تم ضرور زندہ کیے جاؤ گے اور تمہارے عملوں کی بابت خبر دی جائے گی“

قرآن نے اس بعث و جزاء کے لیے کئی مواقع پر قسم کھائی ہے، اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر مذکورہ الفاظ میں اِس حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ یہ بعث و جزا کب ہوگی؟ اس کی وضاحت آگے فرمائی۔

آیت:6 یہ نفخہ اولیٰ ہے جسے نفخہ فنا کہتے ہیں جس سے ساری کائنات کانپ اور لرز اُٹھے گی اور ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

آیت:7 یہ دوسرا نفخہ ہوگا جس سے سب لوگ زندہ ہو کر قبروں سے نکل آئیں گے یہ دوسرا نفخہ پہلے نفخہ سے چالیس سال بعد ہوگا۔ اسے (رادفة) اس لیے کہا ہے کہ یہ پہلے نفخہ کے بعد ہی ہوگا۔ یعنی نفخہ ثانیہ، نفخہ اولیٰ کا ردیف ہے۔ بہر حال یہ قیامت کی منظر کشی ہے کہ ایک ہی نفخہ سے سب لوگ ایک میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

آیت:16 یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے واپسی پر آگ کی تلاش میں کوہ طور پر پہنچ گئے تھے تو وہاں ایک درخت کی اوٹ سے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، جیسا کہ اس کی تفصیل سورہ طٰہٰ کے آغاز میں گزری (طوی) اِس جگہ کا نام ہے ہم کلامی کا مطلب نبوت و رسالت سے نوازنا ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام آگ لینے گئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں رسالت عطا فرما دی۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾
فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ
الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ
اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَ
اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾
اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا
لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ
يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾
فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ
الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ
اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ
مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

اٰيَاتُهَا ۴۲ ﴿۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۲۴﴾ رُكُوْعُهَا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَ مَا يُدْرِيْكَ
لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰۤى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾

پس اسے بڑی نشانی دکھائی (۲۰) تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی (۲۱) پھر پلٹا دوڑ
دھوپ کرتے ہوئے (۲۲) پھر سب کو جمع کر کے پکارا (۲۳) تم سب کا رب میں ہی
ہوں (۲۴) تو (سب سے بلند و بالا) اللہ نے بھی اسے آخرت کے اور دنیا کے
عذاب میں گرفتار کر لیا (۲۵) بیشک اس میں اس شخص کے لئے عبرت ہے جو
ڈرے (۲۶) کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ نے اسے
بنایا (۲۷) اس کی بلندی اونچی کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر دیا (۲۸) اسکی رات کو
تاریک بنایا اسکے دن کو روشن بنایا (۲۹) اس کے بعد زمین کو (ہموار) بچھا
دیا (۳۰) اس میں سے پانی اور چارہ نکالا (۳۱) اور پہاڑوں کو (مضبوط) گاڑھ
دیا (۳۲) یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لئے ہیں (۳۳)
پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائے گی (۳۴) جس دن کے انسان اپنے
کئے ہوئے کاموں کو یاد کرے گا (۳۵) اور ہر دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی
جائے گی (۳۶) تو جس (شخص) نے سرکشی کی (ہوگی) (۳۷) اور دنیاوی زندگی کو
ترجیح دی ہوگی (۳۸) (اسکا) ٹھکانا جہنم ہی ہے (۳۹) ہاں جو شخص اپنے رب کے
سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا
ہوگا (۴۰) تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے (۴۱) لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے
کا وقت دریافت کرتے ہیں (۴۲) آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟
(۴۳) اس کے علم کی انتہا تو اللہ کی جانب ہے (۴۴) آپ تو صرف اس سے ڈرتے
رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں (۴۵) جس روز یہ اسے دیکھ لیں گے تو ایسا
معلوم ہوگا کہ صرف دن کا آخری حصہ یا اول حصہ ہی (دنیا میں) رہے ہیں (۴۶)

سورۃ عبس مکی ہے اس میں 42 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

وہ ترش رو ہوا اور منہ موڑ لیا (۱) (صرف اس لئے) کہ اس کے پاس ایک نابینا
آیا (۲) تجھے کیا خبر شاید وہ سنور جاتا (۳) یا نصیحت سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی (۴)

آیت: 1 تا 3 نام: پہلا لفظ "عبس" ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے اس کا نام "السفرۃ" اور "الصاخۃ" بھی آیا ہے۔
ترمذی، ابن المنذر، ابن حبان، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ وغیرہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰۤى﴾ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) کے بارے میں نازل ہوئی تھی یہ صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے کچھ رُشد اور ہدایت کی باتیں بتایئے، اور آپ ﷺ کے پاس (اس وقت) سردارانِ مشرکینِ مکہ بیٹھے تھے، اس لیے آپ ﷺ ان سے منہ

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا
يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَ هُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ
عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ
صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ
خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾

جو بے پروائی کرتا ہے ﴿۵﴾ اس کی طرف تو پوری توجہ کرتا ﴿۶﴾ حالانکہ اس کے نہ
سنورنے سے تجھ پر کوئی الزام نہیں ﴿۷﴾ جو شخص تیرے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے ﴿۸﴾
اور وہ ڈر (بھی) رہا ہے ﴿۹﴾ تو اس سے بے رخی برتتا ہے ﴿۱۰﴾ یہ ٹھیک نہیں
قرآن تو نصیحت کی چیز ہے ﴿۱۱﴾ جو چاہے اس سے نصیحت لے ﴿۱۲﴾ (یہ تو) پر عظمت
آسمانی کتب میں سے (ہے) ﴿۱۳﴾ جو بلند بالا اور پاک صاف ہے ﴿۱۴﴾ ایسے لکھنے
والوں کے ہاتھوں میں ہے ﴿۱۵﴾ جو بزرگ اور پاکباز ہیں ﴿۱۶﴾ اللہ کی مار انسان پر
کیسا ناشکرا ہے ﴿۱۷﴾ اسے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا ﴿۱۸﴾ (اسے) ایک نطفہ سے
پھر اندازہ پر رکھا اس کو ﴿۱۹﴾ پر اس کے لئے راستہ آسان کیا ﴿۲۰﴾

پھیرنے لگے تو یہ سورت نازل ہوئی۔

عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابویعلی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ ابی بن خلف سے بات کر رہے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا، تو ﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى﴾ نازل ہوئی۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بعد ابن ام مکتوم کی عزت کرنے لگے۔

روایتوں میں آیا ہے کہ یہ نابینا صحابی خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے اور مکی دور کے ابتدا میں ہی اسلام لائے تھے اور مدنی دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر غزوات کے وقت اُن ہی کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نابینا صحابی کے لیے اپنا چہرہ سکیڑ لیا، ان سے منہ پھیر لیا، اور اس سے بات کرنا گوارا نہیں کیا، کہ کہیں ایسا نہ ہو اس کی طرف توجہ دینے سے وہ صنادید قریش بُرا مان جائیں جن کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان و اسلام کی تشریح فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اعراض دعوتی نقطہ نگاہ سے مفید نہیں ہے اس لیے وہ اخلاص و رغبت کے ساتھ قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرنے آیا تھا اس کی خواہش تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کر کے اپنی روح کا تزکیہ کرے بُرے اخلاق سے اجتناب کرے اور اخلاق حمیدہ کو اپنائے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصیحت کی باتیں سُن کر اُن سے مستفید ہو اور جو شخص اپنی دولت اور قوم میں اپنے جاہ و منزلت کی وجہ سے گردن اکڑائے ہوئے ہے اور ایمان و اسلام اور وحی و رسالت کی بات سننے کے لیے تیار نہیں اسی کی طرف آپ لپکے جا رہے ہیں اور اسی کی طرف اپنی پوری توجہ مذکور کیے ہوئے ہیں حالانکہ اگر وہ متکبر اسلام قبول نہیں کرتا اور اس کا تزکیہ نفس نہیں ہوتا، تو آپ کا کیا نقصان ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذمہ داری تو صرف پیغام رسانی ہے اس لیے جو کفار اسلام سے اظہار استغناء کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی فکر نہ کریں ابن مکتوم کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذکورہ بالا برتاو کوئی گناہ کی بات نہیں تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صنادید قریش موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لالچ میں کہ شاید وہ لوگ مسلمان ہو جائیں تھوڑی دیر کے لیے ایک مسلمان سوچ کر نظر انداز کر رہے تھے کہ بعد میں اس کے سوال کا جواب دے دیں گے، تا کہ وہ کفار اٹھ کر چلے جائیں بظاہر دعوتِ اسلامی کا یہی تقاضا تھا، اور عام دعاۃ الی اللہ کے لیے ایسا ہی کرنا مناسب تھا لیکن اللہ کی نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا برتاؤ اپنے صحابہ کے ساتھ اس سے ارفع و اعلیٰ ہونا چاہیے تھا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عتاب کیا یعنی عتاب کا سبب ترک اولیٰ تھا، نہ کہ ارتکاب معصیت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوبارہ تاکیداً کہا جا رہا ہے کہ اب کبھی ایسا نہیں کرنا کہ مسلمان فقراء و مساکین سے منہ پھیر کر کبر و غرور والے کافروں کی طرف یکسر متوجہ ہو جاؤ، چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کی روایات گزر چکی ہیں اس واقعے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابنِ ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ
اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ
صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّ
قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾
مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا
قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

اٰیاتہا ۲۹ ﴿۸۱ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ ۷﴾ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ
سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾

پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا ۲۱ پھر جب چاہے گا اسے زندہ کر دے
گا ۲۲ ہرگز نہیں اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی ۲۳ انسان کو چاہیے کہ
اپنے کھانے کو دیکھے ۲۴ کہ ہم نے خوب پانی برسایا ۲۵ پھر پھاڑا زمین کو اچھی
طرح ۲۶ پھر اس میں اناج اگائے ۲۷ اور انگور اور ترکاری ۲۸ اور زیتون اور کھجور ۲۹
اور گنجان باغات ۳۰ اور میوہ اور (گھاس) چارہ (بھی اگایا) ۳۱ تمہارے
استعمال و فائدہ کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ۳۲ پس جب کان
بہرے کر دینے والی (قیامت) آجائے گی ۳۳ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی
سے ۳۴ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ۳۵ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے ۳۶ ان
میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی ۳۷
اس دن بہت سے چہرے روشن ہونگے ۳۸ (جو) ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش
ہوں گے ۳۹ اور بہت سے چہرے اس دن غبار آلود ہوں گے ۴۰ جن پر سیاہی
چڑھی ہوئی ہوگی ۴۱ وہ یہی کافر بدکردار لوگ ہوں گے ۴۲

سورۃ تکویر مکی ہے اس میں 29 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

جب سورج لپیٹ میں آ جائے گا ۱ اور جب ستارے بے نور ہو جائیں
گے ۲ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ۳ اور جب دس ماہ کی حاملہ
اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ۴ اور جب وحشی جانور اکھٹے کئے جائیں گے ۵

آیت: 21 موت کے بعد انہیں قبر میں دفنانے کا حکم دیا تا کہ ان کا احترام برقرار رہے ورنہ درندے پرندے ان کی لاش کو نوچ نوچ کر کھاتے۔ جس سے ان کی بے توقیری ہوتی۔

آیت: 37 یا اپنے اقربا اور احباب سے بے نیاز اور بے پردا کر دے گا۔ حدیث میں آتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگ میدانِ حشر میں ننگے بدن، ننگے پیر، اور غیر مختون ہوں گے۔ حضرت عائشہ نے پوچھا، اس طرح شرم گاہوں پر نظر نہیں پڑے گی؟ آپ ﷺ نے جواب میں یہی آیت تلاوت فرمائی: ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ (ترمذی تفسیر سورۃ عبس، سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب البعث)

اس کی وجہ بعض کے نزدیک یہ ہے کہ انسان اپنے گھر والوں سے اس لیے بھاگے گا تا کہ وہ اس کی وہ تکلیف اور شدت نہ دیکھیں جس میں وہ مبتلا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں، اس لیے کہ اسے علم ہوگا کہ وہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور اس کے کچھ کام نہیں آ سکتا۔ (فتح القدیر)

آیت: 1 نام: پہلی آیت میں لفظ "کورت" آیا ہے اسی سے اس کا نام "التکویر" ماخوذ ہے۔

روزِ آخرت اور جزا وسزا کا عقیدہ ہی وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر کسی بھی فرد یا سوسائٹی کی اصلاح ناممکن ہے اسی لیے قرآن کریم نے جا بجا مختلف پیرائے میں اس کی وضاحت کی ہے اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔

وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَ اِذَا
الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰

اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے ۝۶ اور جب جانیں (جسموں سے) ملا دی
جائیں گی ۝۷ جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے سوال کیا جائے گا ۝۸ کہ کس گناہ کی
وجہ سے وہ قتل کی گئی ۝۹ جب نامہ اعمال کھول دیئے جائیں گے ۝۱۰

اِس سورت میں بطورِ خاص قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جسے یہ بات پسند ہے کہ وہ قیامت کو اس طرح دیکھے جیسے آنکھ سے دیکھتا ہو اور اُسے چاہیے کہ وہ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ کو غور سے پڑھے۔ (سنن ترمذی، تفسیر سورۃ التکویر، مسند احمد 2/ 27، 36، 100) وذکرہ الالبانی فی الصحیحۃ رقم 1081، ج/3)۔

اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسی حقیقت کو باور کرانا چاہا ہے اور انسانوں کے دل و دماغ میں اسی عقیدہ بعث بعد الموت کو اتارنا چاہا ہے تا کہ اُس پر ایمان لا کر لوگ اپنی آخرت کی فکر میں لگ جائیں اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کریں، چنانچہ آیت (۱) سے (۱۳) تک بارہ حادثات اور واقعات کا ذکر بطور شرط بیان کیے جانے کے بعد اسی حقیقت کو بطور جواب بیان کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ قیامت سے پہلے اور اس کے بعد جب بھی حادثات وقوع پذیر ہوں گے تو ہر فرد اس دن یقینی طور پر جان لے گا کہ وہ دنیا سے اپنے ساتھ کیسے اعمال لے کر آیا ہے، جن کا آج اسے بدلہ چُکایا جائے گا۔ اِن بارہ حادثات میں چھ وقوع قیامت سے پہلے یا اُس کے فوراً بعد ظہور پذیر ہوں گے۔

آیت: 1 تا 8 آفتاب اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا اور اُس کی روشنی غائب ہو جائے گی۔ ستارے ٹوٹ کر زمین پر بکھر جائیں گے۔※ شدید لرزش اور زلزلہ کے زیرِ اثر پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، اور غبار بن کر فضا میں اُڑنے لگیں گے۔ لوگ شدتِ رعب وخوف سے دس ماہ کی حاملہ اونٹنیوں سے غافل ہو جائیں گے جو عربوں کے اندر سب سے اچھی اور قیمتی دولت ہوتی ہے تو پھر دوسری چیزوں سے ان کی غفلت کا کیا حال ہوگا۔ شدت زلزلہ اور ٹوٹ پھوٹ کے زیرِ اثر زمین پر پائے جانے والے تمام وحشی جانور اپنے چھپنے کی جگہوں سے نکل کر مارے رعب و دہشت کے اکھٹے ہو جائیں گے اور انسانوں کے قریب آ کر پناہ لینے کی کوشش کریں گے اور پھر مر کر ڈھیر ہو جائیں گے۔ تمام سمندروں کا پانی اُبل پڑے گا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک ہو جائیں گے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندروں سے پانی غائب ہو جائے گا اور اس کی جگہ آگ بھڑکنے لگے گی قفال کا قول ہے کہ ممکن ہے کہ جہنم سمندروں کی تہوں میں ہو اور جب دُنیا کی مدت ختم ہو جائے گی تو اُس کی آگ بھڑک کر اوپر آ جائے گی۔ باقی چھ قیامت کے دن ظہور پذیر ہوں گے۔ اللہ رب العزت انسانی جسموں کو دوبارہ پیدا کر کے اُن کی روحوں کو اُن میں داخل کر دے گا بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ تمام نیکوکار جنت میں اور تمام بدکار جہنم میں اکھٹا کر دیے جائیں گے عطاء کا قول ہے کہ مومنوں کی شادی حوروں سے کر دی جائے گی اور کفار شیاطین کے ساتھ جہنم میں اکھٹا کر دیے جائیں گے۔ بعض قبائلِ عرب کا دستور تھا کہ جب کسی کے گھر بچی پیدا ہوتی تو عار سے بچنے کے لیے اُسے زندہ دفن کر دیتے یہ ایک بہت بڑا مجرمانہ فعل تھا، جس کا وہ اپنی شدید جہالت و نادانی کے سبب ارتکاب کرتے تھے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شدید غضبناک ہوگا اور شدت غیظ وغضب کی وجہ سے ان کی طرف سے منہ پھیر لے گا اور ان کی زندہ درگور کی گئی بچیوں سے پوچھے گا: ﴿بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ﴾ کہ اِن ظالموں نے تمہیں کس ظلم کی پاداش میں زندہ دفن کر دیا تھا یعنی تم نے تو کوئی جُرم نہیں کیا تھا اس لیے آج ہم اِن ظالموں کو شدید عذاب دیں گے۔ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا گناہ عظیم ہے۔

آیت: 10 تا 14 قیامت کے دن لوگوں کے نامہ ہائے اعمال حساب کے لیے کھول کر اِن کے سامنے رکھ دیے جائیں گے اور ہر شخص اچھے اور برے اعمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگے گا۔ اُس دن آسمان اپنی جگہوں سے اِس طرح الگ کر دیے جائیں گے جس طرح مذبوح جانوروں کے

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَ اِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ
اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾
الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا
تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي
الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا
هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور جب آسمان کی کھال اتار لی جائے گی ﴿١١﴾ اور جب جہنم بھڑکائی جائے
گی ﴿١٢﴾ اور جب جنت نزدیک کردی جائے گی ﴿١٣﴾ تو اس دن ہر شخص جان لے گا
جو کچھ لے کر آیا ہوگا ﴿١٤﴾ میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے ﴿١٥﴾ پھر چلنے پھرنے
والے چھپنے والے ستاروں کی ﴿١٦﴾ اور رات کی جب جانے لگے ﴿١٧﴾ اور صبح کی
جب چمکنے لگے ﴿١٨﴾ یقیناً ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے ﴿١٩﴾ جو قوت والا ہے عرش
والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ ہے ﴿٢٠﴾ جس کی (آسمانوں میں) اطاعت
کی جاتی ہے، امین ہے ﴿٢١﴾ اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ﴿٢٢﴾ اس نے اس
(فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے ﴿٢٣﴾ اور یہ غیب کی باتوں کو
بتلانے کے لئے بخیل بھی نہیں ﴿٢٤﴾ اور یہ قرآن شیطان مردود کا کلام نہیں ﴿٢٥﴾ پھر تم
کہاں جا رہے ہو ﴿٢٦﴾ یہ تمام جہان والوں کے لئے نصیحت نامہ
ہے ﴿٢٧﴾ (بالخصوص) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلنا چاہے ﴿٢٨﴾ اور تم
بغیر پروردگار عالم کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے ﴿٢٩﴾

اٰيَاتُهَا ١٩ — ٨٢ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ٨٢ — رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ
فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ

سورۃ انفطار مکی ہے اس میں 19 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿١﴾ جب ستارے جھڑ جائیں گے ﴿٢﴾ سمندر بہہ نکلیں
گے ﴿٣﴾ اور جب قبریں (شق کر کے) اکھاڑ دی جائیں گی ﴿٤﴾ (اس وقت) ہر
شخص اپنے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے (یعنی اگلے پچھلے اعمال)

چمڑے اُدھیڑ دیے جاتے ہیں۔ اُس دن جہنم کی آگ اللہ کے دشمنوں کے لیے پوری طرح تیز کردی جائے گی قتادہ کہتے ہیں کہ جہنم کی آگ اللہ کے غضب اور بنی آدم کے گناہوں کے سبب بھڑک اٹھے گی۔ جنت ایمان وتقویٰ والوں سے بالکل قریب کردی جائے گی ابنِ زید نے "اُزْلِفَتْ" کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ جنت متقیوں کے لیے سنواری اور خوبصورت بنائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا حادثات بطور شرط بیان کرنے کے بعد اس کا جواب بیان فرمایا کہ: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ﴾ جس دن یہ حادثات رونما ہوں گے اِس دن ہر آدمی کو دُنیا میں اپنے کیے کا علم ہوجائے گا جن لوگوں نے نیکیاں کی ہوں گی ان کو اپنی نیکیوں کا علم ہوجائے گا اور وہ جنت میں بھیج دیے جائیں گے۔ اور جنہوں نے بُرے اعمال کیے ہوں گے انہیں اپنی بُرائیوں کا علم ہوجائے گا اور وہ جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا﴾ ''جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی نیکیوں اور بُرائیوں کو سامنے پائے گا۔''

آیت: 1 تا 5 نام: پہلی آیت میں ہی لفظ "انْفَطَرَتْ" آیا ہے جو انفطار سے ماخوذ ہے جس کا معنی پھٹنا ہے چونکہ اس سورت میں روزِ قیامت آسمان کے پھٹنے کا ذکر ہے اس لیے لفظ انفطار اس کا نام رکھ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس دن آسمان پھٹ پڑے گا جیسا کہ سورۃ الفرقان میں آیا ہے:

اَخَّرَتْ ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝٦ الَّذِيْ
خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝٧ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠ كِرَامًا
كَاتِبِيْنَ ۝١١ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣ وَ
اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝١٤ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝١٥ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝١٦ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٧ ثُمَّ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٨ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ
وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝١٩

آياتها ٣٦ | ٨٣ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ٨٦ | ركوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢

کو معلوم کر لے گا ۝٥ اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا
؟ ۝٦ جس (رب نے) تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا اور پھر درست اور برابر
بنایا ۝٧ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ۝٨ ہرگز نہیں بلکہ تم تو جزا و سزا کے دن کو
جھٹلاتے ہو ۝٩ یقیناً تم پر نگہبان عزت والے ۝١٠ لکھنے والے مقرر ہیں ۝١١ جو کچھ
تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں ۝١٢ یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش آرام اور) نعمتوں
میں ہونگے ۝١٣ اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہونگے ۝١٤ بدلے والے دن اس
میں جائیں گے ۝١٥ وہ اس سے کبھی غائب نہ ہونے پائیں گے ۝١٦ تجھے کچھ خبر بھی
ہے کہ بدلے کا دن کیا ہے ۝١٧ پھر میں (کہتا ہوں) تجھے کیا معلوم کہ جزا و سزا کا
دن کیا ہے ۝١٨ (وہ ہے) جس دن کوئی شخص کسی شخص کے لئے کسی چیز کا مختار نہ
ہوگا، اور (تمام تر) احکام اس روز اللہ کے ہی ہوں گے ۝١٩

سورۃ مطففین مکی ہے اس میں 36 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی ۝١ کہ
جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں ۝٢

﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ﴾ (الفرقان:25)

”اور جس دن آسمان بادل سمیت پھٹ جائے گا“۔

جس دن یہ حادثات رونما ہوں گے اُس دن ہر انسان کو دُنیا میں اپنے کیے کا علم ہو جائے گا ان نیک و بد اعمال کا علم ہو جائے گا جو اس نے اس دنیا کی زندگی میں کیے تھے اور اُن اچھے اور بُرے طور طریقوں کا بھی جنہیں وہ دُنیا میں جاری کر کے آیا تھا اور جن پر لوگ اس کے بعد عمل پیرا ہوئے۔

﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾ (ق:18/17)

”ایک فرشتہ اس کے دائیں جانب دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے انسان بولتا ہے اُس کے پاس نگران، تیار اور حاضر ہے۔“

یعنی لکھنے کے لیے کہتے ہیں ایک فرشتہ نیکی اور ایک بدی لکھتا ہے۔

آیت: 1 تا 2 بعض اسے مکی اور بعض مدنی قرار دیتے ہیں بعض کے نزدیک مکے اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی اس کی شان نزول میں یہ روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ ناپ تول کے لحاظ سے خبیث ترین لوگ تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی جس کے بعد انہوں نے اپنی ناپ تول صحیح کر لی۔ (سنن ابنِ ماجہ کتاب التجارات، باب التوفی فی الکیل والوزن)۔ (بقیہ صفحہ 631 پر)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ”الاکلیل“ میں لکھا ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں ناپ تول میں کمی اور خیانت کی شدید مذمت آئی ہے اس لیے کہ اس کے ذریعہ لوگوں کا مال ناحق کھایا جاتا ہے اس مال کی مقدار اگرچہ تھوڑی ہوتی ہے ایسا کرنے والے کی خباثت پر دلالت کرتی ہے اور اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اگر اسے موقع ملتا تو لوگوں کا مالِ کثیر بھی بطور حرام کھانے سے گریز نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی کئی دیگر آیتوں میں بھی پورے ناپ

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ (٣) اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ (٤) لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ (٥) يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ (٦) كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ (٧) وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سِجِّيْنٌ (٨) كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (٩) وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ (١٠)
الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (١١) وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ
اَثِيْمٍ (١٢) اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (١٣) كَلَّا
بَلْ سكتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (١٤) كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ
رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (١٥) ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ (١٦) ثُمَّ
يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (١٧) كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ
لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ (١٨) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ (١٩) كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ (٢٠)
يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ (٢١) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ (٢٢) عَلَى الْاَرَآئِكِ
يَنْظُرُوْنَ (٢٣) تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ (٢٤)

جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں (٣) کیا انہیں مرنے کے
بعد اٹھنے کا خیال نہیں (٤) اس عظیم دن کے لئے (٥) جس دن سب لوگ رب
العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (٦) یقیناً بدکاروں کا اعمالنامہ سجین میں
ہے (٧) تجھے کیا معلوم سجین کیا ہے (٨) (یہ تو) لکھی ہوئی کتاب ہے (٩) اس دن
جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہے (١٠) جو جزا اور سزا کے دن کو جھٹلاتے
رہے (١١) اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے نکل جانے والا (اور)
گناہگار ہوتا ہے (١٢) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہہ
دیتا ہے کہ یہ اگلوں کے افسانے ہیں (١٣) یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے
اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے (١٤) ہرگز نہیں یہ لوگ اس دن اپنے رب
سے اوٹ میں رکھے جائیں گے (١٥) پھر یہ لوگ بالیقین جہنم میں جھونکے جائیں
گے (١٦) پھر کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے وہ جسے تم جھٹلاتے رہے (١٧) یقیناً یقیناً
نیکوکاروں کا نامہ اعمال علیین میں ہے (١٨) تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا ہے؟ (١٩) (وہ تو)
لکھی ہوئی کتاب ہے (٢٠) مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں (٢١) یقیناً
نیک لوگ (بڑی) نعمتوں میں ہونگے (٢٢) مسہریوں میں بیٹھے دیکھ رہے
ہونگے (٢٣) تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لے گا (٢٤)

تول کا حکم دیا ہے۔ سورۃ الاسراء میں آیا ہے:

﴿وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (الاسراء:35)

"اور جب ناپنے لگو تو بھرپور پیمانے سے ناپو، سیدھے ترازو سے تولا کرو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے"۔

سورۃ الرحمن میں آیا ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ﴾ (الرحمن:9)

"اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول میں کمی نہ دو"۔

اور شعیب علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے اسی گناہ کے سبب ہلاک کر دیا کہ وہ لوگ ناپ تول میں لوگوں کے ساتھ خیانت کرتے تھے۔

آیت: 14 یعنی ان کے دل اِس قرآن اور وحی الٰہی پر ایمان اس لیے نہیں لاتے کہ ان کے دلوں پر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے پردے پڑھ گئے ہیں اور وہ زنگ آلود ہو گئے ہیں رَانَ گناہوں کی وہ سیاہی ہے جو مسلسل ارتکاب گناہ کی وجہ سے اس کے دل پر چھا جاتی ہے۔

حدیث میں ہے بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پڑھ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو وہ سیاہی دور کر دی جاتی ہے اور اگر توبہ کے بجائے گناہ پر گناہ کیے جاتا ہے تو سیاہی بڑھتی ہے حتیٰ کہ اس کے پورے دل پر چھا جاتی ہے یہی وہ رَانَ ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔
(سنن ترمذی، باب تفسیر سورۃ المطففین، سنن ابنِ ماجہ، کتاب الزھد مسند احمد 2 / 297)

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ
فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا
يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا
انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ
هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ
يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

اٰياتها ۲۵ | ۸۴ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۳ | ركوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا
الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے ﴿۲۵﴾ جس پر مشک کی مہر ہوگی،
سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے ﴿۲۶﴾ اور اس کی آمیزش
تسنیم ہوگی ﴿۲۷﴾ وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے ﴿۲۸﴾ گنہگار لوگ
ایمانداروں کی ہنسی اڑیا کرتے تھے ﴿۲۹﴾ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس
میں آنکھ کے اشارے کرتے تھے ﴿۳۰﴾ اور جب اپنے والوں کی طرف لوٹتے تو
دل لگیاں کرتے تھے ﴿۳۱﴾ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ (بے
راہ) ہیں ﴿۳۲﴾ یہ ان پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجے گئے ﴿۳۳﴾ پس آج ایمان والے ان
کافروں پر ہنسیں گے ﴿۳۴﴾ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہونگے ﴿۳۵﴾ کہ اب ان
منکروں نے جیسا یہ کرتے تھے پورا پورا بدلہ پالیا ﴿۳۶﴾

سورۃ انشقاق مکی ہے اس میں 25 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿۱﴾ اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اسی کے
لائق وہ ہے ﴿۲﴾ اور جب زمین کھینچ کر پھیلا دی جائے گی ﴿۳﴾ اور اس میں جو ہے
اسے وہ اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی ﴿۴﴾ اور اپنے رب پر کان لگائے گی اور

آیت: 1 تا 2 زمانہ نزول: یہ سورت بالاتفاق مکی ہے ابنِ مردویہ اور بیہقی وغیرہ نے ابنِ عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے یہی روایت کی ہے۔ بخاری، مسلم وغیرہ نے ابورافع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے **اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ** پڑھی اور سجدہ کیا، اور کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا ہے اس لیے سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اُن سے جاملوں۔

آیت 1 سے 5 تک اللہ تعالیٰ نے بعث بعد الموت کی حقیقت کو باور کرانا چاہا ہے اور کہا ہے کہ جب آسمان اپنے رب کا حکم سنتے ہی پھٹ جائے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے ستارے بکھر جائیں گے اور شمس وقمر کی روشنی غائب ہوجائے گی جب زمین تیزی کے ساتھ ہلنے لگی گی، اس پر موجود پہاڑ مکانات اور دیگر تمام اشیاء ختم ہوجائیں گی اور زمین ایک چٹیل میدان بن جائے گی۔

سورۃ طہٰ میں آیا ہے:

﴿فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا﴾ (طه:106-107)

”اللہ تعالیٰ زمین کو بالکل ہموار اور صاف میدان بنادے گا، جس میں آپ کہیں موڑ توڑ دیکھیں گے اور نہ اونچ نیچ“۔

سورۃ الطور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ (الطور:21)

”اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے بھی ایمان میں اِن کی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو اُن تک پہنچا دیں گے“۔

حُقَّتْ ۝٥ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا
فَمُلٰقِيْهِ ۝٦ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝٧ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ
حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝٨ وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩ وَ اَمَّا مَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١ وَّ يَصْلٰى
سَعِيْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝١٣ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ
يَّحُوْرَ ۝١٤ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝١٥ فَلَآ اُقْسِمُ
بِالشَّفَقِ ۝١٦ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝١٧ وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝١٨
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝١٩ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٢٠ وَاِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝٢١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝٢٢
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝٢٣ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢٤ اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٢٥

اٰيَاتُهَا ٢٢ ۝ ٨٥ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ٢٧ ۝ رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝١ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝٢ وَشَاهِدٍ وَّ

اسی لائق وہ ہے ۝٥ اے انسان! تو نے اپنے رب سے ملنے تک یہ کوشش اور تمام
کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے ۝٦ تو (اسوقت) جس شخص
کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا ۝٧ اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا
جائے گا ۝٨ اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا ۝٩ ہاں جس شخص کا
اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا ۝١٠ تو وہ موت کو بلانے لگے گا ۝١١ اور
بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا ۝١٢ یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش
تھا ۝١٣ اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا ۝١٤ کیوں نہیں حالانکہ
اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا تھا ۝١٥ مجھے شفق کی قسم اور رات کی! ۝١٦ اور اس کی
جمع کردہ چیزوں کی قسم ۝١٧ اور چاند کو جب وہ کامل ہوجاتا ہے ۝١٨ یقیناً تم ایک
حالت سے دوسری حالت میں پہنچو گے ۝١٩ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں
لاتے ۝٢٠ اور جب ان کے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ۝٢١ بلکہ
جنہوں نے کفر کیا وہ جھٹلا رہے ہیں ۝٢٢ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں
میں رکھتے ہیں ۝٢٣ انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سنا دو ۝٢٤ ہاں ایمان والوں
اور نیک اعمال والوں کو بیشمار اور نہ ختم ہونے والا اجر ہے ۝٢٥

سورۃ بروج مکی ہے اس میں 22 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

برجوں والے آسمان کی قسم ۝١ وعدہ کئے ہوئے دن کی قسم! ۝٢ حاضر ہونے والے اور

آیت: 1 تا 2 امام احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول ﷺ عشاء کی نماز میں البروج پڑھا کرتے۔ نیز امام احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے عشاء کی نماز میں البروج پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

باری تعالیٰ نے تین آیتوں میں چار چیزوں کی قسم کھا کر اصحابِ اخدود پر لعنت بھیجی ہے جنہوں نے اللہ کے نیک بندوں کو اس لئے آگ میں ڈال دیا تھا کہ وہ رب العالمین پر ایمان لے آئے تھے۔ تمام مذکورہ بالا چیزوں کی قسم! کہ اصحاب اخدود اللہ کی لعنت کے مستحق بن گئے جنہوں نے ایک بہت بڑی آگ سلگائی اور ان مومنوں کو اس کے پاس لے کر آئے (جنہوں نے شرک سے تائب ہو کر توحید کی دعوت قبول کر لی) اور ان سے کہا کہ یا تو تم دوبارہ کافر ہو جاؤ یا تمہیں اس آگ میں ڈال دیا جائے گا تو انہوں نے کفر کے بجائے آگ میں ڈالا جانا قبول کر لیا۔

اصحاب اخدود کے بارے میں مسلم ترمذی اور نسائی وغیرہم نے صہیب سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گذشتہ زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک کاہن تھا اس نے کہا مجھے ایک ذہین وفطین لڑکا دیجئے جسے میں اپنے مرنے سے پہلے اپنا علم سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا چن کر اس کے پاس بھیج دیا وہ لڑکا اس کے پاس جانے لگا اس کے راستے میں ایک گرجا تھا جس میں ایک راہب (عابد وزاہد) رہتا تھا لڑکا اس کے پاس بھی جانے لگا کچھ دنوں کے بعد راہب نے اسے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے لڑکا اس کے پاس دیر تک رہنے لگا اور

مَّشْهُوْدٍ ۝۳ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۷
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸ الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹

حاضر کئے گئے کی قسم ۳ (کہ) خندقوں والے ہلاک کئے گئے ۴ وہ ایک آگ تھی ایندھن والی ۵ جبکہ وہ لوگ اس کے آس پاس بیٹھے تھے ۶ اور مسلمانوں کے ساتھ جو کر رہے تھے اس کو اپنے سامنے دیکھ رہے تھے ۷ یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ) کا بدلہ نہیں لے رہے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمد کی ذات پر ایمان لائے تھے ۸ جس کے لئے آسمان و زمین کا ملک ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ہر چیز ۹

کاہن کے پاس جانے میں دیر کرنے لگا۔
(کاہن بھی جادوگر) نے اس کے گھر والوں کے پاس خبر بھیج دی کہ وہ دیر سے آیا کرتا ہے اور میرے پاس بہت کم وقت دیتا ہے۔
جب لڑکے نے راہب کو یہ بات بتائی تو اس نے کہا: کاہن کو کہہ دیا کرو گھر میں تھا اور گھر والوں سے کہہ دو میں کاہن کے پاس تھا ایک دن اس نے دیکھا ایک شیر نے لوگوں کی راہ روک رکھی ہے اس نے ایک پتھر اٹھایا اور یہ کہہ کر اسے مارا کہ اے اللہ! اگر کاہن کی بات صحیح نہیں ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اس شیر کو قتل کر دوں اور اگر کاہن کی بات صحیح ہے تو شیر اس پتھر سے نہ مرے چنانچہ شیر مر گیا لوگوں نے یہ دیکھ کر لڑکے کے علم وعرفان کا اعتراف کر لیا۔ ایک اندھا اس لڑکے کے پاس آیا اور کہا کہ اگر تمہارے ذریعہ میری بصارت واپس آجائے گی تو میں تمہیں اچھا بدلہ دوں گا لڑکے نے کہا مجھے تم سے ایسا کوئی بدلہ نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ تم اس اللہ پر ایمان لے آؤ جو تمہاری بصارت لوٹا دے گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ لڑکے نے دعا کی اور اس کی بینائی واپس آگئی تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا۔ بادشاہ کو خبر ہوئی تو اس نے راہب سابق نابینا اور لڑکا تینوں کو اپنے دربار میں بلایا اور راہب اور سابق نابینا کو آرے سے 2 ٹکڑے کر دیا اور لڑکے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اونچے پہاڑ سے نیچے گرا دیا جائے جب لوگ اسے پہاڑ پر لے کر پہنچے تو خود ہی اللہ کی قدرت سے ایک ایک کر کے سبھی نیچے گر کر ہلاک ہو گئے اور لڑکا واپس آ گیا۔ بادشاہ نے دوبارہ حکم دیا کہ اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ لوگ اسے لے کر سمندر میں گئے اللہ کا ایسا کرنا ہوا سب ڈوب گئے اور لڑکا بچ گیا۔ تب اس نے بادشاہ سے کہا تم مجھے ایک صورت میں مار سکتے ہو کہ تم مجھ پر تیر چلاتے وقت بسم اللہ رب ھذا الغلام کہو یعنی اس اللہ کے نام سے اسے مارنا چاہتا ہوں جو اس لڑکے کا رب ہے چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور لڑکا مر گیا جب لوگوں نے یہ دیکھا تو بیک آواز یہ کہنے لگے کہ ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔
بادشاہ نے جب دیکھا لوگ گروہ در گروہ ایمان لا رہے ہیں تو اس نے ایک آگ جلائی اور تمام لوگوں کو اس کے پاس جمع کیا اور ہر اس شخص کو اس میں ڈالنے لگا جو اپنے نئے دین سے نہیں پھرتا تھا۔
صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ﴿قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُودِ﴾ سے ﴿الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾ تک تلاوت کی اور کہا ان آیتوں میں یہی واقعہ بیان کیا گیا ہے۔
آیت: 5 تا 7 ان آیات میں اسی آگ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ بڑی بھیانک آگ تھی اور آیات 6 / 7 میں بتایا ہے کہ وہ مجرمین اتنے سخت دل تھے کہ اس آگ کے کنارے بیٹھ کر مومنوں اور مومنات کے جسموں کے جلنے کا نظارہ کرتے تھے۔ مفسرین لکھتے ہیں یہ سورت مکی دور میں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کی ہمت افزائی اور انہیں صبر کی تعلیم دینے کے لئے نازل ہوئی تھی اسی طرح نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کو بھی بتایا گیا کہ اہل مکہ ظلم و ستم ڈھانے اور بے دردی کی وجہ سے اللہ کے نزدیک اصحاب اخدود کی طرح لعنت کے مستحق ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ
الْكَبِيرُ ﴿١١﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿١٢﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ
وَيُعِيدُ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ
لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٦﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾
بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

آیاتها ١٧ | ٨٦ سورة الطارق مكية ٣٦ | ركوعها ١

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ
الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ

بیشک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستایا پھر توبہ (بھی) نہ کی تو
ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور جلنے کا عذاب ہے ⑩ بیشک ایمان قبول
کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے
نہریں بہہ رہی ہیں ⑪ یقیناً تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے ⑫ وہی پہلی
مرتبہ پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ پیدا کرے گا ⑬ وہ بڑا بخشش کرنے والا اور
بہت محبت کرنے والا ہے ⑭ عرش کا مالک عظمت والا ہے ⑮ جو چاہے اسے
کر گزرنے والا ہے ⑯ تجھے لشکروں کی خبر ملی ہے؟ ⑰ (یعنی) فرعون اور ثمود
کی ⑱ (کچھ نہیں) بلکہ کافر جھٹلانے میں پڑے ہوئے ہیں ⑲ اور اللہ تعالیٰ
بھی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے ⑳ بلکہ یہ قرآن ہے بڑی شان
والا ㉑ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ㉒

سورۃ طارق مکی ہے اس میں 17 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی ① تجھے معلوم بھی
ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے؟ ② وہ روشن ستارہ ہے ③ کوئی ایسا
نہیں جس پر نگہبان فرشتہ نہ ہو ④ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے

آیت: 10 اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب اخدود کا انجام بیان فرمایا ہے جنہوں نے اللہ پر ایمان لانے والے اس کے نیک بندوں اور بندیوں کو آگ میں ڈال دیا تھا اور اپنے گناہ سے تائب ہو کر اسلام میں داخل نہیں ہوئے کہ قیامت کے دن ان کے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کا عذاب دے گا اور مومنوں کو آگ میں جلانے کے سبب انہیں دوہرے عذاب نار میں مبتلا کرے گا۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ پہلے انہیں جہنم میں شدید ترین ٹھنڈک سے عذاب دیا جائے گا پھر آگ کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ربیع بن انس کا قول ہے کہ اصحاب اخدود نے جو آگ جلائی تھی اس نے خندق سے باہر نکل کر بادشاہ اور اس کے تمام ساتھیوں کو جلا دیا تھا۔

آیت: 11 اس آیت کریمہ میں ان مومنوں کا بہترین انجام بیان کیا گیا ہے جو آگ میں ڈال دیئے گئے تھے اور اللہ کا یہ وعدہ ہر دور میں اپنے تمام نیک بندوں کے لئے ہے۔

آیت: 1 تا 3 امام احمد، طبرانی اور امام بخاری رحمہم اللہ نے اپنی تاریخ میں خالد العدوانی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثقیف کے بازار میں ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ پڑھی تھی، اور انہوں نے زمانہ جاہلیت میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر یاد کر لیا تھا۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ صورتوں کی ابتداء قسم کے ذریعہ کرنے سے مقصود، سننے والے کو رغبت دلانا ہے کہ جو بات اس قسم کے بعد کہی جارہی ہے اسے غور سے سنیں چنانچہ یہاں ابتدائی چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے روشن ستارے زحلً یا ثریا، یا چمکدار ستارے کی قسم کھا کر لوگوں کو یہ باور کرانا چاہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لئے ایک محافظ فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو اس کے خیر و شر تمام اقوال و اعمال کو محفوظ کرتا رہتا ہے۔ کسی

خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَ
التَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ
مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ﴿۱۱﴾ وَ الۡاَرۡضِ ذَاتِ
الصَّدۡعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ
كَيۡدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا ﴿۱۷﴾

پیدا کیا گیا ہے ﴿۵﴾ وہ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ﴿۶﴾ جو پیٹھ اور
سینے کے درمیان سے نکلتا ہے ﴿۷﴾ بیشک وہ اسے پھیر لانے پر یقیناً قدرت رکھنے
والا ہے ﴿۸﴾ جس دن پوشیدہ باتوں کی جانچ پڑتال ہوگی ﴿۹﴾ تو نہ ہوگا اس کے
پاس کچھ زور نہ مددگار ﴿۱۰﴾ بارش والے آسمان کی قسم ﴿۱۱﴾ اور پھٹنے والی زمین کی
قسم ﴿۱۲﴾ بیشک یہ (قرآن) البتہ دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے ﴿۱۳﴾ یہ ہنسی کی
(اور بے فائدہ) بات نہیں ﴿۱۴﴾ البتہ کافر داؤ گھات میں ہیں ﴿۱۵﴾ اور میں بھی ایک
چال چل رہا ہوں ﴿۱۶﴾ تو کافروں کو مہلت دے انہیں تھوڑے دن چھوڑ دے ﴿۱۷﴾

اٰیاتها ۱۹ | ۸۷ سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰى مَكِّيَّةٌ ۸ | رکوعها ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ اعلیٰ مکی ہے اس میں 19 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ﴿۱﴾ الَّذِيۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيۡ قَدَّرَ
فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَ الَّذِيۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى ﴿۵﴾

اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر ﴿۱﴾ جس نے پیدا کیا اور صحیح
سالم بنایا ﴿۲﴾ اور جس نے (ٹھیک ٹھاک) اندازہ کیا اور پھر راہ دکھائی ﴿۳﴾ اور
جس نے تازہ گھاس پیدا کیا ﴿۴﴾ پھر اس نے اس کو (سکھا کر) سیاہ کوڑا کر دیا ﴿۵﴾

انسان کا کوئی عمل بھی گم نہیں ہو جاتا۔

بعض مفسرین نے حافظ سے اللہ مراد لیا ہے، جو ہر انسان کا مراقبہ کرتا رہتا ہے اور اس کے خیر و شر پر مبنی اعمال کو فرشتوں کے ذریعہ نامہ اعمال میں درج کراتا رہتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں فرمایا ہے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ رَّقِيۡبًا﴾ (الاحزاب:52) "اللہ ہر چیز کا نگران اور نگہبان ہے"۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نے پہلی رائے کو ترجیح دی ہے۔

آیت:6 یعنی منی سے، جو قضائے شہوت کے بعد زور سے نکلتی ہے یہی قطرہ آب (منی) رحم عورت میں جا کر اگر اللہ کا حکم ہوتا ہے تو حمل کا باعث بنتا ہے۔

آیت:7 کہا جاتا ہے پیٹھ مرد کی اور سینہ عورت کا، ان دونوں کے پانی سے انسان کی تخلیق ہوتی ہے لیکن اسے ایک ہی پانی اس لئے کہا کہ یہ دونوں مل کر ایک ہی بن جاتا ہے ترائب تربیۃ کی جمع ہے سینہ کا وہ حصہ جو ہار پہننے کی جگہ ہے۔

آیت:1 تا 2 نام، پہلی آیت میں لفظ الاعلیٰ آیا ہے جو اللہ رب العزت کی صفت ہے زمانہ نزول، جمہور مفسرین کے نزدیک یہ مکی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے اس کے مکی ہونے کی دلیل براء بن عازب t کی حدیث ہے جسے بخاری رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے آ گئے تو اہل مدینہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر اتنا خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کسی بات سے خوش نہیں ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو میں نے ﴿سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى﴾ اور اسی جیسی دوسری سورتیں پڑھیں۔

مسند احمد میں علی سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سورت کو بہت پسند کرتے تھے۔

اور صحیح مسلم میں نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں اور جمعہ کے دن ﴿سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى﴾ اور ﴿هَلۡ أَتٰكَ﴾

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ۶ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ؕ۷ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚۖ۸ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ۹
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ۱۰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ۱۱ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرٰى ۚ۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ
تَزَكّٰى ۙ۱۴ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ۖ۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ۙ۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۧ۱۹

ہم تجھے پڑھائیں گے پھر تو نہ بولے گا ۶ مگر جو کچھ اللہ چاہے، وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے ۷ ہم آپ کیلئے آسانی پیدا کر دیں گے ۸ تو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے ۹ ڈرنے والا تو نصیحت لے گا ۱۰ (ہاں) بدبخت اس سے گریز کرے گا ۱۱ جو بڑی آگ میں جائے گا ۱۲ جہاں پھر نہ مرے گا نہ جئے گا (بلکہ حالت نزع میں پڑا رہے گا) ۱۳ بیشک اس نے فلاح پائی جو پاک ہو گیا ۱۴ اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا ۱۵ لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ۱۶ اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے ۱۷ یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں ۱۸ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں ۱۹

ایاتها ۲۶ | ۸۸ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۸ | ركوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

سورۃ غاشیہ مکی ہے اس میں 26 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے ۱ اس دن بہت سے چہرے

پڑھا کرتے ہیں اور اگر عید اور جمعہ ایک دن اکٹھا ہو جاتے تو انہیں دونوں کو پڑھتے اور ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہم نے ابی بن کعب اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھتے تھے سورۃ الصافات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ﴾ (الصافات:180)

اے میرے (نبی ﷺ) آپ کا رب جو بڑی عزت والا ہے وہ ہر اس بات سے پاک ہے جو مشرکین اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

ابتدائے اسلام میں جب نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ اسے یاد کر لینے کے لئے جلدی کرتے تو اللہ نے آپ ﷺ کو اطمینان دلایا کہ یہ قرآن آپ ﷺ کے دل پر نقش ہو جائے گا اور جب تک جبریل علیہ السلام آپ ﷺ پر وحی اتارتے رہیں آپ ﷺ سکون و اطمینان کے ساتھ سنتے رہیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات دیگر کئی آیتوں میں بھی کہی ہے:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ﴾ (القیامة:16-17)

”اے میرے نبی ﷺ آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دیجئے۔ اس کا جمع کرنا اور آپ ﷺ کی زبان پر جاری کرنا ہماری ذمہ داری ہے“۔

اور سورۃ طٰہ میں آیا ہے: ﴿وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ﴾ (طه:114)

”اور آپ ﷺ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیجئے۔ اس سے پہلے کہ آپ ﷺ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کر دی جائے“۔

آیت: 1 تا 2 اے میرے نبی (ﷺ) آپ کو اس قیامت کی خبر پہنچ چکی ہے جس کی ہولناکی ہر چیز کو ڈھانک لے گی اس دن کچھ چہرے ذلت و رسوائی کے مارے جھکے ہوں گے سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر میں مسند احمد اور صحیح مسلم کے حوالے سے نعمان بن بشیر سے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ میں سورۃ الجمعہ کے ساتھ سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ جو لوگ دنیا میں دین حق کا انکار کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے

خَاشِعَةٌ ۲ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۴ تُسْقٰى مِنْ
عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۵ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۶ لَّا يُسْمِنُ وَلَا
يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۷ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۸ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۹ فِيْ
جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۱۰ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۱۱ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۱۲
فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۱۳ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۱۴ وَّ نَمَارِقُ
مَصْفُوْفَةٌ ۱۵ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۱۶ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ
كَيْفَ خُلِقَتْ ۱۷ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۱۸ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ
نُصِبَتْ ۱۹ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۲۰ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
مُذَكِّرٌ ۲۱ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۲۲ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۲۳
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۲۴ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۲۵ ثُمَّ اِنَّ
عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۲۶

اٰياتها ۳۰ | ۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۰ | ركوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْفَجْرِ ۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۲ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۳ وَالَّيْلِ اِذَا
يَسْرِ ۴ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۵ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

ذلیل ہونگے (۲) (اور) محنت کرنے والے تھکے ہوئے ہونگے (۳) اور دہکتی ہوئی
آگ میں جائیں گے (۴) نہایت گرم چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا (۵) ان کے
لئے کانٹے دار درختوں کے سوا اور کچھ کھانا نہ ہوگا (۶) جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک
مٹائے گا (۷) بہت سے چہرے اس دن تر و تازہ اور (آسودہ) حال ہونگے (۸)
اپنی کوشش پر خوش ہونگے (۹) بلند و بالا جنتوں میں ہونگے (۱۰) جہاں کوئی بیہودہ
بات نہیں سنیں گے (۱۱) جہاں بہتا ہوا چشمہ ہوگا (۱۲) (اور) اس میں اونچے اونچے
تخت ہونگے (۱۳) اور پینے کے برتن رکھے ہوئے (ہونگے) (۱۴) اور قطار میں لگے
ہوئے تکیے ہونگے (۱۵) اور مخملی مسندیں پھیلی پڑی ہونگی (۱۶) کیا یہ اونٹوں کو نہیں
دیکھتے وہ کس طرح پیدا کئے (۱۷) اور آسمان کو کہ کس طرح اونچا کیا گیا (۱۸) اور
پہاڑوں کی طرف کس طرح گاڑھ دیئے گئے ہیں (۱۹) اور زمین کی طرف کس طرح
بچھائی گئی ہے (۲۰) پس آپ نصیحت کر دیا کریں (کیونکہ) آپ صرف نصیحت
کرنے والے ہیں (۲۱) آپ کچھ ان پر داروغہ نہیں ہیں (۲۲) ہاں! جو شخص روگردانی
کرے اور کفر کرے (۲۳) اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا (۲۴) بیشک ہماری طرف
ان کا لوٹنا ہے (۲۵) اور بیشک ہمارے ذمہ ہے ان سے حساب لینا (۲۶)

سورۃ فجر مکی ہے اس میں 30 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے فجر کی! (۱) اور دس راتوں کی! (۲) جفت اور طاق کی! (۳) رات جب چلنے
لگے (۴) کیا ان میں عقلمند کے واسطے کافی قسم ہے (۵) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ

چہرے ذلت و رسوائی کے مارے جھکے ہوں گے اور دائمی طور پر، بہت ہی شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اور آگ میں انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹا جائے گا۔ وہ زنجیروں اور بھاری بیڑیوں میں بندھے ہوں گے اور ان کو گھسیٹنے سے وہ نہایت ہی مشکل میں ہوں گے اور ان کو جان کے لالے پڑے ہوں گے۔

آیت: 1 تا 4 اللہ تعالیٰ نے ابتدائی چار آیتوں میں چار چیزوں کی قسم کھائی ہے پہلی چیز، فجر ہے جس سے مراد اکثر لوگوں کے نزدیک ہر دن کی فجر کا وقت ہے۔ قتادہ نے اس سے محرم کی پہلی تاریخ مراد لے لی۔ مجاہد نے قربانی کا دن اور ضحاک نے ذی الحجہ کا پہلا دن مراد لیا ہے۔

دوسری چیز دس راتیں ہیں ضحاک نے اسے رمضان کے آخری دس دن اور بعض نے اسے محرم کے ابتدائی کے دس دن مراد لئے ہیں۔ لیکن جمہور مفسرین کے نزدیک اس سے ذی الحجہ کے دس ابتدائی دن مراد لئے ہیں۔ (مسلم)

امام بخاری رحمہ اللہ و امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل کرنا اللہ کے نزدیک

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۖ ⑥ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۖ ⑦ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ
مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۖ ⑧ وَ ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۖ ⑨
وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۖ ⑩ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۖ ⑪
فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۖ ⑫ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ ⑬
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ ⑭ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ
فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ؕ ⑮ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا
ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۚ ⑯ كَلَّا بَلْ لَّا

آپ کے رب نے عادیوں کے ساتھ کیا کیا ⑥ ستونوں والے ارم کے ساتھ ⑦
جس کی مانند کوئی قوم ملکوں میں پیدا نہیں ہوئی ⑧ اور ثمودیوں کے ساتھ جنہوں
نے وادی میں بڑے بڑے پتھر تراشے تھے ⑨ اور فرعون کے ساتھ جو میخوں
والا تھا ⑩ ان سبھوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا ⑪ اور بہت فساد مچا رکھا تھا ⑫
آخر تیرے رب نے ان سب پر عذاب کا کوڑا برسایا ⑬ یقیناً تیرا رب گھات
میں ہے ⑭ انسان (کا یہ حال ہے) کہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور
عزت اور نعمت دیتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا ⑮
اور جب وہ اسکو آزماتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ
میرے رب نے میری توہین کی (اور ذلیل کیا) ⑯ ایسا ہرگز نہیں بلکہ (بات یہ

ذی الحجہ کے دس ابتدائی ایام سے زیادہ محبوب ہو۔

تیسری چیز، شفع، اور وتر ہے امام شوکانی رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں مفسرین کے متعدد اقوال نقل کئے ہیں اور کہا ہے کہ ان میں سے اکثر اقوال کی کوئی دلیل نہیں ہے اس سے بہتر یہی ہے کہ کلام عرب میں ان سے جو مراد ہے ایسے ہی اختیار کیا جائے عربی زبان میں شفع جوڑے کو اور وتر فرد کو کہا جاتا ہے اس لئے آیت میں شفع اور وتر سے وہ تمام مخلوقات مراد ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے جوڑا یا فرد پیدا کیا ہے۔

سورۃ الذاریات میں آیا ہے: ﴿وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (الذاریات:49)

"ہم نے ہر چیز کو جوڑا پیدا کیا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو"۔

آسمان و زمین، بحر و بر، جن و انس، شمس و قمر، کفر و ایمان، سعادت و شقاوت ہدایت و ضلالت اور لیل و نہار سب جوڑے ہیں۔ اور وتر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ایک اور تنہا کے معنی میں ہے معلوم ہوا کہ اللہ نے اپنی ذات اور اپنی مخلوق کی قسم کھائی ہے۔

آیت: 15 تا 16 علمی افادات:

انسانی مزاج میں عجلت، بے صبری، ناشکری، منفعت کوشی، مرضی کے نتائج حاصل کرنے کی بیتابی اور جھگڑالو پن کا غلبہ رہتا ہے، متاع دنیا کامل جانا یا رزق کی کشاکش پر اترانا، پھولے نہ سمانا، اور اسے اپنی محنت کا پھل قرار دینا اس کے مزاج کا حصہ ہے، جبکہ اس کے برعکس اگر تنگی ترشی آجائے، کہیں ناکامی کا سامنا ہو، وسائل ناپید اور رزق محدود ہو جائے تو بلبلا اٹھتا ہے، مایوسی کی تصویر بنا رب تعالیٰ سے شاکی نظر آتا ہے اور تقدیر کو کوسنا اور نصیب کو رونا شروع کر دیتا ہے......۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو دنیا پرست اور یوم حساب سے غفلت کے مجرم قرار دیا ہے...... گویا رب تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ:

اے انسان! تیری سوچ کا یہ انداز سراسر غلط ہے، اللہ تعالیٰ کبھی دے کر آزماتا ہے تو کبھی دی نعمتیں چھین کر یا ان میں کمی کر کے بھی آزماتا ہے......اور ایک تو ہے کہ: اگر تجھے وہ فراوانی دے، وسعتِ رزق کی نعمت سے نوازے، صحت و سلامتی، خوشی و مسرت، کامیابی و کامرانی بخش دے تو تو اسے اپنے معزز و معتبر ہونے کی وجہ بنا لیتا ہے، اور اس حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ یہ تیرے لئے اکرام و اعزاز کی ساتھ ساتھ امتحان و ابتلاء بھی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دولت و ثروت، جاہ و مرتبہ، عزت و سطوت اور مال و منال کی بنا پر تکریم و توقیر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے تجھ سے خوش و راضی ہونے کی دلیل

تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ
التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ
الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِایْٓءَ
يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾
يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ
اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ
الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ
عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

ہے) کہ تم (ہی) لوگ یتیموں کی عزت نہیں کرتے ﴿۱۷﴾ اور مسکینوں کو کھلانے کی
ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ﴿۱۸﴾ اور (مردوں کی) میراث سمیٹ سمیٹ کر
کھاتے ہو ﴿۱۹﴾ اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو ﴿۲۰﴾ یقیناً جب زمین کوٹ کوٹ کر
برابر کر دی جائے گی ﴿۲۱﴾ اور تیرا رب (خود) آ جائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر
(آ جائیں گے) ﴿۲۲﴾ اور جس دن جہنم بھی لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ
آئے گی مگر آج اسکے سمجھنے کا فائدہ کہاں ﴿۲۳﴾ وہ کہے گا کہ کاش میں نے اپنی زندگی
کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا ﴿۲۴﴾ پس آج اللہ کے عذاب جیسا عذاب کسی نہ
ہوگا ﴿۲۵﴾ نہ اس کی قید و بند جیسی کسی کی قید و بند ہوگی ﴿۲۶﴾ اے اطمینان والی روح ﴿۲۷﴾ تو
اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش ﴿۲۸﴾ پس
میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا ﴿۲۹﴾ اور میری جنت میں چلی جا ﴿۳۰﴾

نہیں۔ اللہ کے ہاں ان چیزوں کی کوئی قدر و قیمت ہرگز نہیں ہے، یہ تو تیری آزمائش کا سامان ہے، تیرے ایمان و یقین اور رغبت صلاح و تقوی کو جانچنے کا ایک ذریعہ ہے، غور کر کہیں تو اس امتحان میں ناکام تو نہیں ہو رہا؟ اس کی نعمتوں پر شکر گزاری کا وطیرہ اپنا، کفرانِ نعمت نہ کر! اسی لئے اس تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا دیا کہ مال و متاع کی قلت، تنگی رزق، قوت لایموت والا گزر بسر، جسے تو اپنی تحقیر و اہانت سمجھ بیٹھتا ہے، اس میں تجھے اپنی ذلت نظر آنے لگتی ہے، مت بھول کہ اللہ کے ہاں عزت و ذلت کا پیمانہ تقویٰ ہے، فراوانی و کشاکش یا رزق کی تنگی و ترشی نہیں ہے۔

اے انسان! دونوں طرح کی تیری ایسی سوچ محض بے عقلی اور سراسر غلطی ہے......۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص معزز و مکرم ہے جو صاحب تقویٰ اور عمل صالح کا خوگر ہے، خواہ وہ فقر و مسکنت اور بھوک و افلاس کا شکار بھی کیوں نہ ہو کیونکہ وہ ہر حالت میں صابر و شاکر رہتا ہے۔

[عجبا لأمر المؤمن فان أمره كله خير ان أصابه خير شكر فله أجر وإن أصابته فتنة صبر فله أجر]

[إن أصابته سراء، شكر فكان خيرا له وإن أصابته ضراء صبر، فكان خيرا له وليس ذلك إلا للمؤمن] (أحمد، مسلم)

اور نامرادی ہے اس نافرمان، ہٹ دھرم اور گناہوں کے شکار انسان پر جو رب کو بھول گیا اور دنیا اور دنیا کے جاہ و حشم کو اپنا دین دھرم بنا بیٹھا، بھلے وہ کتنا صاحب ثروت اور جاہ و جلال والا ہی کیوں نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ﴾ (الشوری:48)

"پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر ان کو ان ہی کے اعمال کے سبب کوئی سختی پہنچتی ہے تو (سب احسانوں کو بھول جاتا ہے) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔"

ایاتها ٢٠ ٩٠ سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ٣٥ رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ ۝١ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ ۝٢ وَ وَالِدٍ وَّ مَا
وَلَدَۙ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍؕ ۝٤ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ
عَلَیْهِ اَحَدٌۘ ۝٥ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًاؕ ۝٦ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ
اَحَدٌؕ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِۙ ۝٨ وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِۙ ۝٩ وَ
هَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِۚ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَؗۖ ۝١١ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا
الْعَقَبَةُؕ ۝١٢ فَكُّ رَقَبَةٍۙ ۝١٣ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍۙ ۝١٤ یَّتِیْمًا
ذَا مَقْرَبَةٍۙ ۝١٥ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍؕ ۝١٦ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِؕ ۝١٧ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ

سورۃ بلد مکی ہے اس میں 20 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں ۝١ اور آپ اس شہر میں مقیم ہیں ۝٢ اور (قسم ہے)
انسانی باپ اور اولاد کی ۝٣ یقیناً ہم نے انسان کو (بڑی) مشقت میں پیدا کیا
ہے ۝٤ کیا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ کسی کے بس میں نہیں ۝٥ کہتا (پھرتا) ہے کہ میں
نے بہت کچھ مال خرچ کر ڈالا ۝٦ کیا (یوں) سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا ہی
نہیں ۝٧ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں ۝٨ زبان اور ہونٹ (نہیں)
بنائے ۝٩ ہم نے دکھا دیئے اس کو دونوں راستے ۝١٠ سو اس سے نہ ہو سکا کہ گھاٹی
میں داخل ہوتا ۝١١ اور کیا سمجھا کہ گھاٹی ہے کیا؟ ۝١٢ کسی گردن (غلام لونڈی) کو
آزاد کرنا ۝١٣ یا بھوکے کو کھانا کھلانا ۝١٤ کسی رشتہ دار یتیم کو ۝١٥ یا خاکسار مسکین کو ۝١٦
پھر ان لوگوں میں ہو جاتا ہے جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم
کرنے کی وصیت کرتے ہیں ۝١٧ یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش

آیت: 1 تا 3 زمانہ نزول یہ سورت تمام کے نزدیک مکی ہے ابن مردویہ اور بیہقی وغیرہم نے ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے سورۃ البلد مکہ میں نازل ہوئی تھی۔

یہاں البلد سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور قسم کو اس حال کے ساتھ مقید کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ اس شہر میں موجود ہیں جس سے اشارہ اس طرف ہے کہ مکہ کی قسم اس لئے کھائی جا رہی ہے کہ آپ ﷺ وہاں موجود ہیں یعنی آپ ﷺ کا وہاں رہنا مکہ کے لئے باعث شرف ہے لیکن اس حقیقت کو اہل مکہ نے نہیں سمجھا اور آپ ﷺ کو وہاں سے نکال دینے کا فیصلہ کیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب المغازی میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مکہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کی صرف ایک گھڑی کے لئے حلال بنایا گیا"۔ ابن جریر کی روایت میں ہے کہ اسی گھڑی میں ابن خطل کو قتل کیا گیا دارنحالیکہ وہ کعبہ کی چادر پکڑے لٹکا ہوا تھا۔

آیت: 5 تا 7 یعنی وہ اپنے دل کی بیماری اور اس کی قساوت کی وجہ سے سمجھنے لگا کہ قیامت نہیں آئے گی اور کوئی ذات اسے مغلوب کرنے پر قادر نہیں ہے اور بطور فخر و مباہات لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے تو اپنی شہوتوں کی تسکین پر لاکھوں اور کروڑوں خرچ کر دیا ہے اور وہ یہ بھی گمان کر بیٹھا کہ اللہ اسے نہیں دیکھ رہا ہے اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ پر اس کا محاسبہ نہیں کرے گا۔

باری تعالیٰ نے حضرت انسان کو باور کرانا چاہا ہے کہ وہ یقیناً دوبارہ زندہ کرنے اور ان کا حساب لینے پر قادر ہے وہ تو وہ ہے جس نے اسے بے شمار بیش بہا نعمتوں سے نوازا ہے اس نے دو آنکھیں دی ہیں جس سے دیکھتا ہے اور زبان دو ہونٹ دیئے ہیں جنہیں حرکت کر کے وہ بولتا ہے اور جن کے ذریعہ وہ اپنے منہ کا اندرونی حصہ اور دانتوں کو چھپاتا ہے تاکہ اس کی شکل و صورت اچھی لگے۔

الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾
عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

آیاتها ۱۵ | ۹۱ سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا
جَلَّاهَا ﴿۳﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿۵﴾ وَالْأَرْضِ
وَمَا طَحَاهَا ﴿۶﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿۷﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَ
تَقْوَاهَا ﴿۸﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿۱۰﴾
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿۱۱﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ
عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿۱۵﴾

آیاتها ۲۱ | ۹۲ سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۹ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْأُنْثَىٰ ﴿۳﴾ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿۴﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿۵﴾

بختی والے) ۱۸ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا یہ کم بختی والے
ہیں ۱۹ انہی پر آگ ہوگی جو چاروں طرف سے گھیری ہوئی ہوگی ۲۰

سورۃ شمس مکی ہے اس میں 15 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی ۱ قسم ہے چاند کی جب اس کے پیچھے
آئے ۲ قسم ہے دن کی جب سورج کو نمایاں کرے ۳ قسم ہے رات کی جب
اسے ڈھانپ لے ۴ قسم ہے آسمان کی اور اس کے بنانے کی ۵ قسم ہے زمین کی
اور اسے ہموار کرنے کی ۶ قسم ہے نفس کی اور اسے درست بنانے کی ۷ پھر سمجھ دی
اسکو بدکاری سے اور بچ کر چلنے کی ۸ جس نے اسے پاک کیا وہ کامیاب ہوا ۹ اور
جس نے اسے خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہوگا ۱۰ (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی
باعث جھٹلایا ۱۱ جب ان میں ایک بدبخت کھڑا ہوا ۱۲ اس کے پینے کی باری کی
حفاظت کرو ۱۳ ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو جھوٹا سمجھ کر اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں
، پس ان کے رب نے ان کے گناہوں کے باعث ان پر ہلاکت ڈالی پھر ہلاکت
کو عام کر دیا اور اس بستی کو برابر کر دیا ۱۴ وہ نہیں ڈرتا اس کے تباہ کن انجام سے ۱۵

سورۃ لیل مکی ہے اس میں 21 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے رات کی جب چھا جائے ۱ اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو ۲ اور
قسم ہے اس ذات کی جس نے نر مادہ کو پیدا کیا ۳ یقیناً تمہاری کوشش مختلف
قسم کی ہے ۴ جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ڈرا (اپنے رب سے) ۵

آیت: 1 تا 2 زمانہ نزول، یہ سورت تمام کے نزدیک مکی ہے ابن مردویہ اور بیہقی وغیرہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن مردویہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ کی ابتدائی آٹھ آیتوں میں باری تعالیٰ نے اپنی چند تخلیقات کی قسم کھائی ہے۔

آفتاب اور روشنی کی قسم، اور مہتاب کی قسم جب وہ آفتاب کے بعد نکلتا ہے۔ اور دن کی قسم جب وہ پورے طور پر ظاہر کر دیتا ہے اور رات کی قسم جب وہ آفتاب کو چھپا دیتی ہے۔

آیت: 1 تا 3 زمانہ نزول: یہ سورۃ جمہور کے نزدیک مکی ہے۔

نحاس، بیہقی وغیرہم نے ابن عباس سے اور ابن مردویہ نے ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ سورۃ اللیل مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس سورت کی ابتدائی تین آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے لیل و نہار اور اپنی ذات کی قسم کھا کر انسان سے کہا کہ لوگو! تمہارے اعمال مختلف قسم کے ہوتے ہیں کچھ تو اچھے ہوتے

وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ
وَاسْتَغْنٰى ۝۸ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰ وَ مَا
يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲ وَ اِنَّ لَنَا
لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا
الْاَشْقَى ۝۱۵ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝۱۷ الَّذِيْ
يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۝۱۹ اِلَّا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝۲۰ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝۲۱

اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا ۝۶ تو ہم بھی اسکو آسان راستے کی
سہولت دیں گے ۝۷ لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پرواہی برتی ۝۸ اور نیک
بات کو جھٹلایا ۝۹ تو ہم بھی اس کی تنگی ومشکل کے سامان میسر کر دیں گے ۝۱۰
اس کا مال اسے (اوندھا) کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا ۝۱۱ بیشک راہ
دکھا دینا ہمارا ذمہ ہے ۝۱۲ اور ہمارے ہی ہاتھ آخرت اور دنیا ہے ۝۱۳ میں نے
تو تمہیں شعلہ مارتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے ۝۱۴ جس میں صرف وہی بد
بخت داخل ہوگا ۝۱۵ جس نے جھٹلایا اور (اس کی پیروی سے) منہ پھیر
لیا ۝۱۶ اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا ۝۱۷ جو پاکی
حاصل کرنے کے لئے اپنا مال دیتا ہے ۝۱۸ کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ
جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو ۝۱۹ بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا
چاہنے کے لیے ۝۲۰ یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضامند ہو جائے گا ۝۲۱

ہیں جو دنیا و آخرت میں تمہاری راحت وسعادت کا سبب بنتے ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دونوں جہانوں میں تمہاری بدبختی کا سبب ہوتے ہیں۔
اور سورۃ الجاثیہ میں فرمایا ہے:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ﴾

”کیا ان لوگوں کا جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے کہ ان کا مرنا اور جینا یکساں ہو جائے برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں“۔ (الجاثیۃ: 21)

آیت: 14 تا 17 حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں بہت سے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابوبکر صدیق کے بارے میں نازل ہوئی تھیں بعض نے مفسرین کا اس پر اجماع نقل کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان نیک لوگوں میں بدرجہ اولیٰ داخل ہیں جن کی صفات ان آیات میں بیان کی گئی ہے اس لئے کہ وہ صدیق تھے۔ تقی تھے کریم تھے اور اپنا مال اپنے رب کی خوشنودی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت وتائید کے لئے خرچ کرتے تھے۔ انہوں نے محض اپنے رب کریم کی رضا کی خاطر بہت سارے اموال خرچ کئے لوگوں کا ان پر کوئی احسان نہیں تھا جسے چکانے کے لئے وہ ایسا کرتے تھے بہت سے سرداران عرب پر بھی ان کے احسانات تھے اس لئے سردار ثقیف عروہ بن مسعود نے ان سے صلح حدیبیہ کے دن کہا تھا: اللہ کی قسم! اگر تم نے مجھ پر احسان نہ کیا ہوتا جس کا بدلہ میں نے تمہیں نہیں چکایا ہے تو میں تمہاری تلخ باتوں کا جواب ضرور دیتا۔

اور صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے دو جوڑے اللہ کی راہ میں خرچ کئے اسے جنت کے تمام داروغے پکاریں گے اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ زیادہ بہتر ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جو لوگ ان میں سے الگ الگ دروازوں سے پکارے جائیں گے وہ تو پکارے ہی جائیں گے کیا کوئی شخص ان میں سے ہر ایک دروازے سے پکارا جائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں اور میں امید کرتا ہوں آپ انہی میں سے ہوں گے۔

اٰیاتھا ۱۱ ۹۳ سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ ۱۱ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالضُّحٰی ۝۱ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی ۝۳ وَ
لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝۴ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰی ۝۵ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰی ۝۷ وَوَجَدَكَ عَآىِٕلًا فَاَغْنٰی ۝۸ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹
وَاَمَّا السَّآىِٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱

سورۃ ضحیٰ مکی ہے اس میں 11 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے چاشت کے وقت کی ۝۱ اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے ۝۲ نہ تو
تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے ۝۳ یقیناً تیرے لئے انجام
آغاز سے بہتر ہو گا ۝۴ تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی و خوش ہو
جائے گا ۝۵ کیا اس نے یتیم پا کر جگہ نہیں دی ۝۶ اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں
دی ۝۷ اور تجھے نادار پا کر تونگر نہیں بنا دیا ۝۸ پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر ۝۹ اور نہ
سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ ۝۱۰ اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ ۝۱۱

اٰیاتھا ۸ ۹۴ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَکِّیَّۃٌ ۱۲ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲

سورۃ الم نشرح مکی ہے اس میں 8 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا ۝۱ اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا ۝۲

آیت: 1 تا 3 بخاری و مسلم اور دیگر محدثین رحمہم اللہ نے جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے اس لئے ۲ یا ۳ راتیں تہجد کی نماز نہیں پڑھ سکے تو آپ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی اے محمد ﷺ! میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے دو تین راتوں سے تمہارے قریب نہیں آیا ہے تب اللہ تعالیٰ نے سورۃ الضحی نازل فرمائی مفسرین نے لکھا کہ وہ عورت ابولہب کی بیوی ام جمیل تھی۔ آخرت میں نبی کریم ﷺ کو جو مقام ملے گا اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نوازے جائیں گے ان کی تعبیر انسانی الفاظ میں ممکن نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کہا: ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ اور عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ پر انعامات کی بارش کرے گا تو آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ میں فرمایا ہے: ﴿مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمٰنُ﴾ ”آپ ﷺ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کی کوئی بات جانتے تھے“۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا رسول بنا لیا اور اپنی پیغامبری کے لئے آپ ﷺ کو چن لیا۔

اور آپ ﷺ کو آپ کے رب نے محتاج و فقیر پایا تو آپ ﷺ کی محتاجی دور کر دی آپ ﷺ کے والد کا ترکہ (امّ ایمن) چاندی اور چند اونٹوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اللہ نے آپ ﷺ کو قناعت دی چنانچہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا اور جب بڑے ہوئے تو اللہ نے آپ ﷺ کی شادی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کر دی جنہوں نے اپنی ساری دولت آپ ﷺ کے قدموں میں رکھ دی اور جب نبی ہوئے اور مدنی زندگی میں فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو اموال غنائم، زکوٰۃ و خراج اور اموال جزیہ کے ذریعے اللہ نے آپ ﷺ کی اور آپ کے صحابہ کی غریبی، محتاجی دور کر دی اور مانگنے والے محتاج و مسکین کے ساتھ سخت کلامی کے ساتھ پیش نہیں آیئے بلکہ جو میسر ہو اسے دے دیجئے یا اچھے انداز میں اسے واپس کر دیجئے۔

آیت: 1 تا 2 زمانہ نزول، یہ سورت تمام کے نزدیک مکی ہے۔ ابن مردویہ اور بیہقی وغیرہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ الم نشرح مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر اپنی تین دوسری نعمتوں کا ذکر کر کے اپنا احسان بیان فرمایا ہے۔

الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ
یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی
رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾

جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی ﴿۳﴾ ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا ﴿۴﴾ پس یقیناً
مشکل کے ساتھ آسانی ہے ﴿۵﴾ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے ﴿۶﴾ پس
جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر ﴿۷﴾ اور اپنے پروردگار ہی کی طرف
دل لگا ﴿۸﴾

آیت:3 تا5 فرمایا کہ کیا آپ ﷺ کا سینہ کھول نہیں دیا ہے اور اس میں وسعت نہیں پیدا کردی ہے تا کہ آپ ﷺ وحی الٰہی کو با آسانی قبول کریں اخلاق حسنہ کو اپنائیں اور دعوت اسلامیہ کی راہ میں آپ ﷺ کو جو تکلیف پہنچے اسے برداشت کریں اور نبوت کی عظیم ذمہ داریوں کا بار اٹھائیں جیسا کہ سورۃ الزمر میں آیا: ﴿اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ﴾ (الزمر:22)

”کیا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے پس وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی میں ہے“

(اس جیسا ہوسکتا ہے جس کا دل تنگ ہو) اور ہم نے آپ ﷺ کے دل سے اس کا بوجھ ہٹا دیا ہے جو اس کی پیٹھ کو توڑ رہا تھا نبی کریم ﷺ نے اگرچہ نبوت سے پہلے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا تھا بت کی پرستش نہیں کی اور شراب نہیں پی لیکن آپ ﷺ کے دل میں یہ شدید احساس رہتا تھا کہ آپ ﷺ نے نبوت سے پہلے کی چالیس سالہ زندگی میں اپنے رب کی عبادت نہیں کی اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی واضح عمل نہیں کیا۔

آیت:6 اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کے ذریعے آپ ﷺ کے دل سے اس بوجھ کا ازالہ کر دیا ہے اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح میں یوں فرمایا ہے: ﴿لِّیَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ﴾ (الفتح:2) ”تا کہ اللہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دے“۔

اور ہم نے آپ ﷺ کا مقام اونچا کر دیا ہے اور آپ ﷺ کا ذکر خیر ہر جگہ عام کر دیا ہے۔ آپ ﷺ کی رسالت کے اعتراف کو قبول ایمان کی شرط قرار دے دیا ہے۔

قتادہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونوں جگہ میں آپ ﷺ کا مقام اونچا کر دیا ہے۔ چنانچہ اذان، اقامت اور خطبے میں: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔ پکارا جاتا ہے اور جب تک دنیا باقی رہے گی آپ ﷺ کا نام اللہ کے نام کے ساتھ لیا جاتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہیں: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ﴾ (الاحزاب:56)

”اے ایمان والو: نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہو“۔

اور نبی کریم ﷺ نے اللہ کی طرف سے خبر دی ہے جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنی اطاعت کے ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا اور فرمایا: مسلمانو! اللہ کی بات مانو اور رسول اللہ ﷺ کی بات مانو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ﴾ (الحشر:7) ”(مسلمانو!) تمہیں جو کچھ رسول ﷺ دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ“۔

گویا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذکر جمیل سے آسمانوں اور زمینوں کو بھر دیا اور جو شہرت اور مقام آپ ﷺ کو حاصل ہوا وہ دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے اپنا فضل دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ ابن جریر، عبدالرزاق، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے (مرسلاً) روایت کی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ گھر سے بہت خوش نکلے اور فرمایا ایک تنگی دو آسانیوں کو مغلوب نہیں کر سکتی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ﴾ ”بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔“

آیاتہا ٨ — ٩٥ سُوْرَةُ التِّیْنِ مَکِّیَّةٌ ٢٨ — رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالتِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ﴿١﴾ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ﴿٢﴾ وَ ھٰذَا الْبَلَدِ
الْاَمِیْنِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ
اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ
اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٦﴾ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ﴿٧﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ
بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ﴿٨﴾

سورۃ تین مکی ہے اس میں 8 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی ① اور طور سینین کی ② اور اس امن
والے شہر کی ③ یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ④ پھر
اسے نیچوں سے نیچا کر دیا ⑤ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور (پھر) نیک
عمل کئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا ⑥ پس تجھے اب
روز جزا کے جھٹلانے پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے ⑦ کیا اللہ تعالیٰ سب
حاکموں کا حاکم نہیں ہے ⑧

آیاتہا ١٩ — ٩٦ سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَکِّیَّةٌ ١ — رکوعہا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اِقْرَاْ وَ

سورۃ علق مکی ہے اس میں 19 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ① جس نے
انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ② تو پڑھتا رہ

آیت:1 تا4 زمانہ نزول، جمہور کے نزدیک یہ سورت مکی ہے ابن مردویہ اور بیہقی وغیرہم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورۃ التین مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ ابتدائی تین آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، طور سینا اور بلد امین (مکہ مکرمہ) کی قسم کھانے کے بعد فرمایا کہ ہم نے انسان کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے لیکن اس نے اللہ کی نعمت اور دیگر بے شمار اور بیش بہا نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا اور اپنی زندگی لہو ولعب میں لگا دی تو وہ اللہ کی نگاہ میں گرتا چلا گیا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانہ جہنم کی آخری کھائی میں بنا دیا گیا۔

آیت:6 البتہ اس بدترین انجام سے وہ لوگ بچا لئے جائیں گے جن پر اللہ نے یہ احسان کیا کہ انہیں ایمان، عمل صالح اور اخلاق حسنہ کی توفیق دی انہیں اللہ تعالیٰ جہنم سے دور کردے گا اور جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز کرے گا جس کی نعمتیں اور خوشیاں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

اکثر مفسرین کے نزدیک لفظ (التِّیْنِ) سے مراد انجیر ہے جسے لوگ کھاتے ہیں اور زیتون مشہور پھل ہے جس سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم اس لئے کھائی ہے کہ وہ گٹھلی سے خالی ہونے کے سبب جنت کے پھل سے زیادہ مشابہ ہے۔ بہت سے اطباء کا خیال ہے کہ انجیر انسانی جسم کے لئے بہت زیادہ نفع بخش ہے اسی طرح زیتون میں بھی بہت سے فوائد ہیں اسے کھایا اور اس کا تیل استعمال کیا جاتا ہے اور مختلف دواؤں میں اہم ترین جز کے طور پر ڈالا جاتا ہے اور (وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ) فلسطین میں وہ سینا پہاڑ ہے جہاں انسانی تاریخ کا عظیم ترین واقعہ پیش آیا تھا بنی اسرائیل کے عظیم نبی موسیٰ بن عمران سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا تھا اور رب العالمین کی تجلی سے ایک بار وہ پہاڑ چکنا چور ہو گیا تھا۔

اور (الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ) سے مراد امّ القریٰ (مکہ مکرمہ) جہاں اللہ کا گھر ہے اور جس کے ارد گرد اللہ تعالیٰ نے حرم بنا دیا ہے اور اسے بلد امین اس لئے کہا گیا ہے کہ وہاں انسان، چڑیا اور جانور امن میں ہوتے ہیں۔ جس میں داخل ہو جانے والا امن میں آ جاتا ہے اور یہاں اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تھا۔

آیت:1 تا4 نام، دوسری آیت میں لفظ علق آیا ہے یہی اس کا نام رکھ دیا ہے۔ زمانہ نزول یہ سورت تمام کے نزدیک مکی ہے اور قرآن کریم کی پہلی

رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ

تیرا رب بڑے کرم والا ہے ﴿۳﴾ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا ﴿۴﴾ جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا ﴿۵﴾ سچ مچ انسان تو آپے سے باہر ہو جاتا ہے ﴿۶﴾ اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو بے پرواہ (یا تونگر) سمجھتا ہے ﴿۷﴾ یقیناً

سورت ہے۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔

بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے پاس حق آیا یعنی جبریل امین عزوجل تعالیٰ آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا پڑھیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مجھے پڑھنا نہیں آتا تو بتایا کہ انہوں نے مجھے بھینچ کر پکڑ لیا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیئے میں نے کہا: مجھے پڑھنا نہیں آتا تو انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور اتنا زور سے بھینچا کہ مجھے تھکا دیا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھیئے میں نے کہا" مجھے پڑھنا نہیں آتا تو انہوں نے مجھے تیسری بار پکڑا اور اتنا زور سے بھینچا کہ میں تھک گیا پھر چھوڑ دیا اور کہا ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ﴾ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اس حال میں واپس آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر کپکپی طاری ہو گئی تھی۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ان پر جو قران کریم بذریعہ وحی نازل ہوتا ہے اس کی تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کریں۔ نیز انسان کو خبر دی ہے کہ تمام مخلوقات کا خالق وہی تنہا ہے اور اس نے انسان کو لوتھڑے یعنی ایک غلیظ منجمد خون سے پیدا کیا ہے جو چالیس دن تک رحم مادر میں نطفہ کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر منجمد خون کا ایک لوتھڑا بن کر رحم مادر سے چپک جاتا ہے۔ پھر چالیس دن کے بعد گوشت کا ایک لوتھڑا بن جاتا ہے پھر یا تو امر الٰہی کے مطابق اس کی تخلیق مکمل ہو جاتی ہے یا رحم سے گوشت کے ایک ٹکڑے کی شکل میں باہر نکل جاتا ہے چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل عزوجل تعالیٰ کو اچانک اپنے سامنے پا کر گھبرا گئے تھے اسی لئے بطور تاکید آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ پڑھیئے اور چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے سے معذرت کی تھی اور کہا تھا کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کا وہ رب آپ کو پڑھنے کا حکم دے رہا ہے جو بہت بڑا غفور رحیم ہے جس نے پڑھنا لکھنا سکھا کر انسان پر احسان عظیم کیا ہے اور جس نے قلم کے ذریعے وہ سب کچھ سکھایا جو وہ پہلے سے نہیں جانتا تھا۔

آیت نمبر 6 سے آخر سورت تک ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ امام احمد، مسلم، نسائی، ابن جریر اور بیہقی وغیرہم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابوجہل نے پوچھا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں اس نے کہا: لات وعزّیٰ کی قسم! اگر میں نے اسے اس طرح نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن کو پاؤں سے کچل دوں گا اور اس کا چہرہ مٹی میں رگڑ دوں گا چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن کو کچل دے لیکن جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو فوراً پیچھے ہٹنے لگا اور ہاتھ کے ذریعے اپنے آپ کو بچانے لگا لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا میرے اور اس کے درمیان آگ سے بھرا خندق اور کوئی نہایت ڈراؤنی چیز ہے جس کے پر ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مجھ سے قریب ہوتا تو فرشتے اسے چیر پھاڑ کر اس کا ایک ایک عضو اچک لے جاتے۔

اسی حادثہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ﴿كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى﴾ سے آخری سورۃ تک نازل فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو انسان ایمان اور معرفت الٰہی کی دولت سے محروم ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اسے مال و دولت حکومت اور سلطنت سے نوازتا ہے تو وہ غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ وہ اب کسی کا محتاج نہیں اور رب العالمین کو یکسر بھول جاتا ہے۔ طغیانی اور سرکشی پر آمادہ ہو جاتا

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ ۸ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰىۙ ۹ عَبْدًا اِذَا
صَلّٰىؕ ۱۰ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤىۙ ۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰىؕ ۱۲
اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ ۱۳ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰىؕ ۱۴ كَلَّا
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِۙ ۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍۚ ۱۶
فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗۙ ۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَۙ ۱۸ كَلَّاؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ
وَاقْتَرِبْ ۱۹ السجدة

لوٹنا تیرے رب کی طرف ہے ۸ (بھلا) اسے بھی تو نے دیکھا جو بندے کو روکتا
ہے ۹ جبکہ وہ بندہ نماز ادا کرتا ہے ۱۰ بھلا بتلا تو اگر وہ ہدایت پر ہو ۱۱ یا
پرہیز گاری کا حکم دیتا ہو ۱۲ بھلا دیکھو تو اگر یہ جھٹلاتا ہو اور منہ پھیرتا ہو تو ۱۳ کیا
اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھ رہا ہے ۱۴ یقیناً اگر یہ باز نہ رہا تو ہم
اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ۱۵ ایسی پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے ۱۶
یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے ۱۷ ہم بھی (دوزخ کے) پیادوں کو بلا لیں
گے ۱۸ خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدہ کر اور قریب ہو جا ۱۹

ہے۔ کبر و ظلم اس کی صفت بن جاتی ہے۔ کمزوروں کو حقیر سمجھنا اور دوسروں کا مذاق اڑانا اس کا شیوہ بن جاتا ہے۔ آیت نمبر ۸ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ابوجہل ہو یا اور کوئی ظالم و سرکش بہرحال اسے لوٹ کر آپ ﷺ کے رب کے پاس ہی آنا ہے اور ہم اس سے ضرور انتقام لیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابوجہل کی بدسلوکی پر شدید اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا کہ کتنا بڑا اور لائق نفرت ہے وہ انسان جو اللہ کے بندے (محمد ﷺ) کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ کیا اللہ کے لئے نماز پڑھنا کوئی جرم ہے۔ نماز پڑھنے سے اس مجرم کو کیا تکلیف پہنچتی ہے جو آپ ﷺ کو روکتا ہے۔ وہ نبی جو راہ ہدایت پر قائم ہے اور دوسروں کو صلاح تقویٰ کی دعوت دیتا ہے اس کی مخالفت کرنا اسے ایذا پہنچانا اور طرح طرح کی اسے دھمکی دینا اللہ کو ہرگز گوارا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابوجہل ہمارے رسول ﷺ کی ایذا رسانی سے باز نہیں آیا اور انہیں مسجد الحرام اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکنے کی دوبارہ کوشش کی تو ہم اسے اس کی گناہوں میں ملوث پیشانی سے پکڑ لیں گے اور گھسیٹتے ہوئے جہنم میں پہنچا دیں گے اس وقت اگر وہ مجلس یا قوم کے لوگوں کو بلانا چاہے تو بلا لے جن کے بل بوتے پر وہ آپ ﷺ کو نماز سے روکنا چاہتا ہے ہم بھی جہنم کے داروغوں کو بلا لیں گے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا میں نے تمہیں نماز پڑھنے سے روکا نہیں تھا؟ تم خوب جانتے ہو تم سے زیادہ دوست اور مددگار کسی کے پاس نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ... نازل فرمائی۔ وہ مجرم اپنی حرکتوں سے باز آ جائے اور یقین کر لے کہ آئندہ وہ ہمارے رسول ﷺ کو ایذا نہیں پہنچا سکے گا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ بدزبانی یا ہاتھ سے ایذا پہنچانے کی جرات نہیں کی۔

آیت 18: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے بطور تنبیہ فرمایا کہ آپ ﷺ ابوجہل کی بات ہرگز نہیں مانیے اور مسجد حرام میں نماز پڑھتے رہیے اور دیگر عبادات سے اپنے رب کی قربت حاصل کرتے رہیے۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے اس لئے تم لوگ سجدے میں کثرت سے دعا کرو۔

نیز صحیح مسلم میں ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ﴿اقْرَاْ بِاسْمِ﴾ اور ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا اسی لئے امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس سورۃ کا سجدہ اہم سجدوں میں سے ہے اور قاری اور سننے والے کے لئے اس کی قرات کے بعد سجدہ کرنا مسنون ہے۔

ایاتها ۵ ۹۷ سُوْرَۃُ الْقَدْرِ مَکِّیَّۃٌ ۲۵ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝۳ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵

سورۃ قدر مکی ہے اس میں 5 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یقیناً ہم نے اس شب قدر میں نازل فرمایا ۝۱ تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے؟ ۝۲
شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۝۳ اس میں (ہر کام) کے سرانجام دینے
کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل علیہ السلام) اترتے ہیں ۝۴
یہ رات سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے ۝۵

آیت: 1 تا 5 ابن مردویہ نے ابن عباس، ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی تھی۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے خبر دی ہے کہ اس نے قرآن کو ایک باعزت اور خیر و برکت والی رات میں نازل کیا پورا قرآن شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا پھر وہاں سے حسب ضرورت نبی کریم ﷺ پر نازل ہوتا رہا اور ۲۳ سال میں اس کے نزول کی تکمیل ہوئی۔ ان آیات میں قرآن کریم کی بہت بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے جس کی تعبیر ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ ہم نے قرآن کی عظمت اور اہمیت کے پیش نظر اسے ایک نہایت ہی معظم و مکرم اور بابرکت رات میں نازل کیا ہے اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الدخان میں یوں فرمایا ہے:

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ﴾ (الدخان:3)

”بے شک ہم نے قرآن کو ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والے تھے“۔

اور یہ رات ماہ رمضان میں تھی۔ جس کی تشریح اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں فرما دی ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ﴾ (البقرۃ:185)

”رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا“۔

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کی عظمت و اہمیت کو بیان کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے کہا آپ ﷺ کو کیا معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ایسے ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں کوئی لیلۃ القدر نہ ہوں۔ یعنی ایک لیلۃ القدر تیراسی سال اور چار ماہ سے بہتر ہوتی ہے۔ ۸۳ سال ۴ ماہ سے بہتر اس لئے کہ اس میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے آسمان سے زمین پر اترتے ہیں۔ ان کے پاس آنے والے سال سے متعلق رب العالمین کے تمام فیصلے اور احکام ہوتے ہیں جیسا کہ سورۃ الدخان میں آیا ہے:

﴿فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ﴾ (الدخان:4-5)

”اسی رات میں ہر پُرحکمت کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ہمارے پاس سے حکم ہو کر ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے“۔

لیلۃ القدر میں سراسر سلامتی اور خیر ہی خیر ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شر نہیں ہوتا اور یہ خیر و سلامتی غروب آفتاب سے طلوع فجر تک باقی رہتی ہے۔ بعض لوگوں نے سلامتی والی رات کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ مومنین اس رات کو شیاطین کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، یا یہ کہ فرشتے مومنوں اور مومنات کو سلام کرتے ہیں۔ دیگر احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ طاق راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔ ابی بن کعب سے زر بن حبیش نے شب قدر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ وہ ۲۷ ویں رات ہے مصنف ابن ابی شیبہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے کہا کہ عمر، حذیفہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ وہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے مذکورہ بالا احادیث کو

ایاتھا ٨ ٩٨ سُوْرَةُ الْبَیِّنَةِ مَدَنِیَّةٌ ١٠٠ رکوعھا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ
حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ (١) رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ (٢)
فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ؕ (٣) وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ؕ (٤) وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ
لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ
الْقَیِّمَةِ ؕ (٥) اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ

سورۃ بینہ مدنی ہے اس میں 8 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آ جائے باز رہنے والے نہ تھے (وہ دلیل یہ تھی کہ) (١) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک آسمانی کتاب پڑھے (٢) جن میں صحیح اور درست احکام ہوں (٣) اہل کتاب اپنے پاس ظاہر دلیل آ جانے کے بعد ہی (اختلاف میں پڑ کر) متفرق ہو گئے (٤) انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا (٥) بیشک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین

مدنظر رکھتے ہوئے نیز معاویہ، ابن عمر، اور ابن عباس وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس بارے میں جو روایت آئی ہیں ان کے پیش نظر علمائے سلف کی ایک بڑی تعداد نے ستائیسویں رات کو ہی لیلۃ القدر سمجھا ہے۔

بہرحال لیلۃ القدر سے متعلق احادیث کا مطالعہ کرنے سے اتنی بات ضرور سمجھ میں آتی ہے کہ مسلمان کی زندگی میں اس رات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اس لئے اسے پانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور نبی کریم ﷺ کی اتباع میں رمضان کی آخری دس راتوں میں عبادت کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔ اعتکاف کرنا چاہیے اور اپنے اہل وعیال کو بھی ان راتوں میں جگانا چاہیے۔ (وباللہ التوفیق)

آیت: 1 تا 3 پہلی آیت کا آخری لفظ البینہ ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ اسے سورۃ القیامہ، سورۃ المنفکین اور سورۃ البریہ بھی کہتے ہیں۔

زمانہ نزول، جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنی ہے بعض لوگوں نے اسے مکی کہا ہے ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ لم یکن مدینہ میں نازل ہوئی تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سورۃ لم یکن مکہ میں نازل ہوئی تھی۔

بخاری ومسلم وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے ﴿لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾ پڑھوں اُبی نے پوچھا کیا اللہ نے میرا نام لے کر آپ ﷺ سے کہا ہے۔ آپ ﷺ نے کہا: ہاں، تو اُبی رونے لگے۔

آیت: 4 اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہود ونصاریٰ اور بتوں کے پجاری کفر وضلالت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے اور مرور زمانہ کے ساتھ ان کا کفر بڑھتا ہی گیا۔ یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے دلیل واضح اور برھان ساطع آ گیا۔

اور نبی کریم ﷺ بحیثیت نبی ورسول مبعوث ہوئے اور ان پر اللہ کی کتاب نازل ہوئی تب انہوں نے حق کو پہچانا اور ان میں سے کچھ لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور کچھ کفر پر ہی قائم رہے۔ یہاں تک کہ ان کو موت آ گئی آیت 2، میں ﴿رَسُوْلٌ﴾ سے مراد نبی کریم ﷺ اور ﴿صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾ سے مراد قرآن کریم ہے اور آیت 3 میں ﴿كُتُبٌ قَیِّمَةٌ﴾ سے مراد قرآن کریم میں موجود سچی خبریں اور اللہ کی نشانیاں اور اس کے احکام اور اوامر ونواہی ہیں۔

فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿٦﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ
اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ﴿٨﴾

سب دوزخ کی آگ میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ لوگ بدترین خلائق ہیں ﴿٦﴾ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں ﴿٧﴾ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشگی والی جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور یہ اس سے راضی ہوئے یہ ہے اس کے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرے ﴿٨﴾

اٰیاتها ٨ — ٩٩ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّةٌ ٩٣ — رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿١﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿٢﴾
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿٣﴾ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿٤﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ
اَوْحٰی لَهَا ؕ﴿٥﴾ یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿٦﴾

سورة زلزال مدنی ہے اس میں 8 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی ﴿١﴾ اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی ﴿٢﴾ انسان کہنے لگے گا اسے کیا ہو گیا ہے ﴿٣﴾ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی ﴿٤﴾ اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا ﴿٥﴾ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھا دیئے جائیں ﴿٦﴾

آیت:6 اس آیت کریمہ میں ان اہل کتاب کی زجر و توبیخ کی گئی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائے اللہ نے کہا اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ انہوں نے حق کو نہیں پہچانا بلکہ حق واضح ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے کفر کو ترجیح دی۔
مفسرین لکھتے ہیں کہ تمام یہود و نصاریٰ بعثت نبوی سے پہلے، خاتم النبیین کی آمد کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہو گئے اس کے بعد خود ہی ایمان لانے میں اختلاف کر بیٹھے، بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کر دیا۔
سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ﴾ (آل عمران:19)
"اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آ جانے کے بعد انہوں نے محض سرکشی، اور حسد کی بناء پر اختلاف کیا"۔

آیت:6 اس دن لوگ قبروں سے نکل کر مختلف جماعتوں میں چل پڑیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں بس جو شخص ایک چھوٹی چیونٹی کے برابر بھلائی کئے ہوگا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ایک چیونٹی کے برابر برائی کئے ہوگا وہ اسے دیکھ لے گا۔
امام ترمذی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ﴾ پڑھے گا اسے نصف قرآن کا ثواب ملے گا اور جو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھے گا اسے ایک تہائی قرآن کا ثواب ملے گا اور جو ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھے گا اسے ربع قرآن کا ثواب ملے گا اور زمین کے اندر جتنے خزانے ہوں گے وہ سب سے پہلے صور میں باہر آ جائیں گے اور جب دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سارے مردے زندہ ہو کر اپنی قبروں سے نکل پڑیں گے۔
امام احمد، ترمذی، نسائی اور حاکم وغیرہم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ﴿یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ پڑھا اور کہا کیا تم لوگ جانتے ہو زمین کی خبریں کیا ہیں۔
صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زیادہ جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر بندے اور بندی کے بارے

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۟ؕ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۟ؒ

پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا ۞ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا ۞

ایاتھا ۱۱ ۱۰۰ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۴ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ عادیات مکی ہے اس میں 11 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۟ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۟ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۟ۙ

ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم ۞ پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی قسم ۞ پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی قسم ۞

میں ان اعمال کی گواہی دے گی جو اس نے زمین پر کیا تھا یہی اس کی خبریں ہیں۔ لوگ میدان حساب سے اپنی اپنی حالتوں اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت یا جہنم کی طرف چل پڑیں گے کوئی مطمئن ہوگا اور کوئی خائف، اہل جنت کا رنگ سفید ہوگا اور اہل جہنم کا سیاہ اور بعض لوگ دائیں طرف جائیں گے اور بعض لوگ دوسرے بائیں طرف یعنی اپنے عقائد و اعمال کے مطابق ان کی حالتیں مختلف ہوں گی۔

یعنی اس باریک ترین غبار کے برابر بھی کسی کا عمل خیر و شر گم نہیں ہوگا اور اس کا بدلہ اسے ضرور ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾

”بے شک اللہ ایک ذرّہ کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے“۔

اور سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے:

﴿يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا﴾ (آل عمران:30)

”جس دن ہر شخص اپنی کی ہوئی نیکیوں کو اور اپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پائے گا تمنا کرے گا کہ کاش، اس کے اور برائیوں کے درمیان بہت ہی دوری ہوتی ہے“۔

آیت: 1 تا 3 زمانہ نزول ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورۃ ”العادیات“ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی حقیقت کے اظہار کے لئے قسم کھائی ہے جس سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں اور انسان اپنے رب کی بڑی ناشکری کرتا ہے۔ مصیبتوں کو تو گنتا رہتا ہے اور نعمتوں اور احسانات کو بھول جاتا ہے۔

یہاں اللہ رب العزت نے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جن میں فی الواقع اللہ کی بڑی نشانیاں پائی جاتی ہیں اور جن میں انسان کے لئے بہت سارے فوائد اور منافع ہیں اور گھوڑے کی ان حالتوں کی قسم کھائی ہے جن میں دیگر حیوانات ان میں شریک ہیں اور اللہ کا یہ ناشکر گزار بندہ اپنی ناشکری اور احسان فراموشی پر شاہد ہوتا ہے اس کا دل گواہی دیتا رہتا ہے کہ وہ اپنے رب کا ناشکرا بندہ ہے اور اس ناشکری کے آثار بھی اس کی ذات پر عیاں ہوتے ہیں اس مفہوم کے مطابق ﴿وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ﴾ میں اِنَّهٗ کی ضمیر انسان کے لئے ہوگی۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ناشکری اور احسان فراموشی پر گواہ ہے اس مفہوم کے اعتبار سے اس میں اللہ کی جانب سے زبردست دھمکی ہے کہ رب العالمین اس کی احسان فراموشی کو دیکھ رہا ہے اور قیامت کے دن اسے اس کا مزہ چکھائے گا اس اعتبار سے وَاِنَّهٗ کی ضمیر اللہ کے لئے ہوگی۔

فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ ﴿۱۱﴾

پس اس وقت گرد وغبار اڑاتے ہیں ﴿۴﴾ پھر اسی کے ساتھ فوجوں کے درمیان گھس جاتے ہیں ﴿۵﴾ یقیناً انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے ﴿۶﴾ اور یقیناً وہ خود بھی اس پر گواہ ہے ﴿۷﴾ یہ مال کی محبت میں بھی بڑا سخت ہے ﴿۸﴾ کیا اسے وہ وقت معلوم نہیں جب قبروں میں جو (کچھ) ہے نکال لیا جائے گا ﴿۹﴾ اور سینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کردی جائیں گی ﴿۱۰﴾ بیشک ان کا رب اس دن ان کے حال سے پورا باخبر ہوگا ﴿۱۱﴾

ایاتها ١١ ﴿١٠١ سُوۡرَةُ الۡقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٣٠﴾ رکوعها ١

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۃ قارعہ مکی ہے اس میں 11 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلۡقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

کھڑکھڑا دینے والی ﴿۱﴾ کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی ﴿۲﴾ تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے ﴿۳﴾ جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ﴿۴﴾ اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ﴿۵﴾ پھر جس کے پلڑے بھاری ہونگے ﴿۶﴾ وہ دل پسند آرام کی زندگی میں ہوگا ﴿۷﴾ جن کے پلڑے ہلکے ہونگے ﴿۸﴾ اس کا ٹھکانا ہاویہ (جہنم) ہے ﴿۹﴾ تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے ﴿۱۰﴾ وہ تند تیز آگ ہے ﴿۱۱﴾

امام شوکانی کے نزدیک پہلا مفہوم ہی رائج ہے کیونکہ اس کے بعد کی آیت ﴿وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ﴾ میں اِنَّهٗ کی ضمیر انسان کے لئے ہے اور معنی یہ ہے کہ انسان مال و دولت سے بے انتہا محبت کرتا ہے اور اس کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اپنی جان جوکھم میں ڈال دیتا ہے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال سے ہر وقت باخبر ہے لیکن قیامت کے دن بطور خاص اس کے باخبر ہونے سے مقصود یہ ہے کہ اس دن وہ انہیں ان کے اعمال کا بدلہ اپنے علم کی بنیاد پر دے گا اور ان کا کوئی عمل اس سے چھپا نہیں رہے گا۔

آیت: 1 تا 3 زمانہ نزول یہ سورت تمام کے نزدیک مکی ہے ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ القارعہ مکہ میں نازل ہوئی۔ القارعہ قیامت کا ایک نام ہے اور اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ لوگوں کے دلوں کو نہایت سختی کے ساتھ جھنجھوڑ دے گی اور اللہ کے دشمنوں کو شدید عذاب میں مبتلا کردے گی۔ آسمان پھٹ جائے گا آفتاب اور ستارے ٹوٹ کر بکھر جائیں گے۔ زمین میں بھونچال آجائے گا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

آیت: 9 تا 11 اس آیت میں جہنم کی ہولناکیوں اور اس کے عذاب کی سختی کا احساس دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ کو کیا معلوم کہ وہ "**ھاویہ**" کیا ہے؟ پھر خود ہی اس کا جواب دیا کہ وہ تو جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہے جس کی گرمی دنیا کی آگ کی گرمی سے ستر گنا زیادہ ہی ہوگی۔ جیسا کہ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! تمہاری یہ آگ جسے ابن آدم سلگاتا ہے جہنم کی آگ سے ستر گنا کم ہے۔

أياتها ٨ ۝ ١٠٢ سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ١٦ ۝ ركوعها ١

اٰیاتھا ۹ ۱۰۴ سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۳۲ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَیْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾
یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾

سورۃ ہمزہ مکی ہے اس میں 9 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو ﴿۱﴾ جو مال کو جمع کرتا جائے اور گنتا جائے ﴿۲﴾ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ﴿۳﴾ ہرگز یہ تو ضرور توڑ پھوڑ دینے والی آگ میں پھینک دیا جائے گا ﴿۴﴾

کوئی بنانے والا ہے اور وہ ایک اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمانے کی قسم انسان گھاٹے میں ہے اس لئے کہ وہ دنیا میں جب تک زندہ رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی پریشانی لاحق ہوتی رہتی ہے اور اگر کفر پر موت ہو جاتی ہے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور اپنی عزیز تر جان کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔ یعنی جہنم میں جانے کے بعد ہمیشہ کے لئے اس کی جان عذاب میں مبتلا رہے گی۔

اس خسارے اور گھاٹے سے وہی لوگ بچیں گے جن کے اندر چار صفات پائی جائیں گی۔

- اللہ تعالیٰ نے جن باتوں پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے ان پر ایمان لائیں۔
- عمل صالح کریں، یعنی بھلائی کے جتنے کام ہیں ان کو بجالائیں۔ چاہے ان کا تعلق اللہ کے حقوق سے ہو، یا بندوں کے حقوق سے چاہے وہ واجب ہوں یا مسنون یا مستحب۔
- جس ایمان اور عمل صالح کی باتیں اوپر بیان کی گئی ہیں ان کی وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور ان پر عمل کی رغبت دلائیں۔
- اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی بجالانے میں جو تکلیف اور زحمت اٹھانی پڑے اس پر ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں نیز دیگر تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کریں جو اللہ کی تقدیر کا نتیجہ ہوتی ہے اور جنہیں اللہ کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔

جس انسان میں یہ چاروں صفات پائی جائیں گی وہ خسارے سے بچا رہے گا اور دونوں جہاں میں فتح عظیم کا حقدار بنے گا۔

آیت: 1 اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وادی ویل، یا ہلاکت وعذاب کی دھمکی ہر اس شخص کو دی ہے جو لوگوں کی عیب جوئی اور منہ یا پیٹھ پیچھے غیبت کرتا پھرتا ہے۔ "هُمَزَةٍ" سے مراد وہ انسان ہے جو کسی کی اس کے منہ پر برائی کرتا ہے۔

اور "لُّمَزَةٍ" وہ ہے جو اپنی زبان کے ذریعے کسی کی عیب جوئی کرتا ہے۔

مشرکین مکہ میں کچھ ایسے لوگ تھے جن میں خاص طور پر یہ بری صفت پائی جاتی تھی جیسے اخنس بن شریق وغیرہ یہ لوگ جب مسلمانوں کو دیکھتے تو کبھی زبان سے اور کبھی اشارے سے ان کا مذاق اڑاتے تھے لیکن آیت کے حکم میں عام اور ہر وہ شخص شامل ہے جس کے اندر کسی بھی زمان ومکان میں یہ بری صفت پائی جائے گی اور قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور کے مجرموں کے اندر بالخصوص یہ صفت پائی جاتی رہے گی۔

سورۃ المطففین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ﴾ (المطففین:29-30)

"گناہ گار لوگ ایمانداروں کی ہنسی اڑایا کرتے تھے اور ان کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں آنکھ کے اشارے کرتے تھے"۔

آیت: 2 تا 3 ایسے غیبت گو اور عیب جو انسان کی دوسری صفت یہ ہوتی ہے کہ زندگی میں مال جمع کرنے اور اسے گنتے رہنے کے سوا اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا ہے وہ حرام وحلال کی تمیز کئے بغیر مال جمع کرنے میں مصروف ہے جوں جوں اس کا مال بڑھتا جاتا ہے اس کا کبر وغرور بڑھتا جاتا ہے اور

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

اور تجھے کیا معلوم کہ ایسی آگ کیا ہوگی ۝٥ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ
ہوگی ۝٦ جو دلوں پر چڑھتے چلی جائے گی ۝٧ اور ان پر بڑے بڑے ستونوں
میں ۝٨ ہر طرف سے بند ہوئی ہوگی ۝٩

اٰیاتها ٥ | ١٠٥ سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَكِّیَّةٌ ١٩ | رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۃ فیل مکی ہے اس میں 5 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝١ اَلَمْ یَجْعَلْ
كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝٢ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝٣

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ۝١ کیا
ان کے مکر کو بے کار نہیں کر دیا ۝٢ اور ان پر پرندوں کے جھنڈ پر جھنڈ بھیج دیئے ۝٣

لوگوں کا مذاق اڑانا اس کا شیوہ بن جاتا ہے ایسا شخص دولت کے نشے میں موت اور اس کے بعد کے انجام کو بھول جاتا ہے اور گمان کرنے لگتا ہے کہ اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور ہمیشہ دنیا میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گمان غلط ہے اسے موت آئے گی اور اس عارضی زندگی کے بعد دائمی زندگی آئے گی جس میں اسے اپنے برے اعمال کی سزا بھگتنی ہوگی اور قیامت کے دن اس آگ میں اسے ڈال دیا جائے گا جو اس کے اندر ڈالی جانے والی ہر چیز کو نیست و نابود کر دے گی۔

آیت: 5 جہنم کی خطرناکی اور اس کی ہولناکی بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ ﷺ کو کیا معلوم کہ وہ "حطمہ" یعنی جہنم کیا چیز ہوگی؟ پھر کہا کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی جلائی ہوئی آگ ہوگی جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ جو اپنی شدت اور تیزی کی سبب جسموں کے راستے دلوں تک پہنچ جائے گی یعنی اس کی تکلیف اور سختی دلوں کو بے چین اور مضطرب رکھے گی۔ اور وہ بدبخت جہنمی اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے اسی میں انہیں بند کر دیا جائے گا اس سے نکلنے کے لئے امید ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ انہیں لوہے کے طویل کھمبوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

آیت: 1 اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے اصحاب فیل کی ہلاکت کا واقعہ یاد دلایا ہے جو اپنی قوت و جبروت کے نشے میں یمن سے خانہ کعبہ گرانے کے لئے آئے تھے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح قریش کے ظالموں اور سرکشوں کو بھی ہلاک کرنے پر قادر ہے اس لئے اے میرے نبی ﷺ! آپ صبر سے کام لیجئے اور ہمارے فیصلے کا انتظار کیجئے۔

اصحاب فیل کا واقعہ متواتر روایتوں سے ثابت ہے اہل مکہ نے اسے اس کی شہرت اور اہمیت کے پیش نظر اپنی تاریخ کی ابتداء بنالی تھی۔

ابن ہشام اور دیگر اہل تاریخ و سیر نے اس واقعہ کی جو تفصیل بیان کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابرہہ حبشی نے جو نجاشی کی طرف سے یمن کا گورنر تھا صنعاء میں ایک گرجا بنایا تھا تاکہ لوگوں کو خانہ کعبہ کی بجائے اس کے طواف و زیارت کی دعوت دیں۔ ایک قریشی یہ سن کر بڑا متاثر ہوا اور رات کے وقت اس نے گرجے میں داخل ہو کر پاخانہ کر دیا اور اس کی دیواروں میں لگا دیا۔ ابرہہ یہ سن کر شدید ناراض ہوا اور ایک بہت بڑی فوج لے کر جس میں تیرہ ہاتھی بھی تھے خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے روانہ ہو گیا۔ جب مکہ کے قریب پہنچا تو عبدالمطلب نے اس کو ہر طرح سے سمجھایا لیکن وہ اپنی بات پر اڑا رہا تب عبدالمطلب نے کہا ہم سب پہاڑوں پر چڑھ جائیں اور جس اللہ کا گھر ہے وہ اپنے گھر کی حفاظت کرے گا چنانچہ جب ابرہہ اپنی طاقت کے نشے میں چور آگے بڑھا تو اللہ تعالیٰ ﴿وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ﴾ کے حکم سے چھوٹی چھوٹی ابابیل چڑیاں اپنی چونچوں اور پنجوں میں کنکر لے کر آئیں اور اس کو اور اس کی فوج کو مارنے لگیں۔

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

جوان کو مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے ۝۴ پس انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ۝۵

ایاتھا ۴ ۱۰۶ سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ۲۹ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ قریش مکی ہے اس میں 5 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

قریش کے مانوس کرنے کے لئے ۝۱ یعنی انہیں سردی اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے لئے ۝۲ پس انہیں چاہیے کہ اسی گھر کے رب کی عبادت کرتے رہیں ۝۳ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور ڈر (اور خوف) میں امن وامان دیا ۝۴

آیت :5 روایتوں میں آتا ہے کہ ان کنکروں کی چوٹ سے ان کے جسم میں کھجلی ہونے لگی اور کھجلاتے ہی ان کے جسموں کا گوشت گرنے لگا اور سب وادی محسر اور اس کے آس پاس ہلاک ہو گئے۔ ابرہہ جان بچا کر بھاگا لیکن وہ بھی یمن پہنچنے کے بعد مر گیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ اور اہل مکہ کو بچا لیا اور یہ واقعہ رہتی دنیا تک کے لئے تازیانہ عبرت بن گیا۔ اس کے بعد سے آج تک پھر کسی نے ابرہہ جیسی جرات نہیں کی اور وہاں کے امن وسکون میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اہل قریش پر احسان جتاتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی قدرت اس کی عظمت شان، بندوں پر اس کی رحمت اور اس کی توحید اور اس کے رسول کی صداقت کے دلائل کا اصحاب فیل کے واقعے میں نظارہ نہیں کیا کہ اس نے خانہ کعبہ کے خلاف اصحاب فیل کی سازش کو کس طرح ناکام بنا دیا اور ان کو ہلاک وبرباد کرنے کے لئے پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیئے جو سمندر کی طرف سے آئے تھے اہل مکہ نے جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ گئے تھے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ابرہہ کی فوج کے اوپر آئے اور اپنی چونچوں اور پنجوں میں موجود کنکریوں کو ان پر برسانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی لاشوں کے ڈھیر لگ گئے اور کھائی ہوئی بھوسی کی طرح ہو گئے۔

آیت :1 تا 4 زمانہ نزول جمہور کے نزدیک یہ سورت مکی ہے ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سورۃ لِاِيْلٰفِ مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں قریش کو انہی نعمتوں کی یاد دلائی ہے اور کہا ہے کہ ہم نے ابرہہ اور اس کی فوج کے ساتھ اس لئے ایسا کیا تا کہ اہل قریش تجارت کے لئے بے خوف وخطر شام ویمن کا سفر کرتے رہیں اور کوئی حملہ ان پر نہ کرے۔ قریش کے لوگ سال میں دوبار تجارتی سفر کرتے تھے سردی کے زمانے میں یمن اور گرمی میں شام جاتے تھے اور اپنا تجارتی مال فروخت کر کے وہاں سے کھانے پینے کی چیزیں لاتے تھے اور سال بھر آرام سے مکہ مکرمہ میں زندگی گزارتے تھے۔ اس لئے آیت 3 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگرچہ ان پر اللہ کے انعامات کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان میں سے ہر نعمت ان سے شکر کا تقاضا کرتی ہے لیکن سردی اور گرمی کے زمانے میں شام ویمن کی طرف ان کا سفر کرنا تو اتنی بڑی نعمت ہے کہ اسے یاد کر کے انہیں ضرور ہی رب کعبہ کی عبادت کرنی چاہیے جس نے ان کی روزی کا انتظام کیا اور اہل حرم ہونے کے سبب انہیں خوف وہراس سے نجات دی نہ کوئی ان پر حملہ کرتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کے قتال کی سوچتا ہے۔

ابن زید کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ ایک دوسرے پر چھاپہ مارتے تھے اور ایک دوسرے کو قیدی بنا لیتے تھے۔

اہل حرم کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ لوگوں کے دلوں میں حرم کی عزت انہیں ان پر حملہ کرنے سے بعض رکھتی تھی سورۃ القصص کی آیت 57 میں ہے ﴿اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ﴾ ”کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی جہاں تم

ایاتھا ۷ ﴿۱۰۷ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ مَکِّیَّۃٌ ۱۷﴾ رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۱ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۲ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۳ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۴ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۵ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۶ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۷

سورۃ ماعون مکی ہے اس میں 7 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

کیا تو نے دیکھا جو (روز) جزا کو جھٹلاتا ہے ۱ یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ۲ اور مسکین کو کھلانے کے لئے ترغیب نہیں دیتا ۳ ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے ۴ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۵ جو ریا کاری کرتے ہیں ۶ اور برتنے کی چیز روکتے ہیں ۷

تمام اقسام کے پھل کھچے چلے آتے ہیں"۔ نیز سورۃ العنکبوت کی آیت 67 میں ہے:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا ءَامِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾

"کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو پرامن بنا دیا ہے حالانکہ اس کے اردگرد سے لوگ اچک لئے جاتے ہیں"۔

آیت: 1 تا 2 نام: آخری آیت میں لفظ "الماعون" آیا ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے اس کے دو نام ہیں: سورۃ الدین اور سورۃ الیتیم۔ مقاتل اور کلبی کا قول ہے کہ یہ سورت عاص بن وائل السہمی کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور سدی کا قول ہے کہ ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور ضحاک کہتے ہیں کہ عمرو بن عائذ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

آیت: 4 تا 7 ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کفار مکہ کے سلوک پر نکیر کی ہے اور انہیں قیامت کے دن کے عذاب کی دھمکی دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی ﷺ وہ انسان لائق صد حیرت ہے جو قیامت کے دن کے سزا و جزا کو جھٹلاتا ہے اور کہتا ہے کہ موت کے بعد کوئی دوسری زندگی نہیں ہے جس میں انسانوں کو اچھے برے اعمال کا بدلہ چکایا جائے گا۔ وہ شخص سنگ دل اور بے رحم ہے جو یتیموں کو بری طرح ڈانٹتا انہیں دھکے دے کر بھگا دیتا ہے اور ان کا حق ہڑپ کر جاتا ہے اور چونکہ اس کا آخرت اور جزا و سزا پر ایمان نہیں اسی لئے وہ نہ خود مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو اس کی ترغیب دلاتا ہے۔

اس سے مراد وہ لوگ ہیں یا تو نماز پڑھتے ہی نہیں یا پہلے پڑھتے رہے ہیں پھر سست ہو گئے ہیں یا نماز کو اس کے مسنون وقت پر نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں اس لئے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہیے۔ یہاں اس مقام پر ذکر کرنے سے یہ بھی واضح ہے کہ نماز میں ان کوتاہیوں کے مرتکب وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کی جزا اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے اسی لئے منافقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے۔: ﴿وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى الصَّلَوٰةِ قَامُواْ كُسَالَىٰ يُرَآءُونَ النَّاسَ﴾ (النساء: 142)

"نماز سستی سے پڑھتے، اور دکھلاوا کرتے اور اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں"۔

جیسا کہ صحیحین کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ منافق کی نماز ہے وہ منافق کی نماز ہے وہ منافق کی نماز ہے بیٹھا آفتاب کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کی دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو چار بار ٹکر مار لیتا ہے۔ اللہ کو اس میں کم ہی یاد کرتا ہے اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مندرجہ ذیل امور کی ترغیب دلائی۔

- یتیموں اور مسکینوں کو خود کھانا کھلانا اور دیگر مسلمانوں کو اس کی ترغیب دینا۔

ایاتھا ۳ ۱۰۸ سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَرِ مَکِّیَّۃٌ ۱۵ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ ۱ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ ؕ ۲ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۳ ع

سورۃ کوثر مکی ہے اس میں 3 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے ۱ پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر ۲ یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے ۳

- پنجگانہ نمازوں کو ان کے متعین اوقات میں پورے اخلاص اور خشوع وخصوع کے ساتھ ادا کرنا۔
- تمام اعمال حسنہ کی ادائیگی میں رضائے الٰہی کی نیت کرنا اور ریا کاری اور نمود سے قطعی طور پر دور رہنا۔
- زندگی میں کارخیر کرتے رہنا اور اپنے پڑوسیوں اور مسلمان بھائیوں کو اپنی چھوٹی چیزوں سے فائدہ پہنچاتے رہنا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہ کرنے والوں کی مذمت بیان کی۔

آیت: 1 تا 3 زمانہ نزول یہ سورت ابن عباس رضی اللہ عنہما، کلبی اور مقاتل کے نزدیک مکی ہے۔ ابن مردویہ نے ابن عباس، ابن زبیر رضی اللہ عنہم اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ سورۃ الکوثر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار مکہ کی بدسلوکیوں کے بارے میں تسلی اور خیر کثیر کی خوشخبری دی ہے۔ محمد بن اسحاق نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے کہ عاص بن وائل کے سامنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا تو کہتا اس کی بات نہ کرو وہ تو ایسا آدمی ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے اس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے جب مرجائے گا تو اس کا نام مٹ جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

عطار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ سورت ابولہب کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بیٹے کا انتقال ہوگیا تو وہ مشرکین سے کہنے لگا رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جڑ کٹ گئی تو اللہ رب العزت نے یہ سورت نازل فرمائی۔ شمر بن عطیہ کا قول ہے کہ یہ سورت عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ﴿اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ﴾ وہ تمام کفار شامل ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسی کوئی بات کہی۔ اور جب تک دنیا رہے گی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا اس آیت کے حکم میں داخل ہوگا۔

احمد، ابوداؤد اور نسائی وغیرہم رحمہم اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ لگ گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا اور فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ الکوثر آخر تک پڑھی اور کہا: کیا تم لوگ جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے دی ہے۔ (الحدیث)

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیر کثیر عطا کرنے کی جو خوشخبری دی ہے اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شکر ادا کرنے کی نصیحت کی ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اپنے رب کی خوشنودی اور اس کی رضا کے حصول کے لئے نماز پڑھتے رہیے اور صرف اسی کے نام سے قربانی کیا کیجئے اور نماز اور قربانی کا ذکر بطور خاص دونوں کی اہمیت کے پیش نظر کیا گیا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے ہر دور اور ہر جگہ ذلیل وخوار ہوں گے انہی کی نسل باقی نہیں رہے گی اور انہی کا نام دنیا سے مٹ جائے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام صفات اور کمالات میں ان حدوں کو چھو چکے ہیں جو خاتم النبیین کے لئے اللہ نے مقرر کر دیا تھا۔ ان کے ذکر جمیل نے سارے عالم کو بھر دیا تھا اور ان کے انصار ومددگار اور ان کے پیروکار پوری دنیا میں پھیل گئے تھے۔

﴿ ایاتھا ٦ ﴾ ﴿ ١٠٩ سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ ١٨ ﴾ ﴿ رکوعھا ١ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۙ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿٢﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿٥﴾ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿٦﴾

سورۃ کافرون مکی ہےاس میں 6 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو ﴿١﴾ نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو ﴿٢﴾ نہ تم عبادت کرنے والے ہوجس کی میں عبادت کرتا ہوں ﴿٣﴾ اور نہ میں عبادت کرونگا جسکی تم عبادت کرتے ہو ﴿٤﴾ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہوجس کی میں عبادت کررہاہوں ﴿٥﴾ تمہارے لئے تمہارادین اورمیرے لئے میرا دین ہے ﴿٦﴾

آیت: 4 تا 6 صحیح مسلم میں سیدنا جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت اور قل ھواللہ احد طواف کی دونوں رکعتوں میں پڑھی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ دونوں سورتیں فجر کی دو رکعتوں میں پڑھی اور طبرانی رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہ سورت ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور امام احمد، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی وغیرہم نے معاویہ اشجعی سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ جب تم بستر پر جاؤ تو ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ پڑھ کر سوجاؤ۔ اس سورت میں شرک سے برأت ہے۔

محمد بن اسحاق نے سعد بن مینا سے روایت کی ہے کہ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن المطلب اور امیہ بن خلف نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور کہا اے محمد ﷺ! آؤ، ہم تمہارے معبود کی پرستش کریں اور تم ہمارے معبودوں کی پرستش کرو، تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ نازل فرمائی۔ ایک اور روایت میں ہے یہ سورت اور سورۃ الزمر کی آیات ٦٤ / ٦٥ / ٦٦ ﴿قُلْ أَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَأْمُرُوٓنِّيٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ...﴾ نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا: اے میرے نبی ﷺ! آپ ان کافروں سے جو آپ ﷺ کو مشورہ دے رہے ہیں کہ آپ ﷺ ان کے معبودوں کی پرستش کریں اور وہ آپ ﷺ کے معبود کی عبادت کریں کہہ دیجئے کہ میں اس وقت ہرگز تمہارے معبودوں کی پرستش نہیں کروں گا اور نہ تم میرے اللہ کی پرستش کروگے تمہارے بارے میں اللہ کا ایک ہی فیصلہ ہے اور میں مستقبل میں بھی تمہارے معبودوں کی پرستش نہیں کروں گا اور نہ تم میرے اللہ کی مستقبل میں پرستش کروگے۔ اس لئے کہ میرے رب کا تمہارے بارے میں تمہاری نیت اور عمل کے فساد کے سبب یہی فیصلہ ہے کہ تمہاری موت کفر پر ہو۔ تاکہ تم جہنم میں داخل ہوجاؤ۔ ان آیات میں تکرار سے مقصود تاکید ہے کہ جن کافروں نے آپ ﷺ کو بتوں کی پرستش کا مشورہ دیا تھا وہ قطعی طور پر اس بات سے ناامید ہوجائیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے بتوں کی عبادت کریں گے۔ حافظ ابن کثیر نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے ﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ سے مراد فعل کی نفی ہے کیونکہ یہ جملہ فعلیہ ہے اور ﴿وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ﴾ سے مراد بتوں کی عبادت کو قبول کرنے کی قطعی نفی ہے۔ اس لئے کہ جملہ اسمیہ کے ذریعے نفی زیادہ قوی اور موکد ہوتی ہے گویا آپ ﷺ نے بتوں کی عبادت واقع ہونے کی نفی کردی اور کسی بھی صورت میں اس امکان کی نفی کردی۔ آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان کافروں کے ایمان لانے سے قطعی طور پر ناامید کردیا ہے جن کے ایمان لانے کی آپ ﷺ خواہش رکھتے تھے اور ان کافروں کو جنہوں نے آپ ﷺ کو بتوں کی پرستش کا مشورہ دیا تھا۔ اس بات سے قطعی طور پر ناامید بنادیا ہے کہ آپ ﷺ ان کی فاسد وباطل رائے کو مان کر کبھی بھی ان کے بتوں کی پرستش کریں گے چنانچہ وہ مشرکین جنہوں نے آپ ﷺ کو بتوں کی پرستش کا مشورہ دیا سب کی موت کفر پر ہوئی کوئی میدان بدر میں مارا گیا کوئی مکہ میں حالت کفر میں ہلاک ہوا اور اللہ کی بات ان کے بارے میں صادق ہوئی کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

آیاتھا ۳ ۱۱۰ سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۴ رکوعھا ۱

سورۃ نصر مدنی ہے اس میں 3 آیات، 1 رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ
يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝۳

جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے ① اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے ② تو اپنے رب کی تسبیح کرنے لگ حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے ③

آیت: 1 تا 3 نام پہلی آیت میں لفظ ''نصر'' آیا ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا گیا ہے اس کا دوسرا نام سورۃ التودیع بھی ہے۔

زمانہ نزول یہ سورت سب کے نزدیک مدنی ہے ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی تھی اور ابن ابی شیبہ، بزار اور بیہقی وغیرہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں وسط ایام تشریق میں منیٰ میں نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سمجھ لیا کہ اب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے میرے نبی ﷺ! اب جبکہ آپ اپنے دشمنوں کے خلاف ہر معرکے میں غالب آنے لگے ہیں اور مکہ کو فتح کر لیا ہے اور وہ دارالکفر سے دارالسلام بن گیا ہے اور قبائل عرب گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں ابتدائے اسلام کی طرح نہیں جب لوگ کافروں کے ڈر سے اکّا دکّا اسلام میں داخل ہوتے تھے جب یہ سب نعمتیں حاصل ہو گئیں تو اپنے رب کا شکر بجالانے کے لئے اس کی پاکی اور حمد وثناء بیان کیجئے اور اس سے مغفرت طلب کرتے رہیے۔ اللہ توبہ کرنے والے بندوں کی توبہ بہت جلد قبول کرتا ہے۔ ان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ان کے حال پر رحم کرتا ہے اس سورت میں نبی کریم ﷺ کے لئے ایک خوشخبری ہے اور جب وہ خوشخبری ظاہر ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ کے لئے ان کے رب کی طرف سے ایک حکم ہے ایک بات کی طرف اشارہ ہے اور تنبیہ ہے۔

خوشخبری! یہ ہے کہ اللہ اپنے رسول ﷺ کی مدد کرے گا مکہ مکرمہ فتح ہو گا اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے حکم یہ ہے کہ آپ مذکورہ بالا نعمتوں پر اپنے رب کا شکر ادا کریں اور اس کی پاکی اور حمد وثنا بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں۔

اس میں دو اشارے ہیں ایک یہ ہے کہ اللہ دین اسلام کی ہمیشہ مدد کرتا رہے گا اور اس کا شکر ادا کرنے والے اور اس کی حمد وثناء میں لگے رہنے سے اس کی نصرت وتائید میں اضافہ ہوتا رہے گا اور تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان قرآن وسنت کی راہ پر گامزن رہے ان کو اللہ کی نصرت وتائید ہمیشہ حاصل ہوتی رہی یہاں تک کہ اسلام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ گیا۔ دوسرا اشارہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آ چکا ہے۔

اور تنبیہ یہ ہے کہ چونکہ دنیا سے آپ ﷺ کے رخصت ہونے کا وقت ہو چکا ہے اس لئے آپ ﷺ کو چاہیے کہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اس کی یاد میں لگائیں تا کہ عمر کا آخری حصہ اس کی یاد میں گزرے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ سورۃ النصر کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک پڑھنے لگے تھے۔

اٰیاتھا ٥ | ١١١ سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ٦ | رکوعھا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ
جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

سورۃ مسد مکی ہے اس میں 5 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود) ہلاک ہوگیا ۝١ نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی ۝٢ وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا ۝٣ اور اس کی بیوی بھی (جائے گی) جو لکڑیاں ڈھونے والی ہے ۝٤ اس کی گردن میں پوست کھجور کی بٹی ہوئی رسی ہوگی ۝٥

اٰیاتھا ٤ | ١١٢ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ٢٢ | رکوعھا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

سورۃ اخلاص مکی ہے اس میں 4 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے ۝١ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ۝٢ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ۝٣ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے ۝٤

آیت: 1 تا 5 نام، اس سورت کا نام "اللھب" ہے اسے سورۃ المسد بھی کہتے ہیں جو آخری آیت کے آخری لفظ "مسد" سے ماخوذ ہے۔

زمانۂ نزول: یہ سورۃ سب کے نزدیک مکی ہے ابن مردویہ نے ابن عباس، ابن زبیر اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ سورۃ لہب مکہ میں نازل ہوئی۔ امام بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سورۃ الشعراء میں ارشاد ہے:

﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: 214) "اے میرے نبی ﷺ! آپ اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈرائیے"۔ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ گھر سے نکل کر صفا پہاڑی پر چڑھ گئے ام جمیل رسول اللہ ﷺ سے زبردستی دشمنی رکھتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کرنے میں اپنے شوہر ابولہب کا ساتھ دیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اسی ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کے بارے میں نازل فرمائی ہے تاکہ رہتی دنیا تک ان لوگوں کی مثال قائم ہوجائے جو شیطان اور خواہش نفس کی اتباع میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابولہب ہلاک و برباد ہوا شقاوت و بدبختی نے اسے گھیر لیا اور وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا اس نے جو مال جمع کیا اور جو اولاد جاہ و دولت حاصل کیا اس سے اس تباہی اور عذاب کو نہیں ٹال سکا جو اللہ کی جانب سے اسے لاحق ہوا اور وہ اسلام اور رسول ﷺ سے عداوت کی وجہ سے عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا اور اس کی بیوی "اُم جمیل" جو زبردست چغل خور تھی لوگوں کے درمیان آگ لگاتی پھرتی تھی جیسا کہ مجاھد، عکرمہ اور قتادہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھاتی تھی۔ قیامت کے دن اس کی گردن میں مونج کی رسی بندھی ہوگی جس کے ذریعہ اسے جہنم میں گھسیٹا جائے گا۔

فائدہ: جس وقت یہ سورت نازل ہوئی اس وقت ابولہب اور اس کی بیوی زندہ تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں خبر دی کہ وہ ضرور جہنم میں عذاب دیئے جائیں گے۔ یعنی وہ اسلام نہیں لائیں گے اور ان کی موت کفر پر ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، دونوں حالت کفر میں ہلاک ہوگئے یہ بات اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے کہ علام الغیوب نے اس سورت میں ان کے بارے میں جیسی خبر دی ویسا ہی ہوا۔

آیت: 1 تا 4 نام، چونکہ اس سورت میں اللہ رب العزت کی خالص توحید بیان کی گئی ہے اسی لئے اس کا نام "اخلاص" رکھا گیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ "تاریخ میں" اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، مشرکین نے نبی

﴿ اٰیاتھا ۵ ﴾ ﴿ ۱۱۳ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۲۰ ﴾ ﴿ رکوعھا ۱ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

سورۃ فلق مکی ہے اس میں 5 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ۝۱ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے ۝۲ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے ۝۳ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی) ۝۴ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے ۝۵

کریم ﷺ سے کہا اے محمد ﷺ تم اپنے رب کا نسب بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ نازل فرمائی اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے "کتاب الاسماء والصفات" میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہود کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا، اے محمد ﷺ! تم اپنے اس رب کی صفت بیان کرو جس نے تمہیں مبعوث کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ نازل فرمائی۔

ان دونوں روایتوں کے علاوہ بھی روایتیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کا سوال دوسرے لوگوں نے بھی کیا اور ہر بار اس کا جواب دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو یہی سورت تلاوت کرنے کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ یہ سورت پہلی بار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پھر مدینہ منورہ میں جب بھی کسی نے اللہ کی صفت بیان کرنے کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دوبارہ نازل فرمایا اور آپ ﷺ کو حکم دیا کہ سائل کو یہ سورت سنا دیں۔
شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ سورت پہلی بار مکہ میں نازل ہوئی اس کے بعد مدینہ منورہ میں جب کبھی کسی یہودی یا نصرانی نے مشرکین مکہ جیسا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سورت کو نئے سرے سے نازل فرمایا۔

فضیلت: اس سورت کی فضیلت کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو ایک فوجی دستہ کا سردار بنا کر بھیجا وہ شخص جب بھی نماز پڑھاتا تو اپنی قرات **قل ھو اللہ احد** پڑھ کر ختم کرتا واپسی کے بعد صحابہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے کہا "تم لوگ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے پوچھا تو اس نے کہا اس سورت میں رحمن کی صفت بیان کی گئی ہے اس لئے میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور احمد اور بخاری وغیرہم نے ابوسعد خدری سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے " ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ایک قرآن کے برابر ہے" انتہی اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کی توحید بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے نبی ﷺ! جو شخص آپ سے اللہ کے بارے میں پوچھے اس سے کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے تمام کمالات میں منفرد ہے تمام اچھے اور پیارے نام کامل اور اعلیٰ صفات، اور مقدس افعال اسی کے لئے ہیں اور وہ بے نظیر بے مثال ہے سب کی حاجتیں وہی پوری کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی اور نہیں سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس لئے کہ وہ اپنی صفات میں کامل ہے اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اس کا حلم اس کے غضب پر غالب ہے اس کی رحمت ہر چیز کے لئے عام ہے اسی طرح وہ اپنی تمام صفات میں کامل ہے اس میں کوئی نقص عیب نہیں وہ کامل اور بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ کسی سے جنا گیا ہے نہ اس کا کوئی مدمقابل ہے اور نہ کوئی اس جیسا ہے اس لئے صرف وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

آیت: 1 تا 5 نام: پہلی آیت میں لفظ "الفلق" ہے یہی اس سورت کا نام رکھ دیا ہے۔ زمانہ نزول یہ سورت حسن، عکرمہ، عطاء اور جابر کے نزدیک

مکی ہے اور عبداللہ بن زبیر اور قتادہ رضی اللہ عنہما کے نزدیک اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق مدنی ہے اور یہی دوسرا قول رائج، اس لئے کہ مسلم، ترمذی اور نسائی رحمہ اللہ وغیرہم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز مجھ سے فرمایا مجھ پر آج کی رات ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مانند میں نے کبھی نہیں دیکھیں، سورۃ الفلق وسورۃ الناس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں اسلام لائے تھے۔

ان دونوں سورتوں کے بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کیجئے۔

امام احمد، نسائی، بغوی اور بیہقی نے ابن عابس جہنی وغیرہم سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے کہا "اے ابن عابس! کیا میں تمہیں سب سے اچھی چیز بتاؤں جس کے ذریعے لوگ پناہ مانگتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ نے کہا: الفلق، والناس یہ دونوں سورتیں ہیں۔

اور ترمذی اور بیہقی وغیرہم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے۔

اور جب سورۃ معوذتین یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے انہی دونوں کو اپنا لیا اور ان کے سوا باقی کلمات کو چھوڑ دیا۔

امام مالک نے موطا میں "عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة رضى الله عنها" سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو معوذتین پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں آپ ﷺ کے جسم پر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر پھونکتی تھی۔ اسی حدیث کو بخاری، مسلم نے صحیحین میں امام مالک کی مذکورہ بالا سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

اور امام بخاری نے کتاب الطب، "باب السحر" میں اور امام مسلم نے کتاب السلام،" باب السحر" میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور امام احمد رحمہ اللہ نے مسند میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب لبید بن اعصم منافق نے "جو قبیلہ بنی زریق کا تھا اور یہودیوں کا حلیف تھا" رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس یہی دونوں سورتیں لے کر آئے اور آپ کو خبر دی کہ لبید بن اعصم نے آپ ﷺ کی کنگھی اور کنگھی کے دانتوں میں جادو کر کے ایک کنویں میں پانی کے نیچے دبا دیا ہے آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ اسے نکال کر لے آئے اور رسول اللہ ﷺ ایک ایک آیت پڑھتے گئے اور گرہ کھلتی گئی یہاں تک کہ آخری گرہ بھی کھل گئی اور آپ ﷺ اس طرح نشاط محسوس کرنے لگے جیسے ان کا بندھا ہوا جسم کھول دیا گیا ہو۔ جبریل علیہ السلام نے خود بھی آپ ﷺ کو پھونکا جس کے کلمات یہ تھے:

﴿بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ اللهُ يَشْفِيكَ﴾

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: اے میرے نبی ﷺ، آپ کہیے کہ میں صبح کے رب کی جناب میں پناہ لیتا ہوں یا میں تمام مخلوقات کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ جن وانس اور تمام مخلوقات کے شر سے چاہے وہ حیوانات ہوں یا جمادات یا اللہ کی کوئی بھی مخلوق ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ذریعہ رات سے، جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے اور چاند کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جب اس کی روشنی مدھم ہو جاتی ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور کہا "اے عائشہ! اللہ کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگو، یہی غاسق ہے جب اس کی روشنی دھیمی ہو جاتی ہے" انتہی، اس لئے کہ رات کے وقت جنوں اور انسانوں کے شیاطین چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ اس وقت کفر وفسق، شر وفساد، چوری، خیانت اور دیگر معاصی کا ارتکاب زیادہ ہے اس طرح مشرکین، اہل نجوم اور جادوگر چاند کی عبادت کرتے ہیں اسے وسیلہ بناتے ہیں۔ اور بے شمار جادو اور کفریہ باتوں کا تعلق چاند سے جوڑتے ہیں اور میں ان جادوگر عورتوں سے پناہ مانگتا ہوں جو دھاگے پر جادو کر کے پھونکتی ہیں اور ان میں گرہیں ڈالتی ہیں۔

﴿ ایاتها ٦ ﴾ ﴿ ١١٤ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ٢١ ﴾ ﴿ رکوعها ١ ﴾

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

سورۃ ناس مکی ہے اس میں 6 آیات، 1 رکوع ہے

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں ﴿۱﴾ لوگوں کے مالک کی ﴿۲﴾ لوگوں کے معبود کی (پناہ میں) ﴿۳﴾ وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے ﴿۴﴾ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ﴿۵﴾ (خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے ﴿۶﴾

نسائی اور ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس نے گرہ ڈال کر اس میں پھونکا اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے کسی چیز سے "اللہ کے سوا" اپنا تعلق جوڑا اسے اسی چیز کے سپرد کر دیا۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے تاکہ محسود کو نقصان پہنچائے۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حاسد کے مفہوم میں وہ آدمی بھی داخل ہیں جس کی نظر لگ جاتی ہے اس لئے جو شخص حسد بد طنیت اور خبیث النفس ہوتا ہے اس کی نظر بری ہوتی ہے۔ عمر بن عبد العزیز کا قول ہے میں نے حاسد سے زیادہ کسی ظالم کو مظلوم کے مشابہ نہیں دیکھا۔ یعنی حسد کے سبب ظالم ہوتا ہے لیکن نعمت سے محرومی کے سبب مظلوم ہوتا ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں اللہ رب العزت نے اس سورت میں نبی کریم ﷺ کو بالعموم تمام مخلوقات کے شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے اس کے بعد تین برائیوں سے بالخصوص پناہ مانگنے کی نصیحت کی ہے جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے اس لئے یہ برائیاں بہت زیادہ خطرناک ہیں اور ان کا نقصان بہت بڑا ہے۔

آیت: 1 تا 6 نام، اس سورت میں "الناس" بار بار آیا ہے اسی لئے اس کا نام "سورۃ الناس" رکھ دیا ہے زمانہ نزول، سورۃ الفلق کے زمانہ نزول کے بارے میں علمائے تفسیر کی جو دو رائے بیان کی گئی ہیں وہی رائے اس سورت کے بارے میں بھی ہیں اسی لئے کہ دونوں سورتیں ایک ساتھ نازل ہوئی تھیں اور دونوں کی فضیلت اور اہمیت اور شان نزول بھی ایک ہی ہے جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوا جو سورۃ الفلق کی فضیلت کے بیان میں گزر چکی ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرنے والے شیطان کے شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے اور یہ چیز ان چاروں چیزوں سے زیادہ خطرناک ہے جن کے شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم، سورۃ الفلق میں دی گئی ہے اس لئے کہ شیطان ہی" چاہے وہ جنوں کا شیطان یا انسانوں کا" تمام برائیوں کی جڑ اور ان کا منبع ہے۔

وہی لوگوں کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے ان کی نگاہوں میں برائیوں کو خوبصورت بنا دیتا ہے اور ان کو کر گذرنے کے لئے ان کے ارادوں کو مہمیز لگاتا ہے اور بھلائی کے کام کرنے سے ان کی ہمت کو پست بناتا ہے اور نیکی کے کاموں کو ان کی نگاہوں میں بدشکل بنا کر پیش کرتا ہے اور شیطان اپنے اس کام میں ہر وقت لگا رہتا ہے۔ ہمہ دم وسوسہ پیدا کرتا رہتا ہے اور جب بندہ مومن اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کے ذریعے شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگتا ہے اور جو تمام انسانوں کا رب ہے، ان کا حقیقی بادشاہ ہے اور ان کا تنہا معبود ہے اس کے سوا کوئی رب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی بادشاہ ہے اور نہ کوئی معبود حقیقی۔

اللہ رب العزت نے فرمایا: اے میرے نبی ﷺ آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کی رب کے جناب میں لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرنے والے شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس شیطان کی حرکت یہ ہے کہ آدمی جب اپنے رب کی یاد سے غافل ہوتا ہے تو وہ اس کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے اور جب غفلت سے چوکنا ہوتا ہے اور اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو وہ شیطان فوراً پیچھے ہٹ جاتا ہے اور چھپ جاتا اور وہ شیطان جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔

صحیح مسلم، کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان لگا رہتا ہے۔ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ کے ساتھ ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے کہا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہوگیا ہے اس لئے وہ مجھے صرف بھلائی کا حکم دیتا ہے۔"

اور صحیح بخاری میں انس سے مروی ہے کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی آپ کے اعتکاف کی جگہ میں زیارت کی آپ ﷺ ان کے ساتھ رات کے وقت نکلے تا کہ انہیں ان کے گھر تک پہنچادیں راستے میں 2 انصاری سے ملاقات ہوگئی۔ دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر تیز تیز چلنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے کہا" ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی" ہے دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ نے کہا! "شیطان ابن آدم کے خون کے ساتھ اس کی رگوں میں دوڑتا رہتا ہے، مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ تم دونوں کے دلوں میں کوئی برائی نہ ڈال دے"۔

امام احمد نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں آیا اور بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا" اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھی؟ میں نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے کہا: ! اٹھو اور نماز پڑھو، ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر نماز پڑھی اور بیٹھ گیا، تو آپ ﷺ نے کہا اے ابوذر انسانوں اور جنوں کے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:" ہاں" اور حسن بصری کا قول ہے جنوں کا شیطان لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے لیکن انسانوں کا شیطان کھل کر سامنے سے آتا ہے اور قتادہ کہتے ہیں کہ شیاطین جنوں میں بھی ہوتے ہیں اور انسانوں میں بھی ہوتے ہیں پس تم جنوں اور انسانوں کے شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

(بقیہ صفحہ 595) یہ سورت بالاتفاق مکی ہے ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے اس سورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیادی عقیدہ ''بعث ابعد الموت'' کی وضاحت کی ہے اور انسانوں کو اس پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے چنانچہ آیات ایک سے لے کر چار تک چار حادثات کا ذکر کیا ہے جن میں تین کا ظہور قیامت سے پہلے دنیا میں پہلے صور کے بعد ہوگا، اور چوتھے کا ظہور یعنی قبروں سے مردوں کے زندہ نکالے جانے کا دوسرے ور کے بعد آخرت میں ہوگا۔ ان چاروں حادثات کا بطور شرط ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بطور جواب یہ بیان فرمایا کہ جب یہ حادثات ظہور پذیر ہوں گے اس وقت ہر آدمی یقینی طور پر جان لے گا کہ اس دنیا میں کیسے اعمال کئے تھے نیک آدمی کو معلوم ہو جائیگا کہ اس نے کیا عمدہ زاد آخرت اپنے لئے بھیج دیا تھا اور گناہ گار کو بھی خوب معلوم ہو جائیگا کہ کن گناہوں کے ارتکاب کے سبب اسے آج ذلت اور رسوائی اور ہلاکت و بربادی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہاں خاص طور پر خطاب ان تمام کافر اور فاسق انسانوں سے ہے جو دنیا میں معصیت کی زندگی گزارتے ہیں اللہ رب العزت نے فرمایا ای اے انسان! تجھے کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا ہے تو اپنی فطرت سے منحرف ہوگیا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی کر رہا ہے جو عظیم و جلیل اور کامل اور قادر ہے اور جس نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہیں کامل خلقت انسان بنایا ہے عقل وحواس اور اپنی گوناگوں نعمتوں سے نوازا ہے تم کچھ بھی نہیں تھی تو اس نے تمہیں ایک نطفۂ حقیر سے پیدا کیا ایک مکمل آدمی بنایا، کان، ناک آنکھ اور عقل جیسی نعمت دی اور اس کمال قدرت دیکھوں کہ اس نے تم میں سے کسی کو گورا کسی کو کالا بنایا کسی کو لمبا اور کسی کو ناٹا بنایا اور پھر تم میں سے کسی کو مذکر اور کسی کو مؤنث بنایا یہ سب اس کی قدرت کی کاریگری اور اس کی کمال صناعی ہے جس کا تقاضا ہے کہ تم اپنے رب کی نافرمانی نہ کرو ہر دم اس کی بندگی میں لگے رہو، اور کسی حال میں بھی اس کے احکام سے سرتابی نہ کرو۔